بہ عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

مفتاح کنوز اسرار الٰہی منشور لامع النور معرفت آگاہی گل گلستان طریقت ترشا خسار حقیقت اسم بامسمّے

یعنی

بوستان معرفت

شرح اردو

مثنوی مولوی روم

شریف

تصنیف منیف تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار سبحانی حضرت مولوی عبد المجید خان صاحب ساکن پیلی بھیت

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن و خوبی چھپی

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

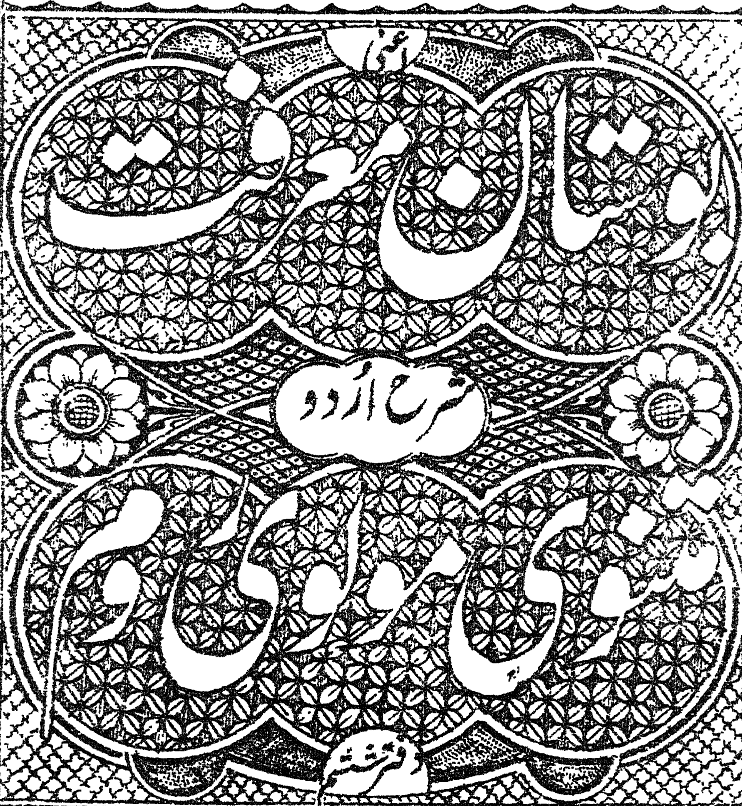
اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور اُسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے لیکن خاص اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین اُنمین بعض کتب تصوف اُردو و فارسی وغیرہ کی درج کر دیے گئے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت		نام کتاب	قیمت
کتب اخلاق و تصوف اُردو			ترجمہ عوارف المعارف۔ کامل دو جلد مین	
اُردو ترجمہ غنیۃ الطالبین عربی۔ قدیم مستند			مترجمہ مولانا ابوالحسن فرید آبادی مرحوم۔	[illegible]
تصنیف غوث الاعظم حضرت شیخ سید عبدالقادر			خزینۂ دانش۔ ہوشمندی کی تعلیم از مولوی کریم بخش	۳ر
جیلانی رض کا حامل المتن اُردو ترجمہ ہے خوبی یہ			معدن تہذیب۔ مصنفہ مرزا حبیب حسین صاحب	
ہے کہ ہر صفحہ مین دو کالم ہین ایک مین عربی عبارت			بی۔ اے مجلد خوشنما جلد پارچہ۔	[illegible]
اسیقدر ہے جسقدر دوسرے کالم مین اُردو ترجمہ ہے			مخزن الفصاحت۔ معروف بہ مسدس آخر۔	۲ر
جدید الترجمہ اور اسقدر مقبول ہوا کہ اگرچہ ترجمہ کو			بحر الحقیقت۔ اصلاح نفس مین۔	۲ر
تھوڑا زمانہ ہوا مگر دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے			آبحیات۔ اخلاق و موعظت مین از منشی کاستا پرشاد۔	۴ر
جس کا کاغذ وغیرہ کل امور ایڈیشن اول سے			کیمیائے حکمت۔ حصہ اول بیان شرائف علم و ادب	۲ر
بمرتبہا عمدہ ہین۔	[illegible]		تہذیب الاخلاق۔ مولفہ مولوی نجم الحق۔	ار
ایضاً۔ کاغذ زرد۔	[illegible]		پیراہن یوسفی۔ اُردو ترجمہ مثنوی مولانا روم کا	
ایضاً۔ کاغذ درجہ دوم۔	[illegible]		منظوم شعر بشعر اور حاشیہ پر اُردو مین حاصل مطلب	
سیرت محمدیہ۔ مطبوعہ غیر۔	[illegible]		ہر شعر کا مع فوائد تصوف کامل دو جلد مین بتفصیل ذیل۔	[illegible]
جامع الاخلاق۔ ترجمہ اخلاق جلالی۔	[illegible]		جلد اول۔ ترجمہ دفتر ۱ و ۲ و ۳۔	[illegible]
باب دانش۔ مولفہ مولوی محمد کریم بخش۔	۲ر		جلد دوم۔ ترجمہ دفتر ۴ و ۵ و ۶۔	[illegible]
ذخیرۂ سعادت ترجمہ بھامنی بلاس کی پستک			اخلاق رضی۔ مصنفہ قاضی محمد رضی۔	۴ر
دو فصل اول و آخر کا تہذیب اخلاق مین			شجرۂ معرفت محشی منتخبات مثنوی مولانا روم	
مولفہ لالہ لال جی صاحب۔	[illegible]		مترجمہ سید غلام حیدر صاحب۔	[illegible]
اوقات عزیزی۔ از سید غلام حیدر خان	۴ر		شان رحمت منظوم عبرت انگیز و عجیب مضمون	[illegible]

فہرست مضامین بوستان معرفت دفتر ششم

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

مفتاح کنوز اسرار الٰہی منشور لامع النور معرفت آگاہی گل گلستان طریقت ثمر شاخسار حقیقت اسم با مسمّٰی



تصنیف منیف تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار سبحانی حضرت مولوی عبد المجید خان صاحب ساکن پیلی بھیت

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن خوبی چھپی



قولہ اے حیات دل حسام الدین بسے + میل مے جوشد بقسم سادسے + گشت از جذب چو تو علامۂ + در جہان گردان
حسامے نامۂ + پیشکش بہر رضایت میکنم + در تمام مثنوی قسم ششم + پیشکش می آرمت ای معنوی + قسم سادس
در تمام مثنوی + شش جہت را نور دہ زین شش صحف + کے یطوف حولہ من لم یطف + عشق را با پنج و با شش کار
نیست + مقصد او جز کہ جذب یار نیست + بو کہ فیما بعد دستوری رسد + رازہاے گفتنی گفتہ شود + با بیانی کان بود
نزدیکتر + زین کنایات دقیق مستتر + راز جز با رازدان انباز نیست + راز اندر گوش منکر راز نیست
لیک دعوت وارد است از کردگار + با قبول و ناقبول او را چہ کار + نوح نہصد سال دعوت می نمود + دمبدم
انکار قومش می فزود + ہیچ از گفتن عنان واپس کشید + ہیچ اندر غار خاموشی خزید + زانکہ از بانگ و علالاے
سگان + ہیچ وا گردد ز راہے کاروان + یا شب مہتاب از غوغاے سگ + سست گردد بدر را در سیر تگ +
مہ فشاند نور و سگ عوعو کند + ہر کسے بر خلقت خود می تند + ہر کسے را خدمتے داد و قضا + در خور آن گوہرش
در ابتلا + چونکہ نگذارد سگ آن بانگ سقیم + من مہم سیران خود را کے ہلم + چونکہ سرکہ سرکگے افزون کند +
پس شکر را واجب افزونے بود + قہر سرکہ لطف ہمچون انگبین + کین دو باشد اصل ہر اسکنجبین + انگبین گر
پاے وا دار د ز خل + اندر آن اسکنجبین آید خلل + اللغات سادس بکسر الدال ششم صحف بضمتین جمع صحیفہ کتاب خرد
دعوت [illegible] حق کے علالا شور و غوغا خل بالفتح سرکہ المعنی مولانا رح حسام الدین سے متوجہ ہوکے
فرماتے ہیں کہ اے حسام الدین تو وہ ہے کہ تجھی سے میری زندہ دلی ہے پس میری رغبت نہایت جوش میں ہے

کو ششم حصہ اسکا لکھے یہ بھی جیسے علامہ کا جذب وکشش ہی کہ تو نے اسکو میرے دل سے کھینچا کہ جہان مین یہ حسامی نامہ پھیلا اور سائر ہوا اور ہر گاہ تیری خوشنودی ورضا دفتر ششم کی ہی تو لے مین وہ بھی تیری رضا کی نذر کرتا ہون اور اسی پر اتمام مثنوی کا ہی اور اے معنوی مثنوی کو تمام کرکے یہ چھٹا حصہ تیری نذر مین لاتا ہون جو کہ معناً تیرے ہی جذب وکشش سے ہی لہذا اے اور ششم جہت کو اسکے نور سے روشن کرتا کہ جنھون نے طواف اسکا نہین کیا ہی وہ بھی طواف کرین اور قربان ہون آپ فرماتے ہین کہ عشق تو پنج سے مطلب ہی نہ ششم سے غرض کہ یہ پانچوان حصہ ہی یا چھٹا حصہ ہی اسکا مقصد تو جذب وکشش یار سے ہی یعنے اسکا جذب ہوتا رہے اور مین کیے جاؤن اس سے مجھکو امید ہی کہ بعد مین پھر مجھکو عشق سے اجازت ملے اور راز گفتنی بیان کرون اور ایسے واضح وظاہر بیان کرون کہ یہ کنایات دقیق وپوشیدہ جو مین نے بیان کیے ہین اُنسے نزدیک تر ہون لیکن کیا کرون کس سے کہون کوئی رازدان نہین ملتا اور راز کا یہ حال کہ وہ سوا ے رازدان کے اور کا شریک نہین ہوتا اور جو منکر ہین اُنکے کان مین وہ راز راز نہین ہی مزخرفات ہی اور حال یہ کہ حکم خدا تعالی دعوت کے لیے وارد ہی کوئی مانے یا نمانے اس رد وقبول کو دعوت مین کچھ دخل نہین جیسا کہ فرمایا ہی ما علی الرسول الا البلاغ رسول کے ذمہ پیغام پہونچا دینا ہی یہ ضرور نہین کہ وہ اسکو مان بھی لے دیکھو حضرت نوح نوسو برس دعوت کرتے رہے اور قوم کا دمبدم انکار ہی بڑھتا رہا یہ اُنکی دعوت سے کسی وقت بند نہین ہوے کسی نے بھی اُنکی قوم سے بانگ کفر کی روکی اور کوئی بھی خاموشی کے غار مین گھسا وہ بدستور دعوت کرتے رہے جیسے کہ کتے بھونکتے ہی رہتے ہین قافلہ اپنی راہ نہین چھوڑتا چلا ہی جاتا ہی یا جیسے چاندنی رات مین کتون کے غوغا سے بدر اپنی سیر سے سست قدم نہین ہوتا جیسے کتے کے بھونکنے سے آدمی تامل وتوقف کرتا ہی سو یہ نہین ہوتا ماہ نور افشانی کرتا رہتا ہی کتے بھونکتے رہتے ہین جیسی جسکی خلقت ہی اسکے موافق ہر کوئی کام کرتا ہی قضا نے ہر ایک کو ایک خدمت دیدی ہی اسی کے لائق ہر ایک اپنی اصل مین مبتلا ہی اور جبکہ کتا اپنی آواز سقیم کو کہ اُس آواز کا اسکو مرض ہی نہین چھوڑتا تو مین تو ماہ ہون مین اپنی سیر کیون چھوڑون منکر مانے یا نہ مانے غرض یہ ہی کہ جب سرکہ سرکہ پن یعنے ترشی اپنی بڑھائے تو شکر کو واجب ہی کہ وہ اپنی شیرینی بڑھائے ایسے ہی قہر تو سرکہ ہی اور لطف شہد ہی کہ انھین دونون سے اصل سکنجبین کی ہی اگر شہد سرکہ سے اپنا پاؤن روک لے سرکہ کی طرف قدم نہ رکھے تو اس سکنجبین مین خلل پڑ جائیگا سکنجبین ہی نہوگی قولہ قوم بر وے سرکہا میریختند + نوح را دریا فزون میریخت قند + قند او را بد مدد از بحر جود + پس ز سرکہ اہل عالم می فزود + واحد کالالف بود کہ آن ولی + بلکہ صد قرنست آن عبد العلی + خم کہ از دریا درو راہے بود + پیش او جیحونہا

را لوزند + خاصه آندریا کہ دریاہا ہمہ + چون شنیدند آن مثال و دمدمہ + شد دہان شان تلخ زین شرم و
خجل + کہ قرین شد نام اعظم با اقل + در قران این جہان باآن جہان + این جہان از شرم میگردد جہان
این عبارت تنگ و قاصر رتبت ست + ورنہ خس را با اخص چہ نسبت ست + زاغ در رز نعرۂ زاغان زند
بلبل از آواز خوش کے کم کند + پس خریدارست ہر یک را جدا + درمراد یفعل اللہ ما یشا + نقل خارستان غذاے
آتش ست + بوے گل قوت دماغ سرخوش ست + گر پلیدے پیش ما رسوا بود + خوک و سگ را شکر و حلوا
بود + گر پلیدان این پلید یہا کنند + ابرہا بر پاک کردن می تنند + در جہانے پر شود از خار و خس + آتشے
محو شن کند در یک نفس + گرچہ ماران زہر افشان می کنند + ورچہ تلخان مان پریشان میکنند + نحلہا بر کوہ
کند و شجر + می نہد از شہد انبار شکر + زہرہا ہرچند زہرے میکنند + زود تریاقات شان بر میکنند + این
جہان جنگ ست چون گل بنگری + ذرہ ذرہ ہمچو دین با کافری + آن یکے ذرہ ہمی پرد بچپ + واندگر
سوے یمین اندر طلب + ذرہ بالا و آن دیگر نگون + جنگ فعلے شان ببین اندر رکون + جنگ فعلے
ہست از جنگ نہان + زین تخالف آن تخالف را بدان + ذرہ کو محو شد در آفتاب + جنگ او بیرون شد
از وصف و حساب + اللغات قرن بالفتح صدسال یا ہشتاد یا سی سال و مدت دراز با قوال مختلف آلوزدن
مودب بیٹھنا دمدمہ آواز نقارہ نقل بالضم گزک شراب از ترشی و کباب وغیرہ کنند وخم بزرگ ترکون بضمنین
آرام کرنا المعنی بتایئد صدر یہ معنی قوم نوحؑ کے تو لوحؑ پر ترشروئی کیا معنی ڈھیر دن سرکہ بہلاتے تھے گویا
سرکہ مین نہلاتے تھے اور انکا دریا لطف کا اُنسے بڑھ کے اُنکے سامنے قند بلوتا تھا اور قربان کرتا تھا
اُنکے قند کو مدد دریاے جود الٰہی سے تھی اس سبب سے اہل عالم کے سرکہ پر غالب پڑتا تھا آپ کہتے
ہین کہ بعد ایک ہزار برس کے ایک ولی پیدا ہوتا ہی جسکو مجدد الدین اسے تجدید کرنے والا دین کا کہتے
ہین چنانچہ مجدد الدین الف ثانی گذرے ہین سو ایسا ولی کہ واحد مثل الف یعنے ہزار کے ہو عجب الٰہی ہی
بلکہ ہزار انکے کہ دس ہزار برس ایسا ہو کسو اسطے کہ جس خم مین دریا سے راہ ہوتی ہی اسکے سامنے جیحون سے
دریا مودب ہو کے بیٹھتے ہین ایسا فیض اُس سے جاری ہوتا ہی خصوص وہ دریا کہ سارے دریاؤن نے
جب انکی مثال و شہرت سنی تو سبکے دہن شرم و خجالت سے تلخ ہو گئے چنانچہ سمندر کے سب دریا تلخ و
شور ہین اس سبب سے کہ وہ اعظم ہی ہم اقل یہ کیسی مثال ہو کہ ہم اقلون کا قرین ایسا اعظم ہو اس سے
ہم شرماتے ہین جیسے کوئی اس جہان تنگ کو اس جہان وسیع و فسیح سے قران کرے اور ملائے تو یہ
جہان شرم سے اچھل پڑیگا کہ ہین ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک + یہ کیسی عبارت تنگ و قاصر ہی ورنہ
خس کو اخص سے کیا نسبت پھر کہتے ہین کہ کیا ہوتا ہی جو عبارت تنگ ہی زاغ اگر رز مین بیٹھ کے نعرہ

زاغون کا سا مارے تو مارا کرے بلبل تو اپنی آواز خوش اسکے نعرے سے نہین گھٹاتی وہ تو آواز خوش کیے جاتی ہی اسکے سامنے نعرہ زاغ کا کون سنتا ہی لیکن خدا تعالی ہر ایک کا خریدار ہی اس مراد سے کہ یفعل اللہ ما یشاء فرمایا ہی کرتا ہی اللہ جو کچھ چاہتا ہی اسکا نعرہ مکروہ بھی اسی سے ہی اور اسکی آواز خوش بھی اسی سے دیکھو خارستان کے جھانکڑ آگ کے حق مین نقل وغذا ہین اور بوگل کی قوت دماغ ہر عاشق مست کی اگر پلیدی و گندگی ہمارے سامنے رسوا ہی مگر خوک و سگ کو حلوا و شکر ہی اگر پلید لوگ یہ پلیدیان کرتے نہین ہین تو پلیدیون کے دھونے پاک کرنے پر آمادہ ہوتے ہین اور جو جہان خار و خس سے بھر جائے آگ اسکو ایک دم مین محو و نابود کر دے مار اگرچہ ہمپر زہر افشانی کرتے ہین یعنے زہر بٹورتے ہین اور تلخ لوگ یعنے سیاہ و زنگی ہمکو پریشان کرتے ہین لیکن یہ بھی تو دیکھو کہ ہمارے واسطے پہاڑون اور کھون اور درختون پر ڈونگارون کی مکھیون نے کیسے ڈھیر شہد و شکر کے لگائے ہین تلخ یعنے سیاہ و ناگوار کے بھی ہی زہر اگرچہ اپنا زہر پن کرتے ہین لیکن تریاق انکو کیسے جڑ سے نکال ڈالتے ہین الغرض یہ جہان ایک جنگ ہی اگر تو اسکے کل کی طرف غور کرکے دیکھے تو معلوم کرے کہ ذرہ ذرہ باہم ایسے لڑ رہے ہین جیسے دین کافری کے ساتھ ایک ذرہ تو جانب چپ اڑ رہا ہی اور دوسرا جانب راست اسکی طلب مین کوئی ذرہ تو بالا رو ہی اور کوئی اوندھے منھ پڑا ہی یہ جنگ فعلی انکی آرام و رغبت مین ہو رہی ہی یعنے چپ کی رغبت راست سے لڑ رہی ہی اور راست کی چپ سے یہ جنگ فعلی قسم جنگ نہان سے ہی بس اسی ایک کے تخالف سے دوسرے کے تخالف کو جان لے لیکن جو ذرہ کہ آفتاب مین مٹ گیا ہی اسکی لڑائی اسکے وصف حساب سے خارج ہو گئی قولہ چون ز ذرہ محو شد نفس و نفس + جنگش اکنون جنگ خورشید ست و بس + رفت از وے جنبش طبع و سکون + از چہ از انا الیہ راجعون + ما بحر تو ز خود راجع شدیم + در رضاع اصل مسترضع شدیم + در فروغ راہ اے ماندہ زغول + لاف کم زن از اصول بے اصول + جنگ ما و صلح ما در نور عین + نیست از ما ہست بین الاصبعین + جنگ فعلی جنگ طبعی جنگ قول + درمیان جزوہا حربیست ہول + این جہان زین جنگ قائم می بود + در عناصر در نگر تا حل شود + چار عنصر چار استون قویست + کہ بر ایشان سقف دنیا مستویست + ہر ستونے اشکنندہ آن دگر + استن آب اشکنندہ ہر شرر + پس بنائے خلق بر اضداد بود + لاجرم جنگی شدند از ضر و سود + ہست احوالت خلاف یکدگر + ہر یکے با ہم مخالف در اثر + چونکہ ہر دم راہ خود را میزنی + با دگر کس سازگاری چون کنی + موج لشکرہائے احوالت ببین + ہر یکے با دیگرے در جنگ و کین + می نگر در خود چنین جنگ گران + پس چہ مشغولی بجنگ دیگران + تا مگر زین جنگ حقت واخرد + در جہان صلح یک رنگت برد + آن جہان جز باقی و آباد نیست + زانکہ ترکیب وے از اضداد نیست + این تفانی از ضد آید

نفی ضد کرد از بہشت بے نظیر + کہ نباشد شمس و ضدش زمہریر + ہست ضد ۔ چون نباشد ضد نبود جز بقا + آنجہانست اصل این پرغم وثاق + وصل باشد اصل ہر ہجر و فراق + بیرنگی حصون رنگہا + صلحہا باشد اصول جنگہا

اللغات رضاع شیرخوارگی مسترضع شیرخوار مستوی قائم آستن ستون المعنی جب ذرہ آفتاب مین محو ہو گیا نہ اسکی ذات رہی نہ دم رہا تو اب جو اُس سے جنگ کرے وہ جنگ آفتاب کی ہی کسواسطے کہ اسمین نہ جنبش رہی نہ طبیعت جو مقتضی جنبش و سکون کی ہی نہ سکون رہا سب جاتا رہا اور کیون جاتا رہا ثانیہ راجعون سے یعنے اسکی طرف لوٹ جانے سے ہم بھی تیرے بحر کیطرف رجوع ہوے اور اصل شیرخوری کے شیرخوار ہوے تو فروغ راہ مین اے فلان غول سے تھکا ہوا ہی سارے اصول تیرے بے اصول ہین پھر شیخی کس بات کی مارتا ہی ہماری جنگ اور ہماری صلح کہ نور ذات سے ملے ہوے ہین جو کچھ ہی ہمسے نہین ہی بین الاصبعین ہی جیساکہ فرمایا قلب المومن بین الاصبعین من اصابع الرحمٰن دل مومن کا حق تعالےٰ کی دو انگلیون مین ہی اسکی انگلیون سے یعنے ہمارا سکون و حرکت اُسکے اختیار سے ہی اور یہ جو جنگ فعلی یا قولی یا طبعی ان اجزاے جہان مین ہی جو بڑی ہولناک ہی اُسی جنگ سے یہ جہان قائم ہی اگر تیرے نزدیک یہ بات مشکل ہو تو عناصر کو خیال کرلے تا حل ہو جاے دیکھ تو یہ چار عنصر زبردست چار ستون ہین جنپر دنیا قائم ہی سب سے اوپر نار پھر ہوا پھر آب پھر خاک اور ہر ستون ایک دوسرے کا توڑنے والا بھی ہی جیسے ستون آب شکنندہ آتش کا ہی بس بنا خلق کی اضداد پر ہوئی لہذا ضرر و نفع سے باہر جنگی ہوئی تو اپنے ہی احوال کو دیکھ کہ خلاف ایک دوسرے کے ہی اپنے اپنے اثر مین اب جبکہ ہر دم تو اپنی راہ مار رہا ہی اور اپنے احوال کو نہین دیکھتا تو دوسرے سے سازگاری کیا کرتا ہی اسکا تیری سازگاری سے کیا بھلا پورا ہوگا کہ تو خود غلط ہی اپنے احوال کے لشکرون کی فوجین تو دیکھ کیسی ایک دوسرے کی جنگ و دشمنی مین ہین بس اس بھاری لڑائی کو جو خود تجھ مین ہو رہی ہی کہ تیرے نفس نے مچا رکھی ہی اسکو دیکھ تو اورون کی لڑائی مین کیا مشغول ہی اگر تو ادھر متوجہ ہوئے تو شاید حق تعالےٰ تجھکو اس لڑائی سے چھوڑا دے اور اس جہان صلح یک رنگ مین پہونچا دے کہ وہی جہان باقی و آباد ہی اور بنیاد اسکی مثل اس جہان کے اضداد پر نہین یہ نفاق جو اس جہان مین ہی ضد کے سبب سے ضد کو ہوتا ہی جب ضد نہین ہی تو سواے بقا کے پھر اور کیا ہی دیکھو تو بہشت بے نظیر جسکی صفت خالدین فیہا ہی اُس سے خدا تعالےٰ نے نفی ضد کی کی ہی کہ نہ وہان آفتاب ہی یعنے گرمی نہ اسکی ضد زمہریر اے سردی جیساکہ فرمایا لا یرون فیہا شمسا ولا زمہریرا نہ دیکھینگے وہ اسمین شمس کو نہ زمہریر کو جو مراد گرمی سردی سے ہی اور یہ ہی کہ جتنے رنگ ہین سب اُسی بیرنگی سے حاصل ہوتے ہین

اور جتنی جنگین یہانکی ہین جلہ اصول وہان کے صلحون کے ہین اور وہی جہان اصل ہی یہ تو ایک خانہ پر غم ہی اُس
اصل سے جو ہجر و فراق ہی یہی اصل اسکے وصل کی ہی اسکو سوچ **قولہ** این تخالف از چہ آید وز کجا + وز چہ
آید وحدت این اضداد ورا + ز انکہ ما فرعیم و چار اضداد اصل + خوی خود در فرع کرد ایجاد اصل - گوہر جان
چون ورای ضد ہاست + خوی آن این نیست خوی کبریاست + جنگہا بین کان اصول صلحہاست +
چون نبی کہ جنگ او بہر خداست + طرفہ آن جنگی کہ اصل صلحہاست + شاد آن کین جنگ او بہر خداست +
غالب ست و چیر بر ہر دو جہان + شرح آن غالب نگنجد در دہان + آب جیحون را اگر نتوان کشید + ہم ز قدر
تشنگی نتوان برید + گر شدی عطشان بحر معنوی + فرجہ کن در تمام مثنوی + فرجہ کن چندانکہ اندر ہر نفس +
مثنوی را معنوی وا بینی و بس + باد کہ را ز آب جو چون وا کند + آب یکرنگی خود پیدا کند + شاخہای تازہ مرجان را
ببین + میوہ ہای رستہ ز آب جان ببین + چون ز حرف و صوت و دم یکتا شود + آن ہمہ بگذارد و دریا شود
حرف گو و حرف نوش و حرفہا + ہر سہ جان گردند اندر انتہا + نان دہندہ و نان ستان و نان پاک [illegible] سادہ گردند
از صور گردند خاک + لیک معنی شان بود در سہ مقام + در مراتب ہم ممیز ہم مدام + خاک شد صورت ولی
معنی نشد + ہر کہ گوید شد تو گوشش نہ نشد + در جہان روح ہر سہ منتظر + گہ ز صورت ہارب و گہ مستقر
امر آید در صور رو در رود + باز ہم ز امرش مجرد میشود + پس لہ الخلق و لہ الامرش بدان + خلق صورت امر
جان راکب بر آن + راکب و مرکوب در فرمان شاہ + جسم بر درگاہ و جان در بارگاہ + **اللغات** عطشان پیاسا تشنہ
پیاسے تشنگی نیز فرجہ بالضم کشادگی اور تھوڑا فرق جو درمیان دو چیز کے ہو آب جیحون [illegible] **المعنی** [illegible]
فرماتے ہین کہ یہ تخالف کس سبب سے پیدا ہوتا ہی اور کہان سے آتا ہی اور ان اضداد [illegible]
سبب سے پیدا ہوتی ہی تخالف کی وجہ تو یہ کہ آب و آتش و باد و خاک یہ چار [illegible] اضداد [illegible] اصل
ہین اور ہم انکی فرع [illegible] اصل نے فرع مین اپنی خو کو ایجاد کیا ہی اس سبب سے [illegible]
[illegible] گوہر جان کا یعنی اصل اسکی ان اضداد سے [illegible] طرف [illegible]
نہین ہی اسکی خو [illegible] **لغات** [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بموجب مالا یدرک کلہ لایترک کلہ کے یعنے جس چیز کا کل نہ دریافت کر سکے چاہیے کہ بالکل اُسکو چھوڑ بھی نہ دے پس اگر تو پیاسا بحر معنوی کا ہو کسواسطے کہ یہ شرح غالب کی ایک دریاے معنوی ہو تو میری تمام مثنوی اور اس بحر معنوی مین تھوڑا سا فرجہ کرے فرق اندک جیسا کہ ہر سالس مین ہوتا ہو پس اُسی مثنوی کو تو بحر معنوی جانیگا نہ اورکسیکو دیکھ تو ہو اجب کاہ کو آب جوسے ظاہر کرتی یعنے آب سے جماتی بڑھاتی ہو تو آب اپنی یکرنگی کہ دراصل رنگ اسکا بھی سبز ہو ظاہر کرتا ہو کیسی شاخین تازہ مرجان کی نکلتی ہین اور شاخون مین کیسے میوے آب جان سے جمتے ہین اے نہایت مرغوب ایسے ہی حرف وصوت سے دم یکتو ہو جاتا ہو تو یہ سب بھی گلکے ایک دریا ہو جاتے ہین اسوقت مین حرف جو اور حرف مثنو ابد خود حرف تینون آخرین جان ہو جاتے ہین جیسے روٹی دینے والا اور روٹی لینے والا اور روٹی اپنی صورتون نوعی سے سادہ ہوکے تینون خاک ہو جاتے ہین لیکن معنی و جان تینون کی تین مقام رہتی ہو اور اپنے اپنے مراتب مین ممیز و جدا بھی اور ہمیشہ بھی اب یہ صورت تو ہر ایک کی خاک ہوگئی لیکن معنی خاک نہوے اور اگر کوئی مجھسے کہے کہ معنی بھی خاک ہوگئے تو کہ نہین معنی خاک نہین ہوے تینون ان خاک ارواح مین منتظر ہین کبھی صورت سے ڈرتے بھاگتے ہین کبھی اُسپر جمتے قرار پکڑتے ہین جسوقت حکم آتا ہو کہ اس صورت مین داخل ہو داخل ہوتے ہین پھر موافق حکم کے اُس صورت سے خارج ہو جاتے ہین پس الا لہ الخلق والامر فتبارک اللہ رب العالمین اسی امر و خلق کو جانے رہ یعنے اُسی کیواسطے خلق ہو اور اُسی کیواسطے امر ہو جو چاہے سو کرے وہ خداوند تعالے بزرگ اور پروردگار سارے جہان کا ہو پس خلق صورت ہو اور جان امر جو صورت کی راکب ہو اور یہ دونون راکب ومرکوب محکوم اچھے پادشاہ کے ہین کہ جسم تو اُنکا اسکی درگاہ پر پڑا ہو اور جان انکی خاص بارگاہ مین قولہ چونکہ آمد کاب آید در سبو + شاہ گوید جیش جانرا کارکبوا + باز جانہارا چو خواند بر علو + بانگ آید از نقیبان کاتزلوا + بعد ازین باریک خواہد شد سخن + کم کن آتش ہیزمش افزون مکن + تا نجوشد دیگہاے خرد زود + دیگ ادراکات خرد ست و فرود + پاک سبحانی کہ سیبستان کند + در غمام حرف شان پنہان کند + زین غمام صوت و حرف و گفتگو + پردۂ کو سیب ناید غیر بو + باری افزون کش تو این بو را بہوش + تا سوے اصلت برد بگرفتہ گوش + بو نگہدار و بپرہیز از زکام + تن بپوش از باد و بود سرد عام + تا نبیند اید مشامت از اثر + اے ہواشان از زمستان سرد تر + چون جماد اند و فسردہ تن شگرف + می جہد انفاس شان از تل برف + چون زمین زین برف در پوشد کفن + تیغ خورشید حسام الدین بزن + ہین بر آر از شرق سیف اللہ را + گرم کن زان شرق این درگاہ را + برف را خنجر زند

آن آفتاب + سیلها ریزد زکہسا بر تراب + زانکه لاشرقی ولاغربی ست او + بامنجم روز و شب حربیست او + که چرا جستن نجوم بے ہدی + قبله کردی از لئیمی و دغا + ناخوش ست آید مقارن آن این + در نبی کر لااحب الآفلین + از فرح در پیش مہ بستی کمر + زان نمیرستی زآن شق القمر + منکرے این راکه شمس کورت + شمس پیش تست عالی منزلت + از ستاره دید تعریف ہوا + ناخوشت آید اذا النجم ہوا + خود موثر تر نباشد مہ زنان + اے بسا نانیکه ریزد عرق جان + خود موثر تر نباشد زہرہ آب + اے بسا کرداوتن راخراب + مہر او در جان تست و بند دوست + مغز ند بر گوشش تو بیرون ز پوست + پند مادر تو نگیرد اے فلان + پند تو در ما نگیرد این بدان + جز مگر مفتاح خاص آید ز دوست + که مقالید السموات آن اوست + این سخن ہمچو ستاره است و قمر + لیک بے فرمان حق ندہد اثر + المعنی یعنے جبکه جسم اُنکے درگاه پر پڑے ہین اورہر گاه وه چاہتا ہی که آب سبو مین آئے یعنے اُنسے اطاعت و بندگی کراؤن تو وه پادشاه لشکر جانسے کہتا ہی جاؤ ان جسمون پر سوار ہو جاؤ پھر جب جانون کو علو پر بلایا چاہتا ہی تو نقیبون کی آواز آتی ہی که اُتر پڑو بس اُس مرکب سے اُتر پڑتے ہین سوار ہونا زنده ہو جانا اُتر پڑنا مرده ہو جانا آپ فرماتے ہین که آئنده اگر اُس سے زیاده کہیگا تو سخن باریک ہو گا اس سے بہتر یہ ہی که لکڑیان کھینچ لے زیاده آگ مت بھڑکائے تا یه چھوٹی ہانڈیان جنمین سمائی نہین ہی جلدی اُبلنے نه لگین اور یه ہانڈیان خرد و پست ادراکات کی ہین وه ایسا پاک سبحان ہی که سیبستان لگاتا ہی اور باتون کے ابر مین اُن سیبون کو چھپاتا ہی پس یه ابر جو صورت و حرف گفتگو کے ہین ایک پرده ہین تا سیب سے سوائے بو کے اور کچھ کوئی نجانے لیکن تو اس بو کو جسقدر زیاده ممکن ہو ہوش کے ساتھ کھینچ تا یہی بو تیرا کان پکڑ کے اصل کی طرف لیجائے اُنکی بو کی حفاظت کر ضائع مت ہونے دے اور جو فی نفسه زکام ہین یعنے سردی اور افسرده دل اُنسے اپنے بدن کو ڈھانپ اور چھپا بس مراد سیبستان سے مست الست آتش عشق گرم و تفت اور غمام اُنکی باتین جو بظاہر لایعنی بمعنی ہوتی ہین اور زکام مکار جنکے دل ٹھٹھرے ہوے ہین که اُنکی باد و بو سرد ہی اور یه عوام سے ہین تا دماغ تیرا اُنکی ہوا کی سردی سے نه پھر جائے اسلیے که اُنکی ہوا زمستان سے بھی سرد تر ہی یه لوگ مثل جماد کے سن اور بحس ہین تن انکا ایک برف کا ٹیله ہی جسمین سے سانسین آتی جاتی ہین اگر تیری زمین مرده اس برف سے کفن پہن لے تو تیغ خورشید حسام الدین کی اُسپر لگا ہین خبردار ہو شرق سے سیف خدا کی نکال جو آفتاب ہی اور اُس شرق سے اس درگاه کو گرم کر که وه آفتاب اس برف پر خنجر لگائے اور اس سے اہلے کے اٹے پہاڑون سے خاک پر بہائے جو مراد کریه سے ہی اسواسطے که وه آفتاب نه شرقی ہی نه غربی که مراد آفتاب حقیقی سے جسکے نور کی صفت ہی لاشرقیة ولاغربیة یعنے نور اُسکا نه شرقی ہی جیسے آفتاب نه غربی جیسے ماہتاب اور

رات دن منجم سے لڑتا ہو کہ کیون تونے سوا میرے نجوم بے ہدے کو اپنا قبلہ بنا لیا ہو یہ کیسی تیری کمینی اور
دغا بازی ہو تجھکو اُس امین کا ہمنشین ہونا ناخوش آتا ہو جسکا قرآن مین بیان لا احب الآفلین کے ساتھ
ہو کہ وہ امین حضرت ابراہیمؑ ہین جنھون نے ستارون کو دیکھکر کہا کہ ڈوبنے والے میرے دوست نہین ہین
کیسی خوشی سے کمر باندھکے ماہ کے سامنے طاعت وخدمت مین کھڑا ہوتا ہو اور ہمنے جو کہا ہو اقتربت
الساعة وانشق القمر نزدیک ہوگی ساعت اور پھٹ جائیگا قمر اس سے نہین ڈرتا تو اذا الشمس کورت کا
یعنے جبکہ آفتاب تاریک ہو جائیگا جیسا کہ قیامت کو اسکا منکر ہو جب تو آفتاب تیرے نزدیک بڑا عالی قدر
ہو کہ پرستش اُسکی کرتا ہو تونے ستارون سے اپنی خواہشون کا تغیر دیکھا کہ اُنھین سے ہر نیک وبد ہوتا
ہو اسی سبب سے والنجم اذا ہوی تجھکو خوش نہین آتا قسم ہو ستارون کی جسوقت کہ گر جائینگے غور
تو کر ماہ کو کہ بصورت نان کے ہو لیکن نان سے موثر تر نہین کسواسطے کہ اکثر نان عرق جان کا بہاتی
ہی رہی زہرہ اس سے آب زیادہ موثر ہو جسنے سیکڑون تن خراب وویران کیے کہ عبارت آب منی سے
ہو پس تیرا عجب حال ہو کہ اُسکی محبت کا تو تیرے دل مین گھر ہو اور نصیحت دوست کی تیرے کان مین
پوست سے باہر لگتی ہو اندر کان کے تو ممکن نہین پھر اے فلان ہماری نصیحت تجھ مین کب اثر کریگی گر یہ بھی
جان لے کہ تیری نصیحت ہم مین بھی اثر نہین کریگی ہان خاص کنجی اُس دوست کے پاس سے آئے جسکی
ملک کنجیان آسمانون کی ہین تو وہ کنجی اس قفل کو کھولے اگرچہ یہ سخن ہمارا مثل ستارہ روشن اور ماہ منیر
کے ہو لیکن بدون حکم خدا کے کب اثر کر سکتا ہو قولہ این ستارہ بے جہت تاثیر او + میزند بر گوشہاے وحی جو
کر بباید از جہت تا بے جہات + تا ندر اند شمار اگرگ مات + آنچنان کہ لمعۂ درپاش اوست + شمس در بنا در صفت
خفاش اوست + ہفت چرخ ارزقی ورق اوست + پیک ماہ اندر تپ و در دق اوست + زہرہ چنگ
مسئلت در روے زدہ + مشتری با نقد جان پیشش شدہ + در ہواے پابوس او زحل + لیک خود را
می نہ بیند آن محل + دست و پا مریخ چندین جست از و + وان عطارد صد قلم بشکست از و + با منجم ایہمہ انجم
بجنگ + کاے رہا کردہ تو جان بگزیدہ رنگ + جان ویست وما ہمہ نقش ور قوم + کوکب ہر فکر او جان نجوم + فکر
کو آنجا ہمہ نور ست پاک + بہر تست این لفظ فکر اے فکرناک + ہر ستارہ خانہ دارد بر علا + ہیچ خانہ
در نگنجد نجم ما + جان بیود در مکان کے در رود + نور نامحدود را حد کے بود + لیک تمثیلی و تصویرے کنند
تا کہ دریابد ضعیفی دردمند + مثل نبود لیک آن باشد مثیل + تا کند عقل مجمّد را گسیل + عقل سر تیز ست
لیکن پاے سست + زانکہ دل ویران شدست و تن درست + عقل شان در نقل دنیا پیچ پیچ + فکر
شان در ترک شہوت ہیچ ہیچ + صدر شان در وقت دعوے ہمچو شرق + صبر شان در وقت تقوے

ہمچو برق + عالمی اندر ہنر ہا خود نماست + ہمچو عالم بیوفا وقت وفاست + وقت خود بینی نگنجد در جہان +
در گلو و معدہ گم گشتہ چو نان + انہمہ اوصاف شان نیکو شود + بد نماند چونکہ نیکو جو شود + گر منی گندہ بود
ہمچون منی + چون بجان پیوست گرد در روشنی + ہر جمادی کو کند رو در نبات + از درخت بخت او روید
حیات + ہر نباتے کو بجان رو آورد + خضر وار از چشمۂ حیوان خورد + باز چون جان روسوے جانان نہد
رخت را در عمر بے پایان نہد + **اللغات** رق بندگی و عجز دق لاغری و ضعیفی شیل امالہ مثال گسیل بضم
و یاے مجہول و کاف عجمی دفع کرنا بھیجنا رخصت کرنا **المعنی** بتائید صدر فرماتے ہین کہ یہ سخن جو مثل ستارہ
و قمر کے ہی اور بے جہت ہی نہ شرقی نہ غربی اُسکی تاثیر اُن کانون مین اثر کرتی ہی جو طالب وحی کے ہین
اور کہتی ہی کہ جہت چھوڑ کے بے جہات کی طرف آؤ تو تمکو گرگ مات کا نہ بھاڑ ڈالے یعنے اس جہات مین
مات نہو جاؤ اور ہار نجاؤ کہ اُس بیجہات کی صورت کا تو کیا بیان ایک لمعہ مین اُسکے ایسی روشنی درپاش ہی
کہ یہ شمس دنیا کا اپنی صفت مین جیسے کہ ظاہر ہی اُس روشنی کا خفاش ہی آور یہ ہفت چرخ ازرق اُسکی
رق و بندگی مین ہین اور پیک ماہ کا اُسکے عشق سے تپ و دق مین مبتلا جو کہتا رہتا ہی ماہ کو پیک بنظر
اُسکے سریع السیری کے کہا ہی کہ ایک مہینے مین سب برجون مین پھر آتا ہی آور آفتاب سال بھر مین زہرہ نے
چنگ سوال کا اُسی مین مارا ہی جو یہ نور پایا ہی اور مشتری بھی اپنا نقد جان لیکے اُسکے سامنے گیا ہی کہ
خریدارون مین داخل ہون اور اُسکے پابوس کے عشق مین زحل جو ہفتم فلک پر ہی رہتا ہی لیکن گو سب
سیارون سے بلند ہی مگر اپنا محل و رتبہ اُسکے پابوس کے لایق نہین جانتا مریخ نے جو ایسے ہاتھ پاؤن پائے
ہین کہ جلاد و خونریز فلک کہلاتا ہی اُسی سے پائے ہین آور عطارد نے جو دبیر فلک ہی سیکڑون قلمین اس سے
توڑی ہین اور اُسکے سامنے عاجز و بند ہوا ہی آور یہ حال کہ سب ستارے منجم سے لڑتے ہین کہ اے منحوس
ہماری جو جان ہی اُسکو تو تونے چھوڑ دیا ہی اور رنگ کو جو ظاہر شی ہی اختیار کر لیا ہی جان ہماری وہی ہی
اور ہم سب نقش و حرف ہین اور اُسکی ہر فکر کا جو ستارہ ہی خواہ خیر کا خواہ شر کا وہی ہماری جان ہی اب
فرماتے ہین کہ فکر سے یہ فکر مراد نہین جو تو جانتا ہی وہان اُس فکر کو کیا دخل ہی اسیلیے کہ وہ نور ہی اور پاک یہ تو
اے فکرناک بہنے تیرے واسطے لفظ فکر کا کہہ دیا ہی کہ تو سمجھے ہر ستارہ کا خانہ ہر آسمان پر ہی لیکن وہ
جو ہمارا ستارہ ہی ان خانون سے کسی خانے مین نہین سماتا اسواسطے کہ جو جان کہ بے طرف اور بیجہت
ہی وہ مکان مین کہ جسکے اطراف و جہات ہین کب سما سکے اور جو نور کہ نامحدود ہی وہ محدود کیسے ہوگا
لیکن سمجھنے کے لیے ایک تمثیل و صورت بناتے ہین تا کوئی ضعیف دردمند دریافت کرلے اور جان جائے
لیکن اُسکو مثل نہین کہتے مثال کہتے ہین تو عقل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دفع کرے اور اُسکے خلاف ہو کے

کسی مطلب کے بیان واسطے نہو مساوی جو وہ مثال اور ہو مساوی مین صفات جمیع جو ہی وہ مثل کہ لیے
سے سبب اس سکتے پہونچ نہین وہان ہین سست اُسکے پانون لیکن ہی تیز سر ہرچند کی نجومیون عقل ایکن لا
طرف ہماری دنیا کہ مین دنیا نقل عقل انکی نہین نور مین دل ہی درست تن اور ہی ویران دل اسکا کر
ہیچ بھی سے ہیچ مین نفسانی خواہش و شہوت ترک اور بہت فکرین ایسی کی قسم ہر یعنے ہی ہیچ در ہیچ کرے نقل
اور ہی جاتا ہو روشن کیطرح شرق کیسا انکا سینہ تو ہین ہوتے آمادہ پر دعوے اپنے جب نہین مطلق معنے
مین ہی آناً فاناً چمک جسکی برق جیسے انکا صبر وقت کے تقوے اور ہین نکالتے دلائل وہ حجت کیسی کیسی
خودبینی اپنی بیوفا کے جہان مثل وقت کے وفا لیکن ہی رہا ہو خودنما مین ہنر اپنے جہان ایک تو ہون دیکھتا
انمین جیسے شدہ گم ایسے مین فکر کی معدہ و حلق اور سماتے نہین مین جہان کہ ایسے تو ہین جاتے آ جو مین
کے نیک طالب جبکہ رہے نہ بد کوئی اور جائین ہو نیک اسوقت آپکے اوصاف یہ آن ہر ہی جاتی ہو گم نان
جاملتی جانسے جب لیکن ہی نجس اور گندہ کے منی مثل کہ خودبینی اے منی جیسے نہین جو نیک اور ہون
سے صالحہ اعمال کہ ہو متوجہ طرف کی نبات ہی سے تن مراد کہ جمادی جو ہی جاتی ہو روشنی وہ تو ہی
ہی ہوتی متوجہ طرف کی جان وہ کہ نبات جو اور ہی جھتی حیات سے بخت درخت اسکے تو ہی عبارت
اپنا عمر اسباب تو ہی ہوتی متوجہ کیطرف جانان جان جب پھر ہی پیتی پانی مثل کے خضر سے حیوان چشمہ وہ
+ ہی پہونچتی کو باللہ بقا اور ہی جاتی ہو مقیم کی مقام اس بس ہی رکھتی مین پایان بے

سوال کرنا ایک سائل کا ایک واعظ سے کہ ایک مرغ قلعہ کی دیوار پر بیٹھا ہی اُسکا سر اچھا یا دُم اچھی کون فاضلتر ہی

قولہ واعظی را گفت روزے سایلے + کاے تو منبر را سنی تر قابلے + یک سوالستم بگو اے ذولباب +
اندرین مجلس سوالم را جواب + بر سر بارو یکے مرغے نشست + از سر و دمش کدامین بہترست + گفت
اگر رویش بشہر و دم بدہ + روے او از دم او میدان کہ بہ + ور سوے شہرست دم رویش بدہ + خاک
آن دم باش واز رویش بجہ + مرغ را پر میبرد تا آشیان + پر مردم ہمت ست اے مردمان + عاشقے
کالودہ شد از خیر و شر + خیر و شر منگر تو در ہمت نگر + باز اگر باشد سپید و بے نظیر + چونکہ صیدش موش باشد
شد حقیر + ور بود چغدے و میل او بشاہ + او سر بازانست منگر در کلاہ + ور ہمی شیرے خورد از مردہ خر +
سگ بود او شکل شیرے کم نگر + در پلنگ و گرگ را افگند سگ + شیر میدان مرد ابے ریب و شک + آدمی
بسرشتہ از یکمشت گل + بر گذشت از چرخ واز کوکب بدل + آدمی بر قدر یک طشت خمیر + بر فزود از آسمان و
از اثیر + ہیچ کرمنا شنید این آسمان + کہ شنید این آدمی پر غمان + بر زمین و چرخ عرضہ کرد کس + خوبی عقل و

عبارات وہوس + جلوہ کردی ہیچ تو بر آسمان + خوبی رو و اصابت در گمان + پیش صورتہاے حمام اے ولد + عرضہ کردی ہیچ سیم اندام خود + بگذری زان نقشہاے ہمچو حور + خلوت آری با عجوز نیمکور + در عجوزے چیست کا یشانرا نبود + کو ترا زان نقشہا با خود ربود + **اللغات** بارہ دیوار قلعہ آثیر بلندی وکرہ نار جو سب کرون سے اوپر ہی **المعنی** ایک واعظ سے ایک دن کسی سائل نے کہا کہ اے فلان تو ممبر کیواسطے بزرگ تر لائق اور نہایت سزاوار ہی میرا ایک سوال ہی اُسکا جواب اسی مجلس مین دے اور وہ یہ کہ قلعہ کی دیوار پر ایک مرغ آکے بیٹھا اب اُسکے سر و دم سے کونسی چیز فاضلتر ہی کہا اگر منھ اُسکا شہر کی طرف ہی اور دم گاؤن کی طرف تو اُسکے منھ کو اُسکی دُم سے بہتر جانے رہ اور جو شہر کی طرف دم ہی اور مُنھ گاؤن کی طرف تو اُس دم کا خاک بن اور منھ سے اُسکے بھاگ اور وجہ اسکی یہ کہ مرغ کو پر ہی آشیانے تک لیجاتے ہین پس ایلو گو آدمی کے پر ہمت ہی ہمت ہی اُسکو اپنے آشیانہ اصلی تک لیجاتی ہی لاجرم جو عاشق کہ خیر و شر مین آلودہ ہوا تو اُسکی خیر و شر پر نظر مت کر اُسکی ہمت کو دیکھ باز کیسا ہی سپید و بے نظیر ہو اگر اُسکا شکار موش ہی تو حقیر ہی جیسے شکاری پرندون مین ایک پرند چوہے مار بھی ہوتا ہی بصورت باز اور اگر چغد ہی اور اُسکی رغبت شاہ کی طرف ہی جیسا کہ چغد شاخون مین چھپا گوشہ نشینون کی طرح بیٹھا رہتا ہی تو وہ سردار بازون کا ہی اب اُسکے سر پر باز کی سی ٹوپی نہین ہی تو نہو ایسے ہی اگر شیر ہی اور وہ خر مردہ کا گوشت کھاتا ہی تو سگ ہی اسکی صورت کو جو شیر کی سی ہی مت دیکھ اور اگر سگ نے گرگ و پلنگ کو گرا دیا تو تو اُسکو بیشک و شبہہ شیر جانے رہ دیکھ تو آدمی ایک مشت گل سے سرشتہ ہوا جو جملہ عناصر سے نیچے ہی اور چرخ کوکب سب سے بسبب دل کے جس سے ہمت کا تعلق ہی نکلگیا اور بڑھ گیا آدمی کیا تھا ایک طشت بھر خمیر تھا کہ آسمان و اثیر سب سے بڑھگیا کبھی کرمنا جیسا کہ آیہ کریمہ مین نازل ہی ولقد کرمنا بنی آدم بیشک عزت دی ہمنے بنی آدم کو آسمان نے بھی سنا کہ رب العزت نے اُسکی شان مین فرمایا ہی جیسا آدمی پر غم نے سنا سوا اُسکے اور کسی نے بھی زمین و آسمان پر اپنی عقل و عبارت کی خوبی اور عشق کی عرضہ اور پیشکش کی ہی تو ہی کہ تو نے اپنی خوبروئی و اصابت جسکے معنی صواب گفتن و راہ راست یافتن ہین کہ دونون تیرے گمان مین ہین کہ مین بڑا خوبرو و اصابت والا ہون کبھی انکا جلوہ آسمان پر کیا اور آسمان کو انھین دکھایا اور اے ولد حمام مین کیسی اچھی اچھی صورتین ہوتی ہین کبھی اُنپر بھی تو نے اپنے اندام ہمچو سیم کو عرض کیا گویا وہ نقش ہمچو حور ہین لیکن تو اُن سب کو چھوڑ کے ایک عجوز اندھی دھندی نیم کور کے ساتھ خلوت اختیار کیے ہوے ہی اب ہم تجھ سے پوچھتے ہین کہ ان نقوش حمامی ہمچو حور مین کیا بات نہ تھی اور اس عجوز نیم کور مین تھی کہ تجھکو اُن نقشون سے چھوڑا کے اپنے ساتھ لگا لے گئی **قولہ** تو نگوئی من بگویم در بیان + عقل و حس و درک و تدبیرست و جان + در عجوزے جان آمیزش کنی ست + صورت گرما بہلا

روح نیست + صورت گرما به گر جنبش کند + در زمان از صد عجوزت بر کند + جان چه باشد با خبر از خیر و شر + شاد از
احسان و گریان از ضرر + چون سر و ماهیت جان مخبر ست + هر که او آگاه تر با جان تر ست + اقتضاے
جان چو اے دل آگهی ست + هر که آگه تر بود جانش قویست + روح را تاثیر آگاهی بود + هر کرا زین بیش الٰهی
بود + خود جهان جان سراسر آگهی ست + هر که بیجانست از دانش تهی ست + چون خبرها ست بیرون زین نهاد +
باشد اینجا نهاد در آن میدان جماد + جان اول مظهر درگاه شد + جان جان خود مظهر الله شد + آن ملائک جمله
عقل و جان بدند + جان تو آمد که جسم آن شدند + از سعادت چون بر آن جان بر زدند + همچو تن آن روح را
خادم شدند + آن ابلیس از جان از ان در پرده بود + یک نشد با جان که عضو مرده بود + چون نبودش آن فدا
آن نشد + دست اشکسته مطیع جان نشد + جان نشد ناقص که آن عضوش شکست + کان بدست اوست
اندر دست + سر دیگر هست کو گوش دگر + طوطی کو مستعد آن شکر + طوطیان خاص را قندیست ژرف + طوطیان
عام از ین خود بسته طرف + کے چشد درویش صورت زان نکات + معنی ست آن مے فعولن فاعلات +
آن خریسے در بغش نیست قند + لیک خر آمد بخلقت که پسند + قند خر را گر طرب انگیختے + پیش خر قنطار شکر ریختی +
المعنی آپ فرماتے هین که اس عجوز کے لگا لیجانے کو تو نهین بتائیگا لے هم اپنے بیان مین بتاتے هین
که اس عجوز مین عقل و حس و درک و تدبیر هے اور جان هے وهی جان اس عجوز ناچیز کی آمیزش کن هے اور
لگا لیتی هے اور حمامی صورتون مین روح نهین هے ورنه اگر صورت حمامی کو جنبش هوئے جو حس هے تو فوراً
تجھکو ایک عجوز کیا سیکڑون عجوز سے اکھیڑ دے آپ کهتے هین جان کیا هے وه هے جو خیر و شر سے با خبر هوئے که
احسان سے شاد اور ضرر سے گریان هو اور جبکه بھید جان کا اور ماهیت اسکی خیر و شر کی مخبر هے تو جان لے
جسکو آگاهی زیاده هے وه با جان بھی زیاده هے نسبت اورون کے پھر کهتے هین که جب اقتضا جان کا آگاهی
هوا تا جسم جو آگاه تر هے بس اے دل اسکی جان بھی قوی تر هے روح کو خدا نے تاثیر آگاهی کی دی هے اور
جسکو اس آگاهی سے زیاده دی هے وه الٰهی هے اے منسوب بالله بلکه خود جهان جان کا بالکل آگاهی هے
اور جو بیجان هے دانش سے خالی هے اور یه جانین جو دانش سے خالی هین اُنکی ذات و نهاد سے خبرین
جدا هین بس یه جانین اُس میدان مین ایسی هین جیسے جماد بس پهلے جان تو مظهر درگاه کی هوئی یعنے
جاے ظهور نور خدا کی اور وه جو جانجان هے وه خود مظهر الله هے دیکھ تو ملایک جمله عقل و جان تھے جب
تیری جان هوئی تو ایسی هوئی که سب اسکے جسم هوگئے انمین سعادت خدا نے پیدا کی تھی جسوقت
تیری جان پر انکو بیش کیا مثل تن کے سب اُس روح کے خادم هوگئے اور وه ابلیس از جان که بحقیقت
ابلیس هی تھا جان و جسم سے اس سبب سے که پرده مین تھا یعنے اسپر پرده پڑگیا اُس جان سے متحد نهو

اسواسطے کہ ایک عضو مردہ تھا اور یہی وجہ تھی کہ جب اسکی جان وہ نہ تھی لہذا اُسپر فدا نہین ہوئی یہ جان ایک دست شکستہ تھی جو مطیع جان کی نہین ہوئی پس اگر جسم سے ایک عضو ٹوٹ جاے تو جان ناقص نہین ہوجاتی اسلیے وہ شکستہ اُسکے اختیار مین ہی اگر چاہے تو ہست و درست کردے اُسکے سوا ایک بھید اور بھی ہی لیکن اس بھید کے کان کہان ہین جو اُسکو سنین اور ایسی طوطی کہان جسکو مادہ و استعداد اس شکرخواری کی ہو ہان جو طوطیان خاص ہین اُنکے لیے تو ڈھیرون قند ہی اور جو عام ہین اُنھون نے بھی اس سے نفع و فائدہ حاصل کیا ہی مگر جو درویش صورت ہی وہ ان نکتون کا مزہ کب چکھیگا اسلیے کہ یہ نکتے معنی ہین فعولن فاعلات نہین ہین جو واسطے وزن کے ٹھہرایے ہین بدون غرض معنی کے وہ درویش صورت بھی خر عیسی ہی ہمکو اس سے بھی قند کا دریغ نہین لیکن ہم کیا کرین اسکی خلقت یہی ہی کہ کاہ پسند ہو قند پسند نہ ہو درویش صورت کو خر عیسے اس سبب سے کہا کہ اچھے لوگون کا مطیع ہی اگر یہ خر قند سے مستی و طرب پیدا کرتا تو ہم ایک گون بھر شکر اُسکے سامنے ڈالدیتے **قولہ معنی** نختم علی افواہم + این شناس اینست رہرو رامہم + تا زراہ خاتم پیغمبران بو کہ برخیزد زلب ختم گران + ختمہاے کانبیا بگذاشتند + آن بدین احمدی برداشتند + قفلہاے ناگشادہ ماندہ بود + از دم انا فتحنا برکشود + او شفیع ست این جہان وآن جہان + این جہان در دین وآنجا در جنان + این جہان گوید کہ تو رہ شان نما + آن جہان گوید کہ تو مہ شان نما + پیشہ اش اندر ظہور و در کمون + اہد قومی انہم لایعلمون + بازگشتہ از دم او ہر دو باب + در دو عالم دعوت او مستجاب + بہر این خاتم شدہ است او کہ بجود + مثل او نے بود نی خواہند بود + چونکہ در صنعت برد استاد دست + نے تو گوئی ختم صنعت در تو است + در کشاد ختمہا تو خاتمے + در جہان روح بخشان حاتمے + ہست اشارات محمد المراد + کل کشاد اندر کشاد اندر کشاد + صد ہزاران آفرین بر جان او + بر قدوم و دور فرزندان او + آن خلیفہ زادگان مقبلش + زادہ اند از عنصر جان و دلش + گر ز بغداد و ہری یا از ریند + بے مزاج آب و گل نسل وے اند + شاخ گل ہر جا کہ میروید گلست + خم مل ہر جا کہ میجوشد ملست + گر ز مغرب بر زند خورشید سر + عین خورشیدست نے چیز دگر + عیب جویان را ازین دم کور دار + ہم بستاری خود اے کردگار + گفت حق چشم خفاش بد سگال + بستہ ام من ز آفتاب بیمثال + از نظرہاے خفاش کم و کاست + انجم و آن شمس نیز اندر خفاست + انجم آمد چون مرید و شمس پیر + شمس آمد در یقین بدر منیر + **المعنی** یعنے حق تعالے نے جو فرمایا ہی نختم علی افواہم مہر کرتے ہین ہم اُنکے مونھون پر پس اس آیت کے معنی بھی پہچانے رہ کہ وہ مہر ایسے ہی مونھو نپر ہی اور اس راہ کے چلنے والے کو بھی بڑی مہم ہی کہ حضرت خاتم پیغمبران کی راہ مین چلے تو اس راہ مین چلنے سے شاید یہ مہر گران منھ کی اُٹھ جائے اسلیے جو مہرین کہ اگلے انبیا چھوڑ گئے ہین وہ دین احمدی سے اُٹھا دیگئی ہین

بیشک فتح دی ہمنے تجھکو فتح مبینا کے دم سے سب کھلگئے انا فتحنا لک فتحا مبینا وہ تھے گئے رکشادہ نہ قفل جنت بہت
جنت کے معاملہ وہان دین مین تو معاملہ یہان مین جہان اور اُس جہان اس ہین شفیع ہمارے وہ ظاہر تھا
ظاہر اور پیشہ اُنکا اور دکھاؤ اُنکو راہ تم کہ کہتا ہی جہان وہ اور بتاؤ راہ انکو تم کہ کہتا ہی تو جہان یہ مین
دعا اُنکی بس ہین جانتے نہین بیشک وہ کو قوم میری کر ہدایت یعنے ہی لایعلمون انہم قومی اہد پوشیدہ
تعالے اللہ ہی مستجاب کی اُنھین دعا مین جہان دونون اور کھلگئے جہان دونون یعنے دروازے دونون
قاعدہ ہی ہونگے کو آئندہ نہ تھے انکے مثل سخا مین جودو انبیا کہ ہی کیا واسطے اسیو الانبیا خاتم انکو نے
کشاد ہی ایسے گئی ہو ختم صنعت یہ تجھپر کہ ہین کہتے اُسیکو تو ہی جاتا ہو سابق اُستاد کوئی مین صنعت کسی جب
کھون کیا زیادہ اور ہوا حاتم تم اُسکے ہی کا بخشون روح جہان جو وہ اور ہوا خاتم تم مین مہرون یعنے خمون
کی مشکل ہر ہو مشکل ہی کیسی ہین درکشاد اور کشاد اندر کشاد کے محمد اشارات کہ ہی یہ میری مراد خاص
کے فرزندون انکے اور ہون نازل پر مطہر روح اُنکی خدا کی رحمتین لاکھون ہی سے اشارے اُنکے کشاد
شریف عنصر کے ودل جان انکے اور ہین مقبل سب کہ ہین اُنکے زادے خلیفہ فرزند وہ اور ہو قدوم درود
کی اُنھین کے وگل آب آمیزش بے سب جب سے رے اور ہرات اور جب ہین سے بغداد اگر آ پیدا سے
جہان کا مل خم اور ہی گل اُٹھے جم جہان کی گل شاخ ہی ظاہر ہوتا ہی معلوم سے عباسیہ خلفاء اشارہ یہ ہین نسل
ہی ہی آفتاب نکالے سر سے مغرب آفتاب اگر پر ویسے ہرات نہ ہی موقوف پر بغداد نہ ہی مل کرے جوش
سے طفیل کے ستاری اپنی کردگار اے کہ ہین کرتے دعا اب نکلا نہین سے مشرق گو ہی نہین چیز اور کوئی
حقتعالے کہین نہ دیکھین نہ رہین باز سے جوئی عیب اس دم اُنکے تا رکھ دور کو اُنسے کو دم کے جویون عیب
سے نظرون خفاش تو دیکھ ہی دی کر بند سے بیمثال آفتاب کی بدسگال خفاش چشم نے مین کہ ہی فرمایا نے
انجم پس ہی ہوتی بد ایسی بدسگال چشم ہین رکھے مستور اور پوشیدہ بھی شمس اور انجم ہی وکاست کم جنھین
نکلنا کو رات خفاش کہ کہین نہ یہ تا ہین ہوتے مرید و پیر کے پیر کہ پیر جیسے ایسا آفتاب اور مرید جیسے ایسے
مرید تو ہی چھپایا کو پیر جب لیکن ہی چھپایا کہان کو انجم پھر ہین ہوتے موجود سب انجم کے آفتاب سوا اور ہی
ہی مین خلل دفع اسی شعر یہ ہین ہوئے چھپے والے جرا بدر

بیان برائی پوشیدہ ناموسون کا کہ مانع ذوق ایمان اور دلیل ضعف صدق کے ہین اور راہزن ہزارون احمق و نادان کے

قولہ ہم ضیاء الحق حسام الدین بیا + اے صقال روح سلطان ہدیٰ + مثنوی را مسرح و مسروح دہ +
صورت امثال او را روح دہ + تا حروفش جملہ عقل و جان شوند + سوے خلدستان جان پران شوند + ہم بسعی تو

زار وار آمدند + سوے دام لفظ مستحضر شدند + باد عمرت در جہان ہمچون خضر + جانفزا و دستگیر و مستمر + چون خضر
الیاس مانے جاودان + تا زمین گردد ز لطفت آسمان + گفتمی از لطف تو جزوی ز صد + گر نبودی طمطراق چشم بد +
لیک از چشم بد زہراب دم + زخمہاے روح فرسا خوردہ ام + جز برمز ذکر حال دیگران + شرح حالت می نیارم
در بیان + این بہانہ ہم ز دستان ولیست + کہ از وہم پاے دل اندر گلیست + صد دل و جان عاشق صانع
شدہ + چشم بد یا گوش بد مانع شدہ + خود یکے بوطالب آن عم رسول + مینمودش شنعت عربان مہول + کہ چہ
گویندم عرب کز طفل خود + او بگردانید دین معتمد + منصب اجداد و آبا را بماند + در پے احمد چنین بیرہ براند +
آن رسول پاکباز مجتبے + از پے آن تا رہاند مر ورا + گفت اے عم یک شہادت تو بگو + تا کنم با حق شفاعت
بہر تو + گفت لیکن فاش گردد از سماع + کل سر جاوز الاثنین شاع + می بمانم در زبان این عرب + پیش ایشان
خوار گردم زین سبب + لیک اگر بودیش لطف ماسبق + کے بدی این بد دلی با جذب حق + الغیاث اے
تو غیاث المستغیث + زین دو شاخہ اختیارات خبیث + من ز دستان و ز کر دل چنان + مات گشتم کہ بماندم
از نشان + منکہ باشم چرخ با صد کار و بار + زین کمین فریاد کرد از اختیار + کاے خداوند کریم بردبار + دہ امانم زین
دو شاخہ اختیار + جذب یکراہہ صراط المستقیم + بہ ز دو راہہ تردد اے کریم + زین دو رہ گرچہ ہمہ مقصد تو ئی +
لیک خود جان کندن آمد این دوئی + زین دو رہ گرچہ بجز تو عزم نیست + لیک ہرگز رزم ہمچون بزم نیست +
در نبی بشنو بیانش از خدا + آیۂ اشفقن ان یحملنہا + این تردد ہست در دل چون دغا + کان بود بہ یا کہ آن
حالت مرا + در تردد میزند بر ہمدگر + خوف امید وبہی در کر و فر + زین تردد عاقبت مان خیر باد + اے خدا
مرجان ما کن تو شاد + **اللغات** صقال بکسر صقل آئینہ و شمشیر مسرح بالفتح چراگاہ مسروح چرا کردہ شدہ
المعنی فرماتے ہین اے ضیاء الحق حسام الدین اور اے روشنگر روح کے اور سلطان ہدایت کے آو مثنوی
کو مسرح و مسروح دے جو بمعنی چراگاہ اور چرنے کی چیز کے ہی جسکی ہندی چارا ہوا اور مراد اس سے توجہ
اور اعتنا اور جو اسکی مثالون کی صورتین ہین انکو روح بخش یعنے جو کچھ میری تحریر ہوا اپنی توجہ سے اُن مین
جان ڈالدے تا حروف اُسکے جلد عقل و جان ہو جائین اور جان سے گلستان کی طرف اُڑین یعنے جانون
مین جگہ پائین کسو سطے کہ تیری ہی سعی وکوشش سے یہ سب عالم ارواح سے آکر دام الفاظ کی طرف مستحضر
ہوے ہین مطلب یہ کہ دام الفاظ مین اُسکے بالکل روحین ہی پھنسی ہوئی ہین آپ دعا کرتے ہین کہ خدا
خضر کی سی عمر تیری جہان مین کرے کہ تو اروان کا جانفزا اور دستگیر ہو اور خود مستمر اے ہمیشہ تو خضر
و الیاس کی طرح ہمیشہ جہان مین رہے تا زمین تیرے لطف سے آسمان ہو جاے زمین و آسمان
بطور شہادت ہین اور ظرف سے اہل زمین مراد ہین ہے کہ قاعدہ ہے تعبیر لطف سے ذات کی کچھ بیان کرتے ہیں یعنے

سو حصون سے ایک ہی حصہ لیکن کیا کرون چشم بد اپنی کرو فر دکھارہی ہی اور اسکی آنکھ ظالم زہر کی بجھی ہوئی جسکے
زخم جانگزا سا کھائے ہوے ہون اسکا اندیشہ ہی کہین نظر نہ ماردے کہ اللہ اسنے سوان حصہ اسکے لطف کا بیان
کیا مجھہ تو ذکر حال اور دل ہی کا خیر و سزاوار ہی مین تیرے حال کی شرح بیان مین نہین لاسکتا ہون
چشم بد کے زخم کھایا ہوا ہون جب کچھ بیان کیا اسکے زخم کھائے اب فرماتے ہین کہ یہ حیلہ بہانہ جو چشم بد کا
کرتا ہون یہ بھی مکر اس دل کا ہی جسکے سبب سے اصلی دلکا میرے پانون کیچڑ مین اندھا ہوا ہی یہ اسکا
قدم نہین اٹھنے دیتا بالکل ماندن اندھا رہنا سیکڑون دل اور سیکڑون جانین عاشق صانع کی ہوئین
مگر بن چشم بد یا گوش بد انکے مانع ہوے عاشق ہونے سے مراد رجوع ہونا چنانچہ خود ایک ابو طالب
چچا آنحضرت کے جو کہتے تھے کہ مین تجھکو پیغمبر جانتا ہون مگر عرب کی بدگوئی انکو ڈرا رہی تھی اسنے ایمان
لانے دیا کہتے تھے کہ عرب کیا کہینگے کہ اپنے لڑکے کے سبب سے اسنے اپنے دین معتمد کو بدل ڈالا
اور معتمد اس سبب سے کہ منصب اسکے باپ دادون کا تھا جسکو چھوڑ دیا اور احمد کے پیچھے ایسا بیراہ
چلدیا اور ان رسول پاکباز برگزیدہ نے اس واسطے کہ انکو آتش دوزخ سے بچالون کہا کہ اے چچا
ایک دفعہ تم شہادت کہلو تا مجھکو تمھاری شفاعت کا ذریعہ حق تعالے کے سامنے ہوجاے کہا کہ تو لون
لیکن لوگ سن پائینگے اور یہ بات فاش ہوجائیگی اس لیے کہ جہان بھید دو سے نکلا بس پھیلا اور وہ
دو دو لب اہین آتمی زبان عرب مین جو زبان عرب کی ہی شہادت ظاہر کرونگا اس سبب سے انکے
سامنے خوار و ذلیل ہوجاؤنگا لیکن ہی یہ کہ لطف ماسبق یعنے استعداد ازلی انکو نہ تھی اگر ہوتی تو یہ
بددلی کشش حق کے مقابل کب ہوسکتی اب مولانا رحمۃ اللہ علیہ اس حال کے فرماتے ہین کہ فریاد ہی اے
فریادرس فریاد چاہنے والون کے ان اختیارات خبیث دو شاخہ سے تین حیلون اور مکرون سے
ایسا مات ہوا ہون کہ ساری ہستی میری برباد ہوئی ایک نشان سا رہگیا ہون آور مین کیا چیز ہون
چرخ جو سیکڑون کاروبار اٹھائے ہوے ہی اس اختیار کے کمین سے اسنے بھی تو فریاد کی اور
انکو نہ اٹھاسکا آخر کہا کہ اے خداوند کریم بردبار مجھکو اس دو شاخہ اختیار سے امن دے اسواسطے
کہ ایک راہ جو صراط مستقیم ہی اسکی کشش اچھی اگر یہ مجھکو کھینچے تو بہتر اس دو راہہ سے جو اے کریم
تردد ہی کہ کون راہ کو جاؤن اگرچہ ان دو راہون سے بھی مقصود تو ہی ہی تیری ہی راہین ہین لیکن
دوئی تو ایک جان کندن ہی نہ مرنے مین ہی نہ جینے مین چہ کہتے ہین اگرچہ ان دونون راہون سے سوا
تیرے قصد وارادے کے نہین ہی لیکن رزم مثل بزم کے کب ہی اسلیے کہ دو راہہ مین تردد ہی اور ایک
راہ صاف و آرام کی آپ اگر میرے کہنے کو نہ مانے تو قرآن شریف مین اسکا بیان خدا سے سن لے جو

فرمایا ہے انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان یعنے ہمنے ایک امانت اپنی آسمان وزمین اور پہاڑون پرپیش کی پس انکار کیا سب نے اُسکے اٹھانیسے اور ڈر گئے اور اٹھالیا اُسکو انسان نے پس بقول حضرت عباس رضہ کے امانت مراد اُس سے ہے کہ حق تعالے نے روز ازل مین آسمان وزمین اور ساری مخلوق سے خطاب کیا ہم چاہتے ہین کہ درحقیقت فاعل کسی فعل کے تو ہم ہون اور صدور اُسکا دوسرے سے ہو اُسکے عوض مین ہم اُسکو سزا وجزا کرین اُسکو کوئی اختیار کرتا ہے آسمان وسارے مخلوق کانپ گئے اور سب نے انکار کیا مگر انسان نے اُسکو اختیار کیا غرض یہ اختیار بھی تردد کی بات ہے جو آسمان نے انکار کیا اور تخصیص آسمان کی مولانا رح نے بنظر علو وعظمت فرمائی ہے لہٰذا یہ تردد آدمی کے دل مین ایسا ہے جیسے ایک لڑائی کہ یہ بات میرے لیے اچھی ہے یا وہ اچھی ہے کونسی اختیار کرون پس تردد مین خوف برائی کا اور امید بہتری کی اپنے اپنے کروفر مین ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہین اور انجام کسی کا معلوم نہین ہوتا اسواسطے دعا کرتے ہین کہ الٰہی اس تردد سے ہمارا انجام کار بخیر ہو اور ہماری جان کو شاد کر

مناجات اور پناہ ڈھونڈھنا فتنۂ اختیار اور اُسکے اسباب سے اور بیان ڈرنے آسمان وزمین کا اُسکے اختیار سے

قولہ اے کریم ذوالجلال مہربان + دائم المعروف دارائے جہان + یاکریم العفو حی لم یزل + یاکثیر الخیر شاہ بے بدل + اولم این جذر ومد از تو رسید + ورنہ ساکن بود این بحر المجید + ہم ازانجا کین تردد دادیم + بے تردد کن مرا ہم از کرم + ابتلایم میکنی آہ الغیاث + اے ذکور از ابتلایت چون اناث + تا بکے این ابتلا یارب مکن + مذہبے ام بخش وده مذہب مکن + اشترے ام لاغر وہم پشت ریش + ز اختیار ہمچو پالان شکل خیش + این کژاوه گہ شود این سو گشان + آن کژاوه گہ شود آنسو کشان + بفگن از من حمل ناہموار را + تا ببینم روضۂ ابرار را + ہمچو آن اصحاب کہف از باغ جود + میچرم ز ایقاظ نے بل ہم رقود + خفتہ باشم بر یمین یا بر یسار + برنگردم جز چو گوئی اختیار + ہم بتقلیب تو ذات الیمین + یا سوئے ذات الشمال اے رب دین + صد ہزاران سال بودم در مطار + ہمچو ذرات جہان بے اختیار + گر فراموشم شدہ است آن گفت وحال + یادگارم است در خواب ارتحال + میرہم زین چار میخ چار شاخ + میجہم در مسرح جان زین مناخ + شیر آن ایام ماضیہاے خود + می چشم از دایۂ خواب اے صمد + جملہ عالم ز اختیار و ہست خود + میگریزد در سر سرمست خود + تا دمے از ہوشیارے وارہند + ننگ خمر و بنگ بر خود می نہند + جملہ دانستہ کہ این ہستی فخ ست + ذکر و فکر اختیاری دوزخ ست + میگریزند از خودی در بیخودی + یا بمستی یا بشغل اے مہتدی + نفس را زان نیستی

اللغات + جستن اندران جستن احد + تاکہ بیند اندران وازحق شود + زانکہ بے فرمان شدانداز بہشتی + نیستی باید کہ او وامی کشی + خور دمد او تار چڑھاؤ دریا کا ایقاظ بالفتح بیداران وبالکسر بیدار کردن رقود خواب کردن وخواب کنندگان تقلیب برگردانیدن وبازگونہ کردن ذات الیمین مومن جنکے نامہ اعمال سیدھے ہاتھ مین ہونگے ذات الشمال کا ذکر انکے نامہ اعمال بائین ہاتھ مین ہونگے ارتحال ایک جگہ سے اٹھانا دوسری جگہ لیجانا مسطارجاے پریدن مناخ جاے فرود آمدن فسترخ دام المعنی مولانا رح بطور مناجات فرماتے ہین کہ اے کریم ذوالجلال مہربان کہ تو ہمیشہ پادشاہ جہان کے ساتھ معروف ہی اور جہان ترجمہ عالم کا اور العالم سوے اللہ اور اے کریم العفو زندہ بیزوال اور اے کثیر الخیر پادشاہ بیمثل وبے بدل آپ جواب ان نداؤن کا ہی کہ مجھکو یہ اوتار چڑھاؤ کی بیشی ابتدا مین تجھی سے پہونچی ورنہ یہ دریا میرا اے مجید ساکن تھا یعنے عالم ارواح مین نہ جذر تھا نہ مدتھا یہ عالم اجسام مین پیدا ہوا جس سے تردد لاحق ہوے بس جہان سے یہ تردد تو نے مجھکو دیے ہین وہین سے بے تردد بھی مجھکو ازراہ کرم کے کردے تو نے مجھکو تردد مین مبتلا کیا بس اس ابتلا سے آہین مارتا ہون اور فریاد کرتا ہون اگرچہ آہ وفریاد عورتون کا کام ہی لیکن تیرا ابتلا خود ایسا ہی کہ بڑے مردون کو عورت بناتا ہی اُسکے متحمل نہین ہوسکتے اے رب میرے کبتک یہ ابتلا رہیگا اب مت کر مجھکو ایک مذہب والا کردس مذہب والا مت کر اسلیے کہ آدمی جسمین مبتلا ہوتا ہی وہی گویا اُسکا مذہب ہی اور ابتلا ایک نہین بلکہ گوناگون مین ایک اشتر پشت ریش نہایت لاغر ہون بسبب اختیار کرنے ایسی پالان مثل خیش کے خیش جسکی ہندی کھیس ہی کہ دو تار سے سوت کے بناجاتا ہی مولانا رح بنظر دودلی تردد کے تشبیہ مین لائے ہین پس یہ کجاوہ کبھی تو ادھر بھاری ہوجاتا ہی کبھی اُدھر بھاری ہوکے اسطرف کو کھینچتا ہی تو مجھ سے اس بوجھ ناہموار کو کہ ٹھیک نہین ہی گرادے تا روضۂ انوار کو دیکھون اور اُس ناہمواری سے نجات پاؤن تو اپنے جود وکرم سے مجھکو مثل اُن اصحاب کہف کے جو بحالت خواب اُس روضہ کو دیکھتے ہین مجھکو بحالت بیداری دکھانہ بحالت خواب جیسا کہ قرآن مجید مین ہی وتحسبہم ایقاظا وہم رقود اور گمان کرے تو انکو کہ وہ جاگتے ہین حالانکہ وہ سوتے ہین اگر مین سیدھی کروٹ پر سوتا ہون یا الٹی کروٹ پر تو کروٹ نہ بدل سکون ایسا مثل گیند کے بے اختیار ہون تیری ہی تقلیب سے اے رب دین چاہے داہنی طرف ہو جاؤن چاہے بائین طرف جیسا کہ فرمایا ونقلبہم ذات الیمین وذات الشمال اور بدل دیتے ہین ہم انکو سیدھی طرف اور الٹی طرف لاکھون برس ہین اپنی اگر ان کی جگہ مین مثل ذرون جہان کے بے اختیار رہا ہون یعنے عالم ارواح مین اگرچہ وہ حال اور وہ باتین اسوقت کی مجھکو بھول گئی ہین مگر اسکا یادگار ونشان میرے پاس ہی اور وہ ارتحال ہی جو خواب مین ہوتا ہی کہ ایک جگہ سے اٹھاکے ہمکو دوسری جگہ لیجاتا ہی

یعنے یہ روح ہماری اس قالب سے دوسرے قالب خواب مین ہوجاتی ہو کہ اُسوقت مین اس چار میخ چار
شاخ سے کہ دونون سے اربعہ عناصر اور دنیا مراد ہو چھوٹ جاتا ہون اور مزے سے چراگاہ جان مین اس
مناخ نجس جگہ سے نکلکے کودتا پھرتا ہون اور وہ شیر جو ایام ماضیہ مین کھایا ہو اُسکو اے صمدایہ خواب سے
چکھتا ہون اور وہ مزہ اس خواب سے پاتا ہون تمام جہان کا معمول ہو کہ اپنے اختیار اور اپنی ہستی سے الگ
ہوکے اُس خیال کی طرف کہ جس سے وہ سرست ہورہا ہو بھاگتا ہو تو تھوڑی دیر ہشیاری سے جو دقت و
کلفت کی شے ہو چھوٹ جائین اس سبب سے کوئی ننگ شراب اپنے اوپر لگالیتا ہو کوئی بنگ کی تا غم
غلط ہوجاے اسواسطے کہ سب نے جان لیا ہو کہ یہ ہستی ایک دام ہو اُسکے جلہ ذکر و فکر دوزخ ہو لہذا
خودی سے بیخودی کی طرف بھاگتے ہین اور وہ بیخودی اے مہتدی چاہے کوئی قسم ہو مستی ہو خواہ کوئی
شغل مستی نشہ شغل سیر و لہو و لعب تو تو اس نیستی مین اپنے ہی نفس کو جال مین پھانستا ہو اسلیے کہ بیہوشی
مین وہ از بس بیفرمان و سرکش ہو جاتا ہو نیستی وہی چاہیے کہ حق کی طرف سے ہو یہی ٹھیک ہو کہ ایسی نیستی مین
حسن احد کا نظر آتا ہو باقی جلہ نیستیان ہیچ پوچ ہین قولہ لیس للجن و لا للانس ان + تنفذ و امن حبس اقطار
از من + لا تنفذوا الا بسلطان الهدے + من تجادیف السموات العلی + لا ہدے الا السلطان یقی + من حراس
الشہب روح المتقی + ہیچکس را تا نگردد او فنا + نیست رہ در بارگاہ کبریا + ہست معراج فلک اے نیستی +
عاشقان را مذہب و دین نیستی + پوستین و چارق آمد از نیاز + در طریق عشق محراب ایاز + گرچہ او خود شاہ را
محبوب بود + ظاہر و باطن لطیف و خوب بود + گشتہ بے کبر و ریا و کینۂ + حسن سلطان را رخش آئینۂ + چونکہ از
ہستی خود مفقود شد + منتہاے کار او محمود شد + زان قوی تر بود تمکین ایاز + کہ ز خوف از کبر کردی احتراز
او مہذب گشتہ بود و آمدہ + کبر او نفس را گردن زدہ + یا پے تعلیم میکرد آن حیل + یا برائے حکمتی دور از
امل + یا کہ دید چارقش زان شد پسند + کز نسیم نیستی ہستی ست بند + تا کشاید دخمہ کان بر نیستیست + تا بیاید
آن نسیم عیش و زیست + تا نہ بند و دخمہ بر این مردگان + تا بیاید بوے عیش آن جہان + ملک و مال و طلس
این مرحلہ + ہست بر جان سبکرو سلسلہ + سلسلہ زرین بدید و غرہ گشت + ماندہ در سوراخ چاہے جان
ز دشت + صورتش جنت بمعنی دوزخے + افعی پُر زہر و نقش گلرخے + گرچہ مومن را سقر ندہد حذر + لیک بہتر
ہم بود زانجا گذر + گرچہ دوزخ دور دارد زان نکال + لیک جنت بہ ورائی کل حال + الحذر اے ناقصان
زان گلرخے + کو بگاہ صحبت آمد دوزخے + الفرار اے غافلان زان گلشنے + کو حقیقت بد ترست از گلخنے
زینہار اے جاہلان زان گل شکر + کہ بسوزاند دہا نرا چون شرر + چند گویم من ترا کین انگبین + زہر قتالست
زین دوری گزین + لیک تلخ آمد ترا گفتار من + خواب میگیرد ترا زانداز من + خواجہ آخر یک زمان بیدار شو +

تو ز حیات خویش برخوردار شو + این روش برگیر و ترک ریش کن + وز فنا و نیستی تفتیش کن + اللغات دخمه بالفتح تخانہ کہ کفار عجم مردہ کو اسمین نگاہ رکھتے تھے و گورخانہ گبران مرحلہ بالفتح منزلگاہ و کوچگاہ و منزل نکال عذاب انذار بالکسر ترسانیدن بندوہ نرگاؤ جو جوتنے مین ہل یا گاڑی کے دوسرے نرگاؤ کا جفت ہوتا ہی وعضو وقید وغیرہ المعنی معانی اشعار عربیہ نہین ہی واسطے جن کے اور واسطے انسان کے یہ کہ نکل جائین قید اطراف زمانہ یعنے آسمان سے اور یہ شعر مقتبس ہی آیہ کریمہ یامعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض اے گروہ جن و انسان کے نہین مقدور رکھتے ہو تم کہ نکلجاؤ اطراف زمین و آسمان سے اُس سے نکلجانا ممکن نہین مگر اسی سلطان ہدایت کی مدد سے کہ ان آسمانون ملبند کے جوفونسے وہ نکالدے اور ہدایت نہین ہی سوا اُس سلطان کے جو اسکا نگہدارندہ ہی نگہبانون سے شہاب ثاقب کے روح متقی کو کہ وہ ضرور پار ہو جاتی ہی الغرض جبتک فنا نہولے کسی کو بارگاہ کبریا مین راہ نہین ہی یہ نیستی ہی معراج فلک ہی یعنی سیڑھی سے فلک پر پہونچتا ہی اور عاشقون کا مذہب و دین بھی نیستی ہی دیکھو ایاز کا پوستین و چارق ہی طریق عشق مین از روے عجز و نیاز کے محراب نماز تھا کہ اسکی طرف توجہ رکھتا تھا بھولا نہین تھا اگرچہ وہ خود شاہ کا محبوب تھا اور ظاہر و باطن دونون صورتون مین لطیف و خوب با آنہمہ کبر و ریا و کینہ سے نیست ہو کے آئینہ رخ سلطان کا بنا تھا کہ حسن سلطان کا اُسکے رخ مین موجود تھا اپنی ہستی سے ایسا گذر گیا تھا اور ہر گاہ کہ اپنی ہستی سے گم ہو گیا لہذا آخرکار اُسکا محمود ہوا المحمود شد کیسا محمود ہی کہ خود محمود ہو گیا اے پادشاہ اسی سبب سے مرتبہ ایاز کا قوی تر تھا کہ خوف بادشاہ سے کبر و غرور کو پاس نہین آنے دیتا تھا ہمیشہ بچتا رہتا تھا تو وہ خود بھی مہذب ہو گیا تھا اور اوروں کا بھی مہذب تھا کبر و نفس دونون کی اُسنے گردن ماردی تھی یہ چارق وغیرہ کے جو حیلے تھے یا تو اورون کی تعلیم کے واسطے تھے کہ دیکھین اور اپنی اصلیت کو نہ بھولین یا کوئی حکمت اسمین تھی جو امید و اہل سے دور تھی یا روزمرہ چارق کا دیکھنا اُسکو اس سبب سے پسند ہوا کہ جانتا تھا نسیم نیستی کے ساتھ ہستی جفت ہی بس چاہتا تھا کہ اس دخمہ کو کھولے جو نیستی پر ہی اور اس کشادسے نسیم عیش و زیست کی پاوے جو ہستی ہی لاجرم دخمہ وہی جگہ جہان چارق وغیرہ سامان نیستی رکھا تھا اور نیز اُس سبب سے کہ اس دخمہ کو ان مردون پر جو اور لوگ ہین نہ بند کرے تا یہ بھی بوے عیش اس جہان کی پائین ورنہ روز کھولنا روز دیکھنا کیا ضرور تھا خود جانتا ہی تھا کہ چارق وغیرہ وہان رکھا ہی اور اسکی نسبت جو چاہتا وہ خیال کر سکتا تھا آپ فرماتے ہین کہ ملک و مال اور اطلس کہ عبارت پوشش نفیس سے ہی جو کچھ اس کوچگاہ مین ہی جان سبکرو کیواسطے سب زنجیر و قید ہین چنانچہ ظاہر کہ جہان زنجیر زر ان اپنے گلے مین دیکھی مغرور ہو گئے اور جان میدان وسیع نیستی کا چھوڑ کے

جاہ کے سوراخ تنگ مین گھس رہی جسکی صورت توبصورت جنت کے ہی اور معنی مین دوزخ اور جاہ نہین ہی ایک افعی پرزہر ہی مگر نقش اسکا بظاہر ایک گلرخ ہی اگرچہ مومن کیواسطے دوزخ ضرر نہین ہی لیکن اسکو بھی اُس سے گذر جانا اور نکلجانا ہی چاہیے تو دوزخ اسکو وبال ونکال مین نڈال سکے مگر اسکو ہر حال مین جنت ہی بہتر ہی پس اے ناقصو اُس گلرخ کی صحبت سے بچو جو صحبت کے وقت دوزخ ہو جائے اور ای غافلو اس گلشن سے بھاگو کہ وہ گلخن سے بھی بدتر ہی اور خبردار ہو جاؤ اے جاہلو اس گل شکر سے جو دہن کو مثل شرر کے جلائے کہ اکثر کثرت میٹھے سے سوزش دہن جسکو ہندی مین موںہان کہتے ہین ہو جاتا ہی آب فرمائیے کہانتک تجھسے کہتا رہون کہ یہ انگبین جس سے مراد جاہ دنیا ہی اور علی ہذا گلرخ اور گلشن اور گل شکر سب زہر قاتل ہین انسے دوری ہی اختیار کر مگر بخلاف اُسکے تو انپر فریفتہ ہی تجھکو میری بات تلخ معلوم ہوتی ہی اور میرے ڈرانے سے تجھکو خواب گھیر لیتی ہی سنتا ہی نہین لیکن اے خواجہ دم بھر کو تو بیدار ہو جا اور اپنی حیات سے کچھ تو فائدہ اٹھا خبردار ہو وہ روش جو معنی دین کے ہین اختیار کر اُسکے بڑھا لینے سے کچھ نفع نہین اور فنا و نیستی کی جستجو مین رہ تا ہستی حاصل ہو۔

حکایت غلام ہندو اور خواجہ کی کہ خواجہ کی دختر پر عاشق تھا

قولہ خواجۂ را بود ہندو بندۂ + پروریدہ کردہ او را زندۂ + علم و آدابش تمام آموختہ + در دلش شمع ہنر افروختہ + پروریدہ از طفولیت بناز + در کنار لطفش آن اکرام ساز + بود ہم این خواجہ را یک دخترے + سیم اندامی گشتی خوش گوہرے + چون مراہق گشت دختر طالبان + بذل میکردند کابین گران + میرسید از جانب ہر مہترے + بہر دختر دمبدم خواہش کرے + گفت خواجہ مال را نبود ثبات + روز آید شب رود اندر جہات + حسن صورت ہم ندارد اعتبار + کہ شود رخ زرد از یک زخم خار + سہل باشد نیز مہترزادگی + گو شود غرہ بمال از سادگی + اے بسا مہتر پسر کز شور و شر + شد ز فعل زشت خود ننگ پدر + پر ہنر را نیز اگرچہ شد نفیس + کم پرست و عبرتے گیر از بلیس + علم بودش چون نبودش عشق دین + او ندید از آدم الا نقش طین + گرچہ دانی وقت علم اے امین + زانت نکشاید دو دیدہ عیب بین + او نہ بیند غیر دستاری دریش + از معرفت پرسد از بیش و کمیش + عارفا تو از معرف فارغی + خود ہمی بینی کہ نور بازغی + کار تقوے دارد و دین و صلاح + کہ ازو باشد بہ دو عالم فلاح + کرد یک داماد صالح اختیار + کہ بدان فخر ہمہ خیل و تبار + پس زنان گفتند کو را مال نیست + مہترے و حسن و استقلال نیست + گفت اینہا تابع زہد و دین + بے زر او گنجیست بر روے زمین + **اللغات** ش خوب و خوشہ فتار مراہق کودک قریب البلوغ کابین مہر **المعنی** ایک خواجہ کا ایک ہندو غلام تھا اُسنے اسکو پالا تھا اور زندہ کیا تھا یعنے علم و آداب کہ یہ ایک زندگی باطنی ہی کل اسکو سکھائے تھے اور دل مین اُسکے

شمع ہنر کی روشن کی تھی خواجہ نے اسکو لڑکا پن سے اپنے کنار لطف مین بناز ونعم پالا تھا اور اس خواجہ کی ایک لڑکی تھی سیم اندام خوش رفتار خوش گو ہر جب یہ لڑکی قریب بلوغ کے ہوئی تو طالب اُسکے بھاری بھاری مہر دینے پر آمادہ ہوے ہر مہتر سردار کی طرف سے اُسکی خواستگاری مین ہر دم خواستگار آنے لگے خواجہ نے اپنے دل مین کہا مال بے ثبات شے ہر دن مین آیا اور رات کو ادھر اُدھر چلتا ہوا ایسے ہی حسن صورت بھی بے اعتبار ہو کیسا ہی گلرو سرخ رنگ ہو ایک زخم خار مین زرد و پیلا ہوجاتا ہو اور مہتر زادگی بھی سہل چیز ہو کر اپنی بیوقوفی سے مال پر مغرور ہوجانے مین بھی خاصہ اسکا ہو بہت مہتر زادے اپنے شور و شر سے ایسے بدفعل و بدطینت ہوتے ہین کہ ننگ پدر بنتے ہین اور اگر پر علم و ہنر بھی ہوا گو یہ نفیس ہو مگر اسکو بھی اچھا مت جان اور عبرت پکڑ دیکھ تو ابلیس کیسا علم و ہنر والا تھا لیکن عاشق دین کا نہ تھا آخر علم کا نتیجہ اسکو آدم سواے ایک نقش مٹی کے اور کچھ اسکی نظر مین نہ آئے اے امین خوب جان لے تو کیسی ہی دقیقین اور مشکلین علم کی جانے لیکن علم سے تیری آنکھین عیب مین ہرگز نہ کھلینگی اپنے عیبون پر واقف نہو گا علم والے کی عادت ہو عیب کو نہین دیکھتا داڑھی پگڑی ہی کو دیکھتا ہو اور شناسندہ سے پوچھتا ہو کہ میری داڑھی پگڑی مین کیا کمی بیشی ہو آیا بنا تو ٹھیک ہو یا نہین پس بعد ان تخیلات کے خواجہ کہتا ہو اے عارف تو معروف و شناسندہ سے بچنت ہو تو اپنے آپکو آپ ہی پہچان لیتا ہو اسواسطے کہ تو فی حد ذاتہ خود ایک نور روشن ہو بہر حال کام کی چیز تقوے اور دین اور صلاح ہو جنسے دونون جہان کی بہتری ہو غرض اُسنے یہ سب باتین سوچ سمجھ کے ایک داماد صالح اختیار کیا کہ وہ تمام اپنے خیل و تبار کا فخر تھا بہت عورتون نے کہا کہ وہ مفلس ہو اسکے پاس مال نہین ہو نہ اُسمین سرداری ہو نہ حسن ہو نہ استقلال ہو اسے خواجہ وزن پس ایک ربوده سا ہو کہا وہ زاہد و دیندار ہو اور یہ سب باتین زہد و دینداری کی تابع ہین غلام ہین بے زر کے وہ خود ایک خزانہ ہو روے زمین پر **قولہ** چون بجد تزویج دختر گشت فاش + دست پیمانی نشانی و قماش - پس غلام خواجہ کاندر خانہ بود + گشتہ بیمار ضعیف و زار زود + ہمچو بیمار دقے او بگداخت + علت او را طبیبے کم شناخت + عقل میگفتی کہ رنجش از دلست + دارو ے تن در غم دل باطل ست + آن غلامک دم نزد از حال خویش + گرچہ می آمد از و در سینہ ریش + گفت خاتون را شبے شوہر کہ تو + باز پرس اندر خلا احوال او + تو بجاے مادرے او را بود + بو غم خود پیش تو پیدا کند + چونکہ خاتون کرد در گوش این کلام + روز دیگر رفت نزدیک غلام + آنچنان کہ مادران مہربان + نرم کردش تا در آمد در بیان + ہم سرش را شانہ میکرد آن ستی + با دو صد مہر و دلال و دوستی + گفت امیدین از تو این بلود + کہ وای دختر بیگانہ عشوہ + خواجہ زادہ ما و ما خستہ جگر + حیف نبود کو رود جاے دگر + خواست آن خاتون ز خشم بکاوش

که زند وزبام زیرانداز وش + گوکه باشد هندوے مادرغرے + کز طمع وار دز خواجه دخترے + گفت صبر اولی بود خودرا اگرفت + گفت باخواجه که بشنو این شگفت + این چنین گراے خائن رابه بین + ماگمان کرده که باشد او امین + حال خودرا این چنین گفت او مرا + خواستم کز خشم بکشم مردرا + **اللغات** ستی بکسر زن نیک و خاتون عنود سرکش غز بالفتح قحبه گرا بکاف عجمی حجام و غلام **المعنی** جب اچھی طرح نکاح ہونا دختر کا ٹھہر گیا اور مشہور ہوا چرچا ہونا اور نشانی اور اسباب سب آگیا لیکن غلام خواجه کا جو گھر ہی مین تھا اس سبب سے دفعتہً بیمار وضعیف زار ہوگیا اور ایسا گھلنے لگا جیسے تپ دق والا گھلتا ہی لیکن بیماری اسکی کسی طبیب نے نہین پہچانی سب کی عقل یہی کہتی تھی که یه رنجور دلکا ہی بس دوا اسکی غم دلمین بیہوده ہی مگر اس غلام نے اپنا حال کچھ نہین کہا اگرچه اس غم سے اسکے دلمین گھاؤ ہوتی ہی ایک رات خاتون سے شوہر نے کہا که تو تنہائی مین اسکا احوال تو پوچھ تو اسکی مان کی جگه ہی امید ہی که تجھسے اپنا غم ظاہر کردے جب خاتون نے شوہر سے یه بات سنی دوسرے دن غلام کے پاس گئی اور جیسے مائین مہربان پیار محبت سے لڑکی لڑکے کو نرم کرلیتی ہین ایسا ہی اسکو اسنے نرم کرلیا یہانتک که یه کھلگیا کبھی اسکے سرمین وه خاتون شانه کرتی تھی سیکڑون محبت و ناز ودوستی کے ساتھ آخر اسنے کہا که مجھکو تجھسے یه امید نه تھی که تو اپنی دختر کسی بیگانه سرکش کو دیدیگی وه میری خواجه زاده اور مین اسکا خسته جگر بس بڑے حیف کی بات ہی که وه دوسری جگه جائے یه سنتے ہی خاتون ایسی غصه مین آگئی که چاہا اسکو مارون اور اٹاری کے نیچے ڈالدون که یه غلام قحبه کا جنا کیا چیز ہی که خواجه کی لڑکی کی امید کرے پھر سوچی که صبر بہتر ہی اور آپ کو روکا اور خواجه سے کہا که یه اچنبه تو سن اور اس غلام خائن کو دیکھ ہمنے تو جانا تھا که امین ہوگا اسنے تو مجھسے اپنا یه حال کہا مجھکو ایسا غصه آیا که اسکو مار ڈالون

صبر فرمانا خواجه کا مادر دختر کو که زجر مت کرمین ترکیب اسکی کرونگا

قوله گفت خواجه صبر کن او را بگو + کز او بریم بہمیش بتو + تا بکر این از دلش بیرون کنم + تو تماشا کن که دفعش چون کنم + تو دلش خوش کن بگو میدان درست + که حقیقت دختر ما آن تست + می ندانستیم اے خوش مشتری چونکه دانستیم تو اولترے + آتش ما ہم درین کانون ما + لیلی آن ما و ہم مجنون ما + تا خیال و فکر چون بردمد + فکر شیرین مرد را فربه کند + جانور فربه شود لیک از علف + آدمی فربه ز عزست و شرف + آدمی فربه شود از راه گوش + جانور فربه شود از حلق و نوش + گفت اے خاتون ازین ننگ مہین + خود زبانم می نجنبد این چنین + این چنین ژاژے چه خایم بہر او + گو بمیر این خائن ابلیس خو + گفت خواجه نے مترس و دم دہش + تا رود علت ازوزین لطف خوش + دفع او وا بر من نویس + ہل که صحت یابد این باریک ریس + چون بگفت آن خسته را خاتون چنین + می نگنجید از تبختر بر زمین + فربه و زفت آمد و سرخ و شگفت + چون گل سرخ

لیک خاتون جز من + که مبادا باشد این افسون من + گه گهی میگفت کاے خاتون من هزاران شکر گفت +
درپے آنیم فارغ باش ها **اللغات** باریک رسیدن بغور تمام کام کرنا اور تھوڑا تھوڑا تو میگفتش که + ...
خوبی کے ساتھ انجام پائے **المعنی** خواجہ نے خاتون سے کہا صبر کرا ور اُس سے کہدے کہ ہم اُس سے چھوڑا کے
تجھکو دیدینگے تا اس مکر سے اُسکے دل سے یہ بات نکال دین پھر تو تماشا دیکھ کہ کیسے ہم اُسکو ٹالے دیتے
ہین تو اُسکا دلخوش کرا ور کہدے کہ ٹھیک جانے رہ لڑکی ہماری تیری ہی ملک ہی ہم تجھکو اے خوش مشتری
ایسا نہین جانتے تھے اب کہ جان لیا پھر تجھسے بہتر کون کہ آگ ہماری ہمارے چولھے مین رہے اور لیلی بھی
ملک ہماری ہو اور مجنون بھی ہمارا ملک ہو بس یہ خیال وفکر جب اُسپر اثر کرینگے تو یہ فکر شیرین اُسکو فربہ کردیگی
جانور تو موٹا ہوتا ہی دانے گھاس سے آدمی عزت وبزرگی سے موٹا ہوتا ہی آدمی کان کی راہ سے موٹا ہوتا ہی
یعنے اچھی اچھی باتین سنکے پھول جاتا ہی اور جانور حلق کی راہ سے موٹا ہوتا ہی یعنے خوب کھا کھا کے خاتون نے
سنکے کہا کیسے کہون یہ تو بڑے حقیر ننگ کی بات ہی اس بات کے کہنے مین تو میری زبان نہین اُٹھتی ہین ایسے
ناچیز کے واسطے یہ ناز خائی کیون کرون اگر ایسا خائن الخبیث خو مرتا ہی تو مرجاے خواجہ نے کہا ڈرے مت اور دم
اُسکو دیے جا تا اس لطف خوش سے اُسکی بیماری جاتی رہے پھر اے دلبر دفع کرنا اُسکا میرے ذمہ ابھی لکھ لے
بس چھوڑ دے اور یہ باریک سوت کات اے بغور تمام اور آہستہ آہستہ کام کر الغرض خاتون نے جب اُس
خستہ سے یہ کہا پھر تو خوشی کے مارے زمین پر سماتا نہین تھا ایسا اتراتا چلتا تھا موٹا ہو گیا اور قوی اور مثل
گل سرخ کے کھلگیا اور ہزارون شکر کرتا تھا کبھی کبھی خاتون سے یہ بھی کہتا تھا کہ ایسا تو نہین ہو کہ یہ سب
فریب وافسون میرے واسطے ہون لیکن خاتون قطعی اُس سے کہدیتی تھی کہ ہم اُسی فکر مین ہین تو خبر دار چپ
رہ **قوله** خواجہ چون دیدش کہ سرخ وزفت گشت + رفت از وے علت وآمد بگشت + او دمش دادی
دخز وید وفسوس + تا فزون بنید نشاطش چون خروس + خواجہ جمعیت بکرد ودعوتے + که همی سازم فرج را
وصلتے + تا جماعت خردہ میداد ندگال کاے فرج بادت مبارک اتصال + تا یقین شد مر فرج را این سخن +
علت از وے رفت کل از بیخ وبن + بعد از ان اندر شب عشرت لگن + امرد ے را بست حنا چون زن + پرنگارش
کرد ساعد چون عروس + ماکیان بنمودش دو داش خروس + مقنعه وطرۀ عروسانه نکو + گنگ امرد را بپوشانید
او + شمع را هنگام خلوت زود کشت + ماند هند وبا چنان گنگ درشت + هندوک فریاد میکرد و فغان +
از برون نشنید کس از کف زنان + ضرب کف ودف ونعره مرد وزن + کرد پنهان نعرۀ آن نعره زن + تا بروز
آن هندوک را می فشار + چون بود در پیش سگ انبان آرد + روز آورد ند طاق وطوق زفت + رسم
... فرج حمام رفت + رفت در حمام آن رنجور حال + کون دریده همچو دلق ... + آمد از حمام در کرد فسوس +

پیش او بنشست دختر چون عروس + مادرش آنجا نشستہ پاسبان + کہ مبادا کو کند زو امتحان + ساعتے در روے نظر کرد از عناد + وانگہان بر ہر دو دستش دہ بداو + گفت کس را خود مبادا اتصال + با چو تو نا خوش عروس بد خصال + روز زیبا چون نکویان تتر + کیر زشتت شب تبر از کیر خر اللغات کاآل بکاف عجمی مکرو فریب گنگ بالضم کاف فارسی فربہ و قوی ہیکل بکسر بجیا بوق شہنا طاق کرنہ نونی بواو معروف کناس ودزد و دغا باز ازدک مکرو بے حیا وحجلۂ عروس وہ بالکسر کلمہ لفرین اور سامنے سے بھگانا المعنی خواجہ نے جب اسکو دیکھا کہ خوب موٹا اور سرخ ہوگیا اور علت اسکی جاتی رہی قابل سیر وگشت ہی وہ اسکو دم اور فریب و فسوس دیے جاتا تھا جسوقت کہ خوب مستی اسکی مثل مرغ کے دیکھی جیسے مست مرغ بکھراتا ہی تو اسنے لوگ جمع کیے اور انکی دعوت کی کہ مین فرج کی شادی کرتا ہون معلوم ہوتا ہی کہ فرج اُس غلام کا نام تھا یہانتک کہ مجلس کے لوگ بھی اسکو خوشخبری سناتے تھے کہ اے فرج یہ اتصال تجھپر مبارک ہو آب اس فرج کو بھی اسبات کا یقین ہوگیا اور ساری بیماری جڑ بنیاد سے جاتی رہی بعد اسکے جب شب عشرت ہوئی تو ایک امرد بے ریش کے داؤ دینے کی راہ سے عورتون کی طرح مہندی لگائی اور اسکے پہونچے پر نگار کیے گویا دکھائی تو اسکو مرغی اور دیدیا مرغا اور اچھا مقنع اور لباس عروسانہ ایک امرد قوی ہیکل کو پنھا کر گھونگھٹ نکالکے منھ اسکا چھپا دیا جب خلوت کا وقت آیا شمع جھٹ پٹ بجھادی بس وہ ہندو ایسے امرد قوی کے ساتھ رکھا آب وہ ہندو تو فریاد کرنے لگا اور باہر یہ لوگ تالیان بجا رہے تھے اُسکی فریاد وفغان کون سنے تالیان بھی بجتی تھین اور دف بھی اور نعرے بھی مارتے تھے یہ جو اندر خلوت مین نعرے مار رہا تھا اُسکے نعرے ان نعرون مین سب چھپے ہوے تھے غرض جبتک دن ہوا اس ہندو کو وہ امرد یوچتا بلبلا کرتا رہا جیسے کتے کے سامنے انبان آٹے کی ڈالدو اور وہ اسکو جھنجھوڑتا ہی جب دن ہوا تو جوڑا بھاری شہنا بجاتے ہوے موافق رسم دامادون کے فرج کے واسطے آیا فرج اسوقت حمام کیے تھا اور فرج کیا تھا ایک رنجور جان تھا کون مثل گدڑی کناسون کے ٹکڑے ٹکڑے پھٹی ہوئی پھر حمام سے کردک فسوس مین آیا اے حجلۂ تمسخر مین جہان وہ امرد عروس بیٹھا تھا اور اُسکے سامنے دختر چون عروس بیٹھی تھی جس سے رات پالا پڑا تھا اور یہ اسکو دختر خواجہ کی جانتا تھا اور دختر کی مان بھی نگہبانی کے لیے اُنکے پاس بیٹھی اس خیال سے کہ مبادا یہ کوئی امتحان اسکا کرے تھوڑی دیر تو اُسنے عروس کو بغض وعداوت کی نظر سے دیکھا پھر اسکو دونون ہاتھون سے دہ دیا یعنے چھوڑ دیا جیسے اس ملک مین دسون انگلیان ہاتھ کی بند کرکے یا کشادہ کرکے دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہین جسکے بالکل تجھکو چھوڑ دیا نفرین دیدہ یعنی کہ خدا کرے کسی کو تجھسے اتصال نہو تو ایسی بد عروس نا خوش

کہ پر خسر جیسے بیسا ایسا ہیرا زشت کیر مین رات اور کی تتار معشوق جیسے لیسی تو ہی زیبا صورت ہو خصلت بد

بیان اسکا کہ درحقیقت ہر شخص دنیا مین مثل اس غلام کے مبتلا ہی

قولہ ہمچنین جملہ نعیم این جہان + بس خوشست از دورش آنرا امتحان + بنماید در نظر از دور آب + چون روی
نزدیک آن باشد سراب + گندہ پیرست او وازبس چاپلوس + خویش را جلوہ دہد چون نوعروس + ہین مشو
مغرور بین گلگونہ اش + نیش نوش آلودہ او را مچش + تا بیفتی چون فرج اندر حرج + صبر کن اے صبر مفتاح
الفرج + آشکارا دان نہان نہ دام او + خوش نماید زاولت انعام او + چون بہ پیوستی بدام اے ہوشیار +
چند نالی در ندامت زار زار + نام میری و وزیرے و شہی + نیست الا درد مرگ جاندہی + بندہ باش و برزمین
رو چون سمند + چون جنازہ نے کہ برگردن نہند + جملہ را حمال خود خواہد کفور + بار مردم گشتہ چون اہل
قبور + بر جنازہ ہر کرا بینی بخواب + فارس منصب بود عالی رکاب + زانکہ آن تابوت بر خلق ست بار +
برزبان حلقان نہادند این کبار + بار خود برکس منہ برخویش نہ + سروری را کم طلب درویش بہ + مرکب
اعناق مردم را سپار + تا نباید نقرست اندر دو پا رے + مرکبے را کا خرش تو وہ واہی + کہ بشہرے مانی و
ویران واہی + دہ دہش اکنون کہ چون شہرت نمود + تا نباید رخت در ویران کشود + دہ دہش اکنون کہ
صد بساتت است + تا نمانی عاجز و ویران پرست + اللغات گندہ پیر نہایت پیر اعناق جمع عنق گردن
نقرس نام بیماری کہ پانون مین پیدا ہوتی ہی فارسی رشتہ ہندی نارو دہ دادن واہی چھوڑنا اور سامنے سے
ہانک دینا المعنی مولانا فرماتے ہین کہ جیسا حال اُس غلام ہندو کا ہوا ایسا ہی حال اہل دنیا کا ہی بس جتنی
نعمتین دنیا کی ہین اُنکا دور ہی سے امتحان کرنا اچھا ہی یہ ایسی چیز ہین کہ دور سے تو تجھکو آپ معلوم ہوتی ہین
جب پاس جائیگا تو سراب دیکھیگا یہ دنیا ایک بڑی پرانی بڑھیا اور بڑی چاپلوس ہی ایسا آپکو دکھاتی ہی
جیسے نوعروس خبردار ہو اُسکے گلگونے پر جیسے بدرنگ لوگ لگا کے خوش رنگ ہو جاتے ہین مغرور
مت ہوے زہر کا مت کھاے اُسکا نیش نوش آلودہ ہی اُسکو مت چکھ تو فرج کی طرح سختی اور تنگی
مین نہ پڑ جاے صبر کرے رہ کسواسطے کہ صبر ہر کشود کی کنجی ہی یہ وہ صیاد ہی کہ جال اُسکا ظاہر ہی نہ صیاد دون
کا سا جال چھپا ہوا کہ اول تو اُسکی نعمتین اچھی معلوم ہوتی ہین اور جب جال مین تو لپٹ گیا پھر جسقدر
ندامت سے زار زار روئیگا اُسکو کیا کہون یہ جو نام میری اور وزیری اور شاہی کے لگے ہوے ہین
کہ کوئی میر کوئی وزیر کوئی شاہ کہلاتے ہین یہ سب وہ درد مرگ ہین کہ جنسے مرجاے ایسے بڑے ہین
تو بندہ بن نہ میر و وزیر و شاہ اور زمین پر اپنے پانون چل پھر مثل گھوڑے کے جنازہ مت بن کہ اور
لوگ تجھکو کندھون پر لیکے چلین جو ناشکرے ہین کہ پانون کے ہوتے اور دن پر لدتے ہین وہ

مثل مردون کے بار مردم ہین جو اور لوگ انکا جنازہ اٹھاتے ہین جنازہ پر جسکو تو سوتے دیکھے اسے مردہ تو
جان لے یہ وہی سوار منصب والا عالی رکاب ہی اُس سبب سے کہ اُسنے پہلے بھی تابوت اپنا مخلوق پر لاد اٹھا
اب پھر انھین کبار نے مخلوق پر لادا تو اپنا بوجھ جو عبارت جسم سے ہی کسی پر مت لاد اپنے ہی اوپر لاد اپنے
ہی پانون چل پھر بہت سی سرداری مت ڈھونڈھ درویشی کا طالب ہو یہی بہتر ہی لوگون کی گردن کے
گھوڑے مت بنا اسپر قیام اور اسکی عادت نکرتا ایسا نہو کہ نقرس تیرے پاؤن مین جگہ پکڑلے اور خدا تعالی
تجھکو چلنے سے مجبور کر دے کہ آخر تو گردن کے گھوڑے پر چلتا ہی جنے جو پاؤن دیے ہین اُنپر نہین چلتا
پھر اُس مرکب کو کہ آخر اُسکو چھوڑ دیگا کیون نہین چھوڑتا تو نظاہر گو ایک شہر آباد کے مثل ہو رہا ہی مگر حال یہ کہ
ایک ویران گانون ہی بس ابھی سے اسکو چھوڑ کہ شہر معلوم ہو رہا ہی تو تجھے ویرانہ مین اسباب کھولنا اور
قیام کرنا نہ پڑے تو ابھی سے اگر اُسکو چھوڑ دیگا تو سیکڑون باغ و بستان تیرے واسطے موجود ہونگے پھر
عاجز و ویران پرست کیون ہوتا ہی **قولہ** گفت پیغمبر کہ جنت از اِلٰہ + گر ہمی خواہی ز کس چیزے مخواہ + چون
نخواہی من کفیلم مر ترا + جنت الماوا و دیدار خدا + آن صحابی را کفالت شد عیار + تا یکے روز یکہ گشتہ بُد سوار
تازیانہ از کفش افتاد راست + خود فرود آمد ز کس چیزے نخواست + آنکہ از دادش نیاید ہیچ بد + داند
او بے خواہشے خود میدہد + ور بامر حق بخواہی ہم رواست + آن چنان خواہش طریق انبیاست +
بد نماند چون اشارت کرد دوست + کفر ایمان شد چو کفر بہر اوست + ہر بدے کہ امر او پیش آورد + آن
ز نیکیہاے عالم بگذرد + زان صدف گر خستہ گردد نیز پوست + دہ مدہ کہ صد ہزاران دُر در وست + این
سخن پایان ندارد باز گرد + سوے شاہ و ہم مزاج باز گرد + باز رو در کان چو زر دہ دہی + تا رہد دستان تو از دہ دہی
صورت بد را چو در دل رہ دہند + از ندامت آخرش ہم دہ دہند + وز دزد را چون قطع تلخی میدہد + ذوق
وزدی را چو زن دہ میدہد + دیدہ دہ دادن از دست حزین + دہ بدادن زین بریدہ دست بین + ہمچنین
قلاب و خونے ولوند + وقت تلخی عیش را دہ میدہند + توبہ می آرند ہم پروانہ وار + بار نسیان میکشد شان
سوے کار + ہمچو پروانہ ز دور آن نار را + نور دیدہ بستہ آنسو بار را + چون بیامد سوخت پرش واگریخت
باز چون طفلان فتاد و طرح ریخت + باز دیگر بر گمان و طمع سود + خویش را زد بر لہیب شمع زود + باز دیگر سوخت
پر وا پس بجست + باز کردش حرص دل ناسی و مست + آن زمان کز سوختن وا میجہد + ہمچو ہندو شمع را دہ میدہد
کاے رخت تابان چو شمع دلفروز + وے صحبت کاذب و مغرور سوز + باز از یادش رود تو بہ ذا نین +
کا دہین ارحمن کیدا لکافرین **اللغات** کفیل ذمہ دار زر دہ دہی زر خالص منہ دہ رہیدن سے چھوٹنا
سوداے آمدن قلاب وغا باز لوند واہی طرح ریختن مراد اس سے ہی کہ جب کوئی بچہ گر جاتا ہی تو اُسکے بہلانے کو کہتے ہین

نسیان کنندہ آئین نالہ
نمک بنگیا تارو نے نہ پائے جیسے یہاں کہتے ہین چیونٹیان مرگین تیپ لپٹ ناسی نسیان کنندہ آئین نالہ
المعنی حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ اگر جنت کا خواستگار خدا تعالے سے ہو توکسی سے کچھ خواستگاری
مت کر اپنا کام آپ کر اگر توکسی سے نچاہیگا تو مین تیرا ذمہ دار جنت الماوی و دیدار خدا کا ہون ایک صحابی
اُس ذمہ داری کی چاشنی گیہنے یعنے ہرچند اسمین بڑے لطف و مزے ہین مگر بطور چاشنی کے اُنکو بھی حاصل
ہوے یہانتک کہ ایسا ہوا یہ صحابی ایک دن سوار ہوے تھے تازیانہ اُنکے سیدھے ہاتھ سے گر گیا حال یہ
پیادے بھی تھے مگر کسی سے نہ مانگا خود گھوڑے سے اُترکے اٹھا لیا اب مقولات مولانا رح کے ہین جو شخص
یہ جانتا ہو کہ اُنکی داد و عطا سے کوئی برائی نہین ہوتی وہ محض خیر ہو وہ یہ بھی خوب جانتا ہو کہ وہ خود بخواہش
کے دیتا ہو اور اگر اُسکے حکم کے موافق مانگے تو یہ بھی روا ہو اور ایسی خواہش طریق انبیا کا ہو اسلیے کہ جس بات کا
اشارہ دوست کرے کیسی ہی بد ہو وہ بد نہین رہتی ہرچند کفر نہایت بدچیز ہو لیکن اگر کفر اُسکے واسطے ہو تو
وہ ایمان ہو جو بد کہ حکم اُسکا سامنے لائے ساری نیکیون سے جہان کی وہ بڑھکے ہو یہ بد ایک صدف ہو
اگرچہ تو اس سے خستہ تن ہوے لیکن اُسکو چھوڑ مت اسلیے کہ لاکھون موتی اسمین بھرے ہین الغرض اس
سخن کی تو کچھ پایان نہین تو اُسکو چھوڑ اور پادشاہ اور مزاج بازگرد کی طرف رجوع ہو مزاج بازگرد وہ جو
بد مرنے کے بدل جائیگا تو جیسا زردہ رواں کان سے آیا ہو اے پاک و طیب ویسا ہی لوٹ کے پھر کان مین
جا جہان تیری اصل ہو تو ہاتھ تیرے اُس دہ داہی یعنے نفرین و واگذاشت سے چھوٹ جائین جیسے غلام
نے اُس عروس کو وہ داہی کی بالغرض اگر صورت بد کو دلمین دخل دیتے ہین آخر ندامت سے نادم ہو کے
اُسکو وہ دیتے ہین یعنے ترک ہی کرتے ہین چور کے دلمین جو قطع بد کی تلخی ابلتی جوش کرتی ہو تو چوری کے
مزے کو مثل عورت کے وہ دیتا ہو یعنے ترک کرتا ہو تو نے اس دست حزین دزد سے وہ دنیا دیکھا ہو بس اس
دست بریدہ سے دہ دینے کو غور کر اور سوچ ایسے ہی دغاباز و خونی اور شہدے جب تلخی انپر پڑتی ہو تو
اپنے عیش کو دہ دیتے ہین اور توبہ کرتے ہین پروانہ کی طرح پھر نسیان انکی توبہ کو بھلا کے اُسی کام کی طرف
کھینچ لیجاتا ہو جیسے پروانہ کہ دور سے اُسنے اس نار کو نور دیکھکے اُس طرف کو قصد کیا جب پاس اُسکے آیا
اور پر جلنے لگے تو بھاگا پھر بچون کی طرح گرا اور اُس جلنے کو بھلا وہ سمجھکے بھول گیا پھر دوسری دفعہ اپنے کو
اسی نور کے گمان اور فائدہ کی لالچ سے اُسی لپٹ پر شمع کی ڈالا پھر جب پر جلے تو پھر الٹا ہی بھاگا پھر اُسکو
وال کی حرص نے بھول مین ڈالا اور ست کیا بس جبکہ جلنے سے بچ جاتا ہو تو اُس ہند و غلام کے مانند شمع کو
دہ دیتا ہو اور کہتا ہو کہ صورت تو تیری اُس شمع کی سی تابان اور دلفروز ہو اور صحبت کے وقت ایسے کاذب او



کما جاء فی القرآن ان اللہ موہن کید الکافرین

بیان معنی آیت کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاہا اللہ ہرگاہ بھڑکائی انھون نے آگ لڑائی کی بجھایا اُسکو اللہ نے

قولہ کلما ہم اوقدوا نارا لوغا + اطفاہا اللہ نارہم حتے انطفا + عزم کردہ کہ دلا اینجا بایست + گشتہ ناسی عزم زاہل عزم نیست + چون نبودش تخم صدقے کاشتہ + حق بران نسیان او بگماشتہ + گرچہ بر آتش زنہ دل میزند + آن ستارہ اش کف گل میزند + اللغات آتش زنہ چقماق المعنی ہرگاہ روشن کی انھون نے آگ لڑائی کی اللہ تعالے نے انکی آگ کو بجھایا یہانتک کہ بجھگئی مثلاً ارادہ کیا اپنے دل مین کہ اے دل یہان مت کھڑا ہو اسوقت تو اہل عزم سے عزم کا بھولانے والا نیست ہو گیا اور ہرگاہ کہ یہ عزم تخم صدق کا بویا ہوا نہ تھا یعنے عزم سچا نہ تھا حق تعالے نے اسی نسیان کو اسپر تعین کردیا کہ پھر بھول گیا اور اسی جگہ کھڑا ہوا آب ایسا حال ہے کہ دل تو اسکا چقماق پر آپکو لگاتا ہے کہ کوئی ستارہ جو مراد آگ سے ہے نکلے اور جو ستارہ نکلتا ہے اسکو یہ کف گل بجھا رہا ہے کف گل مراد جسم و خواہشون جسمانی سے

حکایت آگ جلانا ایک بزرگ کا شب مین اور بجھانا چور کا

قولہ رفت دزدے شب بخانہ یک بزرگ + از رہ پنہان در آمد ہمچو گرگ + سرفہ بشنید شب آن معتمد + در گرفت آتش زنہ کاتش زند + میزد آتش ہر شمع افروختن + تا سر آواز را بنید علن + دزد آمد در زمان پیشش نشست + چون گرفتی سوختہ کردیش پست + می نہاد آنجا سر انگشت را + تا شود استارہ آتش فنا + تر ہمیکرد او سر انگشت را زاصبع آن استارہ را از وے فنا + خواجہ می پنداشت کان خود میمرد + دین نمیدید آن کہ دزدش میبرد + خواجہ گفت این سوختہ نمناک بود + میمرد استارہ از تریش زبود + بسکہ ظلمت بود و تاریکی بہ پیش + می ندید آتش کشی را پیش خویش + این چنین آتش کشی اندر دلش + دیدہ کافر نہ بنید از عمش + چون نمیداند دل دانندہ ہست + با گردندہ گردانندہ + چون ہمیگوئی کہ روز و شب بخود + بے خداوندے کے آید کے رود + گرد معقولات میگردی بہ بین + این چنین بیعقلی خود اے مہین + خانہ با بنا بود معقول تر + یا کہ بے بنا بگو اے بے ہنر + خانہ با این بزرگی و وقار کے بود بے اوستادی خوب کار + خط با کاتب بود معقول تر + یا کہ بے کاتب بہ بندیش اے پسر + جیم گوش و عین چشم و میم فم + چون بود بے کاتبے اے متہم + اللغات سرفہ بالضم ہندی کھانسی عمش بفتحتین ضعیف البصر مہین خوار و ذلیل بنا بتشدید نون معمار متہم بدگمان المعنی ایک رات ایک چور کسی بزرگ کے گھر مین گیا اور پوشیدہ راہ سے گرگ کے مثل اسکے گھر مین گھسا اس معتمد نے کھانسی اسکی سنکر چقماق اٹھا لی تا آگ نکالے اور شمع روشن کرے تو چھپی آواز کو ظاہر دیکھے چور فوراً آکر اسکے سامنے بیٹھ گیا جسوقت سوختہ

انگلی کو تر کرکے بجھا دیتا ہے یعنے چنگاری پر اپنی انگلی کو تر رکھدیتا تھا تا ستارہ آگ کا بجھ جائے
آگ بتاتا یہ بجھا دیتا یہ قربان اپنی سرانگشت رکھدیتا تھا تا ستارہ آگ کا بجھ جائے یعنے چنگاری پر اپنی انگلی کو تر
کردیتا تھا جس سے وہ ستارہ فنا ہو جاتا تھا خواجہ گمان کرتا تھا کہ وہ خود بجھ جاتی ہے اور یہ نہین دیکھتا تھا کہ
اسکو چور بجھاتا ہے خواجہ نے کہا کہ یہ سوختہ نمناک تھا اسکی نمی سے اسکا ستارہ جلدی بجھ جاتا ہے از بسکہ ظلمت
اندر پیش ... سامنے ہو رہی تھی یہ اپنی آگ بجھانے والے کو اپنے سامنے نہین دیکھتا تھا ایسا ہی ایک
آتش کش کافر کے دلمین ہے کہ اسکی آنکھ ضعف بصر سے اسکو نہین دیکھتی ورنہ کیسے کوئی دل داننده اے
جاننے ... نہین جانتا کہ ہر گردندہ کے ساتھ گردانندہ ہے از خود کسی کو تغیر تبدل نہین ہوتا اور کیون نہین کہتا ہے کہ
بے کسی مالک کے روز و شب آپ ہی آپ آتے جاتے ہین یہ کب ہو سکتا ہے تو تو معقولات پر فدا ہو رہا ہے اور اسے
خوار و ذلیل معقلی اپنی تو دیکھ بھلا گھر بنا یعنے معمار سے خوش قطع اور معقول تر اور ٹھیک ہوتا ہے یا اے بے ہنر
بے معمار کے بنا تو اے معقول والے ایسے بڑے بڑے عالی وقار مکان بدون کسی استاد خوب کار کے کب ہو سکتے
ہین ... خط کاتب کے ساتھ معقول تر ہوتا ہے یا بے کاتب کے ذرا سوچ تو اے پسر دیکھ تو جیم گوش عین
چشم ... ہین کو اے بدگمان یہ بے کسی کاتب کے کیسے ہو سکتے ہین **قوله** شمع روشن بے زگیرانیدۂ + یا زگیرانیدۂ
داننده + صنعت خوب از کف شل ضریر + باشد اولے باز گیر آے بصیر + پس چو دانستی کہ قہرت میکنند + بر سرت
دبوس محنت میزنند + پس بکن دفعش چو نمرودے بجنگ + سوے او کش در ہوا تیر خدنگ + ہمچو آن قوم مغل
... تیر مے ... انداز بہر نزع جان + یا گریز از وے اگر تانی برو + چون زوے چون در کف اوئے گرو +
در عدم بودی نرستی از کفش + از کف او چون رہے اے دست خوش + آرزو جستن بود بگریختن + پیش عدلش خون
تقوے ریختن + این جہان دام ست دانہ آرزو + در گریز از دامہاے آرزو + چون چنین رفتی بدیدی صد کشاد + چون
شوی در ضد آن دیدی فساد + چون شدی در ضد بدانی ضد آن + ضد را از ضد شناسد اے جوان + پس
پیمبر گفت استفت القلوب + گرچہ مفتی شان برون گوید خطوب + **اللغات** گیرانیدہ گرفتن سے یعنے شروع
کرونت ضریر نابینا دبوس گرز دست خوش وہ چیز جو بہت استعمال سے فرسودہ ہو جائے خطوب جمع خطبہ
المعنی بتا تو شمع روشن کی ہوئی اگلی جو گیرانیدہ نہین ہے یعنے شمع کا جلانے والا نہین اچھی یا اسکی جو گیرانیدہ
و داننده ہے یا کوئی اچھی صنعت اندھے جیسے کے ہاتھ سے اولی یا کسی صانع بصیر بینا کے ہاتھ سے بہتر ہے
پس جب تو نے جان لیا کہ وہ قاہر ہے تجھپر قہر کرتا ہے اور گرز محنت کا تجھپر مارتا ہے تو تو اسکا دفع کیون نکر جیسے
نمرود لڑا تھا اور اسکی طرف تیر ہوا مین لگائے تھے کہتے ہین نمرود نے خدا تعالے سے لڑنے کو کوئی چیز بصورت
تخت کے بنائی تھی اور اسمین بیٹھ کے بذریعہ گردون کے اڑا اور ہوا مین تیر لگائے اور وہ تیر بھی اتفاقاً
خون آلودہ ہو کے گرے بہت خوش ہوا کہ مین نے آسمان کے خدا کو نعوذ باللہ مار لیا اور مثل اس قوم مغل

کہ انھون نے بھی ہوا پر واسطے نزع جان حضرت جان بخش کے تیر لگائے تھے یا اگر اس سے بھاگ سکتا ہی تو جا بھاگ جا مگر کیسے بھاگ جائیگا جبکہ اُسکے ہاتھ مین پھنسا ہوا ہی دیکھ تو جب عدم مین تھا تب تو اُسکے ہاتھ سے چھوٹ ہی نہین جا سکا جیسا چاہا ویسا تجھکو پیدا کر دیا جس سے سیکڑون آفت مین پڑا وبال دنیا جدا اہمال عقبے جدا پھراے فرسودہ رگڑے گھسے ہوے اُسکے ہاتھ کے کیسے اُس سے بچیگا اے نادان بھاگنے اور بچنے کی چیز تو آرزو ہی اے حرص اس سے بھاگ اور نکلجا اور اس سے نہ نکلنا تقوے کا خون اُسکے عدل کے سامنے بہانا ہی پھر عدل اُسکا کیسے چھوڑ دیگا بدون قصاص کے خوب جان نے یہ جہان ایک دام ہی اور آرزو ہی دانہ اس دام کا اسی سے ہمین پھنسے ہوے ہین تو ان حرص کے دانون سے جلدی بھاگ اور جبکہ تو حرص سے الگ ہو جائیگا تو سیکڑون کشاد و فتوح اس دام سے دیکھیگا اور جو اُسکی ضد مین پڑیگا تو فساد دیکھیگا اور جب اُسکی ضد مین پڑیگا تو ضد کو بخوبی جان لیگا اسلیے اے عزیز ضد سے ضد کو پہچانتے ہین اور حضرت پیمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی استفت القلوب یعنے فتوے پوچھو ہر امر مین اپنے دلون سے اگرچہ خارج مین کوئی مفتی خطبے پڑھے اور تمکو ہدایت کرے

استفت قلبک ولو افتاک المفتون

قولہ گفتہ است استفت قلبک آن رسول + گرچہ مفتی برون گوید فضول + آرزو بگذار تا رحم آیدش + آزمودم کاین چنین میبایدش + چون نتانی جست پس خدمت کنش + تا روی از حبش اوور گلشنش + دمبدم چون تو مراقب میشوی + داد می بینی زدادور الغوی + ور بہ بندی چشم خود از احتجاب + کار خود را کی گذارد آفتاب + باز ران سوے ایاز ورتبتش + وان فضیلت درکمال رفعتش المعنی اُس رسول مقبول نے استفت قلبک فرمایا ہی یعنے فتوے پوچھ اپنے دل سے اگرچہ کوئی مفتی خارج کتنا ہی فضول کے تو اگر آرزو اپنی چھوڑ دیگا تب اُسکو رحم آیگا اور مین نے خوب آزمایا ہی وہ ایسا ہی چاہتا ہی اور جو تو اُسکو ڈھونڈھ نہین سکتا ہی تو خدمت کر یعنے طاعت و بندگی تو اُسکی قید سے چھوٹ کے اُسکے گلشن مین جا کے دمبدم جو تو مراقب ہوگا اور اُسکی طرف توجہ کریگا تو اُس دادر سے الغوی داد و دہش دیکھیگا اور اگر تو اپنی آنکھیں ان احتجابات یعنے پردہ ڈالنے والی چیزون سے بند کر لیگا تو کرلے آفتاب اپنا کام کب چھوڑ دیگا وہ روشنی اپنی تجھپر ڈالے جائیگا آپ فرماتے ہین پھر ایاز اور اُسکے رتبہ کی طرف چل اور اُسکی فضیلت جو کمال رفعت مین ہی اُسکا بیان کر

حسد کرنا امیرون کا ایاز پر اور ظاہر کرنا سلطان کا کیاست اُسکی

قولہ چون امیران از حسد جوشان شدند + عاقبت بر شاہ خود طعنہ زدند + کین ایاز تو ندارد سی خرد + جامگی سی امیر را چون برد + شاہ بیرون رفت با آن سی امیر + سوے صحرا و کہستان صید گیر + کاروانی دید از دور آن ملک + گفت میری را کہ رو ای موتفک + رو بپرس آن کاروان را بر رصد + کز کدامین شہر اید در میر سد + رفت و پرسید

وبیامد که زرے +گفت عرش تا کجا در ماندوے + دیگری را گفت رواے بو العلا + باز پرس از کاروان کز کجا
رفت وآمد گفت تا سوے یمن + گفت رختش چیست هان اے موتمن + ماند حیران گفت با میر دگر + کہ برو
وا پرس رخت آن نفر + باز آمد گفت کہ از ہر جنس ہست + اغلب آن کاسہاے رازیست + گفت کے
بیرون شدند از شہر رے + ماند حیران آن امیر سست پے + آندگر را گفت روو اپرس ہان + تاکہ کے بودہ است
نقل کاروان + باز گشت وگفت اغلم از رجب + گفت وروے چیست تسعیر العجب + چون بمیدانست
دیگر دم نزد + شہ فرستاد آن دگر را زان عدد + ہمچنین تا سی امیر وبیشتر + سست راے وناقص اندر کرو فر +
ہر یکے رفتند بہر یک سوال + ناقص وعاجز از اوراک کمال + اللغات موتفک بالضم برگردانیدہ وبرگردانندہ
رازی منسوب بہ رے کہ نام شہر کا ہی موتمن امانت دار المعنی امیر ایاز کے حسد سے نہایت جوش مین آئے تو
اپنے بادشاہ پر طعنے کرنے لگے کہ تیرے اکیلے اس ایاز کو خر دتیس امیرون کی نہین ہوسکتی وہ کیسے چاشنی
تیس امیرون کی پاسکتا ہی بادشاہ سنکے اُن تیس امیرون کے ساتھ شہر سے باہر گیا اور جنگل وپہاڑون کیطرف
شکار کھیلتا ہوا گذرا اور دور سے اُسنے ایک قافلہ دیکھا ایک امیر سے کہا کہ اے موتفک جا اور اونچے پر
کھڑے ہوکے اس قافلہ سے پوچھ کہ کونسے شہر سے ادھر آتا ہی وہ گیا اور پوچھا اور آکر کہا کہ رے سے آتا ہی
بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ جاتا کہان کو ہی بس یہ رہ گیا جواب ندیسکا دوسرے سے کہا اے ابو العلا تو جا اور
قافلہ سے پوچھ کہ کہانتک جاؤگے یہ بھی گیا اور لوٹ کر کہا کہ یمن تک جائیگا بادشاہ نے پوچھا کہ انکے پاس
اسباب کیا ہی یہ بھی حیران رہگیا بادشاہ نے دوسرے امیر سے کہا کہ جا اور اس قافلہ کا اسباب دریافت کر
یہ بھی لوٹ کے آیا اور کہا ہر قسم کا اسباب ہی مگر بادہ تر پیالے رے کے ہین بادشاہ نے پوچھا رے سے چلے
کتنے دن ہوے یہ امیر سست پے بھی حیران رہگیا جواب ندیسکا دوسرے سے کہا تو جا اور اسباب کو دریافت کرکہ کب
اس کاروان نے اپنے مقام سے نقل کی ہی اور کب چلا ہی یہ بھی لوٹا اور کہا ساتوین رجب سے چلا ہی بادشاہ
نے پوچھا اسمین اسنے عجب نرخ تسعیر کیا ہی اسکو تو معلوم ہی نہ تھا کچھ نہ بتایا بادشاہ نے پھر انھین تیس سے
اور ایک کو بھیجا ایسے ہی تیس امیر بلکہ اُنسے زیادہ گئے اور سب سست راے وناقص اپنے کروفر مین نکلے
ہر ایک ایک سوال کے واسطے گئے اور کل حال کے دریافت نہ کرنے سے عاجز وناقص معلوم ہوے کہ گئے اور
ایک بات پوچھ کے چلے آئے کل حال نہ پوچھا قولہ گفت امیرانرا کہ من روزے جدا + امتحان کردم ایاز خویش را
کہ بپرس آنکاروانرا کز کجاست + او برفت وجملہ را پرسید راست + بے وصیت بے اشارت یک بیک حال
شان دریافت بے ریبے وشک + ہرچہ زین سی میر اندر سی مقام + کشف شد زوآن بیکدم شد تمام لپس
بکفتندش امیران کین فضیلت + از عنایتہاست کار جہد نیست + قسمت حق ست مہ را روے نغز + دادہ حق ست

گل را بوے نغز + بلکہ سلطان چون عنایت میکند + از تفاخر خیمہ بر مہ میزند + گفت سلطان بلکہ آنچہ از نفس زاد +
ریع تقصیرست ودخل اجتہاد + ورنہ آدم کے بگفتی با خدا + ربنا انا ظلمنا نفسنا + خود بگفتی کاین گناہ از نقش بود +
چون قضا این بود جرم ما چہ سود + ہمچو ابلیسے کہ گفت اغویتنی + تو شکستی جام مارا میزنی + بل قضا حق ست
جہد بندہ حق + پس مباش اعور چو ابلیس خلق + در تردد ماندہ ایم اندر دو کار + این تردد کے بود بے اختیار +
این کنم یا آن کنم خود کے شود + چون دو دست و پاے او بستہ بود + ہیچ باشد این تردد بر سرم + کہ روم در
بحر یا بالا پرم + این تردد ہست کہ موصل روم + یا براے سحر تا بابل روم + پس تردد را بباید قدرتے + ورنہ
آن خندہ بود بر سبلتے + بر قضا کم نہ بہانہ اے جوان + جرم خود را چہ نہی بر دیگران + خود کند زید و قصاص
او بر عمرو + می خورد عمر و بر احمد حد خمر + گرد خود بر گرد و جرم خود ببین + جنبش از خود بین تو از سایہ مبین + اللغات
ریع محصول زراعت دخل آمدنی اجتہاد کوشش کرنا اور راہ صواب ڈھونڈھنا اعور بالفتح یک چشم
خلق بفتحتین کہنہ موصل نام شہر ایسے ہی بابل المعنی بادشاہ نے امیرون سے کہا کہ مین نے تمسے علحدہ ایک
دن اپنے ایاز کا امتحان کیا کہ اس قافلہ سے پوچھ کہانسے آتا ہی پس وہ گیا اور جملہ باتین ٹھیک ٹھیک پوچھ آیا
مین نے اسکو کچھ وصیت اشارت نہین کی تھی بدون اسکے ذرا ذرا حال قافلہ کا بے ریب و شک دریافت کیا
آپ جو کچھ ان تیس دفعہ مین معلوم ہوا اس سے ایک دم مین بالکل و تمام معلوم ہو گیا تھا پس سب امیرون نے کہا
کہ یہ ایک قسم داد الٰہی و خدا کی عنایتون سے ہی جہد و کوشش کا کام نہین ہی جو ہر کوئی حاصل کر لے جیسے ماہ
کی جو ایسی صورت نغز و نادر ہی اُسی کے بخشی ہوئی ہی اور گل مین جو ایسی بو خوش و لطیف ہی اُسی کی دی ہوئی ہی
بلکہ جسپر سلطان جب عنایت کرتا ہی تو وہ فخر و تفاخر سے خیمہ اپنا ماہ پر کھڑا کرتا ہی یعنے ماہ کو بھی و بالیتا ہی بادشاہ نے
کہا نہین جو کچھ تمھارے نفس سے پیدا ہوا یہ تمھاری ہی زراعت کی کوتاہی و سستی کا محصول ہی جیسی زراعت ہی
ویسا محصول ہی اور آمدنی اجتہاد کی یعنے جیسا تمھارا اجتہاد ہی ویسی ہی آمدنی ہی گویا سرشت و فطرت کا قصور اگر ایسا نہوتا
تو غور کرو آدم ربنا ظلمنا انفسنا یعنے اے رب ہمارے ہمنے اپنے نفسون پر ظلم کیا یہ کب خدا سے کہتے بہی نہ کہتے
کہ یہ گناہ تقدیر سے تھا اور مقتضاے قضا سے پھر اس جرم کو ہمارے ذمہ کرنے سے کیا فائدہ جیسے ابلیس نے
کہدیا اغویتنی تو نے مجھکو بہکا دیا اور تو ہی نے پیالہ توڑا اور تو ہی مجھکو مارتا ہی پس قضا بھی حق ہی اور بندہ کی
کوشش بھی حق ہی لاجرم ابلیس کہنہ کی طرح کانا مت بن کہ ایک طرف سوجھے دوسری طرف نہ سوجھے جیسے
ہم دو کامون مین تردد سے عاجز ہوتے ہین اور وہ ہوتا اپنے ہی اختیار سے ہی نہ بے اختیار اگر ہم تردد کے
دونون ہاتھ اور دونون پانون باندھدین تو پھر آن کنم یا این کنم کب ہو بھلا کچھ بھی یہ تردد ہمارے سر پر پڑیگا
کہ دریا مین جائین یا اوپر کو اڑ جائین یہی تردد ہی کہ موصل کو جاؤن یا جادو کے لیے بابل کو جاؤن پس تردد

کے لیے قدرت ہونا چاہیے یعنے خوب اُسپر قادر ہو تا اچھی جانب اختیار کرے ورنہ وہ اپنی ہی موچھونکا خندہ
ہو جاتا ہی پس جب حال یہ ہو تو اے جوان قضا کا حیلہ بہانہ مت اختیار کر کہ فلان امر قضا سے ہوا تیرا جرم
ہو اپنے جرم کو اور ون پر کیون رکھتا ہی عجب بات ہی کہ زید خون کرے اور قصاص اُسکا عمرو کے ذمہ ہو اور
عمر شراب پیے اور حد شراب کی احمد پر جاری ہو تو اپنے گرد پھر اور ہر طرف اپنے گھوم گھام کے اپنا جرم
دیکھ اسلیے کہ سایہ کی جنبش تجھی سے ہی نہ سایہ سے سایہ عبارت تنسے جو ذات یعنے جان کا تابع ہی **قوله**
کہ نخواہد شد غلط پاداش میر + خصم را میدان آن میر بصیر + تو عسل خوردی نیاید تپ بغیر + مزد روز تو نباید
شب بغیر + تو چہ کردی جد کان با تو نگشت + تو چہ کاریدی کہ نامد ریع کشت + فعل تو کان زاید از جان و
تنت + ہمچو فرزندے بگیرد دامنت + فعل را در غیر صورت میکنند + فعل دزدے را بداری میزنند + دار کے
ماند بدزدی لیک آن + ہست تصویر خدائے غیب دان + در دل شحنہ چو حق الہام داد + کاین چنین صورت
بساز از بہر داد + تا تو عالم باشی و عادل قضا + نامناسب چون دہد اور سزا + چونکہ حاکم این کند اندر گزین +
چون کند حکم احکم این حاکمین + چون بکارے جو نروید غیر جو + قرض تو کردی ز کہ خواہی گرو + جرم خود را بر کسے
دیگر منہ + گوش ہوش خود برین پاداش دہ + جرم بر خود نہ کہ تو خود کاشتے + با جزا و عدل حق کن آشتی
ریج را باشد سبب بد کردنے + بد ز فعل خود شناس از بخت نے + آن نظر بر بخت چشم احول کند + قلب را
کمد الی و کاہل کند + متہم کن نفس خود را اے فتی + متہم کم کن جزاے عدل را + توبہ کن مردانہ سر آور بره +
کہ فمن یعمل بمثقال یره + در فسون نفس کم شو غره + کافتاب حق نپوشد ذرہ + ہست آن ذرات جسمی اے
مفید + پیش این خورشید جسمانی پدید + ہست ذرات خواطر و افتکار + پیش خورشید حقایق آشکار + **المعنی**
اور یہ جو ہمنے کہا کہ اپنے گرد پھر کے اپنے جرم کو خوب غور کر اسلیے کہا کہ بدلا میر کا ضرور ہوگا وہ غلط ہرگز نہوگا وہ
میر بڑا بصیر ہی دشمن کو خوب پہچانتا ہی جب تو نے شہد کھایا ہی تو تپ غیر کو نہین آئیگی تجھی کو آئیگی تو نے
مزدوری اگر دن مین کی ہی تو وہ رات کو اور کوئی نہین پائیگا بتا تو کب ایسا ہوا کہ کوشش کی ہو اور
وہ تیری طرف نہ لوٹی ہو اور تو نے کیا بویا کہ اُسکا محصول نپایا فعل تیرا جو تیری جان و تن سے پیدا ہوتا
ہی وہ ضرور فرزند کی طرح تیرا دامن پکڑیگا یہ بھی جان لے کہ جو فعل تجھسے صادر ہوتا ہی اُسکی قضا و قدر
صورت بدل دیتے ہین مثلاً چوری کے فعل کو مشابہ دار کے کر دیتے ہین آب دار مشابہ دزدی کے کب
ہو لیکن وہ تصویر خدا غیب دانکی ہی الٰہی نے شحنہ کے دلمین یہ الہام کیا ہو کہ ایسی صورت بنا تا انصاف
وداد ہو تو تو عالم ہوے اور جانے کہ قضا عادل ہی اور جو حاکم ہو وہ سزا نامناسب نہین دیتا پس جبکہ یہ
حاکم ایسا مناسب کرتا ہی تو ان سب اسباب کو جو کہ احکم ان حاکمون کا ہی وہ کیسا مناسب کریگا مصرع

ثانی مقتبس ہی الیس اللہ باحکم الحاکمین سے کیا نہین ہی اللہ سب حاکمون سے بڑھ کے حاکم اگر تو جو بوئیگا تو جو ہی جمینگے قرض تو تو نے کیا ہی یعنے تو تو خود قرضدار ہی زر رہن کس سے مانگتا ہی کیا تو نے کسی کے پاس گرو کیا ہی خبردار اپنے جرم کو کسی اور پر مت رکھنے دے اس بدلے اور پاداش پر خوب گوش ہوش لگائے رہ تو اپنے جرم کو اپنے ہی اوپر رکھ اور جان لے کہ میرا ہی بویا ہوا ہی پھر شکایت کیا بس جو کچھ بدلا اور انصاف اُسکا خدا تعالی کرے اُس سے موافقت کر نہ مخالفت اور کوئی رنج تجھپر آئے تو اُسکا سبب تیری ہی بدفعلی ہی اُس بد کو اپنے ہی فعل سے سمجھ وہ نصیب و بخت سے نہین ہی بخت کو الزام مت دے اگر نظر تیری اسوقت مین بخت پر ہی تو جان لے کہ تو احول چشم و کج بین ہی جو تیرے قلب کو کہدان و کاہل بنا رہی ہی تو اپنے نفس کو اے فتے متہم کر اور جزاے مین عدل خدا کو متہم مت کر مردون کی طرح توبہ کر اور راہ کی طرف اپنے خیال کو لا کہ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ فرمایا ہی یعنے جو نیک عمل کریگا برابر ذرہ کے اُسکو دیکھیگا اور جو بد کریگا اُسکو بھی دیکھیگا تو نفس کے فسون مین آکر غرہ مت ہوجا اسواسطے کہ آفتاب عدل حق کا ذرہ ذرہ کو ظاہر کردیگا جیسے یہ ذرے جسمی جنکو ذرے کہتے ہین تیرے آفتاب جسمانی کے سامنے ظاہر و برملا ہین سبکو تو دیکھتا ہی ایسے ہی جو ذرے کہ تیری خاطر دل اور فکرون مین ہین وہ اُس خورشید حقائق کے سامنے ظاہر و آشکار رہین

حکایت اُس شکاری کی کہ آپکو گھاس مین لپیٹا تھا اور دستے گل و لالہ کے سر پر رکھے تھے تو پرند گیاہ سمجھین اور جان لینا ایک مرغ زیرک کا

قولہ رفت مرغے درمیان لالہ زار + بود آنجا دام از بہر شکار + دانہ چندین نہادہ بر زمین + وان صیاد آنجا نشستہ درکمین + خویش را پیچیدہ در برگ و گیاہ + تا در افتد صید بیچارہ ز راہ + مرغک آمد سوے او از ناشناخت + پس طوافے کرد و سوے مرد تاخت + گفت او را کیستی اے سبزپوش + در بیابان و میان این وحوش + گفت مردے زاہدم من منقطع + با گیاہ و برگ اینجا مقتنع + زہد و تقوی را گزیدہ دین و کیش + زانکہ می بینم اجل را پیش خویش + مرگ ہمسایہ مرا واعظ شدہ + کسب و دکان مرا برہم زدہ + چون باخر فرد خواہم ماندن + خو نباید کرد با ہر مرد و زن + رو بخواہم کرد آخر در لحد + آن بہ آید که کنم خو با احد + چون زنخ را بست خواہم اے صنم + آن بہ آید کہ زنخ کمتر زنم + اے بزربفت و کمر آموختہ + آخرستت جامہ نادوختہ + المعنی ایک مرغ ایک لالہ زار مین گیا وہان جال شکار کا لگا ہوا تھا چند دانے زمین پر رکھے تھے اور شکاری گھات مین بیٹھا تھا گھاس پتون مین آپکو لپیٹے ہوے اور گل و لالہ کی سر پر کلاہ رکھے ہوے گھات مین بیٹھا تکتا تھا تا کوئی شکار بیچارہ راہ امن کی چھوڑ کے جال مین آپھنسے ایک مرغ آیا اور عدم شناخت سے گرد اُسکے پھر کر مرد کی طرف گیا اور پوچھا اے سبزپوش تو کون ہی جو اُس بیابان وان وحشیون مین آیا ہی کہا مین

ایک مرد زاہد منقطع ہون یعنے دنیا سے الگ برگ وگیاہ پر قناعت کیے ہوے مین نے زہد وتقوی کو اپنا دین
ومذہب اختیار کیا ہی اس سبب سے کہ اجل کو اپنے سامنے موجود دیکھ رہا ہون بس مرگ جو میرا پڑوسی ہی میرا
واعظ ہوا ہی کسب ودکان میری سب اسنے بگاڑ دی ہی مین بھی جانتا ہون کہ آخر مین فرد وتنہا رہجا ونگا اسلیے بہتر
یہ ہی کہ کسی مرد وزن سے خو پذیر نہونا چاہیے آخر تنہا گور کیطرف متوجہ ہو ونگا بس بہتر یہی ہی کہ اپنے خدا احد
کے ساتھ کرون آدر ہر گاہ کہ اے صنم ٹھوڑی میری باندھینگے جیسے کہ مردہ کی باندھدیتے ہین بس یہی اچھا ہی کہ
نخ زنی نہ کرون اے ہرزہ گوہی اے فلان تو جو زربفت وکمر زرین سیے ہوے ہی یعنے اسکا عادی آخر مین تیرا
جامہ نادوختہ ہی اے کفن کہ بیشتر سیا نہین جاتا **قولہ** رو بخاک آریم کز وے رستہ ایم + دل چرا در بیوفایان بستہ ایم +
جد وخویشان مان قدیمی چار طبع + ما بخویش عاریت بستیم طمع + سالہا ہمصحبتی وہمدمی + با عناصر داشت جسم آدمی +
روح او خود از نفوس واز عقول + روح اصل خویش را کردہ نکول + از نفوس واز عقول باصفا + نامہ می آید
بجان کاے بیوفا + یارکان پنجروزہ یافتی + روز یاران کہن بر تافتے + کودکان گرچہ کہ در بازی خوشند +
شب کشان شان سوے خانہ میکشند + شد برہنہ وقت بازی طفل خرد + وزد ناگاہش قبا وکفش برد + آن
چنان گرم او ببازے درفتاد + کان کلاہ وپیرہن رفتش زیاد + شب شد وبازی او شد بیمدد + رو ندارد کہ سوے خانہ رود +
نی شنیدے انما الدنیا لعب + باد دادی رخت وگشت مرتعب + پیش زانکہ شب شود جامہ بجو + روز را ضایع مکن در
گفتگو + من بصحرا خلوتے بگزیدہ ام + خلق را من دزد جامہ دیدہ ام + نیم عمر از آرزوے دلستان + نیم عمر از غصہاے
دشمنان + جبہ را بردان کلہ را این ببرد + غرق بازی گشتہ ما چون طفل خرد + نک شبانگاہ اجل نزدیک شد + خل ہذا اللعب
بسک لا تعد + ہین سوار توبہ شو در وزد رس + جامہا از دزد بستان بازپس + مرکب توبہ عجائب مرکب ست + بر فلک
تازد بیک لحظہ زپست + لیک مرکب را نگہ میدار از ان + کو بدزدید آن قبایت ناگہان + تا نہ زد دم مرکبت را نیز
ہم + پاس دار این مرکبت را دمبدم + **اللغات** نفوس بضمتین جانہا جمع نفس عقول جمع عقل کہ بمعنی ملک و
فرشتہ کے ہی ودانش نکول بدلی واعراض یارکان جمع یارک بہ تصغیر تحقیر مرتعب بالضم خائف وترسندہ **المعنی**
ہمکو چاہیے کہ خاک کی طرف متوجہ ہون کہ اسی سے جُھٹے ہین یہ بیوفا لوگ دنیا کے اُنسے ہمنے کیون دل لگایا
ہی ہمارے جد وخویش قدیمی تو چار طبع ہین آب وآتش باد وخاک اور جو یہ خویش دنیا کے ہین عاریتی ہین ہم
اُنسے طمع باندھتے ہوے ہین برسون سے ہمصحبتی وہمدمی جسم آدمی کے عناصر سے ہی اور روح بھی خود نفوس
عقول سے ہی یعنے جانون اور فرشتون سے سو روح نے اپنی اصل سے اعراض کیا آپ اُسی نفوس وعقول
باصفا سے نامے جان کو چلے آتے ہین کہ اے بیوفا تجھکو یہ یار ناچیز پنجروزہ کیا ملگئے کہ تونے قدیمی یارون سے
منھ پھیرا لڑکے اگرچہ بازی مین خوش ہین لیکن رات کو انھین کھینچتے ہوے گھر لیجاتے ہین اور اُنسے کھیلتے وقت

کپڑے اتار کر رکھدیے تھے ننگا ہو گیا تھا چور ناگاہ قبا اور جوتیان اسکی لیگیا یہ ایسا گرم و تیز کھیل مین پڑ گیا کہ وہ کلاہ و پیراہن اسکو یاد نرہا اب رات ہوئی اور بازی اسکی بے بدر رہگئی لڑکے سب آپ آپ کو چلے گئے اسکو ایسی صورت نہین کہ گھر کو جاے کپڑے کھو بیٹھا ہی تو نے کیا یہ نہین سنا ہی انما الدنیا لعب ولہو نہین ہی دنیا مگر لہو و لعب تو اپنے کپڑون اور رخت کو یاد رکھیو بھولیو مت اور نہ سیہ خوفناک کو بھولنا تو قبل اس سے کہ رات ہو اپنے کپڑے ڈھونڈ رکھ اور باتون مین اپنے دن کو مت کھوئے دے آب پھر مقولات اس صیاد سبز پوش کے ہین کہ مین نے بھی صحرا مین اسی سبب سے خلوت اختیار کی ہی کہ مخلوق کو دزد جامہ جانتا ہی آدھی عمر میری آرزوے معشوق مین گذری اور آدھی عمر دشمنون کے رنج مین جبہ تو وہ آدھی عمر لیگئی اور کلاہ یہ نیم عمر لیگئی اور ہم مثل طفل خرد کے کھیل ہی مین ڈوبے رہے اب شبانگاہ اجل کے نزدیک ہوے اب تو اس لعب کو چھوڑ تا فرح بیشمار پاے خبردار مرکب توبہ پر سوار ہو اور اس چور تک پہونچ اور کپڑے اپنے لوٹ کے چور سے لیلے کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ تائب گناہ کا ایسا ہی کہ گویا گناہ ہی نہین کیے یہ مرکب توبہ کا عجب ہی مرکب ہی کہ ایک لحظہ مین پستی سے فلک پر دوڑ جاتا ہی لیکن مرکب کو بھی اس چور سے بچاے رہ کہ جسنے ناگہان تیری قبا چرا لی ہی تو ایسا نہو کہ اس مرکب کو چرا لے اور ہر دم اس مرکب کی نگہبانی رکھ اور چوری اسکی توبہ شکنی ہی

بردن دزد قچ را از آن مرد و قناعت نکردن و رخت ربودن

قوله آن یکے قچ داشت از پس میکشید + دزد قچ را برد و حبلِ او برید + چونکہ آگہ شد دوان شد چپ و راست تا بیابد کان قچ بردہ کجاست + بر سر چاہے بدید آن دزد را + در فغان و گریہ و وا ویلتا + گفت نالان از چہ اے اوستاد + گفت ہمیان زرم در چہ فتاد + گر توانی در روی بیرون کشی + خمس بدہم من ترا با دلخوشی + ہست در ہمیان من پانصد درم + گر کنی با من چنین لطف و کرم + صد درم بدہم ترا حالی بدست + گفت با خود کاین بہاے دہ قچست گر درے بربستہ شد صد در کشاد + گر قچے شد در عوض اشتر بداد + جامہا بر کند و اندر چاہ رفت + جامہا را ہم ببرد آن دزد تفت + حازمی باید کہ رہ تا دہ برد + حزم نبود طمع طاعون آورد + آن یکے دزدیست فتنہ سیرتے + چون خیال او بہر دم صورتے + کس نداند مکر او الا خدا + در خدا بگریز و وا رہ زین دغا + اللغات قچ مخفف قوچ ہندی مینڈھا المعنی ایک شخص کا ایک مینڈھا تھا اسکو اپنے پیچھے لیے جاتا تھا چور اسکی رسی کاٹ کے مینڈھے کو لیگیا جب اسکو معلوم ہوا تو یہ ادھر ادھر کو دوڑتا معلوم کرے کہ وہ قچ لیگیا ہوا کہان ہی ایک چاہ کے سر پر اس چور کو دیکھا کہ روتا ہی اور چلاتا ہی اور وا ویلا مچا رہا ہی تو پوچھا اے استاد تو کس سبب سے نالان ہی کہا میری ہمیانی کنوئین مین گر گئی اگر تجھسے ہو سکے تو کنوئین مین گھس جا اور نکال لا مین اپنی دلخوشی سے پانچوان حصہ تجھکو دونگا میری ہمیانی مین پانسو درم ہین اگر تو یہ لطف و کرم مجھسے کریگا تو ابھی سو درم تیرے ہاتھ پر رکھدونگا اسنے

اپنے دلمین کہا کہ سو درم قیمت دس بینڈھون کی ہین میرے لیے اگر ایک دروازہ بند ہو گیا تھا تو سو دروازے کھل گئے میرا بینڈھا جاتا رہا تھا خدا نے مجھکو عوض مین اونٹ دیدیا بس کپڑے اتار ڈالے اور کنوین مین گھسگیا وہ چور گر ماگرم اسکے کپڑے بھی لیگیا ہوشیار آدمی چاہیے تو وہ راہ گانون تک لیجاتا ہی اور سلامت جگھہ پہونچتا ہی اگر ہوشیاری نہو تو طمع بڑی وبا دور دپیدا کرتی ہی یہ طمع بھی ایک دزد فتنہ سیرت ہی کہ خیال کے مثل اسکی ہر دم ایک صورت ہی سوا خدا کے اسکے مکر کوئی نہین جانتا بس تو خدا کی پناہ مین بھاگ اور اسکی دغا سے نجات پا

مناظرہ مرغ کا صیاد سے اس حدیث مین کہ لا رہبانیۃ فی الاسلام

قولہ مرغ گفتش خواجہ در خلوت مایست + دین احمد را ترہب نیک نیست + از ترہب نہی فرمودہ رسول + بدعتی چون برگرفتی اے فضول + جمعہ شرطست وجماعت در نماز + امر معروف وز منکر احتراز + رنج بدخویان کشیدن زیر صبر + منفعت دادن بخلقان ہمچو ابر + خیر ناس ان ینفع الناس اے پدر + گر نہ سنگے چہ حریفی با مدر + درمیان امت مرحوم باش + سنت احمد مہل محکوم باش + چون جماعت رحمت آمد اے پسر + جہد کن کز رحمت آری تاج سر + در جوابش گفت صیاد عیار + نیست مطلق این کہ گفتی ہوشدار + ہست تنہائے بہ از یاران بد + نیک چون با بدنشیند بد شود + زانکہ عقل ہر کرا نبود رسوخ + پیش عاقل ہمچو سنگے یا کلوخ + چون حمارست آنکہ نانش منیت ست + صحبت او عین رہبانیت ست + ہوش او سوے علف باشد چو خر + بگذر از وے تا نمانی بے ہنر + زانکہ غیر حق ہمہ گردد رفات + کل ات بعد حین فہو ات + ہرچہ جز آن وجہ باشد ہالک ست + ملک ومالک عکس آن یک مالک ست + گرچہ سایہ عکس شخص ست اے پسر + ہیچ از سایہ نیابی خورد و بر + ہیچ سایہ نیست بے شخص روان + اصل سایہ را بجوا اے کاروان + ہین ز سایہ شخص را میکن طلب + در مسبب رو گذر کن از سبب + یار جسمانی بود روشن بمرگ + صحبتش شوم ست باید کرد ترک + حکم او ہم حکم قبلہ او بود + مردہ اش دان چونکہ مردہ جو بود + **اللغات** ترہب راہب ہونا راہب پارسایان ترسایان کہ انکے مذہب مین عبادتین شاقہ مقرر ہین یہانتک کہ مردے کاٹ ڈالتے ہین مدر کلوخ رسوخ بضمتین استواری منیت بالضم آرزو رفات بضم شکستہ و ریزہ ریزہ **المعنی** مرغ نے اس سے کہا کہ اے خواجہ خلوت مین مت ٹھہر یہ ترہب ہی اور ترہب دین احمد مین نیک نہین ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ترہب سے منع فرمایا ہی تو نے بدعت اور نئی بات الفضول کیون اختیار کی ہی دیکھ تو جمعہ اور جماعت نماز مین شرط ہی یا نہین پھر گوشہ کیسا امر معروف کا اختیار کرنا اور نہی سے احتراز شرط ہی یا نہین رنج بدخویون کے اٹھانا زہر صبر کا پینا مخلوق کو ایسا نفع پہونچانا جیسے ابر برستا ہی کیا حدیث شریف خیر الناس من ینفع الناس نہین ہی یعنے سب مین بہتر وہ آدمی ہی کہ آدمیون کو نفع پہونچائے بس اے پدر تو کیسا آدمی ہی تو سنگ ہی اگر سنگ نہین تو حریف مدر یعنے کلوخ کا کیون ہی جو یہان پڑا ہو آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کی جو امت مرحوم ہی انمین کیون جا کے ملتا سنت احمد کی مت چھوڑ اُسکا مطیع و محکوم بن ای
پسر جماعت کو رحمت کہا ہی پھر چاہیے کہ کوشش کر کے رحمت سے تاج سر حاصل کرے صیاد عیار نے سنکے
اُسکے جواب مین یہ کہا کہ یہ جو تو کہتا ہی یہ بات مطلق و بے قید نہین ہی بلکہ اُسکے ساتھ قیدین ہین ذرا ہوش کر
جو شخص کہ تنہائی مین مست و خوش ہی وہ اس سے جو یاران بد کا ہمنشین ہی بہتر ہی اسلیے کہ کیسا ہی نیک ہو بدون کے
پاس بیٹھنے سے وہ بھی بد ہو جائیگا اسواسطے کہ جسکی عقل مین استواری نہین ہی وہ عاقل کے سامنے سنگ و کلوخ
ہی اور اکثر صحبت بد مین بگڑ جاتے ہین پھر رسوخ عقل کا کہان رہا بس جس شخص کی آرزو نان ہی وہ گدھا ہی
اُسکی صحبت عین رہبانیت ہی جو شرعًا تو ممنوع بتاتا ہی کہ وہ خلاف تقدیر بزور اُسکی تلاش مین ہی اُسکے
ہوش مثل گدھے کے علف کی طرف ہین بس تو ایسے کو ترک کرتا بے ہنر نہ رہجاے اُس سبب سے کہ
سواے حق کے سب رفات ہین اے ٹوٹنے اور ریزہ ریزہ ہو جانے والے اور ہر آنے والا بعد موت کے
آنے والا ہی جیسے کہ حشر نشر مین بس جو کچھ سواے اسکی ذات کے ہی ہالک ہی اگر ملک ہی یا مالک ملک ہی سب اُسی
ایک مالک کے عکس ہین لیکن ایسے نہین کہ اُنسے کوئی پھل پائے مثلاً سایہ گو عکس شخص کا ہی لیکن سایہ سے
کوئی متمتع نہین ہوتا کوئی سایہ روان نہین ہی مگر شخص کے ساتھ بس اے کاردان اصل سایہ کا طالب ہو
نہ سایہ کا خبردار ہو سایہ سے شخص کو ڈھونڈھ لینے جسکا وہ سایہ ہی اور سبب سے مسبب کی طرف متوجہ ہو
سبب کو چھوڑ دے یہ یار جسمانی جو دنیا کے ہین ان سب کا منھ مرگ ہی کی طرف ہی اے فانی ہین اُنکی صحبت
بڑی نحس و بد ہی انکو ترک ہی کرنا چاہیے حکم اُسکا اور حکم اُسکے قبلہ کا دونون ایک سے ہین یعنے جیسے سایہ اور
شخص کا حکم ہی کہ سایہ کو چھوڑ کے شخص کو ڈھونڈھے ایسے ہی قبلہ سے قبلہ والے کو ڈھونڈھے اور جو مردہ ہی
وہی مردہ جو ہوتا ہی **قولہ** ہر کہ با این قوم باشد راہب ست + کہ کلوخ و سنگ او را صاحب ست + خود کلوخ
و سنگ کس را رہ نزند + زین کلوخان صد ہزار آفت رسد + گفت مرغش بس جہاد آنگہ بود + کاین چنین رہزن
میان رہ بود + از برای حفظ یاری و نبرد + بر رہ نا ایمن آید شیر مرد + عرق مردی آنگہے پیدا شود + کہ مسافر
ہمرہ اعدا شود + چون نبی السیف بودہ است آن رسول + امت او صفدرانند و فحول + مصلحت در دین ما جنگ و
شکوہ + مصلحت در دین عیسے غار و کوہ + مصلحت دیدہ است ہر یک را جدا + مصلحت جو گر توئی مرد خدا + گفت
آرے گر بود یاری و زور + تا بقوت بر زند بر شر و شور + قوتے باید درین رہ مرد وار + یا رہے باید درین جا فرد وار +
چون نباشد قوتے پرہیز بہ + در فرار از لا یطاق آسان بجہ + صنعت انیست اے عزیز عہد + نکتہ کن در
کار انجام کار + یار جو تا بیابے راہ را + ورنہ کے دانی تو راہ و چاہ را + گفت صدق دل بباید کار را + ورنہ
یاران کم نیاید یار را + یار شو تا یار بینی بیعدد + زانکہ بے یاران بمانی بیمدد + دیو گرگ ست و تو ہمچون یوسفے + دامن

آنکہ سنت یا جماعت ترک کرد + گرگ ٔ غلب آنزمان گیرا بود + کز رمہ شیشک بخود تنہا بود + در چنین مسبع زخون خویش خورد + ہست سنت رہ جماعت چون رفیق + بیرہ و بے یار افتے در مضیق + اللغات شیشک گوسفند یکسالہ مسبع جاے درندگان + المعنی یہ بھی اسی صیاد کا قول ہی کہ بس جو اس قوم کا ساتھی ہو وہی راہ اب ہی جسکے ڈھیلے پتھر صاحب و مالک ہین یہ اور کلوخ و سنگ جسکی راہ مارتے ہین تو ان کلوخون سے سیکڑون آفتین اسکو پہونچتی ہین لیئے جو انکی پرستش کرتے ہین انھین سے وہ آفتین اٹھاتے ہین مرغ نے کہا جہاد بھی تو جب ہی ہوتا ہی جب اس قسم کے راہزن راہ مین ہون ایسی موقع پر کہ چورا وکھٹکے کی ہونی ہو تو واسطے حفاظت و مددگاری ولڑائی کے شیر مرد ہی آتے ہین ہر گ مردی کی جب ہی تو ظاہر ہوتی ہو کہ مسافر دشمنون کی ہمراہی مین ہو ورنہ دشمنون سے الگ ہو جاتا ہو جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپکو انا نبی السیف کہا ہو کہ مین نبی سیف والا ہون اسی سبب سے انکی امت کے لوگ بھی بڑے صفدر اور فحول ہین اے زہمارے دین مین تو خدا تعالے نے جنگ و شکوہ کو مصلحت ٹھرایا ہو اور حضرت عیسے کے دین مین غار و کوہ کہ انمین جاکے گوشہ نشین و عبادت گزین ہون لیس اسی حکیم مطلق نے ہر ایک کو جدا جدا ایک مصلحت دی ہو اگر تو مرد خدا کا ہو تو اسی مصلحت کو ڈھونڈھ تب صیاد نے کہا البتہ جو تو نے کہا ایسے ہی ہو مگر جب کہ یاری وزور ہو تو انکی قوت سے شور و شر پر حملہ کر سکتا ہو اور جہاد ہو سکتا ہو یہ راہ جب چلنے کی ہو کہ خود بھی مردون کی سی قوت رکھتا ہو اور یار بھی ایسا ہو کہ یاریگری مین یکتا ہو اور جب کوئی قوت نہین ہو تو بچنا ہی بہتر ہو جیسا کہ فرمایا ہو الفرار عما لا یطاق من سنن المرسلین بھاگنا اس چیز سے جسکی طاقت نہین ہو سنت مرسلون سے ہی بس ایسے موقع پر فرار اختیار کرتا آسان نکلجائے اے عزیز تمدار کاریگری کی یہ بات ہو کہ خوب فکر کر اور سوچ اور انجام کار کو دیکھ اور کوئی یار ڈھونڈھتا رہ تو راہ ملے ورنہ بے یار کے کیا تو جانیگا کہ کون راہ سے ہو اور چاہ کونسا مرغ نے کہا کہ صدق دل کا کام کرتا ہو ورنہ جو یار صادق ہو اسکے یار بہت ہوتے ہین تو یار بن پھر دیکھ تو کیسے یار بیشمار تجھکو ملتے ہین اب جو تو مدد کسیکی نہین کرتا اسی سبب سے تو بے یارون کے ہو دیوا ایسا ہو جیسے گرگ اور تو جیسے یوسف بس اے برگزیدہ دامن یعقوب کا مت چھوڑ اسواسطے کہ اکثر گرگ اسیوقت دبوچتا ہو کہ جب گلہ سے بکری الگ ہو جاتی ہو بس جسنے کہ سنت یا جماعت کو ترک کیا ایسے سباع و درندون کے مقام مین اسنے خون اپنا آپ کھایا اب جان لے کہ سنت کیا ہو راہ ہی اور جماعت کیا رفیق لاجرم بیراہ و بے رفیق کے ضرور تنگی و سختی مین پڑیگا قولہ راہ سنت بے جماعت بہ بود + اسپ با اسپان یقین خوشتر رود + لیک ہر گمراہ را ہمرہ مدان + غافلان خفتہ را آگہ مدان + ہمرہی را جو کنز و یابی مدد + ہمدل و ہمدرد جویان صمد + ہمرہے نے کو بود خصم خرد + فرصتے جوید کہ جامہ تو برد + میرود با تو کہ یابد عقبہٗ + کہ تواند کرد آنجا نہبہٗ

میرود با تو براے سود خویش + این منوش از نوش او کان هست نیش + یا بود اشتر دلے چون دید ترس گوید ت
بهر رجوع از راه ورس + یار را ترسان کند زاشتر دلے + این چنین همره عدو دان نے ولے + یار بد مارست هین
بگریز از و + تا نریزد بر تو زهر آن زشتخو + یار را از ره برد آن راهزن + مرد نبود آنکه افتد زیر زن + راه جانبازیست
در رهے عشیه + آفتے در دفع هر دل شیشه + راه دین هرگز اهی خود کی رود + عارفی باید که مرد ره بود + راه دین زانرو پراز
شور و شرست + که نه هر راه مخنث گوهرست + در ره این ترس امتحانهاے نفوس + همچو پرویزن بتمییز سبوس + راه
چه بود پرنشان پایها + یار چه بود نردبان رایها + گیرم آن گرگت نیابد ز احتیاط + نے زجمعیت بمانی در نشاط اللغات
عقبه پشته بلند نهبه غارت اشتر دل وشیشه دل هر دو بمعنی نامرد الْمعنى جب راہ سنت ہی اور جماعت رفیق تو تنہا تو سنت
بے جماعت کے اچھی ہوتی ہی خیال نہیں کرتا کہ گھوڑا اور گھوڑون کے ساتھ کیسا خوش جاتا ہی یہ تو تحقیقی بات ہی لیکن یہ
بھی ہی کہ ہر گمراہ کو ہمراہ بھی مت جان اور جو غافل خفتہ ہین انکو آگاہ مت سمجھ ایسے ہمراہ کو ڈھونڈھ جس سے مدد پائے
جو ہمدل و ہمدرد ہو اور خدا اصد پاک کا چوپان ہو وہ ہمراہ جو دشمن خرد کا ہو اور فرصت ڈھونڈھے کہ تاک کے
تو کہ کہاں لیجاؤن وہ تیرا ہمراہی اس سبب سے ہوا ہی کہ کسی پشتہ ٹیلہ کی آڑ پاؤن تو اسکو لوٹ لون یعنی اپنے فائدہ
کے واسطے تیرا ساتھی ہوا ہی خبردار ہو تو اسکے نوش سے ہرگز نوش مت کر کہ وہ نوش نہین نیش ہی یا کوئی شتر دل نامرد
ہی کہ جہان اُسنے کوئی خوف و ترس کی بات دیکھی ڈر کے مارے تجھکو سبق لوٹنے کا پڑھانے لگا ایسا شتر دل
اپنے یار کو بھی خائف و ترسندہ کر دیتا ہی ایسے بیدل ساتھی کو اپنا دشمن جان خبردار ہو جو یار بد ہی یار نہین
مار ہی ایسے یار سے بھاگ کہ مبادا وہ زشتخو اپنا زہر تجھ مین ڈالدے اور تجھکو اپنا سا کرے یار کو راہ سے وہ
راہزن بہکاتا ہی اور وہ مرد نہین جو ایسی زن کے پیچھے مرد ہو کے پڑجاے یعنے اسکا مطیع ہو جائے جو مقام
رفیع عشیہ راضیہ کے ہین یعنے زندگی خوشنودی کی کہ وہ جنت ہی اُنکی راہ بھی جانبازی کی ہی اور جو شیشہ دل
نامرد ہی انکی دفع مین اسکو بہت بڑی آفت ہی اُس سے بچارہ راہ دین کی ہرگز کب چل سکتا ہی عارف ہو کہ
وہ مرد اس راہ کا بنے اسواسطے کہ راہ دین شور و شر سے بھری ہوئی ہی لہذا یہ راہ پر شور و شر ہر مخنث گوہر کے
چلنے کی نہین ہوتی یعنے جسکی اصل و بنیاد مخنث ہی وہ اس راہ مین نہین چلنے پاتا اس راہ مین خوف و ترس امتحانون
نفوس یعنے مردم کے ایسے ہین جیسے چھلنی کہ میدہ کو الگ کردیتی ہو اور بھوسی کو الگ قوله آنکه او تنها براه خوش
رود + با رفیقان سیر او صد تو بود + آن نخیلے خر ز یاران نفیر + در نشاط آید شود قوت پذیر + هر خرے کز کاروان
تنها رود + بر وے آن ره از تعب صد تو شود + چند زخم چوب و سیخ افزون خورد + تا که تنها آن بیابان را برد + مر ترا
میگوید آن خر خوش شنو + گر نه خر خواهی چنین تنها مرو + آنکه تنها خوش رود اندر رصد + با رفیقان بیگمان خوشتر رود +
هر نبی اندرین راه درست + معجزه بنمود و یاران بجست + گر نباشد یاری دیوارها + کے برآید خانها و انبارها + هر یکے

دیوار اگر باشد جدا + سقف چون باشد معلق بر ہوا + گر نباشد یاری حبر و قلم + کے فتد بر روے کاغذ ہا رقم + آن حصیرے کہ کسے میگسترد + گر نہ پیوندد بہم بادش برد + حق زہر جنسے چو زوجین آفرید + پس نتائج شد ز جمعیت پدید + درمیان مرغ و صیاد اے عجب + پس شکال افتاد و شد نزدیک شب + این بگفت وآن بگفت از اہتزاز + بحث شان شد اندرین معنی دراز + مثنوی را چابک و دلخواہ کن + ماجرا را موجز و کوتاہ کن + مرغ را چون دید بر گندم فتاد + نفس آن بے طاقت آمد در کشاد + بعد ازان گفتش کہ گندم زان کیست + گفت امانت از یتیم بے وصی ست + مال ایتام ست امانت پیش من + زانکہ پندارند ما را موتمن + گفت من مضطرم و مجروح حال + ہست مردار این زمان بر من حلال + ہست دستورے کزین گندم خورم + اے امین و پارسا و محترم + گفت مفتی ضرورت ہم تو ئی + بے ضرورت گر خوری مجرم شوی + در ضرورت ہست ہم پرہیز بہ + در خوری باری ضمان او بدہ + اللغات ایتام جمع یتیم خرابی بصرہ خرابی جسم کنایہ از موت ثکال وہ مرد جسکا فرزند مرگیا ہو المعنی آوپر فرمایا کہ رفیق راہ کے تو ضرور ہین لیکن اگر کوئی تنہا راہ جاتا ہو اور خوش ہو تو رفیقون کے ساتھ چلنے سے خوشی اسکی سوتہی ہو جائیگی اے سوگونی دیکھو غلیطی گدھا اے غلیظ ڈھونے والا اپنے یارون کی نفیر سے کیسا مست ہوتا ہو اور قوت پذیر کہ ادھروہ بولتا ہو ادھر اسکی آواز سنکے یہ مست ہوتا ہو اور بولتا ہو ہر چند کہ غلیظ لدا ہو اور جو گدھا کہ کاروانسے الگ چلتا ہو اسپر وہ راہ مارے رنج کے سوگونی ہو جاتی ہو کاٹنا مشکل پڑتا ہو اسی سبب سے کتنے ڈنڈے کتنی اریان ضرورت سے بڑھ کے کھاتا ہو تو تنہا اُس جنگل کو کاٹ پاتا ہو اور وہی خر تجھسے کہتا ہو کہ اچھی طرح سن لے تو بھی گدھا ہو اور اگر گدھا نہین ہو تو تنہا کیون چلتا ہو جو کوئی تنہا خوش بخوش بلندیون جو پہاڑ وغیرہ ہین چلتا ہو تو یقین کر کہ وہ رفیقون کے ساتھ بیگمان زیادہ تر خوش چلیگا چنانچہ پیغمبرون نے بھی اس راہ درست مین معجزے دکھائے اور یار ڈھونڈھے ہین اگر یاوری دیوارون کی مکانون اور انبارون مین نہو تو وہ مکان و انبار کیسے درست رہین اگر ہر ایک دیوار جدی جدی ہو تو کیا چھت معلق ہوا پر قائم رہیگی ایسے ہی اگر مددگاری دوات و قلم کی نہ ہو تو روے کاغذ پر ایسی رقمین کیسے بن سکین اور ایک ادنے سے چٹائی ہو جسکو بچھاتے ہین اگر اُسکا پیوند باہم گر نہو تو ہوا بالکل اُسکو اڑا لیجاے دیکھو اللہ تعالے نے بھی ہر جنس سے ازواج پیدا کیے ہین جیسا کہ فرمایا سبحان الذی خلق الازواج کلہا پاک ہو وہ کوئی جسنے پیدا کی مخلوق ازواج یعنے ہر کسی کا جفت ہر کوئی لاجرم اُنکی جمع ہونے سے نتیجے ظاہر ہوے القصہ مرغ و صیاد کے درمیان مین عجب گفتگو ہوئی اور بڑی مشکل پڑی یہانتک کہ شام ہونے کو آئی دونون بڑے اہتزاز سے اپنی اپنی گفتگو کر رہے تھے کبھی وہ کہتا تھا کبھی یہ کہتا تھا حتے کہ اس معنی مین دونون کی لمبی بحث ہوئی اب مولانا رح فرماتے ہین کہ تو اپنی مثنوی کو چست و دلخواہ

اور اس ماجرا کو مختصر و کوتاہ کر اسی اثنا مین مرغ نے گندم کو دیکھا نفس اُسکا بیطاقت ہو کر کساد مین پڑ ایعنے کساد اُسکے نفس مین پیدا ہوے بعد اُسکے صیاد سے پوچھا کہ یہ گیہون کسکی ملکیت ہین صیاد نے کہا کہ ایک یتیم بے وصی کی امانت ہین کہ اُسنے اُنکی نسبت کچھ وصیت مجھسے دینے ندینے کی نہین کی ہی یہ یتیمون کا مال ہی جو میرے سامنے رکھا ہی اس سبب سے کہ وہ مجھکو امانتدار جانتے ہین کہا مین مضطر و خستہ حال ہون اسوقت مین مردار مجھپر حلال ہی جیسا کہ آیت کریمہ مین ہی فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ پس اے امین و پارسا و محترم تیری اجازت ہی کہ مین اس گندم سے کھالون صیاد نے کہا ضرورت کا فتوی دینے والا بھی تو ہی ہی اگر ضرورت ہی تو کھالے اور جو بے ضرورت کھائیگا مجرم ہوگا مین تو کہتا ہون کہ اگر ضرورت ہو تب بھی بچنا بہتر ہی اور اگر کھاتا ہی تو کوئی ذمہ دار دے کہ وہ ذمہ دار کہدے کہ مین نے اُسکو کھلایا ہی اور ذمہ دار وہی اضطرار غیر باغ ولا عاد **قولہ** مرغ بس وز خود فرو رفت آنزمان + کوشش سر بستد از جذب عنان + پس بخورد آن گندم و در فخ بماند + چند او یسین و ذوالانعام خواند + بعد درماندن چہ افسوس و چہ آہ + پیش ازین بایست این دود سیاہ + آنزمان کہ حرص جنبید و ہوس + و بیدم میگو کہ اے فریادرس + پیش ازان کین دانہ بر تو فخ شود + گرمی حرص تو ہمچون یخ شود + آہ و درد و نالہ آندم کار بند + حرص را آوارہ کن اے ہوشمند + کانزمان پیش از خرابی بصرہ است + بو کہ بصرہ وارہد ہم زان شکست + ابک لی یا باکی یا ثاکل + قبل ہدم البصرۃ والموصل + نح علی قبل موتی واعتفر + لا تنح لی بعد موتی واصطبر + ابک لی قبل الثبوری فی النوی + بعد طوفان النوی حل البکا + آنزمان کہ دیو میشد راہزن + آنزمان بایست یسین خواندن + پیش ازان کاشکستہ گردد کاروان + آنزمان چوبک بزن اے پاسبان + **اللغات** خرابی بصرہ مراد خرابی جسم سے کہ عبارت موت سے ہی یسین و انعام دونون سورتین قرآن شریف کی ہین چوبک زن سردار چوکیدارون کا کہ ایک چوب یا تختہ اُسکے پاس ہوتا ہی اُسکو بجاتا ہی تا اور چوکیدار ہوشیار ہو جائین **المعنی** مرغ نے صیاد کی بات سنکے بہت تامل کیا مگر اُسوقت اُسکے گھوڑے سرکش نے سر اپنا کشش عنان سے چھین لیا یعنے مطیع تامل کا نہوا پس گندم کھالیا اور جال مین پھنس رہا کتنے ہی سورہ یسین اور سورۂ انعام پڑھے پھر کیا ہوتا ہی مولانا رح فرماتے ہین کہ جب پھنس گئے تو پھر افسوس و آہ سے کیا فائدہ اس آہ کا دود سیاہ تو پہلے ہی اُٹھانا چاہیے اُسکا تو یون ہونا چاہیے کہ جسوقت حرص و ہوس جنبش مین آئین اسوقت دمبدم کہتا رہے کہ اے اللہ میری فریادرسی کر اور مجھ حرص و ہوس سے بچا تا قبل اس سے کہ یہ دانہ مجھپر دام ہو جاے تیری حرص کی گرمی ہی مثل یخ کے سرد ہو جاے پس اول ہی آہ و درد و نالہ عمل مین لا اور حرص کو اے ہوشمند آوارہ و پریشان کر دے کسواسطے کہ جبتک خرابی بصرہ کی نہین ہونے پائی ہی تو امید ہی کہ بسبب آہ و نالہ کے خرابی سے بچ جائے معانی اشعار یہ ہین

رو تو اے رونیوالے اور اے واویلا کرنے والے میرے ساتھ قبل ویران ہونے بصرہ اور موصل سے اور
نوحہ کر مجھپر قبل مرنے سے اور مغفرت چاہ اور بعد مرنے کے نوحہ مت کر صبر کر اور رو میرے واسطے قبل واویلا سے
جو موت مین کرتے ہین اور جب طوفان موت کا آجائے تو رونا چھوڑ دے کہ بیفائدہ ہی جسوقت مین کہ دیوانا ہن
ہونا ہی یسین پڑھنا چاہیے یعنے نزع مین آور قبل اس سے کہ کاروان کو شکست پہونچے اسوقت مین اے

پاسبان چوبک بجا بعد شکست کے کیا نتیجہ

اے ہوکرنا پاسبان کا بعد چوری ہوجانے کاروان کے

قوله پاسبانے بود در یک کاروان + حارس مال و قماش آن مهان + پاسبان شب خفت و دزد اسباب برد + رختها را زیر هر خاکے فشرد + روز شد بیدار گشت آن کاروان + رفته دیدند اسپ و سیم و اشتران + پاسبان در ہی ہی و چوبک زدن + گرم گشته خود ہم او بد راہزن + پس بدو گفتند کاے حارس بگو + تا چه شد این رخت و این اسباب کو + گفت دزدان آمدند اندر نقاب + رختها بردند از پیشم شتاب + قوم گفتندش که اے چون تل ریگ + پس چه میکردی چه توئی مرده ریگ + گفت من یک کس بدم ایشان گروه + با سلاح و با شجاعت با شکوه + گفت اگر در جنگ کم بودت امید + نعره با بایستی زدن که بر جهید + گفت آندم کارد بنمودند و تیغ + که خمش ورنه کشیمش بید ریغ + آنزمان از ترس من بستم دہان + این زمان فریاد وہیہاے و فغان + آنزمان بسته دہم که دم زنم + این زمان چندانکه خواهی میکنم + چونکه عمرت برد دیو فاضحه + بے نمک باشد اعوذ و فاتحه + گرچه باشد بے نمک اکنون چنین + هست غفلت بے نمک تر زان یقین + این چنین هم بے نمک مینال نیز + که ذلیلان را نظر کن اے عزیز + قادرے بیگاه چه بود یا بگاه + از تو چیزے فوت کے شد اے اله + گفت لا تا سوا علی ما فاتکم + کے شود از قدرتش مطلوب گم + المعنی ایک قافلہ مین چوکیدار تھا کہ نگہبان مال و اسباب اُن سرداروں کا تھا رات کو یہ چوکیدار سوگیا چور اسباب لیگئے اور اسباب ہر جگہ خاک مین دبا دیا جب دن ہوا تو قافلے والے جاگے دیکھا تو ہر چیز گھوڑے کیا اور روپیہ اور اونٹ کیا سب جاتے رہے یہ چوکیدار ویسے ہی ہو ہو کرنے اور چوبک بجانے مین گرم تھا خود ہی راہزن تھا کہ اسکی ہو ہو اور چوبک زنی سے غافل رہے تب اس سے کہا کہ ای چوکیدار بتا تو کیا ہوا اور رخت و اسباب کہان ہی کہا چور نقاب ڈالکے آئے اور میرے سامنے سے جھٹ پٹ اسباب اٹھا لیگئے تب ان نے کہا کہ اے ریت کے تودے جب اٹھا لیگئے تو تو کیا کرتا ہا اور اے ناچیز مردہ ریگ پھر تو کسکام کا ہی کہا مین اکیلا تھا وہ ایک گروہ ہتھیار بند شجاع و پرشکوہ کہا اگر جنگ مین تو نے نا امید تھا اپنا غلبہ نہین سمجھتا تھا تو تجھکو چاہیے تھا کہ چلاتا کہ ہمکو کہا اُسوقت انھون نے مجھکو چھریاں تلوارین دکھائین اور کہا چپ ہو جا ورنہ بیدریغ تجھکو مار ڈالینگے مین نے خوف سے اپنا منھ بند کر لیا اب اسوقت فریاد و ہیہا اور فغان کرتا ہون

اسوقت انھون نے میرا ایسا دم بند کیا کہ دم مارنے نہ پایا لیکن اسوقت جتنا چاہون شور فغان کرسکتا ہون
مقولات مولانا رح ہرگاہ کہ عمر تیری دیو نفس فضیحت کرنے والا لوٹ لیگیا تو ایسے وقت اخیر مین اعوذ و فاتحہ
بے نمک و بیمزہ ہین پھر کہتے ہین اگرچہ بے نمک ہین مگر اب جو ایسی غفلت ہو رہی تو یہ غفلت یقیناً اس سے
بے نمک تر ہو بس اس غفلت سے وہ بے نمک ہی اچھی لاجرم اسی حال سے تور دیا کہ اے عزیز ہم ذیلیون پر نظر کر تو
ہر طرح قادر ہی وقت بیوقت پر کیا موقوف تجھسے کوئی چیز کب فوت ہوئی ہو تو ہی نے کہا ہو لکیلا تاسوا علی ما فاتکم
تا نہ افسوس کرو تم اس چیز کا جو تمسے فوت ہوگئی پھر اسکی قدرت سے کوئی مطلوب کب گم ہوسکتا ہی

حوالہ کرنا مرغ کا گرفتاری اپنی کا صیاد سے اور صیاد کا حرص مرغ سے

قولہ گفت آن مرغ این سزای آن بود + کہ فسون زاہدان را بشنود + گفت زاہد نے سزای آن نشاف + کہ
خورد مال یتیمان از گزاف + بعد ازان نوحہ گری آغاز کرد + کہ فخ و صیاد لرزان شد زدرد + کز تناقضہای
دل پشتم شکست + بر سرم جانا بیا میمال دست + زیر دست تو سرم را راحتیست + دست تو در شکر بخشی آیتیست سایۂ خویش
از سر من بر مدار + بیقرارم بیقرارم بیقرار + خوابہا بیزار شد از چشم من + در غمت اے رشک سرو و یاسمن + گر نیم
لایق چہ باشد گردمے + ناسزائے را بپرسی از غمے + مر عدم را خود چہ استحقاق بود + کہ بر و لطفت چنین درہا کشود +
خاک گرگین را کرم آسیب کرد + دہ گہر از نور حس در جیب کرد + پنج حس ظاہر و پنج نہان + کہ بشر شد نطفۂ مردہ بدان +
توبہ بے توفیقت اے نور بلند + چیز ریش توبہ بنو در یشخند + سلتان توبہ یکیک بشکنی + توبہ سایہ است و تو ماہ
روشنی + اے ز تو ویران دکان و منزلم + چون ننالم چون بیفشارے دلم + چونکہ بیتو نیست کارم را نظام +
بیتو ہرگز کار کے گردد تمام + چون گریزم زانکہ بیتو زندہ نیست + بے خداوندیت بود بندہ نیست + جان من بستان
تو اے جانرا اصول + زانکہ بیتو گشتہ ام از جان ملول + عاشقم من بر فن دیوانگی + سیرم از فرہنگ و از فرزانگی +
چون بدرو شرم گویم راز فاش + چند ازین صبر و زحیر و ارتعاش + در حیا پنہان شدم ہمچون سحاب + تا گہان
بجہم ز زیر این لحاف + **اللغات** نشاف جاذب و خبط و دیوانگی گرگین بالضم خارش ریشخند مسخر زحیر بفتح پیچش
ارتعاش رعشہ **المعنی** مرغ نے جب جال مین پھنسا تو کہا کہ جو کوئی زاہدون کا افسون سنے اسکی یہی سزا ہو زاہد نے
کہا نہین یہ سزا اُس جاذب خبطی کی ہو کہ یتیمون کا مال بیہودگی سے کہائے اور اپنی طرف کھینچے تبعد اُسکے مرغ نے
نوحہ گری شروع کی جسکے درد سے دام و صیاد سب کانپنے لگے کہتا تھا کہ میرے اہی دل کے تناقضون نے کہ
ہر بات کو قائم کیا پھر توڑا میری پیٹھ توڑ دی تب ایسے حال مین اے جان میرے سر پر آکے اپنا ہاتھ پھیرا کہ
تیرے ہاتھ کے نیچے سر ہونے سے میرے سر کو بڑی راحت ہی اور ہاتھ تیرا شکر بخشی مین نہایت بزرگ آیت ہی
سایہ اپنا میرے سر سے الگ مت کر مین بیقرار ہون بیقرار ہون بیقرار میرا یہ حال ہی کہ خوابین میری آنکھ

اے رشک سرو و یاسمن بیزار ہو گئین ایسا تیرے غم مین آلودہ ہون اگرچہ مین نالائق اس لائق کہان ہون
کہ تو میرے حال و غم سے پوچھے لیکن اگر دم بھر مجھکو پوچھے تو کیا ہو جائے اور تیرا کیا بگڑ جاے بھلا عدم کا
مجھ کیا استحقاق تھا کہ تو نے اُسپر ایسے دروازے موجودات کے کھولدیے اور ایسے لطف اُسکے ساتھ کیے
خاک خشک کہ مثل خارشتیون کے ہو رہی تھی اُسپر تیرے کرم نے ایسا غلبہ کیا کہ دس گوہر نور حس سے
اسکی جیب مین رکھدیے جو مراد خلقت آدمی سے ہو اور دس گوہر کی تفصیل مین شعر آئندہ یعنی منجملہ اُنکے
پنج حس ظاہری باصرہ سامعہ شامہ ذائقہ لامسہ ہو اور پنج حس پوشیدہ حس مشترک حافظہ مدرکہ واہمہ خیال
کہ دہ بشر ہوا جو ایک نطفہ مردہ تھا تو یہ بے تیری توفیق کے اے نور عالی بجز ریشخند و تمسخر کے ریش تو یہ پہا اور
کیا ہو تو یہ اگر کچھ زعم کرے تو ایک ایک بال اسکی موچھو نکا تو اکھیڑ ڈالے تو یہ تو ایسی ہو جیسے سایہ اور تو ما
روشنی کا جس سایہ بدون نور کے کب ہوتا ہو اے بے نیاز بسبب تیرے میری دکان و میرا گھر
دونون ویران ہین پھر کیسے نہ نالہ کرون جبکہ تو میرے دلکو دبائے نچوڑے اور چونکہ بے تیرے میرے
کام کا نظام نہین ہو پھر میرا کام کیسے پورا اور تمام ہو تجھسے بھاگ کے کہان جاؤن جس زندہ کے پاس
جاؤنگا اسکو تجھی سے زندہ پاؤنگا اور تیری خداوندی سے کسی بندہ کو الگ نہ دیکھونگا پھر تجھکو چھوڑ کے
کیون جاؤن آب اے اصول جانونکے کہ تجھی سے ہوئی ہین میری جان لے کہ بے تیرے مین اپنی
جان سے ملول و تنگ ہون مین جنون و دیوانگی کے فن پر عاشق ہون اور عقل و فرزانگی سے سیر و بیزار بال
راز فاش کرنے شرماتا ہون اگر پردہ شرم کا پھٹ جائے تو ظاہر کرون اور اسکی پھاڑنیوالی دیوانگی ہو نہ فرزانگی
جسکے سبب سے صبر و پیچ پیچ مین پڑا ہون اور لرزہ مین اور اسی حیا کی وجہ سے ابر کی طرح چھپا ہوا ہون
جسوقت یہ الگ ہوئے تو یکایک لحاف کے نیچے سے نکل آؤنگا اور چھپے راز ظاہر کردونگا **قولہ** اے
رفیقان راہ ما را بستہ یار + آہوے لنگیم و او شیر شکار + غیر تسلیم و رضا کو چارۂ + در کف شیر نر خونخوارۂ
او نداند خواب خور چون آفتاب + روحہا را می کند بیخور و خواب + کہ بیا من باش یا ہمخوے من +
تا بہ بینی در تجلی روے من + ور ندیدی چون چنین شیدا شدی + خاک بودی طالب احیا شدے +
گر ز بیسویت نداد است او علف + چشم جانت چون بماند است این طرف + گربہ در سوراخ زان شد
معتکف + کہ ازان سوراخ او شد معتلف + گربۂ دیگر ہمیگردد ببام + کز شکار مرغ او یابد طعام + آن یکے
را قبلہ شد جولاہگے + واندگر حارس براے جاگہے + آن یکے بیکار رو در لامکان + کہ ازان تو داد یش
قوت روان + کار آندارد کہ حق را شد مرید + ہر کار او ز ہر کارے برید + دیگران چون کودکان این روز
چند + تا بشب بر خاک بازی میکنند + خواب ناگی گر ز یقظہ می جہد + دایہ وسواس عشوہ اش مید ہد + رو بخسپ

ایجان کہ نگذاریم ما + کہ کسے از خواب بجہاند ترا + ہم تو خود را برکنی از بیخ خواب + ہمچو تشنہ کو شنود او بانگ آب + بانگ آبم من بگوش تشنگان + ہمچو باران میرسم از آسمان + برجہ اے عاشق برآور اضطراب + بانگ آب و تشنہ و آنگاہ خواب المعنی اے رنجور راہون کو تو یار نے بند کر دیا اور راہم آہو لنگڑے اور وہ شیر شکار کا چرپاؤ مفر اور بچاؤ اس سے کیا ہو ایسی صورتون مین سوائے تسلیم و رضا کے کوئی تدبیر ای کیا ہو جبکہ ایسے شیر زخونخوار کے پنجہ مین پھنسے ہین اور بے بس ہین وہ آفتاب کے مثال ہو کہ نہ کھائے نہ سوئے اس سبب سے روحون کو بھی بےخور و خواب کرتا ہو کہ آ اور مجھسے ہو جا یا ہم خو میری بن تو تجلی مین صورت میری دیکھے اگر تو نے مجھکو دیکھا نہین ہو تو ایسی شیدا کیون ہوئی اور آخر روحون نے اسکو ازل مین دیکھا ہو تو خاک بھی طالب احیا کی ہوئی پھر اگر بےسوی سے جیساکہ وہ بےسببہ بحیث ہو اسنے تجھکو خورش ندی ہوتی تو تیری چشم جان کی اسطرف کو کیون تکتی رہتی ایک گربہ تو ایسی ہو کہ وہ سوراخ ہی مین معتکف رہتی ہو بس وہ اسی سوراخ سے علف پاتی ہو اور ایک گربہ وہ ہو چھتون چھتون پھرتی ہو کہ مرغ کے شکار سے خورش پائے ایک نے جولاہہ پن کو اپنا پیشہ کیا دوسرا چوکیدار بنا واسطہ راتب ور وزینہ کے ایک ایسا کہ ظاہر بیکار ہو مگر لامکان کی طرف متوجہ ہو کہ اسکو اسنے اسی سے قوت جان کا دیا ہو بس اصل کام والا ہی ہو حق تعالے کا مرید ہوگیا اور اسکے کام کے لیے ہر کام سے جدا ہوگیا اور اسی سے مشغول ہوا اسکے سوا جو اور لوگ دنیا کے ہین مثل لڑکون کے ہین کہ چند روز شب تک اس خاک پر کھیلتے ہین اور سوتے ہین اب اگر انھین خوابناکون سے کوئی بیدار ہو کر چونک پڑا تو دایہ وسواس کی اسکو کیسے دھوکے فریب دیتی ہو کہ اے جانِ تو جا اور چین سے سو مین کسیکو تیرے پاس پھٹکنے نہین دونگی کہ کوئی چونکا دے لاجرم تو اپنے خواب کی جڑ آپ ہی نکال اور ایسا مشتاق ہو جا جیسے پیاسا پانی کی آواز کا بس مین بھی بانگ آب ہون پیاسون کے واسطے جو میرے کلام کے پیاسے ہین اور مثل باران کے آسمان سے انکو پہونچتا ہون لہذا اے عاشق اٹھ اور اضطراب ظاہر کر عجب ہو کہ پیاسا ہو اور آواز پانی کی سنے اور پھر وہ سوتا رہے چونک نہ پڑے

حکایت اس عاشق کی کہ رات کو حسب وعدہ یار کے ایک مکان مین گیا اور بسبب سو جانے کے وصل سے محروم رہا

بود عاشق دوست در ایام پیش + پاسبان عہد اندر عہد خویش + سالہا در بند وصل ماہ بود + شاہ مات و مات شاہنشاہ بود + عاقبت جوینده یابنده بود + کہ فرج از صبر زاینده بود + گفت روزی یار او کامشب بیا + کہ بپختم از پی تو لوبیا + در فلان حجرہ نشین تا نیم شب + تا بیایم نیم شب من بے طلب + مرد قربان کرد و نانہا بخش کرد + چون پدید ... شب در آن حجرہ نشست آن گرم دار + بر امید وعدۂ آن یار غار + منتظر بنشست خوابش در ربود +

بد خوابش گرفت + عاشق دلداده را خواب اے شگفت +
او فتاد و گفت بنج نیش و غنود + ساعتے بیدار
بعد نصف اللیل آمد یار او + صادق الوعد آن دلدار او + عاشق خود را فتاده خفته دید + اندکے از آستین او
در برید + گردگان چند اندر جیب کرد + که تو طفلے گیر این می باز نرد + چون سحر از خواب عاشق بر جهید + آستین و گردگان ها را
بدید + گفت شاه ما همه صدق و صفاست + آنچه بر ما میرسد آن هم ز ماست + اے دل بیخواب ما زان ایمنیم
چون حرس بر بام چوبک میزنیم + گردگان ما درین مطحن شکست + هرچه گوییم از غم خود اندکست + عاذلا چند این
صداع و ماجرا + بعد ازین پندے مده دیوانه را + من نخواهم عشوهٔ هجران شنود + آزمودم چند خواهم آزمود + هرچه
غیر سوزش و دیوانگی ست + اندرین ره روے در بیگانگیست + این منه بر پایم آن زنجیر را + که دریدم سلسله
تدبیر را + اللغات مطحن آسیا عاذل ملامت کنندہ المعنی ایک عاشق اگلے زمانہ مین ہوگیا ہی اور اپنے
عہد مین عہد کا پاسبان تھا یعنے قول قرار کا محافظ و نگہبان برسون سے اپنے ماہ کے وصل کی فکر مین تھا اور
اس فکر مین شاد اور اپنے شہنشاہ کا مات تھا آخر کار موافق جوئندہ یابندہ کے اور صبر کرنے سے کہ کشود کار
کی اس سے تابندہ ہی بموجب الصبر مفتاح الفرج کے ایک دن اُسکے یار نے کہا کہ اس رات آکر مین
تیرے واسطے لوبیا پکاؤنگا تو فلان حجرہ مین بیٹھنا آدھی رات تک مین آدھی رات کو بے طلب از خود
تیرے پاس آؤنگا اس عاشق نے خوشی کے مارے قربانی کی اور روٹیان بانٹین جب دیکھا کہ ماہ اسکا گردش سے
نکلیگا یعنے مطلوب کے دیکھنے کی صورت معلوم ہوئی بس رات کو اُس حجرہ مین گیا موافق وعدہ یار غار
کے اور ایفاے وعدہ کا منتظر ہوکر بیٹھا ناگاہ نیند آگئی بس پڑگیا اور بیخود ہوکے سوگیا ایک ساعت تو
بیدار رہا پھر نیند نے گھیر لیا مصرعہ ثانی مقولہ مولانا کا ہی براہ تعجب کہ عاشق دلدادہ کا ایسا سوجانا عجیب بات ہی
بعد آدھی رات کے اسکا یار دلدار صادق الوعدون کے مثل موافق اپنے وعدہ کے آیا دیکھا کہ عاشق پڑا سوتا ہی
اسنے تھوڑی سی آستین اسکی پھاڑدی اور چند اخروٹ اسکی جیب مین رکھدیے اس سے یہ اشارہ تھا کہ تو لڑکا
ہی اس سے کھیلا کر جب صبح کو عاشق خواب سے چونکا آستین اور اخروٹون کو دیکھا کہا ہمارا شاہ تو بالکل صدق
صفا ہی ہمکو جو کوئی آفت پہونچتی ہی وہ ہمین سے پہونچتی ہی نہ اُس سے چنانچہ مین اپنی ہی غفلت سے محروم
رہا اب مقولات اسکے ہین اور اپنے دل سے مخاطب ہوکے فرماتے ہین کہ اے دل بیخواب ہم اس
سوجانے سے بےخوف ہین اور چوکیدار کی طرح بام پر چوبک بجاتے رہتے ہین چوبک وہی تختہ جسکو ہردار
چوکیدارون کا واسطے بیداری اور جگانے چوکیدارون کے بجاتا رہتا ہی یعنے ہم ایسے نہین ہین کہ یار ہمارا لطف
متوجہ ہوے اور ہم اپنی غفلت سے محروم رہجائین ہمارے گردگان اس چکی مین پس گئے ہم سب لہو و لعب
بھول گئے اب اپنے غم کا کیا بیان کرین جو کچھ کرین وہ تھوڑا ہی ہی اے عاذل ملامت کنندہ تیرا یہ دردم

د ماجرا کبتک رہیگا جو ہوگیا وہ ہوگیا اب دیوانہ کو نصیحت مت کرتین اب دھوکے ہجران کے نہ سنونگا
کہ ایسی سختی وایذا ہوگی مین مے خوب آزما لیا اور جو کچھ آئندہ کو ہوگا اُسکو بھی آزماؤنگا جو کچھ سوائے سوزش
و دیوانگی کے ہو اس راہ عشق مین وہ سب بیگانہ صورت ہین جنکو عاشق پہچانتا ہی نہین تم دار مجھکو دیوانہ جانکے
میرے پاؤن مین زنجیر مت ڈالیو اسواسطے کہ مین سلسلہ تدبیر کا توڑ چکا ہون **قولہ** غیر آن جعد نگار مقبلم + گر دو صد
زنجیر آرے بشکنم + عشق وناموس اے برادر راست نیست + بر در ناموس اے عاشق مایست + وقت
آن آمد کہ من عریان شوم + نقش بگذارم سراسر جان شوم + اے عدو شرم و اندیشہ بیا + کہ دریدم پردۂ شرم و
حیا + اے ہمیشہ خواب جان از جادوے + سخت دل یارا کہ در عالم توئی + ہین گلوے صبر گیر دمی فشار + تا خنک
گردد دل عشق اے سوار + تا نسوزم کے خنک گردد دلش + اے دل ما خاندان و منزلش + خانۂ خود را
نیسوزی بسوز + کیست آنکس کو بگوید لا تجوز + خوش بسوز اینخانہ را اے شیر مست + خانہ عاشق چنین
اولٰیتر ست + بعد ازین من سوز را قبلہ کنم + زانکہ شمع من بسوزش روشنم + خواب را بگذار امشب اے
پدر + یک شبے در کوے بیخوابان گذر + بنگر اینہارا کہ مجنون گشتہ اند + ہمچو پروانہ بوصلت کشتہ اند + بنگر این
کشتی خلقان غرق عشق + اژدہاے گشتہ گوئی حلق عشق + اژدہاے ناپدید و دلربا + عقل ہمچو کوہ را او کہربا + عقل
ہر عطار کاگہ شد ازو + طبلہا را ریخت اندر آب جو + رو کزین جو بر نیائی تا ابد + لم یکن حقا لہ کفوا احد + اے
مزور چشم بکشا و ببین + چند گوئی من ندانم آن و این + اژدہاے زرق بحر و سے پر آ + در جہان حی و قیوم
درآ + تا کمی منیم ترا بیتم شود + این ندا نہمات پیدا نم شود + بگذر از مستی و مستی بخش باش + زین تلون نقل کن
در استواش + چند نازی تو بدین مستی بست + بر سر ہر کوے چندین مست است + المعنٰی اوپر فرمایا ہی کہ جب
مین سلسلہ تدبیر کا توڑ چکا ہون تو زنجیر کیا کریگی ہان وہ زلف جو میرے نگار مقبل کی ہی وہ کافی ہوگی تمواۓ سکے جو
ورزنجیرین ہین اگر وہ تو لائیگا تو سیکڑون توڑ ڈالونگا اسلیئے کہ اے برادر عشق وناموس دونون باہم ٹھیک
نہین پڑتے ہین بس اے عاشق تو ناموس کے دروازہ پر بھی مت کھڑا ہوانہ ٹھیرکے جانیو تو کیا معنی آب
جاتے ہین کہ بالفعل وہ وقت آگیا کہ مین عریان ہوجاؤن دوسرا مصرع بیان عریانی کا ہی یعنے اس جسم کو بو
نفس ہی چھوڑ دون اور سراسر جان ہوجاؤن اے روح مجرد لہذا اے دشمن شرم واندیشے کے جو عشق ہی آکر
ب مین نے پردہ شرم وحیا کا پھاڑ ڈالا اے فلان تو ہمیشہ خواب جان ہی بسبب جادوگری نفس کے جسنے
تیری جان کو سولار کھا ہی بس خواب جان ہی ہوگیا ہی اور اے یار تو ایسا سخت دل ہی کہ تیری شان مین یہ کہون
کہ سارے عالم مین سخت جان تو ہی ہی اور کوئی نہین ہی خبردار ہو اور گلا صبر کا دبا تا اے سوار دل عشق کا
ٹھنڈا ہو اسواسطے کہ ہم جبتک نہین جلینگے اُسکا دل ٹھنڈا نہین ہوگا اور حالانکہ یہ اے فلان جو ہمارا دل ہی

وہی اسکا خانہ اور گھر ہی بس عشق سے خطاب کرتے ہین کہ اگر تو اپنے گھر کو جلاتا ہی تو جلا کون ایسا ہی جو تجھسے
تا بچونہ کسکے یعنے اپنا گھر آپ جلانا جائز نہین ہی لاجرم اے شیر مست خوشی سے اپنے گھر کو جلا بیشک گھر
عاشق کا جلا ہی بہت اچھا ہوتا ہی اور جب یہ حال ہی تو مین سوز کو اپنا قبلہ و کعبہ بناؤنگا اس سبب سے کہ مین
شمع ہون اور شمع سوز ہی مین روشن ہوتی ہی اے پدر تو اس رات خواب کو ترک کر اور ایک رات تو بجوا ہون
کے محلہ مین چلکے اُن لوگون کو جو مجنون ہو رہے ہین اور پروانہ کی طرح اُسکے وصل کے کشتہ ہین دیکھ اور غور کر
کہ کیسی اس مخلوق نے کشتی اپنی بحر عشق مین غرق کی ہی اور کیسا حلق عشق کا اُنکے حق مین اژدہا ہوکے انکو نگل گیا
ہی اور کیسا اژدہا کہ خود تو ناپدید ہی اور ہی دریا اور عقل ایچون کوہ کا کہربا یعنے کیسی ہی عقل کوہ جیسی ہو اُسکے سامنے
کاہ ہی اور یہ اس کاہ کا کہربا دیکھو فرید الدین عطار کو اور ایک وہ کیا جس عطار کی عقل اس سے آگاہ ہوئی اُنہنے
سارے ڈبے ادویات کے آب جو مین بہا دیے اور اس مرض کو اختیار کیا بس جا تو بھی اس جو کو ایسا اختیار
کر کہ ابد تک نہ نکلے اور جنہنے اس جو کو اختیار کیا قسم ہی حق کی وہ ایسا ہو جاتا ہی کہ اسکا بھی کوئی کفو نہین ہوتا یعنے
مقام بقا باللہ کو پہونچتا ہی اب فرماتے ہین اے مکار مرد ذرا آنکھین کھول اور دیکھ یہ کبتک کہیگا کہ مین کسیکو
نہین جانتا نہ اسکو نہ اسکو تو مکر کی وبا مین پڑا ہی اُس سبب سے محروم ہی بس اس محرومی سے نکل اور اس جہان
مین جو حی قیومی کا ہی یعنے ہمیشہ زندگی اور دوام قیام کا اسمین داخل ہو تو یہ جو تو کہہ رہا ہی نمی بینم یہ تیری بینم
ہو جاے اور جو تو بہت سی نمیدانم کرتا ہی یہ سب میدانم ہو جائین یعنے جو نہین دیکھتا ہی دیکھنے لگے اور
جو نہین جانتا ہی جان جاے اُس مستی کو چھوڑ اور مستی بخش بن یعنے اورون کو دیدے اور اُس رنگ بدلنے سے
راستی و استوا مین انکی نقل کر اس مستی ناچیز پر اپنی کبتک ناز کریگا دیکھتا نہین گلی گلی اُسکے کتنے مست پڑے
ہین تو کیا چیز ہی قولہ گر دو عالم پر شود از مست یار + جملہ یک ہستند و آن یک نیست خوار + این ز بسیار ے
نیاید خوارے + خوار کہ بود تن پرستی نارے + گر جہان پر شد ز تاب نور مہ + کے کساد آید بر صاحب ولہ
گر جہان پر شد ز نور آفتاب + کے شود خوار آن تف خوش التہاب + لیک با این جملہ بالا تر خرام +
چونکہ ارض اللہ واسع بود و رام + گرچہ این مستی چو باز اشہب ست + بر تراز وے بر زمین قدس ہست +
مست ز ابرار و مقرب زان بہست + ہر مقرب شیر او چون روبہ ست + رو سرافیلے شو اندر امتیاز +
در دمندہ روح و مست مست ساز + مست را چون دل مزاج اندیشہ شد + این نہ دانم دان ندانم
پیشہ شد + این نہ دانم وان نہ دانم بہر چیست + تا بدانی آنکہ میدانیم کیست + نفی بہر ثبت باشد در سخن +
نفی بگذار و ز ثبت آغاز کن + ہست این و ہست آن ہین واگذار + آنکہ آن ہست ست آنرا پیش آر + نفی
بگذار و بہان ہستی پرست + این بیاموز اے پدر زان ترک مست + بگذر از نفی اے پسر ہستی طلب + این بیاموز

، پسران ترک و ب اللغات وله لفحتین عشق و خشم و سرگشتگی اشہب سفید مزاح شوخی و خوش طبعی ترب بالفتح
ندید نرم رفتن المعنی اگر دونون جہان یار کے مستون سے بھر جائین تووہ سب ایک ہی ہین بنظر توحدا در
بھی انمین خوار نہین یہ نہین ہی کہ بسیاری سے خوار ہو جائین جیسے کثرت شی مین اُس شی کی ناقدری ہو جا
نہین خوار وہ ہی جو تن پرست پیٹ دوزخی ہی اگرچہ سارا جہان روشنی نور ماہ سے بھرا ہی تو جو صاحب عشق
سکے عشق مین کب کسا دخل کرسکیگا یا اگر جہان نور آفتاب سے بھرا ہی تو عاشق کے دل مین جو گرمی عشق
بھڑک رہی ہی وہ کب خوار ہو جائیگی ایسا ہی انکا حال کثرت و بسیاری مین ہی لیکن تو با وصف ان سب
ن کے انھین پر اکتفامت کر خوب بڑھکے خرام کر جبکہ ارض اللہ سی وسیع شی تیری مطیع و رام ہو گئی پھر
ن رکتا ہی اگرچہ یہ مستی بھی ایسی ہی جیسے باز سفید اے نایاب مگر اس سے بڑھکے مستی وہ ہی جو زمین قدس
و ہر چند ابرار سے مقربین کا رتبہ بڑھکے ہی جیسا کہ حسنات الابرار سیئات المقربین کہا ہی یعنے جو نیکیاں ن
ن کی ہین وہ برائیاں مقربون کی ہین لیکن مست ابرار و مقرب دونون سے بڑھکے ہی کہ ہر مقرب جو شیر
تا ہی وہ اُسکے آگے روباہ ہی تو جا اور اُنکی امتیاز و تمیز مین اسرافیل ہو جا کہ انمین دمندہ روح کا اور مست
ست بنانیوالا کون ہی مست کا حال یہ ہی کہ جب وہ خوش طبعی مین آجاتا ہی تو این ندانم دان ندانم
تا پیشہ ہو جاتا ہی لیکن یہ بھی جانا کہ این ندانم دان ندانم یہ اُسکا کسواسطے ہوتا ہی اور کیون کرتا ہی یہ اسواسطے
ہی تا تو یہ بات جانے کہ جسکو ہم جانتے ہین وہ کون ہی اور اُسکی حقیقت کیا ہی دیکھ تو نفی واسطے اثبات کے
م مین ہوتی ہی یعنے جب نفی شی کی کیجائیگی اثبات حاصل ہوگا بس تو نفی کو چھوڑ اثبات سے شروع کر یہ جو
ین و آن کو ہست جانتا ہی کہ یہ ہی اور وہ ہی یہ کوئی ہست نہین ہین خبردار ان سکو چھوڑ دے اور وہ جو
ت اصلی و واقعی ہی اُسکو اپنے سامنے رکھ بس نفی کو چھوڑ کے جو ہستی ہی اسی کی پرستش کر اور اس بات کو
ے پدر اُس ترک مست سے سیکھ پھر فرماتے ہین کہ نفی کو چھوڑا اور ہستی کو ڈھونڈھا اور اسبات کو اے پسر
ں ترک نرم رفتار سے سیکھ ترک مست مراد مست سے ہی ترک و ب عبارت سالک سے اسلیے کہ مست مین
تیزی و تندی ہی سالک مین نرمی و آہستگی

تدعا ترک مخمور کا واسطے مطرب کے وقت صبوح کے معنی حدیث ان اللہ تعالی شرابا لاولیائہ اذا
بوا سکروا و اذا سکروا طربوا و قولہ تعالی ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجہ کافورا معنی حدیث
لک اللہ تعالی کیواسطے شراب ہی اُسکے اولیاؤن کیواسطے جب وہ پی لیتے ہین نشہ مین ہو جاتے ہین
جب نشہ مین ہو جاتے ہین طرب چاہتے ہین معنی آیت کے بیشک ابرار شراب پیتے ہین اُن پیالون سے
امزاج کافور ہی اے خوشبو و سرد بیت این می کہ تو میخوری حرامست + ما می نخوریم جز حلالی +

بیت۔ جہد کن تا زنیست ہست شوی + وز شراب خدائے مست شوی

قولہ عجمی ترکی سحر آگاہ شد + وز خمار خمر مطرب خواہ شد + مطرب جان مونس مستان بود + نقل و قوت قوت مست
آن بود + مطرب ایشان راسوے مستی کشد + باز مستی از دم مطرب چشد + آن شراب حق بدان مطرب بود + وین شراب
تن ازین مطرب خرد + ہر دو گر یکنام دارد در سخن + لیک فرقست این حسن تا آن حسن + اشتباہے ہست لفظے در میان + لیک خود
کو آسمان کو ریسمان + اشتراک لفظ دائم رہزنست + اشتراک گبر و مومن در تنست + جسمہا چون کوزہاے بستہ سر + تا کہ در ہر کوزہ
چہ بود اے پسر + کوزۂ این تن پر از آب حیات + کوزہ آن تن پر از زہر ممات + گر بمظروفش نظر داری شہی + ور نظر فش
عاشقے تو گمرہی + لفظ را مانندۂ این جسم دان + معنیش را اندرون مانند جان + دیدۂ تن دائما تن بین بود + دیدۂ
جان جان پر فن بین بود + پس ز لفظ نقشہاے مثنوی + صورتش ضالست و ہادی معنوی + در نبی فرمود
کاین قرآن ز دل + ہادی بعضے و بعضے را مضل + اللہ اللہ چونکہ عارف گفت می + پیش عارف کے بود
معدوم شے اللغات عجمی نادان و غیر فصیح المعنی ایک ترک عجمی صبح کو بیدار ہوا اور خمار شراب سے مطرب کا
خواہان ہوا اور جو مست خدا کے ہین اُنکی مطرب اُنکی جان ہی اور اُنکی گزک اور قوت و قوت وہی جان اُنکا
مطرب کہ جان ہی اول تو اُنکی مستی کی طرف کھینچتا ہی پھر مستی دم مطرب چکھتا ہی وہ شراب حق اُس مطرب سے حاصل
کرتا ہی اور یہ یعنے مست دنیا کا شراب تن کی اس مطرب سے خریدتا ہی اگرچہ دونون کا نام ایک ہی یعنے وہ بھی
مطرب یہ بھی مطرب کلام مین دونون مطرب کہلاتے ہین لیکن حسن صباح سے حسن رفتک بڑے فرق ہین ایسے ہی
ان دونون مطربون مین صرف مشابہت لفظی دونون کے درمیان مین ہی لیکن ریسمان کہان آسمان کہان یہ اشتراک
لفظ کا ہمیشہ رہزن ہی ایسے ہی اشتراک جسمانی گبر و مومن کا ہی کہ دونون کے جسم یکسان ہین جسم مخلوق کے
ایسے ہین جیسے کوزے سربستہ اب اے پسر کیا معلوم کہ ان کوزون سے ہر ایک مین کیا بند ہی چنانچہ ایک کے
تن کا کوزہ تو آب حیات سے بھرا ہی اور اسکے تن کا کوزہ زہر ممات سے بھرا ہی یعنے عاشقان خدا جو ہمیشہ زندہ
و قایم ہین اور اہل دنیا جو فانی و ہالک ہین اگر تو اس کوزہ کے مظروف پر نظر رکھے ہوے ہی جب تو پادشاہ
ہی اور جو ظرف پر عاشق ہی تو گمراہ مظروف عبارت جان سے ظرف مراد جسم سے ایسے ہی لفظ کو مانند اس
جسم کے جان اور معنی کو ایسا جان جیسے جان بس دیدے تن کے ہمیشہ تن بین ہوتے ہین اور دیدے
جان کے ہمیشہ جان پر فن کو دیکھتے ہین تمہ الفاظ و نقشون سے مثنوی صورۃً تو ضال ہی اور معناً ہادی حق تعالیٰ نے
قرآن مین بھی فرمایا ہی کہ یہ قرآن از روے دل ہر کسیکے جیسا جسکا ہو کسیکے لیے ہادی ہو کسیکے لیے بہکانے والا یضل بہ
کثیراً و یہدی بہ کثیراً بہت اُس سے گمراہ ہوتے ہین اور بہت اُس سے راہ پاتے ہین آپ فرماتے ہین کہ اللہ
اللہ عارف کا می کہنا جسوقت کہ وہ می کہتا ہی بس اسکے سامنے کوئی شے معدوم کب ہوتی ہی سوا باقی کے اسکے لیے

الیسی بقاہی قولہ فہم تو چون بادۂ شیطان بود + کے ترا فہم مے رحمن بود + این دو انبازند مطرب با شراب + این بدان آن بدین دارد شتاب + پر خماران از دم مطرب چرند + مطربان شان سوے میخانہ برند + آن سر میدان واین پایان اوست + دلشدہ چون گوے در چوگان اوست + در سر انچہ ہست گوش آنجا رود + در سر از صفراست آن سودا شود + بعد ازان این دو بہ بیہوشی روند + والد و مولود آنجا یک شوند + چونکہ کردند آشتی شادی و درد مطربان را ترک ما بیدار کرد + مطرب آغاز ید بیتی خوابناک + کہ انلنی الکاس یا من لا اراک + انت وجہی لا عجب ان لا اراہ + غایۃ القرب حجاب الاشتباہ + انت عقلی لا عجب ان لم ارک + من وفور الالتباس المشترک + حیث اقرب انت من حبل الورید + لم اقل یا یا ندار اللبعید + بل اغالطہم انادی فے القفار + کے لاکتم من بعی ممن اغار + این سخن پایان ندارد اے عزیز + بشنو اکنون نکتہ الصاحب تمیز + المعنی یعنے عارف کی مراد تو وہ محو ہی جو باقی ہونہ یہ مے فانی اور تیری فہم مین بھی مے شیطانی جی ہوئی ہی پھر تجھکو فہم مے رحمانی کا جو مقصود عارف ہی کیسے ہو یہ دونون یعنے مطرب اور شراب باہم شریک ہین کہ مطرب شراب کی طرف اور شراب مطرب کی طرف دوڑتی ہی اور ایک دوسرے کے طالب ہوتے ہین چنانچہ خمار والے تو دم مطرب سے غذا پاتے ہین اے لطف وسرور اور مطرب انکو میخانہ کی طرف لیجاتے ہین یعنے رغبت شراب کی دلاتے ہین تا کیف زیادہ ہو پس دم مطرب تو اس میدان مستی کا سرا ہی اور شراب اسکی انتہا اور یہ عاشق دلشدہ ایسا ہی جیسے چوگان کے سامنے گیند جدھر چاہے ادھر پھینک دے لہذا جسکے سر مین جو کچھ ہی اُسکے کان اُدھر ہی کو جا لگتے ہین اے موافق اپنے مادہ کے یعنے اگر سر مین صفرا ہی تو محترق ہو کے سودا ہو جاتا ہی صفرا مراد عشق سے ہی بلحاظ حدت و حرارت کے بعد اس عمل کے جو بمقتضاے مادہ کے ہوتا ہی دونون بیہوش ہو جاتے ہین ایسے کہ باپ بیٹے مین کچھ فرق وامتیاز نہین رہتا دونون یکسان ہوتے ہین آب جو ہمارے ترک نے دیکھا کہ اسمین شادی و درد دونون باہم صلح اور ملت کر لیتے ہین ان بیہوشون کو شادی وغم دونون کی خبر نہین رہتی لہذا مطربون کو جگا دیا تا بیخود ہو جائین آور مطرب نے ایک بیت خوابناک اے بیہوش کرنے والی شروع کی چنانچہ معنی اشعار عربیہ کے یہ ہین کہ اے وہ کوئی کہ تجھکو مین نہین دیکھتا ہون جام شراب کا مجھکو دے تو میری صورت ہی اور کچھ عجب نہین جو مین اپنی صورت کو نہین دیکھتا تیرا میرا جو نہایت ہی قرب ہو گیا ہی لا بد اشتباہ حجاب ہو رہا ہی کہ اپنی صورت کو تیری صورت جانون یا تیری صورت کو اپنی تو میری عقل ہی اور کچھ عجب نہین کہ مین تجھکو نہین دیکھتا بسبب کثرت التباس مشترک کے یعنے بہت سے ایک لباس والے اسمین ہین اس حیثیت سے کہ تو رگ گردن سے قریب تر ہی مین تجھکو یا کے ساتھ ندا بھی نہین کرتا اسلیے کہ یا حرف ندا کا واسطے بعید کے ہی بلکہ غلطی مین ڈالتا ہون ان خیالون کو اور ندا کرتا ہون جنگلون مین تا چھپاؤن مین اُسکو جو میرے ساتھ ہی اُنسے جنسے رشک وغیرت کرتا ہون

فرماتے ہین اے عزیز اس سخن کی تو پایان نہین بس اے صاحب تمیز ایک نکتہ مجھ سے سن

آنا ایک نابینا کا خانہ آنحضرت مین اور بھاگنا عائشہ رضی اللہ تعالی کا اور چھپ جانا

قولہ اندر آمد پیش پیغمبر ضریر + کای نوابخش تنور از ہر خمیر + اے تو میر آب و من مستسقیم + مستغاث المستغاث اے ساقیم + چون درآمد آن ضریر از در شتاب + عائشہ بگریخت بہر احتجاب + زانکہ واقف بود آن خاتون پاک + از غیوری رسول رشکناک + ہر کہ زیباتر بود رشکش فزون + زانکہ رشک از ناز خیزد یا بنون + گندہ پیران شوے را قما دہند + چونکہ از پیری و زشتی آگہند + چون جمال احمدی در ہر دو کون + کے بدست از فر یزدانیش عون + نازہای ہر دو کون او را رسد + غیرت آن خورشید صد تو را رسد + کہ در افگندم بکیوان گوے را + سر کشید اے اختران رو را + در شعاع بے نظیرم لا شوید + ورنہ پیش نور من رسوا شوید + از کرم من ہر شبے غائب شوم + کے روم الا نمایم کہ روم + تا شما بی من شبے خفاش وار + پرزنان پرید گرد این مطار + ہمچو طاوسان پرے عرضہ کنید + باز سست و منکر و معجب شوید + بنگرید آن پاے زشت از امتیاز + ہمچو چارق کہ بود شمع ایاز + رو نمایم صبح بہر گوشمال + تا نگردید از منے ز اہل شمال + ترک کن زیرا دراز ست این سخن کردست اندر درازی

اللغات ضریر نابینا نوا توشہ مستسقی استسقا والا اور وہ ایک مرض ہو کہ جس سے پیاس نہین بجھتی قما بالضم و تشدید میم نام دوا کہ باہ بڑھاتی ہو گندہ پیر زال و عجوز مطار بفتح جائے پرواز معجب متکبر المعنی ایک اندھا پاس پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے آیا اور کہا اگرچہ تنور ہر کسیکو نوا بخشتا ہو لیکن تم وہ ولی نعمت ہو کہ جہان کمین تنور ہو اور انکی نوابخشی ہر قسم و ہر خمیر کی سب تمھاری بدولت ہو جیسا کہ کہا ہو ع ولی نعمت مرغ خواران خاک + ایسے ہی تم میر آب ہو اے مالک آب اور ہم مستسقی ہیں اے ساقی تجھسے اپنی فریاد کرتا ہون اور فریادرسی چاہتا ہون چونکہ نان و آب یہی دونون مادہ حیات حیوانات کے ہین لہذا دونون کا مالک آپکو کہا الغرض جب وہ اندھا دروازہ سے داخل ہوا حضرت عائشہ بھاگین تا پردہ کرین اسلیے کہ وہ خاتون پاک واقف تھین کہ آنحضرت بڑے غیور اور رشکناک ہین اب مقولات انکے ہین کہ جو کوئی زیباتر ہو اسکا رشک بھی عاشق کو فزون تر ہوتا ہو اس سبب سے کہ اے بیٹون رشک ناز سے پیدا ہوتا ہو بنون جمع ابن یعنے پسر یعنے جب معشوق بے پروائی و استغنا عاشق سے کرتا ہو بڑھیان شوہرون کو قما دیتی ہین تا باہ بڑھے کیونکہ پیری و زشتی سے انکی خبردار ہین لہذا حضرت عائشہ بھی بلحاظ شدت غیرت و رشک آنحضرت کے چھپین کہ خبردار تھین بس جبکہ جمال احمدی ایسا ہو کہ دونون جہان مین کوئی اس رتبہ کا نہ ہوا کہ جسکو فر یزدانی سے انکی سی مدد ملی ہو اور ایسی زیبائی و ادا کہ جنسے پائی ہو پس ناز بھی دونون جہان کے انھین کو زیبا ہین اور انھین کا حق ہو اور غیرت اس خورشید کی جو فر یزدانی ہو

اس چیز مین بھی جو سوتھون مین چھپی دیکھی ہوگی اسکو بھی پہونچیگی اور کہیگی کہ مین نے اپنی گیند کو میدان پر ڈالا ہو جو سب ہی سیارون سے اونچا ہو یعنے فلک ہفتم پر آب اے ستارو اپنے اپنے منہ اس سے چھپاؤ میری شعاع بے نظیر مین آپکو نیست و نابود کردو ورنہ ظاہر ہوگے تو رسوا ہوگے مین تمپر کرم کرتا ہون جو ہر شب غائب ہوجاتا ہون تمکو یہ معلوم ہوتا ہو کہ مین چلا جاتا ہون لیکن مین کب کہین جاتا ہون تا تم میری عدم موجودی مین جگنو کی طرح رات مین پر مار مارکے گرد اس مطار یعنے عالم دنیا کے خوب اڑا ئین اڑاؤ طاؤسون کے مثل اپنے آپکو پری کرو جیسے کہ زمان جاہلیت مین کفار نا ہنجار کہ جو مثل ستارون کے اونچے واعلے تھے یہ کیفیت عرض کرلو پھر سست و منکر و مغرور ہوجاؤ پھر اپنے پانون بد دیکھو اور امتیاز کرو جیسے چارق ایاز کے حق مین شمع ہوگیا تھا بس اب رات کہ مراد ایام جاہلیت سے ہو تو یون تیر کرو صبح کہ عبارت زمان نبوت سے ہو تمھاری گوشمال کے لیے ظاہر ہوگا تا تم غرور کے مارے اہل شمال سے ہوجاؤ یعنے دوزخیون سے جنکے بائین ہاتھ مین نامہ اعمال دینگے آپ فرماتے ہین کہ یہ داستان بہت دراز ہو اسکو چھوڑدے اسلیے کہ حکم کرنے والے نے درازی سخن سے منع فرمایا ہو اور وہ امر کن آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین جنھون نے فرمایا ہو خیر الکلام ما قل ودل بہترین کلام وہ ہو جو قلیل ہو اور کثیر پر دلالت کرے

امتحان کرنا رسول کا حضرت عائشہ کو کہ وہ تمھین نہین دیکھتا پھر کیون چھپتی ہو

قولہ گفت پیغمبر برای امتحان + او نمی بیند ترا کم شو نہان + کرد اشارت عائشہ با دستہا + او نہ بیند لیک من بینم ورا + غیرت عقل ست بر خوبی روح + پر ز تمثیلات و تشبیہ اے نصوح + با چنین پنہانیے کین روح راست + عقل بر روے ہمچنین رنگین چراست + از کہ پنہان میکنی ای رشک خو + اینکہ پوشیدہ است نورش روے او + میرود بے روے پوش این آفتاب + فرط نورا وست نورش را نقاب + از کہ پنہان میکنی اے رشک ور + کآفتاب او را نمی بیند اثر + رشک از ان افزون ترست اندر تنم + کز خودش خواہم کہ پنہانش کنم + ز آتش رشک گران آہنگ من + با دو چشم و گوش اندر جنگ من + چون چنین رشکیست اے جان و دل + پس دہان بر بند و گفتن را بہل + ترسم ار خامش کنم آن آفتاب + از سوے دیگر بدراند حجاب + در خموشی گفت ما اظہر شود + کز منع آن میل افزون تر بود + گر بغرد بحر غرش کف شود + جوش احببت لان اعرف بود + حرف گفتن بستن آن روزنست + عین اظہار سخن پوشیدن ست + بلبلانہ نعرہ زن بر روے گل + تا کنی مشغول شان از بوے گل + تا بقل مشغول گردد گوش شان + سوے روے گل نپرد ہوش شان + پیش آن خورشید کو بس روشن ست + در حقیقت ہر دلیلے رہزنست + **المعنی** جب حضرت عائشہ بھاگ کے اس اندھے سے چھپین آنحضرت نے امتحانا فرمایا کہ وہ تمکو دیکھتا ہی نہین ہی پھر تم چھپتی کیون ہو حضرت عائشہ نے ہاتھون سے اشارت کی نہ زبان سے کہ وہ اگر چہ

بسن رے کہ گو وہ مجھکو نہین دیکھتا مین تو اُسکو دیکھتی ہون آپ مقولات اُنکے ہین عقل کی غیرت خوبی روح پر ہی اور اے نصوح ایسی کہ تمثیلون تشبیہون سے بھری ہوئی یعنے اُسکی بجد تمثیلین اور تشبیہین ہین لیکن عجب یہ کہ اس قسم کی نہانی و پوشیدگی نور روح کو ہی کہ نظر ہی نہین آتی پھر اسپر عقل ایسی رشک والی کیون ہو رہی ہی آے عقل رشک خواب کس سے تو اسکو چھپاتی ہی جس حال مین اُسکے نور ہی نے خود اُسکا منھ چھپایا ہی دیکھ تو آفتاب کیسا بے روپوش کے پھرتا ہی لیکن فرط نور ہی اُسکا روپوش ہی کہ کثرت نور سے کوئی دیکھ ہی نہین سکتا آپ کس سے تو اسکو چھپاتی ہی کہ آفتاب جیسا نورانی جوہر شی کو ظاہر کر دیتا ہی اُسنے تو کہین اسکا اثر پایا ہی نہین یہ خود اُنسے پوشیدہ ہی پھر تو اے رشک ور کس سے چھپاتی ہی آپ فرماتے ہین کہ میرے تن مین خود ایسا رشک کہ خود چاہتا ہون کہ آپسے بھی اسکو چھپاؤن یعنی روح کو میرے رشک کی آگ سے جو نہایت ہی گران آہنگ ہی اے گران سپاہ صرف میری دو چشم و دو گوش کے ساتھ تو لڑ رہی ہی اور کہتی ہی کہ جب تجھکو ایسا رشک ہی تو ایجان و دل تو منھ بند کرلے بولنا چھوڑ دے آخر یہ گفتگو بھی تو اُسی روح کا اظہار ہی مین نے کہا خاموش ہونے مین مجھکو یہ ڈر ہی کہ وہ آفتاب اور کسی طرف سے نہ حجاب کو پھاڑ ڈالے اور وہ خموشی جو اپنی گفت سے ہم اختیار کرین تو ہمین وہ اور بھی ظاہر تر ہو کیلیے کہ جس بات کے کہنے یا کرنے سے کسی کو تو یا کوئی منع کرتا ہی تو اکثر اسکو رغبت اُسکے کہنے اور کرنے کی بہت بڑھجاتی ہی اگر دریا غراتا شور مچاتا ہی حتی کہ منھ مین جھاگ بھر لاتا ہی اُس جوش مین احببت ان اعرف فخلقت الخلق کہتا ہی یعنے اسواسطے غراتا ہون کہ اپنا پہچانا جانا مجھکو پسند ہی علی ہذا روح بھی تو قطرہ اُسی دریا کا ہی وہ کیسے خاموش ہوے یہ مقتبس ہی حدیث قدسی کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق سے لہذا گفتگو کرنا خاموش ہونا ہی اس روزن کا بند کرنا ہی اللہ مین اظہار سخن کا اُسکا چھپانا ہی لہذا بلبلون کی طرح نعرہ روے گل پر مار تو بوے گل سے انکو پھیر کے اپنی طرف مشغول کرلے اور جب وہ تیرے گفت و کلام کی طرف کان لگا دینگے پھر اُنکا ہوش روے گل کیطرف نہین اڑیگا الغرض سامنے اُس خورشید کے کہ وہ نہایت روشن ہی درحقیقت ہر دلیل خود اپنی ہی راہ مار ہی بقول مشہور عیان را چہ بیان

شروع کرنا مطرب کا بزم امیر ترک مین یہ غزل شعر گلے یا سو سنے یا سرو یا ماہی نمیدانم + ازین آشفتۂ بیدل چہ میخواہی نمیدانم + اور غصہ ہونا امیر ترک کا

قولہ مطرب آغاز ید خود ترک مست + در حجاب نغمہ اسرار الست + من ندانم کہ تو ماہے یا وثن + می ندانم کہ چہ جوئی از من + می ندانم تا چہ خدمت آرمت + تن زنم یا در عبارت آرمت + اے عجب گر نیستی از من جدا + می ندانم تو کجا و من کجا + می ندانم کہ مرا چون میکشی + گاہ بر در گاہ در خون میکشی + ہمچنین لب در ندانم باز کرد + می ندانم می ندانم ساز کرد + چون ز حد شد می ندانم از شگفت + ترک ما را زین حرارت دل گرفت + بر جہید آن ترک و دبوسی کشید

علیها بر سر مطرب دوید + گرز را بگرفت سرهنگی بدست + گفت مے مطرب کشی اینم بدست + گفت این تکرار
بجد و مرش + کوفت طبعم را بکوبم بر سرش + قلتبانا می ندانی که مخور + زانکه میدانی بگو مقصود بر + آن بگو اے
بج که میدانیش + می ندانم می ندانم درمکش + چون بگویم از کجائی بے مری + تو بگوئی نے ز بلخ تر هری + نے
ہندوئی زے روم ونے ز چین + نے ز شام ونے عراق و باردین + نے ز بغداد و نہ موصل نہ طراز + در کشی
ر نے و نے راہ دراز + خود بگو تا از کجائی بازرہ + ہست تنقیح مناط اینجا نگہ + یا بپرسم کہ چہ خوردی ناشتاب +
بگوئی نے شراب ونے کباب + نے بقول ونے پنیر ونے بصل + نے ز شیر ونے ز شکر نے عسل + نے قدید
نے ثرید ونے عدس + انچہ خوردی آن بگو تنہا و بس + اللغات وش تفحتین بت مر شمار گنج بکاف فارسی
حمق قدید گوشت خشک ثرید ہندی ستو مناط مجاز امطلب و مقصد باردین نام شہر ما علیہا محصل و خلاصہ
جنی مبہم مری ستیز المعنی یعنے جب مطرب اس ترک مست کے پاس جسکا ذکر اوپر شروع کیا تھا آیا اور نغمہ
لے پردہ مین اسرار الست کی اسنے شروع کی یعنے کہنے لگا کہ مین نہین جانتا تو ماہ ہی یا بت ہی اور نہین جانتا
نو مجھسے کیا چاہتا ہی مین نہین جانتا کہ تیری کیا خدمت بجالاؤن خاموش ہوجاؤن یا کچھ بیان کرون تو کہتا ہی
مین تجھسے بموجب اقرب من حبل الورید کے جدا نہین ہون لیکن مین تعجب مین ہون کہ تو کہان ہی اور مین
ا ہون مین نہین جانتا کہ مجھکو تو کیون قتل کرتا ہی کبھی درگاہ مین مجھکو خون مین ڈبوتا ہی غرض ایسے ہی
ن مطرب نے لب ندانم مین کھولے اور می ندانم می ندانم شروع کیا جب می ندانم اسکا حد سے بڑھگیا
تعجب کے مارے اس ترک مست کا دل حرارت غصہ سے گھٹ گیا بس وہ ترک اچھل پڑا اور ایک
ر اسپر تانا حاصل یہ کہ گرز تانکے اسپر دوڑا گرز کو ایک سپاہی نے پکڑ لیا اور کہا نہین ایسا مت کر مطرب کا
نا اسوقت مین بہت برا ہی کہا یہ جو بار بار بحد و بیشمار می ندانم کہہ رہا ہی اس می ندانم نے میری طبیعت کو
ن ڈالا مین اسکے سرکو کچلونگا اے بھڑوے جب تو نہین جانتا ہی اور کہتا ہی می ندانم تو پھر گہ کیون کھاتا ہی
بات کہ جسکو جانتا ہی وہ کہہ تا مطلب حاصل کرے اے احمق نادان وہ کہ جسکو جانتا ہی می ندانم
ندانم بہت سی لمبی دراز مت کھینچے جا جب مین بے ستیز کہتا ہون تو کہان کا رہنے والا ہی تو کہتا
نہ بلخ سے ہون نہ ہرات سے نہ ہندوستان نہ روم نہ چین سے نہ شام و عراق نہ باردین سے اور
بغداد نہ موصل نہ طراز سے بس ایسی ہی سے نے مین بڑی لمبی راہ طے کرتا ہی یہ کیون نہین کہدیتا کہ فلان
رسے ہون تا خلاص پاجائے اسواسطے کہ بیان تو تنقیح مطلب کی ہی یا تجھسے پوچھتا ہون کہ تو نے
ناب مین کیا کھایا تو کہتا ہی نہ شراب نہ کباب نہ نقل و گزک نہ کوئی قسم بقول نہ پنیر نہ پیاز نہ شیر نہ شکر
نہد نہ گوشت خشک نہ ستو نہ مسور یہ داستانین کیون ہانکتا ہی مین کہتا ہون کہ کیا کھایا فقط وہی بتا

جو تونے کمایا ہو بس اور کچھ مت کہہ

درمعنی موتوا قبل ان تموتوا مر و قبل مرنے سے تفسیر بیت حکیم سنائی کیلئے شعر بمیرا سے دوست پیش از مرگ اگر می زندگی خواہی + کہ ادریس از چنین مردن بہشتی گشت پیش از ما +

قولہ این سخن جاے دراز ابہر چیست + گفت مطرب آنکہ مقصودم خفیست + میر دا ثبات پیش از نفی تو نفی کردم تا بماے ز اثبات بو + در نوا آرم بنفی این ساز را + چون بمیری مرگ گوید راز را + جان بسے کندی و اندر پردہ + زانکہ مردن اصل بدنا وردہ + تا نمیری نیست جانکندن تمام + بے کمال نردبان نائی ببام + چون ز صد پایہ دو پایہ کم بود + بام را کوشندہ نامحرم بود + چون رسن یک گز ز صد گز کم بود + آب اندر دلو از چہ کے رود + غرق این کشتی نیابی اے امیر + تا کہ ننہی اندر و من الاخیر + من آخر اصل دان کان طارق ست کشتی وسواس و غی را فارقست + آفتاب گنبد ازرق شود + کشتی ہش چونکہ مستغرق شود + چون نمردی گشت جانکندن دراز + مات شو در صبح اے شمع طراز + تا نہ گشتند اختران ما نہان + دان کہ پنہانست خورشید جہان + گرز بر خود زن منی بر خود شکن + زانکہ پنبہ گوش آمد چشم تن + گرز بر خود میزنی ہم اے دنی + عکس تست اندر فعالم این منی + عکس خود در صورت من دیدہ + در قتال خویش در پیچیدہ + ہمچو آن شیری کہ در چہ شد فرو + عکس خود را خصم می پنداشت او + نفی ضد ہست باشد بیشکی + تا ز ضد ضد را بدانے اندکے + این زمان جز نفی ضد اعلام نیست + اندرین نشاء بے بیدام نیست + بے حجابت باید آن اے ذو اللباب + مرگ را بگزین و بردر آن حجاب + نے چنان مرگی کہ در گورے روے + مرگ تبدیلے کہ در نورے شوی + مرد چون بالغ شد آن طفلے بمرد + رومی شد صبغۂ زنگی سترد + خاک زر شد ہیئت خاکی نماند + غم فرح شد خار غمناکی نماند + اللغات من الاخیر وہ بوجھ جو بعد بار برداری کشتی کے کسی قدر زیادہ کرنے سے کشتی ڈوب جائے اعلام آگاہ کرنا المعنی پہلا مصرعہ اسی ترک کا قول ہو کہ جتنی بات پوچھین اتنی ہی کہو لمبی چوڑی سخن خانی کیون کرتا ہو دوسرا مصرعہ جواب مطرب کا کہ یہ لمبی سخن خانی اسواسطے ہو کہ مقصود میرا بہت نازک و خفی ہو ظاہر ہو کہ نفی سے اثبات اثبات سے نفی باہم گر بھاگتے ہین کہ ضد ایک دوسرے کے ہین اور بعد نفی کے اثبات ہو جیسے لا الہ الا اللہ لیکن تو وہ شخص ہو کہ اثبات قبل اس سے کہ تو نفی ہوئے پہلے ہی تجھے بھاگا ہوا ہو اور میری نفی وہ ہو جس سے تو اثبات کی بو پائے معلوم ہوتا ہو یہ مطرب کوئی اہل حال سے تھا جب تو مقصود خفی کا لفظ اور او پر اسرار الست فرمایا ہو مین اپنے ساز کو نفی کی نوا مین بجاتا ہون تو جب نفی ہو جائیگا تو یہ مرگ ہی تجھسے راز اسرار کہیگا تونے جان تو بہت ماری مگر با پردہ ہی مین پردہ نہین مرتفع ہوا اس سبب سے کہ اصل ہمین مرنا تھا سو وہ تجھکو حاصل نہین ہوا اور خوب جان سے لیجیئگا

نہین مرے اُس جینے کو جانکندن جانے رہ کہ پوری جانکندن ہو پھر جبتک سیڑھی پوری نہوگی بام پر کیسے چڑھ پائیگا مثلا سو ڈنڈون کی سیڑھی ہو تو بام تک پہونچے اور جب اسمین دو ڈنڈے کم ہین تو بام پر جانیوالا بام پر جانے سے تا محروم ہی رہیگا کیسی ہی کوشش کرے بام کے حال سے واقف نہین ہوگا یا مثلا سو گز کی رسی ہو تو کنوین سے پانی بھر پائے اور وہ گز بھر کم ہو تو اُس رسی سے ڈول مین پانی کیسے جائیگا اے امیر تجھکو اگر اس کشتی وجود کا اپنے ڈبونا منظور ہو تو جو بوجھ اُسپر لاد دیا ہو وہ تو ہو اب تو اُسپر من اخیر لینے اسقدر بوجھ کہ جسکے رکھنے سے کشتی ڈوب جاتی ہو اور رکھدے تا من اخیر اُسکو لے ڈوبے تو من اخیر کو ہی اصل جان کہ وہ طارق ہو اے حادثہ شدید اور کشتی وسواس وگمراہی کا غارق ہو اور جسکے ہوش کی کشتی مستغرق ہو جاتی ہو وہ آفتاب گنبد ازرق کا ہو جاتا ہو اب جو نہین مرا ہو اُسی سبب سے جانکندن دراز مین پڑا ہوا ہو اور نہ معلوم کیون پڑا ہو تو شمع کے مثل صبح مین مات کیون نہین ہو جاتا جیسے شمع کا نور صبح کے نور مین آپکو فنا کر دیتا ہو اور تب تک خورشید جہان کو چھپا ہوا جان کہ ابھی طلوع نہین ہوا جبتک کہ ستارے ہمارے روشن اے حواس و ہوش تو میرے اوپر گرز لیکے مارنے کو دوڑا یہ گرز تو اپنے ہی اوپر مارکے اپنی منی و خودی کو توڑ کسواسطے کہ یہ آنکھین جسمانی جو تیری ہین یہی تیرے کانون کی روئی ہین کہ تجھکو کسی کی بات سننے نہین دیتین اپنی ہی وادیہ مین لگا لیا ہو اور واقعی گرز میرے مارنا نہین چاہتا ہو اپنے ہی اوپر لگاتا ہوا اے دلی ناچیز اسلیے کہ میرے افعال مین یہ منی تیرا ہی عکس ہو بس تو نے اُسی اپنے عکس کو میری صورت مین دیکھا ہو اور اپنے ہی قتال پر پلٹا ہوا ہو جیسے وہ شیر جسکا ذکر دفتر اول مین گذرا کنوین مین اپنا عکس دیکھکر گر پڑا اور اُسکو دشمن اپنا سمجھا اُسکو سب جانتے ہین کہ نفی ضد ہست کی ہو اسمین کچھ شک ہی نہین بس اسیواسطے ہو تا ضد سے ضد کو کچھ پہچانے اُسوقت مین تو سوا نفی ضد کے آگاہ و خبردار کرنا نہین ہو اور یہ کہ اس عالم مین کوئی وقت بیدام کے نہین وہ تیرے پاس جبتک تو مریگا نہین اے عاقل بے حجاب جو واسطہ دنیا کے ہین کبھی نہین آئیگا ہان مرگ اختیار کر پھر سارے حجاب تو ہی پھاڑ ڈال اور وہ مرگ جسکو ہم کہرہے ہین ایسا نہین کہ جس سے تجھے گور مین گھسنا پڑے وہ مرگ ایک تبدیلی ہو کہ سور و سرور سے بدل جاتا ہو اُسکا مرنے والا سور و سرور مین گھستا ہو جیسے جب آدمی بالغ و جوان ہوتا ہو تو طفلی مرجاتی ہو اور زنگی سے رومی ہو جاتا ہو زنگی کا رنگ ایسا دور ہو جاتا ہو رومی مراد ذی شعوری سے زنگی مراد بے شعوری سے اس لیے کہ رومی ثقات و عقیل ہوتے ہین اور زنگی احمق جاہل ایسی ہی اس مرگ کی تبدیلی ہو خاک جہان زر ہوئی پھر صورت خاک کی کہان رہتی ہو غم جب فرح ہو گیا تو غم کا خار غمناکی کا کب رہتا ہو بس وہ مرگ جس کا ذکر ہو رہا ہو نام کا مرگ ہو اور بحقیقت سور و فرح قولہ

مصطفی زین گفت اے اسرار جو * مردہ را خواہی کہ بینی زندہ تو * میرود چون زندگان برخاکدان * مردہ و جانش شدہ بر آسمان * جانش را اینندم بالا مسکنیست * گر بمیرد روح او را نقل نیست * زانکہ پیش از مرگ او کردہ است نقل * این بمردن فہم آید نے بعقل * نقل باشد نے چو نقل جان عام * ہمچو نقلے از مقامے تا مقام * ہر کہ خواہد کو بہ بیند بر زمین * مردہ را کو میرود ظاہر یقین * مر ابوبکر تقی را گو ببین * شد ز صدیقے امیر الصادقین * اندرین نشاۃ نگر صدیق را * تا بحشر افزون کنی تصدیق را * پس محمد صد قیامت بود نقد * زانکہ حل شد در فنا یش حل و عقد * زادۂ ثانیست احمد در جہان * صد قیامت بود او اندر عیان * زو قیامت را ہمی پرسیدہ اند * کاے قیامت تا قیامت راہ چند * با زبان حال میگفتی بسے * کہ ز محشر حشر را پرسد کسے * بہر این گفت آن رسول خوش پیام * رمز موتوا قبل موت یا کرام * ہمچنان کہ مردہ ام من قبل موت * زان طرف آوردہ ام من صیت و صوت * پس قیامت شو قیامت را ببین * دیدن ہر چیز را شرطست این * تا نگردی این نہ دانیش تمام * خواہ کان انوار باشد یا ظلام * اللغات فنا بکسر حوالی و نواحی و گرداگرد خانہ المعنی

حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی معاملہ سے اے اسرار جو فرمایا ہو کہ اگر تو چاہے مردہ کو زندہ دیکھے کہ وہ زندون کی طرح زمین پر تو چلتا پھرتا ہو اور ہو مردہ اور جان اُسکی آسمان پر پہونچی ہوئی اُسکی جان کا باوصف اُسکے کہ زمین پر ہو آسمان مسکن ہو اور اگر مر جائے تو اُسکی روح کو اسی مکان سے نقل نہین وہ پہلے ہی اپنے مقام کو پہونچی ہوئی ہو اور نقل کر گئی ہو لیکن یہ بات عقل کے سمجھنے کی نہین ہو مرنے ہی سے سمجھ مین آتی ہو یہ نقل ایسا نہین ہو جیسا کہ نقل جان عام کا مرنے کے وقت ہوتا ہو کہ بس ایک دفعہ ہو گیا یہ نقل مقام در مقام ہو اب جو کوئی چاہے کہ مردہ کو زمین پر ایسا دیکھے کہ وہ چل پھر رہا ہو ظاہر یقینًا تو اُس سے کہہ دو کہ ابوبکر تقی کو دیکھ جو اپنی صدیقی سے امیر الصادقین ہو رہے ہین آس عالم مین اس صدیق کو دیکھ تا حشر کے دن اُسکے مردہ زندہ پھر نکی تصدیق کریگا کہ بیشک یہ مردہ زندہ زمین پر پھرتے تھے اب مولانا فرماتے ہین کہ جب بقول آنحضرت ابوبکر صدیق کی یہ کیفیت ہو مردہ زندہ پھرتے ہین کہ مرے قیامت کو زندہ ہونگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود سیکڑون قیامت تھے اس سبب سے کہ اُنکے آستانہ مین سیکڑون حل و عقد اسے آسان و مشکل آسان ہوے جیسے قیامت کو سب ڈھکے چھپے راز ظاہر ہونگے حضرت احمد زادہ ثانی ہین یعنے بعد خدا سے انکی پیدائش ہو اب خیال کرو اُس زمان پیدائش اور اُس زمان کو جو جہان مین آئے کہ اُس زمانہ سے اُس زمانہ تک کیا کیا دیکھا گویا ظاہر ظہور خود سیکڑون قیامت تھے اُنسے قیامت کا حال لوگون نے پوچھا کہ اے قیامت تمسے قیامت تک ... آپ نے اکثر بزبان حال ہی فرمایا کہ محشر سے کوئی بھلا حشر کو کیا پوچھے یعنے مین تو خود محشر موجود ہون

سیواسطے اے کرام اُن رسول خوش پیام نے رمز موتوا قبل موت کی فرمائی ہو کہ جیسا مین مردہ قبل موت کے
ہوا ہون ایسے آپ تم بھی ہو کہ مین مردہ ہی ہو کے اسطرف سے صیت وصوت لایا ہون لے شہرت وآوازلبس
رقیامت کو دیکھنا چاہتا ہو تو قیامت ہی ہوجا اسلیے کہ ہر شے کے دیکھنے کی یہی شرط ہو کہ وہی ہو جائے
بسکے دیکھنے کی خواہش ہو جبتک آپکو فنا کرکے وہی نہو جائیگا اُسکو نجان پائیگا اب چاہیے انوار ہون چاہے
لام شرط وہی ہو **قوله** عقل گردی عقل را دانے کمال + عشق گردی عشق را بینی جمال + نار گردی نار را دانی
یقین + نور گردی ہم بدانی آن واین + گفتمی برہان برین دعوے مبین + گر بدی ادراک اندر خورد این +
ست انجیر این طرف بسیار خوار + گر رسد مرغے فنق انجیر خوار + در ہمہ عالم اگر مرد و زنند + دمبدم در نزع
ر مردن اند + این سخنہارا وصیتہا شمر + کہ پدر گوید در آندم با پسر + تا بروید رحمت وغیرت بدین + تا ببرد
یخ بغض و رشک وکین + تو بدان نیت نگر در اقربا + تا ز نزع او بسوزد دل ترا + کل آت آت آنرا نقد دان +
وست را در نزع و اندر فقد دان + در غرضہا زین نظر گردد حجیب + این نظرہا را برون افگن زجیب + ور
یا ز خشک و بر عجزے مالیست + زانکہ با عاجز گزیدہ معجزیست + عجز زنجیریست زنجیرت نہاد + چشم در زنجیر نہ باید کشاد + پس
نزع کن کہ اے ہادی زلیست + باز بودم بشہ گشتم این زچیست + سخت تر افشردہ ام در شر قدم + کہ لفی
مرم زقہرت دمبدم + از نصیحتہاے تو کر بودہ ام + بت شکن دعوی و بتگر بودہ ام + یاد صنعت فرض تر یا یاد
ب + مرگ مانند خزان تو اصل برگ + سالہا این مرگ طبلک میزند + گوش تو بیگاہ جنبش میکند + المعنی
ئید صدر فرماتے ہین اگر عقل ہوجائیگا عقل کے کمال کو جانیگا اور جو عشق نجائیگا عشق کا جمال دیکھے گا
ہوجائیگا نار کا یقین تجھکو حاصل ہوگا نور ہو جانے سے بھی یہی جانیگا کہ وہ نار ہو یہ نور ہو مین نے بھی
ہا کہ اپنے اس دعوی ظاہر بین پر کوئی حجت وبرہان لکھون مگر کیسے لکھون کہ ادراک کو لائق اُسکے
ین جانتا جو اُسکو اُٹھا سکے ہمارے ادھر تو انجیر ایسے با فراط ہین کہ اپنی کثرت سے ناچیز و خوار ہو رہے ہین
یا کرین یہان کوئی مرغ انجیر خوار نہین کسی مین ایسی قوت نہین کہ ایسے قوی میوہ کو کھا سکے ہان اگر کوئی مرغ
ر خوار باہر سے مہمان آجائے تو وہ بہت سے انجیر پائے کہ موجود ہین یہ مرد و زن جو عالم مین بھرے ہین
و ہر دم مرنے و نزع مین مبتلا ہین تو اُن باتون کو ہماری وصیتین جان جیسے باپ بیٹے کو مرتے وقت
ہی تا انھین باتون سے رحمت وغیرت تو تجھ مین پیدا ہوئے اور بغض و رشک وکینہ کی جڑ قطع ہو جائے تو
نے اقربا کو جب دیکھے تو ایسی نیت سے دیکھ جیسا کہ اُسکو حالت نزع مین دیکھکے تیرا دل اُسپر جلے جو چیز
نیوالی ہو وہ ضرور ہی آئیگی اُسکو نقد کی طرح آیا ہوا جان کہ عبارت امر نقد پر ہی سے ہو اور آگے انیوالے
یے دوست تیرا نزع اور فقد مین پڑا ہو جیسے کوئی چیز رکھ کے بھول گیا ہو اور یہ بھی ہو کہ ایسی

نظرین جب غرضین پیش آتی ہین تو حجاب مین آجاتی ہین پردے اُنپر پڑ جاتے ہین تو تو ایسی نظرون کو اپنی
جیب سے نکالکے پھینکدے پاس مت رکھ کیسکی نیاز خشک اور عجز پرست جیسے مکار بظاہر بڑے عجز و نیاز
کرتے ہین لوگون کے معتقد کرنے کو اور جو درحقیقت عاجز ہو اُسکے پاس تو وہ عجز ایک پسندیدہ برگزیدہ معجزہ
ہو عجز ایک زنجیر ہو جسنے تجھکو زنجیر مین کیا ہو تو اپنی آنکھ کھول اور زنجیر رکھنے والے کو دیکھ تب زاری کرکے
کہہ کہ اے راہ بتانے والے زیست کے کہ عدم سے تو ہی اُسکا رہبر وجود کہ ہوا مین تو باز تھا مجبور ہو گیا یہ
کس سبب سے ہو مطلب یہ کہ عالم ارواح مین قدر و منزلت والا تھا یہان آنے سے ایسا ہیچ پوچ ناچیز
کیون ہو گیا مین ایسا سخت دبوچا ہوا نشیب و فراز دنیا کا ہون کہ دمبدم تیرے قہر سے یعنی خسر مین
پڑا ہون یعنے زیان و خسارہ مین ہون تیری نصیحت مین نے نہین سنی بہرا بنگیا مین عہد شکن ہونیکا دعوے
کیے تھا و ربتگر ہو گیا عہد شکنی یہی کہ الست مین ربوبیت کا اقرار کیا ہو تیری صنعت کی یاد فرض تر تھی یا
یاد مرگ کی جو فکر دنیا کی ہو مرگ تو مثل خزان کے ہو اور تو اصل برگ کی جو بہار ہو برسون ہو گئین جو یہ مرگ
ڈگڈگی بجا رہا ہو مگر تیرے کان ہوقت جنبش کرتے ہین کہ جب سر پر آجاتا ہو

تشبیہ اُس مغفل کی کہ عمر ضائع کرے اور نزع مین بیدار ہوئے بماتم اہل حلب

قولہ گوید اندر نزع از جان تو مرگ + این زمان کردت ز خود آگاہ مرگ + این گلوے مرگ از نعرہ گرفت
طبل او بشگافت از مرگ اے شگفت + در دقائق خویش را در تافتی + رمز مردن این زمان دریافتی +
روز عاشورا ہمہ اہل حلب + باب انطاکیہ اندر تا بشب + گرد آید مرد و زن جمعے عظیم + ماتم آن خاندان دارد
مقیم + تا بشب نوحہ کنند اندر بکا + شیعہ عاشورا برائے کربلا + بشمرند آن ظلمہا و امتحان + کز یزید و شمر دید
آن خاندان + از غریو و نعرہا در سر گذشت + پر ہمیگردد ہمہ صحرا و دشت + المعنی اوپر فرمایا ہو کہ مرگ تو
برسون سے ڈگڈگی بجا بجا کے آگاہ کر رہا ہو مگر تیرے کان اُسوقت جنبش کرتے ہین کہ جسوقت نزع مین
مرگ تیری جان سے کہتی ہو کہ اسوقت خود مرگ نے تجھکو آگاہ کیا اُسنے یہ گلے ایسا نعرہ مارا جیسے
گلہ مرگ کا گھونٹ ڈالا آخر نعرہ مارنے سے کیا ہوا اُسکا طبل مرگ سے پھٹ ہی گیا یعنے یہ دم کچھ و خاموش
ہو ہی گیا جیسا کہ مرنے سے ہو جاتا ہو آپ فرماتے ہین کہ علم کے حل دقائق مین تمام عمر آپکو پیچ و تاب دیے
در بار یکیان نکالتے رہے مگر رمز مردن کے نہ پائے وہ اب ایسے نا وقت معلوم ہوے ہین جسکا
تدارک ہی نہین جیسے عاشورہ کے دن تمام اہل حلب باب انطاکیہ مین کہ نام شہر شام کا ہو رات
تک عورت مرد شہر کی ایک جماعت عظیم جمع ہوتی ہو اور ہمیشہ ماتم اُس خاندان سادات کا کرتی ہو اور
رات تک نوحہ اور بکا شیعہ عاشورا والے اہل کربلا اسے شہیدان کربلا کے واسطے کرتے ہین

آور جو جو ظلم واہانتین کہ یزید و شمر سے اُس خاندان کو پہونچی ہین وہ سب بیان کرتے ہین اور اُس سرگذشت کے بیان مین جو نعرے اور شور اُنسے اٹھتے ہین صحرا و دشت اُنسے بھر جاتے ہین اسقدر پیچھے پیٹتے ہین

پہونچنا ایک شاعر کا حلب مین عاشورا کے دن اور حال معلوم کرنا

قوله یک غریبے شاعرے از رہ رسید + روز عاشورا و آن افغان شنید + شہر را بگذاشت و آن سو راے کرد + قصد جست و جوے آن ہیہاے کرد + پرس پرسان میشد اندر افتقاد + چیست این غم بر کہ این ماتم فتاد + این رئیسے زفت باشد کو بمرد + این چنین مجمع نباشد کار خرد + نام او و القاب او شرحم دہید + کہ غریبم من شما اہل دہید + چیست نام و پیشہ و اوصاف او + تا بگویم مرثیہ الطاف او + مرثیہ سازم کہ مردے شاعرم + تا ازینجا برگ و لالنگے برم + آن یکے گفتش کہ تو دیوانۂ + تو نۂ شیعہ عدو خانۂ + روز عاشورا نمیدانی کہ ہست + ماتم جانے کہ از قرنے بہ است + پیش مومن کے بود این قصہ خوار + قدر عشق گوش عشق گوشوار + پیش مومن ماتم آن پاک روح + شہرہ تر باشد ز صد طوفان نوح **اللغات** افتقاد گم شدہ کا ڈھونڈھنا لالنگ بفتح لام ثانی و کاف فارسی زر و پس خوردہ **المعنی** ایک مسافر شاعر راہ طے کرکے عاشورہ کے دن شہر حلب مین آیا اور وہ شور و فغان سنکر اُسنے شہر کو تو چھوڑ دیا اور اُس شور و فغان کی طرف راے کی کہ دیکھون یہ ہاے ہاے اسقدر کیون مچی ہو ہر کسی سے پوچھتا پھرتا تھا جیسے کسیکی کوئی چیز گم جاے وہ اُسکو پوچھتا ہو کہ یہ کیا غم ہو کسپر یہ ماتم پڑا ہو یہ کوئی موٹا رئیس مرا ہو جب تو یہ مجمع ہو کسلیے کہ ایسے بڑے مجمع چھوٹے کام مین نہین ہوتے مجھکو اُسکے نام و القاب سے بتاؤ کہ مین مسافر ہون نہین جانتا تم شہر کے رہنے والے جانتے ہو کیا اسکا نام ہو اور کیا پیشہ اور کیا اوصاف کہ مین اُسکے الطاف کا مرثیہ کہون تمین شاعر آدمی ہون اسکا مرثیہ بناؤنگا تا یہانسے کچھ زر پس خوردہ حاصل کرون ایک نے اُس سے کہا کہ تو دیوانہ ہو کیا شیعہ اہلبیت سے نہین ہو بلکہ دشمن اس گھر کا ہو تو نہین جانتا کہ عاشورہ کا دن ہو ہم اتم اُس جان کا کر رہے ہین جو ایک قرن سے بہتر ٹھہرا ہوا ہو تو کیا جانے جو مومن ہو وہ اس قصہ کو خوار نہین جانتا عشق کی قدر کا گوشوارہ عشق ہی کے کان کے مناسب ہو مومن کے سامنے یہ ماتم اُس پاک روح کا سیکڑون طوفان نوح سے مشہور تر ہے

نکتہ کہنا شاعر کا واسطے شیعہ حلب کے

قوله گفت آرے لیک کو دور یزید + کے بدست آن غم چہ دیر اینجا رسید + چشم کوران آن خسارت را بدید + گوش کران این حکایتہا شنید + خفتہ بودستید تا اکنون شما + تا کنون جامہ درید یداز عزا + پس عزا برخود کنید اے خفتگان + زانکہ بدمرگیست این خواب گران + روح سلطانی ز زندانی بجست + جامہ چون دریم

چون نماید دست + چونکہ ایشان خسرو دین بودہ اند + وقت شادی شد چو بشکستند بند + سوے شادروان دولت تاختند + کندہ و زنجیر را انداختند + دور ملکست وگہ شاہنشہی + گر تو یک ذرہ از ایشان آگہی + ورنہ آگہ بر و بر خود گری + زانکہ در انکار و نقل محشری + بر دل و دین خرابت نوحہ کن + چون نمی بیند جز این خاک کہن + ور ہمی بیند چرا نبود دلیر + پشت دار و جان سپار و چشم سیر + در رخت کو از پے دین فرخی + گر بدیدی بحر کو کف سخی +

اللغات شادروان بالضم ذال مہملہ پردہ و شامیانہ و سائبان **المعنی** شاعر نے کہا یہ تو مانا لیکن یہ بتا کہ یزید کا دور کب ہوا اور یہ غم کب ہوا اور اتنی دیر مین یہان کیسے پہونچا جو اندھے تھے انھون نے کسی زمانہ مین اس زیانکاری کو بچشم خود دیکھا اور جو بہرے بجر تھے انھون نے یہ حکایتین سنین اور تم ابھی تک سوتے رہے اب خبر ہوئی جو ماتم سے کپڑے پھاڑے بس اے غافل سو تو اپنے اوپر ماتم کر اِس سبب سے کہ یہ خواب گران تمھارا ایک بہت ہی بڑا مرگ ہی مثلاً ایک پادشاہ کی روح ایک زندان مین مقید تھی وہ چھوڑی گئی اب بتاؤ یہ وقت خوشی کا ہی یا کپڑے پھاڑنے ہاتھ چابنے کا اور ہرگاہ کہ یہ بزرگوار سلطان دین کے تھے اور اُنکے بند قید توڑے گئے تو اب خوشی کرنا چاہیے یا غم یہ تو اُس قید سے چھوٹ کے پردۂ دولت تک پہونچے اور کندہ یعنے کاٹھ و زنجیر پھینک دی آب اُنکے ملک کا دور ہی اور وقت شاہنشاہی کا جو کر رہے ہین تو اُنکے حال سے کیا خبر اگر ذرہ بھر بھی خبر ہو تو اُنکے دور و شاہنشاہی کو سچ جانیگا اور اگر اُنکے حال سے آگاہ نہین ہی تو اپنے اوپر رو کہ منکر نقل و محشر کا ہی لاجرم اپنے دل خراب دین پر پیٹ نوحہ کر کہ دل تیرا سوا اس خاک کہن کے اور کچھ نہین دیکھتا اسی جسم خاکی کا گرفتار ہی اور اگر سوا اس خاک کے دیکھتا ہی تو دل تیرا دلیر کیون نہین ہی اور پشت دار اے مدد والا اور جانسپار و سیر چشم کیون نہین کہ فرخی دین کی تیری صورت مین کہان ہی اسلیے کہ اگر تجھکو دعوی دریا دیکھنے کا ہی تو اُسے کیسے مان لیا جاے تو بھی تو اپنے کف کی سخاوت دکھا تو جانا جائے کہ ضرور دریا دیکھا ہوا ہی

تمثیل حریص دنیا بمورے کہ ایک دانہ پر خرمن سے قناعت کرتی ہی ہی

قولہ آنکہ جو دید آب را نکند دریغ + خاصہ آنکو دید دریا را و میغ + مور بر دانہ از ان لرزان بود + کہ ز خرمنگاہ خود عمیان بود + میکشد یکدانہ را از حرص و بیم + چون نمی بیند چنان چاش عظیم + صاحب خرمن ہمیگوید کہ ہی ز کورے پیش تو معدوم شی + تو ز خرمنہاے مان آن دیدۂ + کاندران دانہ بجان پیچیدۂ + اے بصورت ذرہ کیوان را ببین + مور لنگے رو سلیمان را ببین + تو نۂ این جسم بل آن دیدۂ + وار ہی از جسم گر جان دیدۂ آدمی دیدہ است و باقی لحم و پوست + ہرچہ چشمش دیدہ است آن چیز اوست + کوہ را غرقہ کند یکخم ز خم + منفذے گر باز شد سوے یم + چون بدریا راہ شد از جان خم + خم باجیحون بر آرد اشتلم + زین سبب قل گفتۂ دریا بود

گرچہ نطق احمدی گویا بود + گفتۂ او جملہ در بحر بود + کہ دلش را بود در دریا نفوذ + داد دریا چون زخم با بود + چہ عجب گر ماہی دریا بود + چشم حس افسردہ بر نقش قمر + تو قمر بینی واو مستقر + این دوئی اوصاف دیدہ احول ست + ورنہ اول آخر آخر اولست + اللغات عمیان بالضم نابینا چاش خرمن ازکاہ پاک کردہ اشتلم بالفتحتین ظلم وجفا المعنی آور پر جو کہا ہی کہ اگر دریا دیکھا ہی تو سخاوت اپنی دکھا اُسکے موافق فرمایا کہ جسنے نہر دیکھی ہوتی ہی وہ کسیکو پانی دینے مین دریغ نہین کرتا سیر چشم ہوتا ہی خصوص وہ شخص جسنے دریا دریغ دیکھا ہوتا ہی چیونٹی جو ایک دانہ پا جاتی ہی کیسی لرزان ہوتی ہی کہ جانے نپائے اُسکا یہی سبب تو ہی کہ خرمنگاہ سے جہان سیکڑون ڈھیر پڑے ہین اُسکی آنکھ اُسلیے اندھی ہی کہ یہ خرمن اُسنے نہین دیکھے بس ایک دانہ جو پالیا ہی اُسکو حرص وخوف سے لیے جاتی ہی اسواسطے کہ یہ ڈھیر غلہ کے ازکاہ جدا شدہ نہین دیکھے صاحب خرمن جسکے ڈھیر لگے ہوے ہین جو دانہ لیے جاتے دیکھتا ہی تو زجر وتعجب سے کہتا ہی کہ اے اندھے اس اندھے پن ہی سے تیرے سامنے ایک معدوم چیز بڑی شی ہوگئی تو نے ہمارے ڈھیرون سے فقط یہی ایک دانہ دیکھ لیا ہی کہ ایسی جان ودلسے اُسکو چپٹی ہوئی ہی اب فرماتے ہین کہ ای انسان اگرچہ تو بصورت ذرہ کے ہی جو پستی خاک مین پڑا ہوتا ہی اور تجھسے بڑی بڑی مخلوقین بظاہر عظیم الشان ہین لیکن تو پستی کو مت دیکھ کیوان کو دیکھ جو منتہاے افلاک اور انتہا معاملات دنیا اور سبع سیارون کی ہی اور گو مور لنگ ہی لیکن جا اور سلیمان کو دیکھ تو یہی چشم نہین ہی بلکہ وہ دیدہ ہی کہ اگر اپنی جان کو دیکھے تو اس جسم سے خلاص پا جائے سارے مخلوق مین آدمی دیدہ ہی باقی سب گوشت پوست اب اس باقی مین خواہ اسکا اپنا وجود خواہ دیگر مخلوق بس جو کچھ دیدہ نے دیکھا ہی وہی اُسکے لیے خیر ہی اُسکو بہتر جانتا ہی دیکھ تو پہاڑ کیسا بلند واونچا ہوتا ہی مگر ایک مٹکا پانی کا اسکو ڈبو سکتا ہی اُس صورت مین کہ جو کوئی سوتہ دریا کا اسمین کھلا ہوا ہو بس ہرگاہ کہ اس خم کی جان سے دریا تک راہ ہی تو یہ خم اگر جیحون پر ظلم وستم کرے مطلب یہ کہ غالب ہوئے تو ہو سکتا ہی اور یہی سبب ہی کہ قرآن مجید مین جو حضرت کو قل کے ساتھ جگہ جگہ امر آیا ہی وہ قل اگرچہ بظاہر نطق احمدی سے نکلا مگر در اصل کہا ہوا دریا ہی کا ہی لہذا جو کچھ احمد نے کہا ہی سب موتی بے بہا اُسی دریا کے ہین اسلیے کہ اُنکے دل کی اُس دریا مین پہونچ اور نفوذ تھی آب اگر داد وعطا دریا کی ہمارے خم سے ہو تو کیا عجب ہی کہ ادنی ماہی دریا ہو جائے جسمین بیشمار ماہیان ہین تیری چشم حس کی نقش قمر پر ٹھٹھر کے رہ گئی اس سبب سے تو اُسکو قمر دیکھتا ہی اور حال یہ کہ وہ مستقر ہی یعنے اپنے حال پر یہ خوبی حسن کی ہی کہ کسیکو ہلال معلوم ہوتا ہی کسیکو قمر کسیکو بدر واضح ہو کہ چاند کے وقت وقت کے نام بھی مقرر کیے ہین اول تین شب ہلال پھر قمر پھر بدر پھر قمر پھر ہلال یہ صفت دوئی کی جو آدمی مین ہی یہ دیدۂ احول کے

وحدت ... جو زندہ دیکھتا ہی اگر یہ دوئی مٹ جائے تو اول و آخر مین کچھ فرق نہین ہی جو اول ہی وہی
آخر ہی اور جو آخر ہی وہی اول ہی **قولہ** بین گذر از نقش خم در خم نگر + کاندرو بحریست بے پایان و سر + پاک از
... غذاب + ماندہ محروم ان زقہرش در عذاب + این چنین خم را تو دریا دان یقین + زندہ ازوے
... مین گشتہ دریاے دوئی و عین وصل + شد ز سو در بیسوی در عین وصل + بلکہ وحدت گشتہ
اور او وصال + شد خطاب او خطاب ذو الجلال + بعد ازان گوید حقم منصور وار + تا شود بر دار شہرت او سوار +
... مر ... شود + منقبل اندر جستجو ما ہر شود + تا فزاید در جہاد و کوشش او + تا میسر گردوش
دیدار ہو + اہل دل ہمچون کہ جو در وے روان + بے دوئی یک گشتہ در دریاے جان + ہی زچہ معلوم گردد
این زبعث + بعث را کہ جو کن اندر بعث بحث + شرط روز بعث اول مردنست + زانکہ بعد از مردہ زندہ
کردنست + جملہ عالم زین غلط کردند راہ + کز عدم ترسند و آمد آن پناہ + از کجا گوئیم علم از ترک علم + از کجا
جوئیم سلم از ترک سلم + از کجا جوئیم ہست از ترک ہست + از کجا جوئیم دست از ترک دست + **اللغات**
غذاب بکسر جمع عذب آب شیرین و خوش مزہ درد بفتح معروف درد و رنج سلم بالکسر صلح و آشتی **المعنی** جلیش صدر
فرمایا کہ تیرے حس کی چشم نقش پر جمی ہی خبردار ہو نقش سے گذر جا اور کنارہ کر کوئی خم در خم دیکھ کہ اُس خم مین
ایک دریاے بے پایان و بے سر ہی آور وہ دریا کہ آغاز و انجام سے پاک ہی یعنے نہ اُسکی ابتدا معلوم نہ انتہا اور
آب اُسکا شیرین اور جو محروم اس دریا سے ہین وہ اُسکے قہر سے غذاب مین ہین تو ایسے خم کو جو دریا سے
ملا ہوا ہو دریا ہی جان جس سے زمین و آسمان دونون زندہ ہین اب وہ جو دریا دوئی کا تھا عین وصل سے
ایک ہوگیا اور سوئی بیسوئی مین پڑ کے عین وصل ہوگئی بلکہ ایسا وصال اسکو ہوا کہ دونون مین وحدت
ہوگئی اب اُسکا خطاب بھی خطاب ذو الجلال ہو جاتا ہی یعنے اُسکو بھی ذو الجلال کہہ سکتے ہین یا اسکا کہنا اور
ذو الجلال کا کہنا ایک ہوتا ہی وہی اُسکی زبان اور آنکھ کان سب اعضا ہو جاتا ہی پھر وہ منصور کی طرح
کہنے لگتا ہی کہ مین حق ہون تا شہرت کی سولی پر سوار ہوئے یعنے سولی دیا جائے اور ایسا پوشیدہ بھید
جہان مین ظاہر ہوئے اور جو خوش نصیب ہی اُسکی جستجو مین پڑے اور اس سے اور اُس سے
ماہر ہوئے اور جہاد و کوشش مین زیادتی کرے تا اُسکو دیدار ہو کا روزی ہو اہل دل ایسے جیسے
دریا مین کوئی نہر روان ہو اور بے دوئی کے دریاے جان مین متحد و یک گشتہ آپ فرماتے ہین یہ
سب باتین جو ہمنے بیان کی ہین کیسے معلوم ہو کہ ہوگئین یہ بعث سے معلوم ہوان یعنے مر کے جینے
سے لیکن تو بعث کی جستجو مت کر البتہ بحث اُسکی کر اور وہ یہ کہ ظاہر شرط روز بعث کی اول مرنا ہی اور
مرنے کے بعد زندہ ہونا ہی ہمیشہ ہمیشہ کو آپ دیکھو لوگ کیسی غلطی مین پڑے ہین کہ عدم سے ڈرتے

ہین یعنے مرنے سے اور وہ کیسی بڑی پناہ ہو کہ نہ پھر موت ہو نہ کوئی رنج وفکر ہو اگر علم کے طالب ہون تو اُس علم کو
ترک کرین تا وہ علم جو لدن ہو حاصل ہو اور اگر اس صلح کو ترک کرین تا وہ صلح جو کل ہو حاصل ہو ہست کو کہان سے
ڈھونڈھین اپنی ہست کے ترک سے یعنے آپکو نیست کرنے سے اور دست کو ترک دست سے دست کے بہت
معنی ہین فائدہ و نفع و فتح و نصرت و غلبہ و قدرت و قوت کہ یہ سب معنی یہان ہو سکتے ہین **قولہ** ہم تو تانی کرد یا
نعم المعین + دیدۂ معدوم بین را ہست بین + دیدۂ کو از عدم آمد پدید + ذات ہستی را ہمہ معدوم دید + این جہان
منتظم محشر بود + گر دو دیدہ مبدل و انور شود + زان نہ بیند آن حقایق را تمام + کہ برین خامان بود فہمش حرام + نعمت
جنات خوش بر دوزخے + شد محرم گرچہ حق آمد سخی + در دہانش تلخ گردد شہد خلد + چون نبود از وافیان عہد خلد + ہم
شما را نیز در سوداگری + دست کے جنبد چو نبود مشتری + کے نظارہ اہل بخریدن بود + آن نظارہ گول گردیدن بود + پرس
پرسان این بچند و آن بچند + از پے تعبیر وقت و ریشخند + از ملولے کالہ میخواہد ز تو + نیست آنکس مشتری و کالہ جو +
کالہ را صد بار دید و باز داد + جامہ کے پیمود او پیمود باد + کو قدوم و کر و فر مشتری + کو مزاح وگنگلی سرسری + چونکہ
در ملکش نباشد حبۂ + جز پے گنگل چہ جوید جبۂ + در تجارت نیستش سرمایۂ پس چہ شخص زشت او چہ سایۂ + مایہ
در بازار این دنیا زرست + مایہ آنجا عشق و دو چشم ترست + ہر کہ او بیمایہ در بازار رفت + عمر رفت و باز گشت
او خام و تفت + ہی کجا بودی برادر ہیچ جا + ہی چہ پختی بہر خوردن شوربا + مشتری شو تا بجنبد دست من + لعل
زاید معدن آلبت من + مشتری گرچہ کہ سست و بارد است + دعوت دین کن کہ دعوت وارد است + باز پران
کن حمام روح گیر + در رہ دعوت طریق نوح گیر + خدمتے میکن برائے کردگار + با قبول ورد خلقانت چہ کار +
اللغات گنگلی بالفتح وہر دو کاف فارسی ہزل و خوش طبعی حبہ دانہ اور رتی بارد سرد **المعنی** آپ التجا کرتے ہین کہ
اے نعم المعین اچھے مددگار تو ہی دیدہ معدوم بین کو ہست بین کر سکتا ہو یعنے ہماری آنکھین دنیا کی جو معدوم
چیزین ہین انھین کو دیکھ رہی ہین اور انھین پر فدا و مبتلا ہست کی طرف کچھ توجہ نہین بس تو ہی ہماری دید کو
بدل سکتا ہو معدوم بین سے ہست بین بنا سکتا ہو ورنہ حال تو یہ ہو کہ جو دیدہ عدم سے عالم ظہور مین آیا
اُسنے ذات ہستی کو بالکل معدوم ہی دیکھا اور الٹی چال چلا یہ جہان جسکو تو دیکھ رہا ہو اور تیری نظر مین نہایت
منتظم آراستہ پیراستہ ہو اگر دونون آنکھین تیری بدل جائین اور انور ہو جائین تو یہی منتظم محشر ہو جائے کہ
جسکی وجہ سے پریشانی ہو اور کوئی نہین ہو اب جو وہ حقیقتین اُسکی عوام نہین دیکھ سکتے یہ وجہ ہو کہ
ان خامان دنیا پر سمجھ اُسکی حرام کردی ہو دیکھو نعمتین جنت کی خوش و پسندیدہ دوزخی پر حرام کی گئی
ہین اگرچہ حق تعالے سخی ہو اُسکے منھ کو شہد خلد کا کڑوا معلوم ہوا اس سبب سے کہ خلد ملنے کے جو
عہدہ قرار ہین اُنکا پورا کرنے والا نہین ہو تم اپنے ہی آپ کو سوداگری کے معاملہ مین دیکھو جبتک کوئی

رنہین ہوتا اٹھ نہین اٹھتا نظارہ کب لائق خریدنے کے ہوتا ہو کہ کوئی چیز خریدے یہ احمق تو بس دیکھنے
لئے ہی کا ہو یہی جانتا ہو کہ یہان کیا پوچھا یہ چیز کس بھاؤ کی ہو دوسری جگہ کیا پوچھا یہ چیز کتنے کی ہو وقت
ے اور تمسخر کے واسطے اب وہ بسبب تیرے ملول ہونے کے تجھسے مال مانگتا ہو ورنہ وہ خریدار و مشتری کا لا
ن ہو وہ نظارہ ہو اسباب کو سو بار دیکھا اور پھیر دیا کپڑے کو کیا ناپا گویا ہوا کو ناپا جو محض بیہودگی ہو اُسکا آنا
کہان جیسے آنا مشتری کا کر و فر کے ساتھ اور کہان اُسکا آنا خوش طبعی و ہزل اور سرسری کے ساتھ اُسکے
ہو ہی کیا جو خریداری کرے اُسکی ملک تو ایک حبہ یعنے ایک رتی بھی نہین حبہ کو جو ڈھونڈھتا ہو اور
مین باربار ہاتھ ڈالتا ہو یہ بھی سوائے تمسخر کے اور کچھ نہین ہو اُسکو تجارت کا کچھ سرمایہ نہین محض بما یہ
اگر خاص وجود زشت اسکا ہو تو کیا ہو اور سایہ ہو تو کیا ہو یعنے وہ شخص اصلی اُسکا جو عالم مثال مین ہو
یہ وجود سایہ ہو اُس عالم مین دونون ہیچ و ناچیز ہین خوب جان لے کہ مایہ اس بازار دنیا کا زر ہو اور وہا کا
ق اور یہی دو چشم تر بس جو کوئی بمایہ بازار مین گیا اُسکی عمر بھی کھوئی گئی اور لوٹا تو خام و تفتہ لوٹا خبردار ہو
اس ناچیز جگہ مین پڑا ہو اس سے نکل اور کیا کھانے کے لیے شور رہا پکار رہا ہو اس سکو چھوڑ کے مشتری بن
رہا تھ ہلے اور میری معدن جو حاملہ ہو رہی ہو اُس سے لعل پیدا ہوئے اب فرماتے ہین بالفرض اگر مشتری
مست و سرد بھی ہو تاہم خاموش مت ہو دعوت کیے جا اسلیے کہ دعوت کا حکم قرآن مین وارد ہو پھر اپنے
ور روح کے کبوتر پکڑ تو دعوت کی راہ مین طریق نوح اختیار کر کہ کفار اُنکو مار مار کے مار ڈالتے
خدا تعالے اُنکو زندہ کر دیتا تھا یہ پھر دعوت کرتے تھے ایسا ہی حال نو سو برس رہا یعنے اُنکی عمر بھر تو
لِلّٰہ یہ خدمت و طاعت بجا لائے جا تجھکو لوگون کی رد و قبول سے کیا کام تو کہے جا چاہے کوئی مانے یا نمانے

سحوری مانگنا ایک شخص کا ایک خالی مکان کے دروازہ پر

ن یکے میزد سحوری بر دری + درگہے بود و رواق مہتری + نیمشب میزد سحوری را بجد + گفت او را قائلے
ے مستند + اولا وقت سحر زن این سحور + نیمشب نبود گہ این شر و شور + دیگر آنکہ فہم کن اے بوالہوس
ین خانہ درون خود ہست کس + کس درینجا نیست جز دیو و پری + روزگار خود چہ یاوہ میبری + بہر گوشے
دف گوش کو + ہوش باید تا بداند ہوش کو + گفت گفتی بشنو از چاکر جواب + تا نمانی در تحیر و اضطراب +
ست اینکدم بر تو نیمشب + نزد من نزدیک شد صبح طرب + ہر شکستی نزد من فیروز شد + جملہ شبہا پیش چشمم روز شد +
تو خونست آب رود نیل + پیش من آبست نے خون اے نبیل + در حق تو آہن ست آن در رخام + پیش داؤد نبی
ست رام + پیش تو کہ بس گرانست و جماد + مطرب ست او پیش داؤد اوستاد + پیش تو آن سنگریزہ
ست + پیش احمد بس فصیح و قانت ست + پیش تو استون مسجد مردہ ایست + پیش احمد عاشق دلبردہ ایست

جملہ اجزاے جہان پیش عوام + مردہ و پیش خدا دانا و رام + وانچہ گفتی کاندرین قصر و سرا + نیست کس چون میزنے
این سنگ را + بر حق این خلق زرہا می دہند + صد اساس خیر و مسجدے نہند + مال و تن در راہ حج دور دست +
خوش ہمیبازند چون عشاق مست + ہیچ میگویند کان خانہ تہیست + این سخن کے گوید آنکش آگہیست +
پر ہمی بیند سراے دوست را + آنکہ از نور الہستش ضیا + بس سراے پر زجمع و انبہی + پیش چشم عاقبت بینان تہی +
اللغات سحور طعام سحر ماہ رمضان رَوَاق بالضم قصر نبیل بروزن و معنی عظیم المعنی آیک شخص ایک دروازہ
پر سحور مانگتا تھا اور وہ دروازہ ایک درگاہ و قصر ایک معتبر کا تھا آدھی رات تھی اور یہ بڑی جد و کد طلب
سحور مین کر رہا تھا یہ حال دیکھکے ایک کہنے والے نے کہا کہ اے مستند یعنے اے دروازہ پر بھروسا
کرنے والے دو باتین اختیار کر اول تو یہ کہ سحور وقت سحر کے مانگا کر نہ آدھی رات کو کہ یہ وقت شور و غُل
چلّی پکار کا نہین ہی دوسرے یہ کہ اے بوالہوس یہ بھی تو سمجھ لیا کر کہ اس مکان کے اندر کوئی ہی بھی یا
نہین چنانچہ اس مکان مین سواے دیو و پری کے آدمی تو یہان ہی نہین پھر اپنا وقت بیہودہ کیون کھوتا
ہی تو وقت اس خیال سے بجاتا ہی کہ اسکی آواز اہلخانہ کے کان تک پہونچے تا بیدار ہوئے سو یہان خیر سے
کان ہی نہین ہین اور ہوش ہونا چاہیے تا وہ جانین اور سمجھین سو اس مکان ویران مین ہوش ہی
کہان اس سائل نے سنکر کہا کہ تجھکو جو کہنا تھا وہ کہہ چکا اب مجھ چاکر سے اُسکا جواب بھی سن لے تا حیرت
و اضطراب تیرا رفع ہو اگرچہ یہ وقت تیرے نزدیک آدھی رات ہی مگر میرے نزدیک صبح طرب کی نزدیک
ہوئی کہ شکست میری فتح و ظفر ہو گئی اور تمام راتین میرے سامنے دن ہو گئین تیرے سامنے پانی
رود نیل کا خون ہی اور میرے سامنے وہی پانی کا پانی نہ خون تیرے حق مین لوہا ہی اور سخت وہی داؤد نبی
کے سامنے موم اور نرم چاہین جیسا لجائین تیرے سامنے پہاڑ بہت بھاری اور جماد سخت ہی اور وہ استاد
داؤد کے سامنے مطرب ہی تیرے نزدیک سنگریزے ساکت ہین اور حضرت احمد مجتبے کے نزدیک نہایت
فصیح و زاری کنندہ تیرے سامنے ستون مسجد کا ایک مردہ شے ہی اور احمد کے سامنے عاشق بیدل ہی کہ
آنحضرت کی مفارقت مین رویا تھا غرض جملہ اجزا جہا نکے کہ جنسے یہ کل ہوا ہے عوام کے سامنے تو مردہ ہین
اور خدا کے سامنے دانا و مطیع اور یہ جو تو نے کہا کہ اس قصر و سرا مین کوئی آدمی نہین ہی دیو و پری رہتے
ہین تو یہان یہ سنگ بیہودہ کیون بجاتا ہی سنگ جھانجھی جسکو شیعہ محرم مین علمون اور تعزیون کے
سامنے بجاتے ہین اُسکا یہ حال کہ یہ مخلوق بھی زر کثیر راہ مین دیتے ہین اور سیکڑون بنیاد مین خیر بنا
کرتے ہین اور مسجدین بناتے ہین مال و تن حج دور دست کی راہ مین عاشقون کی طرح خوشی سے
کھوتے ہین اور اُسکی ایذا و تکلیف مین عاشقون کے مثل مست و خوش رہتے ہین کبھی بھی کہتے ہین کہ یہ گھر

خالی ہو اور یہ بات کیسے کہیگا وہ شخص جسکو آگاہی ہو جنے نور الٰہی سے ضیا پائی ہو وہ تو اپنے دوست کے گھر
کو بھرا ہی دیکھتا ہو خالی نہین دیکھتا اور یون تو بہت گھر ایسے ہین جنہین انبوہ اور جماعت سے بھرے ہین
مگر عاقبت بینون کی آنکھ مین خالی ہین **قولہ** ہر کرا خواہی تو در کعبہ بجو + تا بر وید در زمان پیش تو او + صورتے کو
فاخر و عالی بود + او ز بیت اللہ کے خالی بود + او بود حاضر منزہ از رتاج + باقی مردم برائے احتیاج + ہیچ
میگو یند کین لبیکہا + نے ندای سکنیم آخر چرا + کو ندا تا خود تو لبیکے دہی + از ندا لبیک تو چون شد تہی +
بلکہ توفیقے کہ لبیک آورد + ہست ہر لحظہ ندائے از احد + من بہو دانم کہ این قصر و سرا + بزم
جان افتاد و خاکش کیمیا + مس خود را بر طریق زیر و بم + تا ابد بر کیمیا اش میزنم + تا بجوشد زین چنین ضرب سحور + در
در افشانی بخشائش بجور + خلق در صف قتال و کارزار + جان ہمی بازند ہر کردگار + آن یکے اندر بلا ایوب
دار + وان دگر در صابری یعقوب دار + آن یکے چون نوح در اندوہ و کرب + وان دگر چون احمد اندر صف
حرب + این زدنیا چون ابو ذر پر حذر + وآن دگر در استقامت چون عمر + صد ہزاران خلق تشنہ و مستمند
بہر حق از طمع جہدے میکنند + من ہم از بہر خداوند غفور + می زنم بر در بامید سحور + مشتری خواہی کہ از وے
زر بری + بہ ز حق کہ باشد اے جان مشتری + میخرد از مالت انبانی نجس + میدہد نور ضمیر مقتبس + میستاند
این نجس جسم فنا + می دہد ملکے برون از وہم ما + می ستاند قطرۂ چندین ز اشک + میدہد کوثر کہ آرد قند
رشک + می ستاند آہ پر سودا و دود + می دہد ہر آہ را صد جاہ و سود + نقد آور تا کنی سودا از ان +
نسیہ را بگذار تا نکنی زیان + پادشاہی کا بر اشک و چشم راند + مر خلیلے را بدان اواہ خواند + ہین درین
بازار گرم بے نظیر + کہنہا بفروش ملک نو بگیر + در تراشکے در ہی رہ زند + تاجران انبیا را کن سند +
بسکہ افزود آن شہنشہ بخت شان + می نتاند کہ کشیدن رخت شان + **المعنی** یعنے جن و پری انہین سے
جسکو چاہے کعبہ مین ڈھونڈھ لے تو فوراً ادم بھر مین تیرے سامنے جم اُٹھے اسلیے کہ جو صورت کہ عالی
و فخر والی ہوگی وہ خدا کے گھر سے کب خالی ہوگی وہ صورت اُسیوقت حاضر ہوتی ہو جو راہ آمد رفت کی
ہوتی ہو کواڑون سے پاک کہ کوئی کواڑ کھولے تو آئے اور یہ باقی مردم کے ہوتے ہین جب حاجت پڑتی
ہو یعنے جب تعداد معینہ مردم حج مین کمی پڑتی ہو تو اُنکے باقی یہ ہوتے ہین اُنکو داخل کرتے ہین آور یہ لبیک
پکارتے ہین کبھی نہین کہتے کہ یہ لبیک کیون کہین جبکہ ہم کسیکا پکارنا نہین سُنتے وہ ندا کہان ہو جسکا جواب
لبیک ہو جو تو کہتا ہو بس تیری لبیک ندا سے خالی کیون ہوئی فرماتے ہین نہین ندا سے خالی نہین
گو ظاہر مین معلوم نہین ہوتی بلکہ وہ توفیق کہ جس سے لبیک پیدا ہوتی ہو یہ ندا ہو واحد احد پاک سے
کہ ہر لحظہ آتی ہو اور لبیک کہلاتی ہو مین اس قصر و سرا کی بو پہچانتا ہون اور جانتا ہون کہ یہ مکان

جنون کے حبس کی جگہ ہوگیا ہو اور خاک اُسکی کیمیا اسواسطے مین اپنے مس وجود کو اسکے زیر دم کے طریق پر ابدتک اس کیمیا پر لگاتا ہون تو ایسی طرپون سحور سے دریاے بخشایش درفشانی کے جوش مین آئین اور دُرافشانی کرین یہ وہ خلق ہین کہ صف قتال و کارزار مین خدا تعالی کیواسطے اپنی جانون سے کھیل جاتے ہین کوئی ایوبؑ کی طرح سے بلا مین گرفتار ہو دوسرا یعقوبؑ کی طرح صبر کیے ہوے ہو کوئی نوحؑ کے مثال اندوہ و کرب مین ہو اور کوئی احمدؐ کے مانند صف حرب مین ہو کوئی ابوذر انصاری کی طرح سے دنیا سے بچنے ڈرنیوالا کوئی حضرت عمرؓ کی طرح دین کی استقامت و مضبوطی کرنیوالا لاکھون مخلوق ایسے ہین کہ تشنہ و مستمند ہین اس لالچ مین کہ حق تعالے ہمکو لبھائے کیسی جہد و کوشش کر رہے ہین مین بھی واسطے خداوند غفور کے بامید سحور اس دروازہ پر جاتا ہون اگر تیرے پاس متاع ہو اور تو مشتری چاہتا ہو ایسا کہ اس سے زر حاصل کرے تو پھر اے جان خدا سے بڑھکے مشتری کہان ملیگا وہ تو تیرے مال سے تیرے ایک انبان نجس خرید تا ہو جو جسم و شکم ہو کہ تن پروری سے منع کرتا ہو اور اُس نجس کے عوض نور ضمیر چیدہ برگزیدہ دیتا ہو اب خیال کو کر کیسا نفع تیرا ہو وہ تو تجھسے لیتا ہو جسم نجس پر فنا اور تجھکو ایسا ایک ملک دیتا ہو جو کبھی ہمارے وہم مین نہ گذرا ہو وہ چند قطرے اشک کے تجھسے لیتا ہو اور اُنکے بدلہ مین کوثر کہ جسپر قند رشک کھاتا ہو دیتا ہو تجھسے ایک آہ پر عشق دھوئین دھار چاہتا ہو اور ہر آہ کو تیری سیکڑون مرتبے اور فائدے دیتا ہو جو کچھ تجھسے ہوسکے نقد اُسکے سامنے لا تو نفع پائے اور آیندہ کو چھوڑ تو نقصان نپائے غرض یہ ہو کہ آج کی خدمت و طاعت کو کل پر مت رکھ کہ یہی نقصان کی بات ہو وہ ایسا پادشاہ ہو کہ خلیل نے جو نہایت اشک ابر چشم سے بہائے اس سبب سے اُنکو اواہ کہا جیسا کہ قرآن مین ان ابراہیم لاواہ حلیم تو خبردار ہو یہ کیسا بازار گرم و بے نظیر ہو پرانی باتین بیچ نیا ملک خرید کر اور اگر اس بات مین شک و شبہہ تیری رہزنی کرے تو انبیا لوگ جو تاجر اس تجارت کے ہین اُنکی سند کر کسواسطے کہ اگرچہ اُس شہنشاہ نے اُنکے بخت کو افزون کر رکھا ہو اور حد بھر بڑھا دیا ہو مگر اُنھین اُنکا وہ اسباب نہین رکھ سکتا چاہتا ہو اور بھی بڑھاؤن

قصہ بلال حبشی اور شوق اُسکا اور ایذا دینا اُسکے خواجہ کا اُنکو

قولہ تن فداے خار میکرد آن بلال + خواجہ اش میزد براے گوشمال + کہ چرا تو یاد احمدؐ میکنی + بندۂ بد منکر دین منی + میزد اندر آفتابش او بخار + او احد میگفت بہر افتخار + تا کہ صدیق آن طرف میگشت تفت + آن احد گفتن بگوش او برفت + چشم او پر آب شد دل پر عنا + زان احد مییافت بوے آشنا + بعد ازان خلوت بدیدش پند داد + کز جہودان خفیہ میدار اعتقاد + عالم السرست پنہان دار کام + گفت کردم تو بہ پیشت اے ہمام +

روز دیگر هم پگه صدیق تفت + آن طرف از بهر کارے میرفت + باز احد بشنید و زخم ضرب خار + بر فروزید از دلش
شور و شرار + باز پندش داد باز او توبه کرد عشق آمد توبهٔ او را بخورد + توبه کردن زین نمط بسیار شد +
عاقبت از توبه او بیزار شد + فاش او اسپرد تن را در بلا + کاے محمدؐ اے عدو توبها + این تن من وے
رگ من پر ز تو + توبه را گنجا کجا باشد درو + توبه را زین پس ز دل بیرون کنم + از حیات خلد توبه چون کنم +
عشق قهارست و من مقهور عشق + چون قمر روشن شدم از نور عشق المعنی یعنے بلال جو مولی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اپنے تن کو زخم خار پر فدا کرتے تھے کہ خواجہ انکا وہ خار اُنکے اُنکی گوشمالی کے
واسطے مارتا تھا کہ تو کیون یاد احمدؐ کی کرتا ہی تو بہت بُرا بندہ ہی کہ منکر میرے دین کا ہی وہ دھوپ مین
کانٹے مارتا تھا اور یہ افتخار کی راہ سے احد کہتے تھے اتفاقاً حضرت ابوبکر صدیق کا بھی اُدھر گذر ہوا
اور انکا احد کہنا اُنکے کان مین گیا اُنکی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور دل رنج سے بھر گیا اس سبب سے
کہ اُس کہنے سے بوٗ آشنا کی پاتے تھے بعد اُسکے اُنکو خلوت مین پاکے نصیحت کی کہ ان جہودون سے اپنے
اعتقاد کو چھپائے رہو وہ عالم السر یعنے چھپی بات کا جاننے والا ہی تم اپنے منہ سے کچھ مت نکالو چھپائے رہو
کہا اے ...بہت اچھا مین نے تمھارے ہی سامنے توبہ کی دوسرے دن صدیق صبح کو تیز تیز اُدھر گئے
پھر بھی احد کی آواز سنی اور زخم ضرب خار کے پھر اُنکے دلمین آگ شور و شرار کی بھڑکی پھر انھون نے اُنکو
نصیحت کی اور اُنھون نے توبہ کی لیکن عشق آیا اور توبہ کو کھا گیا اسیطرح بہت دفعہ توبہ کی اور توڑی آخرہ
بھی توبہ کرنے سے بیزار ہوگئے اور اپنے تن کو انھون نے ظاہر بلا مین ڈالدیا کہ اے محمدؐ تم میری توبہ کے
بڑے دشمن ہو یہ تن میرا اور رگ رگ اسکی تمسے بھری ہوئی ہی پھر اسمین توبہ کی گنجایش کیسے ہو اب
آیندہ توبہ کو دل سے نکالدونگا اور وہ جو حیات خلد کی محبت دلمین ہی اس سے توبہ کیسے کرون عشق بڑا قہار
غالب چیز ہی اور مین اسکا مقہور اور مین قمر کی طرح نور عشق سے روشن ہوگیا قوله برگ کاہم پیش تو اے
تندباد + من چه دانم تا کجا خواهم فتاد + گر هلالم در بلالم میدوم + مقتدی بر آفتابت میشوم + ماه را باز فتی و زاری چکار
در پے خورشید پوید سایه وار + با قضا هر کو قرارے میدهد + ریشخند سبلت خود میکند + کاه برگے پیش باد
آنگه قرار + رستخیزی و انگهانے نکر کار + گربه در انبانم اندر دست عشق + یکدمے بالا و یکدم پست عشق + او
همیگرداندم بر گرد سر + نے بزیر آرام دارم نے زبر + عاشقان در سیل تند افتاده اند + بر قضاے عشق
دل بنهاده اند + همچو سنگ آسیا اندر مدار + روز و شب گردان و نالان بیقرار + گردشش بر جوے جویان
شاهدست + تا نگوید کس که آن جو راکدست + گر نمی بینی تو جو را در کمین + گردش دولاب گردونی ببین +
چون قرارے نیست گردون را ازو + اے دل اختروار آرامے مجو + گر زنے در شاخ دستے کے هلد + هر کجا

بیوہ مرسازی کمسلد + یعنی اور یہی عشق ایک آندھی ہی مین اسکے سامنے ایک تنکا معلوم کہان اڑا اسکے
مجھے لیجائے اور کہان ڈالے مین اگر ہلال ہون یا بلال جو کچھ ہون مگر یہ ضرور ہی کہ پیروی تیرے آفتاب
ہی کی کرتا ہون ماہ کو تندی وزاری سے کیا کام اُسکو خورشید کے پیچھے دوڑنے کو بنادیا ہی بس دوڑتا رہے
جیسے سایہ پیچھے پیچھے جاتا ہی اسلیے کہ جو شخص قضا پر اپنا ثبات و قرار رکھتا ہی اور تقدیر پر قائم ہی نہ اپنی
موچھون سے مسخر و ریشخند کو اکھیڑ کے پھینک دیتا ہی اُسپر کوئی تسخر نہین کرسکتا بھلا خیال تو کرو آندھی
چل رہی ہی اور اُسکے سامنے تنکا پھر تنکے کو قرار یہ کیسے ہوسکے اور قیامت تو اُٹھ رہی ہی اور پھر ایسے
حال مین فکر کام کی یہ کہان مین ایسا ہون جیسے بلی کسیکے انبان مین گھس جائے اور وہ اُسکو اُسمین
بند کرلے اور کبھی اُسکو اوپر لیجائے کبھی اُسکو نیچے پٹک دے سو مین مثل اُس گربہ کے عشق کے ہاتھ
مین ہون کہ اُٹھاتا ہی اور پٹکتا ہی اور کبھی ایسی چیز کو جیسے گربہ انبان گرد سر کے گھماتے بھی ہین اور
زمین پر مار دیتے ہین عشق بھی مجھکو گھماتا ہی نہ نیچے مجھکو آرام لینے دیتا ہی نہ اوپر عاشقون کا ایسا حال ہی
جیسے کوئی اپلے مین پڑا ہو سو یہ بھی سخت اپلے مین پڑے ہین اور خواہش و مرضی عشق پر دل رکھے ہوئے
اور راضی آور ایسا حال جیسے چکی کا پتھر کہ اپنے مدار یعنے چکی خانہ مین رات دن گردش مین ہی اور
چلاتا ہی اور بیقرار اور گردش اسکی اسبات کی گواہ کہ وہ سب نہرون کی نہر ہی اُس سے اُسکی گردش ہی تا
نہ کوئی کہے کہ وہ نہر رک جانیوالی اور ٹھہر جانیوالی ہی تو چکی کہان چلتی ہی اور نقص مثال مین اے نہر
رکنے والی ہی نہین ہی اور اگر تو نہر کو تاک گھاٹ سے نہین دیکھ سکتا اور یقین نہین کرتا تو گردش دولاب
گردونی کو دیکھ کہ جب گردون کو گردش سے قرار نہین ہی تو اے دل کہ تو مثل اختر کے ہی تجھکو آرام کیسے ہو غوطہ
کر آخر کیسے رات دن چکر مین رہتے ہین شاخ درخت کی اگر اصلی ہی اور اُسکو تو ہاتھ سے پکڑیگا تو وہ تجھکو نہین چھوڑیگی
اور جہان شاخ مین پیوند کریگا اور اُس جگہ کو پکڑیگا وہ ضرور اپنے پیوند کو چھوڑ دیگی قولہ گرنمی بینی تو تدبیر
قدر + در عناصر گردش و جوشش نگر + زانکہ گردشہاے آن خاشاک و کف + باشد از غلیان بحر باشرف
بادسرگردان ببین اندر خروش + پیش امرش موج دریا بین بجوش + آفتاب و ماہ دو گاو خراس + گرد
میگردند میدارند پاس + اختران ہم خانہ خانہ میروند + مرکب ہر سعد و نحسے می شوند + اختران چرخ
گر دورند ہی + وین حواست کاہلند و سست پے + اختران چشم و گوش و ہوش ما + شب کجا بند و بیداری
کجا + گاہ در سعد و وصال دلخوشی + گاہ در نحس و فراق و بیہشی + ماہ گردون چون درین گردیدنست + گاہ
تاریک و زمانے روشنست + گہ بہار و صیف ہمچون شہد و شیر + گہ سیاستہاے برف و زمہریر + چون کلیات
پیش او چو گوست + سخرہ و سجدہ کن تسخیر اوست + تو کہ یکجزو دلا زین صد ہزار + پیش حکمش چون نباشی

بیقرار + چون ستورے باش ور حکم امیر + گہ در آخور حبس وگاہے در مسیر + چونکہ بر میخت بہ بند دبستہ باش +
چون گشاید چابک او برجستہ باش + آفتاب از بر فلک کژ میجہد + در سیہ روئی کسوفش میدہد + کز ذنب پرہیز کن
اے ہوشدار + تانگردی تو سیہ رو دیگ وار + ابر را ہم تازیانہ آتشین + میزند کہ ہان چنان رو نی چنین +
بر فلان وادی بیار این سو مبار + گوشمالش میدہد کہ گوشدار + المعنی خوب جان لے کہ جملہ باتین عالم مین
تقدیر قدر سے ہوتی ہین اگر تجھکو تدبیر قدر کی نہین سوجھتی تو عناصر مین اُسکی گردش وجوشش کو دیکھ یہ
تو ظاہر ہے کیسی کیسی گردشین اور جوششین انکو دیتی ہے اُس سبب سے کہ گردشین خاشاک وکف کی
جو دریا مین چکر کھاتا ہے یہ جوشش بحر باشرف ہی سے تو ہوتی ہین نہ خود بخود ہوا کیسی سرگردان ہے اور شور
مین ہے اور موج دریا کی اُسکے حکم کے آگے کیسی جوش مین ہے ماہ آفتاب یہ دونون ایسے ہین جیسے دو بیل
خراس کے کہ اپنے اپنے وقت پر گھومتے رہتے ہین اور دیکھو ستارونکے جو خانے ہین کیسے کیسے اپنے
خانون مین جاتے ہین اور ہر سعد ونحس کے مرکب بنتے ہین اگر اختر چرخ کے دور ہین اور یہ حواس
تیرے کاہل وسست قدم ہین اُن تک نہین پہونچ سکتے تو تیرے جو اختر چشم گوش کے ہین یہ تو نزدیک
ہین دیکھ تو رات کو سوتے مین کہان ہوتے ہین بیداری مین کہان ہوتے ہین اور اُسکے سوا کبھی سعادت
او روصال ودلخوشی مین ہوتے ہین کبھی نحس وفراق وبیہوشی مین اور غور کر ماہ گردون کو جو اس گردش
مین پڑا ہے کبھی تاریک ہوتا ہے کبھی روشن ہوتا ہے کبھی زمانہ مین بہار ہو گرمی مانند شہد وشیر کے ہوتی ہین یعنے
مرغوب ومحبوب کبھی سیاستین برف وزمہریر کی ہوتی ہین الغرض جملہ کلیات اُسکے سامنے مثل گیند
کے ہین اور لوٹ پوٹ اور اُسکی تسخیر کی مزدوری اور سجدہ کن آپ اے دل خیال کر کہ ان لاکھون سے
ایک جزد تو بھی ہے پھر اُسکے حکم کے سامنے کیسے مثل اور ونکے بیقرار نہین ہوتا تو تو ایسا ہو جا جیسے
ستور حکم امیر مین ہوتا ہے کہ کبھی اُسنے تھان پر باندھکے قید کر دیا تو وہین بندھا کھڑا ہے اور جو سیرگاہ
مین گیا تو اُسکو سوار کیے لیے پھرتا ہے اور جو تجھکو میخ پر باندھدے تو بندھا رہ اور جب کھولے تو چالاک
برجستہ اور مستعد الخدمت ہو جا آفتاب کو دیکھ جب ٹیڑھی چال فلک پر چلتا ہے تو اُسکے منھ کو کسوف
سے سیہ رو کرتا ہے اور جتاتا ہے کہ ذنب سے پرہیز کر جو بصورت ذنب کے ہے بمعنی گناہ اور ہوش
رکھ تو ہانڈی کی صورت سیاہ رو نہو جائے ابر پر بھی تازیانۂ آتشین لگاتا ہے کہ عبارت برق سے ہے کہ
خبردار ایسے چل نہ ایسے فلان جنگل پر برس ادھر مت برس اور خوب کان اُسکے اینٹھ دیتا ہے کہ خبردار
کان لگاکے سن لے قولہ عقل تو از آفتابے بیش نیست + اندران فکری کہ نہی آمد مایست + کژ منہ اے عقل
تو ہم گام خویش + تا نیاید آن کسوفت رو بہ پیش + چون گنہ کمتر بود از آفتاب منکسف نیمی ونیمی نور تاب

که بقدر جرم می بینم ترا + این بود تقدیر در داد و جزا + خواه نیک و خواه بد فاش و ستیر + بر ہمہ اشیا سمیعم و بصیر +
زین گذر کن اے پدر نوروز شد + خلق از اخلاق خوش بدفوز شد + باز آمد شاه ما در کوے ما + باز آمد جان
در جوے ما + میخرامد بخت و دامن میکشد + نوبت توبہ شکستن میرسد + توبہ را بار دگر سیلاب برد + فرصت آمد
پاسبان را خواب برد + ہر خمارے مست گشت و باده خورد + رخت را امشب گرو خواہیم کرد + زان
شراب لعل و لعل جانفزا + لعل اندر لعل اندر لعل ما + باز خرم گشت مجلس دلفروز + خیز و دفع چشم بد اسپند سوز + نعرهٔ
مستانه خوش می آیدم + تا ابد جانا چنین میبایدم + نک ہلالے با بلالے یار شد + زخم خار او گل و گلزار شد
گر ز زخم خار تن غربال شد + جان و جسم گلشن اقبال شد + تن به پیش زخم خار آن جہود + جان من مست و خراب
آن ودود + بوے جانی سوے جانم میرسد + بوے یار مہربانم میرسد + از سوے معراج آمد مصطفےٰ + بر بلالش
حبذا ان حبذا + المعنی عقل تیری آفتاب سے بڑھکے نہین ہو جو کسوف مین پڑتا ہو بس اُس فکر مین جسکو
شارع نے منع کیا ہو مت رُک اور مت ٹھہر اور اے عقل تو بھی ٹیڑھی چال مت چلے تا وہ کسوف تیرے
سامنے بھی رو کرے اور تیری طرف متوجہ ہوئے آفتاب سے جب گناہ تھوڑا ہوتا ہو تو نصف سیاہ ہوتا
ہو اور نصف روشن اور چمکتا رہتا ہو اور حق تعالے فرماتا ہو کہ بقدر جرم کے مین تجھکو دیکھتا ہون یہ تقدیر
داد و جزا مین ہوتی ہو کہ اندازہ نہ کم نہ زیادہ اور فرماتا ہو کہ چاہے کوئی فعل نیک ہو چاہے بد چاہے برملا چاہے
پوشیدہ مین جملہ اشیا پر سمیع و بصیر ہون اب پھر قول بلال کا ہو حضرت صدیق سے کہ اے پدر ان باتون کو
چھوڑ اب نوروز ہوا اور وقت بدلگیا مخلوق اخلاق خوش سے بدفوز اور سرکش ہوگئے اب اس پونڑ کو بسبب جشن و
سرور نوروز کے چڑھانے ہی نہین دیتے پھر شاہ ہمارا ہماری گلی مین آیا اور پھر آب جان کا ہماری نہر مین جاری
ہو آنہر جسم شاہیا اور جو اس قسم کے الفاظ ہین سب سے مراد پادشاہ حقیقی و معشوق حقیقی آن اشعار اور
آیندہ مین بلال رضہ اپنی تغیر کیفیت کا جو خاصان خدا کو ہوتی ہو حضرت صدیق رضہ سے بیان کرتے ہین کہ بخت میل
کیسا اترا اترا کے چلتا ہو اور ناز سے دامن سمیٹتا ہو اور نوبت توبہ شکنی کی قریب آلگی ہو پھر اہلا آیا اور توبہ کو
بہا لیگیا گویا چوکیدار کو فرصت ملی جسکے ملتے ہی سو گیا ہر خمار شراب پیکے مست ہوگیا یعنے جنکے نشے اتر
ہوے تھے پھر چڑھگئے ہین بھی اگر کچھ نہین ہو تاہم اپنا اوڑھنا بچھونا اس رات گروی کرونگا ایک تو
شراب لعل دوسرے لب لعل جانفزا معشوق کے اس لعل در لعل کو اپنے لعل مین ملاؤنگا پھر
مجلس دلفروز تازہ و خرم ہوئی جلدی اُٹھ اور اسپند جلا اُسکی تازگی و خرمی سے اندیشہ چشم بد کا ہو مجلس
دلفروز وجد و حالت نعرے مستانہ پھر مجھکو اچھے معلوم ہونے لگے اور ہمیشہ [illegible] ایسے ہی
چاہتا ہون کہ بدستور رہین اسلیے کہ ہلال جب بلال سے [illegible] زخم [illegible] گل [illegible] ہوگئے اگرچہ

زخم خار سے تن ذار چلنی ہوگیا ہی لیکن جان وجسم میرا دونون گلشن اقبال ہوگئے تن تو میرا سامنے زخم خار
اس جہود کے ہی اور جان میری مست ومدہوش عشق اس دوست کی ہی بو جانی کی مجھکو اپنی جان کی طرف
سے آتی ہی اور بو یار مہربان کی اسطرف پاتا ہون آپ فرماتے ہین یہ وہی بلال تو ہی کہ جب آنحضرت
معراج سے لوٹکے آئے تو بلال کے درجے خداداد جو دیکھے تھے اُنکے سبب سے اُسپر حبذا حبذا فرماتے تھے

کہنا صدیق کا صورت حال بلال رض کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

قولہ چون شنید صدیق از بلال رض دم درست + این شنید از توبہ او دست شست + بعد از ان صدیق رض نزد مصطفی صلعم
گفت حال آن بلال رض باصفا + کان فلک پیمای میمون فال چست + این زمان از عشق اندر دام تست +
باز سلطانست زان چندان برنج + در حدث مدفون شدست آن زفت گنج + چند ہا بر باز استم میکنند +
پر و بالش بیگنہے میکنند + جرم او اینست کو بازست و بس + غیر خوبی جرم یوسف چیست بس + چند را ویرانہ
باشد زاد و بود + ہست شان بر باز ازان خشم جہود + کہ چرا می یاد آرے تو ازان + لالہ زار و جوئبار و گلستان +
یا چرا یادت بود از ان دیار + یا ز قصر و ساعد آن شہریار + در دہ چندان فضولے میکنی + فتنہ و تشویش
دری افگنی + مسکن ما را کہ شد رشک اثیر + تو خرابہ دانی و خوانی حقیر + شید آوردی کہ تا چندان ما + مر ترا
سازند شاہ و پیشوا + نام ما وسوداے وے ایشان می تنی + نام این فردوس ویران میکنی + بر سرت چندان
زنیم اے بد صفات + تا نگوئی ترک شید و ترہات + المعنی جبکہ حضرت صدیق رض نے بلال رض دوست دم والے سے
یہ بات سنی جو اوپر مذکور ہوئی تو اُنکی توبہ سے ناامید ہوگئے کہ اُنسے توبہ نہین ہوسکیگی بعد اُسکے صدیق رض نے
سامنے مصطفے کے حال بلال رض باصفا کا بیان کیا کہ وہ فلک پیما مبارک فال چست اسوقت بسبب عشق کے
تمہارے جال مین ہی یعنے تمہاری محبت مین گرفتار وہ باز سلطان ہی اے سلطان بازون کا مگر اُن
چغدون سے رنج پاتا ہی اور کیسا بڑا خزانہ ہی کہ ایسی نجاست مین مدفون ہوا ہی چغد کیسے ستم اُسپر کرتے
ہین اور بیگناہ اُس باز کے پر و باز نوچتے ہین ہان یہ گناہ اُسکا ہی کہ یہ چغد ہوے اور وہ باز ہی اُسکے سوا
اور کیا جیسے یوسف کا جرم اُنکی خوبی تھی کہ بھائی دشمن اُنکے ہوگئے چغد کی زاد و بود ویرانہ ہی بس باز پر چغدونکو
اس سبب سے غصہ اور انکار ہی کہ تو جب شہر و دیار مین رہتا ہی تو اُس لالہ زار و جوئبار و گلستان کو
کیون یاد کرتا ہی اور جو اس گلستان و جوئبار مین رہتا ہی تو وہ دیار و قصر و ساعد شہریار کو مت یاد کر
تو ہم چغدون کے گانون مین کیسی فضول کرتا ہی اور ہمارے بیچ مین فتنے اور تشویش ڈالتا ہی تو ہمارے
مسکن کو جو بلندی مین رشک اثیر ہی خرابہ اور ویرانہ جانتا ہی اور حقیر سمجھتا ہی کیسا فریب تو لایا ہی تا چغد
ہمارے تجھکو اپنا بادشاہ و پیشوا کر لین تو وہم وسوسا نہین پورا ہی جو فردوس کو ویرانہ بتاتا ہی

ہم تیرے سر پر آتی دچپین مارینگے کہ تو اپنے مکر و بیہودہ گوئیون کو بھول جاے اور ترک کرے **قولہ پیش**
مشرق چارمیخش میکنند + تن برہنہ شاخ خارش میزنند + از تنش صدجاے خون بر میجہد + او احد میگوید
و سر نمی نہد + پند ہا دادم کہ پنہان دار دین + سر بپوشان از جہودان لعین + عاشقست او را قیامت آمدہ است +
تا در توبہ بر و بستہ شدہ است + عاشقی و توبہ یا امکان صبر + این محالی باشد ایجان لبس سطبر + توبہ کرم و
عشق ہمچون اژدہا + توبہ وصف خلق و آن وصف خدا + عشق ز اوصاف خداے بے نیاز + عاشقی بر غیر
او باشد مجاز + زانکہ آن مس زر اندود آمدہ است + ظاہرش نور اندرون دود آمدہ است + چون زنور
دود شد پیدا دخان + بفسرد عشق مجازی آنزمان + چون شود پیدا دخان غم فزا + بفسرد نے عشق ماند نے ہوا
وا رود آن حسن سوے اصل خود + جسم ماندہ گندہ ورسوا و بد + نور مہ راجع شود ہم سوے ما + وا رود عکسش
ز دیوار سیاہ + نے دران نورے بود نے زندگی + نے جمالش ماند و نے فرخندگی + پس بماند آب و گل
بے آن نگار + گرد آن دیوار بے مہ دیو وار + قلب راکان زر زروے او بجست + باز گشت آن زر
بکان خود نشست + پس مس رسوا بماند دود دش + رو سیہ تر زد بماند عاشقش + عشق بینایان بود بر کان
زر + ہر زمانے لاجرم شد بیشتر + زانکہ کان را در زری نبود شریک + مرحبا اے کان زر لاشک فیک +
ہر کہ قلبے را کند انباز کان + وا رود زر تا بکان از لامکان + عاشق و معشوق مردہ ز اضطراب + ماندہ
ماہے رفتہ زان گرداب آب + عشق ربانیست خورشید کمال + امر نور اوست خلقان چون ظلال +
اللغات چارمیخ ایک قسم عذاب سے ہے کہتے ہین یہ عذاب ایجاد فرعون کا ہے کہ چارون ہاتھ پاؤن
چار میخون سے بند ہوا تا تھا اور چھاتی پر بوجھ رکھتا تھا **المعنی** حضرت صدیق پھر کہتے ہین کہ وہ جہود قبل
طلوع آفتاب سے اُس بیچارہ کو چومیخا کرتے ہین اور ننگے بدن پر اُسکے خار دار چھڑیان مارتے ہین اُسکے
بدن سے سیکڑون جگہ خون نکلتا ہے اور وہ احد کہے جاتا ہے اور مار کھاتا ہے مین نے اُسکو بہت نصیحت
کی کہ اپنے دین کو ظاہر مت کر اور ان لعین جہودون سے چھپاے رہ اپنا بھید انپر مت کھول لیکن وہ عاشق
ہے اور اُسپر قیامت آگئی اسی سبب سے دروازہ توبہ کا اُسکے لیے بند ہوگیا ہے بھلا عاشقی اور توبہ یا امکان
صبر اُسکی اسکی کیا مناسبت یہ باتین تو ایجان عاشقی مین بڑی موٹی موٹی محال ہین توبہ ایسی ہے جیسے
ایک ناچیز کیڑا اور عشق ایک اژدہا اسلیے کہ توبہ تو وصف خلق کا ہے اور عشق وصف خدا کا پھر خلق و خدا کی
نسبت کیا عشق تو اوصاف خدا بے نیاز سے ہے بس عاشقی بھی اُسی سے کرنا چاہیے کہ حقیقت واصل
یہی ہے اور غیر سے عاشقی کرنا مجاز ہے اسے بے اصل اسلیے کہ غیر ایک مس زر اندود ہے اسے ملمع اُسکے
ظاہر مین تو نور ہے اور باطن مین دود سیاہ جب اس نور دود دلونسے دھوان پیدا ہوا یعنی رنش

پس عشق مجازی اُسیوقت ٹھنڈا ہوجاتا ہو پھر فرمایا کہ جہان وھوان غم فزا ظاہر ہوا اُسکے ساتھ ہی عاشق
مرگیا یعنی عشق ہانہ محبت و شوق وہ حسن جو دلبری کرتا ہو وہ تو اپنی اصل کو چلا جاتا ہو اور جسم گندہ اور رسوا
و بدمرہ جاتا ہو جیسے نور ماہ کا دیوار پر پڑنے سے دیوار نورانی ہوجاتی ہو اور اُسکے عکس سے یہ روسیاہ
رونق پاجاتی ہو جہان نور ماہ کا ماہ کی طرف رجوع ہوا اور عکس اسکا لوٹا وہ دیوار سیاہ رہگئی نہ اب اسمین
روح ہو نہ رونق نہ زندگی کہ مراد آب و رنگ سے ہو نہ جمال ہو نہ فرخندگی بس وہی آب و گل بے
اس نگار کے ہو اور وہی دیوار دیودار بدون اُس ماہ کے قلب پر جو زر رکھکے سونے کی صورت بنادیتے
ہین اور جب وہ زر اس قلب کے منھ سے اڑکے کان کو لوٹ گیا اور اپنی جگہ جا بیٹھا یہ مس رسوا
دو دوش رہگیا اور جو عاشق اسکا تھا اس سے زیادہ روسیاہ رہا اور جو بینا لوگ ہین اُنکا عشق کان زر پر ہوتا
ہو لاجرم عشق اُنکا دمبدم بڑھتا ہو اس سبب سے کہ کان کے زر مین کوئی شریک نہین ہو بس مولانا کہتے
ہین مرحبا کیا ہی خوب ہو تو ایکان زر کہ تجھ مین کچھ شک نہین تو ہی اصل ہو اب جو کوئی کسی قلب کو شریک
و انباز کان کا کرے تو وہ زر لامکان سے بھی بڑھکے کان تک چلا جاتا ہو ایسی دوری اُس سے اختیار
کرتا ہو بس یہ جو عاشق معشوق باہدگر قلبی تھے اضطراب سے مردہ ہوکے رہگئے اور وہ ماہ جو اس گردے
مین اکیلا مہتاب آپ سے نکل گیا بس عشق ربانی خورشید کمال کا ہو امر اسکا نور ہو اور مخلوق
مثل سایہ کے

وکیل کرنا آنحضرتؐ کا حضرت صدیقؓ کو بیع بلالؓ مین

قول مصطفےٰ زین قصہ چون گل بر شگفت + رغبت افزون گشت او را ہم نگفت + مستمع چون یافت ہمچون
مصطفےٰ + ہر سر مویش زبانی شد جدا + مصطفےٰ فرمود کاکنون چارہ چیست + گفت این بندہ مرا در ا
مشتریست + ہر بہا کہ گو یدا و را میخرم + در زیان وحیف ظاہر ننگرم + کو اسیر اللہ مے الارض آمدہ است +
سخرۂ خشم عدو اللہ شدہ است + مصطفےٰ فرمود کاے اقبال جو + اندرین من میشوم انباز تو + تو دلیلم
باش و نیمی بہر من + مشتری شو قبض کن از من ثمن + گفت صد خدمت کنم رفت آنزمان + سوے
خانہ آنجہود بے امان + گفت با خود کز کف طفلان گہر + بس توان آسان خریدن اے پسر + عقل و
ایمان را ازین قوم جہول + میخرد با ملک دنیا دیو غول + آن چنان زینت دہد مردار را + کہ خرد
زیشان دو صد گلزار را + آن چنان مہتاب پیماید بسحر + کز خسان صد کیسہ بر باید بہ سحر +
انبیا شان تاجرے آموختند + پیش ایشان شمع دین افروختند + دیو و غول و ساحر از سحر و نبرد +
انبیا را در نظر شان زشت کرد + زشت گرداند بجادوئی عدو + تا طلاق افتد میان جفت و شو

دیدہا شانرا بسحرے دوختند + تا چنین گوہر بخس بفروختند + **قولہ** حضرت مصطفے اس قصہ کو سنکے گل سے کھل گئے مگر کچھ کہا نہین حتے کہ افزونی اپنی رغبت کی بھی ظاہر نکی اور حضرت صدیق نے جو مصطفے جیسا مستمع پایا تو اس بیان مین انکا بال بال زبان ہوگیا اور خوب بیان کیا آپ نے فرمایا کہ پھر اب اُسکی تدبیر کیا ہے حضرت صدیق نے کہا کہ مین اُسکا خریدار ہون جو قیمت وہ کہیگا اُس قیمت کو لونگا ظاہر کے کسی نقصان و زیان کو نہ دیکھونگا اسلیے کہ وہ اسیر اللہ کا عالم بالا سے زمین پر آیا ہے اور گرفتار خشم عدو اللہ کا ہوا ہے حضرت نے فرمایا کہ اے اقبال جو اس احسان مین جو اُس سے کیا چاہتے ہو مین بھی تمھارا شریک ہوتا ہون تم اسمین دلال بنو اور ایک حصہ کے میرے خریدار پھر جب خرید کر لو تو مجھسے قیمت لیلو حضرت صدیق نے کہا یہ کیا کام ہے مین ایسی سیکڑون خدمت بجا لاؤنگا اور اُسیوقت اُس جہود بے امان کے گھر کو روان ہوے اور اپنے دلمین کہا کہ لڑکون کے ہاتھ سے گوہر لیلینا اور خرید لینا کچھ مشکل نہین بہت آسان بات ہے یہ وہ قوم از بس جاہل ہین کہ دیو غول ادنے شی ملک دنیا کی عوض مین عقل و ایمان سی چیز کیسی انسے مول لیلیتا ہے اس مردار دنیا کو اُنکے سامنے ایسی زیب و زینت دیتا ہے کہ اُنسے اس مردار کے بدلے مین سیکڑون گلزار لیتا ہے ایسی جادوگری سے مہتاب اُنکو ناپ دیتا ہے کہ یہ اُسکو کپڑا جانتے ہین اور ان خسونسے سیکڑون کیسے نقد کے چھین لیجاتا ہے انبیا نے اُنکو تاجری سکھائی اور اُنکے سامنے شمع دین کی روشن کی دیوا اور غول اور ساحرون نے اپنے سحر وغیرہ سے انبیا کو اُنکی نظر مین بدصورت کردیا اور ایسا ہوتا ہے کہ جادو کے زور سے دشمن صورت بدل دیتا ہے تا زن و شوہر مین بیزاری سے طلاق پڑجائے بس ایسے ہی اُنکی آنکھون کو سحر سے بند کر دیتے ہین تا ایسے گوہر بخس کو اندھیری ٹکا کے بیچ لین **قولہ** این گہر از ہر دو عالم برترست + ہین بخر زین طفل نادان کو خرست + نزد خر خرمہرہ و گوہر یکیست + آن اشک را در دور دریا شکیست + منکر بحرست و گوہرہاے او + کے بود حیوان در دپیرایہ جو + در سر حیوان خدا ننہادہ است + کہ بود در بند لعل و در پرست + مر خر آنرا ہیچ دیدی گوشوار + گوش و ہوش خر چہ باشد سبزہ زار + احسن التقویم در والتین بخوان + کہ گرامی گوہرست اے دوست جان + احسن التقویم از فکرت برون + احسن التقویم از عرش فزون + گر بگویم قیمت آن ممتنع + ہم بسوزم ہم بسوزد مستمع + لب ببند اینجا و آنسو تر مران + رفت آن صدیق سوے آن خران + حلقہ بر در زد چو در را واکشود + رفت بیخود در سراے آن جہود + بیخود و سرمست و پر آتش نشست + از دہانش بس کلام سخت جست + کین ولی اللہ را چون میزنی + ہذا این چہ حقدست اے عدو روشنی + گر ترا صدقیست اندر دین خود + ظلم بر صادق دلت چون میدہد + ہذا اے تو در صدق جہودی مادہ + کین گمان داری تو بر شہزادہ + در ہمہ آئینہ کژ سازی ہوا + منگر اے مردود نفرین ابد + انچہ آمدم از لب صدیق جست + گر بگویم گم کنی تو پا و دست + آن فنون تیز دو

گر عبارت بلال سے ہو کہ دونون جہان سے بڑھکے ہی خبردار ہو تو اس طفل نادان سے اُسکو خرید کسو اسطے کہ یہ گدھا
ہو اسکی قدر وقیمت نہین جانتا گدھے کے سامنے خرمہرہ اور گوہر یکسان ہو اور اس گدھے کو درو دریا دونون
مین بڑا شک ہو وہ منکر بحر کا بھی ہو اور بحر کے گوہرون کا بھی پھر وہ پیرایہ اور زیبائی اُس سے کب ڈھونڈھیگا
یہ بات تو خدا تعالے ہی نے حیوان کے خیال وسر ہی مین نہین رکھی ہو کہ وہ لعل سے محبت کرے اور
دُرپرست ہووے کہتین گدھونکو بھی تونے گوشوارے پہنے دیکھا ہو اُسکے گوش ہوش کیا ہین سبزہ زار
تو سورۂ والتین مین لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کو پڑھ جو خدا تعالی نے فرمایا ہو کہ بیشک پیدا کیا ہمنے
انسان کو اچھی صورت اور اچھی حالت پر تا تو جانے کہ یہ انسان اے دوست جان کیسا گرامی ہو کیسا
لفظ احسن التقویم اسکی نسبت فرمایا ہو جو میری فکر سے باہر ہو جہانتک اس لفظ احسن کی تفصیل کو تو سوچ
سکیگا پھر بھی تفصیل باقی رہیگی اور یہ احسن التقویم اُسکے عرش سے بھی زیادہ عالی رتبہ ہی چنانچہ یہی بلال
عرش پر جوتی پہنے پھرتے تھے اور اگر قیمت اس گوہر کی بیان کرون کہ وہ ممتنعات سے ہو نہ ممکنات
سے تو مین بھی جلون اور سننے والا بھی جلے مین اس سبب سے کہ قیمت اسکی اُسکے موافق نکہسکا اور سننے والا
اسوجہ سے کہ مجھکو قیمت دینے کا مقدور نہین کیسے اس گوہر کو پاؤن تو ایسے موقع پر لب بند کرلے اور
اُسکے پاس تک مت جا اور صدیق کا ذکر کر کہ وہ اُن گدھون کے پاس گئے اور دروازہ پر دستک دی
جب دروازہ کھلا تو بے اختیار اُس جہود کے گھر مین چلے گئے آور بیخود و سرمست اور پر آتش ہو کے بیٹھے
اور منھ سے اُنکے سخت سخت باتین نکلنے لگین کہ اس ولی اللہ کو کیون مارا کرتا ہو یہ کیسا کینہ تجھکو ہو اے دشمن
روشنی یعنے اسلام کے اگر تجھکو اپنے دین مین بہت بڑا صدق ہو اور یہ بھی صادق ہو تو تیرا صدق اس صادق پر
ظلم کرنیکو کیسے چاہتا ہو کیونکہ صدق صدق تو ایک ہین تو اپنے دین جہود کے صدق کا بھی زر نہین بلکہ خاص
مادہ جب تو تو ایسے شہزادہ پر یہ گمان بد رکھتا ہو تیرے پاس تیرا دل ایک آئینہ کژ ساز ہو اُس آئینہ کژ
سے اے مردود لعنت ابد کے سب کو ایک طرح پر مت دیکھے الغرض اسوقت زبان صدیق سے جو باتین
نکلین شدت غصہ مین اگر انکو بیان کرون تو تو اپنے ہاتھ پاؤن بھول جائے قولہ آن ینابیع الحکم ہمچون
فرات + از دہان او روان از بیجہات + ہمچو از سنگے کہ آبے شد روان + نے ز پہلو مایہ دار و نے میان + آب
خود کرد حق آن سنگ را + بر گشادہ آب مینا رنگ را + ہمچنان کز چشمۂ چشم تو نور + او روان کردہ است
بے بخل و فتور + نے ز پیہ آن مایہ دار و نے ز پوست + روے پوشے کردہ در ایجاد دوست + در خلاے
گوش باد جاذبش + مدرک صدق کلام و کاذبش + این چہ باد ست اندر ان جزو استخوان + کہ پذیرد
صوت و حرف قصہ خوان + استخوان و باد رو پوشست و بس + در دو عالم غیر یزدان نیست کس +

مستمع او قائل او بی احتجاب + زانکه الاذنان من راس ای مثاب + گفت گر رحمت اہی آید برو + زر بدہ بستانش
اے اکرام خو + از منش وا خر چو میسوز دولت + بے مؤنت حل نگردد مشکلت + گفت صد خدمت کنم
پانصد سجود + بندۂ دارم نکو لیکن جہود + تن سپید و دل سیاہ او را بگیر + در عوض دہ تن سیاہ و دل منیر +
کس فرستاد و بیاورد آن ہمام + بود الحق سخت زیبا آن غلام + آنچنانکہ ماند حیران آن جہود + آن دل
چون سنگش از جا رفت زود + حالت صورت پرستان این بود + سنگ شان از صورت و مومی شود +
باز گردا ستیزہ و راضی نشد + کہ بدین افزون بدہ بے ہیچ بد + یک نصاب نقرہ ہم بر وے فزود + تا کہ راضی
گشت حرص آن جہود + بیع کردہ داد بستد بغرض + داد گوہر سنگ بستد در عوض + بر خیال آنکہ سودے
کردہ ام + داد اسود ابیضے آوردہ ام + منعقد چون گشت بیع اندر میان + یافت ایجاب و قبول ہر دو آن +
اللغات ینابیع چشمہائے بزرگ مثاب بفتح جائے انبوہ آب و مردم و ثواب دادہ شدہ نصاب مال
و زر و سرمایہ جہود مغرس یہود **المعنی** یعنی حضرت صدیق کہ ینابیع الحکم تھے ایک چشمہ نہین بلکہ چشمے حکمت
کے اور خود فرات نہ مثل فرات کے اُنکے دہن سے چشمے روان تھے اور حال یہ کہ کسی جہات سے نہین
بیجہت یعنے منجانب اللہ اور مثل اُس سنگ کے جس سے آب روان ہو کہ وہ بھی بیجہت ہو کہ نہ کسی پہلو سے
معلوم ہوتا ہو نہ درمیان سے اُس پتھر کو حق تعالی نے اپنی ڈھال اور آڑ کر لیا ہو اور آب مینا رنگ کو
آپ ہی کھولدیا ہو جیسے تیری آنکھون کے چشمے سے اُسنے نور روان کیا ہو بے بخل و بے فتور کے با فراط
و بیحد نہ یہ نور پیہ سے مایہ پاتا ہو نہ پوست سے یہ سب دوست نے ہر شے کے لیے روپوش اپنی ایجاد
مین رکھے ہین دیکھو کان کی خلوت مین کیسی ایک ہوا جاذب رکھدی ہو جو جھوٹی سچی بات کو دریافت
کر لیتی ہو حیرت ہو کہ کیسی ہوا کان مین ہو سوائے استخوان کے کہ جو صوت و حرف قصہ خوانون کو برابر
جانے اور قبول کرے جاتی ہو اور کیسے ایسی جلدی ہزارون شکلین صوت و حرف کی وہ ہوا قبول کرتی
ہو لیکن اصل یہ ہو کہ استخوان اور باد دونون روپوش ہین دونون جہان مین سوائے یزدان پاک کے
کوئی نہین ہو مستمع بھی وہی قائل بھی وہی اور حال یہ کہ بے احتجاب اے ظاہر و برملا اس سبب سے
کہ مسئلہ فقہ کا ہو الاذنان من راس یعنے کان بھی سر ہی سے ہین المثاب یعنے ثواب دادہ شدہ آب
اُس جہود نے حضرت صدیق سے کہا کہ اگر تمکو بہت رحم آتا ہو اور ایسی ہی تمھاری عادت اکرام و احسان
کی ہو تو جاؤ زر لاؤ ہمکو دو اُسکو لیلو اگر تمھارا دل اُسپر جلتا ہو تو مجھسے خرید لو یہ مشکل تمھاری بدون زر کے
آسان نہین ہو سکتی حضرت صدیق نے کہا ہین تیری سیکڑون خوشامد کرونگا اور پانسو سجدے شکر کے
بجالاؤنگا اگر تو میری بات مانے کہ میرا ایک غلام نیکو و خوبصورت ہو گر از یہود تن اُسکا سپید ہو لیکن

نکا سیاہ تو اُنکو لیلے اور بدلہ مین اس سیاہ تن دل منیر کو مجھے دیدے اور آدمی بھیجکے غلام کو بلایا
وہ مرد بزرگ اُنکو لایا تو واقعی اور حق یہی ہو کہ وہ نہایت ہی خوب و زیبا تھا اور ایسا کہ جہود بھی
رہگیا گو دل اُنکا پتھر سا سخت تھا مگر اُنکو دیکھکر اپنے حال پر نہ رہا اب مقولہ اُنکا ہو کہ جو لوگ
ت پرست ہین اُنکا یہی حال ہو کہ سنگ اُنکا جو عبارت دل سے ہو ایک صورت کے دیکھنے سے
یہاں کے لاغر و باریک ہو جاتا ہو اگرچہ اس جہود کا غلام کو دیکھکر یہ حال ہوا لیکن پھر بھی جھگڑا کیا
اضی نہ ہوا کہ اس غلام پر کچھ اور بڑھا کے دو پدون کسی عذر کے حضرت صدیق نے ایک نصاب
ی اسپر اور بڑھا دی تا حرص اُس جہود کی راضی ہو گئی بس بیع کر دی اور داد و ستد بے غرض
مین ہو گئی اس جہود نے گوہر دیدیا اور عوض مین پتھر لے لیا کیسا خسارہ کیا اور اُس خیال مین
ن نے بہت فائدہ کیا ہو اسود دیکے ابیض لایا ہون یعنے کالے کے بدلے مین گورا آخر جب
دونون مین بیع منعقد ہو گئی تو ایجاب و قبول دونون کے درمیان مین ہو گیا

ہنسنا جہود کا اور جاننا یہ کہ صدیق مغبون ہین اور نجاننا قیمت بلال کی

قہقہہ زد آن جہود سنگدل + از سر افسوس و طنز و غش و غل + گفت صدیقش کہ این خندہ چہ بود +
داب پرسش او خندہ فزود + گفت اگر جدت نبودی و اہتمام + در خریداری این اسود غلام +
ز استیزہ نمی افروختم + خود بعشر آنیش می بفروختم + کہ بنزد من نیرزد نیم دانگ + تو گران کردی بہایش
بانگ + پس جوابش داد صدیق اے غبی + گوہرے دادی بجوزے چون صبی + او بنزد من ہمی ارزد
کون + من بجانش ناظرستم نے بلون + زر سرخست و سیہ تاب آمدہ + از برائے رشک این
ن کدہ + دیدۂ این ہفت رنگ جسمہا + در نیابد زین نقاب آن روح را + گر مکیسی کردۂ در بیع بیش +
ی من جملہ ملک و مال خویش + در مکیس افزودمی من ز اہتمام + وامنے زر کردمی از غیر دام +
ن دادی زانکہ ارزان یافتی + در ندیدی حقہ را نشگافتی + حقۂ سربستہ جہل تو بداد + زود بینی کہ
بنت او فتاد + حقۂ پر لعل را دادی بباد + ہمچو زنگی در سیہ روئی تو شاد + عاقبت واحسرتا گوئی
+ بخت و دولت خود فروشد چون کسے + بخت با جامہ غلامانہ رسید + چشم بدبخت بجز ظاہر
بد + او نمودت بندگی خویشتن + خوے زشتت کرد با او مکر و فن + این سیہ اسرار
ن اسپید را + بت پرستانہ بگیر اے ژاژخا + این ترا و آن مرا بردیم سود + ہین لکم دین ولی دین
ے جہود + اللغات دانگ چھ رتی وزن غبی احمق مکیس در نگ المعنی بعد ہو جانے ایجاب
ل باہمی کے وہ جہود سنگدل ٹھٹھا مار کے ہنسا از روے تمسخر و طنز اور غش و غل کے

صدیقؓ نے جو پوچھا کہ یہ ٹھٹھا کیسا اُسکے جواب مین بھی اُسنے ٹھٹھا ہی مارا اور کہا اگر اس حبشی غلام کی خرید اری
مین تمھاری ایسی کوشش و اسقدر اہتمام نہوتا تو مین نے جیسا کہ جھگڑا کیا کبھی ایسا افروختہ نہوتا اور خود دو عشر
کو اُسے بیچڈالتا اسلیے کہ میرے نزدیک نیم دانگ کا بھی نہین ہی تمنے اپنی بانگ سے اُسکو گران بہا کردیا پس
حضرت صدیقؓ نے اُسکو کہا کہ اے احمق یہ بھی سمجھتا ہی کہ لڑکون کے مثل تو نے جوز کے بدلہ مین گوہر دیدیا
وہ میرے نزدیک دو جہان کی قیمت کا ہی مین اُسکی جان کو دیکھتا ہون کیسی نورانی ہی رنگ کو نہین دیکھتا وہ
زر سرخ ہی بظاہر سیاہ تاب ہو کے اس احمق کدہ مین آیا تا دیکھین اور رشک کرین کہ افسوس اُسکا سا
حال ہمارا ہوتا جو آنکھین ہفت رنگ جسمون کی دیکھنے والی ہین وہ روح مجسم کو جو اُس نقاب سیہ رنگی مین ہی
کیسے پائین ہفت رنگ سفید سرخ سبز زرد کبود و قرمزی اے عباسی سیاہ اگر تو اسکی بیع مین زیادہ ڈھیل
کرتا تو مین اپنا جملہ ملک و مال دیدیتا اور تیرے رکے رہنے سے مین اپنے ملک و مال کو بڑھاتا کوشش کرتا
بلکہ دامن بھر زر اور سے قرض لیتا تو نے تو سہل دیدیا اس سبب سے کہ تو نے بھی سستا پایا ہی تو نے نہ دُر
دیکھا نہ ڈبہ کو توڑ کے دیکھا کہ اسمین کیا ہی تیری جہل نے ویسا ہی حقہ سربستہ مجھکو دیدیا اب جلدی دیکھ لیگا کہ
کیسی غبن مین پڑا تو نے ڈبہ پر لعل کو برباد کیا اور زنگی کیطرح سیہ روئی پر شاد ہوا جو تجھکو نصیب ہوئی آخر
اسکا یہ ہی کہ بڑی واحسرتا کریگا اور کیسے نہ کرے کوئی بھی ایسا ہی جو اپنی بخت و دولت بیچے بخت تو
جامۂ غلامانہ کو بیو نچا یعنے جنھون نے کپڑے غلامون حقیرون کے سے پہنے انکو بخت نصیب ہوا وہ بختور
ہوے اور تیری چشم بدنصیب نے ظاہر کو دیکھا اُسنے اپنی بندگی تجھپر ظاہر کی کہ بندگی یہ ہی تیری خو بد نے
اُسکے ساتھ مکر و فن کیا یہ جو سپید تن اور سیہ اسرار ہی یعنے سیہ باطن کہ مراد اُس غلام یہود سے ہی جس سے
حضرت صدیق نے بلال کو بدلا فرماتے ہین اے ژاژ خا اُسکو بت پرستون کی طرح تو لیلے تو بت پرست
ہی یہ بت ہی تیرے مناسب ہی اور میرے مناسب وہ ہی بہرحال تو خوش اپنے حال پر ہم خوش اپنے
حال پر یہ تیرے واسطے ہی وہ میرے واسطے بس مصداق لکم دینکم ولی دین کا ہی مگر اے جہود فائدہ
ہم ہی نے کرلیا قولہ خود سزاے بت پرستان این بود + جلش اطلس اسپ او چوبین بود + ہمچو گور کامران
پر دود و تار + وز برون بربستہ صد نقش و نگار + ہمچو مال ظالمان بیرون جمال + وز درونش خون مظلومان
وبال + چون منافق از برون صوم و صلوٰۃ + وز درون خاک سیاہ بے ثبات + ہمچو ابرے تہی پر قرو فر + نے
دران نفع زمین نے قوت بر + ہمچو وعدہ مکر و گفتار دروغ + آخرش رسوا و اول با فروغ + بعد ازان بگرفت
دست آن بلال + آن ز دست زخم محنت چون خلال + شد خلالے در دہانے راہ یافت + جانب شیرین زبانے
می شتافت + آوریدش تا بنزد آن رسول + کہ بجان او کردہ بدو پیش قبول + چون بدید آن خستہ روے مصطفےٰ +

گفت طبتم فادخلوہا یا بہا + چون بلال این را شنید از مصطفےٰ + خر مغشیا فتاد او بر قفا + تا بدیر ے بیخود و بیہوش ماند + چون بہوش آمد ز شادی اشک راند + مصطفےٰ اش در کنار خود کشید + کس چہ داند بخششے کو را رسید + چون بود مسی کہ بر اکسیر زد + مفلسی بر گنج پر لو قیر زد + ماہی پژمردہ در بحر او فتاد + کاروان گم شدہ زد بر رشاد + آن خطا با تیکہ گفت آن دم نبی + گر زند بر شب بر آید از شبی + روز روشن گردد آن شب چون صباح + من نتانم باز گفت آن اصطلاح + خود تو دانی کآفتاب اندر حمل + تا چگوید با نبات و باد قل + خود تو میدانی کہ این آب زلال + می چگوید بار یاحین و نہال + صنع حق با جملہ اجزاے جہان + چون دم حرفست از افسونگران + جذب یزدان با اثرہا و سبب + صد سخن گوید نہان بیحرف و لب + نے کہ تاثیر از قدر معمول نیست + لیک تاثیرش از و معقول نیست + چون مقلد بود عقل اندر اصول + وان مقلد در فروعش اے فضول + گر بپرسد عقل چون باشد مرام + گو چنانکہ تو ندانی والسلام + **اللغات** فرو قرآ واز شکم کہ اندر بطن کے مفہوم و مسموع ہو د قول المحققین نخل پر بار المعنی اوپر جو صورت پرستونکا ذکر کیا ہو اُسکے موافق فرماتے ہین کہ بیشک ان بت پرستون کی بھی سنا ہو کہ انکا گھوڑا تو کاٹھ کا بیجان و بے رفتار ہو لیکن جھول اُسکی اطلس کی ہو اور جیسے کافر کی گور کہ اندر تو پر دود و تاریک ہو اور ظاہر مین سیکڑون نقش و نگار سے آراستہ اور جیسے ظالمون کا مال کہ صورۃ تو بہت خوب و خوبصورت اور معنی خون مظلومونکے وبال سے بھرا ہوا اور جیسے منافق کہ ظاہر تو بہت سا نماز و روزہ اور باطن مین خاک سیاہ اور بے ثبات اور جیسے سوکھا بادل کہ موافق مثل مشہور کے گرجے بہت برسے کچھ نہین کہ جس گرج سے نہ زمین کو نفع کہ اس سے کچھ جمے نہ کسی پھل کو فائدہ جو قوت پائے اور جیسے جھوٹا وعدہ مکر کا اور جھوٹی بات کہ اول مین تو کیسا دلخوش ہو جاتا ہو اور مطمئن اور آخر اُسکا رسوا و فضیحت ہو پس حضرت صدیق نے بعد اُسکے ہاتھ بلال کا پکڑا وہ غلبۂ رنج و محنت کے ہاتھ سے مثل خلال کے زار و لاغر ہو رہے تھے اب مولانا فرماتے ہین دیکھو جب زار و نزار ہو کے خلال بنگیا تو وہاں مین راہ پائی اور آب شیرین زبانی کی طرف جاتا ہو کہ ذات آنحضرت کی ہو پس حضرت صدیق اُنکو رسول مقبول کے پاس لائے کہ جان و دل سے انھون نے دین انکا قبول کیا تھا جب اُس خستہ نے صورت مصطفےٰ کی دیکھی آنحضرت نے کہا طبتم فادخلوہا یا بہا یعنے کیسی خوش ہو تمکو پس داخل ہو تم ہین اُسکے دروازہ سے اے جنت جب بلال نے حضرت سے یہ سنا غش کھا کے چت گر پڑے اور بہت دیر بیخود و بیہوش رہے جب ہوش مین آئے تو مارے خوشی کے رونے لگے آنحضرت نے اُنکو اپنی آغوش مین دبایا اب جو کچھ بخششین اُسکو اس آغوش مین دبانے سے حاصل ہوئین اُنکو کوئی کیا جانے ایسا حال ہوا جیسے مس اکسیر کو جا لگا اور کوئی مفلس گنج پر تو فیر پر پہونچگیا اور جیسے ماہی پژمردہ بے آب آب مین جا پڑے اور قافلہ بہکا ہوا

راه راست پر آگیا جو جو خطاب کہ اسوقت آنحضرت نے اُنکے ساتھ کیے اگر وہ رات پر پڑین تو رات رات
پن سے نکلجائے ایسے روشن خطاب تھے اور وہ رات رات ہی نہ رہے مثل صبح کے روز روشن ہو جائے
تین اس اصطلاح کو ظاہر نہین کرسکتا جو اصطلاحًا نام ایسی رات کا ہی تو خود جانتا ہی یہی سمجھ لے کہ جب آفتاب
برج حمل مین جاتا ہی تو روئیدگی ونخل پربار کے ساتھ کیا کام کرتا ہی نباتات رستہ کو ازسرنو تازہ اور سرسبز اور میوہ دن
کو پختہ ورسیدہ کرتا ہی اور یہ جان کہ جیسے آب زلال ریاحین ونہال کو نفع پہونچاتا ہی حق تعالی کی صنعت
سارے اجزاے عالم کے حق مین ایسی ہی جیسے افسونگرون کے منتر کا دم کہ چھو کرتے ہی فورًا وہ بات ظہور مین
جاتی ہی اللہ تعالے کی کشش مع اپنے اثرون وسببون کے سیکڑون باتین پوشیدہ بےحرف ولب کے کرتی ہی
ہ اُن باتون مین مثل اُن باتون کے نہ حرف ہی نہ کسی لب سے نکلتے ہین اور یہ بات نہین ہی کہ تاثیر قدرسے
شیا مین معمول نہو یعنے عمل نہ کرے صرف جذب حق ہی اپنا کام کرے لیکن یہ ضرور ہی کہ تاثیر اُسکی معقول نہین ہی
جو عقل مین آسکے اسلیے کہ اصول مین جب عقل مقلد تھی تو فروع مین بھی مقلد ہوگی تو اب فضول فضولی کیا کرا ب
جو عقل پوچھے کہ پھر مطلب کیسے نکلے تو کہدے جیسے کہ تو نجانے بس آگے سلام

معاتبہ حضرت کا صدیقؓ سے

قوله سید کونین سلطان جہان + درعتاب آمد زمانی بعد ازان + گفت اے صدیق آخر گفتمت + کہ مرا انباز کن
درکرمت + تو چرا تنہا خریدی بہر خویش + باز گو احوال اے پاکیزہ کیش + گفت ما دو بندگان کوے تو +
کردمش آزاد من بر روے تو + تو مرا میدار بندہ و یار غار + ہیچ آزادی نخواہم زینہار + کہ مرا از بندگیست
زادیست + بیتو بر من محنت و بیداد یست + اے جہان را زندہ کردہ ز اصطفا + خاص کردہ عام را خاصہ مرا +
خوابہا میدید جانم در شباب + کہ سلامم کرد قرص آفتاب + از زمینم بر کشید او تا سما + ہمرہ او گشتہ بودم زارتقا +
گفتم این ماخولیا بود و محال + ہیچ گردد مستحیلے وصف حال + چون ترا دیدم بدیدم خویش را + آفرین آئینہ خوش
کیش را + چون ترا دیدم محالم حال شد + جان من مستغرق اجلال شد + چون ترا دیدم من اے روح البلاد +
مہر این خورشید از چشمم فتاد + گشت عالی ہمت از تو چشم من + جز بخواری ننگرم اندر زمن + نور جستم خود بدیدم نور
نور جستم خود بدیدم رشک حور + یوسفی جستم لطیف و سیم تن + یوسفستانی بدیدم در تو من + در پے جنت بدم
در جستجو + جنتی بنمود از ہر جزو تو + ہست این نسبت بمن مدح و ثنا + ہست این نسبت بتو قدح و ہجا + ہمچو
مدح مرد چوپان سلیم + مر خدا را پیش موسی کلیم + کہ بجویم اسپشت شیرت دہم + چارقت دوزم و پیشت
روبم + المعنی فرماتے ہین بعد آنے بلال اور اُنکے حال کے سردار کونین سلطان جہان نے تھوڑی دیر
عتاب فرمایا اور حضرت صدیق سے کہا کہ آخر ہمنے تمسے نہین کہا تھا کہ اس کرامت نیکی مین ہمکو

ہمکو بتاؤ صدیق رضہ نے کہا وہ بھی اور مین بھی شریک کرنا تمنے تنہا اپنے لیے کیون لیلیا اسکا حال اے پاکیزہ کیش ہمکو بتاؤ صدیق رضہ نے کہا وہ بھی اور مین بھی دونون بندے تمھارے ہی تھے مین نے اُسکو تمھاری صورت دیکھنے کے شکرانہ مین آزاد کر دیا اب تم مجھکو اپنا بندہ اور یار غار رکھو مین کبھی بجز بندگی کے آزادی نہین چاہونگا مین تمھاری بندگی کو آزادی جانتا ہون اسلیے کہ جدائی تمھاری مجھپر بڑی محنت اور سخت ظلم کی بات ہی اے ممدوح تم وہ ہو کہ تمنے اپنی برگزیدگی سے جہان کو زندہ کر دیا اور عام کو خاص بنا دیا خصوصًا خاصتہً مجھکو میری جان عالم شباب مین خوابمین دیکھا کرتی تھی کہ آفتاب نے مجھکو سلام کیا اور مجھکو زمین سے آسمان پر کھینچ لیا اور مین بلندی سے اُسکا ہمراہ ہوگیا آپسے خواب دیکھکے مین اپنے دل مین خیال کرتا تھا کہ یہ خبط و مالیخولیا ہی اور محال کبھی مستحیل بھی وصف حال ہو جاتا ہی یعنے بیداری مین جو محال ہوتا ہی خواب مین وہ حال ہو جاتا ہی جب مین نے تمکو دیکھا تو آپکو دیکھا جیسے آئینہ مین دیکھ لیتے ہین بس صد آفرین ایسے آئینہ خوش کیش پر پھر کہتے ہین جیسے مین نے تمکو دیکھا محال باتین میری حال ہوگئین اور جان میری اجلال و بزرگی مین ڈوب گئی جیسے مین نے تمکو اے روح البلاد دیکھا ہی محبت اس آفتاب کی میری نظر سے گر گئی روح البلاد یعنے ملکون کی جان جس سے مراد دنیا ہی موافق ذکر جزو ارادہ کل کے آنکھ میری تمھارے سبب سے ایسی عالی ہمت ہوگئی کہ سارے زمانہ کو ذلت و خواری سے دیکھتا ہون کچھ چیز نہین سمجھتا مین نور ڈھونڈھتا تھا تم مین مین نے نور ہی نور پایا مین حور ڈھونڈھتا تھا خود مین نے رشک حور کو دیکھ لیا مین ایک یوسف لطیف سیمین کی جستجو مین تھا تمھاری ذات مین یوسفستان دیکھا ہمیشہ درپے تلاش جنت کے رہتا تھا اب مجھکو تمھارے جز جز سے جنت نمود ہوگئی آب مین جو یہ کہ رہا ہون میری نسبت تو یہ باتین مدح و ثنا ہین کہ بدولت تمھارے اس لائق ہوا اور نسبت تمھارے یہ باتین مذمت و ہجو ہین کہ تمھارے مراتب عالی کے مناسب نہین جیسے مدح مرد چوپان سلیم سادہ دل کی جو خدا تعالی کی نسبت کرتا تھا حضرت موسیٰ کلیم کے سامنے مذمت و قدح تھی جو کہتا تھا کہ تیری جوئین بینون اور تجھکو دودھ کھلاؤن چارق تیری سیکے تیرے سامنے رکھون اور علاوہ اسکے **قولہ** قدح اور احق بود جی برگرفت + گر تو ہم رحمت کنی منبو و شگفت + رحم فرما بر قصور فہما + اے ورا اے فہما و دہما + ایہا العشاق اقبال جدید + از جہان کہنہ او ودر رسید + زین جہان کو چارہ بیچارہ جوست + صد ہزاران نادرہ عالم دروست + البشروا یا قوم اذ جاء الفرج + افرحوا یا قوم قد زال الحرج + آفتابے رفت در کازہ بلال + در تقاضا کہ ارحنا یا بلال + زیر لب میگفتی از بیم عدو + کورے او بر منارہ رو بگو + میدمد در گوش ہر غمگین بشیر ہر خیز اے مدبر رہ اقبال گیر + اے درین حبس و درین گند و بش + ہین کہ تا کس نشنود دربستی خمش + چون کنی خامش کنون ای یار من + کز بن ہر موبر آمد طبل زن

انچنان کرشد عدو رشک خو + گوید این چندین دہل را بانگ کو + میزند بر روش ریحان کین طریست + او زکورے
گوید این آسیب چیست + می شکنجد جور و دستم میکشد + کور حیران کز چہ دردم میکشد + این کشاکش چیست
بر دست و تنم + خفتہ ام بگذار تا خوابے کنم + آنکہ در خوابش ہمی جوئے ولیست + چشم بکشا کان مہ نیکو پیست
سان بلاہا بر عزیزان بیش بود + کان تجمش یار با خوبان نمود + لاغ با خوبان کند در ہر دمے + نیز کو رانرا بشورانہ
گے + خویش را یکدم بدین کوران دہد + تا غریو از کوے کوران بر جہد + اللغات ریحان ہر گل سواے
گل سرخ طری تازہ و تر لاغ شوخی و بازی المعنی دیکھو اس چوپان کے قدح کو حق تعالے نے مدح بنادیا
اگر تم بھی ایسی ہی رحمت کرو تو کیا عجب ہی تم ہماری فہمونکے قصور پر رحم فرماؤ اگر یہ نہین پہونچتے تو کیا بعید
اسواسطے کہ منتو فہمون اور وہمون سب سے اس پار ہو اور دور آپ ندا کر کے فرماتے ہین کہ اے
عاشقو اقبال جدید کے حسب خواہش تمھاری جہان کہنہ سے کہ عالم قدم ہو نیا نیا اقبال پہونچا اور اسی
جہان کہنہ سے کہ بیچارون کا چارہ جو ہی لاکھون نادرات عالم کے اُس اقبال مین ہین بشارت پہونچا و اپنی
ہی قوم کو اب فرح و کشود آئی اور خوش ہو اے قوم کہ سختی و تنگی جاتی رہی آفتاب جھوپڑے مین ہلال کے
یا تقاضا کرتا ہوا کہ ارحنا یا بلال یہ سب اشعار آپکے زبان سعادت اقتران کی صفت مین ہین ارحنا یا بلال
کے معنے راحت پہونچا اے بلال یعنے اذان کہہ کہ تیری اذان سے راحت پاتے ہین کازہ بلغات عربی وہ
جھوپڑی جو کھیت والے رکھوالی کو ڈالتے ہین اور آفتاب کا کازہ ہلال مین جانا یہی کہ مستدعی راحت کا
ہلال سے ہونا دشمن کے خوف سے پہلے اذان آہستہ کہتا تھا جا خدا نے اُسکو کور کیا منارہ پر چڑھ کے
بلا اذان کہہ تیری اذان سے ہر عاشق کے کان مین بشارت دہندہ پھونکتا ہو کہ اے بدبخت اُٹھ راہ اقبال
کا اختیار کر اور وہی بشیر کہتا ہو کہ اے اس قید و گند و پیش مین پڑے ہوے خبردار ہو ایسا اس سے
سبب خاموش ہوجا کہ کوئی سننے نہ پائے لیکن اے میرے یار اب تو کیسے خاموش ہوسکتا ہو کہ تیرے ہر بن مو سے
اب طبل زن پیدا ہوگیا جنکے شور سے دشمن رشک خو اسقدر بہرا ہوگیا جو کہتا ہو کہ اتنے تو ڈھول ہین لیکن
ڈھولون کی آواز کہان ہو تو آسکے منھ پر ریحان مارتا ہو کہ بانگ اُنکی یہی سبزی و تازگی ہو اور وہ اندھے پن
سے کہتا ہو کہ یہ صدمہ کیا ہو مجھکو تو حور نوچتی ہو جیسا کہ عورتین ناز نخرہ سے نوچتی ہین اور میرا ہاتھ پکڑ کے کھینچتی
ہین اور کور حیران ہو کہ مجھکو درد کیون دبوچتا ہو یہ کشاکش میرے ہاتھ پانون اور جسم پر کیون ہو مین
خفتہ ہون مجھکو چھوڑ دے تو چین سے سوؤن وہ شخص جسکو تو خواب مین ڈھونڈھتا تھا یہ وہی ہو آنکھین
کھولکے دیکھ لے وہی ماہ نیک پے ہو یہ بلائین جو عزیزون پر بکثرت ہوئین اے عاشقون پر سبب تھا کہ
خوبونسے ساتھ تجمش مین مشغول ہوگیا اُنکی طرف توجہ نہین کی جیسا کہ کہا ہو اللہ جمیل یحب الجمال اللہ جمال

والا ہو اور دوست رکھتا ہو جمال کو اسلیے کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہو کہ آن اندھون کو سوزش مین ڈالنے کے لیے خوبون سے بھی بازی دلاغ کرتا ہو ذرا دیر آنکو اندھون کے حوالے بھی کردیتا ہو تا شور وغل ہو بسبب اس لاغ کے اُنکے محلہ مین بھی اُٹھے تجسس عشق ورزیدن بکسے کو رعاشق مجازی

قصہ ہلال اور اُسکے شوق ایمان کا او صفت ضیف و خواجہ کی

تو از چون شنیدی بعضی از قصہ بلال + بشنو اکنون قصۂ ضیف وہلال + از بلال او بیش بود اندر روش + خوے بد را بیش کردہ بد کنش + نے چو تو پس رو کہ ہر دم پسترے + سوے سنگے میروی از گوہرے + ہمچنان کان خواجہ مہمان سید + خواجہ از ایام عمرش بپرسید + گفت عمرت چند سالست اے پسر + باز گوی ودر مدزدو برشمر + گفت ہجدہ ہفدہ نے نے شانزدہ + اے برادرخواندہ یا کہ پانزدہ + گفت واپس واپس اے خیرہ سرتا باز میرد تا بکس مادرت + آن یکے اسپے طلب کرد از امیر + گفت رو آن اسپ اشہب را بگیر + گفت آن را من نخواہم گفت چون + گفت او واپس روست و بس حرون + سخت پس پس میرود او سوے بن + گفت دمش را بسوے خانہ کن + دم این استور نفت شہوتست + زان سبب پس پس رود آن خود پرست + شہوت او را کہ دم آمد زبن + اے مبدل شہوت عقبیش کن + چون ببندی شہوتش را از رغیف + سرکند آن شہوت از عقل شریف + ہمچو شاخی کہ ببرے از درخت + سرکند قوت ز شاخ اے نیکبخت + چونکہ کردی دم او را آن طرف + گر رود واپس رود تا مکتنف + حبذا اسپان رام پیش رو + نے سپش ردو حرونے را گرو + گرم رو چون جسم موسے کلیم + تا بہ بحرینش چہ پہنائے کلیم + ہست ہفصد سالہ راہ آن حقب + کہ بکرد او عزم در سیران حسب + ہمت سیرتنش چون این بود + سیر جانش تا بہ علیین بود + شہسواران در سباقت تاختند + خربطان در پایگہ انداختند + اللغات بن پایان ہر چیز رغیف گردہ نان اندک بہن کردہ سرکردن شروع کرنا تمام کرنا کامل کرنا سلوک کرنا معاش کرنا مکتنف پناہ جوئندہ یکسو شوندہ حقب بالضمتین روزگار وہشتاد سال پایگاہ جاے چارپایان بحرین دہ جگہ جہان دو دریا یعنے بحر فارس اور روم ملے ہین اور اُس جگہ ملاقات حضرت خضر اور موسے علیہما السلام کی ہوئی تھی المعنی یعنے بلال کی تو بہت نقلین اور حکایتین ہین بعض اُنسے یہ تھی جو تو نے سنی اب قصہ ایک مہمان و ہلال کا سن یہ ہلال بلال سے اپنی وضع و روش مین بہت بڑھکے تھا اُنے خوے بدکی گندیدگی اپنی ذات سے اُسکی نسبت زیادہ کی تھی کنش مین کن امر کندیدن سے اور شین مصدر کا نہ مثل تیرے پس رو کہ ہردم پستر ہوتا جاتا ہو اور گوہر سے سنگ ہوا جاتا ہو جیسا کہ کسی خواجہ کے یہان ایک مہمان آیا خواجہ نے تعداد اُسکی عمر کی پوچھی کہ کے برس کی ہو سچ بتا چورا ئیمت اور بیان کر کہا اٹھارہ سترہ پھر کہا نہین نہین سولہ برس کی من بعد کہا اے منہ بولے بھائی پندرہ برس کی خواجہ نے کہا واپس واپس

ے فلان خدا تجھکو خیرہ سر کرے پیتے پیچھے ہی کو لوٹتا چلا آ اور مادر کی کس تلک لوٹ کے چلا جا پھرتے ہین
ایک شخص نے ایک گھوڑا کسی امیر سے مانگا امیر نے کہا جا وہ سپید گھوڑا لیلے کہا اسکو مین نہین چاہتا ہون امیر نے
ہا کیون کہا وہ واپس رو اور بڑا سرکش ہی اور نہایت ہی الٹا چلتا ہی حتے کہ بن شتے تک اُس خواجہ نے کہا منھ
سکا گھر کیطرف دم گھر کی طرف کردے اب مقولات اُنکے ہین کہ تیرے جو یہ ستور نفس کا ہی اُسکی دم شہوت ہی
سی سبب سے یہ خود پرست پیچھے کو ہٹتا ہی آگے نہین بڑھتا بس اُسکی شہوت کو جو دم ہی اے فلان بالکل
یک گردۂ نان جو مراد ٹکیا سے ہی مبدل کر جب تو اُسکی شہوت کو ایک ٹکیا سے روک لیگا تو وہ شہوت ہی
نقل شریف سے معاش وگذران ہو جائیگی یہ ایسا حال ہی جیسے کسی درخت کی شاخ کاٹ ڈالنے سے اُسی
شاخ مین سے اسے نیکبخت قوت شروع ہو جاتی ہی اور جبکہ دم کو اُسکی تو نے جو شہوت ہی اُسکی طرف کر دیا تو کچھ غم
نہین اگر الٹا چلیگا تب بھی یکسو شوندہ اور پناہ جو نیدہ تو ہو جائیگا آپ فرماتے ہین اے خوشا حال اُن گھوڑون مطیع
پیغمبرو کا جو پس روی و سرکشی مین نہین پھنسے ہین گرم رو ایسے جیسے جسم موسے کلیم کا کہ مجمع البحرین کی مسافت کو
لیسا جانتے تھے جیسے چوڑائی کمل کی یہ مجمع البحرین سات سو برس کی راہ اُس زمانہ کی ہی جسکی سیر کا عزم
کی محبت نے کیا جیسا کہ قرآن مین ہی قال موسے لفتہ لا ابرح حتے ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا کہا موسے
نے اپنے شاگرد سے ہمیشہ اُسکی طلب مین رہونگا جبتک کہ نہ پہونچون مجمع البحرین کو چاہے کتنی بہت برس گذرین
ب خیال کرو جب ہمت اُنکے تن کی سیر مین ایسی ہو تو اُنکے جان کی سیر علیین تک کیون نہو گی جو اعلے
ملو درجے بہشت کے ہین دیکھو جو شہسوار تھے وہ تو شوق سباقت مین کہ ایک نے چاہا مین آگے
ہو جاؤن دوسرے نے چاہا مین ہو جاؤن گھوڑے دوڑا گئے اور جو خر لیط تھے بڑی بد شخ حریص کے
ثل وہ چار پایون کی جگہ مین گندگی کریدنے کو رہگئے قولہ آنچنان کہ کاروانی در رسید + در دہی آمد درے
ا باز دید + آن یکے گفت اندرین سرمائے سخت + چند روز اینجا بنید از بیم رخت + بانگ آمدنے بنید از
زبرون + وانگہانے اندر آ تو اندرون + ہم برون انگن ہر انچہ انگندنیست + در میا با آن کہ این مجلس
نیست + بد ہلال استاد دل بار وشنی + سائس وبندہ امیر مومنے + سائسے کردی در آخر آن غلام +
یک سلطان سلاطین بندہ نام + سائس اسپان وتعس خویش ہم + از فرادان کس شدہ در پیش ہم + آن
میر ارحال بندہ بے خبر + کہ نبود ش جز بلیسانہ نظر + آب وگل میدید و در وے گنج نے + پنج و شش
میدید و اصل پنج نے + رنگ طین میدید و در وے دین نہان + ہر پیمبر این چنین بد در جہان + آن منارہ
دید و بر وے مرغ نے + بر منارہ شاہباز پر فنے + وانکہ میدید مرغ پر زنے + لیک موے بر دہان مرغ
نے + وانکہ او ینظر بنور اللہ بود + ہم ز مرغ وہم ز مو آگہ بود + گفت آخر چشم سوے مو نہ + تا نہ بینی مو نہ بکشایی

گره + آن یکے گل دید نقشین در وحل + واند گر دل دید پر علم و عمل + تن منارہ علم و طاعت ہمچو مرغ + خواہ سیصد
مرغ گیر و یا دو مرغ + مرد اوسط مرغ بین ست او و بس + غیر مرغے می نہ بیند پیش و پس + موے آن
نورنیست پنہان آن مرغ + کہ بدو پایندہ باشد جان مرغ + مرغ کان مویست در منقار او + ہیچ عاریت نباشد
کار او + علم او از جان او جوشد مدام + پیش او نے عاریت باشد نہ دام + یعنی بتائید صدر فرماتے ہین یہ وہ مثل
ہوئی کہ ایک قافلہ کہین سے ایک گاؤن مین آیا اور ایک دروازہ کھلا دیکھکے ایک شخص نے کہا کہ ایسے سخت
پالے مین کہان جائین چندروز یہین بستر جمائین اتنے مین آواز آئی کہ نہین اسباب باہر ڈالدو پھر اندر کو آؤ
تکرار براے تاکید جو کچھ تیرے پاس قابل ڈالدینے کے ہو وہین ڈالدے اُسکو لیکے یہان مت آ کہ یہ مجلس
بزرگ وروشن ہو ایسے ہی ہلال اپنے دل کا اُستاد تھا روشنی ہین یعنے خود اُسکی صیقل وصفائی کرتا رہتا تھا اور
ایک امیر مومن کا سائیس وغلام تھا سائیسی تو اسکی آخور مین کرتا تھا لیکن سلطان السلاطین تھا اور نام کا بندہ
گھوڑے کا بھی سائیس اور اپنے نفس کا بھی یعنے اُسکو بھی ضبط و قابو مین رکھتا تھا اور بہت سے آدمیون سے دروازہ
بچا رکھتا تھا وہ امیر حال سے اس بندہ کے بیخبر تھا اسلیے کہ اُسکی نظر ابلیس کی سی تھی جیسے کہ ابلیس نے آدم مین آب و گل کو
دیکھا گنج کو نہین دیکھا اور پنج و شش دیکھتا تھا اور یہ نہین دیکھتا تھا کہ یہ اصل پنجکی ہو پنج سے مراد پنج ارکان اسلام یعنے نماز
روزہ حج زکوٰۃ شہادت یا پنج حس لیس رنگ مٹی کا جو ظاہر تھا اُسکو دیکھتا تھا دین جو اُسمین چھپا تھا اُس سے
غرض نہتی چنانچہ ایسا ہی حال ہر پیمبر کا جہان مین رہا جو آیا لوگ اُسکا ظاہر حال ہی دیکھتے رہے یعنے منارہ تو دیکھا
اور اُسپر جو مرغ بیٹھا تھا وہ ندیکھا اور مرغ بھی کیسا کہ شاہباز پرفن اور دوسرا دیکھا کیا صرف مرغ پر زن لیکن
مو اس مرغ کے دہن مین نہین مگر جو کوئی ناظر نور اللہ سے ہو وہ مرغ و مو دونون سے آگاہ ہوا اور کہا کہ
آخر یہ ہو کہ مرغ و مو دونوپر آنکھ لگائے رہ اسلیے کہ جبتک مو کو ندیکھیگا تیری گرہ کشائی بھی ہرگز نہوگی اسواسطے
کہ ایک نے گیلی مٹی نقشین کیچڑ مین دیکھ لی دوسرے نے دل پر علم و عمل دیکھا اب منارہ اور مرغ کی تفسیر مین
فرماتے ہین کہ تن منارہ ہو اور علم و طاعت مرغ پس چاہے تین سو مرغ اختیار کرو جو مراد کثرت علم سے ہو
خواہ دو مرغ اے قرآن و حدیث جو اصل علم ہین اور جو فرمایا ہو خیر الامور اوسا طہا لہذا اس معاملہ مین مرغ
وسط بین وہی شخص ہو جو سواے ایک مرغ کے پیش و پس اپنے اور کو ندیکھے آپ بتاتے ہین کہ وہ جو
تمنے مو کہا ہو وہ ایک نور پوشیدہ ہو اور ملکیت مرغ کا جس سے ہمیشگی جان مرغ کی ہو لیس وہ مرغ کہ
جسکی منقار مین وہ مو یعنے نور ہو اُسکے کام مین کسی عاریت کا کام نہین ہو اسکا علم اسی کی ذات سے
ہو ہمیشہ جوش مارتا رہتا ہو اُسکو نہ حاجت عاریت کی ہو نہ دام کی

رنجور ہونا ہلال کا اور بیخبری خواجہ کی اُس سے بنظر حقارت اُسکے اور واقف ہونا

مصطفیٰ کا اور جانا عیادت کو

قوله از قضا رنجور شد روزے ہلال + مصطفیٰ را وحی شد غماز حال + بد ز رنجوریش خواجہ بیخبر + کہ براو بد کساد و بیخطر
خفتہ نہ روز اندر آخر محسنے + ہیچکس از حال او آگاہ نے + آنکہ کس بود و شہنشاہ کسان + عقل چون صد قلزمش
ہر جا رسان + وحیش آمد رحم حق غمخوار شد + کہ فلان مشتاق تو بیمار شد + مصطفیٰ بہر ہلال با شرف + رفت از بہر
عیادت آنطرف + در پے خورشید وحی آن مہ روان + وان صحابہ در پیش چون اختران + ماہ میگوید کہ اصحابی
نجوم + للسرے قدوہ وللطاغی رجوم + میر را گفتند کان سلطان رسید + او ز شادی بیدل و جان بر جہید + بر
گمان آن ز شادی زد دو دست + کان شہنشہ بہر آن میر آمدہ است + چون فرو آمد ز غرفہ آن امیر + جان
ہمی افشاند پامزد بشیر + پس زمین بوس و سلام آورد او + کرد رخ را از طرب چون ورد او + گفت بسم اللہ مشرف
کن وطن + تا کہ فردوسی شود این انجمن + تا فزاید قصر من بر آسمان + تا کہ دیدم قطب دوران زمان + گفتش از بہر
عتاب آن محترم + من برائے دیدن تو نامدم + گفت روحم بہر تو خود روح چیست + ہین بفرما کین تجشم بہر کیست + تا شوم
من خاکپاے آن کسے + کہ بباغ لطف تست مغرسے + اللغات عیادت بیمار پرسی ورد بالفتح گل گلاب + تجشم
اپکو مشقت مین ڈالنا مغرس جاے نشاندن درخت خطر قدر و جاہ سرے نرمی و راحت الحق [illegible]
ایک دن ہلال بیمار ہوگئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی نے اُنکے حال کی غمازی کی یعنے وحی نے انکا حال
جتایا انکا جو خواجہ تھا وہ اُنکے حال سے بیخبر تھا اس سبب سے کہ یہ خواجہ کے نزدیک کھوٹے اور بیقدر تھے آپ
مقولہ انکا ہے کہ واعجباہ نو روز سے آخر مین ایک محسن سوتا ہے اور کوئی اُسکے حال سے واقف نہین چنانچہ وہ
شخص جو رفیق و کس ہر کسیکے تھے بلکہ شہنشاہ کسونکے اور عقل اُنکی جو زور و قوت مین مثل سو قلزم کے تھی اور
ہر جگہ اُنکو پہونچانیوالی اُنکو وحی آئی اور رحم حق غمخوار ہلال کا ہوا اور خبر دی کہ فلان مشتاق تیرا بیمار ہوگیا
حضرت مصطفیٰ اس ہلال با شرف کی عیادت کو اسطرف گئے آگے آگے تو خورشید وحی کا تھا اور اُس خورشید
کے پیچھے وہ ماہ یعنے آنحضرت روان تھے اور اُنکے پیچھے صحابہ مثل ستارون کے ماہ کا آفتاب کے پیچھے اور ستارونکا
ماہ کے پیچھے ہونا ظاہر اور وحی کی آفتاب سے جسکے پیچھے آنحضرت تھے یہ بھی مناسبت رکھتی اُسکا وحی سے معلوم
ہوا ماہ اسلئے آنحضرت فرماتے ہین کہ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم یعنے اصحاب میرے مثل ستارونکے ہین
جسکی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے پس یہ نجوم رات کے چلنے والون کے پیشوا اور رہنما ہین اور نافرمان و
سرکش کیواسطے رجوم ہین یعنے اُلٹا بھگانیوالے شیطین اُس امیر سے لوگون نے کہا کہ وہ دیکھ وہ سلطان آپہونچے
وہ مارے خوشی کے بیخود و بے اختیار اُچھل پڑا اُسنے اس گمان سے خوشی کے مارے تالی بجائی کہ اُسنے
کہا کہ آنحضرت میرے پاس تشریف لائے ہین جب اپنے غرفہ سے اُتر کے پیچھے آیا تو بنی جان اُس بشارت [illegible]

[illegible] تھا جسنے زمین بوسی بجالایا اور سلام کیا اور اُس خوشی سے چہرہ اُسکا مثل گل گلاب کے
شگفتہ اور خندان ہوا حضرت سے کہا بسم اللہ میرے وطن کو مشرف کیجیے تا یہ انجمن فردوس برین ہوجائے
اور قصر میرا آسمان سے بڑھ جائے جس سبب سے کہ مین نے قطب دوران زمان کو دیکھا آپ نے واسطے
[illegible] امیر کے کہا مین تیری ملاقات کو نہین آیا ہون کہا روح میری آپ پر فدا اور پھر کہتا ہو کہ آج
[illegible] نگاہ گریہ تو بتائیے کہ ایسی شفقت کسواسطے اُٹھائی ہو یہان آنے کا سبب کیا ہو تو مین بھی خاک پا
[illegible] جسکا تھا آپ کے باغ لطف مین ہو قولہ چون چنین گفت او و نخوت را براند + مصطفے ترک
عتاب او بخواند + پس بگفتش کان ہلال عرش کو + ہمچو مہتاب از تواضع فرش کو + آن شہی در بندگی پنہان شدہ +
بہر جاسوسی بدنیا آمدہ + تو مگو کان بندہ آخرچی ماست + این بدانکہ گنج در ویرانہاست + اے عجب چونست
از سقم آن ہلال + کہ ہزاران بدر ہستش پائمال + گفت از رنجش مرا آگاہ نیست + لیک روزی چند بر درگاہ
نیست + صحبت او با ستور و استرست + سائست و منزل او آخرست + رفت پیغمبر برغبت بہر او + اندر آخر آمد
اندر جستجو + بود آخر مظلم و زشت و پلید + این ہمہ برخاست چون سید رسید + بوے پیغمبر بر آن شیر نر + ہمچنانکہ
بوے یوسف را پدر + موجب ایمان نباشد معجزات + بوے جنسیت کند جذب صفات + معجزات از بہر قہر دشمنست +
بوے جنسیت سوے دل بردنست + قہر گردد دشمن اما دوست نے + دوست کے گردد ببستہ گردنے + اندر
آمد او ز خواب از بوے او + گفت سرگین دان درو این بوے کو + از میان پاے استوران بدید + دامن پاک
رسول بے ندید + پس ز کنج آخر آمد غژغژان + رو بر پایش نہاد آن پہلوان + پس پیمبر روے بر رویش نہاد +
بر سر و بر چشم و رویش بوسہ داد + گفت یارا تو چہ پنہان گوہرے + اے غریب عرش چونے خوشتری + گفت
چون باشد خود آن شوریدہ خواب + کہ در آید در دہانش آفتاب + چون بود آن تشنہ کو گل خورد + آب بر سر نہدش
خوش میبرد + ہمچو عیسے بر سرش گیرد فرات + کامنی از غرقہ در آب حیات + المعنی جب اُس امیر نے یہ کہا اور
نخوت کو بھگایا آنحضرت نے بھی ترک عتاب کیا پھر اُس سے پوچھا کہ وہ ہلال عرش کا کہان ہو اور وہ جو مہتاب
کی طرح تواضع سے بچھا جاتا ہو کدھر ہو وہ بادشاہ جو بندہ پن مین آپکو چھپائے ہوے ہو اور جاسوسی کے لیے خدا کا
بھیجا ہوا دنیا مین آیا ہو کہان ہو تو اُسکو یہ مت کہہ کہ وہ ہمارا بندہ آخرچی یعنے نگہبان آخر کا ہو بلکہ یہ جان کہ ویرانونکا
خزانہ ہو اے عجب بتا کہ بیماری کے سبب سے اُس ہلال کا کیسا حال ہو کہ جسکے ہزارون بدر پائمال ہین امیر نے
کہا مجھکو اُسکے رنج کی خبر نہین ہو لیکن چند روز سے حاضر درگاہ بھی نہین ہو اُسکی صحبت ستور و خچر سے ہو
وہ انکا سائیس ہو اور رہنے کا ٹھکانا اُسکا آخر یعنے تھان گدھون وغیرہ کا آنحضرت بڑی رغبت کے ساتھ
اُسکے واسطے آخر کے اندر گئے اور اُسکی جستجو کی تو وہ آخر تاریک اور زشت پلید ہو رہا تھا جسوقت کہ

آپ وہان پہونچے یہ سب کیفیتین اُس سے دور ہوگئین اور اُس شیر نرحلال نے بوے پیغمبر کی پائی جیسے دو بیے یوسف کی بوانکے باپ نے پائی تھی اب مقولات اُنکے ہین کہ معجزے باعث و موجب ایمان کے نہین ہوتے کہ معجزہ دیکھنے سے ایمان لے آئے وہ تو پہلے ہی سے ایک جلبیت خلقی ہوتی ہو کہ وہی تو جنسیت کی صفات ایمان کو کھینچتی ہو معجزے تو واسطے قہر دشمن کے ہیںنے جو نہین مانتے ہین اُنکو معجزہ سے دباتے ہین اور بوے جنسیت کی دلبری کی طرف جاتی ہو یہ دلبری سے ٹھیک کرلیتی ہو اور معجزے مین بھی یہ بات ہو کہ دشمن اسی سے مقہور ہوتا ہو لیکن دوست نہین ہوتا جیسے نیل کا پانی قبطیون کو خون تھا سبطیون کو پانی اسلیے کہ دوست اپنی بھلا کوئی گردن کب باندھتا ہو الغرض ہلال آگیا بوپاکے خواب سے جو چونکا تو حیران ہوا کہ یہ سرگین دان اور آئین ایسی بو کس ستودہ کے پاؤن مین سے جو دیکھا تو دامن پاک رسول مقبول کا جسکا کوئی مثل نتھا معلوم ہوا کچھ آخر سے چوتڑ دونکے بل گھسٹتا آیا اور اُس پہلوان نے منھ آنحضرت کے پاؤن پر رکھدیا آپ نے اپنا منھ اُسکے منھ پر رکھدیا اور اُسکا سر اور آنکھین اور منھ چوما اور کیسی شفقت سے فرمایا کہ یارا تو عجب ایک چھپا گوہر ہو اور اے مسافر عرش کے تیرا کیا حال ہو آیا خوش تو ہو کہا کیا حال ہوگا اُس شوریدہ خواب کا جسکے دہن مین آفتاب گھسے یعنے ایسے پریشان خواب دیکھے کہ میرے دہن مین آفتاب جیسا عظیم الشان گھستا ہو تو کیا کیفیت اُسکی اُسوقت ہوگی اور کیسا حال اس تشنہ کا کہ وہ گل کھالے اور آب اُسکو اپنے سر پر رکھ کے خوش لیے جاتا ہو جیسے حضرت شیسے کو فرات اپنے سر پر اُٹھا لیتا تھا اسلیے کہ آبحیات مین ڈوبنے سے پختگی ہوتی ہو کہ مرنے کے نہین +

اس بیان مین کہ آنحضرت نے جو سنا کہ عیسے روے آب پر چلتے تھے فرمایا لو ازداد یقینا یمشی علے الہوار

قولہ گفت احمد گر یقین افزون بدی + خود ہوا اش مرکب ماموں شدے + ہمچو من کہ بر ہوا راکب شدم + در شب معراج مستصحب شدم + گفت چون باشد سگے کوری پلید + جست او از خواب و خود را شیر دید + نے چنان شیرے کہ کس تیرش زند + بل ز بیمش تیغ و پیکان بشکند + کور پر اشکم روندہ ہمچو مار + چشمہا بکشادہ در باغ و بہار + چون بود آن چون کہ از چونے رہد + در حیاتستان بیچونے رسد + گشت چونے بخش اندر لامکان + گرد خوانش جملہ شیران چون سگان + او نہ بیچونے دہد شان استخوان + در جنابت تن زن این سورہ مخوان + تا نہ چون غسل ناری تو تمام + این برین مصحف منہ کف اے غلام + گر پلیدم در لطیفم اے شہان + این نخوانم پس چہ خوانم در جہان + تو مرا گوئی کہ از بہر ثواب + غسل ناکردہ مرو در حوض آب + ہر کہ اندر حوض نامد پاک نیست + وز برون حوض غیر خاک نیست + گر نباشد آبہا را این کرم + کہ پذیرد مر جنب را و سیہ دم + وے بر مشتاق نابرامید او + حسرتا بر حسرت جاوید او + آب دارد صد کرم صد احترام + کہ پلیدان را پذیرد والسلام +

المعنی حضرت احمدؐ نے کہا کہ اگر اس سے بڑھکے یقین ہوتا تو خود ہوا اُنکے جنگل مین پھرنے کو اُنکی مرکب ہوتی جیسے مین ہوا پر سوار ہوا شب معراج اور مستصحب ہوگیا اے صحبت گزینندہ ایسا رتبہ بڑھ جاتا پھر ہلال نے کہا ایسا حال ہو جیسے کوئی کتہ کور و پلید سویا اور جب خواب سے چونکا تو شیر دیکھا اور یہ ہلال بھی وقت تشریف لیجانے حضرت کے سونے سے جاگے تھے اور آنحضرت کے پاس آکر پاؤن پر منھ رکھدیا تھا اور خیر بھی ایسا نہین کہ کوئی اُسکو تیر سے مارسکے بلکہ اُسکے خوف سے خود بخود تیغ و پیکان لوٹ جائین اور ایسا حال جیسے کوئی کور سانپ کی طرح پیٹ کے بل گھسٹ گھسٹ کے چلنے والا تھا سو اُسکی آنکھین کھلگئین اور وہ بھی باغ بہار پر بس آنکھین بھی پائین اور باغ بہار بھی اور کیسا حال ہوگا اُسکا کہ جو چونی سے چھوٹ جائے اور حیاتستان بیچونی کو پہونچے روز ازل مین چونی لامکان کے اندر تقسیم ہوئی جسکے خوان کے گرد جملہ شیر مثل سگون کے جمع تھے اُسنے اپنی بیچونی سے انگوٹھی دے دی آپ کہتا ہو کہ تو جنابت مین ہو اور جنابت سے عبارت چونی جو مثل جنب کے نجس ہو اس سورہ کو مت پڑھ خاموش رہ اسلیے کہ حالت جنب مین قرآن پڑھنا منع ہو بس بیچونی کا ذکر بمنزلہ قرأت قرآن کے ہو کما جاء فی القرآن فاطہروا وان کنتم جنبا طہارت کرو اگر ہو تم جنب مین لاجرم جبتک چونی سے پورا پورا غسل کرکے پاک نہولے خبردار اے لڑکے اس مصحف پر ہاتھ مت رکھنا نہ چھونا آب کہتا ہی مشکل تو یہ ہو کہ مین اگر پاک ہون یا ناپاک تمھارے نزدیک اے شاہ ہون جو کچھ ہون اسکو نہ پڑھون تو بتاؤ جہان مین اور کسکو پڑھون تو مجھسے کہتا ہو کہ بدون غسل کیے آب حوض مین مت گھسے سی ثواب کی بات ہو مین کہتا ہون جبتک آب حوض مین نہ گھسیگا پاک کیسے ہوگا اسلیے کہ باہر تو حوض کے خاک ہی خاک ہو یہ بھی جانتا ہو کہ آب مین حق تعالے نے ایسا کرم پیدا کیا ہو کہ دمبدم یہ جنب کی جنبی کو اپنے اوپر لیتا ہو کتنے ہی غسل کرین اُسکا کچھ نہین بگڑتا اور اگر آب مین یہ کرم نہو تو پھر وائے ہو اُسکے مشتاق اور اُسکی امید پر کہ حسرت برحسرت جاوید اُسکے واسطے ہو نہین آب سیکڑون کرم وحسنین رکھتا ہو کہ پلیدون کو وہ قبول کرلیتا ہو اور پاک صاف کردیتا ہو قولہ اے ضیاء الحق حسام الدین کہ نور + پاسبان تست از شر الطیور

پاسبان تست نور وار تقاش + اے توئی خورشید مستر از خفاش + چیست پردہ پیش روے آفتاب + جز فروغ و شعشع و تیزی وتاب + چیست این خورشید ہم نور ربست + نے نصیب از وے خفاش ست وشبست

ہر دو چون در بعد و پردہ ماندہ اند + یاسیہ رویان فسردہ ماندہ اند + چون نوشتی بعض از قصہ ہلال + داستان بدرا اندر مقال + آن ہلال و بدر دارند اتحاد + از دوے دورند واز نقص و فساد + آن ہلال از نقص در باطن برلیست + آن نظاہر نقص تدریج آوریست + درس گوید شب بشب تدریج را + درتانی بر دہد تفریج را + درتانی گوید اے عجول خام + پایہ پایہ بر توان رفتن ببام + دیگ را تدریج وُ استادانہ جوش + کار ناید قلیئہ دیوانہ جوش + حق نہ قادر بود

علق فلک + در یکے لحظہ بکن بے ایچ شک + پس چرا شش روز آنرا برکشید + کل یوم الف عام اے مستفید
لقت آدم چرا چل صبح بود + اندران گل اندک اندک میفزود + خلقت طفل ارچہ اندر نہ مہ ست + ز انکہ تدریج
رسنہاے شہست + زین سحر تا آن سحر سلے ہزار + تا بآخر یافت این صورت قرار + بے چو تو انجام کاکنون
نحے + طفلی و خود را تو شیخی ساختی + بر دویدی چون کدو فوق ہمہ + کو ترا پاے جہاد و ملحمہ + تکیہ کردی بر درختان و
دار + برشدی اے او فرعک ہم فرع وار + اول ار شد مرکبت سرو سہی + لیک آخر گشت بمغز و تہی + رنگ سبزت
ر د شدلے فرع زود + زانکہ از گلگونہ بود اصلی نبود + **اللغات** آر تقا بالا رفتن مستر پروزن معطر پوشیدہ تدریج
رجہ بدرجہ کسی چیز کو آہستہ آہستہ کہین لیجانا تفریج کشادگی تانی تامل عجول بسیار شتابندہ قلیہ گوشت تو اکا بھونا ہوا
روغن ہین درمیان دیگ کے بھونکر سالن کرلین مرار گذشتن ملحمہ جنگ جدار بکسر دیوار آفرع ہندی گنجا فرع کدو
معنی اب ضیاء الحق حسام الدین سے متوجہ ہوکے فرماتے ہین کہ اے تو وہ نورانی ذات ہو کہ تیرا نور ہی تیرا
سبان ہو شر طیور سے اے بدفالی و شومی سے جیسا پرندون سے اکثر لوگ بعض کی اڑان و آواز شوم جانتے
ین بعض کی مبارک اور اُنسے شگون لیتے ہین آسلیے کہ جہان تیرے نور کی بلند پروازی ہو وہان کوئی پرندہ پر ہی
مین مار سکتا اُسمین فرشتے وغیرہ سب آگئے تیرا پاسبان تیرا نور ہو اور اسکی ترقی و بلندی اے ممدوح تو ہی خورشید
ر ایسا نور مین چھپا ہوا کہ کوئی دیکھ نہین سکتا جب آفتاب چھپا ہوا ہو اسکے سامنے کونسا پردہ ہو سوا اے
وغ اور چمک اور تیزی و روشنی کے ایسے ہی حجاب اس خورشید یعنے حسام الدین کے بھی نور رب ہی ہین
ں جو لوگ کہ خفاش و شب ہین اے اندھے اور تاریک اس نور سے بے نصیب ہین یہ دونون خفاش
شب جو اُس سے دور و بعید اور پردہ مین ہین اور حجاب مین سیاہ دلون کے ساتھ ٹھٹھر کے رہگئے ہین آب
ماتے ہین جب تونے بعض قصہ ہلال کا لکھا ہو کچھ داستان بدر کی بھی اپنے بیان مین لا اسواسطے کہ ہلال و بدر
ونون متحد اور ایک ہی ہین نہ انمین دوئی ہو نکچھ نقص و فساد آور جو ہلال مین بظاہر نقص ہو گھٹنا بڑھنا یہ نقص
مین ہو یہ تدریج ہو یعنے آہستہ آہستہ درجہ بدرجہ کسیکو لیجانا اور باطن کے نقص سے بالکل پاک و بری رات
رات کو سبق تدریج کا پڑھاتا ہو تا اس تامل و تدریج مین تفریج کا پھل پائین یعنے تفریج و کشود و فتوح ہر گونہ
ملوق کو حاصل ہو آور اسی تانی مین اپنی کہتا ہو کہ اے جلد باز خام پایہ پایہ ہی ہوکے بام پر جاتے ہین دفعۃً
یکھ تو ہانڈی بھی آہستہ آہستہ استادانہ جوش سے ٹھیک پکتی ہو ایسے جوش دیوانے قلیہ کے سے کام نہین
تے کہ اسکو تو صرف توے پر بھون بھان کے روٹی کا سالن کرلیتے ہین خیال تو کر حق تعالی کیا اُسپر قادر
تھا کہ ایک کن کہے اور آسمان پیدا کردے دم بھر بھی دیر نہ لگے ذرا شک نہین ہو ضرور قادر تھا پھر اُسنے
چھ روز مین کیون برکشیدہ کیا اور ہر روز ہزار برس کا اور یہ آدم کی پیدائش مین چالیس صبحین

کیون لگا مین کہ تھوڑی تھوڑی مٹی بڑھاتا رہا اور اب ہر طفل کی پیدایش نو مہینے پر ٹھہرائی ہو اُسی سبب سے کہ تدریج اُسکی سنتون سے ہو اور وہ جو چالیس سحر آدم کی خلقت مین کیے گئے وہ بھی ایک سحر سے دوسرے سحر تک ہزار برس ہین اور یون ہی اُسکے یہان کے دن قرار پائے ہین یعنے ایک دن ہزار برس کا نہ تیری طرح انجام کہ ابھی آیا اور طفل ہی ہو اور شیخ بنگیا کدو کے درخت کی طرح سب پر فوق ہو گیا اور سب پر دوڑ گیا آب بتا تو تیرے جہاد و جنگ کے پاؤن کہان ہین یعنے کونسا جہاد کیا ہو اور کونسی لڑائیان لڑا ہو تونے درختون دیوارون پر تکیہ کرلیا اور اے گنجے کدو کی طرح انپر چڑھگیا اول مین اگرچہ تیرا مرکب سرو ہی سا مغز درخت بنا لیکن آخر مین تو بمغز و خالی ہی رہا رنگ سبزہ تیرا اے فرع جھٹ پٹ زرد ہو گیا اُس سبب سے کہ بود تیری گلگونہ سے تھی اصلی نہ تھی

حکایت نوے برس کی بڑھیا کی کہ گلگونہ لگاتی تھی

قولہ بود کمپیرے نود سالہ کلان + پر تشنج رو و رنگش زعفران + چون سر سفرہ رخ او تو بتو + لیک در وے بود مانده عشق شو + ریخت دندانہا و موچون شیر شد + قد کمان و ہر حسش تغیر شد + عشق شو و شہوت و حرص تمام + صید خواه و پاره پاره گشتہ دام + مرغ بے ہنگام و راه بیراہ + آتشے پر در بن دیگ تہی + عاشق میدان و اسپ و پاے نہ + عاشق زمر و لب و سرنلے نہ + حرص در پیری جہود از ا مباد + اے شقی کش خدا این حرص داد + ریخت دندانہاے سگ چون پیر شد + ترک مردم کرد و سرگین گیر شد + این سگان شصت سالہ را نگر + ہر دمے دندان سگ شان تیز تر + پیر سگ را ریخت پشم از پوستین + این سگان پیر اطلس پوش بین + عشق شان و حرص شان در فرج و زر + دمبدم چون نسل سگ بین بیشتر + زین چنین عمرے کہ مایہ دوزخست مر قصابان غضب را مسلخ ست + چون بگویندش کہ عمر تو دراز + میشود دل خوش و ہانش از خندہ باز + این چنین نفرین دعا پندار داد + چشم نکشاید سرے بر نارداد + گر بدیدی یکسر مو از معاد + اوش گفتی کاینچنین عمر تو باد اللغات کمپیر زن پیر فرتوت تشنج سکڑن سمٹن + المعنی ایک بڑھیا پرانی نوے برس کی تھی کہ منھ اُسکا مارے سکڑ سمٹ گیا اور رنگ زرد ہو گیا تھا جیسے دستر خوان لپٹے ہوے کا سرا تو بتو ہوتا ہو ایسا چہرہ اُسکا تہ بہ تہ سکڑا سے سمٹا ہوا تھا لیکن اُن ہتون مین عشق شوہر کا بچا ہوا ابھرا تھا دانت سب گر گئے تھے بال دودھ سے سفید قد ٹیڑھا مثل کمان کے اور حواس متغیر و پریشان لیکن عشق شوہر کا اور شہوت و حرص یہ پوری پوری موجود وہ حال کہ شکار پھانسنے کو تو آمادہ مگر جال ٹکڑے ٹکڑے اُسمین کوسون ٹھکانا نہین یہ ایک مرغ بے ہنگام تھی اُسکا وقت ان باتون کا کہان اور راہ بیراہی کی یعنے راہ مین اُلگی راہ ہی نہ تھی مگر ہانڈی خالی کے قعر مین آگ بھری ہوئی تھی میدان اور گھوڑے کی تو عاشق کہ کوئی میرے میدان مین گھوڑا چڑھائے لیکن ایسے پاؤن اور قوت

مان زمر یعنے نے نوازی کی بڑی شایق اور لب و سرناندارو آپ فرماتے ہین خدا تعالے بڑھاپے مین بودون کو حرص ندے کیسا وہ بدبخت شخص ہو کہ اُسکو خدا نے ایسی حرص دی معمول ہو کہ کتہ کے جہان دانت گرے اور بوڑھا ہوا آدمیون کو چھوڑ دیتا ہو اور گہ خوری اختیار کرتا ہو تو ان ساٹھ برس والے کتونکو تو دیکھ کہ انکے سگ کے ہردم دانت تیز ہی ہوتے چلے جاتے ہین پیر سگ کی پشم تو اُسکی پوستین سے گرجاتی ہو اوران بوڑھے کتون کو دیکھ کیسے اطلس پوش بنے پھرتے ہین اور اُنکے عشق اور اُنکی حرص کو جیسی کچھ فرج زر کی طرف ہو ذرا دیکھ کیسے کتہ کی نسل کی طرح دمبدم بڑھتی ہی چلی جاتی ہو بس ایسی بد عمر سے کہ مایہ دوزخ ہو ورقصابون غضب کے یہے مسلخ یعنے موکل غضب کی ایسے ہی وقت مین ذبح کرتے ہین اور پوست اُتارتے ہین جب لوگ اس سے کہتے ہین کہ خدا تیری عمر دراز کرے تو کیسا دل اُسکا خوش ہوتا ہو اور منھ خندہ سے پھیلے رہجاتا ہو اور یہ نہین جانتا کہ یہ دعا نہین ہو بد دعا ہو نہ آنکھین کھولکے دیکھتا ہو نہ اوپر کو سر اٹھاتا ہو لیکن یکسر مو بھی اپنی عاقبت و معاد کو اگر دیکھ پائے تو اسی سے لوٹکے کہے کہ خدا ایسی عمر تیری ہی کرے مین باز آیا

دعا کرنا درویش کا خواجہ گیلانی کو اور رد کرنا اُسکا

قولہ گفت یکروزے بخواجہ گیلیے + نان پرستی نرگدا زنبیلیے + نان ہمیاید مرا نان دہ مرا + تا بگویم مر ترا این یک دعا + چون ستد زو نان بگفت اے مستعان + خوش بخان و مان خود بازش رسان + گفت اگر آنست خان کہ دیدہ ام + حق ترا آنجا رساند اید ژم + ہر محدث راچنان بد دل کنند + حرفش ار عالی بود نازل کنند + زانکہ قدر مستمع آمد بنا + بر قد خواجہ بردوزی قبا + ہر کہ مجلس بے چنین بیغارہ نیست + از حدیث پست و نازل چارہ نیست + داستان ہین این سخن را از کرو + سوے دستان عجوزہ باز رو + اللغات خواجہ گیلیے اے خواجہ گیلان خان بمعنی خانہ محدث دانندہ علم حدیث نبوی صلعم بنا بفتح خبر بیغارہ سرزنش و طعنہ و بیاے مجہول نیز المعنی ایک دن خواجہ گیلانی سے ایک فقیر نان بندہ بڑے جھگڑالو زنبیلی نے کہا کہ مین بھوکا ہون روٹی چاہتا ہون مجھکو روٹی دے تو مین تجھکو ایک دعا دون جب روٹی اس سے لیلی تو کہا اے مستعان اسکو اچھی طرح خوش بخوش لوٹا کے اپنے خان و مان کی طرف پہونچا دے معلوم ہوتا ہو کہ اپنے گھر سے جدا ہو خواجہ نے کہا کہ اگر خانہ میرا وہی ہی جو مین نے دیکھا ہو تو اے بدنصیب خدا تعالے تجھکو وہان پہونچائے بت مقولے اُنکے ہین کہ ہر سخن گوئندہ حدیث والے کو ناچیز لوگ ڈراتے ہین اگر اُسکی بات عالی بھی ہوتی ہو تو اُسکو پست و نازل کردیتے ہین اُس سبب سے کہ بقدر مستمع کے بنا ہو یعنے خبر جیسا کہ فرمایا کلموا الناس علی قدر عقولہم بات کرو لوگون سے موافق اندازہ اُنکی عقلون کے اور ظاہر بھی ہو جیسا خواجہ کا قد ہوگا ویسی ہی

درزی قبا قطع کریگا بس جو مجلس کہ ایسی طعن تشنیع سے خالی نہین ہی اُسکو حدیث پست و نازل سے بھی چارہ نہین ہو اب فرماتے ہین تونے بڑھیا کا ذکر شروع کیا اُسکو ویسے ہی گرو چھوڑکے دوسرا ذکر فقیر کا چھیڑ دیا تھا اب اُسکو گرد سے چھوڑ اور اُسی بڑھیا کی داستان کی طرف پھر چل

وصف عجوز حریص کا اور ذکر اُسکا

قولہ چون بسن گشت و درین رہ نیست مرد + تو بنہ نامش عجوز سالخوردہ + نے مرا و را راس مال و مایۂ + نے پیرایٔ قبول پایۂ + نے دہندہ نے پذیرندہ خوشی + نی درومعنی ونی معنی کشی + نی زبان نی گوش نی عقل و بصر + نی ہش و نی بہشی و نے فکر + نے نیاز و نے جمالے بہر ناز + تو بتو بیش گندہ مانند پیاز + نے رہے بریدہ و نے پائے راہ + نی تبش آن قحبہ را نے سوز و آہ + نے تعصب نے ندامت مرورا + نے بدل عزم سلامت مرورا + اللغات مسن بڑی عمر والا قحبہ زن بدکار تعصب حمایت کرنا المعنی فرماتے ہین جب آدمی مسن اور سالخوردہ ہوا اور اس راہ کا مرد نہین ہو تو تو اسکا نام عجوز سالخوردہ رکھ کہ نہ اُسکے پاس راس المال ہی جو نفع دے نہ مایہ نہ اس قابل کہ کسی مرتبہ کو قبول کرے نہ کسیکو خوشی دینے والا جیسا کہ بوڑھے سے تنگ ہوتے ہین نہ خوشی پذیرندہ کہ وہ مادہ ہی نرہا نہ خود معنی نہ کسی سے معنی حاصل کرنے والا نہ گوش و زبان نہ عقل و بصر نہ ہوش نہ بیہوشی نہ فکر کہ یہ سب قوتین مضمحل اور مذبذب ہو جاتی ہین نہ استعداد نیاز پروازی کی نہ جمال جسپر ناز کرے بس تو بتو مثل پیاز اور رہ تو گندہ نہ کسی راہ کو کبھی قطع کیا نہ ایسے پاؤن جو راہ کو قطع کرین نہ اُس قحبہ کو تپش نہ سوز نہ آہ نہ اُسے کسی سے ندامت نہ اپنے دین کی حمایت نہ اُسکے دل مین ارادہ سلامت

اسے سلیم کہ عزم بالجزم ہو

سوال سائل کا ایک گھر والیسے اور جواب بطنز اُسکا

قولہ سائلے آمد بسوے خانۂ + خشک نانے خواست یا ترنانۂ + گفت صاحبخانہ نان اینجا کجاست + خیرہ این نہ دکان نانوا است + گفت آخر پارۂ پیہم بیاب + گفت اینجا نیست دکان قصاب + گفت مشتی آرد دہ اے کدخدا + گفت پنداری کہ ہست این آسیا + گفت باری آب دہ از مکرعہ + گفت نے نے نیست جو یا مشرعہ + ہرچہ او درخواست از نان و سبوس + چربکے میگفت و میکردش فسوس + آن گدا در رفت و دامن درکشید + اندران خانہ بحیست و خواست رید + گفت ہی ہی گفت تن زن اے دژم + تا درین ویرانہ خود فارغ کنم + چون درینجا نیست وجہ زیستن + درچنین خانہ بباید ریستن + چون نۂ بازی کہ گیری تو شکار + دست آموز شکار شہریار + نیستی طاؤس با صد نقش وبند + کہ بنقشت چشمہا روشن کنند + ہم نۂ طوطی کہ چون قندت دہند + گوش سوے نطق شیرینت نہند + ہم نۂ بلبل

کہ عاشق وار زار + خوش بنالی در چمن یا لالہ زار + ہم نہ ہدہد کہ پیکہا کنی + نے چو لکلک کہ وطن بالا کنی + در زمستان سوے ہندستان روی + در بہاران سوے ترکستان شوی + در چہ بازاری و بہر چیت خرند + تو چہ مرغی و زابا چہ خورند + زین دکان با کیسان بر تر آ + تا دکان فضل اللہ اشترے + کالہ کہ ہیچ خلقش ننگرید + از خلافت آن کریم آنرا خرید + ہیچ قلبے پیش او مردود نیست + زانکہ قصدش از خریدن سود نیست + سود او در بیع آن بازنکو + گوش نیکو خلق و ہم نیکوش خو + بیحدست افضال او آئس مشو + سوے دستان عجوزہ باز رو + باز میگردم سوے قصہ عجوز + زانکہ پایانی ندارد این رموز + **اللغات** کُرہ مشک مشرعہ جاے آبخوردن چر بک طنز و سخریہ المعنی ایک سائل کسی گھر کی طرف گیا اور خشک روٹی یا ٹکڑا کا سوال کیا صاحب خانہ نے کہا روٹی یہان کہان ہر کیا اندھا ہی یہان نانوائی کی دکان کدھر ہی کہا ایک ٹکڑا چربی ہی کا ملجاے کہا یہان دکان قصاب کی بھی نہین ہی کہا اے کدخدا ایک مٹھی آٹا ہی دے کہا تو جانتا ہی کہ یہان چکی خانہ ہی کہا کچھ آب ہی مشک سے دے کہا نہین نہین نہ یہان نہر ہی نہ آبخور غرض جو کچھ اُسنے مانگا خواہ روٹی خواہ بھوسی یہ طنز و تسخر ہی اس سے رتا رہا بس وہ فقیر بھی جلدی سے گیا اور دامن چڑھاکے مکان مین قصد ہگنے کا کیا کہا ہی ہی کیا کرتا ہی ہا چپ اے بدبخت تا اس ویرانہ مین پاخانہ پھرون جب یہان صورت زندگی و وجہ معاش کی نہین ہی وایسے گھر مین ہگنا چاہیے جب تو باز نہین ہی کہ شکار پکڑے اور شہریار کے ہاتھ کا شکار سکھایا ہوئے نہ طاؤس باصد نقش و بند اے پیوند اندام کہ تیرے نقشون سے آنکھین روشن کرین اور طوطی بھی نہین ہی کہ تجھکو قند دین اور تیری نطق شیرین کی طرف کان لگائین نہ بلبل ہی ہی کہ مانند عاشق کے زار و نزار ہو اور کبھی چمن اور کبھی لالہ زار مین نالان ہوئے نہ ہدہد ہی کہ قاصدیان کرے نہ لکلک کہ درخت کی پھنگی پر وطن بنائے یہ کہ جاڑے مین ہندستان چلا جائے اور بہار مین ترکستان کو جائے پھرتا کہ تو کس بازار کی شے ہی اور کس کام کی جیسے کہتے ہین کس باغ کی مولی ہی اور کس مرض کی دوا کہ تجھکو خریدین اور تو کون مرغ ہی کسکے ساتھ تجھکو کھائین بس دکان سے جو باکیسو نکی یعنے نہایت طلبی کرنے والون اور تنگی کرنے والون معاملہ کی ہی الگ ہو جا اور ان اللہ اشترے کے دکان فضل تک آ کسواسطے کہ وہ اسباب جسکو مخلوق نے بھی آنکھ سے بھی نہ دیکھا اس کریم نے اُسکو تیری اخلاق عادتون سے خرید لیا اُسکے سامنے کوئی قلب مردود نہین ہی وہ کھوٹا کھرا سب خریدتا ہی اسواسطے کہ اس خریداری مین قصد اسکا حصول فائدہ سے نہین ہی سود تو بہر نوع فروشندہ کا ہی اور خریداری اس یار خوب کی کہ وہ نیکو خلق و نیکخو ہی اور اُسکے افضال بیحد لاجرم تو ناامید مت ہو اور داستان بڑھیا کی طرف لوٹ چل آہندا فرمایا کہ لوٹین داستان عجوزہ کی طرف لوٹنا اسواسطے کہ یہ رمزین تو ایسی نہین جنکی پایان نہ ہو

منھ پر چپکانا بڑھیا کا عشر قرآنی واسطے آرایش کے

قول بود درھمسایہ اش سور عجب + کردہ بودند اے عجب اور اطلب + چون عروسے خواست رفت آن مستحیف
پیش رو آئینہ بگرفت آن حریف + موے ابرو پاک میکرد آن عجوز + تابیارایدرخ ورخسار پوز + چند گلگونہ
بمالید از بطر + سفرہ رویش نشد پوشیدہ تر + عشرہاے مصحف از جامیبرید + می بچسپانید بر روآن پلید + تاکہ
سفرہ روے او نہان شود + تانگین حلقۂ خوبان شود + عشرہا بر روے ہر جامی نہاد + چونکہ برمی بست
چادر می فتاد + باز او آن عشرہا با آن خدو + می بچسپانید براطراف رو + باز چادر راستی کردی از کمین +
عشرہا افتادی از رو بر زمین + چون بسے میکرد فن وان می فتاد + گفت صد لعنت بر آن ابلیس باد + شد
حضورش در زمان ابلیس زود + گفت اے قحبہ قدید بے درود + من ہمہ عمر این نیندیشیدہ ام + نے زجز
تو قحبہ این دیدہ ام + تخم نادر در فضیحت کاشتی + درجہان تو مصحفے نگذاشتی + صد بلیسی تو خمیس اندر خمیس + ترک
من گو اے عجوز در دبیس + چند دزدے عشر از ام الکتیب + تا شود رویت ملون ہمچو سیب + چند دزدے
حرف مردان خدا + تا فروشی وستانی مرحبا + رنگ بربستہ ترا گلگون نہ کرد + شاخ بربستہ فن عرجون نکرد +
عاقبت چون چادر مرگت رسد + از رخت این عشرہا اندر فتد + اللغات مستحیف حیف کنندہ بطر ناز کرنا اترانا
وشادی مفرط عشر بالضم دہ دس آیات قرآنی کہ زمان قدیم مین قاری لوگ دس آیتین شاگرد کو پڑھاتے
تھے خدو بضم لعاب دہن قدید گوشت خشک خمیس وہ لشکر جسمین پانچ قسم کی فوج ہو مقدمہ ساقہ میمنہ میسرہ
قلب دردبیس عجوز نہایت پیر عرجون چوب خشک فن چال وگونہ وہنر وداؤ کشتی المعنی اتفاقاً اس بڑھیا کے
پڑوس مین ایک شادی عجب دھوم دھام کی تھی اور عجب یہ کہ اُسکو بھی بلایا تھا جب اُس شادی مین
اس عجوز پر حیف نے جانا چاہا تو اپنے منھ کے سامنے آئینہ پکڑا اور ابرو کے بال صاف کرنے لگی تو چہرہ اور
رخسار اور پوز یعنے دہانہ کو آراستہ کرے کتنا ہی گلگونہ فرط خوشی سے اترا اترا کے ملا لیکن دستار خوان
کی طرح منھ جو سمٹا سکڑا تھا وہ نہ چھپا آب یہ عشر مصحف کی جو دس آیتون پر سنہری وغیرہ نشانیان خوشنما
بنی تھین جگہ جگہ سے کاٹتی تھی اور منھ پر چپکاتی تھی ایسی پلید عورت تھی تا دستار خوان اُسکے منھ کا چھپ جائے اور
خوبون کے حلقہ مین رنگین نگینہ سا بنجائے یہ تو عشر منھ پر ہر جگہہ لگاتی تھی اور جب چادر اوڑھتی تھی تو وہ سب
جھڑ پڑتی تھی پھر وہ انھین عشرون کو تھوک سے ہر طرف منھ پر جماتی تھی اور چادر کو بڑی تاک گھات سے درست
کرتی آخر وہ سب منھ پر جمی جمائی زمین پر چھوٹ پڑتی تھی جب بہت سی کارستانیان کین کہ جمی رہین اور
وہ بھی تو گھما سیکڑون لعنتین خدا کی ابلیس پر ہون اُسیوقت ابلیس فوراً حاضر ہو گیا اور کہا اے قحبہ
قدید بے درود یہ جو تو کر رہی ہے مین نے اپنی عمر بھر کبھی ایسی فکرین نہین سوچین نہ تیرے سوا کوئی

ایسی قحبہ مین سنے دیکھی ہی عجیب تخم فضیحت کا بویا کہ جہان مین کوئی مصحف تونے نہ چھوڑا تو ایک اکیلی ایسی
ہی جیسے سو ابلیس اور وہ سو ابلیس بھی کیسے جنکے لشکر خمیس اندر خمیس ہون یعنے ایسے بڑے لشکر جنمین
میمنہ میسرہ مقدمہ ساقہ قلب پانچون قسم کی فوج ہو پوری پوری، در لشکر در لشکر تو اے بڑھیا چرا فی
عجوز میرے پیچھے کیون پڑ گئی مجھکو چھوڑ تو کیا تھوڑی ہی کہانتک عشر قرآن مجید کے چرائیگی اسلیے کہ میرا مصحف
سیب کے مثل رنگ برنگ ہو جائے اب مقولہ مولانا کا ہی کہ ایسے ہی تو کہانتک باتین مردان خدا
ل چرا کے خرید فروخت مرحبا کی کریگا کہ تجھکو باتون کی وجہ سے لوگ مرحبا کہین اور کسیکو تیکے تونے تو
بت سے رنگ جمائے لیکن کسی نے تجھکو گلگون نہین کہا یا شاخین تو بہت لگائین جمائین مگر اپنے عوجن
ین جو قامت خمیدہ ہی کچھ کاریگری کرکے نہ سیدھا کر دیا آخر کار جب چادر مرگ کی تیرے پاس پہنچیگی
دیہ عشر جو دھوکے کے جما رکھے ہین سب منہ سے چھٹ پڑینگے **قولہ** چون بیاید خیز خیزان رحیل +
شو زان پس فسون وقال قیل + عالم خاموشی آید پیش بیست + وای آنکہ در درون آتش نیست +
یقلے کن یکدو روزے سینہ را + دفتر خود ساز آن آئینہ را + کہ ز سایہ یوسف صاحبقران + شد زلیخاے
ز راز نوجوان + میشود مبدل بخورشید تموز + آن مزاج بارد و بردا لعجوز + میشود مبدل ز سوز مریمے
اخ نبخشکی بنخل خرمی + اے عجوزہ چند گوشے با قضا + نقد جو اکنون رہا کن امضا + چون رخت را نیست
خوبی امید + خواہ نہ گلگونہ و خواہی مدید + **المعنی** اور جسوقت کہ خیز خیز کوچ کی مچیگی تو اسوقت مین سار
دن اور ساری قیل وقال بھول جائیگا اسوقت عالم خموشی کا سامنے آکر کہیگا کہ بہت قال وقیل
چکا بس اب ٹھہر جا اور خاموش ہو جا بس اسوقت مین افسوس ہی اسپر جسکے دلمین اسکا انس نہین
ایک ہی دو روز کہ جس سے مدت قلیل مراد ہی اپنے سینہ کی صیقل کر اور اس آئینہ کو دفتر بنا دیکھ تو کیسے
ار اس سے پیدا ہوتے ہین کسواسطے کہ سایہ کسی یوسف صاحبقران کا جب تیرے اوپر پڑا تو مثل زلیخا
کے نوجوان ہو جائیگا دیکھ تو تموز مین خورشید جب گرمی پر آتا ہی تو مزاج بارد اور برد عجوز سب بدلجاتے
ن اور لے مریم کے سوز دلی سے سوکھی شاخ نخل خرما کی نہین تازگی سے بدل گئی اور سبز ہو کے رطب
ن لگے چنانچہ اسکا قصہ قرآن مجید مین ہی تو اے عجوزہ قضا کے ساتھ بہت جھگڑے اور کوششین
ن کر تو اب جو نقد و موجود ہی اسکو ڈھونڈھ اور گذشتہ سے درگذر کر اور جبکہ تیرے رخ کو خوبی سے امید
نہین رہی وقت نکل گیا چاہے گلگونہ منہ پر لگا چاہے مت لگا سب یکسان ہی

حکایت رنجور کہ طبیب اسکے صحت سے مایوس ہو گیا تھا

آن یکے رنجور شد نزد طبیب + گفت نبضم را نگہدار اے لبیب + تا ز نبض آگہ شوی بر حال دل +

منھ پر چپکانا بڑھیا کا عشر قرآنی واسطے آرایش کے

چون عروسے خواست رفت آن مستحیف قولہ بود در ہمسایہ اش سور عجب + کردہ بود نداے عجب او را طلب + چون عروسے خواست رفت آن مستحیف + پیش رو آئینہ گرفت آن حریف + موے ابرو پاک میکرد آن عجوز + تا بیاراید رخ و رخسار پوز + چند گلگونہ بمالید از بطر + سفرہ رویش نشد پوشیدہ تر + عشرہاے مصحف از جا میبرید + می بچسپانید بر رو آن پلید + تا کہ سفرہ روے او پنہان شود + تا نگین حلقۂ خوبان شود + عشرہا بر روے ہر جامی نہاد + چونکہ بر می بست چادر می فتاد + باز او آن عشرہا با آن خدو + می بچسپانید بر اطراف رو + باز چادر راستی کردی از کمین + عشرہا افتادی از رو بر زمین + چون بسے میکرد فن وان می فتاد + گفت صد لعنت بر آن ابلیس باد + شد حضورش در زمان ابلیس زود + گفت اے قحبہ قدید بے درود + من ہمہ عمر این نیندیشیدہ ام + نے ز چون تو قحبہ این دیدہ ام + تخم نادر در فضیحت کاشتی + در جہان تو مصحفے نگذاشتی + صد بلیسی تو خمیس اندر خمیس + ترک من گو اے عجوز دردبیس + چند دزدے عشر از ام الکتیب + تا شود رویت ملون ہمچو سیب + چند دزدے حرف مردان خدا + تا فروشی وستانی مرحبا + رنگ بربستہ ترا گلگون نہ کرد + شاخ بربستہ فن عرجون نکرد + عاقبت چون چادر مرگت رسد + از رخت این عشرہا اندر فتد + **اللغات** مستحیف حیف کنندہ بطر ناز کرنا اترانا وشادی مفرط عشر بالضم دہ دس آیات قرآنی کہ زمان قدیم مین قاری لوگ دس آیتین شاگرد کو پڑھاتے تھے خدو بضم لعاب دہن قدید گوشت خشک خمیس وہ لشکر جسمین پانچ قسم کی فوج ہو مقدمہ ساقہ میمنہ میسرہ قلب درد بیس عجوز نہایت پیر عرجون چوب خشک فن چال وگونہ وہنر وداؤ کشتی **المعنی** اتفاقاً اس بڑھیا کے پڑوس مین ایک شادی عجیب دھوم دھام کی تھی اور عجب یہ کہ اسکو بھی بلایا تھا جب اس شادی مین اس عجوز پر حیف نے جانا چاہا تو اپنے منھ کے سامنے آئینہ پکڑا اور ابرو کے بال صاف کرنے لگی تو چہرہ اور رخسار اور پوز یعنے دہانہ کو آراستہ کرے کتنا ہی گلگونہ فرط خوشی سے اترا اترا کے ملا لیکن دستار خوان کی طرح منھ جو سمٹا سکڑا تھا وہ نہ چھپا اب یہ عشر مصحف کی جو دس آیتون پر سنہری وغیرہ نشانیان خوشنما بنی ہوتین جگہ جگہ سے کاٹتی تھی اور منھ پر چپکاتی تھی ایسی پلید عورت تھی تا دستار خوان اسکے منھ کا چھپ جائے اور خوبون کے حلقہ مین رنگین نگینہ سا بنجائے یہ تو عشر منھ پر ہر جگہ لگاتی تھی اور جب چادر اوڑھتی تھی تو وہ سب چھوٹ پڑتی تھی پھر وہ انھین عشرون کو تھوک سے ہر طرف منھ پر جماتی تھی اور چادر کو بڑی تاک گھات سے درست کرتی آخر وہ سب منھ پر جمی جمائی زمین پر چھوٹ پڑتی تھی جب بہت سی کارستانیان کین کہ جمی رہین اور وہ بھی تو گھا سیکڑون لعنتین خدا کی ابلیس پر ہون اسیوقت ابلیس فوراً حاضر ہو گیا اور کہا اے قحبہ قدید بے درود یہ جو تو کر رہی ہے مین نے اپنی عمر بھر کبھی ایسی فکرین نہین سوچین نہ تیرے سوا کوئی

ایسی فجبہ مین نے دیکھی ہو عجیب تخم فضیحت کا بویا کہ جہان مین کوئی مصحف تو نے نہ چھوڑا تو ایک اکیلی ایسی
ہو جیسے سو ابلیس اور وہ سو ابلیس بھی کیسے جنکے لشکر خمیس اندر خمیس ہون یعنے ایسے بڑے لشکر جنمین
میمنہ میسرہ مقدمہ ساقہ قلب پانچون قسم کی فوج ہو پوری پوری ؛ در لشکر در لشکر تو اے بڑھیا چرانی
عجوز میرے پیچھے کیون پڑ گئی مجھکو چھوڑ تو کیا تھوڑی ہو کہانتک عشر قرآن مجید کے چرائیگی اسلیے کہ میرا منھ
سیب کے مثل رنگ برنگ ہو جائے اب مقولہ مولانا کا ہو کہ ایسے ہی تو کہانتک باتین مردان خدا
ی چرا کے خرید فروخت مرحبا کی کریگا کہ تجھکو باتون کی وجہ سے لوگ مرحبا کہین اور کسیکو تیکے تو نے تو
بت سے رنگ جمائے لیکن کسی نے تجھکو گلگون نہین کر دیا شاخین تو بہت لگائین جمائین مگر اپنے عرجن
ین جو قامت خمیدہ ہو کچھ کاریگری کرکے نہ سیدھا کر لیا آخرکار جب چادر مرگ کی تیرے پاس پہنچیگی
دیہ عشر جو دھوکے کے جمار کھے ہین سب منھ سے چھٹ پڑینگے قولہ چون بیاید خیز خیزان رحیل
شو وزان لیس فسون وقال قیل + عالم خاموشی آید پیش بیست + وای آنکہ در دو دن آیش نیست
یقلے کن یکدو روزے سینہ را + دفتر خود ساز آن آئینہ را + کہ زسایہ یوسف صاحبقران + شد زلیخاے
وزاز نوجوان + میشود مبدل بخورشید تموز + آن مزاج بارد و برد العجوز + میشود مبدل زسوز مریمے
اخ لب خشکی بہ نخل خرمی + اے عجوزہ چند گوشے با قضا + نقد جو اکنون رہا کن امضا + چون رخت را نیست
خوبی امید + خواہ نہ گلگونہ وخواہی مدید + المعنی اور جسوقت کہ خیز خیز کوچ کی پہنچیگی تو اسوقت مین سار
دن اور ساری قیل وقال بھول جائیگا اُسوقت عالم خموشی کا سامنے آکر کہیگا کہ بہت قال وقیل
چکا بس اب ٹھہر جا اور خاموش ہو جا بس اُسوقت مین افسوس ہو اُسپر جسکے دلمین اسکا انس نہین
ایک ہی دو روز کہ جس سے مدت قلیل مراد ہو اپنے سینہ کی صیقل کر اور اس آئینہ کو دفتر بنا دیکھ تو کیسے
ار اُس سے پیدا ہوتے ہین کسواسطے کہ سایہ کسی یوسف صاحبقران کا جب تیرے اوپر پڑا تو مثل زلیخا
رکے نوجوان ہو جائیگا دیکھ تو تموز مین خورشید جب گرمی پر آتا ہو تو مزاج بارد اور برد عجوز سب بدلجاتے
ن اور لے مریم کے سوز دلی سے سوکھی شاخ نخل خرما کی نہین تازگی سے بدل گئی اور سبز ہو کے رطب
ن لگے چنانچہ اُسکا قصہ قرآن مجید مین ہو تو اے عجوزہ قضا کے ساتھ بہت جھگڑے اور کوششین
ن کر تو اب جو نقد موجود ہو اسکو ڈھونڈھ اور گذشتہ سے درگذر کر اور جبکہ تیرے رخ کو خوبی سے امید
نہین رہی وقت نکل گیا چاہے گلگونہ منھ پر لگا چاہے مداد سیاہی

حکایت رنجور کہ بسبب اُسکے صحت سے مایوس ہو گیا تھا

آن یکے رنجور شد نزد طبیب + گفت نبضم را نگر اے لبیب + تا ز نبض آگہ شوی بر حال دل

کہ رگ دستست بادل متصل + چونکہ دل غیب ست خواہی زدمثال + زان بجو کہ بادلستش اتصال + باد پنہانست
از چشم اے امین + در غبار و جنبش برگش ببین + کز یمین ست آن وزان یا از شمال + جنبش برگت بگوید
وصف حال + ہستی دل رانمیدانی کہ کو + وصف آن از نرگس خمار جو + چون ز ذات حق بعیدی وصف ذات
باز دانی از رسول و معجزات + معجزاتے وکراماتی خفی + برزند بر دل ز پیران صفی + کاندرون شان صد قیامت
نقد ہست + کمترین آنکہ شود ہمسایہ مست + پس جلیس امید گشت آن نیکبخت + کہ بہ پہلوے سعیدی بر درخت
معجزہ کان بر جمادی کرد اثر + یا عصا یا بحر یا شق القمر + المعنی ایک مریض طبیب کے پاس گیا کہا اے
عاقل و دانا میری نبض دیکھ تا نبض سے تو دل کے حال پر آگاہ ہووے کسواسطے کہ رگ ہاتھ کی دلسے لگی
ہوئی ہو جبکہ دل پوشیدہ شے ہو اور چھپی چیز اور تو چاہے کہ اسکی کوئی مثال ملے تو اس سے ڈھونڈھ جسکا
اتصال دلسے ہو اور وہ نبض رگ ہو دل سے ملی ہوئی جیسے ہوا آنکھ سے اے امین چھپی ہوئی ہو اگر اسکو
دیکھنا چاہے تو غبار اور پتون کی جنبش سے دیکھ معلوم ہو جائیگا کہ دہنے ہاتھ کی طرف سے چلتی ہو یا بائین
ہاتھ کی طرف سے پتون کی جنبش تجھسے وصف اسکے حال کا بیان کردیگی تو اگر مستی دل کی نہین جانتا ہو کہ
کہان ہو تو وصف اسکا نرگس خمار سے ڈھونڈھ اس سے ظاہر ہو ایسے ہی اگر تو ذات حق سے دور ہو تو
وصف ذات کی پیغمبرون اور معجزات سے معلوم کر اسلیے کہ معجزے اور کرامتین پوشیدہ پوشیدہ پیرون
برگزیدہ سے دل پر طالب کے لگتی ہین اور اثر کرتی ہین کسواسطے کہ اُنکے دلمین سیکڑون قیامتین
اسوقت موجود ہین لیکن جو شخص کہ ہمسایہ مست کا ہوا وہ کمترین ہو اور وہ نیکبخت جسنے کسی سعید کے پہلو
مین بستر جمایا وہ جلیس امید کا ہو اسکی امید حاصل ہوگی اور وہ معجزہ جسنے جمادی پر اثر کیا یا عصا ہو یا
دریا ہو مثلا نیل یا شق القمر ہو خبر اسکی شو یا بعد **قولہ** گر اثر بر جان زند بیواسطہ + متصل گردد بہ نہان رابطہ
بر جمادات آن اثرہا عاریہ ست + آن پے روح خوش متواریہ ست + تا ازان جامد اثر گیرد ضمیر
حبذا جان بے ہیولاے خمیر + حبذا خوان مسیح بے کمی + حبذا بے باغ میوہ مریمی + برزند از جان کامل
معجزات + بر ضمیر جان طالب چون حیات + معجزہ بحرست و ناقص مرغ خاک + مرغ خاکی رفت در یم
شد ہلاک + مرغ آبی در وے ایمن از ہلاک + ماہیانزا مرگ بے دریاست خاک + عجز بخش جان ہر نامحرمی +
لیک قدرت بخش جان ہمدمی + چون نیابی این سعادت در ضمیر + پس ز ظاہر ہر دم استدلال گیر + کہ
اثرہا بر مشاعر ظاہرست + وین اثرہا از مؤثر مخبرست + ہست پنہان معنی ہر داروے + ہمچو سحر و صنعت
آنسامری + چون نظر در فعل آثارش کنی + گرچہ پنہانست اظہارش کنی + قوتے کان در درونش مضمرست
چون بفعل آید گواہ مخبرست + چون باثار اینہمہ پیدا شدست + چون نشد ظاہر باثار ایزدست + این

سیبها واثر مغز و پوست * چون بجوئی سر بسر آثار دوست * دوست گیرے چیزہا را از اثر * پس چرا ز آثا ر
بخش بے خبر * از خیالے دوست گیرے خلق را * چون نگیری شاہ غرب و شرق را * این سخن پایان ندار د
اے قباد * حرص مارا اندرین پایان مباد * باز گرد و قصۂ رنجور خوان * با طبیب آگہ بسیار دان ۞ اللغات
ستوار یہ پوشیدہ ہیولا مادہ شئے مشاعر جاہاے عبادت حاجیان المعنی فرماتے ہین اگر اثر معجزہ کا بیواسطہ
بان ہی پر ہونہ بواسطہ جماد تو وہ اُس رابطہ سے جو پوشیدہ خالق سے لگا ہوا ہو خالق سے جا ملتا ہو اور
تصل ہو جاتا ہو اور جمادات پر جو اثر ہو کے اسکے واسطے سے اثر ہوتا ہو یہ اثر عارتی ہو درصل ہو وہ اُسی
روح خوش کیواسطے جو چھپی ہوئی ہو تا اُس جامد سے دل اثر پذیر ہوئے لیکن کیا اچھی وہ جان ہو جسکو نان
بے ہیولا و مادہ خمیر کے ملے اے بیواسطہ جماد اور کیا ہی خوان مسیح کم نہونے والا اور کیسا میوہ بے باغ
ریم کا کہ یہ سب نعمتین بیواسطہ ہین ایسے ہی اثر بیواسطہ واسطہ سے افضل ہو معجزات جب کامل کی جان سے
نمیر جان طالب پر اثر کرتے ہین تو ایسا اثر کرتے ہین جیسے مردہ مین حیات معجزہ ایسا ہو جیسے دریا اور نفس
جیسے خاکی مرغ کہ جہان پانی مین گیا مرا اور جو مرغ آبی ہو وہ اُسمین ہلاک سے نجنت اسیلئے مچھلیون کی
وت بے دریا کے خاک مین ہو یہ معجزات و صفات سے خالی نہین جو نا محرم ہو اُسکو عاجز کرتے ہین اور جو
ہدم اُنکا ہو اُسکو قدرت دیتے ہین پس ہرگاہ تو سعادت ہمدمی کی اپنے دلمین نپائے تو بہتر یہ ہو کہ ہر دم ظاہر سے
یل ڈھونڈھنا رہ کہ اُسکے اثر مشاعر یعنے جو مقام عبادت کے ہین اُنپر ظاہر ہین اور موثر کی خبر دینے والے اور
رور ہو کہ کوئی موثر ہر داوری و معاملہ مین جو اُنمین بمنزلہ معنی کے ہو ضرور ہوتا ہو جیسے سحر مین اور اُنمین جو سامری
ے صنعت سے بچھڑہ بنایا تھا خاک قدم حضرت جبریل کی کہ سامری نے اُس بچھڑہ کے منہ مین ڈالدی تھی
ہ آواز کرتا تھا ایسے ہی جب تو غور اُسکے آثار کی فکر مین کرے اگرچہ وہ نہان ہو مگر تو اُسکو ظاہر کردیگا بس
ہ قوت جو اُسکے درون مین مضمر ہو جب وہ ظہور مین آتی ہو تو وہی مخبر و گواہ ہو جاتی ہو جملہ مخلوق آثار
ں سے پیدا ہوئی ہو سوا ے ایزد تعالے کے کہ وہ بے آثار ہو یہ سبب اور اثر ایسے ہین جیسے مغز و پوست
ر اُنکی تو جستجو و تلاش کرے تو بالکل اُسکے آثار ہین خیال تو کر ہر چیز کا اُسکے اثر ہی سے تو دوست ہوتا
ر پھر اُس سے جو آثار بخش ہو کیون بیخبر ہو اپنے کسی خیال ہی سے مخلوق کا دوست بنتا ہو پھر وہ جو
دشاہ شرق و غرب کا ہو اُسکا دوست کیون نہین نبتا آپ اے بادشاہ یہ سخن تو بے پایان ہو اور
دا مجھکو اُسکے پایان کی حرص بھی ندے لوٹے اور قصہ بیمار کا جو طبیب کار آگاہ بسیار دان سے
واسطہ پڑا تھا اُسکو بیان کر

رجوع بقصۂ رنجور

قولہ نبض او بگرفت واگہ شد ز حال + کہ امید صحت او بد محال + گفت ہرچت دل بخواہد آن بکن + تا رود از جسمت این رنج کہن + ہرچہ خواہد خاطر تو وا مگیر + تا نگردد صبر و پرہیزت زحیر + صبر و پرہیز این مرض را دان زیان + ہرچہ خواہد دل در آرش در میان + اینچنین رنجور را گفت اے عمو + حق تعالے اعملوا ما شئتمو + گفت رو ہین خیر بادت جان عم + من تماشائے لب جو میروم + بر مراد دل ہمیرفت او شتاب + تا کہ صحت را بیابد فتح باب + بر لب جو صوفئے بنشستہ بود + دست و روی مے شست و پاکے میفزود + او قفایش دید چون تخییلی + کرد اورا آرزوے سیلیے + بر قفاے صوفئے آن حیرت پرست + راست میکرد از برائے صفع دست + کار زورا گر نرانم تا رود + نے طبیبم گفت آن علت شود + سیلیش اندر برم در معرکہ + زانکہ لا تلقوا بایدی تہلکہ + تہلکہ است این صبر و پرہیز اے فلان + خوش بکوبش تن مزن چون کاہلان + چون زدش یک سیلے آمد طراق + گفت صوفی ہی ہی اے قواد عاق + خواست صوفی تا دو سہ مشتش زند + سبلت و ریشش یکایک بر کند + لیک او راختہ و رنجور دید + پس ضعیف و زار و زرد و عور دید + باز اندیشید از ضعف ورا + گفت اگر مشتش زنم گردد فنا + رنج دق از وے بر آوردہ دمار + دید او را سخت رنجور و نزار + خلق رنجور دق و بیچارہ اند + در خداع دیو سیلے بارہ اند + جملہ در ایذاے بیجرمان حریص + در قفاے یک دگر جویان نقیص + اللغات عمو برادر پدر دادزیادہ ہی صَفع بالفتح سیلی طَراق جسکی ہندی چٹاخ ہی قواد بتشدید واو بغیرت و قلتبان عور نام مرض کہ ناخن کی جڑون مین پیدا ہوتا ہی یارہ دوست المعنی پس طبیب نے نبض اسکی پکڑی اور حال سے آگاہ ہوا کہ اسکی صحت کی امید محال ہی کہا جو تیرا دل چاہے سو کر تب تیرے جسم کا یہ رنج کہن جائے جس چیز کو تیرا دل چاہے اس سے دل کو روکے مت تا صبر و پرہیز تیرے حق مین پیچش ہنو جائین اس مرض مین صبر و پرہیز نقصان کی چیز ہین پس جو تیرا دل چاہے اسکو درمیان مین لا ایسے بیمار کو حق تعالے نے کہا ہی اعملوا ما شئتمو یعنے جو چاہو وہ کام کرو جیساکہ فرمایا امن یاتی آمنا یوم القیامۃ اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون بصیر آیا وہ شخص کہ ایمان قیامت پر لایا وہ ایسا ہی جیسے اعملوا ما شئتم یعنے عمل کرو جو کچھ تم چاہو بیشک وہ دیکھتا ہی جو کچھ تم کرتے ہو کہا ایچان عم جا خبر دار مین نہر کنارے سیر کو جاتا ہون خدا تجھکو خیر و صلاح سے رکھے لہذا وہ اپنے دل کی مراد کے موافق چلا جاتا تھا تا صحت کے دروازے کی فتح و کشود پائے اتفاقاً نہر کنارے ایک صوفی بیٹھا تھا اور ہاتھ منھ دھو دھو کے پاکیزگی بڑھا رہا تھا اس مریض نے قفا اسکی مثل تخییلی کے دیکھی تو اسکو آرزو اسبات کی ہوئی کہ اسکے سیلی ماروں تخییلی وہ شخص جسکو ہر قسم کے خیال پیدا ہون اسواسطے پیچھے صوفی کے وہ حیرت پرست دھپ مارنے کے لیے اپنا ہاتھ سیدھا کر رہا تھا کہ مجھکو آرزو سیلی مارنے کی ہی اگر اس آرزو کو نہین نکالونگا

تا دل سے یہ جاتی رہے تو طبیب نے کہا ہی کہ وہ علت و بیماری ہوجائیگی آپ سیلی اُسکے کسی انبوہ مین لگاؤن
اسلیے کہ خدا تعالی نے فرمایا ہی ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة مت ڈالو ہاتھ اپنے ہلاکت مین مطلب یہ کہ اگر قوت
فقط مین ہون اور یہ ہی مجھکو ماریگا بچنا چاہیے اور معرکہ مین جلدی نہین جاسکیگا معلوم کسنے ماری تھپر
لتا ہی اے فلان نہین تہلکہ وہی ہی جسکو تو سوچ رہا ہی کہ معرکہ مین ماردن اور صبر و پرہیز کردن مزے سے
بھی ٹھونک دے اور کاہلون کی طرح بس سنکر یہ تو چکے ایک سیلی اُسکے ماری کہ طراق سے آواز ہوئی
صوفی نے للکار کے کہا کہ ہی ہی اے قلتبان عاق اور چاہا کہ دو تین گھونسے مارے اور داڑھی مونچھ کے
بال ایک ایک کرکے اُکھاڑ ڈالے لیکن دیکھا تو وہ بیمار و رنجور تھا اور نہایت ضعیف و لاغر اور زرد و مریض
اُسکے ضعف سے ڈرا کہ ایسا نہو گھونسہ ماردن اور یہ مرجائے اسکو تو دق کے مرض نے خود ہی مار رکھا ہی
مرض اُسکو نہایت ہی بیمار و لاغر پایا آپ مقولات انکے ہین کہ مخلوق رنج و دق مین مبتلا ہین اور کچھ بن نہین
آتا اور فریب شیطان سے دوست سیلی کے بن رہے ہین یعنے ہر ایک کے سیلی مارتے ہین سب کے
سب بیچرمون کی ایذا کے حریص ہین اور پیچھے ایک دوسرے کا نقصان ڈھونڈھنے والے **قولہ** اے
زنندہ بیگناہان را قفا + در قفائے خود نمی بینی چرا + اے ہوا را طب خود پنداشتہ + بر ضعیفان صفع را گماشتہ
بر تو خندید آنکہ گفتت کاین دواست + اوست کادم را گندم رہنماست + کہ بخور این دانہ را اے
ستعین + بہر دارو تا تکونا خالدین + اوش لغزانید وزد او را قفا + وان قفا وا گشت و شد او را جزا + اوش
لغزانید سخت اندر زلق + لیک پشت و دستگیرش بود حق + کوہ بود آدم اگر پر مار شد + کان تریاکست و
بے اضرار شد + تو کہ تریاکے نداری ذرۂ + از خلاص خود چرامی غرۂ + آن خلیلانہ توکل کو ترا + و ان کرامت چون
کلیمت از کجا + تا نبرد تیغت اسماعیل را + تا کنی شہراہ قعر نیل را + گر سعیدے از منارہ اوفتید + باد ش اندر جامہ
فتاد و رہید + چون یقینت نیست آن بادحسن + تو چرا بر باد دادی خویشتن + **المعنی** اے بیگناہون کے
قفا مارنے والے اپنی قفا کو کیون نہین دیکھتا کیا یہ بچ جائیگی تو نے اپنی خواہش و رغبت کو طب گمان کیا
و جیسے اُس رنجور نے اور ضعیفون پر دھپہ کو تعین کر رکھا ہی کہ دھپہ تیرا اُنھین پر چلتا رہتا ہی جسنے تجھے
ہدیا ہی کہ اپنی آرزو پوری کرنا یہی دوا ہی پہلے تو اُسی نے تجھکو مسخرہ بنا لیا ہی اور وہ وہ شخص ہی جو آدم کا
ندم کھانے مین رہنما ہوا ہی کہ اس دانہ کو اے مستعین کھانے یہ تکونا خالدین کی دوا ہی یعنے ہمیشہ
جنت مین رہینگے اُسنے اُنکو ڈگا دیا اور ایک قفا لگائی آخر وہی قفا لوٹ کے اُسکی جزا ہوئی کہ
مردود ابدی ہوا اُسنے اُنکو نہایت تنگی مین ڈالنے کو ڈگایا تھا لیکن اسد تعالی اُنکا پشت پناہ و
دستگیر ہوا حضرت آدم ایک پہاڑ تھے پھر اگر پر از مار اُسکے ڈگانے سے ہوے تو کیا نہ یاک تھے

تو تھے اس سے بے ضرر ہو گئے تو تو ذرہ بھر بھی تریاک نہین رکھتا پھر اپنے خلاص مین کس بات پر مغرور
ہو رہا ہی تجھکو خلیل کا سا توکل کہان ہی جو آگ سے بچائے اور موسےٰ کی سی کرامت کہان تو تیری تیغ
اسمٰعیل کے حلق کو نہ کاٹ سکے یا عزنیل کو تو شاہراہ بنادے اگر کوئی سعید منارہ سے گرے تو ہوا اُسکے
کپڑون مین بھر کے اسکو چوٹ اور مرنے سے بچالیتی ہو مگر تجھکو یقین اُس باد حسن کا نہین ہی پھر تو اپنے
آپ کو گرا کے برباد کیون کرتا ہی قولہ زین منارہ صدہزاران ہمچو عاد + در فتادند و سر و تن وا دباد + سرنگون
افتادگان زیر منار + درنگر تو صد ہزار اندر ہزار + تو رسن بازی نمیدانی یقین + شکر پا ہا گو و میرو بر زمین + پہاز
از کاغذ واز کہ مپر + کاندرین سودا بسے رفتست سر + گرچہ آن صوفی پر آتش شد زخشم + لیک ہم بر عاقبت
انداخت چشم + اول صف ہر کسے مانند لگام + کو نہ بیند دانہ بیند بند دام + حبذا دو چشم پایان بین راد + کگہداند
زین رہا از فساد + آنکہ پایان دید احمدؐ بود کو + وید دوزخ راہم اینجا تو بتو + وید عرش و کرسی و جنات را +
بر درید او پردۂ غفلات را + گر ہمیخواہی سلامت از ضرر + چشم زاول بند پایان را نگر + تا عدمہا را ببنی
جملہ ہست + ہستہا را بنگری محبوس و پست + این ببین یار یکہ ہر کش عقل ہست + روز و شب در جستجوے
نیست ہست + در گدائی طالب جودے کہ نیست + بر دکانہا طالب سودیکہ نیست + در مزارع طالب
دخلے کہ نیست + در مغارس طالب نخلی کہ نیست + در مدارس طالب علمیکہ نیست + در صوامع طالب
علمیکہ نیست + ہستہا را سوے پس افگندہ اند + نیستہا را طالبند و بندہ اند + زانکہ کان و مخزن صنع خدا
نیست غیر نیستے در انجلا + المعنی اس منارہ سے لاکھون مثل عاد کے گرے ہین اور سر و تن اپنے
کھوئے برباد کیے ہین تو خود ہی اُن لوگون کو جو سرنگون گھر کے منارہ کے نیچے پڑے ہین دیکھ لے موجود
ہین کہ ہزارون لاکھون ہین ہمکو یقین ہی کہ تو نٹون کی سی رسنبازی نہین جانتا ہی تو اپنے پانوکا شکر گزار ہو
اور زمین پر چل پھر تو کاغذ کے پر باندھ کے پہاڑ سے مت اُڑ کہ اس سودا مین بہت سر کھوئے گئے ہین
جیسے اُس صوفی کا دل اگرچہ آتش غصہ سے بھر گیا لیکن اُسکی نظر عاقبت پر بھی رہی تمام صف مین اول
وہ شخص بکام ہوا کہ اُسنے دانہ نہ دیکھا جال کا پھندا دیکھا آس جوانمرد کی کیسی اچھی آنکھین ہین جو پایان بین
ہین اور اپنے دین کو فساد سے بچائے ہوے ہین درحقیقت جسنے پایان کو دیکھا وہ حضرت احمدؐ تھے کہ
انھون نے دوزخ کو بھی پرت پرت کر کے نہین دیکھ لیا اور عرش و کرسی اور جنتون کو اور سارے پردے
غفلتون کے پھاڑ ڈالے تو بھی اگر ضرر سے بچنا چاہتا ہی تو آنکھون کو اول شے سے بند کر لے یعنے ابتدا
و ظاہر کو مت دیکھ انجام کو دیکھ تا تجھکو جتنے عدم ہین سب نیست معلوم ہوئین اور جنکو ہست دیکھ رہا ہی
اُنکو محبوس و پست جانے تو بھی ایسے ہی دیکھ اور وہ یار جسکو عقل ہی وہ روز و شب جستجو نیست

مین ہی دیکھ لے اگر گدائی ہی اور تو اُس سے جود و سود کا طالب تو جو دو سود دونون نیست ہین کسی دوکان پر
نہ ظاہر جود معلوم ہوتا ہی نہ سود کھیتون مین اگر طالب حاصل کا ہی سو حال یہ کہ وہ حاصل اُنمین ظاہر نہین
نیست ہی ایسے باغ مین جو تھالے کھودتا ہی اور طالب نخل کا ہی سو نخل کہان اور مدرسون مین طالبعلم کا
ور صومعون مین طالب حلم کا ہی سو دونون نیست ہین لے اب بتا نیست کا تو طالب ہی یا نہین سو اُن
نیستون کو لوگون نے جنکے بالفعل طالب ہو رہی ہین پیچھے ڈالدیا ہی اور درحقیقت وہی ہست ہین اور جنکو
ہست جانتے ہین اور دراصل وہ سب نیست ہین انکے بندے اور طالب ہو رہے ہین اسواسطے کہ اللہ کی
صنعت کے جو کھان و مخزن ہین وہ نیستی ہی مین انجلا و صفا پاتے ہین قولہ پیش ازین رمزے گفتستیم اذین
ین دآنرا تو یکے بین دو مبین + گفتہ شد کہ ہر صناعت گر کہ رست + در صناعت جایگاہ نیست جست + جست
ماہ موضع ماساختہ + گشتہ ویران سقفہا انداختہ + جست سقا کوزۂ کش آب نیست + واندر و گر خانہ کش باب
بست + وقت صید اندر عدم بین جملہ شان + وز عدم آنکہ گریزان جملہ شان + چون امیدت لاست زو
پرہیز چیست + با انیس خویشتن استیز چیست + چون انیس طبع تو آن نیستیست + از فنا و نیست این پرہیز
چیست + گر انیس لا نۂ ایجان بسر + در کمین لا چرائی منتظر + زانچہ داری جملہ دل برکندۂ + شست دل در بحر لا
فگندۂ + پس گریزت چیست زین بحر مراد + کو بشستت صد ہزاران صید داد + از چہ نام برگ کردی تو مرگ +
دوے دان کہ بنود ت برگ مرگ + ہر دو چشم پا بست صنع صنعتش + تا کہ جا نرا در چہ آمد رغبتش + در خیال او ز مکر
گار + جملہ صحرا فوق چہ زہرست و مار + لاجرم چہ را پناہے ساختہ است + تا کہ مرگ او را بچاہ انداختہ است +
چہ گفتم از غلطہاش اے عزیز + ہمچنین بشنیدم از عطار نیز + رحمۃ اللہ علیہ گفتہ است + ذکر شہ محمود غازی سفتہ
ست + المعنی فرماتے ہین اس سے قبل بھی ہمنے ایک رمز اسی قسم کی کہی ہی تو اُسکو ایک ہی جان دومت سمجھے
ہمنے کہا ہی کہ جو کوئی صنعتگر پیدا ہوا تو اُسنے صناعت جاری کرنے کو وہ موقعے ڈھونڈھے جو نیست تھے مثلاً معمار
موضع ناساختہ اور ویران گشتہ اور چھتین گری پڑی ڈھونڈھین سقانے بھی وہی کوزہ ڈھونڈھا جسمین
بنایا اور بڑھئی نے وہ گھر جسکا دروازہ چوکھٹ نہین جب شکاری شکار مین ہوتے ہین اُسوقت انکا حملہ بھی
مین ہوتا ہی اور پھر عدم سے وہ سب بھاگ کے صید ہوتے ہین اب تو نے سمجھ لیا کہ جملہ امیدین تیری
ہین تو پھر لا سے تجھکو پرہیز کیا ہی تیرا تو یہ لا انیس ہی پھر انیس سے لڑائی کیا اور درحالیکہ تیری طبیعت
انیس نیستی کی ہی جیسا کہ اوپر جتایا گیا تو تجھکو فنا و نیستی سے بچنا ہی کیا ہی اگر انیس لا کا تو نہین
تو ایجان پسر لا کی کمین مین منتظر کیون ہو رہا ہی جو کچھ تیرے پاس موجود ہی سب سے دل نکالے ہوے
ور شست دل کی بحر لا مین ڈالے ہوے ہی پھر اس بحر مراد سے تجھکو گریز ہی کیون ہی جسنے تجھکو تیری

یعنے جسکو مرگ کہتا سمجھتا ہی کہ تو نے برگ کا نام مرگ کیسے کیا ہی یعنے جسکو مرگ کہتا سمجھتا
شست سے لاکھون خنکار و بے این معلوم تو نے برگ کا نام مرگ کیسے کیا ہی دونون آنکھین
ہی وہ تو برگ ہی اے ساز و سامان تو اسکو جادوگری جان کہ تجھے برگ کو مرگ دکھار کھا ہی دونون آئین
تیری اسکی صنع کی صنعت مین باندھ رکھی ہین جب تو تیری جان کو کنوین مین گرنے کی رغبت ہوئی اسکے
خیال مین مکرکردگار نے یہ جما دیا ہی کہ تمامی صحرا سوا ے کنوین کے سب زہر و مار ہی لاجرم اُسنے چاہ کو اپنا
پناہ کیا ہی اس سبب سے مرگ نے اُسکو کنوین مین ڈال رکھا ہی آپ فرماتے ہین کہ جیسے مین نے یہ
غلط انداز یان اسکی بیان کی ہین ایسے ہی الغرض مین نے فریدالدین عطار سے بھی سنی ہین اللہ اپنی رحمت
اُنپر نازل کرے اُنھون نے بھی کہی ہین اور محمود شاہ غازی کے ذکر کے موتی پر و تے ہین

تخت پر بیٹھانا شاہ محمود کا غلام ہندو کو

قولہ کو غزاے ہند پیش آن ہمام + در غنیمت اوفتادش یک غلام + پس خلیفہ اش کرد و بر کرسی نشاند +
بر سپہ بگزیدش و فرزند خواند + طول و عرض وصف قصہ تو بتو + در کلام آن بزرگ دین بجو + حاصل آن
کودک بران تخت نضار + شستہ پہلوے قباد شہریار + گریہ میکرد اشک میراند او بسوز + گفت شہ او را
کہ اے فیروز روز + از چہ گریی دولتت شد ناگوار + فوق افلاکی قرین شہریار + تو برین تخت و وزیران و
سپاہ + پیش تخت صف زدہ چون مہر و ماہ + گفت کودک گریہ ام زانست زار + کہ مرا مادر درون
شہر و یار + از تو ام تہدید کردی ہر زمان + بینمت در دست محمود ارسلان + پس پدر مر مادرم را در جواب
جنگ کردی کین چہ خشمست و عتاب + می نیابی ہیچ نفرین دگر + زین چنین نفرین مہلک سہلتر + سخت
بیرحمی و بس سنگین دلے + کہ بصد شمشیر او را قاتلے + من زگفت ہر دو حیران گشتمی + در دل افتادی مرا بیم
غمے + تا چہ دوزخ خوست محمود اے عجب + کہ مثل گشتست در ویل و کرب + من ہمی لرزیدمی از بیم تو
غافل از اکرام و از تعظیم تو + مادرم کو تا ببیند این زمان + مر مرا بر تخت اے شاہ جہان + یا پدر کو تا مرا بیند
چنین + خوش نشستہ پہلوے سلطان دین + **اللغات** نضار زر د تازہ و خرم ارسلان شیر المعنی جب
شاہ محمود ہندوستان مین غزا کو آیا تو یہان کی غزا مین اُس سردار کو غنیمت مین ایک غلام ہاتھ لگا بادشاہ
نے اُسکو خلیفہ کرکے کرسی پر بیٹھایا ساری سپاہ کا سردار بنایا اور اُسکو بیٹا کہا آپ فرماتے ہین کہ طول
عرض جو اس قصہ کے وصف کا تہ در تہ ہی وہ انھین بزرگ دین یعنے فریدالدین کے کلام سے ڈھونڈ
مین مختصر کہتا ہون کہ فی الجملہ وہ لڑکا اُس تخت خوش پر برابر بادشاہ قباد یعنے محمود کے بیٹھا تھا اور
سوز سے آنسو بہاتا تھا بادشاہ نے کہا کہ اے مبارک روز کیون روتا ہی اقبال و دولت تجھکو ناگوار ہوا
تو تو افلاک پر بیٹھا ہوا ہی کہ بادشاہ کا ہمنشین ہی اور وزیر و امیر جملہ سپاہ تیرے تخت کے سامنے مہر و ماہ کی

شان وشوکت والے صف باندھے کھڑے ہین پھر روتا کیون ہو کہا اس سبب سے روتا ہون کہ اپنے وطن
ین میری مان تجھسے مجھکو ڈرایا دھمکایا کرتی تھی اور غصہ مین کہتی تھی کہ ایسا ہو جوین تجھکو محمود شیر کے اختیار
قبضہ مین دیکھون بس باپ میرا اس بات کے جواب مین میری مان سے بڑی لڑائی کرتا تھا کہ یہ کیا غصہ اور
تاب ہو گیا تو اور کوئی بُری بات اس سے سہلتر نہین پاتی ہو جو ایسی مہلک بات منھ سے نکالتی رہتی ہو
در بڑی بیرحم اور سخت دل ہو کہ سیکڑون تلوارون سے اُسکی قاتل ہو مین دونون کی گفتگو سے حیران ہوتا تھا
ور میرے دلمین خوف وغم پڑتا تھا کہ اے عجب محمود کیسا دوزخ خو ہو جو آفت وگھبراہٹ مین مثل ہو گیا ہو بس
ین تیری ہیبت سے ڈرتا رہتا تھا اور تیرے اکرام وتعظیم سے غافل اب مان میری کہان ہو کہ میرے وقت کو
یکھے کہ کیسا تخت شاہ جہان پر بیٹھا ہوا ہون یا باپ کہان جو ایسا خوش مجھکو پہلو مین سلطان دین کے بیٹھا
یکھے قولہ نفرآن محمود تست اے بے سعت + طبع زد دائم ہمے ترساندت + گر بدانی رحم این محمود راد بخوش
ہوئی عاقبت محمود باد + فقرآن محمود تست اے بیم دل + کم شنوزین مادر طبع مضل + چون شکار فقر کردی
یقین + ہمچو کودک اشکباری یوم دین + گرچہ اندر پرورش تن مادرست + لیک از صد دشمنت دشمن ترست
ن چو شد بیمار دارو جوت کرد + ور قوی شد مرترا طاغوت کرد + چون زرہ دان این تن پرحیف را +
ے شتار اشاید ونے صیف را + یار بد نیکوست بہر صبر را + کہ کشاید صبر کردن صدر را + صبر مہ باشب
ور دارد ش + صبر گل با خار از فر وار وش + صبر شیر اندر میان فرث وخون + کرد اورا ناعش ابن اللبون +
بر جملہ انبیا با منکران + کردشان خاص حق وصاحبقران + ہر کرا بینی یکے جامہ درست + دانکہ او آن از کسب
بر جست + ہر کرا دیدی برہنہ بینوا + ہست بر بیبرہی او آن گوا + ہر کہ مستوحش بود پر غصہ جان + کردہ باشد
دغائے اقتران + صبر گر کردی ز الف آن بیوفا + از فراق او نخوردی این قفا + خوے با حق ساختی چون
بین + بالبن کہ لا احب الآفلین + اللغات سعت کشادگی وفراخی طاغوت بت ودیو فرث بالفتح
رین ناعش زندگی بخشندہ ابن اللبون بچہ شیر خوارہ شتر مستوحش وحشت جوئندہ اقتران نزدیک المعنی ذہاتے
ن اے بے سعت جیسے وہ شاہ محمود تھا ایسے ہی فقر تیرا محمود ہو کہ اُس سے تجھکو ہمیشہ طبیعت ڈراتی
ی ہو اور تو اس محمود جوانمرد کے رحم سے واقف نہین اگر واقف ہو جائے تو نہایت خوش ہو کے کہے کہ
عاقبت تیری محمود کرے برابر یہ دعا کرے فقر تیرا اے بیم دل جو کچھ ہو وہی محمود ہو اُسکی سن اور یہ مادر طبع
جو مضل ہو اُسکی کچھ بات سنے اور جو تو ہی شکار فقر کا ہو گیا اور فقر نے تجھکو دبا لیا تو بموجب الفقر
ذا و الوجہ فے الدارین کے تو یقین جان کہ روز قیامت مین مثل اُس لڑکے کے اشکباری کریگا
چہ بنظر پرورش کے تن ایسا ہو جیسے مادر کہ پرورش کرتی ہو لیکن سو دشمنون سے بتر یہ ایک دشمن ہی

سو دشمن اس اکیلے کے برابر نہین ہوسکتے اگر یہ بیمار وضعیف ہو گیا تو تجھکو اپنی دوا کی تلاش مین آلودہ
کیا اور جو قوی ہوا تو تجھکو شیطان بنادیا تو اپنے جسم پُر حیف کو ایسا جانے رہ جیسے زرہ کہ نہ گرمی کے
لایق ہو نہ جاڑے کے قابل دونون وقت مین بیکار اور اگر صبر کا طالب ہو تو یار بد ڈھونڈھ کہ صبر
کے لیے اچھا ہو کسواسطے کہ صبر سینہ کو کشادہ کرتا ہو اور فراخی بخشتا ہو دیکھ تو ماہ کیسا صبر یار بد سے کرتا ہو جو
شب ہو تیرہ و تاریک بس وہی صبر اُسکو منور رکھتا ہو اور گل کیسا خار کے ساتھ صبر کرتا ہو جو اُسکو تیز بو
رکھتا ہو اور شیر کے صبر کو دیکھ کہ وہ درمیان خون و گوبر کے صبر کیے ہوے کہ اُسکو خدا تعالے نے
حیات بخش شتر بچہ کا کیا ہو اور جملہ انبیا نے کیسا صبر منکرون کے ساتھ کیا اور ایذائین اُٹھائین جس سے
خاص حق کے اور اپنے وقت و رتبہ کے صاحبقران ہوے غرض جسکو دیکھے کہ وہ ایک لباس درست
پہنے ہوے یعنے کوئی خوبی پائے ہوے ہو جان لے کہ اُسنے اُس جامہ کو صبر سے کمایا ہو اور جسکو ننگا مفلس
فاقہ زدہ دیکھ سمجھ لے کہ یہ بے صبر ہو برہنگی و بینوائی یہی دونون اُسپر گواہ ہین اور جو کوئی وحشت جو اور
پُر غصہ جان ہو جان لے کہ اُسکی جان نے کسی سے دغا سے اقتران کیا ہو یعنے ضرور دغا سے نزدیک ہوئی
ہو اسواسطے کہ اگر جان اُسکی اس دغا سے اُلف یعنے جمع و آمیزش کرنے مین صبر کرتی اور اُس بیوفا
سے نہ ملتی تو اُسکے فراق کا دھپہ نہ کھاتی تو اگر اپنی خو کو حق کے ساتھ شہد و لبن سا شیرین کرتا اور کھتا
کہ اور جو آفل اور ڈوبنے والے ہین انکا دوست نہین ہون تو خبر اسکی بشعر آیندہ قولہ لاجرم تنہا
نماندی ہمچنان + کا تشنے ماندہ براہ از کاروان + چون ز بے صبری قرین غیر شد + از فراقش پُر غم و بنجیر شد +
صحبتت چون ہست زر دہ دہی + پیش خائن چون امانت می نہی + خوے با او کن کا مانتہاے تو + ایمن آید
از افول و از عتو + خوے با او کن کہ خو را آفرید + خوہاے انبیا را پرورید + برہ بدہی رمہ بازت دہد +
پرورندہ ہر صفت خود رب بود + برہ پیش گرگ امانت میدہی + گرگ یوسف را مفرما ہمرہی + گرگ اگر
با تو نماید روبہی + ہین بکن باور کہ ناید زو بہی + جاہل ار با تو نماید ہمدلے + عاقبت زخمت زند از جاہلے +
او دو آلت دارد و خنثے بود + فعل ہر دو بیگمان پیدا بود + مرد کر را از زنان نہان کند + تا کہ خود را خواہر
ایشان کند + سلہ از مردان بکف پنہان کند + تا کہ خود را او ور ایشان کند + گفت یزدان زان کس کنوم
او + سلہ سازیم در خرطوم او + تا کہ بینایان ما زین دو دلال + در نیفتند از فن او ور در جوال + حاصل آن
کز ہر ذکر ناید نری + ہین ز جاہل ترس اگر دانشوری + دوستی جاہل شیرین سخن + کم شنو کان ہست چون زہر
کہن + اللغات زر دہ دہی زر خالص افول فرو شوندہ عتو سرکش سلہ بضم و تشدید فرج زن المعنی
تائید صدر فرمایا کہ جب تو ڈوب جانیوالون کو دوست بنائیگا تو ضرور ہو کہ ایسا تنہا نہین رہجائیگا جیسے

فلہ کی آگ بعد چلے جانے قافلہ کے رہجاتی ہی کہ یہ اپنی اصل کو چھوڑ کے بے صبری کے مارے مصاحب غیر
ہوئی لاہذا اسکے فراق سے پرغم ورنجیدہ ہوگئی خیال تو کر جب تیری صحبت زردہ دہن سے ہی تو تو ایسے گرے کو چھوڑکے
ن کے پاس امانت کیون رکھتا ہی تو اپنی عادت وخو کو اُسکے ساتھ گر کر امانتین تیری فرودنیست ہوجانے
گرگی سے نجنت ہوجائین تو اُسکی خو سے اپنی عادت ڈال جنے خو کو پیدا کیا ہی دراہنیا کی عادتون کو پالا ہی تو
اُسکے نام پر بہرہ دیگا وہ لوٹ کے تجھکو رمہ اور گلہ دیدیگا اسلیے کہ پرورندہ ہر صفت کا خاص وہی رب ہی اگر
ب کو چھوڑکے برہ کو گرگ کے پاس امانت کریگا تو گویا گرگ و یوسف کی ہمراہی کا حکم کرتا ہی بس ایسا حکومت کر
گرگ مکار تیرے سامنے اپنا لکھڑ دکھائے تو خبردار ہرگز یقین مت کر اس سے بھلائی کبھی نہیں ہوگی
سے ہی جاہل کا حال ہی کیسا ہی ہمدل بنے اور دل مین دل ملائے آخر کار اپنی جاہلی سے زحمت ضرور ڈالیگا اُسکے
الت ہین اور وہ خنثی ہی اسکے دونون فعل ہشیاب بیدا ہونگے اب وہ ذکر کو تو عورتون سے چھپاتا ہی تا انکی
ہر بنے اور فرج پر ہاتھ رکھکے مردون سے چھپاتا ہی تا آپ کو انکا حاکم بنائے یہ تو یہ مکر کر رہا ہی اور اللہ کہتا ہی کہ
اُس چھپانے کے عوض مین ایک فرج اسکی خرطوم مین بنائینگے تا جو بینا بندے ہمارے ہین ان دو دلیلون سے
کے داؤپیچ سے فریب مین نہ آجائین حاصل یہ کہ ہر ذکر سے نری نہین ہوسکتی ہی بس خبردار اگر عاقل ہی تو
ہل سے ڈرتا رہ اور دوستی جاہل شیرین زبان کی کیسی ہی میٹھی میٹھی باتون مین وہ ظاہر کرے ہرگز مت
ن اسواسطے کہ وہ پرانا زہر ہی جو موثر اور نہایت تیز ہوتا ہی **قولہ** جان مادر چشم روشن گویدت + جز غم و
رت از و نفزویدت + مرید ر را گوید آنما درچہار + کز مکتب بچہ ام شد بس نزار + از زن دیگر اگر آوردۂ +
بے این جور وجفا کم کردہ + از جز از تو گر بدی این بچہ ام + این فشار آن زن گفتی نیز ہم + ہین بجہ زین
رد تمپاسے او + حیلے بابابہ از حلوائے او + ہست مادر نقش بابا عقل راد + اولش تنگی و آخر بین کشاد + اے
ہندہ عقلہا فریادرس + تا نخواہی تو نخواہد ہیچکس + ہم طلب از تست وہم آن نیکوئی + ماکییم اول توئی
توئی + ہم تو گو وہم تو بشنو ہم تو باش + ماہمہ لاشیم باچندین تراش + زین حوالت رغبت افزا در سجود +
لی وجبر مفرست وخمود + جبر باشد پر وبال کاملان + جبر ہم زندان وبند کاہلان + ہمچو آب نیل دان این جبر را
مومن را و خون مرگبر را + بال بازان راسوے سلطان برد + بال زاغان راگورستان برد + باز گرد اکنون
در شرح عدم + کو چو پازہر ست بیدار یش سم + ہمچو ہندو بچہ ہان اے خواجہ تاش + روز محمود عدم ترسان
ش + از وجودے ترس کاکنون دروئی + آن خیالت لاشی وتو لاشئے + لاشیئے بر لاشئے عاشق شدہ است
نے مراہیچ نے رارہ زدہ است + **اللغات** جہار آشکار فشار بضم اول ہذیان ودشنام تنبیا بکسر
گردن وغمزہ وعشوہ خمود بضم مردگی **المعنی** مثلاً جان مادر کی تجھکو چشم روشن کہے تو کیا ہوتا ہی اس سے کہ

ہم وحدت کے اور کیا حاصل اور کس بات مین ترقی ہوگی اور باپ سے بڑی جبر وسختی سے رکھے کہ مکتب خانہ
سے میرا بچہ شانیت اہی لاغر اور زار و نزار ہوگیا ہین پوچھتی ہون کہ یہ بچہ مجھسے ہی یا دوسری عورت سے اگر
دوسری سے ہی تب بھی ایسا ظلم و جور مت کر یا اگر تیرے سوا اور شوہر سے یہ میرا بچہ ہوتا تو وہ عورت بھی ایسے
کمالی دو یا وہ ہرگز رکھتی آپ فرماتے ہین خبردار ہو ایسی مادر اور اسکے بچانے سے نکل بھاگ اور بابا کی سیلی
اختیار کر کہ اُسکے حلوا سے وہ سیلی بہتر ہی تونے جانا مان سے ہماری کیا مراد ہی اور باپ سے کیا مادر تو یہی
نقش وصورت تھا ہی اور بابا سے عقل جوانمرد جسکے اول مین تنگی ہی اور آخر مین کشادہ ہی آپ بخداوند عالم
کے مناجات کرتے ہین کہ اے عقلون کے دینے والے ہماری فریادرسی کر کسو اسطے کہ جبتک تو کسی بات
نہین چاہے کوئی نہین چاہ سکتا اسلیے کہ طلب ہر شے کی بھی تجھی سے ہی اور وہ نیکی بھی تجھی سے ہم کیا چیز ہین
اول بھی تو ہی ہی آخر بھی تو ہی تو ہی کہتا ہی تو ہی سنتا ہی اور تو ہی موجود ہم لاشے کیسے ہم امید وطمع تیرے
ایسے حوالون سے اپنے بیچ مین رغبت سجدہ کی بڑھا کا ہی اور جبر وخمود یعنے پژمردگی ان مین سے کوئی چیز اُس
حضور مین مت بھیج مطلب یہ کہ جو کچھ تو کرتا ہی اور تیرے خیال مین گذرتا ہی سب وہان پہونچتا ہی جبری
بازو کاہلون کے ہین اور یہی زندان وبند کاہلون کے واسطے جیسے آب نیل کہ مومن کے واسطے وہی
کا آب تھا اور کافر کے لیے خون ایسا ہی حال جبر کا ہی بازو ان لوگون کو جو باز تھے سلطان کی طرف سے گئے
اور یہی بازو کوون کو گورستان سے گئے اب فرماتے ہین کہ تو شرح عدم کی طرف لوٹ کہ یہ شرح پادزہر
اے واضح زہر اور تو اسکو زہر جانتا ہی تو اس ہندو بچہ کے مثل مت ہو اے خواجہ تاش جا عدم محمود شی ہی اُس سے
مت ڈر اے نادان اس وجود سے ڈر جسمین اب تو ہی اور اسکو موجود جانتا ہی کہ وہ خیال تیرا جو اُسکے وجود کا ہی
لاشی ہی اور تو خود لاشی عجیب حال ہی ایک لاشے دوسری لاشے پر عاشق ہی اور ایک ہیچ نے دوسری
نے کی راہ ماری ہی ہیچ نے کے معنے کچھ ہی نہین

الحدیث لیس للماضیین ہم الموت وانما الہم حسرۃ الفوت یعنے گذرے ہوے لوگون
غم موت کا نہین بلکہ حسرت فوت کی ہی

قولہ راست فرمود آن سپہدار بشر + کہ ہر آنکو کرد از دنیا گذر + چون برون رفت این خیالات از بیار
گشت نامعقول او برا و عیان نیستش درد و دریغ غبن و موت + بلکہ ہستش صد دریغ از بہر فوت کہ
للماضین ہم الموت گفت + لیک شان با حسرت فوت جفت + کہ چرا قبلہ نکردم مرگ را + مخزن ہر دولت
وہر برگ را + قبلہ کردم من ہمہ عمر از حول + آن خیالاتیکہ گم شد در اجل + حسرۃ آن مردگان از موت نیست
زانست کاندر نقشہا کردیم ایست + ماند بدیم آنکہ این نقش ست وکف + کف ز دریا جنبد و یابد علف + چونکہ

نقش را بر ده بگورستان و کفها را نگر + پس بگو کو جنبش و جولان تان + بحر انگنده واست در بحران تان + تا بگوید لب نے بل بحال + کہ ز دریا کن نه از ما این سوال + نقش چون کف کی بجنبد بے ز موج + خاک بے باد کجا آید باوج + چون غبار نقش دیدی باد بین + کف چو دیدی قلزم ایجاد بین + المعنی یعنے اُن پادشاہ نے جو جملہ بشر کے سپہدار ہین کیسا راست درست فرمایا ہو کہ جنسے دنیا سے گذر کیا اور عالم آخرت کو گیا جب اُن پہ خیالات لا جو زمان حیات مین تھے درمیان سے جاتے رہے تو جو امر نامعقول آمین یعنے خلاف عقل کے بھرے تھے سب اسپر ظاہر ہو جاتے ہین اب اُس مرنے والے کو نہ کوئی درد ہو نہ کسی بات کا خسارہ نہ کوئی افسوس مرنے کا بلکہ سیکڑون افسوس اُسکو فوت کے ہین کہ درحقیقت وہ تھے کچھ اور یہ اُنکو جانے ہوے تھا کچھ اور اور وہ فوت ہوگئے جنکا کچھ علاج نہین چنانچہ حدیث شریف ہو لیس للماضیین ہم الموت وانما لہم حسرۃ الفوت مین نے مرگ کو اپنا قبلہ کیون نہ بنایا اور پہلے سے اُسی کی طرف متوجہ کیون نہوا کہ یہ مرگ باب مخزن پر دولت و پر ساز و برگ ہو مین نے اپنی دو بینی سے تمام عمر اُن خیالون کو قبلہ بنایا جو اجل کے حالہ مین زہر قاتل تھے بس حسرت اُن مردون کی موت سے نہین ہو اُس بات سے ہو کہ ہمنے نقشون اور صورتون مین کیون وقوف کیا اور اُنمین کیون ٹھیرے رہے ہمنے اسبات کو نہین دیکھا کہ یہ نقش و کف ہو دراصل اسکی دریا جس سے اُسکو جنبش ہو اور علت جو مایۂ حیات ہو نہ از خود اور جب بحر اُسکو اپنے مین سے ساحل کے پھینک دے تو اسوقت گورستان مین جا کر اُسکی کیفیت دیکھ کہ پھر ان جھاگو نکا کیا حال ہو اور انسے پوچھ کہ وہ جنبش اور تیزی تمھاری کیا ہوئی اور کیسا بحر نے تمکو بحران مین ڈالا ہو تو لب سے تو نہین کہ لب ہلانیکی مجال ہی نہین ہو زبان حال سے کہینگے کہ ہمسے کیا پوچھتا ہو دریا سے یہ سوال کر کوئی نقش ہچو کف بے جنبش موج کے کب ہل سکتا ہو خاک بے ہوا کے بھلا اوپر کب چڑھ سکتی ہو بس لازم کہ جب تو غبار نقش کا دیکھے تو ہوا کو دیکھ کہ محرک اُسکی وہ ہو اور جب کف کو دیکھے تو اُسکو دیکھ جو قلزم ایجاد کا ہو یعنے پیدائش کا دریا قولہ ہین ببین کز تو نظر آید بکار + باقیت شحمی و لحمی پود و تار + شحم تو در شمعہا نفزود تاب + لحم تو مخمور را مد کباب + در گداز این جملہ تن را در بصر + در نظر رو در نظر رو در نظر + یک نظر دو گز ہمی بیند ز راہ + یک نظر دو کون دید و روے شاہ + درمیان این دو فرق بیشمار + سرمہ جو واللہ اعلم بالاسرار + چون شنیدی شرح بحر نیستی + کوشش تا دائم بدین بحر ایستی + چونکہ اصل کارگاہ این نیستست + کو خلا و بے نشانست نیست + جملہ استادان پے اظہار کار + نیستی جویند و جاے انکسار + لاجرم اُستاد اُستادان صمد + کارگاہش نیستی و لا بود + ہر کجا این نیستی افزون ترست + کار حق و کارگاہش آن سرست + نیستی چون ہست بالا ترین طبق + از ہمہ بردند درویشان سبق + خاصہ درویشی کہ شد بے جسم و مال + کار فقر جسم دارد بے سوال

سائل آن باشد کہ جسم او گداخت + قانع آن باشد کہ مال خویش باخت + پس ز درد اکنون شکایت بردار
کوست سوے نیست اسپے راہوار + این قدر گفتیم باقی فکر کن + فکر اگر جامد بود رو ذکر کن + ذکر آرد فکر را
در اہتزاز + ذکر را خورشید این افسردہ ساز + اصل خود جذبست لیک اے خواجہ تاش + کارکن موقوف
آن جذبہ مباش + زانکہ ترک کار چون نازی بود + ناز کے در خورد جانبازی بود + نے قبول اندیش نے رد
اے غلام + امر را و نہی را می بین مدام + مرغ جذبہ ناگہان پر ذرعش + چونکہ دیدی صبح شمع آندم بکش +
چشمہا چون شد گذارہ نور اوست + مغزہا مے بیند او در عین پوست + بیند اندر ذرہ خورشید لقا + بیند اندر
قطرہ کل بحر را + المعنی اوپر جو کہا ہی کہ غبار کو دیکھے تو ہوا کو دیکھ اور کف کو دیکھے تو قلزم ایجاد کو دیکھ اسکے
موافق فرمایا کہ خبردار تو اصل کو دیکھتا رہ کہ یہی نظر تیرے کام آئیگی اور باقی تو شحم و لحم اور پود و تار تیرے
جسم کا ہی سو بھی بیکار رہتا تو شحم تو شمع مین جلتی ہی تیری شحم نے بھی کسی شمع کی روشنی بڑھائی اور تیرا لحم
بھی کسی مخمور کے لیے کباب بنا پس تو اس جملہ شحم و لحم کو اسی بصر مین گلا دے اور نظر مین مٹ جا اور
بار بار کہتا ہون کہ اسی نظر مین گھل ملجا ایک نظر تو ایسی ہی کہ صرف دو تین ہی گز راہ دیکھتی ہی اور ایک
نظر ایسی ہی کہ دونون جہان اور خود دونون جہان کے پادشاہ کو دیکھتی ہی پھر اند دونون نظرون مین کیسا
فرق بیشمار ہی لاجرم اس فرق کے دیکھنے کو سرمہ تلاش کر اور اللہ بڑا بھیدون کا جاننے والا ہی آب
جو تونے شرح بحر نیستی کی سنی تو ہمیشہ کوشش اسبات کی کر کہ اسی دریا پر تیرا وقوف اور ٹھراؤ ہو جائے
جو کہ اصل اس کارگاہ کی نیستی ہی کہ وہ خودی سے خالی ہو جانا اور بے نام و نشان اور جملہ خیالات سے
جدا ہونا ہی چنانچہ جملہ استاد اگر کسی کام کا اظہار و اجرا کرنا چاہتے ہین تو وہ بھی وہ جگہ جہان کوئی نہ ہو اور
خراب خستہ ہو ڈھونڈھتے ہین سو وہ صمد پاک تو استاد استادون کا ہی اسکا کارگاہ بھی نیست و لا ہی
ہوگی کارگاہ وہ جگہ جہان ہر قسم کا کام جاری ہو اور ضرور ہی جہان نیستی بہت بڑھ کے ہی کار حق اور
اسکی کارگاہ بھی وہان اس سرگی جاری ہو اے حد پھر جب معلوم ہوا کہ نیستی سب سے بالا ہی تو اہل نیستی
جو بالا طبقہ اور بہتر ہو پس اسکو تکے رہ کہ اسکی بدولت درویش سب سے سبقت لے گئے ہین خاصۃ
وہ فقیر جو بے جسم و بے مال ہو گیا اور دونون کو فنا کر چکا گو سوال کرتا ہو لیکن وہ سوال نہین ہی وہ اپنا
جسم کے محتاج خوار کرنے کا کام کر رہا ہو سائل وہ ہو جسنے اپنا جسم مال کے واسطے گلایا اور محنت کی
اور قانع وہ ہی جسنے مال اپنا کھو دیا پس تجھکو چاہیے کہ اگر کسی درد مین مبتلا ہو اس سے شکایت مت
اٹھا کے کسواسطے کہ وہ درد تیرے لیے ایک گھوڑا تیز راہوار ہی جو نیست کیطرف لیجائے آپ فرماتے ہین
اتنا تو ہمنے تجھکو بتا دیا باقی اپنی فکر سے کام لے اور جو فکر تیری منجمد افسردہ ہو رہی ہو تو جا ذکر کر اسلیے کہ ذکر فکر

کو جنبش و اہتزاز مین رکھتا ہی جامد و بستہ نہین ہونے دیتا بس ذکر گو خورشید اس فکر افسردہ کا بنا آور اے خواجہ تاش اگرچہ اصل آمین جذب و کشش ہی لیکن تو اپنا کام کیے جا جذبہ کے بھروسے مت رہ بد تیو جہ کہ کام کا ترک کرنا چھوڑ دینا گو یا مطلوب کے ساتھ ناز کرنا ہی اور ناز عاشق جانباز کے لائق کب ہی سوا نیاز کے تجھکو چاہیے کہ نہ قبول کا خیال و سوچ کرے نہ رو کا تو اے لڑکے اُسکے امر و نہی کو ہمیشہ دیکھے رہ تجھکو قبول و رد سے کیا اُسکو اسی پر چھوڑ دے اُسی حال مین مرغ جذب کا بھی اپنے آشیانہ سے اڑیگا بس جب تو صبح کو دیکھ لے اُسیوقت شمع کو بجھا دے دن مین ضرورت کب ہوتی ہی یعنے پھر ذکر فکر کی حاجت نہین رہتی اب اُسکی آنکھین گذارہ ہو گئین اب نور ہی نور اسکا ہی وہ عین پوست مین مغزون کو دیکھتا ہی اب اُسکا یہ حال ہی کہ ذرہ مین خورشید دیدار کو دیکھ رہا ہی اور ایک قطرہ مین کل دریا کو

لوٹنا طرف حکایت صوفی لب جو کے

قولہ گفت صوفی در قصاص یک قفا + سر نشاید باد دادن بر عما + خرقۂ تسلیم اندر کردنم + بر من آسان کرد سیلی خوردنم + دید صوفی خصم خود را سخت زار + گفت اگر مشتش زنم من خصم دار + او بیک مشتم بریزد چون رصاص + شاہ فرماید مرا زجر و قصاص خیمہ ویرانست بشکستہ وتد + او بہانہ میکند تا در فتد + بر این مردہ دریغ آید دریغ + کہ قصاصم افتد اندر زیر تیغ + چون نمیتانست کف بر خصم زد + عزمش آمد کش بر قاضی برد + کہ ترازوے حق ست وکیل او + زان سو حق ست دائم میل او + مخلصست از مکر دیو و حیلہ اش + مانست از قید و بود قیلہ اش + ہست او مقراض احقاد و جدال + قاطع جنگ دو خصم قیل و قال + دیو در شیشہ کند افسون او + فتنہا ساکن کند قانون او + چون ترازو دید خصم پر طمع + سرکشی بگذارد و گردد تبع + در ترازو نیست گر افزون و بیش + از قسم راضی نگردد ابلہیش + کے شود راضی ز تو طبع تہیش + از پے بیدانشی و ابلہیش + ہست قاضی رحمت و دفع ستیز + قطرۂ از بحر عدل رستخیز + قطرہ گرچہ خرد و کوتہ پا بود + لطف آب بحر ازو پیدا بود + از غبار ار پاک داری کلہ را + تو ز یک قطرہ ببینی دجلہ را + جزو ہا بر حال کلہا شاہد ست + چون شفق غماز خورشید آمد ست + آن قسم بر جسم احمد راند حق + آنچہ فرمودہ است کلا و الشفق + مور بر دانہ چرا لرزان بدی + گر از ان یکدانہ خرمن دان بدی + بر سر حرف آ کہ صوفی بیدلست + در مکافات جزا مستعجلست + اے تو کردہ ظلمہا چون خوشدلے + از تقاضاے مکافی غافلے + یا فراموشت شدہ است آن کرہات + کہ فرد آویخت عقلت پردہات جرم گردون رشک بردی بر صفات + گر نہ خصمیہا ستی اندر قفات + لیک محبوسے براے آن حقوق + اندک اندک عذر میخواہ از عقوق + تا بیکبارت نگیرد محتسب + آب خود روشن کن اکنون یا محب + اللغات عمر بفتح گواہی و نابینائی رصاص بکسر ہندی رانگہ وتد بفتحتین میخ مخلص بالفتح جاے خلاص قیلہ قول احقاد جمع حقد بالکسر

بنہ وحسد عقوق بصحبت مین نافرمانی مادر و پدر المعنی صوفی نے دل مین کہا کہ اس ایک سیلی کے بدلہ مین اپنے گو
مے پن سے نہین کھونا چاہیے مین جو خرقہ تسلیم کا پہنے ہوے ہون اُسنے مجھپر سیلی کھانا آسان کردیا ہو تجھکو
ل بتسلیم ضرور چاہیے اور اپنے دشمن کی طرف جو دیکھا تو از بس لاغر کمزور پایا کہا اگر مین دشمن کی طرح
سکے ایک گھونسہ مارتا ہون تو یہ ایک ہی گھونسہ مین رانگہ سا بکھر جائیگا بس بادشاہ مجھپر غصہ ہو کر قصاص
حکم دیگا یہ تو ایک خیمہ ویران ہونیوالا میخین اکھڑا اکھڑا یا گر پڑنیکا بہانہ ہی ڈھونڈھ رہا ہو بس اس مردہ
ے سبب سے آپکو تلوار کے نیچے بدلہ مین ڈالنا افسوس ہی افسوس ہو اب معقولہ اُنکا ہو کہ جب یہ صوفی دھپ
سکے نہین مار سکتا تھا تو یہ ارادہ اسکا ہوا کہ اُسکو قاضی کے پاس لیجاؤن اسلیے کہ قاضی ترازو حق کی ہو
ور اسکا پیمانہ کہ تولا نپا کام کرتا ہو اور اسی سبب سے رغبت اُسکی حق کی طرف ہوتی ہو اور تیرے لیے
مخلص ہو اے جاے خلاص مکر و حیلہ شیطان سے اور جاے امن قید دیو اور اُسکی گفتگو سے اور قاضی
پک مقراض ہو جو کینہ اور عناد اور جنگ و جدال کو کتر دیتا ہو اور نیز قیل و قال دو خصم کو قطع کرتا ہو اُسکا
فسون دیو کو شیشہ مین اُتارتا اور مسخر کرتا ہو اور قانون اُسکا فتنون کو دباتا ہو دشمن پر طمع جو لالچ
ے مارے دشمن بن رہا ہو جہان اُس ترازو کو دیکھا بس سرکشی چھوڑ کے فوراً تابع ہوا اور اگر ترازو مین
ادر تو دشمن کو آپ سے زیادہ دے اور قسم کی رو سے تب بھی وہ اپنی الہی سے راضی نہین ہوگا
پھر فرماتے ہین کہ ہرگز طبیعت اُسکی بغیر خالی کچھ سے راضی نہوگی بسبب بد النفسی و الہی کے بس
اضی رحمت ہو اور دفع ستیز کا اور ایک قطرہ ہو اُس دریا عدل سے جو قیامت کو جاری ہوگا کما قال
ن اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ بیشک اللہ نہین ظلم کرتا ہو ذرہ بھر اور جو ہمنے قطرہ کہا ہو تو قطرہ کو حقیر
ست جانے ہرچند خرد اللہ کوتہ پانون بڑھا کے رکھنے والا نہین ہو لیکن لطف آب بحر کا تو اس سے
ظاہر ہو تونے اپنے گلہ یعنے خیمہ کو گرد و غبار سے اٹا رکھا ہو اگر اُسکو گرد سے پاک صاف کرلے تو ایک قطرہ
سے دجلہ کو دیکھے اس سبب سے کہ جزو کل کے حال کے گواہ ہوتے ہین جیسے شفق غماز خورشید کا ہو
دیکھ تو اسی شفق کی قسم اللہ تعالے نے جسم احمد پر جاری کی ہو جیسا کہ فرمایا لا اقسم بالشفق واللیل وما وسق
یعنے قسم کھاتا ہون مین شفق کی اور شب کی اور اُسکی جو جمع کرین مور جو ایک دانہ پالیتی ہو کیسی لرزان
ترسان ہوتی ہو کہ ایسا نہو جاتا رہے وجہ یہ ہو کہ ایک دانہ پر اکتفا کرلیا خرمن کو نہین جانا اگر خرمن کو جانتی
تو ایسی لرزان نہوتی اب کہتے ہین کہ تو اُس صوفی کا ذکر کر کہ وہ بیدل اور بدلہ جزا کا مستعجل ہو رہا ہو
اُسی پر فرمایا کہ اے فلان تم نے بھی بہت ظلم کیے ہین پھر خوشدل کیسا ہو اور وہ جو بدلہ لینے والا ہو اُسکی
خواہش و تقاضا سے کیون غافل ہو دیکھ صوفی کیسا مستعجل ہو رہا ہو یا وہ ظلم تجھکو بھول گئے جو جو تونے

کیے ہین اور عقل نے تیرے سامنے انپر پردے ڈالدیے ہین لیکن درحقیقت تو ایسا صاف وشفاف ہو کہ جرم آسمان کا تجھکو دیکھ کے رشک کرتا اور حسرت کھاتا اگر مخلوق کی خصومتین اور جھگڑے تیرے پیچھے نہ لگے ہوتے اب جو تو محبوس ہو انھین تعوق کے سبب سے ہو پس لازم ہو کہ تھوڑا تھوڑا عذر ان نافرمانیون کا کیے جاتا یکبارگی تجھکو محتسب نہ پکڑے اور ماخوذ کرے بس اے محب تو اپنے آپکو پہلے سے روشن اور صاف کرلے

جانا صوفی کا پاس سیلی زن کے اور قاضی کے پاس اسکو لیجانا

قولہ رفت صوفی سوے آن سیلی زنش + دست زد چون مدعی بر دامنش + اندر آوردش بر قاضی کشان + کین خرادبار را بر خر نشان + یا بزخم درہ دہ اورا جزا + آنچنانکہ راے تو بیند سزا + کانکہ از زخم تو میرد در دمار + بر تو تاوان نیست باشد آن جبار + وانکہ از زخم تو بیند مرگ خویش + فارغ از دوزخ رود تا خلد پیش + بر حد وتعزیر قاضی ہر کہ مرد + نیست بر قاضی ضمان کو نیست خرد + نائب حق ست وسایہ عدل حق + آئینہ حقست وباشد مستحق + کو ادب از بہر مظلومی کند + نہ براے عرض وخشم ودخل خود + چونکہ براے حق در روز اجلست + گر خطاے شد دیت بر عاقلست + عاقل او کیست دانی ہست حق + سوے بیت المال برگردان ورق + آنکہ بہر حق زند او آمنست + وانکہ بہر خود زند وضامنست + گر بزد والد پسر را او بمرد + آن پدر را خونبہا باید شمرد + اللغات درہ بکسر دال وتشدید را وہ دوال چرمی جس سے محتسب مارتا ہو جبار بکسر شکستہ را بستن ضمان ضامنی آجل جو مہلت ودیر سے ہو اور عالم آخرت المعنی فرماتے ہین صوفی وہ باتین جو ندکور ہوئین سوچ سمجھ کے اسکے پاس گیا جسنے اسکے سیلی ماری تھی اور مدعیون کی طرح دامن اسکا پکڑ لیا اور کھینچتا ہوا قاضی کے پاس لیگیا کہ اس گدھے بدبخت کو جسپر یہ بختی سوار ہو گدھے پر چڑھا یا درے مار کے اسکو بدلا دے جیسا تیری راے مین لائق وسزاوار ہو سو اسلیے کہ جو کوئی تیرے زخم سے مرے تو اسکی ہلاکت مین تجھپر کچھ ڈانڈ تاوان نہین ہو بلکہ وہ ٹوٹے کا جوڑنا ہو اور جو تیرے زخم سے اپنی موت دیکھے یعنے مرجاے تو دوزخ سے بچنت ہو کے خلد تک چلا جاے بلکہ خلد سے آگے ظاہر ہو قاضی کی حد وتعزیر سے جو کوئی مرا اسکا ذمہ وار قاضی نہین ہو نہ قاضی سے کچھ مواخذہ اسلیے کہ وہ خرد نہین ہو یعنے ایسا ویسا حقیر ناچیز وہ نائب حق کا ہو اور سایہ عدل حق کا اور آئینہ حق کا اور مستحق اسکا کہ وہ کسی مظلوم کے واسطے ظالم کو ادب وتنبیہ کرے نہ واسطے اپنے ناموس وغصہ وآمدنی کے ناموس سے یہ مطلب کہ کسی نے اسکی حیثیت کی اسکی خفت سے ادب کرے جو خاص واسطے حق اور روز آخرت کے ہو کوئی لوث وطمع وغیرہ نہین ہو اسوقت مین اگر خطا ہوئی تو اسکی دیت عاقل پر ہو اور عاقل اسکا کون ہو یہ بھی جانتا ہو حق ہو بس اب یہان سے بیت المال کی طرف ورق لوٹا دے یعنے وہ دیت جو قاضی کی خطا سے قاضی کے ذمہ ہوئی ہو اسکو بیت المال خزانہ خدا کا دیگا اسلیے کہ جو شخص

سیکو خود کیواسطے مارے وہ آمن امین یا بندہ ہی اور جو اپنے واسطے مار یگا اُسکا وہ ضامن و ذمہ دار ہی اگر باپ نے بیٹے کو مارا اور وہ مرگیا تو اُس باپ ہی کو خونبہا گننا چاہیے جو مراد دینے سے ہی قولہ زانکہ درا بہر کار خویش زد + خدمت او واجب آمد بر ولد + چون معلم زد صبی را شد تلف + بر معلم نیست چیزے لا تخف + کان معلم نائب افتاد و امین + ہر امینے ہست حکمش ہمچنین + نیست واجب خدمت استا بر د + پس بزجر استا نبود شش کار جو + ور پدر زد او براے خود زدہ است + لاجرم از خونبہا دادن بخست + پس خودی راسر ببر باذوالفقار + بے خودی شو فانی و درویش وار + چون شدی بیخود ہر انچہ تو کنی + ما رمیت اذ رمیت ایمنی + آن ضمان بر حق بود نے بر امین + ہست تفصیلش بفقہ اندر مبین + ہر دکانے راست بازار دگر + مثنوی دکان فقر ست اے پدر + در دکان کفشگر چرمیست خوب + قالب کفش ست اگر بینی تو چوب + پیش بزازان خز و کن بود + ہرگز باشد اگر آہن بود + مثنوی ما دکان وحدت ست + غیر واحد ہر چہ بینی آن بت ست + غیر واحد ہر چہ بینی اندرین + بیگمانی جملہ را بت دان یقین + بت ستودن بہر دام عامہ را + ہمچنان دان کالغرانیق العلی + خواندش اندر سورہ والنجم زود + لیک آن فتنہ بد از سورہ بنود + جملہ کفار آنزمان ساجد شدند + ہمسرے بود آنکہ سر بر در زوند + بعد ازین حرفیست پیچا پیچ و دور + با سلیمان باش دیو انرا عشور + ہین حدیث صوفی و قاضی بیار + وان ستمگار ضعیف زار زار + **اللغات** صبی بفتح کودک غرانیق جمع غرنوق جوان زیبا شکل و غرانیق العلی مراد بتو نسے **المعنی** اوپر جو لکھا ہو کہ اُس باپ کو خونبہا دینا چاہیے اُس سبب سے کہ اُسنے اپنے کام کے لیے مارا اور خدمت کے واسطے جو بیٹے پر واجب تھی نہ خدا کیواسطے جو آمن ہوتا البتہ معلم اگر اُسنے کسی لڑکے کو مارا اور وہ تلف ہوگیا تو معلم پر کچھ الزام نہین ہی ہرگز اُسکے تلف ہونے سے مت ڈرے اسواسطے کہ وہ معلم نائب حق ہی اور امین اور ہر امین کا ایسا ہی حکم ہی آمین امانت دار اُس لڑکے پر خدمت اُستاد کی واجب نہ تھی لہذا استاد زجر کے ساتھ بھی اُس سے کام نہین لے سکتا تھا اُسنے اگر مارا تو خدا کیواسطے مارا اور باپ نے جو مارا تو اپنے واسطے مارا لاجرم یہ خونبہا دینے سے نہ بچا حاصل یہ کہ تو اپنی خودی کا سر ذوالفقار سے کاٹ ڈال اور ایک بیخود اور فانی اور درویش صفت ہو جا اور جب تو بیخود ہوگیا تو کیسا بچنت ہی کہ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمے نہین پھینکا تونے جسوقت پھینکا لیکن اللہ نے پھینکا یہ بچنتی کیسی تجھکو حاصل ہوئی جملہ فعل تیرے خدا کے فعل ہو گئے پھر سوا خداہ محاسبہ کہان وہ ذمہ داری حق پر ہی نہ امین پر چنانچہ اُسکی تفصیل فقہ مبین مین سب لکھی ہی اسلیے کہ ہر ایک دکان کا ایک بازار ہی یعنے ہر فن کی جدی جدی کتاب اور اے پدر مثنوی میری دکان فقر کی ہی اسمین مسئلے کہان یہ تیسی ہی

..لا کفشگر کی دکان جسمین ہر قسم کے چرم عمدہ اور خوب بھرے ہوے ہین اور انھین مین دیکھو تو قالب چوبے
..س کا بھی موجود ہی جو ناچیز چیز ہی اور جیسے بزازون کی دکان جنکے سامنے خزا دکن پڑا ہوتا ہی وہان بھی ہین
..دتا ہی گز کے لیے خزادکن جامہ ریشمین خاکستر رنگ حاصل دونون شعر کا یہ کہ جہان دیکھو دوئی وخودی
..جود ہی مگر ہماری مثنوی دکان وحدت کی ہی اسمین سواے واحد کے اور جو کچھ نظر آئے وہی بت ہی اے
..خدا پھر کتنے ہین سوا احد کے تو اور جو کچھ اسمین دیکھے اس سب کو بالیقین بت جانے رہ اور جو اُس
..ت کی ستائش اسمین ہی وہ دام ہی عام کیواسطے ایسا جیسے غرانیق العلی کہا گیا مختصر کیفیت اسکی یہ ہی کہ آنحضرت
..نہ کعبہ مین سورہ والنجم پڑھتے تھے اور بدین نظر کہ مستمعین بخوبی سمجھ لین ہر آیت پر تامل فرماتے تھے
..ب اس مقام پر پہونچے افرایتم اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخرے آیا دیکھا تمنے لات و عزی اور تیسرے
..اۃ کو جو اور ہی تو حسب عادت تامل کیا اُسوقت شیطان نے لوگون کے کان مین ڈالدیا تلک الغرانیق العلی
..ن شفاعتھن لترتجے یعنے یہ بڑے بڑے بت ہین بیشک شفاعت کی اُنسے امید کی گئی ہی یہ سنکر
..رکین خوش ہوے کہ ہمارے بتون کی محمدؐ نے تعریف کی اور سجدہ کے وقت مسلمانون کی موافقت کرکے
..دہ کیا جو ختم سورہ پر ہی جبرئیل نے آنحضرت کو خبردار کیا آپ غمگین ہوے اور یہ آیت نازل ہوئی
..ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ یعنے نہین بھیجا ہمنے کسی رسول
..نہ کسی نبی کو تجھسے پہلے مگر جسوقت کہ آرزو کی اُسنے ڈالا شیطان نے اُسکی آرزو مین کچھ اپنی طرف سے
..نحضرت کو تسکین ہوئے اور دام عام یہی کہ شیطان نے جھٹ پٹ سورۂ نجم سے پڑھ دیا لیکن وہ
..ن الغرانیق الخ سورۃ نتھے وہ فتنہ تھا شیطان کا کہا ہوا اسی سبب سے سب کفار اسوقت ساجد
..ے کہ ہمارے بتون کی تعریف کی ہی لیکن یہ سر دروازہ پر رکھنا اُٹھا یعنے سجدہ کرنا ہمسری سے تھا کہ ہم لوگ
..سان اور ہمسر ہوگئے یہ بھی بتون کو ماننے لگے نہ عجز و خلوص سے آپ فرماتے ہین اُسکے بعد ایک بات ہیچ
..یچ بہت دور کی ہی جس سے شیطان شورش مین پڑجاینگے لیکن تجھکو شورش مین ڈالنے سے کیا فائدہ تو سلیمان
..ا تھ اختیار کر شیطانون کو جانے دے اور صوفی و قاضی کا ذکر کر اور اُس ظالم ضعیف زار زار کا

قصہ صوفی و قاضی کا

..م گفت قاضی ثبت العرش اے پدر + تا بروشنے کنیم از خیر و شر + کو زننده کو محل انتقام + کاین خیالے
..است اندر مقام + شرع بہر زندگان و اغنیاست + شرع بر اصحاب گورستان کجاست + آن گروہے
..یرے بے پرند + صد جہت زان مردگان فانی ترند + مرده از یکرو ست فانی در گزند + صوفیان
..شش جہت فانی شدند + مرگ یک قتلست واین سیصد ہزار + ہر یکے را خونبہاے بیشمار + گرچہ کشت

این قوم را حق بارہا + ریخت بہر خونہا انبارہا + ہمچو جرجیس اند ہریک در سرار + کشتہ گشتہ زندہ گشتہ چندبار + گشتہ از ذوق سنان دادگر + می بزارد کہ بزن زخم دگر + واللہ از عشق وجود جان پرست + کشتہ بر قتل دوم عاشق ترست + گفت قاضی من قضا دار حیم + حاکم اصحاب گورستان کیم + این بصورت گرنہ در گورست پست + گورہا در دودمانش آمدہ است + پس بدیدی مردہ اندر گور تو + گور را در مردہ بین اے کور تو + گر ز گورے بر تو خشتے او فتاد + عاقلان از گور کے خواہند داد + گرد خشم و کینۂ مردہ مگرد + ہین مکن بانقش گرما بہ نبرد + شکر کن کہ زندہ بر تو نزد + کانکہ زندہ زد کند حق کرد زد + خشم احیا خشم حق وزخم اوست + کہ بحق زندہ است آن پاکیزہ پوست + المعنی قاضی نے صوفی سے بنفرین کہا کہ اے پدر کوئی سقف ثابت ہوئی ہو کہ جسپر مین اچھے بُرے کچھ نقش بناؤن کون مارنیوالا ہو اور موقع انتقام کا کہان ہو کہ یہ تو بیماری سے ایک خیال سا رہگیا ہو شرع تو زندہ لوگون اور اغنیاکے واسطے ہی مردون کے واسطے شرع کہان ہو اور وہ گروہ جو محتاجی سے بے پرہو رہے ہین سیکڑون درجہ اُن مردون گورسے فانی و نیست تر ہین مردہ تو ایک ہی طرف سے فانی درگزندہ ہو اور یہ صوفی تو شش جہت سے فانی ہوے ہین مرگ تو بس ایک قتل ہی ہو گیا سو ہو گیا اور یہ تو کمال کثرت کہ ہرایک قتل کے خونہا بیشمار اگرچہ اس قوم کو حق تعالے نے بارہا کشتہ کیا مگر خونہا مین بھی ڈھیر کے ڈھیر ڈالدیے جیسے جرجیس پیغمبر کہ آپکو بارہا اُنکی قوم نے ایذا دیدے کے مار ڈالا اور پھر زندہ ہوے اور دعوت کی مُفسِدین کے مثل ہرایک ان بھیدون مین ہین کہ چندبار کشتہ ہوکے چند بار زندہ ہوے آیکبار جو سنان دادگر کی کھائی اور اُس سے لطف ومزہ پایا تو زاری کرکے کہتے ہین کہ ایک زخم اور بھی لگا موافق اُسکے حضرت مولانا تاکید القسم فرماتے ہین کہ جو کوئی اُنکی محبت مین ایک دفعہ کشتہ ہوا اُسنے اس قتل مین ایسی لذت پائی کہ دوبارہ پھر قتل ہونے مین اُس سے عاشق تر ہو جو کوئی جان پرست اپنی جان کی وجود کا عاشق ہو اور وجود جان پر جیسے اہل دنیا عاشق ہین سکو معلوم کچھ پوشیدہ نہین پھر قاضی نے کہا کہ مین حاکم اور حکم والا زندون کا ہون نہ حاکم گورستان کے لوگون کا یعنے مردون اور مرتاؤ لوگون کا یہ اگرچہ لنظا ہراابھی پستی گور مین نہین گیا ہو لیکن بہت سی گورین خود اُسکے دودمان مین آگئی ہین دودمان سے مراد وجود اور گورون کا آنا فوت ہوجانا قوی وحواس کا بسبب بیماری کے کہ مر مرکے اُسکے وجود مین رہگئے ہین وہی موضع اُنکی گورین ہین بس تونے مردے درگور تو دیکھے ہین لے اے اندھے اب گور کو مردہ مین دیکھ لا جرم یہ شخص ایک گور ہو پھر اگر گورسے ایک خشت تیرے اوپر گر پڑے تو عاقل گور سے فریادی کب ہوتے ہین یہ مردہ ہو مردہ سے خشم وکینہ کا درپے مت ہو بلکہ ایسے خشم وکینہ کے پاس مت جا بھلا نقش حمام سے

ی کوئی لڑتا ہی تو شکر کر کہ کسی زندہ نے تجھپر حلہ نہ کیا کسواسطے کہ وہ تیرے ہی کسی فعل کا بدلا ہی جسکو حق نے اس
ندہ کے ہاتھ سے تیری طرف رد کیا ہی نہ زندہ کا رد کیا ہوا خوب جاننے کہ زندون کا غصہ خدا تعالی کا غصہ
ر اور اُنکا زخم اُسیکا زخم ہی کسواسطے کہ وہ پوست پاکیزہ حق کے ساتھ ہی زندہ ہی قولہ حق بکشت اورا دور پا
اش دمید + زود قصابانہ جلد از وے کشید + نفخ در وے باقی آمد تا مآب + نفخ حق نبود چو نفخہ آن قصاب +
ق بسیارست بین النفخین + این ہمہ زین ست باقی جلہ شین + این حیات از وے برید و شد مضر + وآن
یات از نفخ حق شد مستمر + اینہم آن دم نیست کاید آن بشرح + ہین برآ از قعر چہ بالاے صرح + نیستش برخر نشاندن
ند + نقش ہیزم راکسے برخر نہند + برنشست او نہ پشت خر سزد + پشت تابوتیش اولتر سزد + ظلم چہ بود وضع
ر موضعش + ہین مکن در غیر موضع ضائعش + گفت صوفی پس روا داری کہ او + سیلیم زد بے قصاص و بیسو
ے روا باشد کہ ہر خرسی قلاش + صوفیانرا صفع اندازد بلاش + گفت صوفی را چہ باک از صفع خیز + باہین
ار کمتر کن ستیز + ہین چہ داری صوفیا از بیش و کم + گفت دارم زیجہان من شش درم + گفت قاضی
درم تو خرچ کن + وان سہ دیگر رابدو دہ بے سخن + زار و رنجورست و درویش ضعیف + سہ درم ببایدش
رہ در غیف + قاضی و صوفی بہم در قیل وقال + لیک آن رنجور زار و سخت حال + بر قفاے قاضی اختادش
لر + از قفاے صوفی آمد خوبتر + راست سیکرد از پے سیلیس دست + کہ قصاص سیلیم ارزان شدہ است +
ے گوش قاضی آمد بہر راز + سیلیے آورد قاضی را فراز + اللغات صرح بالفتح قصر شین بالفتح عیب
ر لسوزن چار جو قلاش بفتح مرد بے نام و ننگ و مفلس ولوند رغیف گردہ نان المعنی یہ تو کشتہ بہم
ی تعالے نے اُسکو مار کے اسکے پاؤن مین دم پھونک کے ظاہر کردیا ہی جیسے قصاب جلدی سے جلد بچہ
ل اُتار کے اور تختہ چھید کے اُسمین دم پھونکدیتے ہین جس سے وہ فربہ وطیار معلوم ہوتا ہی کہ اُسمین وہ نفخ
ت لوٹ کے جانے یعنے مرنے کے وقت تک باقی ہو اسلیے کہ نفخ حق کا مثل نفخ قصاب کے نہین ہی
، دونون نفخون مین بڑے فرق ہین نفخ حق بالکل زیب و زین ہی اور نفخ قصاب انکی عیب و شین
یات اے نفخ قصاب اُس سے قطع اور مضر ہوئی اور وہ حیات جو نفخ حق سے ہوئی ہمیشہ ہمیشہ
یہ دم اے نفخ حق وہ دم نہین ہی جو دم قصاب کا ہی نفخ حق شرح و بیان سے باہر ہی خبردار قعر چاہ مین
ن پڑا ہی قصر عالی پر چڑھ قعر چاہ سے نکل سکا تو اے مجتہد یعنے کوشندہ گدہے پر سوار کرنا بھی بہتر نہین
بلا نقش ہیزم کو گدہے پر کون لادتا ہی اُسکی سواری پشت خر پر زیبا نہین ہی بلکہ کسی تابوت کی
ت اُسکی سواری کو واسطے تر ہی تو جانتا ہی ظلم کی صفت یہی تو ہی کسی چیز کو غیر مناسب جگہ رکھنا پس
دار ہو غیر محل مین رکھکر ضائع مت کر مطلب یہ کہ یہ مردہ شخص کسی سزا کے لائق نہین اُسکی نسبت

بہمہ اغیر محل ہو اور ظلم صوفی نے قاضی سے کہا کہ تو روا رکھتا ہی اس بات کو کہ اُسنے جو سیلی میرے ماری اُسکا ذرا بھی قصاص و بدلا نہو بھلا یہ کب روا ہو کہ ایک خرس بے نام و ننگ صوفیون پر سیلی مارے اور بلاش لینے بلا شے اے بلا وجہ کہا صوفی کو کسکی سیلی سے کیا غم ہے اُٹھ ایسے مردہ بیمار سے بہت جھگڑا مت کر پھر کہا خبردار ہو تیرے پاس تھوڑا یا بہت کچھ نقد سے ہو کہا ہاں دنیا سے چھ درم میرے پاس ہین قاضی نے کہا اُن چھ درم سے تین درم تو خرچ کرا اور تین درم اس رنجور محتاج ضعیف کو دیدے یہ رنجور و لاغر اور درویش و ضعیف ہو اُسکو بھی کوئی ٹکیا ساگ کے ساتھ ضرور ملنا چاہیے بس قاضی و صوفی تو باہم یہ قیل و قال کر رہے تھے لیکن وہ رنجور ضعیف و سخت حال اسی اثنا مین اُسکی نظر قاضی کی قفا پر پڑی تو اُسکو صوفی کی قفا سے بھی خوب تر معلوم ہوئی لاجرم قاضی کی سیلی کے واسطے ہاتھ سنبھال رہا تھا کہ میری سیلی کا قصاص آخر تو سستا ہو ہی گیا ہو یہ خیال کر کے قاضی کے کان کی طرف آیا کہ کان مین کوئی چھپی بات کہیگا اور ایک سیلی قاضی کے نظر کی

سیلی مارنا قاضی کو رنجور کا اور ملامت کرنا صوفی کا قاضی کو

قولہ گفت ہر شش را بیار اے دو خصم + تا روم آزاد بے خرخاش و وصم + گشت قاضی طیرہ صوفی گفت ہی + حکم تو عدلست لاشک نیست غی + آنچہ نپسندی بخود اے شیخ دین + چون پسندی بر برادر اے امین + این ندانی گر پے من چہ کنی + ہدران چہ عاقبت خویش افگنی + من حفر بیراً نخواندی از خبر + آنچہ خواندی کن عمل جان پدر + آن یکے حکمت چنین بد در قضا + کان ترا آورد سیلی در قفا + وائے بر احکام دیگر ہائے تو + تا چہ آرد بر سر و بر پائے تو + ظالمے را رحم آری از کرم + کز برائے نفقہ بدہش سہ درم + دست ظالم را ببر چہ جائے آن + کہ بدست او دہی حکم و عنان + آن بزی ماانی اے مجہول داد + کہ نژاد گرگ را او شیر داد +
اللغات خرخشہ بفتح ہر دو خا بمعنی جھگڑا کرنا وصم بالفتح عیب غی گمراہی المعنی تعد سیلی مارنے کے کہا لاؤ چھ درم تجھکو دو اب تم دو خصم میرے ہوئے ہر ایک کے ذمہ تین تین درم ہوئے تا مین آزاد بے جھگڑہ اور بُرائی کے یہان سے چلا جاؤن قاضی غصہ ہوا صوفی نے کہا ہین خبردار غصہ مت ہو تیرا حکم عدل ہو تونے میرے سیلی کا قصاص نہ کیا عدل خدا نے تجھکو سیلی پہونچائی بیشک یہ اُسکی گمراہی نہین ہو اے شیخ دین اور اے امین حکم خدا کے یہ ہی یا نہین کہ جو بات اپنے لیے نہ پسند کرے اپنے بھائی مومن کے لیے بھی نہ پسند کرے تو یہ نہین جانتا کہ اگر میرے واسطے کنوان کھودیگا تو آخر اُس کنوین مین آپہی گریگا تونے حدیث مین من حفر بیراً لاخیہ فقد وقع فیہ نہین پڑھا یعنے جسنے کنوان کھودا اپنے بھائی کے واسطے وہ خود ہی اُسمین گرا اسکے سوا اور جو کچھ تونے پڑھا ہو اُسپر عمل کر حضرت کا قول تو یون ہی ہو خیال کر یہ بھی ایک حکمت حکم الٰہی مین

تھی کہ یہ صورت پیدا کرکے سیلی تیری قفا پر وارد کی بس ہاے اور احکام تیرے نہ معلوم کیسا سر پاؤن سے
تو اُنکے بدلہ مین پڑیگا ماخوذ ہوگا تونے مارے کرم کے ظالم پر رحم کرکے کہا کہ تین درم اُسکے خرچ کو دیدے
یہ نہین چاہیے بلکہ ظالم کے ہاتھ کاٹ اُسکا کیا موقع کہ اُسکو خرچ سے مدد پہونچا اور حکم اور عنان تیکی ہاتھ
مین دیدے ایسی کہ جو چاہے سو کرے تو مثل اُس بز کے ہے جسنے گرگ کی نسل کو دودھ پلاکے پالا تھا

جواب باصواب قاضی کا صوفی کو اسی ماجرا مین

قولہ گفت قاضی واجب آمد با قضا + بر جفا و بر قفا کار و رضا + خوشدلم در باطن از حکم زبر + گرچہ رویم شد ترش
کہ الحق مر + این دلم باغست چشم ابروش + ابر گرید باغ خندد شاد و خوش + سال قحط از آفتاب خیرہ خند +
باغہا در مرگ و جانکندن رسند + زامر حق واگو کثیرا خوندہ + چون سر بریان چہ خندان ماندہ + روشنی خانہ
باشی ہمچو شمع + کز فرد باری تو ہمچون شمع دمع + ذوق خندہ دیدۂ اے خیرہ خند + ذوق گریہ بین کہ ہست آن
کان قند + آن ترش روئی مادر یا پدر + حافظ فرزند شد از ہر ضرر + چون جہنم گریہ آرد یاد آن + پس جہنم خوشتر آمد
از جنان + خندہا در گریہا پنہان کنیم + گنج در ویرانہا جوائے کلیم + ذوق در غمہاست پے گم کردہ اند + آب
حیوان را بظلمت بردہ اند + بازگونہ نعل از دہ تا رباط + چشمہا را چار کن در احتیاط + چشم خود را چار کن در اعتبار +
یار کن با چشم خود دو چشم یار + امرہم شورے بخوان اندر صحف + یار را باش و مکن از ناز اف + یار باشد راہ را
پشت و پناہ + چونکہ نیکو بنگری یار ست راہ + چونکہ در یاران رسی خامش نشین + اندران حلقہ مکن خود را نگین + در
نماز جمعہ بنگر خوش بہوش + جملہ جمعند و یک اندیش و خموش + رختہا را سوے خاموشی کشان + چون نشان جوئی مکن
خود را نشان + گفت پیغمبر کہ در بحر ہموم + در دلالت دان تو یاران را نجوم + چشم بر استادگان نہ رہ بجوے + نطق تشویش
نظر باشد مگوے + گر دو حرف صدق گوئی اے فلان + گفت تیرہ در عقب گردد روان + این نخواندی کہ الکلام اے
ستہام + فی شجون جرہ جر الکلام + ہین مشو شارع دران حرف رشد + چون سخن بشنیک سخن را میکشد + نیست در ضبطت
چو بکشادی دہان + از پے صافی شود تیرہ روان + آنکہ معصوم رہ وحی خداست + چون ہمہ صافست بکشاید
رواست + زانکہ ما ینطق رسول بالہوے + کے ہوا زاید ز معصوم خدا + خویشتن را ساز منطیق رجال + تا نگردے
ہمچو من سخرہ مقال + اللغات زبر بضمتین کتابہا و آیت پارہا و لوح محفوظ خیرہ سرگشتہ و بیہودہ دمع بالفتح
اشک کنیم نہان و پوشیدہ رباط بالفتح مسافر خانہ آف افسوس و زجر منطیق بالکسر و یاے معروف فصیح الکلام
نیک سخنگو المعنی قاضی نے کہا کہ رضا بقضا واجب ہے چاہے جیسی وہ جفا و قفا نازل کرے مین باطن مین
حکم زبر یعنے قرآن و لوح محفوظ سے خوشدل ہون اگرچہ بظاہر اُسکی سیلی سے مین نے ترشروئی کی آخر الحق مر یعنی تو
ہاہے یعنے حق کڑوی چیز ہے میرا دل ایک باغ ہے اور آنکھین میری مثل ابر کے تاہر ہین جب ابر گریان ہوتا ہے

تب ہی تو باغ شاد و خوش ہو کے خندان ہوتا ہو سال قحط مین دیکھو آفتاب کیسا بیہودہ ہنستا رہتا ہو سوقت
ہین کیسے باغ مرگ وجانکندن کو پہونچتے ہین امر حق کا تو بیان کر کیسا فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا فرمایا ہو یعنے
ہاے کہ ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت پھر تو کیسا بھونے ہوئے سر کی طرح دانت نکالے ہوئے ہو چنانچہ ظاہر
ہو کہ بھونے سے چہرا اسکا کے بالکل دانت نکل آتے ہین تو اپنے گھر کی روشنی بننا چاہے تو شمع کے مانند
ہنس یعنے جسقدر روتی ہو ویسے ہی گھر روشن ہوتا ہو تو نے اے خیرہ خند بیہودہ خندہ کا تو خوب مزہ چکھا
ہو ذرا مزہ گریہ کا تو چکھ یہ کیسا شیرین قند کی کان ہو مان باپ کی ترشروئی اولاد کے حق مین کیسی مفید ہوتی
ہو کہ ہر قسم کے ضرر سے بچاتی ہو اور چونکہ جہنم یاد ہونے سے آدمی روتا ہو لہذا جہنم سے بہشت زیادہ خوشتر ہو
جتنے گریے ہین سب مین خندے پوشیدہ ہین بس اے کلیم اگر گنج کا طالب ہو تو ویرانون کو ڈھونڈھ سارے
ذوق ودرے غمون مین ہین اور جو غم کو چھوڑکے شادی کی طرف دوڑتے ہین وہ بے گم کردہ ہین یعنے راہ
بھولے ہوئے خیال نہین کرتا آب حیات کو کیسا ظلمات مین لیگئے ہین اور سخت جگہ مین رکھا ہو وہ یعنے اصل
مطلب سے اس مسافرخانہ نے بالکل الٹا نعل باندھا ہو یعنے وہ صورت کی ہو کہ لوگون کو اپنی جستجو مین شک
ڈال کے سرگردان کرتا بس تجھکو لازم ہو کہ خوب احتیاط کر اور دو آنکھون کی چار کرلے اور ہر شے سے عبرت گزین
ہو چار چشم ہوجا اسطرح کہ کوئی یار تلاش کر کہ دو آنکھین تیری اور دو اسکی ملکے چار آنکھین ہوجائین تا غلطی
مین نہ پڑے تو قرآن شریف سے اس آیت کو بھی پڑھ الذین استجابوا لربہم واقاموا الصلوٰۃ وامرہم شوریٰ
بنیہم یعنے وہ لوگ جو حکم خدا کو مانتے ہین اور قائم کرتے ہین نماز کو اور کام اپنے مشورہ باہمدگر سے کرتے ہین
کیسی صفت اور کیسا امر مشورہ کا فرمایا ہو بس ضرور ہو کہ کسی یار کا ہو رہ مگر اسکے ناز بھی اٹھا ناز سے بیزار
مت ہو اسواسطے کہ یار راہ کا پشت وپناہ ہوتا ہو پھر کہتے ہین نہین اگر خوب غور کرے تو وہ یار ہی راہ ہو
اور جب تو اپنی خوش نصیبی سے یارون مین پہونچ جائے اور یار تجھکو ملجائین تو ادب سے خاموش ہوکے
بیٹھ اور اس حلقہ کا نگین انگوٹھی مت بنا ہے یعنے بالانشین مت بنے جیسے نگینہ بالانشین ہوتا ہو ایسا ہو جیسے
نماز جمعہ مین سب جمع ہوتے ہین اور ایک اندیش وخاموش چنانچہ خطبہ کے وقت سبکی ایک کیفیت ہوتی ہو
اور مراقب ہوتے ہین اسباب کو اچھے ہوش سے غور کر اور سمجھ اپنے جملہ اسباب یعنے حواس کو کھینچکر
خاموشی کی طرف لیجا اسلیے کہ اگر تو اسکا نشان ڈھونڈھتا ہو تو آپکو نشان مت بنا بے نشان ہوجا چنانچہ
پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ غمون کے دریا مین یارون کو دلیل ورہنما بنا انکی دلالت ایسی ہو
جیسے نجوم کی چنکہ اعتبار پر تری پڑتی ہو تجھکو تو یہ چاہیے کہ ستارہ پر آنکھ لگائے رہے اور راہ کو ڈھونڈھے
منھ سے کچھ نہ کہے اسواسطے کہ گویائی نظر کو پریشان منقسم کردیتی ہو دھیان جما ہوا ہٹ جاتا ہو ظاہر کہ اگر

دوہی باتین سچی کہیگا تو ضرور ہی اُسکے پیچھے گفتگو تیرہ بیشک جاری ہوگی تو نے اے سرگشتہ حیران کیا نہین
رھا ہی الکلام فی شجون جرۂ جرالکلام کلام ہیچ شاخون کشندہ وسے ہی کہ کھینچتا ہی کلام کو یعنے کلام کرنے سے
لام شاخ در شاخ پیدا ہوتا ہی اور جبکہ کلام کلام کو کھینچتا ہی تو خبردار تو شارع مت بن جو باتین رشد و ہدایت
ہین اُنمین دخل مت دے حرف رشد کے تیرے ضبط مین نہین ہین اگر تو نے اُسکے ساتھ اپنا منھ
ولا اسواسطے کہ یہ امر صاف ہو جائے تو تو ہی تیرہ روان ہو جائیگا یہ دہن کشائی اُسکو روا ہی جو معصوم
ن راہ کا ہو اور جی خدا کا ہی اسلیے کہ وہ بالکل صاف ہی اُنکی دہن کشائی بجا ہی اُس سبب سے کہ خدا تعالے
اپنے رسول مقبول کی نسبت ماینطق عن الہوی فرمایا ہی یعنے وہ بات نہین کرتا اپنے دل کی چاؤ سے بلکہ
رے حکم سے پھر ہو امعصوم خدا سے کب پیدا ہوگی تو آپکو بڑے فصیح گو مردون سے بنا اور ہرگز میری طرح
سخرہ مقال مت بن دوسرا مصرعہ مشعر بکبر نفسی ہی

سوال کرنا صوفی کا قاضی سے اور جواب قاضی کا

گفت صوفی چون زیک کانست زر + این چرا نقصت واندیگر قمر + چون وجودت از یکے دست آمدہ
ت + این چرا ہشیار وآن مست آمدہ است + چون زیک دریاست این جوہا روان + این چرا
ست وآن نوش روان + چون ہمہ انوار از شمس بقاست + صبح کاذب صبح صادق از کجاست +
ن زیک سرمہ است ناظر راکحل + از چہ آمد راست بینی وحول + چون ز دار الضرب سلطانست راست +
ا چون ضرب خوب ونا رواست + چون خدا فرمود رہ را راہ من + آن خفیر از چیست وآن یک راہزن +
ن زیک لطن اند این جر و سفیہ + چون یقین شد کہ الولد سر ابیہ + وحدتے کہ دید با چندین ہزار + صد ہزاران
ن از عین قرار + اللغات خفیر شرمناک ونگہبان جبر و انشمند حول کفتحتین کج بین المعنی صوفی نے
سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہی کہ زر ہوتا تو ایک ہی کان سے ہی اور پھر اُسمین ایک کیون ایسا ہی کہ اُسمین
ہی یعنے کھرا اور ایک ایسا کیون ہی کہ اُسمین ضرر ہی یعنے کھوٹا اور جب وجود تیرا ایک ہی ہاتھ کی
سے ہی تو پھر یہ مست کیون ہوا اور وہ ہوشیار کیون ہوا اور جب ایک ہی دریا سے یہ نہرین
ہین تو یہ زہر کیون ہی اور وہ نوش کیون جیسا کہ کہا ہی ہذا ملح اجاج وہذا عذب فرات یہ پانی
کھاری ہی اور یہ آب شیرین اور ہرگاہ کہ جملہ نور ایک ہی آفتاب بقا سے ہین تو پھر صبح کاذب
سے ہی اور صبح صادق کہان سے اور جب ایک ہی سرمہ سے ہر بیندہ کے سرمہ لگایا ہی
ہین کیسے ہوئے اور نقد خوب ونا روا غیر مروج ہین تو ایک ہی بادشاہ کے دار الضرب سے
چھے بُرے کیون ٹھہرے اور جب خدا نے ایک راہ کو فرمایا کہ یہ میری راہ ہی تو پھر یہ ایک نگہبان

کیون ہو اور ایک راہزن کیون ہو اور جب دانا و نادان دونون ایک ہی پیٹ سے ہین تو یہ کیسے یقین ہوا
کہ بیٹا بھید باپ کا ہو چنانچہ حدیث شریف ہو الولد سر لابیہ اب کہتا ہو بتاؤ یہ دنیا کہ جسمین اٹھارہ ہزار مخلوق
معین و مشہور ہو اس کثرت کے ساتھ اسمین وحدت کسنے دیکھی ہو اور اس اٹھارہ ہزار مین جو ذات قرار کی
ہو مثلا انسان یا فرس غنم بقر ان ہر ایک مین لاکھون جنبشین پھر ضد در ضد کے سوا وحدت کہان ہو اسکا کیا
سبب ہو قولہ گفت قاضی صوفیا خیرہ مشو + یک مثالے در بیان این شنو + این ببین وحال این رانیک دان
در نہفتہ حال را انکو بجوان + ہمچنانکہ بیقراری عاشقان + حاصل آمد از قرار دلستان + آن چو کہ بر ناز ثابت
آمدہ + عاشقان چون برگہا لرزان شدہ + خندہ او گریہا انگیختہ + آب رویش آبرو ہا ریختہ + این ہمہ چون و
چگونہ چون زبد + بر سر دریاے بیچون میطپد + ضد و ندش نیست در ذات و عمل + زان بپوشیدند ہستیہا خلل
ضد ضد را بود و ہستی کے دہد + بلکہ زو بگریزد و بیرون جہد + ند چہ بود و مثل مثل نیک و بد + مثل مثل خویشتن را کے کند
چونکہ دو مثل آمدند اے متقی + این چہ اولے تر از آن در خالقی + بر شمار برگ بستان ضد و ند + چون کف
در بحر بے ند ست و ضد + بیچگونہ بین تو بر دو مات بحر + چون چگونہ گنجد اندر ذات بحر + کمترین لعبت او جان
تست + این چگون و چون ز جان کے شد درست + پس در آن بحر یکہ در ہر قطرہ زان + از بدن ناشی تر آ
عقل و جان + کے گنجد در مضیق چند و چون + عقل کل انجاست از لا یعلمون + عقل گوید مرجسد را کاے جما
بوے بردے ہیچ از ان بحر سعاد + جسم گوید من یقین سایہ توام + بوے از سایہ کہ جوید جان عم + عقل گو
کین نہ آن حیرت سراست + کہ سزا گستاخ تر از نا سزاست + شیر این سو پیش آہو سر نہند + باز انجا نزد
سر نہند + اللغات زبد اے جوش زند ضد خلاف ند ہمتا و نظیر عمل جمع حلہ ناشی پیدا شوندہ المعنی قاضی
نے بجواب صوفی کے کہا اے صوفی حیران و سرگشتہ مت ہو ایک مثال اُسکے بیان مین سن یہ جو کچھ
تونے بیان کیا اُسکو دیکھ اور غور کر اور اُسکے حال کو اچھی طرح جان اور اگر حال نہ دیکھے تو اُسکو اچھی طرح
پڑھ دیکھے سمجھ یہ ایسا حال ہو جیسے بیقراری عاشقون کی قرار معشوقون سے حاصل ہوتی ہو اب دونون
ایک ہی جگہ سے ہین وہ تو مثل کوہ کے اپنے ناز مین ثابت و قائم ہو اور عاشق پتون کی طرح لرزتے
اُسکے خندہ نے اُنسے گریے اُٹھائے اور اُسکی آبرو نے اُنکی آبرو بہائی بس اب بتا یہ چون و چگونہ
کیسے اُسمین جوش مار رہے ہین اور کنارہ دریاے بیچون کے تڑپتے رہے ہین اُسکی ذات مین ا
اُسکے عمل مین نہ ضد ہو نہ ند ہو جس سے ساری ہستیون اور موجودات نے لباس پہنے ہین اور ہست
موجود ہوے ہین اور یہ کہ ذات اُسکی اور عمل اُسکا ضد سے خالی ہو اس ضد سے خالی ہونیکی یہ دلیل
ہو کہ ضد ضد کو بود و ہستی کب دیتی ہو بلکہ اُس سے بھاگتی ہو اور الگ کو دجاتی ہو اور ند کے یہی معنی تو ہین

ر مثل کا مثل خواہ نیک ہو خواہ بد پھر مثل اپنے مثل کو کب پیدا کریگا خیال تو کر اے عشق کہ جب دونون شخص
یک دوسرے کے ہین اور خالق کو اولے ہونا چاہیے اور یہ دونون ایک سے ہین تو کون خالق ٹھہرے
بسقدر کہ ظاہر باغون کے پتون کا ہی اُسکے موافق ضد و ند جہان مین ہی کہ مطلب نہایت ہی نہایت کثرت سے ہی
درجو کف کے مثل تو بحر مین ہی تو تو بھی بے ند ہوا اور بے ضد اسلیے کہ بحر کی بر دو دات مین چگونگی نہین ہی چگونگی
سمائی ذات بحر مین اور ایک کمترین لعبت اسکی تیری جان ہی کہ جسمین چون و چگون درست نہین پھر اُس دریا
ین کہ جسکا جو قطرہ ہی اُس سے عقل و جان بدن سے زیادہ پیدا ہوے بس وہ دریا ایسے چند و چون کے
ضیق مین کب سمائیگا یہ وہ مقام ہی جو عقل سے باہر ہی بلکہ عقل کل خود لا یعلمون اور لا یعلمون سے ہی عقل
بدے سے پوچھتی ہی کہ اے جماد تو نے کچھ بو اس بحر سادہ سے جسکی طرف لوٹنا ہوگا پائی ہی تو جسد کہتا ہی کہ مین
بالیقین تیرا سایہ ہون تو مجھسے بو ڈھونڈھتی ہی بھلا سایہ سے بھی اے جان عمر کسی نے بو ڈھونڈھی ہی
عقل کہتی ہی بیشک یہ وہ حیرت سرا ہی کہ جو لائق ہی اگر دم مارے تو نالائق سے گستاخ تر ہی یہ وہ مقام
کہ یہان خیرہ ہو کے سامنے سر پٹکتا ہی اور باز تیہو کے پاس پر پھیلاتا ہی تیہو کی ہندی بقول بعض
قولہ اندرینجا آفتاب انوری + خدمت ذرہ کند چون چاکری + این ترا باور نیاید مصطفےٰ + چون ز مسکینان
ی جوید دعا + گر تو گوئی از پے تعلیم بود + عین تجہیل از چہ رو تفہیم بود + بلکہ میداند کہ گنج بیشمار + در خرابیہا نہد
ن شہریار + بد گمانی نعل معکوس ویست + گرچہ ہر جزویش جاسوس ویست + بل حقیقت در حقیقت
رقہ شد + زین سبب ہفتاد بل صد فرقہ شد + با تو قلماشیت خواہم گفت ہان + صوفیا خوش پہن بگشا
ش جان + مر ترا ہر زخم کاید ز آسمان + منتظر میباش خلعت بعد ازان + چون قفا دیدی صفا ہم بین
درآن تا گردن آمد اے امین + کان نہ آن غناہ ست کش سیلی زنند + کہ ز تاج و تخت بخشند ستند + جملہ
نیا را پر پشہ بہا + سیلیے را رشوت بے منتہا + گردنت زین طوق زرین جہان + چست در دزد و ز حق سیلی
نان + آن قفاہا کانبیا بر داشتند + زان بلا سرہاے خویش افراشتند + لیک حاضر باش در خود ایفتا +
بخانہ او بیاید مر ترا + ورنہ خلعت را برد او باز پس + کہ نیابیدم بخانہ ہیچکس + گفت آن صوفی چہ بودے
ین جہان + ابر وے رحمت کشادی جاودان + ہر دمے شوری نیاوردی بہ پیش + بر نیاوردی ز تلونہا
ش + شب نمودی دیدی چراغ روزہا + دے نبودی باغ عیش اندوز را + جام صحت مانبودی جام تب +
منی را خوف ناوردی کرب + خود چہ کم گشتی ز جود و ز افتقش + گر نبودی خرخشہ در نقش + حال بودے
رب و خوش بر جملگان + تیرہ کم بودی روان انس و جان + جاودان بودی حضور ذوق خوش +
الثما در جان بدی ہم شوق خوش + اللغات تجہیل جاہل بنانا تفہیم سمجھانا قلماش بالضم ہرزہ و بیہودہ

المعنی پھر موافق صد مخفف قلماشنت یعنے کہ جو کچھ تو چاہے ومتاع خانہ مستند پشت وہندہ وپناہ جوئندہ
کے فرمایا کہ آفتاب انور اس جگہ ذرہ کی خدمت وبندگی ایسی کرتا ہے جیسے آقا کی جا کر اور اسی کی سند مین فرمایا آ
حضرت مصطفے صلعم خود مسکینون سے دعا کے خواہان وجویان ہوتے تھے کہ اسکا تو یقین نہین کریگا یا کہیگا کہ اگ
وہ مسکینون سے خواہان دعا کے ہوے بھی ہون تو وہ خواہش اُنکی احتیاج سے نہ تھی بلکہ ہماری تعلیم کر
نظر سے کہ ہم اُسپر کار بند ہون تو ہم کہینگے کہ عین تجمیل تفہیم کیسے سمجھی جائے وہ تو بالکل اپنے حال سے
نادان وانجان ہو جاتے تھے کہ یہ کچھ جانتے ہی نہین پھر ہماری تفہیم کیسے جاتی جائے بلکہ عین دعا ہی جا
تھے اور جانتے تھے کہ اُس پادشاہ بے نیاز نے ویرانون مین خزانے بیشمار رکھے ہین اب اُسمین ت
بدگمان ہوے کہ آنحضرت اور محتاج مسکینون کی دعا کی جنکا ہر جزو مسکینون کے حال کا جاسوس تھا کہ ایسا
ہے اور وہ ایسا ہے تو بس یہ فعل معکوس ہے کہ لوگون کو اپنی جستجو مین مشکوک کرکے سرگردان کرتا سو ایسا و
شک کرتے نہین یہ جانتے تھے کہ ہر حقیقت مین حقیقت ڈوبی ہوئی ہے اسی سبب سے تو سترکیا سیکڑو
فنے ہو گئے ہین آپ قاضی کہتا ہے اے صوفی کچھ قلماش اے متاع میرے گھر یعنے دل مین اور ہے وہ مجھے
کہوںگا بس تو گوش جان اپنی پہن وفراخ کرلے اور متوجہ ہوکے سن اور وہ یہ ہے کہ جب تجھکو کوئی زخ
آسمان سے پہونچے اُسکے بعد خلعت کا منتظر ہو کہ کوئی خلعت بھی ضرور آئیگا اور جب تو نے قفا کو دیکھ
تو صفا کو بھی دیکھ کہ اس قفا کھانے سے کیسی صفا حاصل ہوئی جو تو گردن تک تو اُسمین ڈوب گیا گردن
ذکر سے ارادہ کل کا ہے نہ صرف جزو یعنے فقط گردن اے پناہ جوئندے یہ قفا اس شاہ سے ہے جو ممکن نہی
کہ وہ تیرے سیلی تو مارے اور تاج وتخت تجھکو نہ بخشے اُس سیلی کی رشوت ایسی بے انتہا ہے جسکے سا
ساری دنیا کی قیمت پر پشہ ہے راجلۂ دنیا را مین بدل اضافت کی ہے اے بھائی جملہ دنیا تو اپنی گردن
اس جہان کے طوق زرین سے تو خوب چستی کے ساتھ چھڑا بچا مگر سیلی حق کی اُسپر لے دیکھ تو انبیاؤن۔
کیسی کیسی قفائین اٹھائی ہین اور انھین بلاؤن سے کیسی سرفرازیان پائی ہین لیکن شرط یہ ہے حاضر
اُس سے غائب مت ہو اسلیے کہ جسوقت وہ تیرے گھر آئے تو تجھکو اپنے گھر مین پائے ورنہ خلعت ا
لیجائیگا کہ دیکھو گھر مین تو کوئی ہے ہی نہین دکوئی ہمکو ملا پھر صوفی نے کہا اسمین کیا ہو جاتا جو یہ جہا
ہمیشہ رحمت ہی سے ابر وکشادہ رہتا کبھی کشیدہ ابرو نہوتا کوئی دم یعنے کوئی شخص کسی قسم
شور وفغان پیش نہ کرتا اور یہ اپنی رنگا رنگی کے ملیش نہ لگاتا رات دن کے چراغ کو نہ چراتی اور نہ
نہ پھیلاتی اور باغ عیش اندوز کے واسطے دے جو خزان کا مہینہ ہے نہوتی جس سے ہمیشہ دن ہی رہتا ا
ہمیشہ بہار رہتی جام صحت کے لیے جام تپ نہوتا بخوبی کو کرب ورنج خوف مین نہ ڈالتا بھلا اسکی جود وسخا

بن کیا کم ہو جاتا جو اُسکی نعمت مین ایسے خرخشے ہوتے جس سے جملہ مخلوق کا حال خوب وخوش ہوتا اور روح
نس وجان کی تیرہ ومکدر ہوتی ہمیشہ ذوق خوش کا حضور وسامنا رہتا اور شوق خوش بھی ہمیشہ جان مین
قائم رہتا کبھی کسیکو تغیر ہوتی

جواب قاضی کا صوفی کو اور حکایت بطریق تمثیل

لہ گفت قاضی بس تہی رو صوفیے + خالی از فطنت چو کاف کوفیے + تو نہ بشنیدی کہ آن پر قندلب + غدر
اطان ہمی گفتی بشب + خلق را در دزدی آن طائفہ + مینمود افسانہاے سالفہ + قصۂ پارہ رباے در برین +
حکایت کرد وہ آن و این + در سمر میخواند دزدی نامۂ + گرد او جمع آمدہ ہنگامۂ + مستمع چون یافت جاذب را
ود + جملہ اجزایش حکایت گشتہ بود + اللغات کاف کوفی کاف معکوس سمر قصہ وقود بفتح ہندی چھپٹیان + معنے
نی نے کہا تو بڑا تہی رو صوفی ہی یعنے خالی صورت والا بس صورت ہی صورت اور کاف کوفی کے مثل اینچ پیچ
ت مگر فطنت سے محض خالی ایک نقطہ بھی نہین تو نے نہین سنا ہی کہ وہ پر قندلب قصہ گو رات خیاطون کی دغا
یان کرتا تھا اور مخلوق کو اس گروہ کی دزدی کے اگلے افسانے جتا رہا تھا اور اُنکے پارہ ربائیکی قصہ مین ایسا
تھا کہ اُس سے نکلتا ہی نہ تھا اور ہر ایک کے ساتھ نقل کر رہا تھا کہ این بالکسر افتادن در چیزے کہ
مدن از ان میسر نشود وہ قصہ گو بجاے قصہ کے یہ دزدی نامہ ہی پڑھتا رہا اور اُسکے گرد ایک ہنگامہ
سننے والون کا یہ حال کہ اُنھون نے جو اپنے جاذب کی چھپٹیان پائین تو اُنکے جذب کی آگ بھی خوب
بھڑکی جس سے جملہ اجزا اُنکے حکایت بن گئے

ن حدیث ان اللہ یلقن الحکمۃ علی لسان الواعظین بقدر ہمم بیشک اللہ تلقین کرتا ہی حکمت زبان واعظون پر موافق اُنکے اندازہ کے

جذب سمعت از کسے را خوش لبیست + گرمی وجد معلم از صبیست + چنگئے کو در نواز دلبست وچار + چون
ند گوش گرد چنگ وار + نے حرارت یادش آید نے غزل + نے دہ انگشتش بجنبد در عمل + گر نبودی
ہاے غیب گیر + وحی ناوردی ز گردون یک بشیر + ور نبودی دیدہاے صنع بین + نے فلک گشتی
ندی زمین + آندم لولاک این باشد کہ کار + از براے چشم تیز ست و نظار + عامہ را از عشق ہمخوابہ
+ کے بود پرواے صنع عشق حق + آب تتماجی نریزی در تغار + تا سگے چندی نباشد طعمہ خوار + رو سگ
خداوندیش باش + تا رہاند زین لغارت اصطفاش + اللغات تتماج قسمے از آش لغار بمعنے
ت گلی المعنی جسکو خدا تعالے نے خوش لبی دی ہو اور فصیح الکلام کیا ہو وہ خوش لبی اُسکی جاذب
نہین بلکہ جذب شمع کی ہو کہ شمع کو اپنی طرف کھینچتی ہو جذب ایسا ہو جیسے زید عدل دکھو گرمی وجد

معلم کا لڑکون سے ہی کہ خوش لب اور خوش الحان ہوتے ہین اگر کوئی چنگی ایسا ہی کہ بست وچار بجاتا ہی اگر گوش
نہون تو چنگ کی طرح شرمندہ سر جھکا کے رہجاتا ہی بست وچار سے یہ مراد کہ رات دن کی چوبیس ساعت
ہین اور ہر ساعت کا راگ جدا اور وہ چنگی ہر وقت کے راگ سے واقف یعنے اپنے فن مین کامل اور سننے والا
نہین تو ضرور خجل ہوگا نہ اُسکو گرمی وحرارت یاد رہیگی نہ غزل نہ اُسکی دسون انگلیان اپنے کام مین چلینگی اگر گوش مردم
کے غیب گیر یعنے غیب کے ماننے والے اور اخذ کرنے والے نہوتے تو وحی آسمان سے ایک بشیر کو بھی نہ آتی کہ
سننے والا کون ہوتا اور اب تو غیب کو کان سنتے ہین اور موثر ہوتے ہین ایسے ہی اگر دیدے صنع بین
نہوتے تو نہ آسمان گردش کرتا جس سے الواع اقسام کی کیفیتین بدلتی ہین نہ زمین خندان اور شگفتہ ہوتی اور
وہ دم لولاک کا جس سے سب کچھ پیدا ہوا اسیواسطے تو ہی کہ جس سے چشم تیز نظرون والے اُسکے ان
صنائع کو دیکھین غور کرین لیکن عامہ کے سامنے تو ہنجواب کے عشق کا طباق بھرا رکھا ہی اُنکو پروا صنعت
عشق حق کی کب ہو کہ کیسی صنعتین عشق حق نے بنائی ہین اور عشق حق وہ جو احببت ان اعرف فخلقت الخلق
حدیث قدسی مین فرمایا ہو تو آب آتش کا کونڈے مین مت ڈال تا چند سگ طعمہ خواری نہ کرنے پائین اب
تمامج کلمات ربانی و کلام یزدانی تو جا اور اُسکی خداوندی کا جو کہف ہی اُسکا کتہ بن تا اُسکی برگزیدگی اُس
کنار دنیا سے تجھکو چھڑاوے

سننا ترک کا حکایت چوری درزیون کی

قولہ چونکہ وزدیہاے بیرحمانہ گفت + کہ کنند آن درزیان اندر نہفت + اندران ہنگامہ ترکی از خطا + سخت
تیرہ گشت از کشف غطا + شب چو روز رستخیز آن رازہا + کشف میکرد از پے اہل نہی + ہر کجا آئی چو در جنگی فراز +
بینی آنجا دو عدو در کشف راز + آنزمان را محشر ندکور دان + وان گلوے راز گو را صور دان + کہ خدا اسباب
خشمے ساختہ است + وان فضائح را گلوی انداختہ است + بسکہ غدر درزیان را ذکر کرد + حیف آمد ترک را و
خشم و درد + گفت اے قصاص در شہر شما + کیست چابکتر درین فن دغا + اللغات تہی بضم عقلہا وخردہا
قصاص قصہ گو المعنی جبکہ اس قصہ گو نے چوریان بیرحمانہ درزیون کی جو چھپے چھپے نقصان کرتے
ہین بیان کین آس مجمع مین ایک ترک باشندہ خطا کا تھا اس بھید کے کھلجانے سے نہایت ہی خشمگین ومکدر
ہوا وہ رات اُسپر روز رستخیز ہوگئی اور اُن بھیدون کو عقلمندون سے پوچھتا تھا آپ مقولے انکے ہین
کہ جہان کہین تجھکو لڑائی کا سامنا ہوگا تو وہان دو دشمن کشف راز مین پائیگا انھین دونون سے راز تجھ
ظاہر ہوتا ہی وہ وقت جو کشف راز کا ہی اُسکو ایسا جان جیسے محشر اور راز گو کے گلے کو صور سمجھ کسواسطے
کہ اللہ تعالے نے سبب ہر غصہ کے بنائے ہین اور اُن فضیحتون کو گلے مین ڈالا ہی اسے مشہور کیا ہی

غصہ پیدا ہوے آپ اس ترک نے جو دغا درزیون کی سنی بنہایت ہی حیف وغصہ اور درد اسکو آیا قصہ گو
سے پوچھا اے قصاص تمھارے اس شہرمین کونسا درزی فن دغامین بڑا چالاک ہی

دعوی کرنا ترک کا کہ درزی مجھسے نہین لیجا سکیگا اور شرط کرنا

ہ گفت خیاطیست نامش پورشش + اندرین دزدی وچپتی خلق کش + گفت من ضامن کہ با صد اضطرار
یار دبرد از من رشتہ دار + پس بگفتندش کہ از تو چست تر + مات اوگشتند در دعوے مپر + تو بعقل خود
ن غرہ مباش + کہ شوی یاوہ تو در تزویر ہاش + گرم ترگشت او دبست آنجا گرو + کہ نیارد برد نہ کہنہ
+ مطعانش گرم ترگشتند زود + او گرو بست ودہانرا برکشود + گفت رہن این مرکب تازی من +
اردزد و قماش من لفن + ور نتاند برد اسپے از شما + داستانم بہر رہن مبتدا + ترک راآن شب نبرد
خواب + باخیال دزد میکرد او حراب + بامدادان اطلسے زد در بغل + شد ببازار و دکان آن دغل +
سلامش گرم کرد آن اوستاد + جست از جا لب بترحیبش کشاد + گرم پرسیدش زحد ترک بیش +
د اندر دل او مہر خویش + چون شنید از وے نواے بلبلے + پیشش افگند اطلس استنبلی + کہ برین
اے روز جنگ + زیر دامن واسع وبالاش تنگ + تنگ بالا بہر جسم آراے را + زیر واسع تا نگیرد
+ گفت صد خدمت کنم اے ذو ودادا + دست بر دو چشم و بر سینہ نہاد + پس بپیمود و بدید او رو
بعد ازان بکشاد لب را در فشار + از حکایتہاے میران و زسمر + وز کرمہا و عطاے آن نفر + در نیلان
برات شان + از براے خندہ وا داو ہم نشان + ہچو آتش کرد مقراضے برون + می برید و دل
انہ فسون + اللغات پورشش پور پسر شش بالضم ہندی بھیچڑا جو کہ بھیپھڑے اسکا قلب
ہر وقت اسکو ہوا پہونچاتا ہی یہ بھی از بس باد پیا تھا اور قلب کو اپنی باتون سے راحت پہونچاکے
یتا تھا اسلیے پورشش اسکا نام رکھا تھا ترحیب مرحبا کہنا استنبلی مخفف استنبولی دست برچشم و بر سینہ
ن قبول کرنا تخمیر زیانکاری المعنی موافق استفسار ترک کے قصہ گو نے کہا کہ ایک درزی ہی پورشش
، وہ اس دزدی وچالاکی مین بڑا ہی خلق کش ہی ترک نے کہا کہ کیسا ہی اضطرار وچالاکی کرے
ے ایکتار لیجاے تو مین اسکا ذمہ دار ہون لوگون نے اُس سے کہا کہ تو کیا ہی تجھسے زیادہ بڑے
پست وچالاک اُس سے مات ہوے ہین تو ایسی اُڑانین دعوے مین مت اُڑ تو اپنی عقل پر
فرور مت ہو کہ اُسکے مکر وفریب سے سب بھول جائیگا وہ اور زیادہ گرم ہوا اور شرط باندھی کہ
نیا پرانا وہ کچھ نہین لیجا سکتا جو لالچی تھے وہ اور زیادہ گرم ہوے تھے کہ جھٹ پٹ اُسنے شرط
ی اور منہ کھولا کہ اگر وہ مجھسے داو کرکے میری قماش سے کچھ لیجاے تو یہ گھوڑا تازی اپنا رہن

کرتا ہون مین شرط والے کو دیدونگا اور جو نہ لے سکیگا تو ایک گھوڑا مین تمسے اس رہن آشکار امین لونگا
بعد شرط کے رات بھر ترک کو فکر کے مارے نیند نہ پڑی اور اُس چور کے خیال سے لڑتا ہی رہا صبح ایک اطلس
بغل مین داب کے بازار کو اُس دغاباز کی دکان پر گیا اُسکو دیکھکر اُس استاد نے بڑی گرمی وتپاک سے سلا
کیا اور اپنی جگہ سے اٹھا اور مرحبا مرحبا کہنے لگا بڑی گرمجوشی سے اُسکا مزاج وخیریت پوچھی جو اُسکی حد سے
زیادہ تھی تا اُسکے دل مین اپنی محبت پیدا کی جب ترک نے اُس سے نوا بلبلی سنی تو اُسکے سامنے وہ اطلس
استنبولی ڈالدیا کہ اس اطلس کی ایک قبا جنگی قطع کر کہ نیچے سے دامن فراخ ہون اور اوپر سے چولی تنگ
اوپر تنگ واسطے خوبصورتی جسم کے اور نیچے فراخ اسواسطے کہ پاؤن نہ اُلجھے نہ رُکے کہا بہت اچھا مین آ
دوستی والے سیکڑون خدمت کرونگا اور دونون آنکھون اور سینہ پر ہاتھ رکھکر قبول کیا بعد ازین اطلس کو ناپا
اسمین صورت کام کی دیکھی کہ کیا صورت ہوگی پھر بیہودہ گوئی اور ہر بیان مین لب کھولے کہ حکایتین امیرو
کی اور اُنکے قصہ اور اُن لوگون کی کرم وعطا کا بیان اور بخیلون کا ذکر اور اُنکی زیانکاری اُسکے ہنسنے کے
لیے وہ بھی جناب من بعد ایک مقراض آگ سے تیز نکالی جس سے اطلس تو قطع کرتا تھا اور دل افسانہ وا
مین مشغول تھا

مضاحک کہنا اُستاد کا اور ہنسنا ترک مست کا اور آنکھین میچنا اُسکی اور لے لینا درزی کا ایک ٹکرہ اطلس سے

قولہ یک مضاحک گفت آن چیست اوستاد + ترک مست از خندہ شد سست و فتاد + چونکہ خندیدن گرفت
از داستان + چشم تنگش گشت بستہ آنزمان + پارۂ دزدید وکرد او زیر ران + غیر چشم حق زجملہ آن نہان
حق ہمیدید آن ولے ستار خوست + لیک چون از حد برے غماز اوست + ترک را از لذت افسانہا
رفت از دل دعوے پیشانہ اش + اطلسش چہ دعوے چہ رہن چہ + ترک سرمستیست درلا
اے اچہ + لابہ کردش ترک کز بہر خدا + لاغ میگو کان مراشد مقتدا + گفت لاغ خندہ انگیز آن دغا
کر فتاد از خندہ آن ترک از قفا + پارۂ اطلس سبک در نیفہ زد + ترک غافل خوش مضاحک میمزد + ہمچنین
بار سوم ترک خطا + گفت لاغے گوے از بہر خدا + گفت لاغے خندہ بین تراز دو بار + کرد آن ترک
کلے شکار + چشم بستہ عقل جستہ مولہہ + مست ترک ومدعی در قہقہہ + پس سوم بار از قبا دزدید ستار
کز خندہ اش یافت میدان فراخ + چون چہارم بار آن ترک خطا + لاغ از استاد میکرد اقتضا + رحم آ
بر وے آن استاد را + کرد در باقی فن و بیداد را + گفت مولع گشتہ این مفتون برین + بے خبر کین
چہ خسارہ است وغبین + بوسہ افشان گشت بر استاد داد + کہ مرا بہر خدا افسانہ گو + اے فسانہ گشتہ

ود + چند چندا افسانہ خواہی آزمود + خندہ بین تراز تو ہیچ افسانہ نیست + بر لب گور خراب خود مایست +
ات مضاحک جمع مضحک وہ چیز وہ شخص جسپر ہنسین لاغ ہزل و ظرافت آچہ بفتح برادر کلان میتن
غ مولہ شیفتہ و دیوانہ مولع بضم حریص المعنی یعنے دل تو اسکا افسون و افسانہ مین مشغول ہی تھا
ایک ہنسی کی بات اُس اُستاد چالاک نے ایسی کہی کہ ترک ہنسی سے مست و سست ہو کے لوٹ گیا
ترک ہنسنے لگا تو آنکھین اُسکی جو تنگ و خرد تھین جیسے کہ ترکون کی ہوتی ہین اُسکی داستان سے
ت مچ گئین اُستاد نے ایک ٹکڑہ چرا کے ران کے نیچے دبالیا ایسا کہ سوائے چشم حق کے سب سے پوشیدہ
راتے ہین کہ حق دیکھتا تھا لیکن وہ ستار خو ہی مگر جب تو حد سے زیادہ اڑے تو وہی غماز ہو الحاصل
سکے افسانہ سے ایسا مزہ مین آگیا کہ اُسکے دل سے وہ دعوے جو پہلے کیے تھے سب جاتے رہے
لس اور کسکا دعوے اور کسکا رہن اب تو اے بڑے بھائی ترک سرمست ہزل و ظرافت کا ہو خوشامد
اور کہتا تھا خدا کے واسطے ہزل کی باتین کہے جا کہ تیری ہزل میری غذا ہو گئی ہو پھر اُسنے ایک
دہ انگیز ایسی کی کہ ترک ہنسی کے مارے چت ہو گیا اُسنے جلدی سے ایک ٹکڑا اطلس کا نیفہ مین
اور ترک غافل خوش مضحکون کے مزے لے رہا ہو ایسے ہی تیسری دفعہ ترک خطائی نے کہا کہ خدا کے واسطے
ر لاغ کہہ پھر اُسنے اور ایک لاغ خندہ بین تر دو بار اول سے ایسی کہی کہ اُسکو بالکل ہی شکار کر لیا
اُسکی مچ گئین عقل بھاگ گئی دیوانہ شیفتہ ہو گیا آپ بہ تو مست ہو اور مدعی قہقہے مار رہا ہو پس
دفعہ مین بھی قبا سے ایک ٹکڑا چرا لیا اس سبب سے کہ اُسکی ہنسی سے اُسکو اپنے کام کا میدان
لیا جب چوتھی دفعہ ترک خطائی نے خواہش لاغ کی کی تو اُسکو اُسپر رحم آیا اور ربانی مین انصاف و بیداد
رحم کی راہ سے کہا کہ یہ مفتون اُسپر حریص ہو گیا ہو اور اُس سے بیخبر ہو کہ اُسمین کیا خسارہ و نقصان
اسپر بوسہ افشان ہو کر کہتا تھا کہ خدا کے واسطے اور کوئی افسانہ کہہ آپ مقولے اُسکے ہین کہ اے
فسانے سنکے خود افسانہ ہو گیا ایسا کہ اپنے وجود سے منگیا اب کہا خلق اُن افسانون کو آزمائیگا
یادہ کوئی افسانہ خندہ بین نہین ہی لا بد اس گور خراب کے کنارہ مت کھڑا ہو گور خراب وجود

خطاب ہر نفس کے ساتھ جو ایسی بلا مین مبتلا ہی

ے فرو رفتہ بقعر جہل و شک + چند جوئی لاغ و دستان فلک + تا بکے نوشی تو عشوہ زین جہان + کہ نہ عقلت
ان نجان + لاغ این چرخ ندیم کرد و مرد + آبروے صد ہزاران چون تو برد + میدرد و میدوزد این
م + جامہ صد سالگان و صد طفل خام + پیر و طفلان رشتہ پیشش ہم کند + تا بعد بخشش دلانے کند +
با طفلہا رادادہ او + چون دے آمد دادہا بر باد داد + اللغات رشتہ اے رشتہ المعنی اے

گھسے ہوے قبر جبل و شک کے تو کبتک یہ ہزل و داستان فلک کی ڈھونڈھیگا کہ فلان وقت مین یہ ہوا ہی
اور فلان وقت مین وہ ہوا ہی اور کبتک اس جہان کے دھوکے کھائیگا کہ نہ عقل تیری موافق قانون و
قاعدہ کی رہی نجان لاغ اس چرخ ندیم کرد و مرد کی تجھ جیسے لاکھون کی آبرو لیگئی کرد پہلوان مرد مردہ
دونون سے مراد قوی و ضعیف یہ وہ درزی عام ہی کہ سالکون کے بھی کپڑے اور طفل خام کے ایک دونہین
سیکڑون پھاڑے اور سیے ہین بوڑھے اور بچے سب اُسکے سامنے جد و کد کے ساتھ بیٹھے ہین تو اُسکے
سعد و نحس کے ساتھ لاغ کرین اب اُسکے لاغ نے اگرچہ باغون کی داد دی یعنے خوب دل خوش کیے
لیکن جب وے آئی یعنے خزان تو اُسنے سب دادین اُسکی برباد کرین

کہنا درزی کا کہ اگر ایک لاغ اور کہونگا قبا تیری تنگ ہوجائیگی

قولہ گفت درزی ترک راز ین درگذر + واے بر تو گر کنم لاغے دگر + بس قبایت تنگ آید باز پس + این کُن
با خویشتن خود ہیچکس + خندہ چہ رمز اگر دانستیے + آن ز صد گریہ بتر دانستیے + ترک خندہ کن ایا اے
ترک مست + زانکہ عمرت رفت خواہی گشت پست + چونکہ نہاد آن قبا درزی ز دست + اسپ لا برباد
داد آن ترک مست + مخلصش بشنو تو ئی آن ترک گول + عالم غدار خیاطے چو غول + اطلسے زہر تقوے و صلاح
دوخت باید خرج کردی از مزاح + اطلس عمر و مضاحک شہوتست + روز و شب مقراض خندہ و غفلت ست
اسپ ایمانست و شیطان در کمین + باخود آ افسانہ را بگذار ہین + اطلس عمرت بمقراض شہور + بردپارہ پارہ
خیاط غرور + در تمنا میبری کا ختر مدام + لاغ کردی سعد بودی بردوام + سخت میتولے ز تربیعات آن + و
وبال کینہ و آفات آن + سخت میرنجی ز خاموشی آن + و ز نحوس و قبض و کین گوشی آن + مشتری و زہرہ
چون در رقص نیست + چونکہ بہرام و زحل در نقص نیست + یا چرا زہرہ طرب در رقص نیست + بر سعود و رقص
سعد دایست + تو مبین قلابے این اختران + عشق خود بر قلب زن ہین اے فلان + **اللغات**
تو لیدن یعنے رمیدن جس سے میتولی ہی تربیع چہارم حصہ فلک کا فرق قمر سے دوسرے ستارے تک خواہ
برجون کی رو سے خواہ درجون کی اور یہ نظر دشمنی و عداوت کی ہی **المعنی** درزی نے ترک سے کہا اس
درگذر مجھکو تیرے حال پر بڑا افسوس ہی اب لاغ اچھی نہین اگر اور کوئی لاغ تجھسے کرونگا تو پھر قبا تیری
بہت ہی تنگ ہو جائیگی ایسا کوئی بھی اپنے ساتھ آپ کرتا ہی جیسا تو کر رہا ہی تو کیا ہنستا ہی اگر اُسکے خندہ
کے رمز جانتا تو اُسکو سیکڑون گریہ سے بتر جانتا تب اے ترک مست خندہ مت کر اُسکا سبب یہ ہے
کہ عمر تیری گذر گئی اب چند روز مین پست ہو جائیگا جبکہ وہ قبا درزی نے اپنے ہاتھ سے رکھدی ترک نے
گھوڑے کو برباد کیا یعنے شرط مین کھویا آپ فرماتے ہین کہ خلاصہ اس کلام کا مجھسے سن کہ ترک احمق تو ہی

یہ عالم دغاباز ایک درزی ہیچو غول آور وہ اطلس کہ واسطے تقوے و صلاح کے سینا چاہیے تھا تو نے مزاج
طبعی مین صرف کیا اطلس تیری عمر ہی اور مضاحک شہوت ہی اور روز و شب مقراض خندہ او غفلت کی
نسبت روز سے ہی اسواسطے کہ روشن و شگفتہ ہوتا ہی اور غفلت کی نسبت شب سے کہ مخصوص بخواب
ہو ٹرا تیرا ایمان ہی جسکی گھات مین شیطان لگا ہوا ہی تو ہوش مین آ اور خبردار ہو افسانہ چھوڑ تیری اطلس عمر
ہنون کی مقراض سے درزی غرور کا ٹکڑے ٹکڑے کرکے لیگیا اور جو تجھکو ہمیشہ اسبات کی تمنا رہتی ہی کہ
میرے ساتھ مدام لاغ کرتے اور سعد رہتے کیسا اُنکی تربیجات یعنے ان لنظرات سے جو دشمنی و عداوت
ین بھاگتا ہی اور اُنکے وبال و کینہ اور آفات سے بچتا ہی اور کیسا رنجیدہ ہوتا ہی اُنکی خموشی و نحوست و
ں دکین گوشی سے اور بار بار کہتا ہی کیا بات ہی جو مشتری و زہرہ رقص نہین کرتے کہ یہ دونون ستارے
اکبر و سعد اصغر ہین اور بہرام اے مریخ و زحل نقص مین نہین آتے کہ یہ دونون نحس اصغر اور نحس اکبر ہین
سبب ہی جو ہماری زہرہ طرب کے رقص مین نہین ہی یہ سب فضول ہی تو نہ اُنکے سعد ہونے پر جم نہ اُنکے
ں سعد پر جم تو ان ستارون کے قلابی یعنے لوٹ پوٹ کو مت دیکھ تو خبردار ہو اے فلان اپنے عشق کو
اپنے قلب پر لگا تا تجھکو سرہ وجید کردے

حکایت بطور تمثیل تسکین شقیرون مین جو زنانہ دے

آن یکے میشد بر سوے دکان ۞ پیش رہ را بستہ دید از زنان ۞ پاے او میسوخت از تعجیل راہ ۞ بست
ق زنان ہیچو ماہ ۞ رو بیک زن کرد و گفت اے مستہان ۞ ہین چہ بسیار ند این دختر چکان ۞ رو بد و
زن و گفت اے ہمین ۞ ہیچ بسیارے ما منگر چنین ۞ بین کہ با بسیارے ما بر بساط ۞ تنگ می آید شمار ا
ط ۞ در لواطہ می فتید از قحط زن ۞ فاعل و مفعول رسواے زمن ۞ تو مبین این واقعات روزگار ۞
ے میگرد و انجا ناگوار ۞ تو مبین تخمیر روزی معاش ۞ تو مبین این قحط و خوف ارتعاش ۞ بین کہ با انجملہ
ے او ۞ مردۂ اوئی و با پرواے او ۞ رحتے دان امتحان تلخ را ۞ نقمتی دان ملک مرو و بلخ را ۞ آن
ازتلف نگریخت ماند ۞ وین براہیم از شرف بگریخت راند ۞ این بسر زد و ان نسوزد اے عجب ۞
سکو سست در راہ طلب ۞ المعنی ایک شخص راہ بر راہ اپنی دکان کو چلا تا تھا ناگاہ راہ کا آگا عورتون
نے دیکھا کہ عورتون کی کثرت سے مرور نہتا پاؤن تو اُسکے جلدی راہ سے جلتے جاتے تھے کہ جلدی قطع
ن لیکن زنان ہیچو ماہ نے راہ اسکی روکی تھی گذر نہین کر سکتا تھا ایک عورت سے اُسنے متوجہ ہوکے
ے مستہان دیکھ تو کیسی بہت یہ دختر ن خرد و بیاری ہین عورت نے مرد کی طرف دیکھکے کہا اے
تو ہماری بسیاری کو ایسی جلیسی کہ دیکھ رہا ہی کبھی مت دیکھ تو تو اسبات کو دیکھ کہ باوجود ہماری بسیاری

کے بستر پر تمھارے انبساط تمپر تنگ آتی ہو فراخ عیشی نہین ہوتی تمھارا بھلا نہین ہوتا جب تو بسبب فخطاون
کے تم نوا طت مین پڑتے ہو اور فاعل مفعول ہو کے زمانہ مین رسوا ہوتے ہو اب مفعولات اُنکے ہین کہ تو یہ
واقعات زمانہ کے جو گردش فلک سے بیان ہوتے ہین اور ناگوار انکو مت دیکھ نہ تو روزی کے زیان کو
جو معاش مین ہو دیکھ نہ تو اس قحط و خوف ارتعاش کو دیکھ ارتعاش کے معنے لرزیدن تو تو یہ دیکھ کہ باوصف ان جملہ
تلخیون کے اسی پر تو مرا مٹا ہوا ہو اور اسیکا محتاج و بے پروا ہو یہ جملہ تلخیان تیرے امتحان کے واسطے ہین تو
انکو مت حلیم جان اور اُسکے مقابل مین ملک مرو بلخ کو بدبختی و بلا سمجھ تو دیکھ تو وہ ایک ابراہیم خلیل تھے جنکو
نمرود نے آگ مین ڈالا اور وہ تلف ہونے سے نہ جلے اور اُسکے امتحان پر راضی ہوے کیسے بچے رہے
اور ایک ابراہیم ادہم بلخ کے بادشاہ تھے کہ اپنے شرف سے بھاگے کیسا گھوڑا میدان قرب مین چلایا
پس دونون طالب اُسکے تھے مگر عجب یہ کہ ایک کو آگ نہ جلائے ایک کو جلائے لہذا معاملہ راہ طلب کا
فعل معکوس ہو کہ وہ اپنی طلب مین سرگردانی و حیرانی مین ڈالتا ہو

مکرر سوال صوفی کا قاضی سے اور جواب اُسکا

باز گفت صوفی تو قادر ست آن مستعان + کہ کند سودائے ما را بی زیان + آنکہ آتش را کند ورد و شجر + ہم تواند کرد
این را بے ضرر + آنکہ گل آرد برون از عین خار + ہم تواند کرد این دے را بہار + آنکہ زو ہر سرو آزادے کند +
قادرست از غصہ را شادی کند + آنکہ شد موجود از وے ہر عدم + گر بدارد باقیش او را چہ غم + آنکہ تن را جان
دہد تا حی شود + گر نمیراند زیانش کے شود + خود چہ باشد گر ببخشد آن مراد + بندہ را مقصود جان بے اجتہاد +
دور دارد ضعیفان در کمین + مکر نفس و فتنۂ دیو لعین + وقت طالب را پریشان کم کند + آئینہ دل را چو جام
جم کند + گفت قاضی گر نبودی امر مر + ور نبودی خوب و زشت و سنگ و در + ور نبودی نفس شیطان و
ہوا + ور نہ بودی زخم چالیش و وغا + پس بچہ نام و لقب خواندی ملک + بندگان خویش را اے منتہک +
چون بگفتی اے صبور و اے حلیم + کے بگفتی اے شجاع و اے کریم + صابرین و صادقین و منفقین +
کے بدی بے رہزن و دیو لعین + رستم و حمزہ و مخنث یک بدی + علم و حکمت باطل و مندک بدی + علم و
حکمت بہر راہ و بے رہیست + چون ہمہ رہ باشد آن حکمت تہیست + بہر این دکان طبع شورہ آب + ہر دو عالم
را روا داری خراب + من ہمیدانم کہ تو پاکے نہ خام + این سوالت ہست از بہر عوام + جور دوران و ہر آن
رنجیکہ ہست + سہلتر از بعد حق و غفلت ست + رنج و درد و جوع و فقر این دیار + صعب نبود چون فراق
بعد یار + زانکہ اینہا بگذرد وان نگذرد + دولت آن دارد کہ جان آگہ برد + اللغات منتہک پردہ دریدہ شدہ
مندک در اصطلاح اہل دفتر خرچ المعنی پھر صوفی نے قاضی سے کہا کہ وہ مالک مستعان قادر ہو اسبات پر

ارے سودا کو بیزبان کردے جبکہ وہ آگ کو گل گلاب اور شجر کر دیتا ہی تو اُسکو بھی بے ضرر کر سکتا ہو اور
ل کو عین خار سے نکالتا ہی تو وہ یہ بھی کر سکتا ہو کہ ہارے دے کو بہار کردے اور وہ کہ جس سے ہر رو
ی کرتا ہی قادر ہو اُسپر جو رنج کو شادی کردے اور وہ کہ جس سے ہر عدم موجود ہوا اگر اُسکو موجود و باقی
تو اُسکو کیا غم ہی اور وہ کہ تن کو جان دیکر زندہ کرتا ہی اگر نہ مارے زندہ رکھے تو اُسکو نقصان کب ہوا
ن کیا ہو جائے جو بندہ کو وہ مراد و مقصود بے سعی و اجتہاد کے بخشے آخر تو بخشتا وہی ہی اور ضعیفون سے
ود کہا ہی خلق الانسان ضعیفا مگر نفس اور فتنے دیو لعین کے کہ دونون گھات مین رہتے ہین دور کے
نکے وقت کو پریشان نہ کرے اور اُنکے آئنہ دلکو جام جم جو جہان نما تھا بنادے قاضی نے سنکے کہا
یسے امر تلخ نہوتے اور خوب و زشت اور سنگ و در نہوتے اور نہ نفس ہوتا نہ شیطان نہ حرص نہ زخم
ن اور لڑائیون کے تو کس نام و کس لقب سے وہ بادشاہ اپنے بندون کو پکارتا ذرا خیال تو کرا ے
ر یدہ اور تو کیسے کسیکو کہتا اے صبور اے حلیم اور اے شجاع اور کریم صابر و صادق و منفق یعنے
راہ مین خرچ کرنے والے یہ بے رہزن اور دیو لعین کے کب ہوتے رستم و حمزہ اور مخنث سب یک ہوتے
و حکمت سب بیکار و مندک ہوتے علم و حکمت سب واسطے راہ براہی کے ہین اور جب بالکل راہ
براہی نہ رہی تو سب خالی و بیکار رہین پھر تو اپنی اس طبیعت کی دکان کے واسطے جو خورہ آب ہو
لتا ہی کہ چاہے دونون عالم خراب ہو جائین مگر ہوا اُسکے موافق خواہش کے یہ تو مین جانتا ہون کہ
ت خود ان باتون سے پاک ہی خام نہین ہی یہ سوال تیرا عوام کیواسطے ہی مگر خوب جان لے کہ زمانہ کا
یسا ہی رنج ہی مگر خدا کی دوری اور اُسکی غفلت سے نہایت ہی سہل و آسان ہی اُسکی دوری اور
سے غفلت نہایت سخت و مشکل جتنے رنج اور درد بھوک اور محتاجی اس مالک دنیا کے ہین سب سے
ت فراق و دوری یار کی ہی اسواسطے کہ یہ رنج و درد تو سب گذر جاتے ہین اور وہ نہین تیر ہوتا ہی تیس
دولت و بخت اُسکا ہی جسکی جان اس سے آگاہ ہی اور ایسی آگاہ جان کو یہان سے وہان لیجائے

حکایت زن با شوہر اور اُنکا ماجرا

ن یکے زن شوے خود را گفت ہے + اے مروت را بیکرہ کردہ طے + ... چرا تا بکے
در بین خواری مرا + گفت شوم من نفقہ چارہ میکنم + گرچہ عورم دست و پاے میزنم + نفقہ و کسوہ است واجب
م + و زمنت این ہر دو ہست و نیست کم + آستین پیرہن بنمود زن + ... درشت ... رنج بہ پیرہن
از تحقیق تنم را میخورد + کس کسی را کسوہ زینسان آورد + گفت اے زن ... سوالت ... در دو ... لیکن
... این درشت ست و غلیظ و ناپسند + لیک بنداشیری ... درشت ...

یا خود طلاق + این ترا کرده تریا خود فراق + همچنین آن خواجه و تشنیع زن + از بلاے فقر و رنج ممتحن + بیشک
این ترک هوا تلخی ده است + لیک از تلخی بُعد حق بهست + گر جهاد و صوم سخت ست و خشن + لیک این بهتر
ز بعد اے ممتحن + رنج کے ماند دمے کان ذوالمنن + گویدت چونے تو اے رنجور من + ور نگوید کت نه آن فهم
فن ست + لیک آن ذوق تو پرسش کردنست + اللغات عور بالفتح برهنه و سنخ چرک هندی میل المعنی
ایک عورت نے اپنے شوہر سے بزجر کہا کہ اے بالکل مروت کو طے کیے ہوے تجھ بھی آش تماج مجھکو میسر
تو ایسی خواری مین مجھکو کبتک رکھیگا خاوند نے کہا مین نفقہ کی تدبیر کرتا ہون اگرچہ برہنہ ہون لیکن ہاتھ پانون
مارے جاتا ہون تیرا نفقہ کپڑہ اے صنم مجھپر واجب ہی سو میری طرف سے یہ دونون تیرے واسطے ہین کہ
نہین ہین یہ سنکے عورت نے آستین پیرہن کی دکھائی تو پیرہن اُسکا نہایت ہی سخت اور میل سے بھرا ہوا تھا
کہا یہ ایسا سخت کپڑا ہی کہ میرے بدن کو کھائے جاتا ہی کوئی بھی کسی کے لیے ایسا کپڑا لاتا ہی کہا اے عورت مین تجھے
ایک بات پوچھتا ہون کہ مزدوری و محتاجی یہ تو میرا فن و ہنر ہی اور یہ تیرے نزدیک سخت اور گاڑھا اور ناپسند
لیکن اب تو اے زن اندیشہ مند سوچ اور فکر کر تجھکو درشت و زشت پسند زیادہ ہی یا طلاق زیادہ پسند
اور یہ تجھکو مکروہ تر ہی یا فراق اب فرماتے ہین کہ ایسے ہی تیرا حال ہی یعنے تو تو وہ خواجہ ہی اور تشنیع
زن کی بسبب بلا فقر اور رنج ممتحن کے تیرا اسکا ایک حال ہی ایسے وقت مین ترک ہوا کا بیشک تلخی د
ہوتا ہی لیکن یہ تلخی بعد حق کی تلخی سے بہت بہتر ہی اگرچہ جہاد و صوم بھی بڑے سخت و خشن ہوتے ہین
لیکن اچھے اور بعد اُسکا اچھا نہین آور رنج رہتا ہی کب ہی اگر ذرا بھی وہ ذوالمنن پوچھ لیتا ہی کہ اے
رنجور میرے تو کیسا ہی اور وہ یہ بات ایسی خفیہ کہتا ہی کہ اُسکا تجھکو فہم و ہنر نہین ہی لیک وہ ذوق جو کسی
وقت تجھکو ہوتا ہی اُسکو جان لے کہ یہی اُسکی پرسش ہی اُسوقت وہ میری پرسش کر رہا ہی پھر اُس
ذوق مین کوئی رنج بھی نہین رہتا ہی قولہ آن ملیحان کہ طبیبان دلند + سوے رنجوران بہ پرسش آما
ور حذر از ننگ و نامے می کنند + چاره سازند و پیامے میکنند + ور نه در دل شان بود آن مفکر + نیست
معشوقے و عاشق بنجبر + اے تو جویاے نوادر داستان + هم فسانهٔ عشقبازان را بخوان + پس بجوشید
و درین عهد مدید + ترک جوشے هم نه کردی اے قدید + دیدهٔ عمرے تو داد و داوری + وانگه از نادیدگا
نا سی تری + هر که شاگردیش کرد استاد شد + تو سپس تر رفتهٔ ای کوردل + خود نبود از والدینت اعتبار
هم نبودت عبرت لیل و نهار + اللغات مفکر اندیشه مند گراو و ستیزنده المعنی تو اس دنیا کے ملیحون ا
معشوقون کو جو طبیب دل کے ہین دیکھ کیسے اپنے رنجورون کی پرسش کی طرف مائل ہوتے ہیں
اگر اپنے ننگ و نام سے بچتے ہین تو بہانہ کرتے ہین اور پیام بھیجتے ہین وہ یعنے عاشق معشوقون کے ملیح

باستیز زندہ نہین ہوتا بس کوئی معشوق وعاشق بنجیز نہین ہین تو بھی اچھی اچھی نادر داستانون کا جویا اور تلاشی
پھر قصہ عشقبازون کا کیون نہین پڑھتا تا اس زمانہ دراز مین یہ تیرا گوشت خشک ترک جوش کا نہ کرتا تونے
عمر دادودادوری اسکی دیکھی ہو مگر اب تو نادیدون سے زیادہ تر بھولا ہوا ہو خوب جان لے جسنے شاگردی
کی استاد ہوا اور تو تو اے کور سرکش نہایت ہی پیچھے ہٹا ہوا ہو تجھکو خود اپنے والدین پر اعتبار ہنوا دیکھ
ادم نے اسکی شاگردی سے کیسا رتبہ پایا کہ فرشتون کے استاد ہوے جیسا کہ قرآن مجید مین ہو وعلم
م الاسماء کلھا اور سکھا لے آدم کو نام ہر شے کے نہ تجھکو رات دن سے جنمین پیدا ہوا عبرت ہوئی کہ کیسا
تغیر تبدل روزمرہ رہتا ہو

پوچھنا ایک عارف کا کشیش سے کہ تو بڑا ہو یا تیری ڈاڑھی

لہ عارفی پرسید زان پیر کشیش + کہ تو اے خواجہ مسن تر یا کہ ریش + گفت نے من پیش از ان زائیدہ ام + بس بے ریشی
از ادیدہ ام + گفت ریشت شد سفید از حال گشت + خوے زشت تو نگردید ست دشت + او پس از تو زاد
و بگذرید + تو چنین خشکی ز سوداے ثرید + تو بدان رنگے کہ اول زادہ + یک قدم زان پیشتر ننہادہ + دوغ ترشی
نان در معدنے + تو نگردی ز مخلص روغنے + ہم خمیرے خمر الطینت درے + گرچہ عمرے در تنور آذرے +
ن حشیشے پا بگل در ہشتہ + گرچہ از باد و ہوا سرگشتہ + ہمچو قوم موسے اندر حر تیہ + ماندہ چل سال بر جا
ے سفیہ + میدوی ہر روز تا شب در ولہ + خویش را بینی در اول مرحلہ + نگذری زین بعد سیصد سالہ تو + تا کہ داری
ق این گوسالہ تو + تا خیال عجل از جان شان نرفت + بد برایشان تیہ چون گرداب تفت + غیر آن عجلے
د ما بیدہ + بے نہایت لطف و رحمت دیدہ + گاو طبعی زان نکوئیہاے زفت + از دلت در عشق این گوسالہ
ت + باے اکنون تو ز ہر جزوت بپرس + صد زبان دارند این اجزاے خرس + ذکر نعمتہاے رزاق
ان + کہ نہان شد او در اوراق زبان + روز شب افسانہ جویاے تو چست + جزو جزو تو فسانہ گوے تست
د جزوت تا برستہ است از عدم + چند شادی دیدہ اند و چند غم + اللغات کشیش بروزن حریص و پیشوا
لم و زاہد ترسایان و شت بالفتح خوب و خوش ثرید روٹی کے ٹکڑے جو شوربا مین پکائین خرس جمع
س گنگ سفیہ احمق المعنی ایک عارف نے ایک بوڑھے کشیش سے پوچھا کہ اے خواجہ تو عمر مین زیادہ
یا تیری داڑھی کہا نہین مین ڈاڑھی سے پہلے پیدا ہوا ہون مین نے اس جہان کو بے ڈاڑھی کے
ت دیکھا ہو کہا ڈاڑھی تو سفید ہو کے اپنے حال سے بدل گئی لیکن خوے بد تیری خوب و خوش نہوئی ڈاڑھی
سے پیچھے پیدا ہوئی اور تجھسے بڑھ گئی تو ویسے ہی سوداے ثرید سے خشک رہا تو اسی پہلے رنگ پر ہی جسپر
ا ہوا تھا تو نے اس سے بڑھ کے ایک قدم نہ رکھا تو وہی کھٹا میٹھا اپنے معدن مین ہو تو اس سے

چوٹ کے روغن نہوا تو ایسے ہی خمیر یعنے کچا کچی طینت والا ہی اگرچہ ایک عمر سے آگ کے تنور مین پڑا ہی اسلیے
آتش پرست ہی تو ایک اونے گماس ہی جب تو پاؤن مٹی مین ڈالے ہوئے ہی اگرچہ ہوا کے سبب سے
سر تیرا ہلتا ڈلتا ہی تیرا حال قوم موسے کا سا ہی کہ چالیس برس گرمی تیہ مین اے بیوقوف جا رہا ہی جیسے
بنی اسرائیل چالیس برس تیہ مین قید رہے تھے اور جیسے وہ صبح سے رات تک اُس جنگل مین دوڑتے تھے
دیوانگی سے اور اپنکو اول ہی منزل مین پاتے تھے ایسے ہی تیرا حال ہی کہ گھوم گھام اسی حال مین ہی تجھے
اور خدا سے سیکڑون برس کا بعد و دوری ہی جبتک تجھکو عشق اس گوسالہ کا ہی قوم موسے کے دل مین بھی عشق
گوسالہ کا تھا جبتک یہ عشق انکے دل سے نگیا تب تک وہ تیہ اُنپر ایک گرداب تفت ہی رہا گرداب اس سبب سے
کہ گرداب مین بھی آدمی گھومتا رہتا ہی نکل نہین سکتا یہ بھی تیہ سے نکل نہین سکتے تھے خیال نہین کرتا کہ سوا ے
گوسالے کے یہ بھی تونے اُسی سے پایا ہی بے نہایت لطف و بیحد رحمتین اُسکی تونے دیکھی ہین تو وہ گاو طبع ہی جو
خشک و تر سبکو چر جاے وہ سب نیکیان موٹی موٹی اُسکی تیرے دل سے گوسالہ کے عشق مین خرد مرد ہوگئین لیکن
نہین اب تو اپنے جزو جزو سے اُن نیکیون کو پوچھ کہ یہ تیرے اجزا جو بظاہر گونگے اور بیزبان ہین سیکڑون
زبانین اُنکے بیان کی رکھتے ہین ذکر نعمتون رزاق کا کہ وہ زبان کے ورقون مین چھپا ہی و نمات بڑی جستی کے
ساتھ تیرے افسانہ کا جویان ہی اور جزو جزو تیرا اُسکا افسانہ گو ہی یہ جزو جزو تیرا جب سے کہ عدم سے پیدا ہوا
ہی اُسنے کتنی ہی شادیان دیکھین ہین اور کتنے ہی غم قولہ زانکہ بے لذت نروید ہیچ جزو + بلکہ لاغر گردد از ہر رنج جزو +
جزو ماند و آنخوشی از یاد رفت + بل نرفت آن خفیہ شد از پنج و ہفت + ہمچو تابستان کہ از روے پنبہ زاد + ماند
پنبہ رفت تابستان زیاد + یا مثال یخ کز آید از شتا + شد شتا پنہان و آن یخ پیش ما + ہست آن یخ ازصعوبت
یادگار + یادگار صیف در روے از ثمار + ہمچنین ہر جزو جزوت اے فتا + ورثنت از نعمتے گوید ثنا + چون زنے کہ بست
فرزندش بود + ہر یکے حاکے حال خوش بود + حمل نبود بے زمستی بے زلاغ + بے بہارے کے شود زاینده
باغ + حاملان و بچگانش در کنار + شد دلیل عشقبازے بہار + ہر درختے در رضاع کودکان + ہمچو مریم حامل
از شاہ نہان + گرچہ در آب آتشے پوشیدہ شد + صد ہزاران کف برو جوشیدہ شد + گرچہ دریا سخت پنہان
می تند + کف بدہ انگشت اشارت میکند + ہمچنین اجزاے مستان وصال + حامل از تمثالہاے حال و قال +
در جمال حال وا ماندہ دہان + چشم غائب ماندہ از نقش چنان + آن موالید از رہ این چار نیست + لاجرم
منظور این ابصار نیست + اللغات پنج مراد پنج حواس ظاہر باصرہ سامعہ شامہ ذائقہ لامسہ یا پنج حواس
باطن حس مشترک حافظہ مدرکہ متفکرہ واہمہ سے ہفت عبارت ہفت اعضا باطنی سے جو دل و دماغ
و جگر اور تلی اور معدہ اور پھیپھڑہ اور گردہ یا پتہ ہی یا ظاہری سے کہ چشم و گوش اور سینہ اور پشت اور ہاتھ

ور پاؤن اور سر مین شتا جاڑا صیف گرمی تمثال صورت موالید مراد موالید ثلاثہ سے کہ وہ نباتات حیوانات
اداات ہین المعنی اوپر جو فرمایا ہی کہ تیرے جزو جزو نے جب سے کہ عدم سے موجود ہوا ہی کتنی ہی شادیان
یکھی ہین اور کتنے ہی غم اس سبب سے ہی کہ کوئی جزو بے لذت کے نہین پیدا ہوتا ہو ابتدا ہر ایک کی
ت سے ہی بلکہ اگر کچھ بھی نہو تو وہ جزو ہی لاغر وضعیف ہو جائے ہان یہ ضرور ہی کہ جزو تو رہجاتا ہی اور وہ
ی بھول جاتی ہی یاد نہین رہتی بلکہ وہ بھی یاد سے نہین گئی اُس پنج حواس اور منفعت اعضا سے چھپ گئی
ہے تابستان کہ اُسمین پنبہ پیدا ہوتی ہو پھر پنبہ تو رہجاتی ہو اور تابستان یاد نہین رہتا یا جیسے یخ کہ شتا
ے پیدا ہوتا ہی اب وہ شتا تو چھپ گیا اور یخ ہمارے پاس موجود ہی اور نشان اُن سختیون کا جو زمان
باری مین اُٹھائے ہین اور نیز یادگار صیف کا جسمین ہر قسم کے میوے ہوتے ہین لسبب میوون کے
ہذا ہر جزو جزو تیرے تن کا الفتا تیرے تن مین اُنکی نعمت کی حمد وثنا کرتا ہی مثلاً کوئی عورت جسکے بیس
ند ہون تو ہر ایک اپنے حال خوش کی نقل وحکایت جدا کریگا دیکھو گل کو کہ بدون مستی اور بغیر لاغ کے
ن ہوتا اور باغ کی مستی ولاغ بہار ہی اسی سے مست ہوکے زائیدہ ہوتا ہی کہ کوئی درخت حامل ہین
، ادہ گل ومیوہ سے بھرے ہوے کوئی بچے گود مین لیے ہوے ہین اور یہ وہ جنمین میوے لگے
پھول کھلے ہین بس یہی دلیل عشقبازی بہار کی ہی ہر درخت اُس سے ایسا ہوتا ہی جیسے بچے شیرخوار
عال مین اور جیسے مریم حامل شاہ نہان سے کہ وہ روح القدس تھے اور یہان شاہ نہان بہار ہی جس سے
ن کا یہ حال ہی آیسے ہی آب مین ایک آگ اگرچہ پوشیدہ ہی مگر لاکھون کف اُسپر جوش کیے ہوے
آب اگرچہ دریا بہت ہی چھپا چھپا کے اُسپر پورتا منہ ڈھکتا ہی لیکن کف کب چھپنے دیتا ہی وہ تو دسون
ون کے اشارے سے بتارہا ہی اور ظاہر کرتا ہی بس ایسے ہی اجزا مستان وصال کے حامل ہین حال
ن کی صورتون سے اور وہ صورتین حال کی ایسی باجمال کہ جنکے دیکھنے سے دیکھنے والون کے حیرت سے
چھلے رہگئے اور آنکھین ان نقشون کو دیکھکے غائب ہوگئین کہ اب اور کو دیکھتی ہی نہین اور وجہ نہ دیکھنے
ہ کہ وہ موالید حالیہ اُن چارپاے عناصر اربعہ کی راہ سے نہین ہین یعنے اُنسے پیدا نہین ہین بلکہ نوری
م اُنکی ابصار کے منظور نہین ہین اور اُنکے ابصار سے غائب ہین قولہ آن موالید از تجلی زادہ اند +
مستور پردہ سادہ اند + زادہ گفتیم وحقیقت زاد نیست + این عبارت جز پے ارشاد نیست + ہین
ش تا نگوید شاہ قل + بلبلے مفروش با این جنس گل + این گل گویاست پر جوش وخروش + بلبلا
زبان کن باش گوش + ہر دو کون تمثال پاکیزہ مثال + شاہد عدلند بر سر وصال + ہر دو کون سر
ن مرتضے + شاہد احیا وحشر ما مضے + ہمچو یخ کاندر تموز مستجد + ہر دم افسانہ زمستان میکند + ذکر آن

کہ در وقت شتا + میکند افسانۂ لطف صبا + قصۂ
ارباح سرد زمہریر + اندران ایام وازمان عسیر + باچو آن میوہ
دور تبسمہاے شمس + وان عروسان چمن را لمس وطمس + خاک رفت وماند جزوت یادگار + یاازدوا پس
یاخود یاد آر + چون فرد گیر وغمت گر جستیے + زاندم نومیدکن وا جستیے گفتیش اے غصۂ منکر بحال + را تبہ
افنا مہارازان کمال + ہردمت گرنے بہار وخرمیست + ہمچو چاش گل تنت انبار چیست + چاش گل تن
فکر تو ہمچون گلاب + منکر گل شد گلاب اینست عجاب + از کپے خوبان کفران کہ دریغ + برنجی خوبان بہار از مہر
سیغ + آن لجاج وکفر قانون کیست + وان سپاس وشکر منہاج نبیست + باکپے خوبان تتنکہا چہ کرد +
بانبی رویان تنسکہا چہ کرد + درعمارتہا سگانند وعقور + درخرابہاست گنج غرونور + گرنبودی این بزوغ اندر
خسوف + گم نکردی راہ چندین فیلسوف + زیرکان وموشگافان دہی + دیدہ بر خرطوم داغ الٰہی + اللغات
مستجد ماخوذہی جدید سے عسیر سخت لمس چھونا ہاتھ سے یاکسی عضو سے طمس ناپدید کرنا اور اصطلاح صوفیہ
مین چلاجانا رسوم وعادات کا بالکلیہ صفات خداتعالے مین اور آہستہ آہستہ منتہاے مرتبہ کو پہونچنا
چاش خرمن ازکاہ پاک کردہ کپی لکات عربی وباے فارسی ہمیون تمنسک بروزن تمسک خداپرستی عقور
سگ گزندہ بزوغ فروغہا دہی ریزگی المعنی دہ موآید چوان عناصر سے جدا ہین تجلی سے پیدا ہین اسی سبب
دہ پردہ سادہ کے مستور ہین کہ ان چارون کا نقش ونگار اس پردہ مین نہین ہو مولانا فرماتے ہینے انکو
زادہ کہا اور بحقیقہ دہ زادہ نہین بس یہ ہمارا زادہ کہنا صرف بیان ورہنمائی کیواسطے ہو کہ آخر کچھ تو کہین اب
کہتے ہین کہ خبردار خاموش ہوجا جبتک شاہ تجھکو نہ کہے کہ قل یعنے کہ تب تک خاموش ہی رہ تو ایسے گل کے
ساتھ بلبل ہن مت جتا اے شور وفغان یہ گل خود گویا پر جوش وخروش ہو تو اے بلبل زبان کو ترک کر
اے گویاست ہن کان بنا اور اسکے جوش وخروش کو سن اب دوسری بات ہو کہ یہ دونون جہان کہ
ایک صورت پاکیزہ پیکر ہین دو گواہ عادل ہین بھید وصال پر کہ ضرور اسی سے وصال ہوگا پھر فرماتے ہین
کہ یہ دونون ایک سر لطیف اپنے پیدا ہین اور گواہ زندہ کرنے اور انکے جمع کرنے کے جو گذرگئے ہین جیسے بخ
کہ شدت گرما مین ہروقت نیا نیا قصہ زمستان کا کرتا ہو اور اسکو یاد دلاتا ہو اور تو گران ٹھنڈی ٹھنڈی
ہوا کون زمہریر کا جو ان ایام وسخت زمانون مین چلتے ہین کرتا ہو یا مثل ان آدمیون کے کہ شتا مین قصہ
لطیف صبا کا کہتے ہین کہ صبا ہمسے ایسی بلطف پیش آئی جس سے ہم پھٹے اور بالیدہ ہوے اور قصہ
اور تبسمون آفتاب کا کہ اسکے طلوع سے یہ فیض پایا اور لمس وطمس اسکا نسبت عروسون چمن کے لئے
انکو مس کرنا اور چھونا اور ابتداے انتہا رتبہ کو پہونچادینا جو خامی وپختگی ہی جسوقت کہ غم تجھکو گھیرے اسوقت
اگر تو ڈھونڈھتا اور جستجو کرتا تو اسدم نومیدکن سے چھوٹ جاتا اس غم سے کہتا کہ اے غم منکر حال کے

کیسے کیسے کمال کے ساتھ اُسکے انعامون سے تونے راتبے پائے ہین تجھکو تو ہردم بہار و خرمی ہی رہی اگر نہین ہی
تو تیرا تن انبار گل کی طرح تازہ و شاداب کیون ہی تن تیرا ایسا ہی جیسے انبار گل اور فکر تیری مثل گلاب کہ اُسی
گل کا عرق ہی پھر منکر گل کا ہوتا ہی یہ تجھسے بڑے تعجب کی بات ہی جو لوگ کہ بد رکیسی عادت رکھتے ہین
وہ کفران کے باشندہ اُنسے دریغ و افسوس کریعنے کنارہ کر اور جو نبی خو ہین اُنپر محبت کا بادل برسا جو
عبارت نہایت محبت سے ہی عادت و قاعدہ کپی کا کیا ہی لجاجت و کفر اور راہ نبی کی کیا ہی شکر و سپاس
دنے دیکھا نہین کپی خویونکے ساتھ تہتک و رسوائی نے کیا کیا اور نبی رویون کے ساتھ خدا پرستی نے کیا کیا
وب جانلے آبادیون مین کتے ہین اور کتے بھی پرانے گزندے اور خرابیون مین خزانے ہین اور روشنی
نور آبادیسی مراد ظاہر آراستہ پیراستہ ہونا خرابی سے عبارت ظاہر خراب خستہ ہونا اور اگر یہ فروغ ورد شنیان
سوف مین نہوتین تو سیکڑون فیلسوف جو گمراہ ہوے کیون ہوتے ظاہر کی خواری خرابی اُنکی جو بمنزلہ خسوف
قی دیکھ لی اور حقیر جانا اُسی سبب سے جو بڑے زیرک و موشگاف تھے زیرکی کے سبب سے اپنے بڑے
بڑے ناکو نیر جو مثل خرطوم کے تھین داغ الٰہی کے دیکھے

قصہ فقیر روزی طلب بے کسب کا اور قبول ہونا دعا کا

لہ آن یکے بیچارۂ مفلس ز درد + کو ز بیچیزی ہزاران زخم خورد + لابہ کردی در نماز و در دعا + کاے خداوند
سبان رعا + بے ز جہدے آفریدے مر مرا + بے فن من روزیم دہ زین سرا + پنج گوہر دادیم در درج سر + پنج
ں دیگرے ہم مستتر + لا یعد این داد و لا یحصے ز تو + من کلیلم از بیانش شرم رو + چونکہ در خلاقیم تنہا توئی + کار
اقیم ہم کن مستوی + سالہا ز داین دعا بسیار شد + عاقبت زاری او برکار شد + ہمچو آن شخصے کہ روزی حلال +
خدا میخواست بے کسب کلال + گاو آوردش سعادت عاقبت + دور داؤد ولدنے معدلت + آن متیم نیز از ہما
د + ہم ز میدان اجابت کور بود + گاہ بدظن میشدی اندر دعا + از پئے تاخیر پاداش جزا + باز ارجاے
اوند کریم + در دلش بشارگشتی و زعیم + چون شدی نومید در جہد و کلال + از جناب حق شنیدی کہ تعال +
ض ست و رافع ست این کردگار + بے از این دو بر نیاید ہیچکار + خفض ارضی بین و رفع آسمان + بے از این
یست دوران آنش الفلان خفض و رفع این زمین نوعد گر + نیم سالے خشک نیمے سبز و تر + خفض رفع روزگار
ب + نوع دیگر نیم روز و نیم شب + خفض و رفع این مزاج متمزج + گاہ صحت گاہ رنجور سے منتج + اللغات
بکسر گاف گوسفند و گاو کلیل سست و گنگ و خیرہ کلال ماندگی اعضا و خیرگی و کندی متیم مشتاق
ر دمندار جا امیدہ لانا بشار بشارت دہندہ زعیم کفیل و وکیل و ضامن تعال بیا خافض فرو انداز ندہ
ع بلند کنندہ منتج بانگ و نالہ کشندہ المعنی ایک بیچارہ مفلس دکھ کا مارا بیچیزی و تہیدستی

ے بزار زخم خوردہ دعا و نماز مین خوشامد و زاری کیا کرتا تھا کہ اے خداوندا اس گلہ مخلوق کے او نگہباز
تو نے مجکو بے میری کوشش کے پیدا کیا اب بدون میرے فن و ہنر کے اس دنیا سے روزی بھی مجھکو دے
۔۔ شگ۔ تو نا ہر تو نے میرے سر کے ڈبہ مین رکھے کہ وہ پنج حواس ظاہری ہین باصرہ سامعہ شامہ ذائقہ لامسہ
۔۔ پنج باطنی مجکو دیے کہ وہ حس مشترک اور حافظ اور مدرکہ اور متصرفہ اور خیال ہی کہ یہ داد و عطا تیری گنتی
۔۔ میرے مین نہین آتی جسکے بیان سے مین خیرہ و گنگ ہو رہا ہون اور شرماتا ہون مگر جو کہ میری خلاقی مین تنہا تو ہی
ہی دئی شریک نہین تو میری رزاقی کا کام بھی تو ہی راست و درست کردے القصہ برسون اس قسم کی دعا اُسنے
۔ت کی آخر زاری سکی کارگر ہوئی مثل اُس شخص کے کہ بے کسب و کلال کے روزی حلال خدا تعالے سے
۔۔ تھا آخر گائے اسکے واسطے سعادت لائی اور یہ کیفیت زمانہ حضرت داؤد لدنی معدلت مین گذری ہی کہ
۔ اسکا اگلے دفتر مین مذکور ہوا لدنی معدلت یہ کہ علم لدنی سے اُنکی معدلت تھی اُس دردمندنے بھی بڑی
زاریان کین اور میدان اجابت سے گیند بھی لیگیا کبھی بسبب تاخیر بدلہ او رجزا کے دعا کرنے مین بدگمان بھی
ہو جاتا تھا پھر خداوند کریم اسکو امید دلاتا تھا اور اُسکے دل مین خوشخبری ڈالکے کفیل و وکیل ہوتا تھا جب یہ جہد
۔۔ مین نا امید ہو جاتا تھا تو جناب حق سے تعال سنتا تھا کہ آ نا امید مت ہو اب مقولے اُنکے ہین کہ یہ کردگار خفض
بھی ہی یعنے فروانداز ندہ اور رافع بھی اے برداز ندہ اور بدون ان دونون کے کوئی کام نہین نکلتا ہی زمین ۔
خفض کو دیکھ اور آسمان کی رفع کو اے فلان کہ بدون ان دونون کے گردش اُنکی نہین ہی زمین کا خفض و رفع
دوسری قسم کا ہی کہ سال بھر مین نصف خشک اور نصف سبز و تر او خفض و رفع زمانہ باکرب کا او رقسم کا
نصف روز اور نصف شب کہ اول مین ترفع ہی اور آخر مین تنزل اور جو رفع اور تنزل ستارون سے مراد ہی
خفض و رفع جو مزاج ممتزج ہین کبھی صحت اور کبھی رنجوری جسمین بانگ و نالہ ہوتا ہی **قولہ** ہمچنین دان جملہ احوال
جہان + قحط و خصب و جنگ و صلح و افتنان + این جہان با این دو پر اندر ہواست + زین دو جانہا موطن
خوف و رجاست + تا جہان لرزان بود مانند برگ + در شمال و در سموم بعث و مرگ + تا خم یکرنگی عیسے ما بشکند
نرخ خم صد رنگ را + کان جہان ہمچون نمکزار آمدہ است + ہرچہ آنجا رفت بے تلوین شدہ است + بنگر
کہ خاک این خلق رنگارنگ را + میکند یکرنگ اندر گورہا + این نمکزار جسوم ظاہرست + خود نمکزار معانی
دیگرست + این نمکزار معانی معنویست + از ازل آن تا ابد اندر نویست + این نوی را کہنگی ضدش بود
وان نوے بے ضد و ند ست و عدد + آنچنان کز نور روے مصطفے + صد ہزاران نوع ظلمت شد ضیا +
بہود و مشرک و ترسا و مغ + جملگی یکرنگ شد زان الپ الغ + صد ہزاران سایہ کوتاہ و دراز + شد یکے در نور
آن خورشید باز + نے درازی ماند نے کوتہ نہ پہن + گونہ گونہ سایہ در خورشید رہن + لیک یکرنگی کہ اندر محشر است

بر بد و بر نیک کشف و ظاہرست + کہ معانی آنجہان صورت شود + نقشہا اندر خور خصلت شود + گردد آنگہ فکر نقش نامہا + این بطانہ روے کار جامہا + اینہمہ سرہا مثال گاو بیس + دوک نطق اندر ملل باریک ریس + نوبت صدرنگیست وصد دلے + عالم یکرنگ کے گردد جلی + **اللغات** خصب بالکسر فراخ عیشی و بسیاری گیاہ اقتنان فتنہ مین پڑنا الپ لنع دلیر و بزرگ بطانہ بکسر استر قبا وغیرہ و اندرون شکم و سینہ و ارادۂ باطن و دوست دلی بیس مرض برص باریک ریسیدن بغور تمام دار سیدن اور بھتوڑا بھتوڑا بخوبی انجام دینا المعنی یعنے ایسے ہی سارے جہان کا حال جان لے کیا قحط و خوش عیشی اور کیا جنگ و صلح اور کیا افتنان یعنے فتنہ مین پڑنا بس یہ اٹھین دونون پرون سے جو باہم خلاف ہین یہ جہان اڑ رہا ہو اور انھین دونون سے جانون مین خوف و رجا پیدا ہو اور مطلب اس سے یہ ہو کہ جہان پتہ کی طرح لرزتا کانپتا ہے نہ اگر شمال یعنے ہوا بہار کی ہو تو سموم بھی ہو سموم ہوا زہریلی اور پیدا بھی ہوتا ہو اور مرتا بھی ہو جبتک کہ خم یکرنگی ہمارے عیسے کا جو خدا تعالے ہو ہمارا زندہ کرنے والا اسکے دون رنگ والے خم کے نرخ کو نہ توڑدے کسواسطے کہ وہ جہان ایک نمکزار ہو جو کوئی وہان گیا رنگو نسے چھوٹ کے یکرنگ ہو گیا اگر تجکو اسمین شک ہو تو خاک ہی کو دیکھ لے کیسے مخلوق رنگارنگ کو جب قبرون مین جاتے ہین تو یکرنگ کردیتی ہو یہ قبرین تو نمکزار ظاہری جسمون کی ہین اور نمکزار معانی کا دوسرا ہو اور یہ نمکزار معانی کا معنوی ہو کہ ازل سے ابدتک تازگی اور نوی مین ہو اسکو کہنگی نہین یہ نوی دنیا کی ہو کہ جسکی ضد کہنگی ہو اور وہ نوی ایسی جسکی نہ ضد نہ ند نہ شمار اور گنتی جیسے کہ نور روے مبارک مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے لاکھون قسم کی ظلمتین نور و ضیا ہوگئین اور وہ یہ کہ جہود و ترسا و مغ سب اُن دلیر بزرگ سے یکرنگ ہوگئے لاکھون سائے چھوٹے بڑے اُس خورشید کے نور مین ایک ہوگئے نہ کسی کی درازی رہی نہ کوتاہی نہ چوڑائی قسم قسم کے جتنے سائے تھے سب خورشید مین رہن ہوگئے لیکن وہ یکرنگی جو حشر مین ہوگی نیک و بد دونون پر کھلی ہو اور ظاہر ہو کہ جو معانی یعنے پوشیدہ باتین ہین اُس جہان مین سبکی صورت ہو جائیگی اور وہ سب نقش اپنی خصلت کے موافق ہو جائینگے یعنے اسوقت مین فکرین نقش نامونکی ہو جائینگی یعنے سبکی صورت ہو جائیگی جیسی فکر یہان کی ہو بد یا نیک سب کی ویسی ہی صورت ہوگی بالفعل تو یہ لبطانہ ہو اسے پوشیدہ جیسے قبا کا استر اور سینہ کی بات پھر یہ نقش روکار جامہ ہو جائینگے اسے ظاہر و باہر یہ سب سر مثل کبری گاے کے ہونگے جو اپنے نطق کے تکلہ سے باریک باریک مذہبون مین کات رہے ہین اور مذہب نکالتے ہین اور اب تو نوبت صدرنگی اور صد دلی کی ہو لہذا اُنپر عالم یکرنگ کب روشن ہوئے **قولہ** نوبت صدرنگیست روے شد نہان + این شبست و آفتاب اندر رہان + نوبت گرگ ست یوسف زیر چاہ +

نوبت قبطی ست فرعون ست شاہ + تا ز رزق بیدریغ خیرہ چند + آن سگانرا حصہ باشد روز چند + در درون بیشہ شیران منتظر + تا شود امر تعالوا منتشر + پس برون آیند آن شیران ز برج + بیحجاب حق نماید دخل و خرج + جوہر انسان بگیرد بر و بحر + پیش گاوان بسملان روز نحر + روز نحر رستخیز سہمناک + مومنان را عید و گاوان را ہلاک + جملہ مرغان آبے روز نحر + ہمچو کشتیہا روان بر روے بحر + تا کہ یہلک من ہلک عن بینہ + تا کہ ینجو من نجا و استیقنہ + تا کہ بازان جانب سلطان روند + تا کہ زاغان سوے گورستان روند + جیفہ و سرگین خشک و استخوان نقل زاغان آمدہ است اندر جہان + قند حکمت از کجا باغ از کجا + کرم سرگین از کجا زاغ از کجا + نیست لائق عز و نفس مردغر + نیست لائق مشک و عود و کون خر + چون غزا ندہد زنان را ہیچ دست + کے دہد آنکہ غزاے اکبرست + جز بنادر در تن زن رستمے + گشتہ باشد خفیہ ہمچون مریمے + آن چنان کاندر تن مردان زنان + خفیہ اند و مادہ از ضعف جنان + آنجہان صورت شود این مادگی + ہر کہ در مردی ندید آمادگی + روز عدل و عدل و داد اندر خورست + کفش زنان با کلاہ آن سرست + تا بمطلب در رسد ہر طالبے + تا بغرب خود رود ہر غاربے + نیست ہر مطلوب از طالب دریغ + جفت تابش شمس و جفت آب میغ ہست دنیا قہر خانہ کردگار + قہر بین چون قہر کردی اختیار + استخوان و موے مقہوران نگر + تیغ قہر افگندہ اندر بحر و بر + اللغات رہان گرو در ہن نحر بالفتح فتر کشتن غر بالکسر مرد غافل و ناآموزدہ کار المعنی یعنے باری تمد زنگی و صد دلیلی کی اور باری زنگیون روسیاہ کی ہی جس سے رومی سفید رو چھپ گئے اب یعنا شب کفر سے ہی روز نہین ہی اور آفتاب گرداب بھیڑیون کی باری ہی اور یوسف زیر چاہ ہین اور باری قبطیون کی جنکا فرعون پادشاہ ہی ایسا بُرا وقت ہی اسواسطے کہ چند خیرہ بیدریغ کے مکر سے اُن کتون کو بھی چند روز حصہ ملجاے ابھی شیر اُسکے بیشہ مین منتظر بیٹھے ہین کہ کب ہمکو حکم تعالوا منتشر کا ملے یعنے آؤ پھیل جاؤ بس جہان حکم تعالوا منتشر کا ملا سب شیر اپنے برج بیشہ سے نکل آئینگے اور اللہ تعالے حجاب اُنکی آمدنی اور خرچ کا اٹھالیگا سارے خزانے زمین کے کھلجائینگے اور ذات انسان کی بحر و بر دونون کو لے لیگی اور قربانی و نحر کے روز گائین بسمل اُنکے سامنے پڑی ہونگی اور وہ روز نحر ایک روز قیامت سہمناک ہی کہ مومنون کے واسطے عید ہی اور گاؤن کے لیے ہلاک ہی اور اسی روز نحر مین سارے مرغ آبی کشتیون کے مانند روے بحر پر روان ہونگے مرغ آبی وہ جو قربانی سے معفو ہین تا مصداق اس آیت کا ہو لیہلک من ہلک عن بینۃ تا ہلاک کرے وہ اُسکو جسنے ہلاک کیا حجت کیسکو اور یہ عوض بڑے روشن کے ساتھ ہوگا اور نجات پاے وہ جسنے نجات دی اور یقین کیا اسدن کا اور اسواسطے کہ باز اپنے بادشاہ کے پاس جائین اور زاغ گورستان کیطرف تا مردار اور گوبر خشک و ہڈیان جو جہان مین زاغون کے واسطے نقل و گزک ہی کھائین بھلا قند حکمت کا

ن اور نماغ کہان اور گوبر کے کیڑے کہان اور باغ کہان جو مرد اور جبکا نفس غافل ہو اُسکے لائق عزت
با ہو کہان مشک وعود اور کہان گُون خرجب عورتون کو کبھی غزا حاصل ہی نہین ہوتی تو وہ غزا جو اکبر ہو
، حاصل ہو کبھی ایسا ہوا کہ کسی عورت کے تن مین کوئی رستم خفیہ ہوا ہو سو نادر کے جیسے مریم کے تن مین عیسے
السلام آیسے ہی مردونکے تنمین عورتین خفیہ ہین اور مادہ بسبب ضعف جان کے اُس جہان مین ایسی مادگی
عورت ہوجائیگی جنسے کہ اپنی زمان مردی مین آمادگی نہین دیکھی ہو وہ رستخیز ون عدل وداد کا ہو اور عدل بھی
لے لائق کفش جو ملک پاکی ہو اُس روز کلاہ اس سرکی ہو جنسے جسکے ماری ہو تو ہر طالب اپنے مطلب کو پہونچے
ہر ڈوبنے والا اپنے غرب کو جائے کوئی مطلوب کسی طالب سے جدا نہین ہو اگر تابش کا طالب ہو تو وہ آفتاب
ت ہو اور اگر آب کا تو وہ میغ کا جفت ہو گرم و سرد دونون موجود یہ دنیا قہرخانہ خدا تعالی کا ہو اگر اسمین
، قہر کیا ہو تو تو بھی ضرور قہر دیکھیگا تو بال و ہڈیان مقہورون کی دیکھ کیسے تیغ قہر نے بحر و بر مین ڈالے
ے ہین **قولہ** پر و بال مرغ بین بر گرد دام + شرح قہر حق کننده بے کلام + مرد او بر جاش خرپشتہ نشاند +
نہ گشت خرپشتہ نماند + ہر کسے را جفت کردہ عدل حق + پیل را با پیل بق را جنس بق + مونس احمد مجلس
+ مونس بوجہل عتبہ و ذوالخمار + کعبۂ جبریل و جانہا سدرۂ + کعبۂ عبد البطن شد سفرۂ + قبلۂ عارف بود
مال + قبلۂ عقل مفلسف شد خیال + قبلۂ زاہد بود یزدان بر + قبلۂ طامع بود ہمیان زر + قبلۂ مردان حق
یک + قبلۂ نا اہل جہل مردہ ریگ + قبلۂ معنی وران صبر و درنگ + قبلۂ صورت پرستان نقش سنگ +
ن نشینان ذوالمنن + قبلۂ ظاہر پرستان روے زن + قبلۂ عاشق حق آمد اے پسر + قبلۂ باطل طبیعت پست
+ قبلۂ فرعون دنیا سربسر + قبلۂ خر بندہ چہ بود کون خر + ہمچنین برشمر تازہ کہن + ور ملولے رو تو کار خویش
ن ما از کاس زرین شد عقار + وان سگان را آب تتماج از تغار + لائق آنکہ بدو خود دادہ ایم + در خور
فرستادہ ایم + عاشق نان ساختیم آن خواجہ را + سیر از جان ساختیم این راچرا + زانکہ آنرا عاشق
یم + جان این را است جانان کردہ ایم + چون بجوے خوش خوشی و خرمی + پس چرا از خورد د خویت
دگی خوش آیدت چادر بگیر + رستمے خوش آیدت خنجر بگیر + این سخن پایان ندارد آن فقیر + گشتہ
تاب در ویشے عقیر + **اللغات** بق پشہ عَتَبہ بالفتح نام مرد ذوالخمار نام مرد کاہن و مشعبد
پڑا لتا تھا عقار آب و زمین زراعت و متاع و اسباب و خرما بن عقیر نازانیدہ و ناامید
غ کے پر باز و دیکھ کیسے جال کے گرد پڑے شرح قہر حق کی کر رہے ہین بیشک اب یہ دام والا
اُسکی جگہ اونچے ٹیلہ پر کر کے اُس جگہ اُسکو بٹھایا اور جب وہ ٹیلہ پر انا ہو گیا تو وہ بھی نہ رہا
حق نے جفت کیا ہو پیل کو پیل کے ساتھ مچھر کو مچھر کے ساتھ مونس حضرت احمد کی مجلس مین

جو بیدار ہوتے تھے اور ابوجہل کے مونس عتبہ اور ذوالخمار تھے کعبہ جبریل اور جانونکا سدرہ ہی کعبہ بندہ شکم کا خوان ہی کعبہ عارف کا نور وصال اور قبلہ عقل کا مفلسف کا خیال قبلہ زاہد کا ہی یزدان نیکوکار اور قبلہ لالچیون کا ہمیان زر کی جو مرد حق کے ہین انکا قبلہ اعمال نیک ہین اور ناہلون کا قبلہ جبل مردہ ریگ اے ناچیز حقیر معنی و انکا قبلہ صبر و درنگ ہی صورت پرستونکا قبلہ نقش سنگ باطن نشینونکا قبلہ ذوالمنن ہی ظاہر پرستون کا قبلہ روے زن قبلہ عاشق کا حق ہی اے پسر اور قبلہ باطل کا ابلیس ہی اے پدر قبلہ فرعون کا دنیا سر بسر اور قبلہ خور بندہ کا کیا ہی کون خرا ایسے ہی نئے پرانے سبکو گنے جا اور اس سے طول ہوتا ہی تو جا اپنا کام کر ہمارا رزق اللہ تعالے نے کاسہ زرین شاع سے کیا ہی اور کتونکا دھوون آش کا تغار سے اور فرمایا جو جسکے لائق ہی وہ ہمنے اسکو دیا ہی اور اسکے لائق اسکا رزق بھیجا ہی ایک خواجہ کو تو ہمنے عاشق نان کا کیا ہی اور ایک کو جان سے سیر کیا اور یہ کیون ایسا کیا ہی اس سبب سے کہ اسکو عاشق نان کا کر دیا کہ روٹی پر مرتا ہی اور اسکی جان کو مست جانان کا کیا کہ یہ اسپر فدا ہی بس ہر گاہ کہ خوے خوش مین خوشی و خرمی ہی پھر کیون اپنی خورش اور خوے خوش سے بھاگتا ہی اگر تجھکو مادہ مین خوش آئے تو چادر لے اور رستمی اچھی معلوم ہو تو خنجر پکڑ اب اس سخن کی تو کچھ انتہا نہین ہی کہانتک کہون اور وہ فقیر تاب درویشی سے ناامید ہو رہا ہی اسکا بیان کردن

خواب دیکھنا فقیر کا اور نشان دینا ہاتف کا اسکو ساتھ گنجنامہ کے

قولہ زیدہ در خواب او شبے و خواب کو + واقعہ بیخواب صوفی راست خو + ہاتفے گفتش کہ اے دیدہ تعب + رقعہ از پیش وراقان طلب + خفیہ زان وراق کت ہمسایہ است + سوے کاغذ پارہاش آور تو دست + رقعہ تشکلش چنان رنگش چنین + پس بخوان آنرا بخلوت اے حزین + چون بدزدی آن ز وراق اے پسر پس برون رو زانبہی شور و شر + تو بخوان آنرا بخود در خلوتے + ہین مجو در خواندن آنرا شرکتے + ور شود آن فاش ہین غمگین مشو + کہ نیابد غیر تو زان نیم جو + ور شود آن دیر ہین زنہار تو + ورد خود کن دمبدم لا تقنطوا + این بگفت دوست خود و انہر وہ ور + بر دل او زد کہ رو رحمت ببر + چون بخویش آمد ز غیبت آن جوان + می نگنجد از فرح اندر جہان زہرہ او بر دریدے از قلق + گر نبودی عون رفق و لطف حق + یک فرح آن کز پس ششصد حجاب + گوش او بشنید از حضرت خطاب + یک فرح آن کز سوال آمد خلاص + خواہد ش حاصل شدن آن گنج خاص از حجب چون حس سمعش در گذشت + شد سر افراز و ز گردون بر گذشت + کے بود کان حس چشمش ز اعتبار ز آن حجاب غیب ہم یابد گذار + چون گذارہ شد حواسش از حجاب + پس پیاپے گرددش دید و خطاب + اللغات واقعہ خواب و جنگ و حادثہ و حال وراق کاغذ برندہ قلق بیقراری و بے آرامی المعنی فرماتے ہین اس فقیر نے

ے رات خواب مین دیکھا پھر فرماتے ہین وہ خواب ہی کہان تھے ایک حال بخواب تھا ازبسکہ صوفی بھی رہتے
ایک ہاتف نے اُس سے کہا کہ اے تعب دیدہ تو ایک رقعہ ذرا تو نسے ڈھونڈھ اور وہ وراق جو تیرا ہمسایہ ہ
ں سے چھپا کر اُسکے جو کاغذ پارے ہین انمین ہاتھ ڈال ایک رقعہ اُسمین ایسی شکل اور ایسے رنگ کا ہو اُسکو
ے خزین تنہائی مین لیجا کے پڑھا ورجب تو اے پسر وہ رقعہ اُس سے چرا ے تو اُسکو شور وشر کی انبوہی سے
ے لیجا اور تو آپ ہی اُسکو خلوت مین بلا شرکت کسی غیر کے پڑھ اور اگر فاش ہو جاے تو کچھ غم مت کر
، کہ اسمین سے تیرے سوا کوئی کچھ بھی نہین پائیگا اور اگر اُسمین دیر ہو تب بھی خبر دار ہو تو دمبدم اپنا ورد
طلبی رکھنا بس ہاتف نے یہ کہکے اپنا ہاتھ اُسکے دل پر مارا اور کہا جا رحمت خدا کی حاصل کر جب وہ
ن غیبت سے اپنے آپ مین آیا تو مارے خوشی کے جہان مین نہین سماتا تھا ایسا کہ اگر نرمی ولطف
کی مدد نہ کرتا تو کلیجہ اُسکا خوشی کی بیقراری سے پھٹ جاتا ایک خوشی تو یہ تھی کہ نو سو پردون کے پیچھے
جو مراد کثرت سے ہو اُسکے کانون نے اُس حضرت پاک سے خطاب سُنا ایک خوشی یہ کہ سوال کے
ں ہوا اسلیے کہ وہ گنج خاص اُسکو حاصل ہو گا آب اس خیال سے کہ جب اُسکے سمع کی حس حجابون سے
ن اور سرفراز ہو کے گردونسے بڑھگئی تو کب ایسا ہو کہ حس چشم کی بھی حجاب غیب سے گذر جائے اور
خطاب حاصل ہوا ہی رویت بھی حاصل ہو اسواسطے کہ جہان جسکے حواس حجاب سے پار ہوے
سکے لیے پیاپے دید ہی اور خطاب ہی **قولہ** چون سیاہ زنگ پنہان شد زروم + تیغ زد خورشید و پیدا شد
ہ یک فرح آن کہ نشد ردش دعا + عاقبت آمد اجابت مرورا + جانب دکان وراق آمد او + دست
و بمشق از سو بسو + پیش چشمش آمد آن مکتوب زود + باعلاماتیکہ ہاتف گفتہ بود + در بغل زد گفت
یر باد + این زمان وا میرسم اے اوستاد + رفت کنج خلوتے آنرا بخواند + وز تحیر والہ و حیران بماند +
سان گنجنامہ بے بہا + چون فتادہ ماند اندر عشقہا + باز اندر خاطرش این فکر جست + گر پے ہر چیز یزدان
ست + کے گذارد حافظ اندر اکتناف + کہ کسے چیزے رباید از گزاف + گر بیابان پر شود زر و نقود +
ے حق چوے نتوان ربود + ور بخوانی صد صحف بے سکتۂ + بے تقدیر یادت نماند نکتۂ + ور کنی خدمت
یک کتیب + علمہاے نادرہ یابی زجیب + شد زجیب آن کف موسے ضوفشان + کان فزون آمد
مان + کانچہ می جستی زچرخ بانہیب + سر برآوردہ است اے موسے زجیب + تابدانی کاسمانہاے
ست عکس مدرکات آدمی + نے کہ اول دست یزدان مجید + از دو عالم پیشتر عقل آفرید + این سخن
ہالنست بس + کہ نباشد محرم عنقا مگس + باز سوے قصہ باز آئی پسر + قصۂ گنج وفقیر آور بسر + اللغات
ے پناہ پکڑنا سکتہ قرآن پڑھنے مین رکجانا المعنی زروم تجلیات الٰہی زنگ حجابات خورشید مراد ذات

الٰہی یعنی جب تجلیات الٰہی سے حجابات دور ہوئے بس خورشید نے ظہور کیا اور علم پیدا ہوے ایک خوشی اسکو
یہ تھی میری دعا رو نہوئی آخر اسکو قبول حاصل ہوئی بس وہ فقیر اس وراق کی دکان پر آیا اور ادھر ادھر
ہر طرف اُس مشتق کاغذون مین ہاتھ ڈالا فوراً وہ نوشتہ اسکی نظر پڑا انھین علامتون کے ساتھ جو ہاتف
نے بتائی تھین بس اسکو بغل مین مار کے کہا اے اُستاد خدا خیر کرے تو ابھی تھوڑی دیر مین مین آتا ہون
من بعد تنہائی مین جو اسکو لیجا کے پڑھا تو حیرت کے مارے دیوانہ ہوگیا اور حیران رہا کر ایسا گنجنامہ
بے بہا کیسے ان مشقون مین پڑا رہا پھر اسکے دل مین گذرا کہ ہر چیز کا خدا تعالی حافظ ہو کیسے کوئی لے سکتا
مثلاً ہر چیز اُس حافظ کی پناہ مین ہو وہ اپنی پناہ مین کب کسیکو چھوڑیگا کہ اُسمین سے کوئی کچھ لیجائے کہ اگر
تمام بیابان زر و نقود سے بھر جائے تو بے مرضی حق تعالے کے کوئی اُسمین سے کچھ نہین لیجا سکتا ایسے ہی
اگر تو سیکڑون صحیفے فر فر پڑھے اور کہین نہ رُکے اگر قدر نجا ہے تو ایک نکتہ بھی تجھکو یاد نہ رہے اور جو بندگی و خدمت
کرے اور ایک ہی کتاب پڑھے تو نادر نادر علم اپنی جیب تفکر سے حاصل کرے دیکھ تو اسی جیب سے
کف موسے کی ضو فشان ہوئی کہ بغل مین دبا کے نکالتے تھے تو ماہ آسمان سے بھی زیادہ روشن ہوتی تھی جو
چرخ یا نہیب سے ڈھونڈتے وہ موسے کی جیب سے سر کالتا تھا تو اسبات کو تو جانے کہ یہ آسمان بلند آدم
کے مدرکات کے عکس ہین اصل اُسکی مدرکات ہین کیا یہ بات نہین ہو کہ اللہ مجید نے اپنے دست قدرت
سے قبل دو جہان کے عقل کو پیدا کیا پھر کیسے عقل اصل نہو الحاصل خواہ ظاہر خواہ پوشیدہ اصلی بات یہی ہو
عنقا کے راز مگس نہین جان سکتے آپ فرماتے ہین کہ پھر قصہ کی طرف لوٹا اور اے پسر بیان گنج و فقیر
تمام کو پہونچا

تمامی قصہ فقیر

قولہ اندران رقعہ نوشتہ بود این + کہ برون شہر گنجے دان دفین + آن فلان قبہ کہ در روے مشہد ست
پشت او در شہر و رو در فدفد ست + پشت کن در قبہ رو در قبلہ آر + وانگہان از قوس تیرے در گذار + چو
فگندی تیر از قوس اے سعاد + بر کن آن موضع کہ تیرت او فتاد + پس کمانے سخت آورد آن فتا + تیر پرا
در صحن قضا + پس کلند آورد و بیل او شاد شاد + کند آن موضع کہ آن تیر او فتاد + کند شد ہم او وہم بیل و
خود ندید از گنج پنہانے اثر + ہمچنین ہر روز تیر انداختے + لیک جاے گنج می نشناختے + چونکہ این را پیشہ
کرد او بردوام + فجفجی افتاد اندر خاص و عام + ہر کسے در گفتگوے او فتاد + کاین چنین بازی بنا شد در
ہر کسے در گفتگوے فاسدے + ہر طرف بر خاستہ یک حاسدے **اللغات** قد قد بفتح ہر دو
صحرا و زمین ہموار فجفج و فجفجہ بہر دو جیم عربی وہ بات جو افواہ عام مین پڑے اور لطور اخفا کے آپس مین ہو

یا مین کرین نہاد بنیاد و خلقت **المعنی** اس رقعہ مین یہ لکہا تہا کہ شہر کے باہر ایک خزانہ مدفون ہے اور وہ فلان قبہ کہ اسمین مشہد ہے پشت اسکی شہر کیطرف اور رو اسکا جنگل کیجانب ہے وہان جا قبہ کیطرف پشت کر اور قبلہ کیطرف رو کر کے پہر ایک تیر کمان سے چہوڑ دے تو جہان تیر تیرا گرا ہے اسجگہ کو کہود تہہ خزانہ پاوے وہ جوان ایک کمان سخت لایا اور اس صحن فضا مین تیر اڑا پہر خوش خوش پہاوڑہ کسی لایا جہان تیر گرا تہا اسجگہ کو کہودا یہانتک کہ آپ بہی سست ہو گیا اور پہاوڑہ کسی بہی کند ہو گئی مگر گنج پنہان سے کچھ اثر نپایا یونہین ایسے ہی ہر روز تیر پہینکتا تہا لیکن خزانہ کی جگہ پہچان مین نہین آتی تہی جب اسنے اسکو روز کا اپنا پیشہ کر لیا کہ تیر پہینکنا اور کہودنا تو خاص و عام مین کہسر پہسر پڑ گئی ہر کوئی کہنے لگا کہ اسکی کوئی وجہ ہے کہیل کیسے کہا جائے اپنی حقیقت کا کہیل کسکی خلقت و بنیاد مین ہے تب ہر کوئی فاسد باتین کرنے لگا اور ہر طرف سے حاسد اٹہے

فاش ہونا خبر گنجنامہ کی اور سننا بادشاہ کا اور لے لینا اس سے

قولہ پس خبر کردند سلطانرا ازین + آن گروہے کش بدند اندر کمین + عرضہ کردند آن سخن را زیر دست + کان فلانے گنجنامہ یافتہ است + چون شنید ان شخص کان تا شہ رسید + جز کہ تسلیم و رضا چارہ ندید + پیش آن کا شکنجہ بیند زان قباد + رقعہ را آوردہ پیش او نہاد + گفت تا این رقعہ را یابیدہ ام + گنج نے و رنج بیحد دیدہ ام + خود نشد یکحبہ آن گنج آشکار + لیک پیچیدم بسے مانند مار + رفت مہے تا چنینم تلخکام + کہ زیان و سود این بر من حرام + بو کہ بختت بر کند زین کان غطا + اے شہ فیروز جنگ دژ کشا + مدت شش ماہ و افزون پادشاہ + تیر می انداخت بر میکند چاہ + ہر کجا سختہ کمانی بود چست + تیر می انداخت ہر سو گنج جست + غیر تشویش و غم و طامات نے + ہمچو عنقا نام فاش و ذات نے + چونکہ تعویق آمد اندر عرض و طول + شاہ شد دل سیر از ان گنج و ملول + جملہ صحرا گز گزان شہ چاہ کند + می ندید از گنج او جز ریشخند + **اللغات** زیر دست مغلوب و مخفی طامات لاف و گذاف صوفیان در اظہار کشف و کرامات خود تعویق منع ساختن و باز داشتن **المعنی** بعد اسکے بادشاہ کو اس معاملہ سے اُن لوگون نے جو اس گہات مین تہے خبر کی چنانچہ جو زیر دست بادشاہ کے تہے حاجب وغیرہ انہون سے عرض کی کہ فلان شخص نے ایک گنجنامہ پایا ہے جب اس شخص نے سنا کہ بادشاہ تک اسکی خبر ہو گئی سوا اسے تسلیم و رضا کے اسکو کچھ نہ بن پڑا اور قبل اس سے کہ بادشاہ کچھ تشدد و عذاب اُسپر کرے رقعہ لاکے بادشاہ کے سامنے رکہدیا اور کہا جبسے اس رقعہ کو مین نے پایا ہے خزانہ تو نہین مگر رنج بیحد اٹہایا خزانہ تو کہین ایک حبہ بہی نہین معلوم ہوا اگر مین نے مار کیطرح پیچ و تاب بہت کہائے ایک مہینہ ہوا جبسے مین ایسا تلخکام ہون کہ زیان و سود اسکے دونون مجہپر حرام ہین شاید تیرا ہی نصیب اسے بادشاہ فیروز جنگ قلعہ کشا اس کان کا پردہ کہولدے پس چہ مہینے سے زیادہ زیادہ بادشاہ بہی تیر پہینکا کیا اور کنوین کہودتا رہا

اور درسنتہ کمان جست بانے کہ وہ تیر پھینکتے رہے اور خزانہ ڈھونڈھتے رہے سوائے تشویش و غم اور
بیہودگی کچھ نہ پایا عنقا کا سا حال کہ نام تو مشہور اور ذات اُسکی بے نمود جب اس تعویق نے بہت سا طول و عرض
پکڑا بادشاہ کا اس گنج سے دل پھر گیا اور ملول ہوا تمام جنگل مین گز گز کرکے بادشاہ نے کنوین کھودے گر
خزانہ کو سوائے اپنے رنجیدہ کے کہین نہ دیکھا قولہ پس طلب کرد آن فقیر دردمند + رقعہ را از خشم پیش او فگند
گفت گیر این رقعہ کش آثار نیست + تو بدین اولی ترے کت کار نیست + نیست این کار کسے کش ہست کار + کہ
بسوزد گل نگردد گرد خار + نادر افتد اہل این مالیخولیا + منتظر کہ روید از آہن گیا + سخت جانے باید این فن را تو را
تو کہ جانی سخت داری این بجو + گر نیابی نبودت ہرگز ملال + در بیابی رو ترا کردم حلال + عقل راہ ناامیدی
کے رود + عشق باشد کان طرف بر سر دود + لاابالی عشق باشد نے خرد + عقل آن جوید کزان سودے برد + ترکتاز و تن
گداز و بیحیا + در بلا چون سنگ زیر آسیا + سخت روئے کہ ندارد ہیچ پشت + بہر جوئے مادرون خویش کشت +
پاک میبازد نجوید مزد او + آنچنانکہ پاک میگیرد زہو + میدہد حق ہستیش بیعلتے + میسپارد باز بیعلت فتے + کہ
فتوت دادن بیعلت ست + پاکبازی خارج از ہر ملت ست + زانکہ ملت فضل جوید یا خلاص + پاکبازانند قربانان
خاص + نے خدا را امتحانے میکنند + نے در سود و زیانے میزنند + المعنی پس بادشاہ نے اس فقیر دردمند
کو بلایا اور غصہ سے رقعہ اسکے سامنے ڈالدیا کہا لے یہ رقعہ کہ اسکے کوئی آثار مطلب رسی کے نہین ہین
اسکے لیے تو ہی بہتر ہے کہ تجھکو کوئی کام نہین ہے محض بیکار ہے یہ کام اُس شخص کا نہین کہ جسکے واسطے اور کام
دنیا کے بھی ہین وہ اگر گل جلتا ہوگا تو جلجانے دیگا مگر خار کے پاس نہین پھٹکیگا نہایت ہی کم اتفاق پڑتا ہے
ایسے مالیخولیا والونکو جو منتظر ہین کہ آہن سے گیاہ جمے گم یعنے معدوم سکے ہے اس فن کیواسطے تجھی سا کوئی سخت
جان ہو بس تیری جان جو سخت ہے تو ہی اسکو ڈھونڈھ تجھکو اگر یہ نہین بھی ملیگا تو تجھکو ملال نہین ہوگا جا تو جا
بالفرض اگر پالیگا تو مین نے تجھکو حلال کردیا ہم عقل والے ہین پھر عقل ناامیدی کی راہ کب چلتی یہ تو
عشق ہی ہے کہ ایسی طرف خوب دوڑتا ہے لاابالی عشق ہوتا ہے نہ خرد خرد اس شے کو ڈھونڈھتی ہے جس سے فائدہ
اٹھائے لاابالی کے یعنی نہین ڈرتا ہے یعنی ترکتاز تن گداز بیحیا بلا کے وقت مین ایسا جیسا چکی کے نیچے کا پتھر کہ سب کو
گردے کھائے اور جگہ سے نہ ہلے یہ عشق ہی ہے اور یہ عشق وہ سخت رو ہے کہ کسی سے پشت و مدد نہ
چاہتا اور وہ کہ جسنے ہماری نہر کو اسطے دردن اپنا ہلاک کیا جیسے فرہاد شیرین کے واسطے جو سے شیر لایا تھا
یہ وہ پاکباز ہے کہ جیسے جان پاک خدا سے پاتا ہے اسکو پاکبازی ہی مین بیمزد و علت کے رکھتا ہے یعنے حق تعالیٰ
جو ہستی بیعلت اسکو دیتا ہے یہ اسے فنا اسکو بیعلت ہی اُسکے حوالہ کردیتا ہے اور کہتا کہ جو الٹ دی ہی
کہ بیعلت کو بیعلت ہی دیدینا کہ اسمین علت لگانا یہ پاکبازی ہر ملت سے خارج ہے اسواسطے کہ ملت

ضل وخلاص کی کہ ہمکو خدا کے سامنے اور وہ پر فضیلت ہو یا ہماری نجات ہو ساری ریاضت وعبادت
نظر سے ہوتی ہو مگر یہ لوگ پاکباز ہین خاص قربان حق کے نہ فضل وخلاص کے نہ دوزخ کا خوف نہ جنت
بہ نہ خدا کا یہ امتحان کرتے ہین کہ ہم عمل صالح کرین اور دیکھین کہ بخشتا ہو یا نہین نہ کسی نفع نقصان کا
دروازہ بجا ہین دونوں سے پاک بیغرض

	دیدہ بنا وہ گنجنامہ بادشاہ کا فقیر کو کہ ہم اس سے درگذرے	

چونکہ رقعہ گنج پر آشوب را + شہ مسلم داشت آن مکروب را + گشت بس ایمن ز خصمان وز نیش + رفت و
بید در سودا سے خویش + یاد کرد او عشق دور اندیش را + کلب لیسد خویش ریش خویش را + عشق را
یش خود یار نیست + محرمش در دو جہان دیار نیست + نیست از عاشق کسے دیوانہ تر + عقل از سودا
ست وکر + زانکہ این دیوانگی عام نیست + طب را ارشاد این احکام نیست + گر طبیبی را رسد زینگون
ادفتر طب را فرو شوید بخون + طب جملہ عقلہا مدہوش اوست + روے جملہ دلبران روپوش اوست
، در روے خود آراے عشق کیش + نیست اے مفتون ترا جز خویش خویش + قبلہ از دل ساخت
ر دعا + لیس للانسان الا ما سعے + پیش ازین کہ پاسخ نشنیدہ بود + سالہا اندر دعا پیچیدہ بود + از اجا
امی تنید + از کرم آواز پنہان می شنید + چونکہ بے دف رقص میکرد آن علیل + ز اعتماد وجود خلاق
سوے او نی ہاتف و نے پیک بود + گوش امیدش پر از لبیک بود + بیزبان میگفت امیدش
+ از دلش میبرد آن دعوت ملال + آن کبوتر را کہ بام آموختہ است + تو مخوان میرانش کہ پر دوختہ است +
مات مکروب اندوہناک المعنی جبکہ بادشاہ نے اس رقعہ گنج پر آشوب کو اس فقیر اندوہناک
سطے مسلم رکھا کہ یہ تجھے شایان ہو اور دیدیا تو بس یہ دشمنون اور انکے ڈنگ سے بےخوف ہو گیا
ی سودا مین اپنے جا لیٹا اور عشق دور اندیش ہی کو یاد کیا اسلیے کہ کتا اپنے زخم کو آپ ہی
تا ہو عشق کا اپنی پیچیدگی مین کہ جس سے یہ لپٹا ہو کوئی مددگار نہین ہو نہ کوئی گھروالا شہر بھر مین
حرم راز ہو دیوانے دنیا مین بہت ہوتے ہین مگر عاشق سے زیادہ دیوانہ کوئی نہین ہوتا عقل اسکی
لی سے اندھی بہری ہو کچھ سمجھ ہی نہین سکتی اس سبب سے کہ یہ دیوانگی عام نہین ہو ہر کسیکو نہین ہوتی
، احکام بیان کرنیکا طب کو حکم ہی نہین ہو یہ وہ دیوانگی ہو کہ اگر کسی طبیب کو اس قسم کا جنون ہو جاے
ا خون روئے کہ خون سے سارے دفتر طب کے دھوئے تمام عقلون کی طب اسکی بیہوش
ی ہو اور جو اشیا کہ دلبر ہین سب کی صورت اسکی روپوش ہو کہ سواے مطلوب کے سب سے
بیانے ہو جیسا کہ کہا ہو العشق نار یحرق ما سوے المحبوب عشق ایک آگ ہو کہ سوا محبوب کے سبکو جلا ڈالتا

پھر بس اے عشق کیش تو اپنے ہی منھ کو دیکھ اور اپنی ہی طرف متوجہ ہو کہ تیرا اے مفتون سوا اپنی ذات
کوئی اپنا نہین ہو اس فقیر نے بھی قبلہ اپنے دل ہی کو بنایا اور دعا شروع کی اسواسطے کہ لیس للانسان
الا ماسعے جس بات کی انسان کوشش کرتا ہو وہی پاتا ہو قبل اس سے جسوقت مین کہ خدا تعالی کی درگاہ
سے کوئی جواب نہین سنا تھا برسون دعامین لپٹا رہا بے اجابت کے دعا پر دعا بیٹھا تھا اور اسکے کان
سے جیسی آواز سنا تھا بیدف کے یہ علیل تعس کرتا تھا اور خلاق جلیل کی جو دپر معتقد تھا کہ اُسوقت مین نہ اسکیبا
کہ یہ ..... نہ کوئی پیک مگر اسکی امید کے کان لبیک سے بھرے تھے اسکی امید بزبان اسکو تعال
کہتی تھی کہ یہ تعال کہنا اسکے ملال کو کھو دیتا تھا اب فرماتے ہین کہ جو کبوتر بام آموختہ ہو کہ اُڑے اور چھت پر
جا بیٹھا اڑایا نہین اُڑتا وہ کسی کام کا نہین ہو پہلے ہی سے پر دوختہ ہو تو اُسکو مت بلا بلکہ اُڑادے مطلب
یہ کہ پست ہمت کسی کام کا نہین یہ فقیر عالی ہمت تھا قولہ اے ضیاء الحق حسام الدین برانش مکن ملاقات
بررستہ است جانش مگر بپائی مرغ جانرا از گزاف + ہم بگرد بام تو آرد طواف + چینہ و نقلش ہمہ بربام
تو + زنان بر اوج مست دام تست + گرد می منکر شود دزد انہ روح + در ادا اے شکرت اے گنج فتوح
شحنۂ عشق مکرر کینہ اش + طشت پر آتش نہد بر سینہ اش + کہ بیا سوے مہ و بگذر زگرد + شاہ عشقت
خواند زو تر باز گرد + گرد این بام و کبوتر خانہ من + چون کبوتر پر بزن مستانہ من + جبرئیل عشقم و سدرہ ام تو
من سقیمم عیسی مریم توئی + جوش دہ آن بحر گوہر بار را + خوش بپرس امروز آن بیمار را + چون تو ان او شود
بحر آن تست + گرچہ ایندم نوبت ہجران تست + این خود آن نالہ ست کہ کرد آشکار + زانچہ پنہانست یا
رب زینہار + دو دہان داریم گویا ہمچو نے + یکدہان پنہانست در لبہاے وے + یکدہان نالان شدہ سوے
شما + ہاے ہوے در فگندہ در ہوا + لیک داند ہر کرا در منظر ست + کہ فغان این سرے ہم زانسر ست + دمدمہ
این ناے از دمہاے اوست + ہاے ہوے روح از ہیہاے اوست + گر نبودی با لبش نے را سمر
نے جہانرا پر شکر کردی از شکر + اللغات چینہ دانۂ مرغان منظر چشم دمدمہ شور و غوغا سمر بفتحتین مجاز اً بمعنی
المعنی اوپر جو کہا کہ کبوتر بام آموختہ کو اُڑا دے بلا ئے مت لیکن ای ضیاء الحق حسام الدین اُس کبوتر
جسکی جان تیرے دیدار سے پیدا ہوئی ہو اُسکو تو اُڑا اگر اس مرغ جان کو بمقتضاے گزاف تو اُڑائیگا تو
تیرے ہی بام کا طواف کریگا اُسکے گرد پھریگا اسلیئے کہ اُسکا دانہ اور کھانا سب تیرے ہی بام پر ہو کیسے
اوج پر اُڑے لیکن مست و خوش تیرے ہی دام کا ہو اگر دم بھر کو اے گنج فتوح تیرے ادا ے شکر سے چور
کیطرح روح منکر ہوئی شحنۂ عشق کا جسکا کینہ مکرر ہو طشت پر آتش اُسکے سینہ پر رکھے اور معذب کرے
کہ کے دکھان جاتی ہو ادھر ماہ کیطرف آ گرد سے الگ ہو تجھکو شاہ عشق کا بلاتا ہو جلدی لوٹ میرا کبوتر خانہ

م کے گرد ہی اور کبوتر کیطرح مستانہ مین بھی اُسکے گرد اُڑتا رہتا ہون مین جبریل عشق کا ہون تو میرا سدرہ
بیمار ہون تو میرے حق مین عیسے بن مریم ہی جو ہر مرض کے حکیم تھے یہانتک کہ احیا تو اپنے دریا کو بہا
ہن اور کلام ہی جوش مین لا اور خوشی کے ساتھ آج اس بیمار کو پوچھ جب تو ملک اُس بحر کی ہو گیا
تیری ملک ہی اگرچہ اسوقت مین نوبت جدائی کی ہی مگر وہ اصل اور تو اصل اُسی بحر سے ہی
ن سے ظاہر کیا یہ تو ایک نالہ ہی اور جو کچھ چھپا ہوا ہی وہ تو بس خدا کی پناہ ہی ہی گویا مین ایک نے ہون
د دہن ہوتے ہین جسمین ایک دہن تو اُسکے لبون مین چھپا ہی اور ایک دہن آسمان کیطرف نالان
جوف فلک مین ہاے ہو بھر دی لیکن جسکو خدا نے آنکھ دی ہی وہ جانتا ہی کہ یہ سر بھی اُسی سر سے ہی
لے لبون مین چھپا ہی اور یہ شور و غوغا سب اُسیکے دم اور پھونکنے سے ہی اور ساری ہاے ہو روح
لی ہاے ہاے سے کسواسطے کہ اگر نے کا اُسکے لب سے سخن نہو تو ایسے شیرین نغمونسے جہان کو
یسے کرتی قولہ با کہ حقت وز چہ پہلو خاستی + کہ چنین پر جوش چون دریاستی + یا ابیت عند ربی خواندی +
دریاے آتش راندی + نعرۂ یا نار کونی بارداً + عصمت جان تو گشت ایمقتدا + ای ضیاء الحق
ین و دل + کے توان اندود خورشیدے بگل + قصد کردستند این گل پارہا + کہ بپوشانند خورشید ترا +
لہا دل تست + باغہا از خندہ مالا مال تست + محرم مردیت را کو رستمی + تا ز صد خرمن یکے جو
+ چون بخواہم کز سرت آہے کنم + چون علی سر را فرا چاہے کنم + چونکہ اخوانرا دل کینہ ورست + یوسفم
ہ اولے ترست + مست گشتم خویش بر غوغا زنم + چہ چہ باشد خیمہ بر صحرا زنم + بر کف من نہ شراب
+ وانکہ آن کر و فر مستانہ بین + منتظر کو باش بے گنج آن فقیر + زانکہ من غرقم جاے در عصیر + از خدا
ے فقیر ایندم بناہ + از من غرق شدہ چیزے مخواہ + کہ مرا پروا ے آن اُستاد نیست + از خود و
خویشم یاد نیست + باد سبلت کے بگنجد و آبرو + در شرابے کہ نگنجد تار مو + اللغات عصیر شیرۂ انگور
شراب انگور المعنی اب دوسری تمہید ہی کہتے ہین بتا تو تو کسکے ساتھ سویا تھا اور کس کروٹ سے
جو ایسا مثل دریا کے جوش مین بھرا ہی اور ابیت عند ربی یعنے شب کرتا ہون مین اپنے پروردگا
ل پڑھ رہا ہی اور دریاے دل مین آگ لگاتا ہی اور نعرۂ یا نار کونی برداً و سلاماً کا تیری جان کا
فقدا عصمت ہوا ہی بس ای ضیاء الحق اور حسام دین و دل کوئی خورشید کو گل سے کب چھپا سکتا ہی
ل یارون نے قصد کیا ہی کہ تیرے خورشید کو چھپا لین مگر کیا ہوتا ہی یہانتک دلون مین جو لعل بھ
ب تیرے دلال اور تجھکو بتانے والے ہین اور باغ خندونسے مالا مال تجھی سے ہین ایسا رستم کوئی
د جو تیری مردی کا محرم ہو سکے کسکی یہ تاب ہی تا تیری مردی کے جو سیکڑون خرمن ہین انسے ایک جو کھیان دیتے

کردن اور وہ سن سکے اس سبب سے مین جو چاہتا ہون کہ تیرے عشق سے کوئی آہ کردن تو علی کیطرح کوین
مین سر جھکا کے آہ کر لیتا ہون منقول ہی کہ حضرت علی شیر خدا بسبب کمال ولولۂ عشق مین بعض راز جو چھپانے کے
تھے چھپا نہین سکتے تھے تو کوین مین سر جھکا کے وہ راز کہتے تھے کہ اکثر آب چاہ کا خون ہو جاتا تھا اور یہ بات
بھی ہی کہ فی زمانہ جو میرے اخوان ہین اُنکے دل مجھے کینہ ور ہو رہے ہین لہذا میرے یوسف کے لیے
قعر چاہ ہی اولیٰ ہی اب فرماتے ہین کہ مین مست ہو گیا بہتر یہ ہی کہ آپ کو شور و غوغا مین ڈالون اور چاہ
کیا چیز ہی خیمہ صحرا مین کھڑا کرون اب میرے ہاتھ پر شراب آتشین کا جام رکھدے پھر میرا کر و فر مستانہ دیکھ
بالفعل مجھے پروا نہین اس فقیر بیگنج سے کہدے کہ منتظر رہے اس سبب سے کہ مین عصیر عشق مین ڈو
ہوا ہون مجھکو ہوش ہی کہان ہی اسوقت مین اے فقیر تو میرے لیے خدا سے پناہ مانگ اور مجھ ڈوبا
ہوے سے کچھ مت چاہ کہ مجھکو یہ وا اُس استاد کی بھی جو میرا معلم ہی نہین مجھکو اپنی یاد ہی نہ اپنی داڑھی
کی موچھو نکا تاؤ دینا اور آبرو کا پاس کرنا ان باتو نکی سمائی اس شراب مین جسمین ایک تار موکی گنجائش نہین
کہان ہی قولہ دردہ اے ساقی یکے رطل گران + خواجہ را از ریش و سبلت وارہان + نخوتش بر ما سبالہ
میزند + لیک ریش از رشک بر ما میکند + مات اوشہ مات او + کہ ہمیدانیم تزویرات او
از پس صد سالہ آنچہ آید برو + پیر می بیند معین مو بمو + اندر آئینہ چہ بیند مرد عام + کہ نہ بیند پیر اندر خشت خام
آنچہ لحیانی بخانہ خود ندید + ہست بر کوسہ یکایک آن پدید + رو بدریا زانکہ ماہی زادۂ + ہمچو خس در ریش چون
افتادۂ + خس نۂ دور از تو رشک گوہرے + در میان موج بحر اولیٰ ترے + بحر وحدانیست جفت و زوج نیست
گوہر و ماہیش غیر موج نیست + اے محال و اے محال اشراک او + دور از آن دریا و موج پاک او
نیست اندر بحر شرک و پیچ پیچ + لیک با احول چگویم ہیچ ہیچ + چونکہ جفت احولانیم اے شمن + لازم آید مشرکا
دم زدن + آن یکے زانسوے وصفست و خیال + جز دوئی ناید بمیدان مقال + یا چو احول این دو
تو خس کن + یا دہان بر دوز و لب خاموش کن + یا بنوبت گہ سکوت و گہ کلام + احولانہ طبل میزن والسلا
چون بہ بینی محرمے گو سر جان + گل بہ بینی نعرہ زن چون بلبلان + چون بہ بینی مشک پر مکر و مجاز + لب ببند
خویش را چون جنب ساز + دشمن آبست پیش او مجنب + ورنہ سنگ جہل او بشکست خنب + با سیاست
جاہل صبر کن + خوش مدارا کن بعقل من لدن + صبر با نا اہل اہل را جلی ست + صبر صافی میکند ہر جا دلیست
آتش نمرود ابراہیم را + صفوت آئینہ آمد در جلا + صبر با نا مرید ہر مرد حق + تا چو نیکان بر ہمہ یابد سبق ہوا
نوحیان و صبر نوح + نوح را شد صیقل مرآت روح اللغات رطل پیالہ شراب جسمین آدھ سیر شراب
آئے سبال جمع سبلت لحیان نام شکل رجل بد بصورت سے لحیانی ریش در از والا کوسہ بے ریش

ربش نکلنے کیوقت ریش نہ نکلے تمن بت پرست المعنی اب دوسری بات فرماتے ہین کہ ای ساقی خواجہ
کہ جو کوئی انکے ذہن مین ہے ایک رطل گران یعنی بڑا اسا پیالہ بھر کے پلا دے تا داڑھی موچھون کے عزد
گرفتار ہے اس سے چھوٹ جاے اگرچہ نخوت اسکی ہمیر موچھونکو تاؤ دیتی ہے لیکن یہ بھی ہے کہ ہمارے
سے داڑھی گھسوٹتا ہے تب ہی صافی تو رطل دیگر اسکو مات کرات کر تکرار بطر مزید مبالغہ اسلیے
س کی نزدیات کو ہم خوب جانتے ہین بعد سو برس کے جو افتاد کہ اسپر پڑیگی یہ پیر اسکو موبمو معین اب
اہے یہ طنز ہے کہ پیر خود ہے اور سو برس کی افتاد معین اپنی اب دیکھتا ہے خود سو برس بعد ہوگا ہی کب قرو عام
کے اندر کیا دیکھتا ہے جسکو کہ پیر خشت خام مین نہین دیکھتا اور جو کچھ اس دراز ریش کو لپنے گھر مین سوجھا
احد اکو سدبے ریش پر ظاہر ہے تو دریا مین کیون نہین جاتا آخر تو ماہی زادہ ہے تنکے کیطرح ریش مین کیون
ہوا ہے جو قابل نکال ڈالنے کے ہے اور اگر تو خس نہین ہے رشک گوہر ہے کہ خدا تجھسے اسکو دور رکھے جب
تو تیرا موج دریا ہی مین ہونا اولے و بہتر ہے مگر وہ دریا وحدانی ہے اسمین زوج و جفت نہین گو ہر وماہی سکے
ایک وہی موج تو آسے فلان محال ہے یعنے مکر و تزویر تیرا شریک ہوتا اس سے محال بس تو اس دریا
اسکی موج پاک سے دور ہی رہے پہلا محال بکسرہ ہے دوسرا بالضم بمعنی نابودنی اسلیئے کہ اس بحر مین تنک
ہیچ ہیچ وحدت ہی وحدت ہے لیکن احول دو مین سے کیا کہون ہیچ ہے ہیچ اب کیا کرون کہ مین بھی جفت
دن کا ہون میرا بھی انسے سروکار ہے بس اے بت پرست مجھکو بھی مشرکون کیسی باتین کرنا لازم پڑین
احد یکتا کہ وصف و خیال سے پلی طرف ہے اگر اس سے گفتگو کیجاے یعنے اسکا بیان تو بدون دوئی
لیسے میدان گفتگو مین آسکے تب وہ امر سے سوا کچھ بن نہین آتا یا تو احول کیطرح اس دوئی کو نوش کر یا
جیلے اور چپ ہو جا یا نوبت اختیار کر کہ کبھی ساکت ہو جا کبھی کلام کر اور اہو لونکی طرح طبل بجانے جا
سلام ہے اگر کسی محرم راز کو پاوے تو بھید جانکا بیان کر کیونکہ گل ہی دیکھکے بلبل نعرے کرتی ہے اور جو کوئی
ہل رو مجاز کی بھری دیکھے تو خاموش ہو جا اور آپکو خم بنا لے وہ دشمن شراب کا ہے اسکے سامنے جنبش
کر اگر جنبش کی تو جان لے اسکے سنگ جہل نے تیرے خم کو توڑ دیا اگر کوئی جاہل تجھکو سیاست و تنبیہ
ے تو صبر کر اور اس سے اچھی مدارات کے ساتھ موافق اپنی عقل کے جو من لدن سے ہے پیش آ اسلیے کہ
ں سے صبر کرنے مین اہل کے لیے جلا ہے اور صفا جیان کہین دل ہے نہ یہ دل جوہر کسیکا ہے اسکو صبر ہی صاف کرتا
ہے اماد جلا کا ہے دیکھ تو آتش نمرود کی حضرت ابراہیم کیواسطے جلا کے حق مین کیسی صفوت آئینکی ہو گئی
ب کے مقابلہ مین خدا تعالی مرد کو جو صبر دیتا ہے اس سے یہ غرض اسکی ہوتی ہے کہ یہ نیکون کیطرح سب سے
ست لیجائے حضرت نوح کے ساتھ تو انکی قوم نے جبر و کفر کیا اور نوح کی روح کے سیلے وہ ایسا ہو گیا

جیسے صیقل آئینہ کی

آنا شیخ ابوالحسن خرقانی کی زیارت کیواسطے ایک درویش مشتاق کا

قولہ رفت درویشے ز شہر طالقان + بہر صیت بوالحسن تا خارقان + کوہہا ببرید و وادی دراز + بہر دید شیخ با صدق نیاز + آنچہ از رہ دید از جور و ستم + گرچہ در خورد ست کوتہ میکنم + چون بمقصد آمد از رہ آنجوان + خانہ آن شاہ را جست او نشان + چون بصد حرمت بزد حلقہ درش + زن برون کرد از رہ روزن سرش + کہ چہ میخواہے بگو اے بوالکرم + گفت کز بہر زیارت آمدم + خندہ زد او کہ خہ خہ ریش بین + این سفر گیری و این تشویش بین + خود ترا کارے نبود آنجایگاہ + تا بہیہودہ کنی تو عزم راہ + اشتہائے گول گردی آمدت + یا ملولے وطن غالب شدت + گفت نافرجام و فحش و دمدمہ + من نتانم باز گفتن آنہمہ + از مثل وز ریشخند بیحساب + آن مرید افتاد در غم و اضطراب + اشکش از دیدہ بجست و گفت او + با ہمہ آنشاہ شیرین نام کو + اللغات طالقان نام شہر خارقان نام دہی خہ خہ بفتح خا واہ واہ و بسیار خوب دمدمہ مکر و فریب المعنی ایک فقیر طالقان سے شہرت ابوالحسن کی سنکے خارقان تک گیا بہت سے پہاڑ اور لنبے لنبے جنگل واسطے ملاقات شیخ کے بڑے صدق و نیاز سے طے کیے غرض جو کچھ جور و ستم راہ کے ہوتے ہین سب اُٹھائے اگرچہ وہ لائق بیان کے ہین مگر مین اُنکو کوتاہ کرتا ہون جب راہ طے کرکے اپنے قصد کی جگہ آیا تو اُنکے گھر کا پتہ دریافت کیا اور دروازہ پر آکر بڑی حرمت کے ساتھ دروازہ بجایا ناگاہ ایک عورت نے روزن سے اپنا سر نکالا اور پوچھا کہ اے بوالکرم کیا چاہتا ہے کہا کچھ نہین فقط ملاقات کو آیا ہون اُس عورت نے بڑے ٹھٹھے مارے اور کہا واہ واہ کیا خوب ذرا اپنی داڑھی تو دیکھ اور اس سفر و تشویش کو دیکھ کیا تجھکو اپنے گھر کوئی کام نہ تھا جو بیہودہ تو نے ارادہ اس سفر کا کیا تجھکو اشتہا احمقون کیطرح پھرنیکی پیدا ہوئی یا اپنے وطن سے ملول ہوا اور اُس ملولی نے تجھکو دبا لیا اور اسکے سوا نالائق و فحش اور مکر کی باتین بہت کہین کہ مین اُن سبکو نہین لوٹے سکتا بیحساب شلین اور تمسخر کیے کہ وہ مرید غم و اضطراب مین پڑ گیا آنسو اسکی آنکھ سے نکل پڑے اور کہا باوصف ان سب باتون کے یہ بتا کہ وہ شاہ شیرین نام ہے کہان

پوچھنا مرید کا کہ شیخ کہان ہے اور جواب نافرجام سننا اُنکی حرم سے

قولہ گفت آن سالوس زراق تہی + دام گولان و کمند گمرہی + صد ہزاران خام ریشان ہمچو تو + اوفتادہ از وے اندر صد عتو + گر نہ بینیش و سلامت وا روے + خیر تو باشد نگردی زو غوی + لاف کیشی کاسہ لیس طبل خوار + بانگ طبلش رفتہ اطراف دیار + سبطیان این قوم گوسالہ پرست + ہمچنین گاو یے مانند دست + جیفۃ اللیل ست و بطال النہار + ہر کہ او شد غرہ این طبلخوار + ہشتہ اند این قوم صد علم و کمال

مکر تزویری گرفته کانیست حال + آل موسے کو دریغا تا کنون + عابدان عجل را ریزند خون + کو ره پیغمبر و اصحاب او + کو نماز و سبحه و آداب او + شرع و تقوی را فگنده سوے پشت + کو عمر کو امر معروف درشت + کاین اباحت زین جماعت فاش شد + رخصت هر مفلس قلاش شد + اللغات کاس لیس حریص و گدا طفیل خوار بسیار خوار اباحت مباح کرنا المعنی کہا وہ حکیمی باتون والا مکار خالی جال احمقون کا اور بہانسی گمراہون کا ہو لاکھون احمق تجھسے صد ہا گمراہیون مین پڑے ہین اگر اسکی ملاقات نہ کرے اور سلامت چلا جاسے اسکو اپنی خیر جان کہ گمراہی سے بچگیا وہ ایک بڑا لاف کیش اور حریص پیالے چاٹنے والا بسیار خوار ہو نہ معلوم شہرت اسکی کیسے ہر طرف شہر و نمین پھیلگئی ہو یہان جو قوم ہو اسکی سبطی اے سردار سب گوسالہ پرست ہین اور نہ جانیے اس گوسالہ پر کیون شفقت سے ہاتھ پھراتے ہین ذبح نہین کرتے ان سبطیون نے تو گوسالہ سامری کو قتل کیا تھا یہ بموجب ع چون بخوردی سیر مرداری شوی + سکے بیابت کا مردار بہت سا کھایا اور مردار ہو کے پڑگیا اور دیکھا بحال کہ دن بھر بیہودہ بکتا رہتا ہو معلوم کس بات پر اس شکم خوار کو غرہ ہو اس قوم مین سب نے علم و کمال کو چھوڑ دیا ہو اور مکر و تزویر کو اختیار کیا ہو مجھکو تعجب ہو کہ یہ عجب حال ہو آل موسے کہان ہین کہ افسوس ابتک ان گوسالہ پرستونکا خون نہین بہاتے اب پیغمبر اور انکے اصحاب کی راہ کہان اب نماز و تسبیح اور اسکے آداب کہان شرع اور تقوے کو پس پشت پھینکا ہو اب عمر رض کہان ہین اور انکا امر معروف سخت کہان جو بدرستی جاری کرتے تھے کہ اسوقت مین یہ اباحت اس جماعت سے ظاہر و فاش ہوئی جو کچھ ہو سو مباح ہو اور ہر مفلس بیحیا واہی کو اجازت ہر بات کی ہو

جواب مرید اور زجر کرنا اس طعانہ کو کفر و بیہودہ گوئی سے

قوله بانگ بر وے زد جوان و گفت بس + روز روشن از کجا آمد عسس + نور مردان مشرق و مغرب گرفت + آسمانہا سجدہ کردند از شگفت + آفتاب حق برآمد از حمل + زیر چادر رفت خورشید از خجل + ترہات چون تو ابلیسے مرا + کے بگرداند زخاک این سرا + من بباد سے نامدم ہمچون سحاب + تا بگردی باز گردم زین جناب + عجل با آن نور شد قبلہ کرم + قبلہ بے آن نور شد کفر و صنم + ہست اباحت کز ہوا آمد ضلال + ہست اباحت کز خدا آمد کمال + کفر ایمان گشت و دیو اسلام یافت + آن طرف کان نور بے اندازہ تافت + مظہر عشق است و محبوب حق + از ہمہ کردیان بردہ سبق + سجدۂ آدم بیان سبق اوست + سجدہ آرد مغز را پیوستہ پوست + شمع حق را پف کنی تو اے عجوز + ہم تو سوزی ہم سرت اے گندہ پوز + کے شود دریا ز پوز سگ نجس + کے شود خورشید از پف منطمس + حکم بر ظاہر اگر ہم میکنی + چیست ظاہر تو بگو زین روشنی + جملہ ظاہرہا بہ پیش این ظہور

باشد اندر غایت نقص و قصور ÷ ہر کہ بر شمع خدا آرد پفو ÷ شمع کے میرد بسوزد پوز او ÷ چون تو خفاشان بسے
بینند خواب ÷ کاین جہان ماند یتیم از آفتاب ÷ موجہاے تیز دریاہاے روح ÷ ہست صد چندانکہ بد طوفان
نوح ÷ لیک اندر چشم کنعان موے رست ÷ نوح و کشتی را بہشت و کوہ جست ÷ کوہ و کنعان را فرو برد آن زمان
نیم موجے تا بقعر امتہان ÷ مہ فشاند نور و سگ عو عو کند ÷ ہر کسے بر خلقت خود می تند ÷ ہمبروان و ہمرہان ہم تنگ
ترک رفتن کے کنند از بیم سگ ÷ جزو سوے کل روان مانند تیر ÷ کے کند وقف از پے ہر گند پیر ÷ جان
شرع و جان تقوے عارفست ÷ معرفت محصول زہد سالفست ÷ زہد اندر کاشتن کوشیدنست ÷ معرفت
آن کشت را روئیدنست ÷ پس چو تن باشد جہاد و اعتقاد ÷ جان این کشتن نباتست و حصاد ÷ امر معروف
او و ہم معروف اوست ÷ کاشف اسرار و ہم مکشوف اوست ÷ اللغات تحجیل حجلہ ترا آت بیہودہ باتین
لپف و پفو پھونک اور پھونکنا منطمس دہ و بیفروغ و الا اور نیست و محو ہونے والا کنعان نام پسر حضرت نوح کا
تھا امتہان خواری گند پیر بکاف فارسی و باے عربی عجوز و زال سالف پیش رفتہ حصاد بفتح درو دن زرع
المعنی اس عورت بد کو اس جوان نے للکار کے کہا کہ بس کر روز تو روشن ہی عسس رات کا پھرنے و
کہان سے آگیا یعنے شیخ تو روز روشن کیطرح ہی تو تاریک ہیچو شب کہان سے پیدا ہو گئی مردون کے نور نے ا
مشرق و مغرب دونون کو گھیر لیا ایسا کہ آسمانون سے متعجب ہو کے سجدے کیے آفتاب حق کا جلوہ
نکلا خورشید نے شرما کے چادر سے آپکو چھپا لیا بس تجھ جیسی ابلیس کی بیہودہ باتین مجھکو اس گھر کے در سے
لوٹا سکتی ہین ہین وہ بادل نہین ہون جو ہوا سے آجاتا ہی اور اڑ جاتا ہی کہ تیری ذرا سی گرد سے اس جا
چھوڑ کے چلا جاؤن تو انکو گوسالہ بتاتی ہی گوسالہ اسی نور سے تو قبلہ کرم ہو گیا تھا اور اگر قبلہ ہی اور ا
اسکا نور نہین تو کفر و صنم ہی ایک اباحت تو وہ ہی جو بمقتضاے ہواے نفسانی کے ہی وہ گمراہی ہی اور ا
اباحت وہ ہی کہ خدا کیطرف سے ہی وہ کمال ہی یہ بھی جانتی ہی کہ جدھر اسکا نور جو بے اندازہ ہی چمک گیا
کفر ایمان ہو گیا اور نیز مسلمان وہ مظہر عشق ہی اور محبوب حق اور وہ شخص ہی جو کروبیون سے بڑھا ہوا ہ
اسلیے کہ کروبیون نے آدم کو سجدہ کیا اور وہ بھی آدم بس یہی بیان اسکی سبقت کا ہی اسواسطے کہ مغز ہم
پوست کو سجدہ کرتا ہی تو اے بڑھیا خدا کی شمع پر بجھانے کے لیے پھونک مارتی ہی بس ای گندہ صورت وہ تو نہین بجھیگی
مگر تو ہی جلجائیگی اور تیرا سر جلجائیگا بھلا دریا بھی دہن سگ سے کہین نجس ہوتا ہی اور خورشید بھی کسیکی پف سے
محو و نیست ہوا ہی اگر ظاہر بین ہی اور ظاہر ہی پر نظر کرتی ہی تو بتا یہ روشنی جو جہان مین پھیلی ہوئی ہی کیا ہی
اس ظہور کے سامنے جملہ ظاہر نہایت ہی نقص و کوتاہی مین ہین خوب جان لے جو کوئی شمع حق پر پھونک مار
تا بجھ جائے وہ تو نہین بجھیگی مگر اسکے نور کھلا دیگی تجھ سی خفاش ایسی خوابین بہت دیکھا کرتی ہین کہ آفتاب مر گیا الا رحم

آفتاب سے تیم رہ گیا موجین بحر روح کے دریاؤنکی ایسی اٹھ رہی ہین جیسے طوفان نوح ملکا اس سے سوگونہ لیکن
کنعان کی آنکھ مین بربال جانوح کی کشتی کو چھوڑ کے پہاڑ ڈھونڈھا نوح کشتی مقلوب ہر اس کو وہ نے کنعان کو
نگل لیا ایک ذراسی موج آئی اور فوراً قعر خواری تک پہونچا دیا آفتاب اپنی نور افشانی کرتا ہر اور کتے بھونکا کرتے ہین
بس ہر کوئی اپنی اپنی خلقت کو ظاہر کرتا ہر پھر رات کے چلنے والے اور راہ کے ہمراہی کتون کے ڈر سے کب
چلنا چھوڑ دیتے ہین جب جزو اپنے کل کیطرف تیر یا تیر و تند چلا جاتا ہر تو وہ کسی بڑھیا زال کے لیے توقف کیون
کریگا تو شرع اور تقوے کو کہتی ہر اے احمق عارف تو شرع اور تقوے کی جان ہر اور معرفت آمدنی اسکے
زہد کی جو پہلے اسنے کیا ہر زہد ایسا ہر جیسے بونے مین محنت کوشش کرنا اور معرفت اس کشت کا جمنا اور
اور جہاد و اعتقاد ایسا جیسے تن اور جان اس بونیکی نبات ہر اور اسکا درو کرنا اور وہ امر معروف کیا خود معروف
ہر اور کاشف بھی مکشوف بھی قولہ شاہ امروزینہ و فردا سے ماست + پوست بندہ مغز نغزش دا نما ست + چون
انا الحق گفت شیخ و پیش برد + پس گلوے جملہ کوران فشرد + چون انائے بندہ شد لا از وجود + پس چہ ماند ہین
بیندیش اے عنود + گر ترا چشمیست بکشا در نگر + بعد لا آخر چہ میماند دگر + اے بریدہ آن لب و حلق و دہان +
کہ کند تف سوے ماہ آسمان + سوے گردون تف نیاید مسلکے + تف برویش باز گردد بیشکی + تا قیامت
تف برو بارد زرب + ہمچو تبت بر روان بو لہب + طبل و رایت ہست ملک شہریار + سگ کسے کہ خواند
او را طبل خوار + آسمانہا بندۂ ماہ وے اند + شرق و غرب جرخ نا نخواہ وے اند + زانکہ لولاک ست بر توقیع او + جملہ در
انعام و در توزیع او + گر نبودے او نیابیدی فلک + گردش و نور و مکان جاے ملک + گر نہ او بودی نیابیدی
بحار + ہیبت ماہی و در شاہوار + گر نبودی او نیابیدی زمین + اندرونہ گنج و بیرون یاسمین + اگر نبودی او
نیابیدی جبال + زر و لعل و مومیائی بے سوال + گر نبودی او نیابیدی جہان + بے تقاضا رزقہاے بیکران
رزقہا ہم رزق خواران وے اند + میوہا لب خشک باران وے اند + ہین کہ معکوس ست در امر این گرہ + صدقہ بخش
خویش را صدقہ بدہ + از فقیر ستت ہمہ زر و حریر + ہین زکاتے روغنی را اے فقیر + چون تو ننگی جفت آن مقبول روح +
چون عیال کافر اندر عقد نوح + گر نبودی نسبت تو زین سرا + پارہ پارہ کردمی اینندم ترا + دادمی این نوح را
از تو خلاص + تا مشرف گشتمی من در قصاص + لیک با خانہ شہنشاہ زمن + اینچنین گستاخی ناید ز من + رو دعا کن
کہ سگ این موطنے + ورنہ اینندم کردمی من کردنے .. اللغات توزیع پراگندہ کرنا اور حصہ کرنا مومیائی
بقول بعض یہ آئی ایک گانون ہر مضافات پارس سے اسکے قریب ایک پہاڑ ہر اور پہاڑ مین تالاب
سال بھر بعد اس تالاب مین جوش آتا ہر اسکے کنارونپر چکنائی کیطرح کچھ منجمد ہو جاتی ہر حاکم کے لوگ وہانسے
لاتے ہین المعنی وہ آج بھی ہمارا بادشاہ ہر اور کل قیامت مین بھی بندہ مثل پوست کی ہر اور وہ مغز نغز

جو ہمیشہ ہے دیکھ تو کیسا شیخ نے انا الحق کہا اور پیش لگیا اور اندھونکے گلے دبائے دیکھ بندہ مین جو انا ہے
جب سے آپکو علیحدہ اور غیر جان رہا ہے جب یہ انا اسکے وجود سے لا و فنا ہوئی تو پھر خبردار ہوا اور سچ ہو کہ
رہتا ہے الا اللہ ہی تو رہیگا اگر تیری آنکھین ہین تو کھولکے دیکھ کہ آخر بعد لا کے کیا رہتا ہے خدا اُسکے جو ماہ
آسمان کیطرف تف کرے لب خلق و دہن سب بریدہ کر دے کیونکے آسمان کیطرف تف کرنے سے کیا ہوتا ہے آخر
وہ تف اپنے ہی منہ پر پڑتی ہے آسمان پر تو جا ہی نہین سکتی اور اسیر قیامت تک رب عالم سے تف برستی
جیسے تبت یدا ابی لہب کے حق مین یہ دعا بد چلی آتی ہے اور چلی جائیگی جو بادشاہ ہین طبل و رایت اُسے
نقارہ نشان انکی ملک ہے اب اگر کوئی کتا کہدے کہ یہ حریص ملک گیری کے ہین جیسے آنحضرت کو کہتے
تھے تو کیا ہوتا ہے یہ ملک کیا چیز ہے سارے آسمان بندے اُنکے راہ کے ہین اور شرق سے غرب تک
سب نان خوار اُنکے دسترخوان کے ہین و لیکن اس سبب سے کہ اُنکے فرمان پر لولاک کی نشانی و دستخط ہین کہ اگر
وہ نہوتے تو کچھ نہوتا اور سب اُنکے احسان و حصہ سے فیضیاب اگر وہ نہوتے تو فلک گردش و نور اور روشنی
سہنے کی جگہ آب مین نپاتا اگر وہ نہوتے تو دریا اپنے بیچ مین مچھلیون کی صورت اور در شاہوار کب دیکھتا
اگر وہ نہوتے تو زمین کو درونہ مین گنج اور ظاہر مین یاسمین کیسے ملتا اگر وہ نہوتے تو پہاڑ بے ماننے
زر و لعل و مومیائی کہانسے آتے اگر وہ نہوتے تو جہان بے تقاضا رزق بیکران کیسے پاتا بلکہ خود رزق
انھین سے رزق خوار ہین اور میوے لب خشک انھین کے باران کے ہین خبردار ہو کر امر دین مین ایک
الٹی گرہ لگائی ہے کہ اپنے صدقہ بخشنے والے کو صدقہ دے یعنے فقیری سے تو نے اے غنی زر و حریر عمدہ
لباس سب کچھ پایا ہے اُسیکے صدقے سے ہے بس خبردار ہو اے فقیر تو غنی کو اپنے مال سے زکات
دے جیسا کہ فرمایا اللہ الغنی و انتم الفقرا اللہ غنی ہے اور تم سب محتاج ہو یہ سب اشعار ضمناً حضرت
کی صفت مین طبل و رایت سے یہانتک تھے اب پھر اصل مطلب یہ ہے کہ تجھ سے ننگ حضرت اس مقبول
روح کی ہو یہ ایسا ہے جیسے عورت کافر عقد نوح مین تھی اگر تیرا لگاو اس گھر سے نہوتا تو ابھی تیرے ٹکڑے ٹکڑے
کر ڈالتا اس نوح کو مین تجھے چھڑا دیتا تا مین اس قصاص سے مشرف ہوتا لیکن یہ گھر شہنشاہ زمن کا ہے
ایسی گستاخی مجھے نہین ہو سکتی جا خیر منا کہ تو سگ اس موطن کی ہے ورنہ مین جو کچھ کرنا چاہیے تھا اسیوقت کر گذرتا

لوٹنا مرید کا مکان شیخ سے اور پوچھنا لوگون سے پتہ شیخ کا اور معلوم ہونا کہ فلان جنگل کو گیا ہے

قول بعد ازان پرسان شد او از ہر کسے + شیخ را می جست از ہر سو بسے + پس کسے گفتش کہ آن قطب دو
رفت تا ہیزم کشد از کوہسار + آن مرید ذو الفقار اندیش تفت + در ہوائے شیخ سوئے بیشہ رفت + دیو می آمد

بین ہوش مرد + وسوسہ تا خفیہ گردد مہ زگرد + کین چنین زن را چرا آن شیخ دین + دارد اندر خانہ یار و
ہمنشین + ضد را با ضد ایناس از کجا + با امام الناس نسناس از کجا + باز لاحول مگفت آتشین + کاعتراض
من برو کفر ست و کین + منکہ باغم با تعرفہاے حق + کہ برآرد نفس من اشکال و دق + باز نفسش حملہ مے آورد نعد
زین تعرض در دلش چون کاہ و دود + کہ چہ نسبت دیو را با جبرئیل + کہ بود با او بصحبت ہم مقیل + کے تو اند
ساخت با آزر خلیل + چون تو اند ساخت با رہزن دلیل + اللغات ایناس انس پذیر ہونا نسناس ایک قسم
حیوان کہ بصورت نصف آدمی کے ہوتا ہی ایک ہاتھ ایک پانون ایک کان ایک آنکھ مقیل بفتح دوپہر کو
سونا اور جا سونیکی شراب پینا آزر نام پدر یا عم ابراہیم علیہ السلام المعنی بعد اس زجر و عتاب کے شیخ
کو ہر کسی سے پوچھنے لگا اور ڈھونڈھنے پس ایک شخص نے اُس سے کہا کہ وہ قطب دیار کا پہاڑ کیطرف
جنگل سے لکڑیان لینے گیا ہی وہ مرید ذوالفقار اندیش کرم کہ عورت پر غصہ ہونے سے تھا اور اُسکے لیے
ذوالفقار تجویز کرتا تھا شیخ کے شوق مین جنگل کیطرف گیا راہ مین شیطان اُسکے سامنے وسوسے لانے لگا تا ماہ
اس گرد سے چھپ جائے یعنے وہ ارادت عقیدت جو اُسے تھا جاتا رہے کہ ایسی عورت کو اس شیخ
دین نے اپنے گھر مین کیون رکھا ہی اور کیون یار و ہمنشین کیا ہی ضد کو ضد سے انس پذیری کیسی ہوئے
اور جو امام ناس کا ہی اُسکے ساتھ نسناس کا کیا کام پھر لاحول آتشین پڑھکے کہتا تھا کہ یہ اعتراض میرا
اسپر کفر و کین ہی مجھکو نہین چاہیے مین کیا چیز ہون کہ باوجود تعرف حق کے میرا نفس یعنے میری ذات اُسپر کوئی
مشکل و دقت نکالے پھر فوراً نفس اُسکا اُسپر حملہ کرتا تھا اور یہی تعرض یعنے اسمین اُسکو مشغول کرتا تھا مثل
کاہ و دود کے جیسے دھوان کاہ مین لپٹتا ہی کہ دیو کو جبرئیل سے کیا نسبت کہ اُسکا ہم صحبت و ہم جفت ہوئے
بھلا آزر اور خلیل کے موافقت اور رہزن و رہنما کے موافقت کب ہو سکتی ہے

پانا مرید کا شیخ کو نزدیک جنگل کے شیر پر سوار

قولہ اندرین بود او کہ شیخ نامدار + شد پدید از دور بر شیرے سوار + شیر غران ہیزمش را میکشید +
بر سر ہیزم نشستہ آن سعید + تازیانہ اش مار بود او از شرف + مار را بگرفت چون خر زن بہ کف + تو یقین
میدان کہ ہر شیخے کہ ہست + ہم سواری میکند بر شیر مست + گرچہ آن محسوس و این محسوس نیست + لیک
آن بر چشم جان ملبوس نیست + صد ہزاران شیر زیر ران شان + پیش دیدہ غیب بین ہیزم کشان + لیک
این یک را خدا محسوس کرد + تا ببیند نیز او کان نیست مرد + دیدش از دور و بخندید آن خدیو + گفت
آن مشنو اے مفتون ریو + از ضمیر او بدانست آن خلیل + ہم ز نور دل بلے نعم الدلیل + خواند بر وے یک بیک
آن فنون + آنچہ در رہ رفت بر وے تاکنون + بعد ازان در مشکل انکار زن + بر کشاد آن خوش

سر نیده من + کان تحمل از هوا ے نفس نیست + آن خیال نفس تست اینجا مایست + گر نه صبرم میکشید
بار زن + کے کشیدی شیر نر بیگار من + اشتران بختیم اندر سبق + مست و بیخود زیر محملهاے حق + من نیم
امرو فرمانیم خام + تا بیندیشم من از تشنیع عام + عام ما و خاص ما فرمان اوست + جان ما بر رو دوان جویا
اوست + دور ما از تحسین و تشویقش همه + فارغ از تکذیب و تصدیقش همه + فردی ما جفتی ما نه از هواست
جان ما چون مهره در دست خداست + با ز آن ابله کشیم و صد جواد + نے ز عشق رنگ و نے سوداے
اینقدر خود درس شاگردان ماست + کرّ و فر لحمه ما تا کجاست + تا کجی آنجا که جا را راه نیست + جز سنا برق
احد نیست + از همه اوهام و تصویرات دور + نور نور نور نور نور نور + بهر تو من پست کردم گفتگو + تا بسازم
با رفیق زشت خود + تا کشی خندان و خوش بار حرج + از پے الصبر مفتاح الفرج + چون بسازے با خسی
این خسان + گردی اندر نور سنتها ربان + کانبیا رنج خسان بس دیده اند + از چنین باران بے
پیچیده اند + چون ... الی غفور + بود در ضد ... تجلی و ظهور + نے ز ضد ے ضد را توان نمود
وان شبے مثل را ضد ے نبود + اللغات خر زن تازیانه تشویق شوق دلانا ملجه جنگ سنا برق روشنی
المعنی یہ شخص اسی نفس و شیطان کے خطاب و جواب مین تھا ناگاہ شیخ نامدار دور سے ایک شیر پہ سوار ظاہر
ہوا شیر غران اسکی لکڑیان لادے ہوے تھا اور ان لکڑیو نپر یہ شیخ سعید بیٹھے تھے اور تازیانہ مار
بسبب انکی شرف و بزرگی کے انکے ہاتھ مین تھا اسکو ایسا ہاتھ مین لیے ہوے تھے جیسے تازیانہ
گدھے کا گدھے والے ہاتھ مین لیے ہوتے ہین آپ مقولے مولانا رح کے ہین کہ تو اسبات کو یقین
جان لے کہ جو شیخ ہے وہ شیر مست ہی پر سوار کرتا ہے اگر چہ یہ تو جو اسنے دیکھا محسوس ہوا اور وہ جو انکی سواری
ہم جسکو کہتے ہین چشم ظاہر پر محسوس نہین ہے مگر چشم جان سے پوشیدہ نہین لاکھون شیر انکی ران کے نیچے ہین
اور دیدے عیب بین انکو لکڑی ڈھوتے دیکھتے ہین لیکن اس ایک کو خدا نے اس سبب سے محسوس کیا ہے
تاکہ ان مردان خدا کو وہ بھی دیکھ لین جو مرد نہین ہین آپ فرماتے ہین کہ شیخ نے اسکو دور سے دیکھ
اور وہ خند ہو ہنسا اور کہا اے مفتون کر نفس و شیطان کے جو کچھ وہ کہتے ہین تو اسکو مت سن
شیخ نے اسکے ضمیر کو جو کچھ چھپا تھا نور دل سے جان لیا اور کیسے نجانے اسکے پاس کیسا اچھا راہ بتانیوالا
تھا اور ایک ایک بات جو کچھ راہ مین اسپر گذرا تھا اسوقت تک کی سب اس فن و فنون نے بیان کی
پھر اسکے بعد اس مشکل مین جو عورت نے انکار کیا تھا اس خوشگو نے دہن کھولا کہ مین جو اسکا تحمل کرتا ہون
یہ خواہش نفسانی سے نہین ہے تجھکو جو یہ خیال ہوا یہ تیرے نفس کا خیال ہے اسپر مت جے اگر میرا صبر
عورت کا بار نہ اٹھاتا تو شیر نر میرے بیگار کو کب اٹھاتا میرے بختی اونٹ جو مراد قوی و حواس سے ہین سب

سبقت مین ہین اور حق تعالے کی مخلوق سے پیچھے ہستہ ہیچودین اسکی تفسیر یہ ہی کہ مین اُسکے امر و فرمان مین ذرا کجا نہین ہون تا مین عام کے طعن و تشنیع سے سچ بکر کرون ہمارا عام اور ہمارا خاص سب اُسیکا فرمان ہی اور جان ہماری منھ کے بل دوڑنے والی اور اُسکی جویان ہی مین اُسکی تعریف یعنے رنگی سے اور تشویق سے کہ اپنی طرف مجھکو شوق دلاتے دونون سے دور ہون اور اُسکی تکذیب سے بجنت میرا اُسکی تحسین و تشویق اور تکذیب و تصدیق سے کچھ بنتا بگڑتا نہین ہی ہمارا فرو ہونا اور جفت ہونا دونون ہوا ہے نفسانی سے نہین ہین ہماری جان مثل مہرہ شطرنج کے خدا کے ہاتھ مین ہی مین اُس احمق کا رنج اُٹھاون اور اُس جیسے سوکا لیکن یہ نہین ہی کہ رنگ و بو کے عشق سے اُٹھاون یہ اتنا سبق تو ہمارے شاگردون کا ہی یعنے صبر و تحمل اتنو خیال کر کہ کرو فر ہماری لڑائی کا کس جگہ تک ہی وہ وہ جگہ ہی کہ جہان جگہ کو راہ و دخل نہین ہی اور سوا ے برق روشن ماہ الٰہی کے کچھ نہین ہی جہان نہ اوہام نہ تصورات سب سے دور محض نور ہی نور تکرار بنظر مزید اغراق و غلو کے ہی مین نے تیرے واسطے اس گفتگو کو پست کیا تا تو بھی رفیق زشت خو سے موافقت کرے اور ہنسی خوشی بار تنگی و سختی کا اُٹھائے واسطے الصبر مفتاح الفرج کے یعنے اس خیال سے کہ اگر رنج گوارا کریگا تو فرج حاصل ہوگی اگر ان جسونکی خسی سے موافقت کریگا تو سنتین جو انبیا کی ہین انکے نور کو پہونچیگا کسواسطے کہ انبیا نے بڑے بڑے رنج خسون سے دیکھے ہین اور ان مارون سے نہایت پیچ و تاب اُٹھائے ہین جو مراد اُنکی اُس سے حکم یزدان غفور سے تھی لہذا تجلی و ظہور اس ہی ضدسے اُنکو حاصل تھا معمول ہی کہ ضد کو ضد ہی سے بتا سکتا ہی مگر وہ بادشاہ بمثل ایسا ہی جسکی ضد ہی نہین ہی اسکو کوئی کیا بتائے

حکمت در آیہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ مین زمین مین خلیفہ کرنا چاہتا ہون

قولہ پس خلیفہ ساخت صاحب سینۂ + تا بود شاہیش را آئینۂ + پس صفائی بیحدودش داد او + وانگہ از ظلمت ضدش بنہاد او + دو علم افراخت اسپید و سیاہ + آن یکے آدم دگر ابلیس راہ + درمیان آن دو لشکرگاہ زفت + چالش و پیکار انچہ رفت رفت + ہمچنین دور دوم ہابیل بود + ضد نور پاک او قابیل بود + ہمچنین این دو علم از عدل و جور + تا بنمرود آمد اندر دور دور + ضد ابراہیم گشت و خصم او + وان دو لشکر کین گزار و جنگجو + چون درازی جنگ آمد ناخوشش + فیصل آن ہر دو آمد آتشش + پس حکم کرد آتشے را و نگار + تا شود حل مشکل آن دو نفر + دور دور و قرن قرن این دو فریق + تا بفرعون و بموسیٰ شفیق + سالہا اندر میان شان حرب بود + چون ز حد رفت و ملالت میفزود + آب دریا را حکم سازید حق + تا کہ ماند کہ برد زین دو سبق + تا کہ فرعون را بآن فرعونیان + آب دریا غرق شان کرد آن زمان + ہمچنین تا عہد عہد مصطفیٰ + بالجہاد [illegible] آن [illegible] ابوجہل ارجفا + ہم نگر سازید از بہر شود + صیحہ کہ جان شانرا در ربود + ہم نگر سازد بہر قوم عاد و ثمود [illegible]

تیز رو یعنے کہ باد ـ ہم کرسنہ زید برقارون کہ این + تا فرد برد ش چو اژدرہا زمین + اللغات فیصل حا
وحکم بیچ ہابیل وقابیل ہر دو نام پسران آدم علیہ السلام ثمود قوم صالح علیہ السلام عاد قوم ہود علیہ ا
صیحہ بالفتح بانگ وآواز المعنی اللہ تعالے نے زمین پر اپنا خلیفہ کیا چھائی ڈالا اور ہمت وارادہ و
تاکہ اسکی بادشاہی کا آئینہ بنے اور معلوم ہو کہ جیسا خلیفہ ہو ویسا ہی بادشاہ اولوالعزم ہوگا پس اُ
سینہ کو بیجد و عدصفا عطا کی اور پھر ظلمت سے ضد اس صفا کی وضع کی اور دو علم سپید وسیاہ بلند
ایک آدم ہوے دوسرا ابلیس راہ کا اور دونون کے بیچ مین دو لشکرگاہ عظیم وانبوہ ان دونون کے د
جو کچھ لڑائیان اور حملے ایکدوسرے کے ہوے سو ہوے دوسرا دورہ ہابیل وقابیل کا ہوا کہ ہابی
کے نور پاک کی ضد قابیل تھا ایسے یہ دونون علم وعدل وجور کے اپنے اپنے دوسے دور کرتے ہو
نمرود تک آئے اسکی ضد ابراہیم ہوے اور اسکے دشمن اندونون کے لشکرکین گذاری وجنگجوئی کر
رہے جب انکی جنگ کی درازی ناخوش ہوئی تو انکی بیچ اسکی آگ ہوئی لہذا اُسنے آگ کو انہی
بیچ کر دیا تا ان دونون کی مشکل آسان ہوجائے الغرض دورہ دورا اور صدیان کی صدیان بدے
ہوے موسے اور فرعون غریق تک نوبت پہونچی برسون اندونون مین لڑائی رہی جب حد سے گذ
اور ملالت بڑھی اللہ تعالے نے آب دریا کو بیچ کر دیا تا کون رہجائے اور کون دونون سے سبقت
لیجائے حتے کہ فرعون وفرعونیون کو آب نے اُسیوقت ڈبو دیا ایسے ہی زمانہ دور مصطفے صلعم سے ابوج
سے ہدار جفا تک اور دیکھو صیحہ کو حکم ثمود کا کیا کہ وہ اُنکی جان لیگیا اور ہوا کو قوم عاد کا جو تیز رو وزند
ہے اور زمین کو قارون پر کہ یہ اُسکو اژدہے کیطرح نگلگئی قولہ تا حلیمے زمین شد جملہ قہر + بہرہ قارون
و گنجش را بقعر + لقمہ را کہ ستون این تنست + دفع تیغ جوع نان چون جوشن ست + چونکہ حق قہرے نہد
نان تو + چون خناق آن نان بگیرد در گلو + این لباسے کہ زسرما شد مجیر + حق دہد اورا مزاج زمہریر تا
بر تن ترا جبہ شگرف + بہر ہمچون بیخ گزندہ ہمچو برف + تا گریزی از وشق ہم از حریر + رو بناہ آری ب
زمہریر + نود و قلہ نیستی یک قلہ + غافل از قصہ عذاب ظلہ + امر حق آمد بشہرستان وده + خانہ و دیوا
را سایہ مدہ مانع باران مباش و آفتاب + تا بدان مرسل شد ندا مست شتاب + کہ بجر دیم اغلب
مهتر امان + یا قیش از دفتر تفسیر خوان + چون عصا را مار کرد آن جست دست + گر ترا عقلست یک
نکتہ بسست + سنگ بر تسبیح آمد بر شتاب + از میان اصبعین زان آفتاب + منکر آن دید و فرونادا
سر + دشمنے او کور کردش از نظر + تو نظرداری و لے امعانش نیست + چشمۂ افسردہ است و کردہ ایست
گرین ہمیگوید نگارندہ فکر + کہ بکن اے بندہ امعان نظر + آن نمیگوید کہ آہن کوب سرد + لیک اے

بولاد برد او کرد + تن بدرد سوے اسرافیل ران + دل شرد رو بخور شید جنان + ور خیال از بس
کہ گشتی مکتسی + تنگ بسو فسطائی بدظن رسی + او خود از لب خرد معزول بود + شد ز حس معزول و محروم
از وجود + گر ز خود وز لب خود معزول گشت + از وجود حس خود مفصول گشت + ہین سخن خا نوبت لب خایست
گر بگوئی خلق را رسوائیست + چیست امعان چشم را کردن ر دان + چون ز تن جان رست گویندش
روان + آن حکیمے را کہ جان از بند تن + باز رست و شد روان اندر چمن + یار روان شد خود بسوے
بادیہ + ہمچو موش از زاویہ در زاویہ + دو لقب را او برین ہر دو نهاد + ہر فرق اے آفرین بر جانش باد
در بیان آن کہ بر فرمان رود + گر گلے را ساز خواہد آن شود + اللغات تجیر بضم پناہ دہندہ وشق بفتحتین
نوعے از پوستین قلہ سر کوہ و بالاے سر ہر چیز ظلہ بضم سائبان اور جو سایہ کرے کمکسی با کسا سے گلیم پوشندہ
ہاویہ نام دوزخ ہفتم کا اسفل طبقہ ہے المعنی فرماتے ہین دیکھو زمین کیسی حلیم ہے کہ سبکے روندنے کھودنے
کو اٹھا رہی ہے با اینہمہ جب حکم قارون کے نگل لینے کا پہونچا وہ حلیمی جملہ قہر ہو گئی کہ اسکو مع گنج
قعر مین لگئی وہ لقمہ جو ستون ہے تن کا ہوا رنگو تیغ بھوکر سے بچاتا ہے جیسے جوشن تلوار سے بچاتی ہے لیکن
اگر حق تعالی قہر اپنا ذرا بھی اس روٹی مین رکھدے تو وہ روٹی خناق کیطرح تیرے گلے کو پکڑلے
یہ لباس تیرا جس سے سرما کی پناہ ہے خدا چاہے تو اسکو مزاج زمہریر کا دیدے اے نہایت سرد کردے
تو یہ جبہ خوش جو تو پہنے ہوے ہے مثل یخ کے سرد ہو جاۓ اور ایسا ایذا رسان جیسے برف اس شعر
مین مبالغہ سردی کا ہے کہ وشق اور حریر جو نہایت گرم ہوتے ہین ایسے سرد ہو جائین کہ انکے مقابل
زمہریر کی سردی سے تجھکو گرمی پہونچے اور اسکے پاس پناہ لیجاۓ تیرے سر کے دو قلے نہین ہین
ایک ہی ہے اور پھر عذاب یوم الظلہ سے غافل ہے یوم الظلہ سے اشارت اس آیت کی طرف ہے فکذبوہ فاخذہم
عذاب یوم الظلہ یس جھوٹا بنایا قوم نے شعیب کو پس پکڑا انہنے انکو عذاب یوم الظلہ مین یعنے سایہ
کے دن مین کہ ایک ابر انکے سر پر بطور سائبان کے تھا اور گرمی سے انکو مارے ڈالتا تھا اللہ تعالی
کا حکم تمام شہرون اور گاؤن مین جملہ دیوارون اور گھرون کو پہونچا کہ انکو سایہ مت دو نہ مانع باران کے
ہو نہ تابش آفتاب سے تب اپنے پیغمبر کے پاس دوڑتے بھاگتے گئے اور پشیمان ہوے کہ اسے
ہمارے سردار ہم تو اس آفت سے مرگئے ہمکو امان دو بس باقی جو یہ قصہ ہے اسکو تفسیر سے پڑھ لے یہان
اسیقدر کافی ہے دیکھ تو عصا کو اس جابکدست نے کیسا مار کر دیا اگر تجھکو عقل ہے تو یہی ایک نکتہ
کافی ہے اور سنگریزون نے اس آفتاب کے ہاتھ مین کیسی تسبیح مین شتابی کی لیکن منکر نے یہ سب کچھ
دیکھا تاہم سر جھکایا اسکی دشمنی نے اسکی [illegible] اندھا کردیا ایسے ہی تو بھی نظر رکھتا ہے مگر اعمی

دنگار ندہ فکر کا کہتا ہی اسی سبب سے آلودہ ہی اگر دہ ٹھہرا ہوا ایک چشمہ پس تعمق و غور اسے ہی نہین تجھکو نظر
مگر ہو در پے کے بیہودگی یعنے لوہا ٹھنڈا تو کہ ہی کہتا نہین یہ اور کرا نظر معان مین شے ہر بندہ اے کہ
دل جو اور جا پاس کے اسرافیل تو ہی مردہ تن تیرا اگر دے کر نرم وہ کہ جا پاس کے داؤد پولاد اے
خورشید وہ اور دے کر زندہ کو مردہ تن تیرے اسرافیل جاتا پاس کے جان خورشید کسی تو ہی ہوا ٹھہرا
رسالی کی بدظن سوفسطائی تا ہوا پوش گلیم ہی بہت کا گلیم کی خیال اپنے تو دے پگھلا کو افسردہ دل انکا جانو
بڑا تو جدا سے حس وجود اور ہی معزول سے خرد خلاصہ و مغز ہی خود تو وہ ہی بیہودگی تیری یہ سمجھے بہو تو
افسوا جاوے اٹھ ہو کہ ہی کی اسباب باری تیری اب ہو خبردار ہی والا کرنے کے جاب جاب باتین خا سخن
کرنا روان آنکھونکو ہی کیا معان ہین فرماتے اب ہی رسوائی ہی تیری تو کہے کچھ سے مخلوق اگر کرے
ہم کہتے روان بھی اسکو تو ہی چھوٹتی جان تنسے جب ہی ایسی انا ڈ نظر طرف ہر کے پھیر پھیر آنکھین پر چیز ہر
ہا دوسرکی ہوئی روان مین جنت چمن چھوٹی سے بدن اسکی جان جب کہ ہی وہ تو حکیم یک پس
جب لقب دونون یہ پس گیا مین بھٹی دوسری نکلکے سے بھٹی ایک جوہا جیسے ہوئی روان طرف کی دوزخ
آ سوچا ہی خوب آفرین صد فلان اے برا جا اسکی ہین کیے مقرر واسطے کے فرق کے دونون ان
بیا نہین کہ جو کوئی اسکے حکم مین چلتا ہی اگر گل کو چاہے کہ خار ہو جاے تو خار ہی ہو جائے

بیان معجزۂ ہود علیہ السلام خلاص مومنون مین

قولہ ہود گرد مومنان خطے کشید + تا باو آن قوم اورسیجے ندید + باد طوفان بود او کشتی عجے + ہست از
طوفان داین کشتی بسا + مومنان از دست باد ضارہ + جملہ بہ نشستند اندر دائرہ + باد طوفان بود کشتی لطف
پس چنین طوفان و کشتی دار داو + بادشاہے راخدا کشتی کند + تا بحرص خویش بر صفہا زند + قصد شاہ آ
نے کہ خلق ایمن شوند + قصدش آنکہ ملک گرد پے گزند + آن خراسی مید ود قصدش خلاص + تا بیا
از خشب یکدم مناص + قصد او آن نے کہ آبے بر کشد + یا کہ کنجد را بدان روغن کند + گاو بشتابد زبیم ز
سخت + نے برائے بردن گردون درخت + لیک حق دادش چنین خوف و جع + تا مصالح حاصل آ
در تبع + ہمچنین ہر کاسبے اندر دکان + بہر خود کوشد نہ اصلاح جہان + ہر یکے بر درد جوید مرہمے + در ضمن ف
زان عالمے + حق ستون این جہان از ترس ساخت + ہر یکے از ترس جان در کار تاخت + حمد ایزد
ترسی اینچنین + کرد او معمار و اصلاح زمین + اینہمہ ترسندہ اند از نیک و بد + ہیچ ترسندہ نمی ترسد ز
پس حقیقت بر ہمہ حاکم کسیست + کہ قریب ست او اگر محسوس نیست + اللغات ع‌ے یقین و امید و
ضارہ زیان کنندہ خراس گدھونکی چکی اور کولھو و غنکر کا اور کمہار خشب لفتحتین چوب و ہیزم مناص پنا

وجہ درد معمار آباد کنندہ المعنی حضرت ہود نے مومنون کے گرد ایک خط کھینچ دیا تو اُس خط کی برکت سے
اُس قوم نے اُس عذاب سے کچھ رنج نہ دیکھا وہ ہوا جو اُن پر آئی تھی ایک طوفان تھی اور خود وہ کشتی یقین وامید
کی اور ایسے طوفان اور ایسی کشتی بہت ہوے ہین سارے مومن اُس باد ضرر رسان سے اُس دائرہ
مین بیٹھے تھے امن وامان سے وہ باد طوفان تھی اور لطف خدا تعالی کا کشتی ایسے طوفان اور ایسی کشتی
اسکے یہان بہت ہین مثلاً کسی بادشاہ کو خدا کشتی کرے تا اپنے حرص سے وہ صفو نپر حملہ آور ہوئے تو اُس
بادشاہ کا یہ قصد نہین ہی کہ مخلوق بخنت وبیخوف ہو جاسے بلکہ یہ مطلب کہ میرا ملک بے گزند ہو جائے
جیسے کمہار جو لکڑی لیکر دوڑتا ہی اُسکا مقصد خلاص ہی یعنے لکڑیان لانے سے دم بھر کو پناہ ملجائے یہ قصد
نہین ہوتا کہ اُس دوڑنے سے جلدی جلدی پانی نکلے یا کنجد روغن ہوئے اگر چرخ چاہ خراس ہے
یا تیلی کے کولھو کے ایسے ہی بیل بھی زخم سخت کے خوف سے بھاگتے ہین نہ اسواسطے کہ گاڑی اسباب کو
جلدی لیجائین لیکن اللہ تعالے نے اُنکو ایسا خوف درد کا دیدیا ہی تا اُسکی پیروی سے مصلحتین حاصل
ہوتی ایسے ہی ہر کسب والا اپنی دکان مین بیٹھکے اپنے لیے کوشش کرتا ہی نہ واسطے اصلاح جہان کے بس
ہر ایک اپنے درد کے مرہم کا تلاشی ہی اور اُسکی پیروی سے جو اپنے درد کے مرہم کی کرتا ہی جہان قائم ہی
کہ باہمہ گر کاربرآری ہوتی ہی اللہ تعالے نے ستون اس جہان کے خوف سے بنائے ہین تو ہر ایک اپنی
جان کے خوف سے ایک کام وپیشہ کیطرف دوڑا آپ فرماتے ہین کہ خدا کا شکر جسنے ایسے خوف وترس کو
آبادان کار اور اصلاح زمین کا کیا ہی جو سبکا ہمارا کام نکلتا ہی مگر یہ سب ترسندہ نیک وبد سے ہین اپنے
آپ سے کوئی نہین ڈرتا لیکن حقیقت مین جان پر حاکم وہ شخص ہی کہ جو اُس سے قریب ہی گو وہ محسوس نہین ہی
قولہ ہست او اندر کمین اے بوالہوس + تا نگردی فارغ از شب اے عسس + ہست او محسوس اندر مکمنے +
لیک محسوس حس این خانہ نے + آن حسے کہ حق بران حس مظہر ست + نیست حس این جہان آن دیگر ست +
حس حیوان گر بدیدے آن صور + بایزید وقت بودی گاؤ وخر + آنکہ تن را مظہر ہر روح کرد + وانکہ کشتی را براق
نوح کرد + گر بخواہد عین کشتی را بجو + او کند طوفان نواے نورجو + ہر دمت طوفان وکشتی اے مقل + یا غم و
شادیت کرد او متصل + گر نہ بینی کشتی ودریا بپیش + لرزہا بین در ہمہ اجزاے خویش + چون نہ بیند اصل
ترسش را عیون + ترس دارد از خیال گونہ گون + مشت بر اعمی زند یک جلف مست + کور پندارد
لگدزن استرست + زانکہ آندم بانگ استر می شنید + کور را آئینہ گوش آمد نہ دید + باز گوید کور نے این سنگ
بود + یا مگر از قبہ پر طنگ بود + این نبود وآن نبود وآن نبود + آنکہ او ترس آفرید اینہا نمود + ترس و لرزہ
باشد از غیرے یقین + ہیچکس از خود نترسد اے حزین + آن حکیمک وہم خواند ترس را + فہم کژ کرد ست

وسمت دروغ کے + رود کے صحیح بے قلبے هیچ + بود کے حقیقت بے وهمے هیچ + را درس این و
+ وفروغ رواجے اور پیدا راو راست + خاست راست از دروغ هر عالم دو در + راست ز بے رد
کرنا چینی سخن بفتح مقفل کمینگاه و شدن نہان جائے بالفتح مکمن + اللغات + دروغ او کرد روان اور امید
فرمایا سابق تائید بنا المعنی + کننده جفا بالکسر و برکندن و بریدن بالفتح جلف سامنے کے کسیکو کہنا بد ور
پہونچے تو تارات سے بوالهوس اسے ہوا لگا مین گھات لیکن ہی نہین محسوس وہ اگرچہ
چھپا مین کمینگاہ ایک وہ کے بیداری شب باعتبار عسس جائے سو نہ کے ہو غافل عسس اے ور
جس تعالے حق کہ حس وہ نہین محسوس سے اس ہی حس جو کی گھر اس لیکن محسوس مین اسی اور ہی ہوا
لیا دیکھ صورتین وہ حس کی حیوان اگر ہی حس یہی اور ہی نہین حس کی جہان اس وہ ہی مظہر سے جس
ہی روح ہر کہ جیسے کیا کا روح مظہر کو تن کہ جسنے ہی وہ تو ہوتا پذیر کا وقت اپنے خدا وہ گا ہو تو لی
اور کہ ہی قادر ایسا جو نور تو کو جو نہ بلائے کو کشتی اگر وہ بنایا براق کا معراج کی نوح کو کشتی اور ہی نود
وہ اور ہی کشتی و طوفان لیے تیرے دم ہر ہین چین سخن اسے کردے لیے کے کشتی طوفان کا قسم نئے ہوئی
کشتی اس اگر پس ہی کشتی شادی اور طوفان غم وہی ہی کیا پیوند و متصل ساتھ کے شادی و غم تجھکو کہ ہی
تیری آنکھین یہ دیکھ کو لرزے کے اجزا سارے اپنے تو دیکھتا نہین سامنے اپنے وقت ہر کو دریا
کے اندھے ایک مثلاً ہین ڈرتی بہت سے گوناگون خیالات اور اور دیکھتین نہین کیون کو ترس صل
آواز کی خچر وہ اسوقت کہ اسواسطے ماری لات نے مست خچر کسی کہ جانیگا یہ وہ تو مارے گھونسہ کار جفا دست دی
کہ ہی ہوتی معلوم سے ہی کانون صورت اسکو بینائی کہ دید نہ ہین آئینہ ہی کان کے اندھے اور تھا سنتا
پہ لفظ مین مصرعہ دوسرے کے شعر اس تھا سے صدا پر یعنے طنک پر قبہ کسی شاید یا تھا پتھر یہ نہین کہ گا کہیگا اندھا ہ
ہماری یا ہی کی نے کاتب غلطی کیا معلوم ہوتے نہین چسپان خوب معنی جسکے آواز و صدا بمعنی طنک اور ہی دنگ
اسنے ہی کیا پیدا خوف و ترس کہ جسنے مگر طنک پر نہ سنگ نہ ہی لات کی خچر وہ نہ الغرض ہی رہی کر غلطی سمجھ
ڈرتا نہین کوئی سے آپ اپنے حزین اے مگر ہی ہوتا سے غیر کسی یقیناً خوف و ترس کیونکہ ہین دکھائین باتین سب
کب کے حقیقت بے وہم کوئی بھلا ہی سمجھا کچ کو سبق اس اسنے ہی کہتا وہم کو خوف جو چیز نا حکیم ور
ایسی ہین لیلیتے کے سمجھ صحیح کو قلب آخر ہی ہوتا روان کب صحیح بے کھوٹا یعنے قلب کوئی اور ہی ہوتا
اس ہی ہوا پیدا سے راست دروغ ہر مین جہان دونون ہی ہوتی کہان کے راست بے قدر کی جھوٹ
کیا روان و مروج کو دروغ اسنے پر امید اسی تو دیکھا فروغ و رواج کا راست نے کسی جب کہ سبب
تا گشتیا باز + او سودا و گویم مفلسے از + راست انکار مکن کن نعمت شکر ایں نو است + صدقت ز کم دروغے آن قولہ

ور بیابی او + بل ز کشتیباش کان مند دست + گویم از کل جزو در کل داخلست + هر ولی را نوح و
کشتیبان شناس + صحبت این خلق را طوفان شناس + کم گریز از شیر و اژدرهای نر + ز آشنایان و ز خویشان
کن حذر + در تلاقی روزگارت میبرند + یادهاشان روزگارت می چرند + چون خر تشنه خیال هر یکے + از
قف تن فکر را شربت یکے + نشف کرد ست خیال آن وشات + شبنمے که داری از نهر الحیات + پس نشان نشف
آب اندر غصون + آن بود کہ می نجنبد در رکون + عضو حر شاخے تر و تازہ بود + میکشی هر سو کشیده میشود + گر سبد
خواهی توانی کردنش + هم توانی کرد چنبر گردنش + چون شد آن ناشف ز نشف بیخ خود + نآمد آن سوئے کہ امرش
میکشد + پس بخوان قاموا کسالے از نبی + چون نیابد شاخ از بیخش طبی + آتشین ست این سخن کوتہ کنم +
بر فقیر و گنج و احوالش زنم + آتشے دیدی کہ سوزد هر نهال + آتش جان بین کزو سوزد خیال + نے آتش
عشقست سوزان جان و دل + لیک با انوار زد آن جان و دل + نے خیال و نے حقیقت را امان + زین
چنین آتش کہ شعله زد ز جان + خصم هر شیر آمد و هر روبه او + کل شیء هالک الا وجهه + **اللغات** توانا سامان و
اسباب تونگری تلاقی باهم ملاقات کرنا مک کیدن سے چوسنا نشف جذب کرنا اور آپ مین کھینچ لینا دشمن
بضم سخن چین دبدگو دغماز غصون بضمتین شاخهار کون آرام پکڑنا اور میل کرنا طبی بالکسر و بضم پستان حاجی وایه
المعنی جب راست سے دروغ کو فروغ ہی اور تیرے صدق کے سبب سے دروغ کو ایسا ساز و سامان
ہی تو تو شکر نعمت کا کر اور وہ یہ کہ منکر راست کا مت ہو آپ مین تجھسے مفلسف اور اسکے سودا کا بیان کرون
اور پھر اُنکی کشتیون اور دریاؤن کو بلکہ اُنکی کشتی ہی سے کہ وہ دلکے لیے بھنور ہین بطور کل کے بیانکرون کسواسطے کہ جزو
داخل کل ہوتا ہی پس ہر ولی کو تو نوح و کشتیبان پہچان اور اور جو یہ مخلوق ہی انکی صحبت کو طوفان سمجھ شیر و
اژدہا نرسے مت بھاگ مگر آشنایون اور اپنون سے ضرور بچا رہ بلاقات مین تیرا زمانہ کھو رہے ہین اور انکی
یادین تیرے زمانے کو چرے لیتے ہین یہ خیال ہر یکا جو تجھکو رہتا ہی خر تشنہ کے مانند ظرف تن سے تیرے
شربت فکر کا چوستا ہی آن بدگویون سخن چینون کے خیال نے وہ شبنم اے نم قلیل جو تیری نہر حیات مین
تھی سب جذب کر لی اور کھینچ لی اب دیکھئے نشان آب کا جب شاخین اسکو کھینچ لیتی ہین تو یہ ہوتا ہی
کہ وہ شاخ جھکانے لچیانے مین سما جاتی ہی اسلیے کہ عضو ہر شاخ کا تر و تازہ ہوتا ہی لہذا جدھر کو کھینچا گر
کھنچ جاتی ہی اگر ڈلیا بنا آجائے تو بنا لو اگر گول گنڈل کیطرح کرنا چاہے تو کر سکے اور جب وہ جاذب اُسکی بیخ کے
نشف سے جاتا رہا جذب نہین کرتا تو پھر شاخ ادھر نہین آتی جدھر حکم اُسکو کھینچتا ہی پس اسیکو قرآن سے اذا قاموا
الی الصلوة قاموا کسالے پڑھ یعنے جب اُٹھتے ہین طرف نماز کے اُٹھتے ہین الکساتے ہوئے یہ حال شاخ کا ہوتا ہی
جب اسکو اُسکی جڑ سے کچھ چوسنے کو نہین ملتا ایسی کیفیت تیری ہی بعد نشف شبنم نہر حیات کے اب فرماتے ہین

[آ]تش ہی بھری ہین انکو کوتاہ کرون اور فقیر و گنج اور اسکے احوال سے بیان کرون اس آتش ظاہر کو دریا
[ا]لکو زخت تر و تازہ کو جلا دیتی ہی اور آتش جان سے کہ وہ عشق ہی سارے خیال جلجاتے ہین عشق کی آتش سے
[ر]جان و دل جلتے ہین لیکن وہ جان و دل یا انوار رہتے ہین ایسی آتش سے کہ جسکی جان سے شعلہ زن
[ہ]وئی نہ خیال کو امن ہی نہ حقیقت کو جو اصل خیال کی ہی یہ ایک دشمن شیر اور روباہ دونون کی ہی اور مصداق
[ا]س شئے ہالک الا وجہہ کی ہر شئے ہلاک ہونیوالی ہی سوا اسکی ذات کے یعنے پھر سوا اسکے کسیکی گنجائش
[ا]ن مین نہین انتہی قولہ در وجہ وجہا و رو خرج شو * چون الف در بسم در رو درج شو * آن الف
[د]ر بسم پنہان کردہ ایست * ہست اندر بسم و اندر بسم نیست * ہمچنین جملہ حروف گشتہ مات * وقت حذف حرف
[ا]ز بہر صلات * او صلہ ست و بے و سین زو وصل یافت * وصل بے و سین الف را بر نتافت * چونکہ حرفے
[ب]رنتابد این وصال * واجب آمد کہ کنم کوتہ مقال * چون یکے حرفے فراق سین و بیست * خامشی اینجا مہم
[ت]ر واجب ست * چون الف از خود فنا شد مکتنف * بے و سین بے او ہمیگویند الف * مارمیت اذ رمیت از دیست
ہمچنین قال اللہ از صمتش بجست * تا بود دارو ندارد ذو عقل * چونکہ فانی شد کند دفع علل * گر بود بیشہ قلم دریا مدد
مثنوی را نیست پایانی پدید * چار چوب خشت زن تا خاک ہست * مید ہد تقطیع شعرش نیز دست * چون نماند
بیشہا سر در کشند * بیشہا از عین دریا سر کشند * چون نماند خاک و بود ش جف کند * خاک سازد بحر او چون
[ا]لف کند * بہر این گفت آن خداوند فرج * حدثوا عن بحرنا اذ لا حرج * باز گرد از بحر و رو در خشک نہ * ہم زلعبت
گو کہ کودک راست بہ * تا زلعبت اندک اندک در صبا * جانش گرد د بایم عقل آشنا * عقل از ان بازی ہمی
یابد صبے * گرچہ با عقلست در ظاہر ابے * کودک دیوانہ بازی کے کند * جزو باید تا کہ کل رامی کند * اللغات
درجوہ جمع وجہ رو و طور و ذات و اسباب معاش چنانچہ زمین و مشاہرہ وجانب مکتنف پناہ گیرندہ و یکسو
شوندہ جف یعنی خشک شد بالکسر طفلی آبی سرکش المعنی یعنے اسکی ذات پاک کے طور و طریقون مین داخل
ہو کے بالکل خرچ ہو جا جیسے الف بسم کا بسم اللہ مین داخل ہو کے درج ہو گیا کہ اصل مین باسم ہی الف
قرأت و کتابت دونون سے ندارد ہوا اور وہ الف بسم مین ایسا چھپا ہی کہ بسم مین ہی بھی اور نہین بھی ہے
ایسے ہی جملہ حروف جو مات ہوے اے مردہ جسوقت کہ اس حرف کو حذف کرین واسطے صلات یعنے
وصل و پیوند کسی حرف کے دوسرے سے جیسے رب العالمین مین ہمزہ وصل کی قرأت مین مات
ہوئی وہ الف جو بسم سے بات ہوا صلہ ہی یعنے وصلہ و پیوند کا اس سے بے اور سین نے وصل پایا اور
یہ وصل بے و سین کا الف متحمل نہوا اور اسکو نہ اٹھا سکا لیکن جبکہ حرف ایسے وصال کو نہین سہارتا
تو مجھکو واجب ہی کہ اس مقال کو کوتاہ کرون اور جبکہ ایک حرف باعث فراق سین و بے کا ہی اگر وہ آجاے تو ابھی

فراق ہوجاے تو ایسے موقع پر خامشی مہم تر واجب ہر یعنے خاموشی مہم تر واجبات سے ہر جب الف
از خود فنا ہوا اور یکسو شوندہ تو بے و سین بے اُسکے اُسکو الف کہتے ہین یعنے جواد و سخی جو الف بفتح اول
و کسر لام کے معنے ہین دیکھہ تو مارمیت اذ رمیت اُسکا قول ہر یا نہین ایسے ہی قال اللہ اسکے ضمن سے
پیدا ہوا جبتک دوا دوا رہی ہر عمل نہین کرتی اور جب فانی ہوگئی اور گھس پس کے اپنی ہیئت اصلی سے بدلگئی
تب بیماریون کو دفع کرتی ہر آپ فرماتے ہین اگر جنگل کے درخت قلم ہو جائین اور دریا سیاہی تب بھی
مثنوی کی انتہا ظاہر نہوئے یہ چار چوب یعنے قالب خشت زن جبتک خاک ہر تب تک اُسکی خشت زنی
بھی ہر کہ اسمین تقطیع شعر کی بھی اسکو حاصل ہوجاتی ہر اور جب بیشئے قلمدان کے لیے نہین اور لکھنے سے
لکھوانے والے سر اُٹھائین تو بیشے عین ذات دریا سے ظہور کرین تا لکھے جائین اور جو خاک میری چار چوب
کیواسطے نرہے اور اُسکی پود اُسکو خشک کردے تو دریا جھاگ سے اُسکے واسطے خاک بناوے اسی
سبب سے اسمالک فتوح و کشود یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر حد ثوا عن بحر ولا حرج ذکر کرو دریا
دریا سے جسمین مطلق تنگی نہین ہر آپ فرماتے ہین کہ تو دریا سے لوٹ خشکی کیطرف متوجہ ہو اور لعبت کا بیان کر
کر بچونکے واسطے لعبت ہی بہتر ہر تا اس لڑکائین مین تھوڑی تھوڑی جان اُنکی دریاے عقل سے
آشنا ہوجاے جبھی اس بازی ہی سے عقل پاتا ہر اگرچہ ظاہر مین عقل سے منکر ہر مگر یہ بھی ہر کہ جو کودک
دیوانہ ہر وہ بازی ہی کب کریگا شراب کے لیے جز شراب کا ضرور ہر تو کل کو شراب کردیا ہین جب جز نہین ہر تو پھر کیا

رجوع بقصۂ فقیر گنج طلب

قولہ تنگ خیال آن فقیرم بیریا + عاجز آورد از بیا و از بیا + بانگ او تو نشنوی من بشنوم + زانکہ در اسرار
ہمراز ویم + طالب گنجش مبین خود گنج اوست + دوست کے باشد بمعنی غیر دوست + سجدہ خود را میکنند
ہر لحظہ او + سجدہ پیش آئنہ است از بہر رو + گر بدیدی ز آئنہ او یک پشیز + بے خیالی نماندی ہیچ چیز
ہم خیالاتش ہم او فانی شدی + ذات او محو تا داننے شدی + دانشے دیگر ز نادانی ما + سر برآوردی
عیان کانی انا + واسجدوا لادم ندا آمد ہمی + کار سید از خویش و بیندش دمی + احولی از چشم ایشان
دور کردتا زمین شد عین چرخ لاجورد + لا الہ گفت الا اللہ گفت + گشت لا الا اللہ و حدت شگفت +
آن حبیب و آن خلیل بار شد + وقت آن آمد کہ گوش ما کشد + سوے چشمہ کہ ہان زینہا بشوے + زانچہ
پوشیدیم از خلقان مگو + ور بگوئے خود نگردد آشکار + تو بقصد کشف کردی جرم دار + لیک من اینک پریشان
می تنم + قائل این سامع اینک منم + صورت درویش و نقش گنج کو + رنج کش شد این گروہ از رنج کو + المعنی جب
خیال اُس فقیر بے ریا نے مجھکو عاجز کیا ہر اپنی بیا بیا سے یعنے بجد بلا رہا ہر تو اُسکی آواز نہین سنتا ہر مگر مین سنتا

ہون اسواسطے کہ بھید وہ نہین اوسکا ہمراز ہون وہ طالب گنج کا نہین ہی بلکہ خود ہی گنج ہی اسیلیے کہ دوست
معنًا غیر دوست کا نہین ہوتا بحقیقہ دونون ایک ہوتے ہین وہ سجدہ ہر لحظہ اپنے آپ کو کرتا ہی اسواسطے
کہ سجدہ آئینہ کے سامنے اسی صورت کو ہوتا ہی جو آئینہ مین ہوتی ہی آسکے آئینہ ومین ہی وہ صورت ہی بس سجدہ
اسکا اپنے ہی آپکو ہی مگر آئنہ سے اُسنے ایک پشیز بھی جو عبارت نہایت قلیل شے سے ہی نہین دیکھی اگر
دیکھتا تو سواے اُسی خیال کے اور کوئی چیز باقی نرہتی نہ کوئی خیالات اُسکے رہتے نہ خود وہ رہتا
سب فانی ہوجاتے دانش اسکی نادانی مین مٹ جاتی اور جب دانش مٹگئی ہم نادان رہجاتے تو دوسری
دانش ہماری نادانی سے جیسے کہ ہمکو دانش کے مٹنے سے ہولی پیدا ہوگے کہتی کہ دانش مین ہو وہ دانش
تیری نادانی تھی خدا تعالے سے ندا اسجدوا لآدم کی ملائکہ کو آئی کہ ایک دم آپسے یعنے عبادت سے آزاد
اور آدم جسکو ہمنے پیدا کیا ہی اُسکی زیارت کرو اور احول یعنے دوبینی انکی آنکھ سے دور کردی تو زمین عین
چنخ لاجورد ہوگئی اتنے ملائک زمین پر زیارت کو آئے سب نے لا آلہ اور الا اللہ کہا کہ لاالہ الا اللہ اور وہ
عجیب ہوگئی یعنے نفی غیر کی کرنے سے وحدت ہی وحدت ہوگئی بس جیسے ملایک کو ندا کرکے ارشاد
وہی وقت اب ہی کہ وہ حبیب اور وہ خلیل بار شد ہمارا کان پکڑکے چشمہ کیطرف لیجائے کہ اپنے ذہن کو
اس سے پاک کر اور جو اسرار ہمنے مخلوق سے چھپائے ہین وہ اُنسے مت کہہ اور اگر کہدیگا تو وہ خود اُنپر آشکا
نہین ہوگا اور تو بسبب قصد ظاہر کرنے کے مجرم ہوجائیگا لیکن مین اب پریشان باتین کہرہا ہون جسکا قائل بھی
مین ہی ہون اور سامع بھی مین ہی بھلا صورت درویش کی کہان اور گنج کہان یہ گروہ درویشونکے تو
رنج کیش ہین سو رنج کہان ہی قولہ چشمہ راحت بر ایشان شد حرام + میخورند از زہر قاتل جام جام + خاکہا
پرکردہ دامن میکشند + تاکنند این چشمہا را خشک بند + کے شود این چشمۂ دریا مدد + منطمس زین مشت خاک نیک وبد
لیک گوید با شما من بستہ ام + بے شما من تا ابد پیوستہ ام + قوم معکوس اند اندر مشتہا + خاک خوار و آب
را کردہ رہا + ضد طبع انبیا دارند خلق + اژدہا را متکا دارند خلق + چشم بند خلق چون دانستۂ + ہیچ دانی کز چہ
دیدہ بستۂ + ہر چہ بگشادی بدل اندیدہا + یک بیک مبدل بدل وان آن ترا + لیک خورشید عنایت تافتہ
است + آئسان را از کرم دریافتہ است + نرد بس نادر ز رحمت باختہ + عین کفرانرا انابت ساختہ
ہم ازین بدبختی خلق آمد بجا + منفجر کردہ دو صد چشمہ و داد + غنچہ را از خار سرمایہ دہد + مہرہ را از مار پیرایہ دہد
از سواد شب بردن آرد نہار + وز کف معسر بروبیاند یسار + آرد ساز د ریگ را بہر خلیل + کوہ بادا ؤد سازد
ہم رسیل + کوہ با وحشت دران ابر ظلم + بر کشاید بانگ چنگ زیر و بم + خیر از دا ؤد از خلقان نفیر + ترک آن
کردی عوض از ما بگیر + اللغات آئسان نا امیدان معسر بالضم تنگدست یسار توانگری و ثروت رسیل ہمراہ دیگر بلبل

خشکبند وہ دوا جو خشک زخم پر ڈالتے ہین ہندی بورگی المعنی ترجمہ راحت ما بجست سوان گروہ درویشون پر
حرام ہی یہ تو زہر قاتل سے جام کے جام پیتے ہین دامن بھر بھر کے خاک اُٹھاتے ہین تا راحت کے چشمو نکے
زخم کے لیے اُس سے خشکبند بنائین اور انکو خشک کردین آدر یہ گروہ وہ چشمے دریا سے مدد پائے
ہوے ہین کہ اس مشت خاک نیک دید سے جو اہل دنیا ہین تیرہ دمکدر کب ہوتے ہین کوئی کچھ کہے یا کرے
لیکن یہ کہینگے کہ ہم تمھارے ساتھ تو اس دنیا مین وابستہ ہین اور متعلق اور جب تم نہو تو ابد تک دائم قائم ہین
دالا ابدالا انتہا لہ اور قوم کا یہ حال کہ اپنی خواہشون مین معکوس یعنی کھانیکی چیز جو پانی ہی اُسکو تو چھوڑ دیا
ہی اور خاک جو نکھانیکی ہی اُسکو کھاتے ہین جو طبیعت کہ انبیا کی ہی اُسکی ضد طبیعت مخلوق کی ہی یہ اژدہے
کو اپنا تکیہ بناتے ہین جب تو نے جان لیا کہ اس مخلوق ہین چشم بند ہم لینے ہی اصل مین کچھ نظر آتا ہی کچھ یہ بھی
جانا کہ تیرے دیدے کس سے بندھے ہوے ہین وہ یہ ہی کہ جس چیز پر تو نے دلسے آنکھین کھولی
ہین اور از بس محبوب و مرغوب ہی وہ ایک ایک تیرے واسطے بُرا لبدل ہی کہ اُسکا بدل بدیا ئیگا ہان
اتنی بات ضرور ہی کہ خورشید عنایت ہی چمک گیا ہی اور ناامید ونکا اپنے کرم سے پرسان ہو گیا ہی جیسے
لا تقنطوا من رحمۃ اللہ فرمایا ہی عجب بازی اپنی رحمت سے کھیلی ہی کہ عین کفر اُنکو دعا کر دیا جیسا کہ ان اللہ
یغفر الذنوب جمیعا کہا ہی آور لو اسی بدبختی خلق سے اُسنے سیکڑون چشمے دوستی کے جاری کیے دیکھو وہ
کیسا جواد ہی کہ غنچہ کو خار سے سرمایہ دیتا ہی یعنے اول مین خار ہی خار ہوتا ہی پھر اُسی خار سے غنچہ کا
سرمایہ پیدا کرتا ہی اور مہرہ کی خوبی وزیب مار سے نکالتا ہے رات کی تاریکی سے روز روشن نکالتا ہی اور
تنگ تہیدست کے ہاتھ سے مالداری و توانگری ظاہر کرتا ہی خلیل کے واسطے ریت کو آٹا بنا دیا کوہ کو داؤد
کا ہم رسیل کیا یعنے داؤد کا ساتھی ہوا اُنکی سی آواز نکالی کہ با آن وحشت اُس ابر تاریک مین وہ آہنگ
چنگ سے زیر و بم شروع کرے معمول تھا کہ جب داؤد علیہ السلام ترنم زبور سے مترنم ہوتے تو سارے
درندہ چرندہ گزندہ بدون وحشت و دشمنی باہمی کے چارو نطرف سے اُنکو گھیر لیتے تھے اور پرندے
ہوا مین ایک چھت سی سند ھجائی تھی بادل سے منڈھی ہوئی تھی اُسوقت یعنی یہ موج دستی داؤد سے ہوئی
تھی اور فریاد و نالہ مخلوق سے آپ فرماتے ہین راحت کے ترک مین یہ خوبیان ہین بس تو راحت کو ترک کر کے عوض اُسکا ہی

دعا طالب گنج کی اور سبحانی ہمسیری کی جلد سے

گو نہ گفت آن زروش کاے دانائے راز * از پئے این گنج کردم یاد و تاز * دیو حرص آز مستعجل تگے *
نے تامل جست نے آہستگی * من ندیدیم لقمہ تندہ و ختم * کف سیہ کردم دہان را سوختم * خود نگفتم چون درین ناموختم
زان گرہ زن این گرہ را حل کنم * قول حق را ہم ز حق تفسیر جو * ہین مخا ژاژ از گمان اے یاوہ گو * آنکہ کوزہ

کے بود آسان رموز من لد + گرچہ آسان نمود انیسان سخن + مہرہ کو انداخت او برباید ش + ہم او بگشاید ش
در دعا کردن + بر سر حرفہ شدم بار دگر + چون تو درستی تو کن ہم فتحباب + گفت یارب توبہ کردم زین شتاب
ہمچو کشتہ + ہر شبے تدبیر و فرہنگم بخواب + اینہمہ از عکس تست اینہم توئی + کو ہنر کو من کجا دل مستوی + ہم بے ہنر
آن شاہ علا + تا سحر جملہ شب بخیرہ فتادہ داری چو مرتن + آن ہنر وے نمانیم من خود + غرقہ میکردم در آب
چون تیغ گو + صبحدم مرد خرد را گل کرد نہنگے یا + سیلاب برد جملہ را کو + ولے کو دلی خود دست الست میگوید خود
کند بہ ر + نہنگ آن خورد ہا را تے + آن کند رطے شب شرق آفتاب + شد دیر خود ظلمت آن زنیام از + خود
ظلمات ہم + کاندرین آمدند مسیح بیونس جہان خلق + زنگ بود اندر دیم منتشر کرد + آن نہنگ زجوف آن یونس چون
ر + وحش و لیل کاندران کریے کاے + بدر آمد شب حوت زبطن چون + سحر ہنگام گوید ہریکے + شدند
ا + ذوالحبک نہنگ ہمچون شب از + سبک تن بازو گوش و تیز چشم + جستش چندین و بنی رحمت
دید زکمی + بود نور و دید نار آن سوے مو + توکس چون ما نگریزیم ہیچ + سپس زین روز وحش مقامات
ازجہں ہیم خواہ دیدہ ما ازین بعد + گزیدہ گمشی تیزی دیدہ + بیارہ از غیر ہیم خواہ ما + بود را حور شب
دست این بدے بود زنان کف + ازعمے رست چون چشم از ساحرا + وحس خاشاک را بحر شد تاپو
کنند یقین بالضم موقن اللغات + نیست اصحاب سبب بر زد لر کہ ہر + نیست اسباب جز خلق بند چشم
و شکم تودہ ریگ راہ جلیکہ جمع بضمتین حبک کہ واسطے اس آسمان از کنایہ ذوالحبک وحشی جمع بالفتح وحش
آب گش بکاف فارسی و فتح خوب و خوش رفتار یا ناز المعنی فرماتے ہین کہ اس فقیر نے اپنی دعا مین ک
کہا کہ اے دانائے راز مین نے اس خزانہ کے واسطے بیہودہ دوڑ کی دیگ حرص و آز مستعجل تکی اپ
مجھپر غالب ہوا کہ نہ اُسنے تامل کیا نہ آہستگی کی مین نے اس دیگ خاص سے ایک لقمہ بھی نپایا مفت
ہاتھ کاٹے گئے اور منھ جلایا کہ اُگل دینا پڑا مین نے یہ نہین کہا کہ مجھکو یقین نہین ہے اور جسنے یہ گرہ لگائی
اُس سے اسکو حل کر لیا چاہئے یہ کہ قول حق کی تفسیر کا حق ہی سے طالب ہو اور خبردار اے یاوہ گو ا
گمان سے بیہودگی مت کر جب وہ گرہ اُسنے لگائی ہے تو وہی کھولیگا جو کوئی مہرہ کسی مہرہ پر ڈالتا ہے تو وہ
مہرہ لیجاتا ہے اگرچہ تجھکو اس قسم کی بات آسان معلوم ہوئی لیکن یہ رموز من لدن کی ہے یہ آسان کیا
ہو سکتی ہے اور کہا اے رب مین نے اس جلدی شتابی سے توبہ کی تو ہی نے اس دروا
بند کیا ہے تو ہی کھولدے اب مین اپنے پیشہ کیطرف جو دعا تھی پھر چلا سو دعا مین بھی مین بے ہنر ہو
وہ اچھی طرح نہین جانتا کہاں ہے ہنر جو مین کہ رہا ہون اور کہان مین اور کہان دل مطمئن راستی وا
یہ سب تیرے عکس ہین اور یہ عکس بھی تو ہی ہے ہر رات خواب مین اسی کی تدبیر و فرہنگ مین ہون اور کشتی غرق

کے مثل پانی مین پھرتا ہون یعنے فکر مین ڈوبا ہوا ہون نہ مین ہی خود رہتا ہون نہ میرا ہنر مگر تن ایک
مردار کیطرح بیخبر پڑا رہتا ہی صبح تک تمام شب وہ شاہ علا آپ ہی الست کہتا ہی آپ ہی بلی دونون کام
اسیکو کرنا پڑے ہین بلے کہنے والا مین تھا سو میرے بلی کہان ہی وہ تو اسی اہلے کے ریلے مین بہگئی
یا کسی نہنگ نے بالکل خرد و مرد کی صبح دم کا یہ حال کہ جب وہ اپنی تیغ گوہر بار جو سپیدۂ صبح کا ہی نیام ظلمت
سے نکالتا ہی اور آفتاب مشرق کا شب کو لپیٹ ڈالتا ہی تو وہ نہنگ یعنے خیال کنج اُنھین تدبیر و فرہنگ
کو جو رات کو باندھی تھین قے کر دیتا ہی اور ہم یونس کیطرح جوف نہنگ سے چھوٹ کے رنگ وار
پریشان ہو جاتے ہین یعنے اپنی امید و آرزو کی تلاش مین سارے مخلوق یونس کیطرح مسبح ہوئے
دسبات پہ کہ ظلمات مین تو پڑے مگر راحت سے رہے ہر ایک صبحکو جب حوت شب کے شکم سے نکلتا ہی تو کہتا
ہی کہ اے کریم اس شب پر وحش مین کیسا خزانہ تو اپنی رحمت کا رکھتا ہی اور کیسے حشاشی کہ خزانہ اور حشاشی
دونون اور شب کہ مثل نہنگ کے تھی اور ذات الحبک اے صاحب راہ کہ وہ کہکشان ہی ہماری آنکھیں
تیز اور گوش کشادہ اور بدن سبک ہو گیا اسیواسطے وجعلنا اللیل سباتا کہا ہی گیا یعنے رات کو آرام و
آسایش کہکشان وہ سفیدی جو آسمان مین بصورت راہ کے ہر شب مین معلوم ہوتی ہی اب اسکے بعد
جو مقامات وحش صورت ہین آئین ہم تجھسے رفق سے ذرا گریز نہین کرینگے یہ ایسا حال ہی جیسے حضرت
موسے نے نار دیکھی اور تھا وہ نور یعنے شب کو ایک زنگی ترسناک سمجھا تھا اور وہ حور تھی ہم سوا
اس دیدہ کے اور کچھ نہین چاہتے جو تیز اور خوش رفتار اور گزیدہ ہو کہ اصل ہر شے کو دیکھے دیکھو
فرعون کے ساحرون کی آنکھ جب کوری سے چھوٹی اور خدا کیطرف منقلب ہوئی جیسا کہ کہا انا الی
ربنا منقلبون تو کیسے اس دیدہ دری پر خوش تھے اور ہر چند فرعون نے ہاتھ پانون کاٹ ڈالے تھے
جیسا کہ قرآن مین ہی لاقطعن ایدیکم وارجلکم کیسے ذوق وجد سے تالیان بجاتے تھے بس یہ سبب دنیوی ہی
مخلوق کے یے چشم بند ہین کہ ہی کچھ نظر کچھ آتا ہی اور جو سبب کی محبت سے کانپتا ہی یعنے سبب کو عزیز
رکھتا ہی کہ پکڑنے نپائے وہ اصحاب مین سے نہین ہی جنکی صفت مین فرمایا ہی واصحاب الیمین ما اصحاب
الیمین اور اس سے مابعد بیان اُنکے صفت کا ہی ظلترجع قولہ لیک حق اصحاب نا صحاب را + در کشادہ دوم
تا صدر سرا + با کفش نا مستحق و مستحق + معفان رحمتند از بند رق + در عدم ما مستحقان کے بدیم + کہ برین جان
و برین دانش زدیم + در عدم مارا چہ استحقاق بود + تا چنین عقلے و جانے رو نمود + اے بکردہ یار ہر اغیار
را + اے بدادہ خلعت گل خار را + خاک مارا ثانیا پالیز کن + ہیچ نے تو بار دیگر چیز کن + این دعا تو امر کردی
ز ابتدا + ور نہ خاکے راچہ زہرہ این ندا + چون دعا مان امر کردی اے عجاب + این دعاے خویش را کن مستجاب

شب شکستہ کشتی فہم حواس ٭ نے امیدے ماندو نے خوف و یاس ٭ بردہ در دریاے حیرت ایزدم ٭ تا از چہ فن کنم
بفرستدم ٭ آن یکے را کردہ پرنور و جمال ٭ وین دگر را کردہ پر وہم و خیال ٭ گر بخویشم ہیچ راے و فن بدے
راے و تدبیرم بحکم من بدی ٭ شب نرفتی ہوش بے فرمان من ٭ زیر دام من بدی مرغان من
بودمے آگہ ز منزلہاے جان ٭ وقت خواب و بیہشی و امتحان ٭ چون کفم زین حل و عقد این تہیست
اے عجب این معجبی من زچیست ٭ دیدہ را نادیدہ خود انگاشتم ٭ باز زنبیل دعا بر داشتم ٭ چون الف
چیزے ندارم ایکریم ٭ جز دلے دان تنگتر از چشم میم ٭ این الف این میم این چون بود ماست ٭ میم ا
تنگست الف زان ترگداست ٭ اللغات معتق آزاد کردہ شدہ رق بالکسر بندگی و غلامی حل
و عقد کشاد و بست المعنی اوپر جو کہا تھا کہ اصحاب مین سے نہین ہر اب فرماتے ہین کہ اسکی ذات
ایسی بے پروا ہر کہ اصحاب و نا اصحاب سبکو دروازہ کھولتا ہر اور صدر مکان تک لیجاتا ہر اسکے ہاتھ
سامنے مستحق و نامستحق سب قید و بند کے سے آزاد کردہ اسکی رحمت کے ہین بھلا عدم مین ہمارا کون
استحقاق تھا جو ایسی عقل و جان ہمنے پائی آسے تو وہ ہر کہ تو ہی نے تالیف قلوب سے ہر اغیار کو
کردیا اور خار کو خلعت گل کا بخشا ہماری خاک پھر سے پالیز پھل پھول والی کردی اور یہ ذات ہماری
ہیچ نے ہر یعنے کچھ چیز ہی نہین ہمہ چیز کردی تو نے ہی ابتدا سے مجھکو اس دعا کا امر کیا ہر ورنہ مین ایک
ادنے خاک میری کیا مجال جو ایسی ملا تیری درگاہ مین کرتا جب دعا کا تو نے ہمکو امر کیا ہر تو اے کریم
یعنے انو کھے نرالے اس اپنی دعا کو بھی مقبول کر اب کو جب تو کشتی حواس کی توڑ دیتا ہر تو اسوقت میری
نہ امید رہتی ہر نہ خوف نہ نا امیدی کیسی بخت ہوجاتی ہر آب مجھکو میرے ایزد نے دریاے حیرت
مین ڈالا ہر دیکھون کونسا فن درست کرکے میرے لیے بھیجتا ہر کیسکو تو وہ پرنور و جمال کرتا ہر اور کسیکو
وہم و خیال سے بھر دیتا ہر کسیکا اختیار نہین اگر کچھ بھی راے و فن میری اپنی ذات مین ہوتی تو وہ
راے اور تدبیر میرے حکم مین ہوتی رات کو میرے ہوش ایسے میرے بدون حکم کے مجھسے کیون جاتے
یہ مرغ میرے میرے زیر دام ہی ہوتے ہر وقت مین اپنی جان کی منزلون سے آگاہ ہوتا جاہیے خواب ہوتے چاہے
بیہوشی چاہے آزمائش اب جو میرا ہاتھ اس بست و کشاد سے خالی ہر تو تعجب کرتا ہون کہ پھر بھی میری معجبی
دیدہ و دانستہ کیون ہر لہذا جو کچھ مین نے دیکھا اسکو نادیدہ جان لیا اور پھر سے زنبیل دعا کی اٹھائی مین الف
کیطرح مجرد ہون نہ نقطہ نہ اعراب کچھ میرے پاس نہین سواے دلکے سو بھی تنگتر چشم میم سے جس ہی الف
و میم ام اے بادہ میری بود کی ہر کہ اسی سے میری ہستی ہوئی ہر محض مفلس قلاش کہ ام کا میم ایسا تنگ الف
ایسا گدا جسکا مثل نہین قولہ این الف چیزے ندارد غافلیست ٭ میم دل تنگ آن زمان عاقلیست ٭ در زمان

خود ہیچ من + ور زمان ہوش بیچاپیچ من + ہیچ دیگر بر چنین ہیچے منہ + نام دولت بر چنین ہیچے منہ
ہیچ بہ سازد مرا + چون نہ ہم دارم ست این صد عنا + ور ندارم ہم تو دارم کم کن + رنج دیدم رحمت
کن + ہم در آب دیدہ عریان بستیم + بر در تو چونکہ دیدہ نیستم + ز آب دیدہ بندہ بے دیدہ را + سبزہ
این چرا + ور نماند آب آبم دہ ز عین + ہمچو عینین نبی ہطالتین + او چو آب دیدہ جست از جود
اجلال و اقبال و ورق + چون نباشم ز اشک خود باریک ریس + من تہیدست قضا و کاسہ لیس
چشم اشک را مفتون بود + اشک من باید کہ صد جیحون بود + قطرہ زان زین دو صد جیحون
بدان یک قطرہ جن و انس رست + چون کہ باران جست آن روضہ بہشت + چون نجوید آب شورہ
ای اخی دست از دعا کردن مدار + با اجابت یا رد! وبت چہ کار + نان کہ سد و مانع این آب بود
از ان نان می بباید شست زود + خویش را موزون و چست و سختہ کن + ز آب دیدہ نان خود را
لغات ورق نقرہ و زر و سیم مسکوک المعنی فرماتے ہین لفظ ام جو الف میم سے مرکب ہوا الف
ایسا کہ کچھ بھی نہین رکھتا بس یہی غافلی ہے اور میم جو تنگ ہے یہی زمانہ عاقلی کا ہے کہ اسکی طرف رجوع ہوگا ہوش ہوش
آدمی کے ہین سو زمان بیہوشی مین مین خود ہیچ ہون یعنے کچھ بھی نہین اور زمان ہوش مین بیچا
مین ہون اب اس بیچاپیچ پر اور ہیچ مت رکھے اور ایسی ہیچ چیز کا نام دولت مت کر اگر میر
کچھ نہوگا وہ آپ مجھکو اچھا کر دیگا جبکہ درہم دارم سے کہ میرے پاس بھی کچھ ہو سکے طرح رنج مجکو
نہین رکھتا ہون تو میری دارائی کر لے دارندہ کر دے مین نے رنج بہت اٹھایا ہے تو رحمت
مین اپنے آب دیدہ مین عریان کھڑا ہون اس سبب سے کہ تیرے دروازہ کا دیدہ نہین ہون اور
تکتا بس میرے آب دیدہ سے مجھ بے دیدہ کو اس چراگاہ سے سبزہ و نبات عطا کر اور اگر آب نہ رہے
آب دے جیسے آنکھین نبی کی ہطالتین تھین یعنے وہ باران جو متواتر برسے جسکی ہندی
ہے کہ حضرت جبرئیل نے ایک دن آنحضرت سے کہا کہ جو کوئی محزون اپنی امت پر روئیگا
اسکی امت کو بخشدیگا آپ نے فرمایا کہ وہ محزون مین ہون اور امت میری مرحومہ اور دعا
کی اللہم ارزقنی عینین ہطالتین اے بار خدایا روزی کر مجھکو دو آنکھین ایسی جیسے ابر بارندہ
کہ آنحضرت نے باوجود ایسے اجلال و اقبال اور زر و سیم مسکوک کے جو دحق سے آب دیدہ
اپنے اشک مین باریک ریس کیون نبین جسکی ہندی ہے نہنہا کیون کاتین کہ بالکل تہیدست قضا کے
لیس ہین اے پیالہ چاٹنے والے جو مراد محتاجی و عدم میسری سے ہے اور جب چشم میری ایسے اشک
ہو تو چاہیے کہ میرے اشک سے سو جیحون ہو جائین لیکن اس گریہ کا ایک قطرہ دو سو جیحون سے اچھا کہ اس قطرہ سے

بیسے خاک شورہ زشت میری تو ہی ڈھونڈھا بھی باران نے روضہ کے بہشت کہ ہرگاہ اور ہوے
چاہا کرے رد چاہیے کام کیا سے قبول و رد اسکی تجھکو جا کیے دعا تو اخی اے بہرحال ہوئے جویا اسکی نہ
پا آپکو تلا ڈال دھو ہاتھ جلدی سے اُس ہو کی آپ اس سد اور مانع کہ نان چو اور کرے قبول
اور جست و سنجیدہ بنا اور اس آب دیدہ سے روٹی پکا اے مطلب درست کر

الہام ہونا فقیر کو اور کھلنا وہ مشکل اُس پر

قولہ اندرین بود او کہ الہام آمدش + کشف شد این مشکلات از ایزدش + گفت گفتم بر کمان تیر سے بنہ
کے بگفتم من کہ اندر کش تو زہ + من نگفتم کین کمانرا سخت کش + در کمان نہ گفتمت نے بر کنش + از فضول
تو کمان افراختے + صنعت قواسے بر داشتے + ترک این سختہ کمانے رو بگو + در کمان نہ تیر و پریدن مجو
چون بیفتد تیر آنجا می طلب + زور بگذار و بزاری جو ذہب + آنچہ حق ست اقرب از حبل الورید
تو فگندی تیر فکرت را بعید + اے کمان و تیر ہا بر ساختہ + صید نزدیک و تو دور انداختہ + ہر کہ او دورست
دور از روے او + کار ناید قوت بازوے او + ہر کہ دور انداز ترا و دور تر + وز چنین گنجست او مہجور تر + فلسفی
خود را از اندیشہ بکشت + گو بدو کو راسوے گنجست پشت + گو بدو چندانکہ افزون میدود + از مراد دل
جدا تر میشود + جاہدوا فینا بگفت آن شہریار + جاہدوا عنا نگفت اے بیقرار + ہمچو کنعان کو زننگ نوح
رفت + بر فراز قلہ آنکوہ رفت + ہر چہ افزون تر ہمی جست او مناص + سوے کہ میشد جدا تر از خلاص
اللغات الہام بالکسر غیب کی آواز مناص پناہ المعنی یعنے یہ درویش تو اسی دعا و زاری مین تھا کہ
ناگاہ غیب سے آواز آئی اور یہ مشکلات اسکی خدا تعالے سے حل ہوئین کہا ہمنے تجھسے کہا تھا کہ کمان پر تیر
یہ کب کہا تھا کہ زہ مین رکھکے اُسکو کھینچے ہمنے یہ نہین کہا کہ تو کمان کو زور سے کھینچ ہمنے تو یہ کہا کہ تیر صرف
کمان مین رکھ کمانسے مت نکالے تو نے اپنی طرف سے زیادتی کر کے کمان اُٹھائی اور صنعت تیر اندازی
کی ظاہر کی اب تو اس سخت کمانکو ترک کر بس کمان مین تیر تو رکھلے اور اُسکے اُڑنے کا طالب مت ہو
جہان تیر گر پڑے وہان ڈھونڈھ تیر کو تو چھوڑ دے اور زاری کے ساتھ زر کی تلاش کر دیکھ حق تعالے
کیسا اقرب حبل الورید سے ہے اور تو نے اپنے تیر کو دور چھوڑا اے فلان تیر و کمان تو سبھالے ہوے ہے اور شکار
بھی نزدیک ہے پھر تیر پھینکا تو دور پھینکا کیسی غلطی ہے جو کوئی اس سے دور ہے وہی اُسکی صورت سے دور ہے مشرف
بدیدار نہین ہوتا اُسکی قوت و بازو کام نہین آتے اور وہ آزماتا ہے کہ دیکھون اسکے بازو مین کہانتک قوت
ہے بس جو کوئی دور انداز تر ہے یعنے تیر جسکا دور جاتا ہے وہی دور تر ہے اور ایسے خزانہ سے مہجور تر فلسفی نے آپکو
اندیشہ مین مارا اس سے کہدے کہ اُسکی گنج کیطرف پشت ہے گنج سے منھ پھیرے ہے اور اس سے کہدے کہ جسقدر تو بڑھ رہا

دوڑتا ہو ویسا ہی مراد دلسے زیادہ جدا ہوتا ہو اُس شہریار یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جاہد وا فینا
کہا ہو یعنے کوشش کرو ہم مین ملنے نہ جاہد وا عنا یعنے نہ ہمسے الگ ہوکے جیسے کنعان نوح کے تنک سے
بلندی پر پہاڑ کی گیا جو سب سے بڑھکے تھی لیکن جیسے وہ بلندی پر چڑھکے ڈھونڈھتا تھا اور پہاڑ کیطرف جاتا تھا
ویسا ہی نجات سے دور پڑتا تھا قولہ ہمچو این درویش بہر گنج و کان + ہر صباحی سخت تر جستے کمان + ہر کمانے
کو گرفتے سخت تر + بودی از گنج و نشان بدبخت تر + این مثل اندر زمانہ جانی ست + جان نادان برنج
ارزانی ست + زانکہ نادان داشت ننگ از اوستاد + لاجرم رفت و دکان نو کشاد + آن دکان بالاے
استادان کار + گندہ و پر کژدم ست و پر زمار + زود ویران کن دکان و باز گرد + سوے سبزہ و گلستان و آبخورد
نے چو کنعان کو زکبر و ناشناخت + از کہ عاصم سفینہ فوز ساخت + علم تیر اندازیش آمد حجیب + وآنمراد او بدہ حاضر
بجیب + اے بسا علم و ذکاوات و فطن + گشتہ رہرو را چو غول راہزن + بیشتر اصحاب جنت ابلہند + تا ز شر فیلسوفی
میرہند + خویش را عریان کن از حملہ فضول + ترک خود کن تا کند رحمت نزول + زیرکے ضد شکستست و نیاز +
زیرکے بگذار و با گولے بساز + زیرکے شد دام ہر دو طمع کاز + تا چہ خواند زیرکے را پاکباز + زیرکان با صنعتے قانع
شدند + ابلہان از صنع در صانع شدند + زانکہ طفل خورد را مادر نہار + دست و پا باشد نہادہ در کنار + اللغات
جانی منسوب بجان و روح گندہ وہ لکڑی جسمین مجرمونکا پاؤن دیدیتے آبخور د جاے آبخوردن یعنے
دریا کا گھاٹ عاصم نگہبان ذکاوت تیزی و دانائی نگاز بہ کاف فارسی گلگیر و مقراض و علف مندی گھاس
و کمینگاہ صیادان نہار وہ شخص جسنے کچھ نکھایا ہو المعنی جیسے یہ فقیر کہ ہر صبح گنج و کان کیو اسطے کڑی کمان
ڈھونڈھتا تھا اور جیسی زیادہ سخت کمان لیتا تھا ویسا ہی گنج اور اُسکے نشان سے بدنصیب ہوتا تھا
چنانچہ یہ مثل بھی زمانہ مین جانی ہو اسے نہایت دلچسپ کہ جان نادانونکی رنج کے لایق ہو رنج ہی مین رہتی ہو
اس سبب سے کہ نادان کو استاد سے ننگ و عار ہوتی ہو استاد کرتا نہین لاجرم نئی دکان اپنے خیالات
کے موافق رکھتا ہو اور وہ جو استاد ہنر و پیشہ کے ہین اُسنے بڑھے ہوے کہ وہ اُسکے پاؤنکا کندہ ہے
دن بھر قید اور پر کژدم ہو اور پر مار اسے ہر طرح کی مضرت و نقصان ہیں تو اس دکان کو اجاڑ اور اسخیال
سے لوٹ اور سبزہ اور گلستان اور آبخور کیطرف رجوع ہو جو جنت ہو کنعان مت بنے جسنے اپنے غرور و
بیوقوفی سے سفینہ نجات و مراد کا کوہ عاصم کو سمجھا نہ کشتی نوح کو تبرا سکے لیے بھی اسکی تیر اندازی کا علم حجاب
ہوگیا ورنہ وہ مراد اُسکی اُسکے جیب مین رکھی ہوئی تھی بہت ایسا ہوا ہو کہ علم و تیزی و دانائی راہرو کے لیے
غول راہزن ہوئی ہین تو نے نہین سنا کہ اصحاب الجنۃ بلہ فرمایا یعنے اکثر اہل جنت احمق ہوتے ہین تو شر فیلسوف ہونیسے
بچ جاتے ہین تو آپکو حملہ فضول سے عریان کر اور تجھ دو بیخویش ہو تو رحمت الٰہی نزول کرے یہ زیرکی ضد

شکست و نیاز کی ہے جو در اصل کار آمد ہین لہذا تو زیرکی کو چھوڑ اور حمق سے موافقت کر زیرکی تو
ایک دام ظاہر و بیدہ ہے اور جمع کیونگاہ پھر اس دام و کمینگاہ سے پاکباز کیا جا ہیگا اور وہ زیرکی کو کیا کریگا
زیرکونکا تو یہ حال کہ ایک صنعت ہی پہ قانع ہوگئے اور احمق صنع سے صانع کو پہونچے اسواسطے کہ جیسے
بچہ نا سمجھ کو مادر صبح ہی دودھ پلا نیکو گود مین اٹھاتی اور بڑے پیار سے دودھ پلاتی ہے

داستان تین مسافرون کی جو مسلمان و جہود و ترسا تھے اور کہین کو جاتے تھے و لقمہ پا
ترسا و جہود سیر تھے اور مسلمان صائم

قولہ یک حکایت بشنو اینجا اے پسر + تا نگردی ممتحن اندر ہنر + آن جہود و مومن و ترسا مگر + ہمرہے کرد
باہم در سفر + با دو گمرہ ہمرہ آمد مومنے + چون خرد با نفس و با آہرمنے + مروزی و رازی افتند در سفر + ہمرہ و ہمنف
بیش ہمدگر + در قفس افتند زاغ و چغز و باز + جفت شد در حبس پاک و بے نیاز + کردہ منزل شب بیک
موضع بہم + مشرقی و مغربی قانع بہم + ماندہ در منزل زرہ خورد و شگرف + روزہا با ہم ز سرما و ز برف + چون
گشادہ شد رہ و بکشاد بند + بگسلند و ہر یکے سوے روند + چون قفس را بشکند شاہ خرد + جمع مرغان ہر یکے سوے پرد
پر کشادہ ہر یکے در شوق و یاد + در ہواے جنس خود سوے معاد + پر کشادہ پر دہے با اشک و آہ + لیک
پریدن ندارد روے وراہ + چونکہ رہ وا شد پرد مانند باد + سوے آن کز یاد او پر ملیشاد + آنطرف کش
اشک و سوز و آہ + چونکہ فرصت یافت آنسو کوفت راہ + در تن خود بنگر این اجزاے تن + از کجا جمع آمدند اندر
بدن + آبی و خاکی و بادی و آتشے + عرشی و فرشی و رومی و کششی + از امید عود ہر یک بستہ طرف + اندرین زندان
بہم از بیم برف + برف گوناگون جمود ہر جماد + در شتاز بعد آن خورشید داد + چون بتابید آن خورشید خشم
کوہ گردد گاہ ریگ و گاہ پشم + در گداز آید جمادات گران + چون گداز تن بوقت نقل جان + چون رسیدند این
سہ ہمرہ منزلے + ہدیہ شان آورد حلوا مقبلے + برد حلوا نزد آن ہر سہ غریب + محسنے از مطبخ انی قریب +
گرم و صحن حلواے عسل + برد آنکہ در ثواب بود آمل + اللغات جہود یہود ترسا آتش پرست و نصارے مروز
باشندہ مرو رازی باشندہ رے چغز بالفتح ہندی مینڈک کش نام شہر طرف بستن نفع بردا شتن و حاصل کرد
جمود منجمد و بستہ ہونا صحن بالفتح طبق بزرگ تحفہ بد بضمی آمل امید المعنی آپ فرماتے ہین کہ اے پسر اس موقع
ایک نقل ہماری سن لے تا تو اپنے ہنر مین آزمایا نجائے یعنے کسی آفت مین مبتلا نہو اور وہ کہ تین آدمیون نے
سفر کیا ایک جہود دوسرا ایک مومن اور ایک ترسا اور تینون سفر مین باہم گویا ہمراہ سے تھے یہ خدا کی شان کہ دو گمراہونکا ایک مومن
ہمراہی تھا جیسے خرد نفس و دیو کی ساتھی ہو اور ایسا اتفاق ہوتا ہی ہے کوئی مرو کا رہنے والا کوئی رے کا
رہنے والا ہوتا ہے اور سفر مین ایک دوسرے کے ساتھی اور ایک دوسرے کے سامنے ہمسفر ہوتے ہین یہی گویا

پنجرہ مین زاغ و غوک و باز جمع تھے اور اس قید مین پاک و بے نیاز جفت ہو رہے تھے ایکرات ایک موضع مین ٹھہرے اور منزل کی وہان کوئی مشرق کا تھا کوئی مغرب کا مگر باہم متلع تھے اور اس منزل مین بہت روز دن رہے کہ تھکے ہوئے اور نہایت عاجز تھے سرما و برف کے سبب سے اور منتظر کہ جب راہ کھلجائے اور یہ قید جاتی رہے تو ایک دوسرے سے علیحدہ ہوکے اپنی اپنی راہ لین اب مقولے انکا ہین کہ جب پادشاہ خرد کا قفس کو توڑ دیتا ہو تو سارے مرغ جو اس قفس مین ہوتے ہین سب اپنی اپنی طرف اُڑ جاتے ہین اسلیے کہ وہ تو پرکشادہ اپنی جنس کی محبت اور ہوا سے شوق و یاد مین ہوتے ہی ہین اور اس خیال مین کہ جلدے اس قفس مین آ پھنسے ہین وہان کو لوٹ جائین پھر فرمایا کہ ہر دم پرکشادہ اور با اشک و آہ لیکن کیا کرین اڑنے کی نہ کوئی صورت نہ راہ اور جب راہ کھلگئی تو ہوا کیطرح اُڑنے لگے اُسیطرف کو جسکی یاد مین پر کھول رہے تھے اور اسطرف کہ جسکے لیے روتے تھے اور جسکے غم مین جلتے اور آہین کرتے تھے اب جو قفس سے فرصت پائی تو بس اُدھر ہی کو چلدیے اب فرماتے ہین کو اپنے ہی تن کو غور کر کہ یہ اجزا تیرے بدن کے کہان کہان سے اس تن مین جمع ہوئے ہین آبی بھی ہین اور بادی بھی اور خاکی بھی اور آتشی اور عرشی بھی جو بیچ ہو اور فرشی اور ردمی و کشی اس امید سے کہ اپنے مبدا کیطرف لوٹینگے ہر ایک نفع اُٹھا رہا ہو اور ر خوف برفت سے جو مرگ ہو اس گھر مین ٹھہرے ہوئے ہین اور یہان قسم قسم کی برف جو ہر سرما مین جما دی جمانے والی ہین اس سبب سے کہ اُس خورشید داد سے دور ہین جسوقت کہ وہ خورشید خشم کا گرمی اپنے غصہ کی انکو پہونچائیگا تو کوہ کاہ اور ریگ و کاہ سب نشیم ہوجائینگے اور جو بڑے بڑے جمادات ہین ایسے اُس گرمی سے گلجائینگے جیسے جسم مرنیکے وقت گلجاتا ہو کہ یہ اشارات سب واقعات قیامت سے ہین اب پھر ان مسافرون کا بیان ہو کہ جب یہ تینون ساتھی ایک منزل پر پہونچے تو ایک خوش نصیب نکے واسطے حلوا لایا یعنے ایک محسن اپنے باورچیخانہ سے ان تینون مسافرون کے لیے حلوا لیگیا گرم گرم روٹی اور طباق شہد کے حلوے کا بھرا ہوا اسواسطے کہ اس کھلانیکے ثواب مین کوئی اُسکی امید تھی اسے منت اور نذر مانی ہوئی قولہ

الکیاسۃ والادب لاہل المدر + والضیافۃ والقرے لاہل الوبر + الضیافۃ للغریب والقرے + اودع الرحمن فی اہل القرے + کل یوم فی القرے ضیف حدیث + مالہ غیر الہ من مغیث + کل لیل فی القرے وفد جدید + مالہم ثم سوے اللہ المجید + تخمہ بودند آن دو بیگانہ زخور + بود صایم روز آن مومن مگر + چون نماز شام آن حلوا رسید + بود مومن ماندہ در جوع شدید + آن دو کس گفتند ما از خور بریم + امشبان بنہیم و فردا میخوریم + صبر گردیم امشب از خود تن زنیم + بہر فردا وت را پنہان کنیم + گفت مومن امشب این خوردہ شود + صبر را بنہیم تا فردا بود + پس بد و گفتند زین حکمت گری + قصد تو آنست تا تنہا خوری + گفت اے یاران کہ نہ ما سہ تنیم + چون خلاف افتاد قسمت میکنیم +

ہرکہ خواہد قسم خود بر جان زند + دانکہ خواہد قسم خود مہمان کند + آن دو گفتند تن ز قسمت درگذر + گوش کن قسام
فی النار از خبر + گفت قسام او بود کو خویش را + گرد قسمت بر ہوا ئے بر خدا + ملک حق و جملہ قسم او ستی + قسم دیگر
را ہی دو کوستی + این اسد غالب شدی ہم بر سگان + چون نبودی نوبت آن بزرگان + این اسد غالب
شدے ہم بر بقور اگر نبودی نوبت آن گاوزور + المعنی معانی اشعار عربیہ یعنے حلوا الاکریہ اشعار پڑھے کہ زید
اور علم و ادب شہر کے لوگون کے واسطے ہر اور ضیافت و مہمانی خاص مسافرونکے لیے ضیافت واسطے
مسافرکے ہر اور مہمانی کہ احمد رحمن نے گانون والونمین امانت رکھی ہر ہر روز گانونمین مہمان نیا ہو کر اسکا
سوا خدا کے کوئی فریادرس نہین ہر اور ہر رات گانونمین ایک پیغام آور جدید ہر کہ اُنکے لیے سوا ے احمد بزرگ
کے نہین ہر مطلب یہ کہ وہی ورزی ہوچتا ہر جب وہ حلوا روٹی لایا تو انکی یہ کیفیت تھی کہ دو انمین جو بیگانہ تھے
یعنے کافر انکو بسبب کھانے کے بدہضمی ہورہی تھی مگر وہ مومن دن بھر کا روزہ دار تھا جب مغرب کیوقت
وہ حلوا آیا تو مومن تھکا ہوا اور نہایت بھوکا تھا اُن دونون آدمیون نے کہا کہ ہمکو بھوک نہین ہے تم
ویسے ہی کھانے سے بھرے ہین اسکو رات مین رکھ چھوڑینگے کل کو کھا ئینگے ہمنے اس رات صبر کیا اور لیں
کیا کل کے لیے اس نعمت کو چھپا رکھینگے مومن نے کہا نہین اس رات اسکو کھا لیا جاے صبر کو رہنے
دین توکل ہو اب تو اس بھوک مین کل کرنا دشوار ہے یہ سنکے اُن دونون نے کہا اس حکمت وچالاکی
سے تیرا مطلب یہ ہر کہ مین تنہا کھا لون کہا اے یارو نہین کسواسطے کہ ہم تین آدمی ہین جب ہمارے تمھارے
قول مین اختلاف ہو تو اسکو بانٹ لین جو چاہے اپنا حصہ اسوقت اپنی جان کو پہونچاے اور جو چاہے
چھپا رکھے آن دونون نے کہا کہ حصہ کرنے سے درگذر کر ہمسے سنا ہے آنحضرت نے فرمایا ہر القسام فی
النار یعنے بانٹنے والا دوزخ کو جاتا ہر کہا قسام سے وہ مراد ہر جنے اپنے لیے حصہ حرص پر کیا نہ
خدا پر یعنے اپنا حصہ برابر نہ کیا بلکہ زیادہ اسلیے کہ تو خود ملک حق کی ہر اور ہمہ تن اسیکا حصہ پھر تو کون ہر جو
اور حصہ سے اُسکو دو دے یہ مومن ایسا نہ تھا جو ایسے کتے بدرگ اُسکو مغلوب کر لیتے مگر کیا کرے
مدد کی نوبت بھی نہین تھی اسے پاس حفاظت اور ایسے ہی یہ شیر اُن گاؤنپر غالب ہو جاتا اگر
نوبت اُن مکدر گاؤ نکی اس حلوا روٹی مین نہوتی نوبت سے مراد حصہ ہر لہذا خاموش ہو گیا قولہ
قصد شان آن کان مسلمان تخم خورد + شب برود در بینوائی بگذرد + بود مغلوب و بہ تسلیم و رضا + گفت سمعاً ما
اصحابنا + پس بخفتند آن شب و برخاستند + بامدادان خویش را آراستند + روے شستند و دہان
ہر یکے + داشت اندر در راہ و مسلکے + سوے در خورش از حق فضل جوے + ایک مانے ہر کسی ورد روے + مومن ترسا جہود
و گبر و مغ + جملہ را رو سوے آن سلطان الغ + مومن و ترسا جہود و نیک و بد + جملہ گانرا جست رو سوے

اند + بلکہ سنگ و خاک و کوہ و آب را + ہست واگشت نہانی با خدا + این سخن پایان ندارد ہر سہ یار + رہ بہم کردند
آندم یار وار + آن یکے گفتا کہ ہر یک خواب خویش + زانچہ دید دوش گو آور بہ پیش + ہر کہ خوابش بہ بود حلوا خورد
قسم ہر مفضول را فاضل برد + آنکہ اندر عقل بالاتر بود + خوردن او خوردن جملہ بود + فایق آید جان پر انوار
او + باقیان را بس بود تیمار او + عاقلان را چون بقا آمد ابد + پس بمعنی این جہان باقی بود + پس جہود آورد
آنچہ دیدہ بود + تا کجا شب روح او گردیدہ بود + گفت در رہ موسیم آمد بہ پیش + گر ببیند دنبہ اندر خواب خویش +
در پے موسے شدم تا کوہ طور + ہر سہ تن گشتیم ناپیدا از نور + ہر سہ سایہ محو شد زان آفتاب + بعد ازان
زان نور شد یک فتحباب + نور دیگر در دل آن نور رست + پس ترقیش آمد آن ثانی درست + ہم من و ہم
موسے و ہم کوہ طور + ہر سہ گم گشتیم از اشراق نور + المعنی آنع ذکیر غ آتش برست آن دونون یعنے
جہود و ترسا کا قصہ یہ کہ وہ مسلمان غم کھائے اور رات اسکی فاقہ مین گذرے مگر یہ مغلوب تسلیم و رضا کا تھا
اسنے کہا اے یارو مین نے بطوع و رضا اسبات کو سنا اور مانا پس اس رات سو رہے صبحکو اٹھے آکو
بنایا سنوارا منہہ دھویا اور ہر ایک نے دہن پاک کرکے جیسے طریقہ کا جو ورد تھا اس ورد سے خدا کے فضل کا
خواستگار ہوا اور کیسے نہوتا کسواسطے کہ جہود و ترسا اور گبر و مغ سب ہی بادشاہ دیر کی طرف متوجہ ہوتے
ہین پھر فرماتے ہین کہ مومن و ترسا و جہود اور جملہ نیک و بد سبکا منہہ اسی واحد احد کیطرف ہے بلکہ سنگ و خاک
اور کوہ و آب سب کی رجوع و واگشت پوشیدہ اسی کیطرف ہے القصہ یہ سخن تو بے پایان ہے وہ تینون
یار یارون کی طرح ایک دوسرے کیجانب متوجہ ہوئے ایکنے کہا کہ رات جس جسنے جو خواب دیکھا ہے
وہ اپنے اپنے بیان کرے پس جسکی خواب اچھی ہو وہ حلوا کھائے اسلیے کہ ہر مفضول فضیلت دادہ کا حصہ فاضل
ہوتا ہے جو کوئی عقل مین اورون سے بڑہجائے تو سبکا کھانا اسکا کھانا ہے اسکی جان پر انوار سب پر فایق
ہوگی جو باقی رہے سب کو غمخواری اسکی کافی ہوگی عاقلون کی بقا جو ابدی ٹھہری ہوئی ہے لہذا حقیقۃً یہ جہان
بھی باقی ہے نہ فانی بعد اس گفتگو کے اول جہود نے خواب پیش کی جو دیکھی تھی اور جہانتک روح اسکی
پھری تھی کہا ایک راہ مین موسے میرے سامنے آئے مولانا فرماتے ہین کیون نہ ایسے خواب دیکھے آخر
بلی بھی تو خواب مین دنبہ کی چلتی ہے دیکھتی ہے اور مین موسے کے پیچھے کوہ طور تک گیا اور تینون آدمی فرد نور سے
ناپیدا ہوگئے کہ کوئی کسیکو نہین معلوم ہوتا تھا اور جو کہ ہمسایہ تھے وہ آفتاب سے مثل سایہ کے اس نور مین مٹگئے
پھر اس نور سے ایک دروازہ کھلا اس کے بعد ایک نور اور اس نور کے دلمین پیدا ہوا پس ترقی اس ثانی کی پہلے کے لیے راست
درست ہوئی پھر میں اور موسے بھی اور کوہ طور تینون اس نور کی روشنی سے گم ہوگئے قولہ بعد ازان دیدم کہ
کہ سہ شاخ شد + چونکہ نور حق در وافلاخ شد + وصف ہیبت چون تجلی زد بر او + می گسست از ہم ہمی شد سو بسو

زان یکی شاخے کہ آمد سوے یم + گشت شیرین آب تلخ ہمچو سم + وانکہ دگر شاخش فرو شد در زمین + چشمۂ زود بیرون آمد معین + کہ شفاے جملۂ رنجوران شد آب + از ہمایونے وحی مستطاب + وانکہ دگر شاخ سی پر پرید زود + تا جوار کعبہ کہ عرفات بود + باز ازان صعقہ چو با خود آمدم + طور بر جا بد نا فزون و نہ کم + لیک زیر پاے موسی ہمچو یخ + میگذرید و نماندش شاخ و شیخ + باز مین ہموار شد کوہ از نہیب + گشت بالایش ازان ہیبت نشیب + باز با خود آمدم زان انتشار + باز دیدم طور و موسے بر قرار + وان بیابان سر بسر در ذیل کوہ + پر خلائق گشتہ موسے با شکوہ + چون عصا و خرقۂ او خرق شان + جملہ سوے طور خوش دامن کشان + جملہ کفہا در دعا افراختہ + نعرۂ ارنی بہم در ساختہ + باز آن غشیان چو از من رفت زود + صورت ہر یک دگرگونہ نمود + انبیا بودند ایشان اہل ود + اتحاد انبیایم فہم شد + باز املاکے ہمیدیدم شگرف + صورت ایشان بد از اجرام برف + حلقۂ دیگر ملایک مستعین + صورت ایشان بجملہ آتشین + زین نمط میگفت احوال آن جہود + پس جہود ے کاخرش محمود بود + ہیچ کافر را بخواری منگرید + کہ مسلمان مردنش باشد امید + چہ خبر داری ز ختم عمر او + تا بگردانی ازو یکبارہ رو + بعد ازان ترسا در آمد در کلام + کہ مسیحم رو نمود اندر منام + پس شدم با او بجا زم آسمان + مرکز و مثواے خورشید جہان + خود عجبہاے قلاع آسمان + نیست نسبت با عجایبات جہان + ہر دانند اہل فخر المبتین + کہ فزون باشد فن چرخ از زمین + اللغات نفاخ بالفتح دمیدن مستطاب برگزیدہ شیخ کوہ و زمین دامن کوہ و بہر حیز سخت المعنی پھر کہتا ہے کہ مین نے یہ دیکھا کہ پہاڑ پھٹ کے تین شاخ ہوگیا جبکہ نور حق نے اسمین دم پھونکا یعنے جسوقت اسکی ہیبت کے وصف نے اپنی تجلی اسپر ڈالی تو اسکا یہ حال ہوا کہ ٹوٹ ٹوٹ کے ہر طرف اڑتا تھا پھر اس سے وہ شاخ جو دریا کیطرف آئی اس سے پانی جو مثل زہر کے تلخ تھے سب شیرین ہوگئے اور دوسری شاخ اسکی زمین مین گھسگئی جس سے ایک چشمہ پیدا ہو کے ماء معین ظاہر ہوا کہ جس سے سارے رنجوروں کی شفا ہوئی بسبب مبارکی و ہمایونی وحی پاکیزہ کے کہ اسکو وحی ہوئی پھر فوراً ایک شاخ بزرگ اڑی کہ وہ قرب کعبہ تک جو عرفات ہوگئی اب مین بیہوشی سے جو پھر اپ مین آیا دیکھا تو طور اپنے ٹھکانے تھا یعنے جیسا تھا ویسا ہی بدستور نہ اس سے کم نہ بہت لیکن موسے کے پانون تلے یخ کیطرح گلا جاتا تھا ایسا گلا جاتا تھا کہ کوئی شاخ و شیخ اسکی باقی نہین رہتی تھی حتی کہ کوہ بسبب ہیبت کے زمین سے برابر ہوگیا اور وہ بلندی اسکی ڈر سے ہیبت کے پستی ہوگئی پھر اس انتشار سے مین آپ مین آیا تو طور پر موسے و برقرار دیکھا اور بالکل جنگل جو دامن کوہ مین تھا مخلوق سے بھرا ہوا سب ایسے جیسے موسے باشکوہ موسے ہی سے عصا اور انھین کے سے انکے خرقے سب طور کیطرف خوش خوش دامن چڑھائے مستعد آدب دعا کے واسطے ہاتھ اٹھائے و نعرہ ارنی کرتے ہوئے پھر جب یہ بیہوشی مجھسے جاتی رہی تو ہر ایک کی صورت مجھے دوسری طرح معلوم ہوئی کہ یہ

انبیا تھے سب دوستی و دانائی و اسے اور میری سمجھ میں انسے اتحاد انبیا کا آیا یعنے انبیا کا سا اتحاد امین تھا پھر کہا دیکھتا ہون کہ فرشتے عجیب عجیب ہین اور صورت انکی اجرام برف سے ہر پھرا اور ایک حلقہ ملایک کا جو دیکھا خدا سے استعانت چاہنے والے تھے اور انکی صورت بالکل آگ کی اغرض وہ جہود اسی قسم کے احوال کہتا تھا مصرع ثانی انکا مقولہ ہی کہ کیا عجب بہت جہود ایسے ہوے ہین کہ انجام انکا محمود و بخیر لہذا تم کسی کو ذلیل وخوار مت سمجھو کسلیے کہ اسکے مسلمان مرنکی امید ہی تو کیا خبر رکھتا ہو کہ عمر اسکی کیسے ختم ہوکفر پر یا اسلام پر پھر یکبارگی اس سے کیون منھ پھیرے لیتا ہی بعد اس جہود کے ترسانے کلام شروع کیا کہ مجھکو مسیح خواب مین نظر آئے جس مین انکے ساتھ چوتھے آسمان پر گیا جہان مرکز او رجاے قرار خورشید جہان کا ہی عجیب عجیب چیزین آسمان کے قلعو پر جنکی کچھ نسبت اس جہان کی نشانیون سے نہین ہی یہ سب مین نے دیکھین اور مین کیا کہون تو خود ہی جانتا ہی اے فخر اپنی اولاد کے کہ آسمان کے فن و ہنر زمین سے بڑھ چڑھ کے ہین

حکایت شتر و گاؤ و قوچ

قولہ شتر وگاو و قچی در پیش راہ + یا فتند اندر روش بند گیاہ + گفت قچ بخش ار کنیم این را یقین + ہیچ کس از ما نگردد سیر از ین + لیک عمر ہر کہ باشد بیشتر + این علف اور است اوے کو بخور + کہ اکابر را مقدم داشتن + آمدہ است از مصطفے اندر سنن + گرچہ پیران را درین دوران لیام + در دو موضع پیش میدارند عام + یا دران لوے کہ بس سوزان بود + یا بران پل کز خلل ویران بود + خدمت شیخے بزرگے قائدے + عام نارد بی قرینۂ فاسدے + خیر شان اینست چہ بود شر شان + ہیچ شان بزایاز دان از فرشان + اللغات قچ مخفف قوچ ہندی مینڈھا لڑائیکا بند گیاہ ہندی جونہ گھاس کا لوب زمین سنگستان بے آب المعنی اونٹ اور بیل اور مینڈھا تینون نے راہ چلتے ایک جونا گھاس کا پایا مینڈھے نے کہا اگر اسکو تقسیم کرین تو یقین ہی کہ تینون سے کوئی سیر نہوگا لیکن یہ کیا جاے جو کوئی ہمسے عمر مین زیادہ ہو اولی یہ ہی کہ اُسی سے کہدو کہ اس گھاس کو وہ کھاوے اسواسطے کہ حضرت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑونکی تقدیم چھوٹون پر چلی آئی ہی اور انکی سنتون سے ہی اگرچہ اس زمانہ کے لئیم و عام لوگ بوڑھو نکو دو موقعو نپر مقدم کرتے ہین اور پیشوا بناتے ہین یا وہان کہ سنگستان بے آب نہایت سوزان ہو یا اس پل پر جو خلل سے گرتا ہو ابل طاعت کسی شیخ بزرگ کو رکش کی عام بے قرینہ کسی فساد کے نہین بجا لاتے اور ہرگاہ خیر وطاعت انکی یہ ہی تو پھر شر کو انکے خیال کر کیسی ہوگی تو انکے فر سے انکی ہیچ و بدی کو جان لے

بیان صورت پرستون اور انکے شر مین جو لباس خیر مین ہوتے ہین

قولہ سوی جامع میشدی یک شہریار + خلق را میزد نقیب و چوبدار + آن یکے را سر شکستی چوب زن + وان دگر را بردریدی

حون پیکان روا کرد باشاہ و بگذشت
پیرہن + در میانہ بیدلی دہ چوب خورد + بیگناہے کہ برو از راہ گرد + خون پیکان روا کرد باشاہ و بگذشت
ظلم ظاہر بین چہ پرسی از نہفت + خیر تو اینست جامع میروی + تا چہ باشد شر و ضرت اے غوی + یک
سلامی نشنو دبیر از خسے + تا نہ پیچد عاقبت از وے بسے + گرگ دریابد وے رابہ بود + تا کہ دریابد مرا از نفس
زانکہ گرگ ارچہ کہ بس ستمگریست + لیکش آن فرہنگ و کید و مکر نیست + ورنہ کے اندر فتادی او بدام
مکر اندر آدمی باشد تمام + مکر از آن او ست کو دارد کرم + بشنو د آواز و گوید من کرم + المعنی تبا ئید صدر خیرا
شر کے بیان مین فرماتے ہین کہ ایک بادشاہ جامع مسجد کو جاتا تھا اور نقیب و چوبدار اُسکے مخلوق کو مارتے
تھے راہ خالی کرنے کو کسیکا سر چوبدار توڑ دیتا تھا اور کسیکا پیرہن پھاڑ ڈالتا تھا اُسی درمیان مین ایک
بیدل نے دس ڈنڈے کھائے بیگناہ اسبات پر کہ جا راہ سے لوٹ وہ ویسے ہی خون بہتا ہوا بادشاہ
کے پاس گیا اور کہا دیکھلے جو ظلم مجھپر ہوا ہی ظاہر ہی اور پوشیدہ باتون کو کیا پوچھتا ہی یہ تو تیری خیر ہی کہ مسجد کو
جاتا ہی نہ معلوم تیری شر اور تیرا ضرر کیا کچھ ہوگا اب مقولے انکے ہین ضرور ہی کہ بوڑھا کسی ناچیز سے اگر ایک
سلام سنتا ہی تو آخر مین بہت سے پیچتاب اُس سے کھاتا ہی اگر بھیڑیا کسی ولی کو پالے تو اس سے بہت
اچھا کہ کسی نفس بد سے اُسکو پالا پڑے اسوجہ سے کہ گرگ اگرچہ نہایت ظالم ہی لیکن اسمین ایسی فرہنگ
یا اندیشی و مکر کہان ہین جیسے نفس بد مین ہین اسواسطے کہ وہ بھی جال مین پھنس جاتا ہی اگر فرہنگ ہوتی تو کیا
پھنستا یہ مکر و کید پورے پورے آدمی مین ہوتے ہین مگر مکر آدمی کی ملک سے ہی اور خاص کہ جو کرم والا ہی آ
بزرگی و عزیزی والا کہ آواز سنتا ہی اور کہتا ہی مین بہرا ہون جیسے منصور کی نقل مشہور ہی کہ کسی عورت
گوز کی آواز سنکے بلحاظ اُسکی خجالت کے بہرے بنگئے تھے اور وہ رتبہ پایا یا حاتم اصم کہ یہ بھی بہرے بنگئے تھے
جنکی حکایت بوستان مین ہی کیسا کرم انکا کرم کے ساتھ اونکی آواز سنکے کیا کیا تھا بوستان مین دیکھو

رجوع بقصہ گاو و اشتر و قوچ

قولہ گفت قچ با گاو و اشتر کاے رفاق + چون چنین افتاد مارا اتفاق + ہر یکے تاریخ عمر املا کنید + پیر
اولی ست باقی تن زنید + گفت قچ مرج من اندر آن عہود + با قچ قربان اسمعیل بود + گاو گفتا بودہ ام م
سالخورد + جفت آن بودم کہ شادم جفت کرد + جفت آن بودم کش آدم جد خلق + در زراعت بر زمین م
خلق + چون شنید از گاو و قچ اشتر شگفت + سر فرود آورد و آنرا برگرفت + بر ہوا برداشت آن بند قصیل
اشتر بختی سبک بے قال و قیل + کہ مرا خود حاجت تاریخ نیست + کین چنین جسمی و عالی گردنیست + خود ہمہ کس اند ایجاد
کہ نباشم از شما من خورد تر + داند این را ہر کہ ز اصحاب نہاست + کہ نہاد من فزو نتر از شماست + جملگان دانند
کین ندارد چرخ طبعہ بیست صد چندان کہ این خاک نژند + کو کشاد قلعہا ے آسمان + کو نہاد بقعہاے خاکدان + اللغار

رفاق کمستر جمع رفیق مرج المرج چراگاہ فلق بالفتح شگافتن قصیل خوید نہاخبرداری و ہشیاری المعنی مینڈھے نے
گاو و شتر سے کہا کہ اے رفیقو جب ہم تم اسبات پر متفق ہوے کہ ہر ایک اپنی عمر بیان کرے جو بوڑہا
زیادہ ہو وہ اس گیاہ کے لیے اولے ہو باقی خموش ہو رہیں تب مینڈھے نے کہا کہ میرا چراگاہ ان زمانوں
جو اسمعیل کے لیے مینڈھا قربان ہوا تھا اُسی مینڈھے قربانی کے ساتھ تھا گاو نے کہا میں بہت عمر والا
ہوں میں جفت اُس گاو کا ہوں جسکا جفت آدم نے مجھکو کیا تھا پھر کہتا ہو کہ آدم موجد مخلوق کے ہیں
انکے گاو کا جس سے کھیتی میں وہ زمین جوتتے تھے میں جفت ہوں جب اونٹ نے مینڈھے اور گاو
سے یہ عجب سنا سر جھکایا اور اُس جونہ کو لیلیا اور ہوا پر اُس خوید کے جونہ کو اُس اشتر بختی قوی نے
جلد لیے بے قال و قیل اُٹھا کر کہا کہ مجھکو خود حاجت تاریخ کی نہیں ہو کہ میرا ایسا بڑا جسم اور ایسی
بلند گردن ہو پس یہان پر ہر کوئی جانتا ہو کہ میں تمسے چھوٹا نہیں ہوں گا جسکو خدا نے عقل و ہوشیاری
دی ہو جانتا ہو کہ ظاہر پیدایش میری تمسے زیادہ تر ہو اور سب جانتے ہیں کہ یہ چرخ بلند اس خاک نژند
زمین سے سوگونہ بڑھکے ہو کہاں پیدائش قلعوں آسمان کی اور کہاں اصل و پیدائش پتھوں اس خاکدان کی

رجوع بتقریر ترسا و نوبت تقریر مسلمان

گفت مسلمان کای یاران من + پیشم آمد مصطفی سلطان من + سید سادات سلطان سبیل +
مفخر کونین و ہادی سبیل + پس مرا گفت آن یکے بر طور تاخت + با کلیم حق و نرد عشق باخت + واندگر را
عیسی صاحب قران + برد بر اوج چہارم آسمان + خیز اے پس ماندہ دیدہ ضرر + بارے این حلوای
یخنی را بخور + آن ہنرمندان و پر فن راندند + نامۂ اقبال و منصب خواندند + آن دو فاضل فضل خود در یافتند
با ملائک فضل خود دریافتند + اے سلیم گول واپس ماندہ ہین + بر جہ و بر کاسۂ حلوا نشین + پس بگفتندش
کہ اے ابلہ حریص + اے عجب خوردی ز حلوای خبیص + گفت چون فرمود آن شاہ مطاع + من کہ باشم
تا کنم زان امتناع + تو جہود از امر موسے سرکشی + گر بخواند در خوشی یا ناخوشی + تو یکے ہیچ از یا مسیح + سر تواند
تافت از خوب و قبیح + من ز فخر انبیا سر چون کشم + خوردم آن حلوا و اینم سر خوشم + پس بگفتندش کہ
واللہ خواب راست + تو بدیدی وبہ از صد خواب ماست + خواب تو بیداریست اے ذو بطر + کان ببیداری
عیانستش اثر + خواب تو بیداریست اے خوش نہاد + کہ تو در خواب رسیدی با مراد + اللغات
نبیل بزرگ و دانا یخنی وہ طعام و غلہ جو دوسرے وقت کے لیے رکھ چھوڑیں تا وقت حاجت کام آئے
و گوشت پختہ خبیص وہ طعام جو روغن و خرما سے طیار کریں المعنی جب مسلمان کی باری آئی تو اسنے کہا کہ
اے یارو میرے پاس تو میرے بادشاہ مصطفے آئے جو سرور سردارونکے اور بادشاہ بزرگ و فخر کونین و ہادی راہ

کے ہین اور مجھے کہا کہ تم مین سے ایک تو کلیم جنکے ساتھ طور پر گیا اور اُنکے ساتھ نرد عشق کی کھیلی اور دو
مسیح صاحبقران اوج فلک چہارم پر لیگئے اب تو اٹھ کہ پس ماندہ اور ضرر دیدہ ہی تو اس حلوا کو جو دوسر
وقت کے بے رکھ چھوڑا ہی کھالے آن ہنرمندون پرفن نے تو اپنے اپنے گھوڑے دوڑائے اور
نامے اقبال و منصب کے پڑھے اُن دونون فاضلون نے فضل اپنا پالیا اور فرشتون کے ساتھ فضل پا
لگا پس آے سادہ دل احمق واپس ماندہ خبردار ہو اٹھ اور حلوا کے پیالہ پہ بیٹھ اور کھا آن لوگون نے سنکے
کہا کہ اے حریص احمق تعجب ہی کہ تونے تنہا وہ حلوا لذیذ کیسے کھا لیا کہا مجھکو جب اُن بادشاہ نے جنکی
اطاعت سارے جہان نے مانی ہی حکم دیا تو مین کیا چیز تھا جو اس سے باز رہتا اور حکم نہ مانتا تم جو ہمتیا
موسے کے حکم سے سرکشی کریگا اگر وہ مجھکو کسی بات کا حکم کرین چاہے تیری خوشی کی ہو چاہے ناخوشی کی
اور کبھی ہی بھلا تو مسیح کے امر سے خواہ خوب ہو خواہ ناخوب کبھی سرتابی کریگا پھر مین اُنسے جو فخر انبیا ہین
کیسے سرکشی کرتا مین نے اسیوقت اُس حلوا کو کھا لیا اور اسوقت سے خوش ہون تب اُنھون نے کہا کہ
واللہ تیری ہی خواب سچی ہی جو تونے دیکھی اور ہمارے سیکڑون خوابونسے بہتر ہماری خواب تو خواب ہی
تھی تیری خواب ای ذو نظر بیداری ہی جسکا اثر بیداری مین ظاہر ہو رہا ہی تیری خواب اے خوش نہا
بیداری ہی کہ تو خواب مین اپنی مراد کو پہونچا قولہ خواب تو بیداریست ای نیکخو + کہ از ان خوابت رسید کا
خواب تو بیداریست اے نیکمرد + کہ زان خواب تو روے ماست زرد + خواب تو بیداریست ای سرجان
کہ جہان را ظاہر او دیدی عیان + خواب تو مانند خواب انبیا ست + کہ شد این خواب تو بے تعبیر راست
درگذر راز فضول از جلدے و فن + کار خدمت دارد و خلق حسن + بہر این آورد ما یزدان بردن + وما خلقت الانس
الا لیعبدون + سامری را آن ہنر چہ سود کرد + کان فن از باب اللہش مردود کرد + چہ کشید از کیمیا قارون ببین
کہ فرو بردش بقعر خود زمین + بوالحکم آخر چہ بربست از ہنر + سرنگون رفت او ز کفران در سقر + خود ہنر آن
دان کہ دید آتش عیان + نے گپ دل علی النار الدخان + این دلیلت گندہ تر نزد لبیب + در حقیقت
از دلیل آن طبیب + چون دلیلت نیست جز این اے پسر + ژاژ مینخا در کمیزے می نگر + اے دلیل تو مثال
آن عصا + در کفت دل علی العیب العمی + اے دلیل ما چو فکر ما ذلیل + ہیشی ما پیش دانان قلیل + غلغل و طاق و
طرنب و گیر و دار + کہ نمی بینم مرا معذور دار + حل اللغات کپ سخن و کلام گزاف لبیب دانا دلیل رہنما و بول مریض
بروزن گریز و بکسر نیز بول طاق و طرم شان و شوکت المعنی پھر اسکا بیان ہی کہ اے نیکخو خواب تیرا
بیداری ہی کہ اُس خواب سے تجھکو حلوا کا پہونچا پھر کہتا ہی کہ خواب تیری اے نیکمرد بیداری ہی جس خواب
ہمارا منھ زرد ہی یعنے شرمندہ ہین تیری خواب سے جاگنے کے بعد واسطے بیداری ہی کہ جو خواب مین دیکھا

اسکو ظاہر مین بھی دیکھا تیری خواب مثل خواب نبیا کے ہر کہ بے تعبیر کے ٹھیک پڑی اب مقوے انکے مین کہ اپنے
فضل و ہنر اور جلدی سے کنارہ کر یہان انکا کام نہین ہر یہان تو بندگی و حسن خلق ہی کام کرتا ہر اسی خدمت
کیواسطے عدم سے خدا تعالے نے ہمکو ظاہر کیا ہر چنانچہ فرمایا وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنے
نہین پیدا کیا ہمنے جن و انسان کو مگر واسطے بندگی کے دیکھو سامری کو جسنے بچھڑا سونے کا بناکے اسکی
پرستش کرائی تھی اسکے ہنر نے کیا فائدہ کیا جسکی بدولت خدا کے دروازہ سے مردود ہوا اور قارون
کو دیکھو اسنے کیمیا سے کیا اٹھایا کہ زمین اسکو نگلگئی حد گہرائی مین لیگئی اور بوالحکم یعنے بوجہل نے اپنے ہنر
سے کیا گٹھری باندھی یہی تو ہوا کہ بسبب کفران کے اوندھے سر دوزخ مین پڑا تو ہنر اسکو جان جسنے
آگ دیکھی جیسے اس مسلمان کے خواب نہ کیا الدخان دل علی النار کے دھوان آگ کو بتاتا ہر کہ دانا کے
نزدیک یہ دلیل اس سے بھی گندہ تر ہر جو دلیل طبیب کی ہر یعنے بول مریض جس سے مرض کی تشخیص کرتا ہر پس
اے پسر جب دلیل تیری سوا اس دلیل طبیب کے نہین ہر پھر بیہودہ کیون بکتا ہر اسی بول ہی کو دیکھ
اے فلان یہ دلیل تیری ایسی ہر جیسے اندھے کے ہاتھ مین عصا کہ اسکے عیب کوری پر دلالت کرتا ہر
اے دل ہمارے مثل ہماری فکر کے ذلیل ہر اور بینی ہماری جسکو ہم ڈھونڈھین سو دانا لوگون کے سامنے
نہایت تھوڑی ہین اگر غلغلہ شان و فر و حکومت کا ندیکھون تو مجھکو معذور رکھ کہ میرے نزدیک کچھ چیز نہین ہے

منادی کرنا سید ملک ترمذ کا جو کوئی تین چار روز مین سمرقند جائے اسکو اتنا زر و خلعت دونگا

قولہ سید ترمد کہ آنجا شاہ بود + مسخرہ او دلقک دلخواہ بود + داشت کارے در سمرقند او مہم + جست الاغی
تا شود او مستتم + در منادی کانکہ او در پنج روز + آرد م پیغام خوب با فروز + بخشیم او را زر و گنج بیشمار + تا شود
میر عزیز اندر دیار + دلقک اندر دہ بد و چون این شنید + بر نشست و تا بہ ترمذ میدوید + مرکبے دو اندران
رہ شد سقط + از دوانیدن فرس را زان نمط + پس بدیوان در دوید از گرد راہ + وقت ناہنگام رہ
جست او بشاہ + فجفجے در جملہ دیوان اوفتاد + شورشے در وہم آن سلطان فتاد + خاص و عام شہر را دل شد
ز دست + تا چہ تشویش و بلا حادث شدہ است + یا عدوے قاہرے در قصد ماست + یا بلائے مہلکے
از غیب خواست + کز دہ دلقک بسے اسپان درشت + چند اسپ قیمتی در راہ کشت + جمع گشتہ بر سرائے شاہ
خلق + تا چرا آمد چنین اشتاب دلق + از شتاب او وجد و اجتہاد + غلغل و تشویش در ترمذ فتاد + آن یکے دو دست
بر زانو زنان + و اندگر از وہم واویلا کنان + از نفیر و فتنہ و خوف نکال + ہر دلے رفتہ بصد گونہ خیال +
ہر یکے فالے ہمیزد از قیاس + تا چہ آتش او فتاد اندر پلاس + راہ جست و راہ دادش شاہ زود + چون زمین
بوسید گفتا ہین چہ بود + ہر کہ میپرسید حالی زان ترش + دست بر لب مینہاد یعنے خمش + وہم می افزود آن فرہنگ او +

بدر تشویش گشته دنگ او + کرد اشارت دلقک اے شاہ کرم + یکدمے بگذار تا من دم زنم + بو کہ باز آید
عقلم دمے + کہ فتادم در عجائب عالمے + اللغات آلاغ بفتح ڈاک و سواری و مرکب جستم بالضم تمام
نامی جو بندہ المعنی سید ترمذ کہ ترمذ کا شاہ تھا اُسکا ایک مسخرہ دلقک نامے دلخواہ تھا وہ پادشاہ سمرقند
ایک بہت بڑا کام رکھتا تھا اُسنے سمرقند تک ڈاک لگائی تاوہ کام تمامی پائے اور منادی کی کہ پانچ دن
ہمکو پیغام خوب باخبر لادے اُسکو زر و گنج بیشمار دونگا تاوہ شہر مین میر و عزیز ہو جاے دلقک نے
جو نہین تھا اُسنے جب منادی سنی بس سوار ہوا اور ترمذ تک ایسا دوڑتا آیا کہ دو گھوڑے اُس راہ مین
لئے ایسی جلدی کی اور ایسی تیزی سے دوڑائے من بعد گرد راہ سے دیوان مین پہونچا اور وقت بیوقت
اُسوقت پادشاہ کے پاس جانا چاہا تمام دیوانخانہ مین کھسر پھسر پڑگئی اور پادشاہ کے وہم مین بھی شورش
پیدا ہوئی خاص و عام سب بیدل ہوے کہ آہی کیا کوئی نئی بلا ہمپر آنیوالی ہے جو یہ تشویش ہے آیا کسی زبردست
دشمن نے ہماری طرف قصد کیا ہے یا کوئی بلا ناگہانی مہلک غیب سے پیدا ہوئی ہے کہ ایسی دوڑ سخت
سے دلقک آیا ہے جو چند گھوڑے قیمتی راہ مین مار ڈالے غرض پادشاہ کی محلسرا پہ مخلوق جمع ہوئی
اس خیال سے کہ دلقک ایسا جلدی کیون آیا اُسکی شتابی و جد جہد سے شور و تشویش ترمذ مین پڑگئی
کوئی تو دو ہاتھ زانو پہ ہاتھ مارتا تھا اور کوئی وہم سے واویلا کرتا تھا فریاد اور فتنہ اور خوف آفت سے
ہر دل سیکڑون خیال کرنے لگا ہر ایک اپنے قیاس سے فال دیکھتا تھا کہ ہمارے کیڑونمین یہ آگ کیسے
لگ گئی اور ہمکو بیچین کر دیا پھر اُسنے پادشاہ کے پاس جانا چاہا پادشاہ نے فوراً بلا لیا جب زمین بوس
ہوا پوچھا کہ ہین یہ کیا بات تھی اب جو کوئی اس ترش سے حال پوچھتا تھا وہ لب پہ ہاتھ رکھتا تھا اس غرض سے
کہ خاموش ہو اس بات اور دانائی سے اُسکی اور بھی وہم بڑھتا تھا اور سب تشویش سے حیران ہوتے تھے
پادشاہ کیطرف دلقک نے اشارہ کیا کہ اے شاہ کرم دم بھر مجھکو چھوڑ دے پھر بات کرونگا شاید اسدم بھر مین
میری عقل ٹھکانے ہو جائے کہ اسوقت مین عجائبات عالم مین پڑا ہوا ہون قولہ بعد یک ساعت کہ شاہ
زد ہم وظن + تلخ گشتش ہم گلو و ہم دہن + کو ندیدہ بود دلقک را چنین + کہ از و خوشتر نبودش ہمنشین +
از حکایات و دستان ولاغ افراشتی + شاہ را بس شاد و خندان داشتی + آنچنان خنداش کردی در نشست + کہ
گرفتی غرہ شکم را با دو دست + ہم ز زور خندہ خوے کردی تنش + ز زور افتادی ز خندہ کردنش + باز امروز این چنین
زردو ترش + دست بر لب میزند کاے شہ خمش + وہم در وہم و خیال اندر خیال + شاہ را تا خود چہ آید از نکال +
کہ دل شہ با غم و پرہیز بود + زانکہ خرم شاہ بس خونریز بود + جائے تخت او سمرقند گزین + بد وزیرے داہی او را
ہمنشین + بس شہان آنطرف را کشتہ بود + یا بحیلت یا بسطوت آن عنود + دین شہ ترمذ از و در وہم بود + وز فن دلقک

همی وهمش فزود + گفت زوتر باز گو احوال چیست + اینچنین آشوب لرزه از شر کیست + المعنی بادشاہ نے حسب درخواست دلقک کے ایک ساعت توقف کیا جب بادشاہ کا وہم وگمان سے نہایت ہی گلو اور دہن تلخ ہوا کسواسطے کہ اسنے دلقک کو کبھی ایسا پریشان حال نہ دیکھا تھا بلکہ اس سے زیادہ کوئی ہمنشین خوش اسکا تھا ہمیشہ یہ نقل وحکایات اور بازی ولاغ ایسی اٹھاتا تھا جنسے بادشاہ کو نہایت شاد وخندان رکھتا تھا ایسا اسکو ہنساتا تھا کہ وہ دونون ہاتھ سے پیٹ پکڑ لیتا تھا اور ہنسی کی شدت سے پسینے پسینے ہوجاتا تھا اور ہنستے ہنستے گر پڑتا تھا پھر یہ آج ایسا زرد و ترش کیون ہی اور کیا سبب جو ہاتھ لب پہ رکھکے کہتا ہی کہ اے شاہ خاموش ہو اس سبب سے شاہ کو وہم در وہم اور خیال در خیال تھے کہ دیکھیے کیا وبال پیدا ہوتا ہی اور یہ بادشاہ بڑا احتیاط اور پرہیز والا تھا اسکو خرم شاہ کا بڑا غم رہتا تھا کہ وہ نہایت ہی خونریز تھا اور اسکا تختگاہ سمرقند جو بڑی گزیدہ جگہ ہی اور اسکا ایک وزیر ازبس زیرک ودانا تھا جو اسکا ہمنشین تھا اسنے اسطرح کے بہت سے بادشاہون کو حیلہ سے بھی اور زور سے بھی مار ڈالا تھا ایسا سرکش تھا لہذا یہ شاہ ترمذ بھی اس سے وہم مین تھا بس دلقک کے اس مکر و فن سے اسکا وہم اور بڑھتا تھا لاجرم دلقک سے کہا جلدی کہو حال کیا ہی اسقدر پریشانی تیری کسکے شر سے ہی + قوله گفت من در دہ شنیدم آنکہ شاہ + زد منادی بر سر ہر شاہراہ + کہ کسے خواہم کہ تازد تا سہ روز + تا سمرقند او چو پیک بافروز + گنجہا بدہم ورا اندر عوض + چون شود حاصل زپیغامش غرض + من شتابیدم بر تو بہر آن + تا بگویم من ندارم آن توان + این چنین کارے نیاید خود زمن + تا ازین امید با بر من متن + گفت لعنت بر چنین زودیت باد + کہ دو صد تشویش در شہر اوفتاد + از برائے اینقدر اے خام ریش + آتش افگندی درین مرج وحشیش + ہمچو این خامان با طبل و علم + کالغیاث و خانیم در فقر و عدم + لاف شیخے در جہان انداختہ + خویشتن را بایزیدے ساختہ + ہم زخود سالک شدہ واصل شدہ + محفلے واکردہ در دعوتکدہ + خانۂ داماد پر آشوب و شر + قوم دختر را نبودہ زان خبر + ولولہ کہ کار نیمے راست شد + شرطہائے کان زسوے ماست شد + خانہا را رفتہ و آراستہ + زین ہوس سرمست و خوش برخاستہ + زان طرف آمد یکے پیغام نہ + مرغے آمد این طرف زان بام نہ + زین رسالات مزید اندر مزید + در مصاحب یک جوابی نارسید + لیکن یار ما زین آگہ است + تانکہ از دل سوے دل پنہان رہ است + پس ازان یارے کہ امید شماست + از جواب نامہ رہ خالی چراست + صد نشانست از سرار داز جہار + لیک بس کن پردہ زین ہم بر مدار + باز رو تا قصۂ دلق جہول + کہ بلا آورد بر خویش از فضول المعنی دلقک نے کہا کہ مین نے گاؤن مین یہ سنا کہ بادشاہ نے ہر شاہراہ پر منادی کی ہی کہ کوئی شخص ایسا ہم چاہتے مین کہ قاصد کیطرح تین دن دوڑے اور تین دن مین سمرقند تک جائے ہم اسکو عوض مین بہت خزانے دینگے جو اسکے پیغام سے غرض ہماری حاصل ہوجاگی لہذا مین اسواسطے تیرے پاس دوڑا کہ تجھسے کہون مجھ مین ایسی طاقت نہین ہی مجھے

اس قسم کا کام نہین ہوسکیگا اس امید کا تار مجھپر مت پور یعنے یہ امید مجھسے مت رکھو پادشاہ نے کہا
لعنت خدا کی تیری ایسی جلدی پر جس سے شہر مین سیکڑون تشویشین پڑگئین اتنی سی بات کے لیے
اے احمق اس چراگاہ سبز مین آگ لگادی اور اوپر سے گھاس خشک ڈالدی اب مقولات حضرت مولانا
کے ہین ایسے ہی یہ خام لوگ ہین جو طبل و علم لیے پھرتے ہین بڑے پیر بنے کہ ہم فقیر و نیستی کے بڑے
الغ خان ہین یعنے بزرگ و کلان جہانمین اپنی شیخی کی دھوم ڈالے ہوے آپکو بایزید بنائے ہوے آپکو
آپ واصل ہوگئے اور آپ ہی آپ سالک بنگئے نہ کوئی مرشد نہ رہنما اور دعوتکدہ مین پیری مریدی کی محفل
کھولے ہوے یہ خوب جاری ہے یہ وہ مثل کہ داماد کے گھر تو بڑی دھوم دھام سور و سرود لڑکی کی قوم مین کوئی
خبر نہین داماد کے گھر تو ہو لڑکہ آدھا کام تو ہمارا درست ہوگیا اور جو شرطین کہ ہماری طرف سے چاہئے
تھین سب ہوگئین مگر تب رفتہ و آراستہ ہوگئے اور اس ہوس سے سب سرمست و خوش سو سوگئے آگے
اسی اثنا مین اسطرفسے ایک پیغام لگانیوالا آیا کہ ہمارے بام سے تو ایک مرغ بھی ادھر اڑکے نہین آیا تمہارا
خطوط جو بہت ہی بہت گئے ہین وہ سب ہنسی ٹھٹھو نہین پڑگئے کہ تمکو ایک جواب بھی نہین بھیجا اب فرماتے ہین
یہ مثال جو کہی گئی ہو تو ٹھیک لیکن نہین ہمارا یار اس سے بیخبر نہین ہے اس سبب سے کہ دلسے دلکی پوشیدہ
ایک راہ ہے پس وہ یار کہ جس سے تمہاری امید ہے کیا سبب ہے جو اُسکے جواب نامہ سے تمہارا
راہ خالی ہے تمکو ادھر سے جواب نہین آتا سیکڑون نشان جواب کے ہین پوشیدہ بھی ظاہر بھی کہ انکو جواب آتا ہے
تم مین کوئی نہین ہے لیکن تو بس کر اسکا بھی پردہ مت اٹھائے ایسا ہی پڑا رہنے دے اور دلقک جہول کے
قصہ کیطرف چل کہ اپنے ہی فضول سے اپنے اوپر بلا لایا قولہ پس بزیرش گفت اے حق راستن + بشنو از بندہ
کمینہ یک سخن + دلقک زدہ بہر کارے آمدہ است + راے او گشت و پشیمان زان شدہ است + زاب
روغن کہنہ را نو میکند + او سبزی گی برون شو میکند + عمر را نمود و پنہان کرد تیغ + باید افشردن مر او را بے دریغ + او میان
نمود و پنہان کرد کار + بیگمان او را ہمی باید فشار + پستہ را یا جوز را تا نشکنی + نہ نماید دل نہ بدہد روغنے + مشنو
این رفع و دفع و فرہنگ او + در نگر در ارتعاش و رنگ او + گفت حق سیماہم فی وجوہہم + زانکہ غماز ست سیما و نم
این معائن ہست ضد آن خبر + کہ بشیر شستہ آمد ان بخبر + گفت دلقک با فغان و با خروش + صاحبان در خون این مسکین
مکوش + بس گمان و وہم آید در ضمیر + کان نباشد حق و صادق اے امیر + ان بعض الظن اثم ست اے وزیر
نیست استم راست خاصہ بر فقیر + شہ نگیرد آنکہ میرنجاندش + ارچہ گیرد آنکہ میخنداندش + گفت صاحب پیش شہ
جاگیر شد + کاشف این مکر و این تزویر شد + گفت دلقک را سوے زندان برید + چاپلوس و زرق او را کم خرید
میزنیدش چون دہل اشکم تہی + تا دہل وار او دہد تان آگہی + زانکہ ہمہ پیرہم تہی باشد دہل + بانگ دارد آنکہ کند یا دار کا

تا بگوید سر خود را از اضطرار + آنچنانکه گیرد این دل را قرار + چون طمانیہ است صدق با فروغ + دل نیارامد بگفتار
دروغ + کذب چون خس باشد و دل چون دہان + خس نگردد در دہان ہرگز نہان + تا درو باشد زبانی میزند
تا بدانش از دہان بیرون کند + خاصه کاندر چشم افتد خس ز باد + چشم افتد در نم و بند و کشاد + ما پس این خس را زنیم
اکنون لگد + تا دہان و چشم زین خس وا رہد + اللغات غمز بغین و بکسر میم شمشیر و کارد و غمز بمعنی غماز و سخن چین
المعنی پس وزیر نے بادشاہ سے کہا کہ اے حق کے ستون ایک بات اس بندہ کمینہ کی بھی سنئے یہ دلقک
اپنے گانون سے کسی کام کے واسطے آیا ہو اب اس کام سے اسکی راے بدل گئی تو پشیمان ہو کے
یہان آیا ہو اس پرانے کام کو جو اصلی ہو آب روغن مل ملکے نیا بناتا ہو اور مسخرگی سے اسکو بیرون شو کرتا ہے
یعنی رفع کرتا ہو میان دکھاتا ہو اور تیغ چھپاکے ہو پس بیدریغ اسکو دبا پیلا کرنا چاہیئے اسنے چھری کو
چھپایا ہے میان دکھاتا ہے بیشک اسکو بھی ایسا ہی اختیار کرنا ضرور ہو یعنی گویا جوز کو جبتک توڑ نہ توڑے
وہ اپنے دلکو نہین دکھاتا ہو یعنے ضمیر کو جو بھید ہو نہ روغنی ظاہر کرتا ہو تو اس ٹال کو اسکی اور اس ہشیاری کو
مت سن ذرا اسکے رعشہ اور رنگ کو تو دیکھ کیسا کر ظاہر ہے حق تعالی نے فرمایا ہو سیماہم فی وجوہہم یعنی نشانیان
انکی انکی صورتو نمین ظاہر ہین اسواسطے کہ سیما ہر کسیکی نمام و غماز ہو یہ اس خبر کی مدد کو دکھارہا ہو جو کہا ہو کہ تخمیر شر سے
سرشتہ ہوا ہو یعنے اپنے شر کو چھپا رہا ہو یہ سنکے دلقک نے بڑے شور و فغان سے کہا کہ ایصاحب مجھ مسکین کے خون
مین کوشش مت کر اکثر گمان و وہم ایسے بھی ہوتے ہین کہ وہ اے امیر حق و صادق نہین ہوتے آگے وزیر
حضرت نے ان بعض الظن اثم بھی فرمایا ہو یعنے بعض گمان گناہ ہین اور ستم کسی طرح درست نہین ہو خاص کر
قہر پر بادشاہ کی تو یہ عادت ہو کہ جو کوئی اسکو رنجیدہ کرتا ہو وہ اسکو بھی ماخوذ نہین کرتا پھر اس شخص کو
جو اسکو ہنساتا رہتا ہو کیسے ماخوذ کریگا غرض وزیر کا کہنا بادشاہ کے سامنے جمگیا اور اس کر و تزویر کا کشف
ہوا کہا دلقک کو قیدخانہ لیجاؤ اور اسکے چاپلوس و مکر کو ذرا مت مانو اور دہل کسکہ تہی کیطرح کوٹتے رہو
تو دہل کے مثل وہ تمکو خبردار کرے اصل بات بتائے اسلیے کہ دہل پر بھی ہوتا ہو اور خالی بھی اُسکی
آواز ہمکو کل باتون سے آگاہ کرتی ہو اس لحاظ سے پر ہو اور خالی تو خود ظاہر تا یہ کبھی پیٹنے سے مضطر ہوکے
اپنا بھید کہے ایسا کہ سکے دل قرار پر ہو جائین جبکہ صدق با فروغ سبب طمانیت دل کا ہو تو دل
جھوٹی بات سے آرام نہین پاتا ہو کذب مثل خس کے ہو اور دل مثل دہن کے اور ظاہر ہو کہ خس دہن مین
چھپی نہین رہتی جبتک دہن مین رہتی ہو آدمی زبان چلاتا رہتا ہو تا اس سے اسکو منھ سے نکالے
اور خاصۃً جب آنکھ مین ہوا سے خس پڑ جاے تو آنکھ کیسی گھبراتی ہو پانی بھی دیتی اور مچتی کھلتی بھی ہو
مین اب اسکے بعد اس خس پر لات مارونگا تا میری چشم و دہن دونون اس خس سے چھوٹ جائین قولہ گفت دلقک

اے ملک آہستہ باش + روے حلم و مغفرت را کم خراش + تا بدین حد چیست تعجیل و نقم + من نمی میرم برم
درم + آن ادب کہ باشد از بہر خدا + اندران مستعجلی نبود روا + وانچہ باشد طبع و خشم عارضے + مے شتابد تا
منقضی + ترسد ار آید رضا خشمش رود + انتقام و ذوق از و فائت شود + شہوت کاذب شتابد در طعام + خو
فوت ذوق نبود جز سقام + اشتہا صادق بود تا خیر بہ + تا گوارندہ شود آن بے گرہ + تو پئے دفع بلا
میزنی + تا ببینی رخنہ را بندش کنی + تا از ان رخنہ برون ناید بلا + غیر آن رخنہ بسے دارد قضا + چارہ
دفع بلا نبود ستم + چارہ احسان باشد و عفو و کرم + گفت الصدقۃ ترد للبلا + داو مرضاک بصدقۃ یا فتا + صد
نبود سوختن درویش را + کور کردن چشم حلم اندیش را + اللغات نقم بلا سقام بیماری المعنی ذو نقنی کہا
پادشاہ تامل کر حلم و بخشش کا منہ مت کھسوٹے اسقدر تجھکو جلدی و نقم کیون ہے مین کچھ اڑا نہین جا
ہون تو تیرے قبضہ مین ہون وہ ادب و تنبیہ جو بوجہ اللہ کے ہے اسمین جلدی شتابی کب روا ہے اور جو طبیعت
اور غصہ سے ہے وہ عارضی ہے اسمین شتابی ہوتی ہے کہ منقضی نہو جائے اس خوف سے کہ طبع ڈرتی
ایسا نہو رضا آجائے اور غصہ جاتا رہے اور بدلہ اور وہ مزہ جو طبیعت کو انتقام مین ملتا ہے جاتا رہے فوت
ہو جاے آدمی کو ایک اشتہا کاذب ہوتی ہے وہ کھانے مین جلدی کرتا ہے اس خوف سے کہ میرا مزہ فوت نہ
اور وہ خوف اسکو بیماری مین ڈالتا ہے سوا بیماری کے کچھ حاصل نہین ہوتا بہتر یہ ہے کہ جب اشتہا صادق ہو
کھائے تا وہ کھانا ہضم و گوارندہ ہو پیٹ مین گرہ ہوکے نہ اڑ جاے لہذا دیر مین کھائے تو تجھکو واسطے دفع بلا
مارتا ہے کہ مجھے وہ رخنہ معلوم ہوے تا اس رخنہ کو تو بند کرے کہ اس رخنہ سے بلا نہ نکل آئے مگر یہ سمجھتا
کہ اس رخنہ کے سوا قضا کے بہت رخنے ہین انسے بہت بلائین نکل سکتی ہین سو تدبیر دفع بلا کی ظلم نہین ہے بلکہ
تدبیر اسکی احسان و عفو و کرم ہے چنانچہ آنحضرت نے فرمایا ہے الصدقۃ ترد البلاء صدقہ آئی بلا کو پھیر دیتا ہے دوا کر
اپنے مریض کی صدقہ سے اچھا ان آپ یہ صدقہ نہین ہے کہ فقیر محتاج کو جلانا اور چشم حلم اندیش کو پھوڑ ڈالنا قولہ گفت
نیکو ست خیر در موقعش + لیک چون خیرے کنی در موضعش + موضع شہ اسپ ہی ویرانیست + موضع شہ پیل ہم
نادانیست + در شریعت ہم عطا ہم زجر ہست + شاہ را صدر و فرس را در گہست + عدل چہ بود وضع اندر موضعش
ظلم چہ بود وضع در نا موضعش + عدل چہ بود آب دہ اشجار را + ظلم چہ بود آب دادن خار را + نیست باطل ہرچہ
یزدان آفرید + از غضب وز حلم وز نصح و مکید + خیر مطلق نیست زینہا ہیچ چیز + شر مطلق نیست زینہا ہیچ نیز + نفع
و ضر ہر یکے از موضعیست + علم زین رو واجبست و نافعیست + اے بسا زجرے کہ بر مسکین بود + در ثواب از
نان و حلوا بہ بود + زانکہ حلوا بے اوان صفرا کند + سیلیش از خبث مستنقا کند + سیلئے در وقت بر مسکین بزن + کہ
رہاند آنش از گردن زدن + زخم در معنی فتد بر خوے بد + چوب بر گرد او فتد نے بر نمد + بزم و زندان ہست ہر بہرام

را + بزم مخلص را و زندان خام را + تنگ باید ریش را مرہم کنی + چرک را در ریش مستحکم کنی + تا خورد مر گوشت
را در زیر آن + نیم سودے باشد و پنجہ زیان + از تف آن اندرون ویران شود + چرک تا کہ درمیان
پنہان شود + **اللغات** زجر باز داشتن و ضرب و سرزنش کمید کید کنندہ مستقا پاک کردہ شدہ **المعنی**
بادشاہ نے کہا البتہ خیر اور اسکا موقع بہت اچھا ہر لیکن جبھی جو خیر کے ٹھکانے خیر کرے اور اگر تو شر کہنے کے
موقع پر رکھے تو کیسی خرابی ہر ایسے ہی شہ کیجگہ پیل رکھنا وا آئی شریعت مین بھی عطا و زجر
دونون ہین باشاہ کی جگہ مسند ہر گھوڑے کی جگہ گھاس ہین اپنا اپنا محل و رتبہ ہر عدل اسکا نام ہر کسی شے
کو اپنے ٹھکانے رکھنا اور ظلم یہی کہ بے ٹھکانے رکھنا عدل کیا ہر درختو نکو پانی دینا اور ظلم چھانکر و نکا سینچنا
جو کچھ خدا تعالے نے پیدا کیا ہر وہ باطل نہین ہر غضب بھی ہر اور حلم اور نیک اندیشی و بد اندیشی بھی مگر انہین
ہر چیز نہ خیر مطلق ہر کہ ہر جگہ اسکو جاری رکھے نہ شر مطلق کہ ہر جگہ سے اسکو بچائے نفع اور ضرر دونون کا
موقع جدا جدا ہر اور اپنا اپنا ٹھکانا اسیواسطے علم واجب و نافع ہر تا ہر چیز مین تمیز کرے آسے فلان اکثر ضرب
سرزنش ایسی ہوتی ہر کہ مسکین پر کرنے سے اپنے ثواب مین حلوا روٹی کھلانے سے بہتر ہوتی ہر اس
سبب سے کہ حلوا اسکی گرمی وصفرا کو بڑھائیگا اور سیلی اسکو اسکے خبث سے پاک کردیگی سیلی اپنے وقت
پر مسکین کے مارکہ کیسوقت مین اسکو گردن مارنے سے بچادیگی سیلی ماردینے سے ایسی شرارت نہین
کریگا جو قابل گردن مارنیکے ہو جاوے بدکو اگر زخم پہونچاؤ تو بحقیقت وہ زخم اسکی خو سے بد پر ہوتا ہر
نہ بدن پر اور ضرب چوب کی اسکے فعل پر ہوتی ہر نہ نمد پر ہر بہرام کی خاصیت بزم و زندان ہر مگر تفریق بزم
خلاص والون کے لیے اور زندان احمقون اور کجون کے واسطے بہرام مراد ہر بادشاہ سے مثلا ایک
ریش ہر کہ اسکو شق کرنا چاہئے اور تو اسپر مرہم لگائے تو گویا اسکے ریم و چرک کو مستحکم کرتا ہر تو نیچے نیچے وہ
چرک و ریم گوشت کو کھائے بس ذرا سا تو اسمین نفع ہر اور بجاس نقصان کہ اسکی گرمی سے درونہ ویران
ہوگا جبتک کہ وہ چرک اسمین چھپا رہیگا تو گفت + لیک من انیکویم گذار + لیک میگویم بحرے بیش آر + ہین رہ صبر و
نے را بند صبر کن اندیشہ مکن روز چند + در تانے بر یقینی میزنے + گوشمال من یا بقا فی کنی + در روشن بینی
کمبا خود چرا + چونکہ می شاید شدن بر استوا + مشورت کن با گروہ صالحان + بر پیمبر امر شاورہم بدان + امرہم
شورے برائے این بود + کز تشاور سہو و کز کمتر شود + کین خردہا چون مصابیح انورست + بیست مصباح
از یکے روشن ترست + بو کہ مصباحے فتد اندر میان + مشتعل گشتہ ز نور آسمان + غیرت حق پردہ انگیختہ است +
سفلی و علوی بہم آمیختہ است + گفت سیر و می طلب اندر جہان + بخت و روزے را ہمی کن امتحان +
در مجالس می طلب اندر عقول + آنچنان عقلے کہ بود اندر رسول + زانکہ میراث از رسول آنست و بس + کو ببیند غیبہا

از پیش و پس + در بچه پامی طلب هم آن بصر بلکه نباید وصف آن این مختصر + بهر این کرده است منع آن کیا
از تهیب و شدن خلوت بچه + تا نگردد فوت این نوع التقا + کان نظر بخت ست و اکسیر بقا + در میان صالحان
یک اصلحیست + بر سر توقیعش از سلطان صحیست + کان دعا شد با اجابت مقترن + کفو او نبود کبار انس و
جن + در مری اش آنکه حلو و ترش است + حجت ایشان بر حق داحض است + گرچه با او ر انجم دافتیم
عذر و حجت از میان بر داشتیم + قبله را چون کرد دست حق عیان + پس تحری بعد ازان مردود دان + هین
بگردان از تحری رو و سر + که پدید آمد معاد و مستقر + یک زمان زین قبله گر ذاهل شوی + سخرهٔ هر قبلهٔ باطل
شوی + چون شوی تمیزده را ناسپاس + بجهد از تو خطرهٔ قبله شناس + گر ازین انبار خواهی بود بر + نیم ساعت
روز همرهان مبر + کاندران دم که بری از معین + مبتلا گردی تو با بئس القرین + اللغات تحری صواب
جستن و سزاوار و بہتر جستن و قصد کردن بسوے قبلہ تا بی تابیدن ل تشاورهم مشورہ کر انکے ساتھ رہیب رہب ہونا
داحض باطل و لغزندہ اتقا باہم ملاقی اور باہم پیوستہ ہونا ذاہل غافل تہر بالضم گندم بئس القرین مصاحب بد
المعنی وہ کہتے ہیں کہ میں نہیں کہتا مجھکو مجبور کر دے لیکن یہ کہتا ہوں کہ صواب و سزاوار بات اختیار کر
خبردار خبردار بالکی راہ مت روک انکو آنے دے صبر کر اور چند روز سوچ تو لے صبر کر نہیں یقین پڑ جاویگا
اسوقت میں اگر تو شتاب کریگا تو اتقا نہ کریگا نہ گمان پر جو منع ہر تو اپنی چال میں أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَى
کیوں ہوتا ہی یعنے آیا وہ شخص کہ چلتا ہو منہ کے بل اوندھا وہ سیدھی راہ کب پائیگا أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَى
صراط مستقیم کیوں نہیں ہوتا آیا وہ شخص کہ چلتا ہو سیدھا راہ مستقیم پر تو صالحوں کے گروہ سے مشورہ کر اسکو
جان لے کہ پیمبر پہ حکم وشاورهم فی الامر کا نازل ہوا ہی اور مشورہ کر صحابہ سے کاموں میں یہ جو کہا ہو امرہم
شوری بینهم اور امر انکا مشورہ ہو درمیان انکے اسیواسطے تو کہا ہو کہ مشورت میں سہو و کجی نہیں رہتی
ہر چند عقلیں جو مشورہ میں جمع ہوتی ہیں ایسی ہیں جیسے چراغ روشن خیال تو کر بیس چراغ ایک چراغ
سے بہمہ حال روشن تر ہوتے ہیں اور یہ بھی ہو کہ کوئی ایسا چراغ بھی نہیں ہوتا ہو کہ نور آسمان سے روشنی
پایا ہوا ہوتا ہو اسواسطے کہ غیرت حق نے ایک پردہ ڈال رکھا ہی اور علوی و سفلی دونوں کو آمیختہ کر دیا
ہی پھر کیا عجب جو کوئی علوی ان سفلیوں میں ملا ہوا ہو حق تعالے نے فرمایا ہی سیروا فی الارض یعنے
جائیں پھرو اور بخت و روزی کو ڈھونڈھو آزمائش کرتے رہو اور مجلسوں میں بیٹھ کے عقلونکی طلب کرتے رہو
اور ایسی عقل جو رسول میں تھی نہ انکے غیر کی اسواسطے کہ عقل کی میراث رسول ہی سے ہی اور بس کسواسطے
اسکو ظاہر و پوشیدہ عیب سامنے اور پیچھے سے سب نظر آتے ہیں اور بصر میں بھی ایسی بصر کو ڈھونڈھ حقارہ کہ جسکی
وصف کی تاب تحمل اس مختصر کو نہیں ہی یعنے اس مختصر میں نہیں سماتا اسیواسطے اس صاحب بصر کو دیتے محمد مصطفی صلعم

نے ترہب سے منع کیا ہی کہ رہبان مت بنو کسواسطے کہ لا رہبانیۃ فی الاسلام یعنے اسلام مین رہبان بن نہین ہی اور یہ رہبان اے پیشواے ترسایان ریاضتین شاقہ کرتے تھے اکثر بخوف زنا آلہ تناسل کاٹ ڈالتے تھے اور پہاڑون مین خلوت گزین ہوتے تھے ان سکو آپ نے منع فرمایا ہی تا اس قسم کا التقا یعنے باہم ملاقی ہونا فوت نہوئے کسواسطے کہ یہ نظر بخت کی ہی اے بغایت فرخندہ اور اکسیر بقا کی کہ ایک نظر سے حاصل ہوتی ہی صالحون کے درمیان مین ایک ایسا اصلح ہوتا ہی کہ اُسکے فرمان کے سر پر بادشاہ حقیقی سے ایک ضخے ہی اے روشنی و علامت صحت کسواسطے کہ وہ اصلح ایک دعا مقترن با جابت ہی اور اس اصلح کا کفو نہ پڑے بڑے انسانون مین ہی نہ جنون مین اور اُس اصلح کے ستیزہ مین اور اُسکے ساتھ ہم تنگی کرنے مین میٹھی کھٹی جو کچھ حجت اُنکی ہی حق تعالے کے نزدیک سب باطل ہی مری بکسر و یاے مجہول ستیزہ و برابری کرنا کسی سے رتبہ مین اگرچہ ہمنے اُسکو آپ بلند و افراشتہ کیا عذر و حجت سب درمیان سے اُٹھا دیا ہر گاہ قبلہ کو جب دست حق نے ظاہر کر دیا پھر تحری کو ہر طرف قبلہ کا اندھیرے یا ابر و جنگل مین قصد کرنا ہی مردود جان لے تحری کی کیا ضرورت ہی خبردار ہو تحری سے منہ بھی پھیرے سر بھی پھیرلے اسواسطے کہ بازگشت اور ٹھہراو کی جگہ جب ظاہر ہوگئی تو تحری کیا ہی آب اگر اس قبلہ سے دم بھر کو غافل ہوگا تو بیگاری ہر قبلہ باطل کا ہوگا بیفائدہ اسکی طرف رجوع ہوگا اسلیے کہ جب تمیز تجھکو قبلہ شناسی کی دی ہی اور تونے اُس تمیز دہ کی ناشکری کی تو ضرور تجھسے خطرے قبلہ شناس کے پیدا ہونگے پس اگر اس انبار سے بخشش و گندم چاہتا ہی تو جا نیم ساعت کو بھی ہمراہیون سے جدا مت ہو کسواسطے کہ اتنی ہی دیر مین جو مددگارونسے جدا ہوگا کسی مصاحب بد کا مبتلا ہو جائیگا اور اُسکی آفت مین پڑ جائیگا

قصہ تعلق موش و چغز کا

قولہ از قضا موشی و چغزی باوفا + بر لب جو گشتہ بودند آشنا + ہر دو تن مربوط میعادی شدند + ہر صباحے جمع یکجا آمدند + نرد دل با ہمدگر میباختند + وز وساوس سینہ میپرداختند + ہر دو را دل از تلاقی متسع + ہمدگر را قصہ خوان و مستمع + راز گویان با زبان بیزبان + الجماعۃ رحمۃ تاویل دان + ان اشر چون جفت آن شاد آمدی + پنجسالہ قصہ اش یاد آمدی + جوش نطق از دل نشان دوستیست + بستگی نطق از بے الفتیست + دل کہ دلبر دید کے ماند ترش + بلبلے گل دید کے ماند خمش + ماہی بریان از آسیب خضر + زندہ گشت و سوے دریا شد مستقر + یار چون با یار خوش بنشستہ شد + صد ہزاران لوح سر دانستہ شد + لوح محفوظ است پیشانی یار + راز کونینش نماید آشکار + ہادی راہست یار اندر قدوم + مصطفے زین گفت اصحابی نجوم + نجم اندر ریگ و دریا رہنماست + چشم اندر نجم نہ کو مقتداست + چشم را با روے او میدار جفت + گرد منگیزان ز راہ بحث و گفت + زانکہ گردد نجم پنہان زان غبار + چشم بہتر از زبان با عثار + تا بگوید آنکہ وحیش شد شعار + کان نشاند گرد و ننگیزد غبار

غبار + چون شد آدم مظہر وحی وداد + ناطقہ او علم الاسما کشاد + نام ہر چیزے چنانکہ ہست آن + از صحیفہ دل روے
گشتش زبان + **اللغات** چغز مینڈک تسع فراخ شوندہ عثار بسر درآمدن روے بفتح اول وبکسر واو تازہ
وسیراب **المعنی** اتفاقاً ایک چوہا اور ایک مینڈک کسی نہر کنارہ باہم آشنا ہو گئے تھے اور ایک مدت دونون
باہم مربوط رہے صبح ہوتے دونون ایک جگہ جمع ہوتے تھے نرد دل کی باہم کھیلتے تھے سینہ کو وسوسون سے
خالی کرتے تھے دونون کا دل ملاقات باہدگر سے فراخ ہوجاتا تھا اے نہایت خوش اور باہم قصے کہتے سنتے
تھے اور زبان بیزبانی سے اپنا اپنا راز کہتے تھے تو اسکو تاویل الجماعۃ رحمۃ کی جان یعنے جمع ہونا رحمت ہو
اور وہ اخر جب جفت اس شاد کا ہوتا تھا تو مدت کے قصے اسکو یاد ہوجاتے تھے اب مقولات انکے ہین کہ
ہرگاہ دل مین محبت ودوستی ہوتی ہو تو نطق بھی جوش مارتی ہو بس نطق نشان دوستی کا ہو اور جو بے الفتی
ہوتی ہو تو خموشی یہ علامت بے الفتی کی ہو دل جب دلبر کو دیکھتا ہو پھر خموش کب رہتا ہو جیسے بلبل گل کو
دیکھ کے خاموش نہین رہتی دیکھو ماہی بریان حضرت خضر کے ہاتھ سے گر کے کیسی زندہ ہو گئی اور دریا
اسکا مقر ہوا منقول ہو کہ خضر جب حسب الحکم سکندر کے آب حیوان کی تلاش مین آب حیوان پر پہونچے
انکے پاس ایک مچھلی بریان تھی انھون نے ارادہ وہان روٹی کھانے کا کیا اتفاقاً وہ ماہی انکے ہاتھ سے
پانی مین گر کے زندہ ہو گئی اور اسی آب حیوان مین چلی گئی وہی اسکا مقر ہو گیا یار جب یار کے ساتھ خوش
ہو کے ہم نشست ہوتا ہو تو لاکھون بھید لوح راز سے جان جاتا ہو اور اسکے دل سے نکلتے ہین بس پیشانی یار
کی گویا لوح محفوظ ہو کہ اسمین اسکو راز دونون جہان کے معلوم ہوتے ہین یار اپنے آنے مین ہادی راہ کا ہو
اے رہنما راہ کا اسی سبب سے حضرت مصطفے نے فرمایا ہو کہ یار میرے ستارے ہین جیسے ستارے ریگ دریا مین
جہان راہ نہین معلوم ہوتی رہنما ہوتے ہین لہذا تو بھی ان ستارون یعنے اصحاب کو تکے رہ کہ یہ پیشوا ہین تو آنکھونکو
انکی صورتون سے جفت کر دے ہدایت ہونے دے اور بحث وگفتگو کی راہ سے گرد مت اٹھاے اسواسطے
کہ ستارے غبار سے چھپ جاتے ہین لاجرم چشم اچھی کہ انکی صورت وشان کو دیکھتی رہے نہ زبان سرنگون
کرنے والی کہ انکے بارہ مین بحث وگفتگو کرے تا وہ جسکا شعار وحی ہو یعنے آنحضرت کہین کہ اسنے گرد دبائی
اور غبار نہین اٹھایا ایسے ہی جب حضرت آدم مظہر وحی وداد کے ہوے ناطقہ انکا علم الاسما کلما سے کھلگیا
سکھاے اسنے نام کل اشیا کے بس نام ہر چیز کا جیسی کہ وہ ہو صحیفہ دل سے انکے نکلا کہ زبان اس سے تازہ
ہوئی **قولہ** فاش میگفتی زبان از رو تیش + جملہ را خاصیت وماہیتش + آنچنان نامیکہ اشیا را سزد + نے چنانکہ
حیز را خوانی اسد + نوح نہصد سال در راہ سوی + بود ہر روز لیش تذکیر نوے + لعل او تازہ زیاقوت القلوب
نے رسالہ خواندنے قوت القلوب + وعظ را ناموختہ ہیچ از شروح + بلکہ ینبوع کشوف وشرح روح + زان مئے

کان می چو جوشیده شود + آب نطق از گنگ جوشیده شود + عقل نوزاده شود چرد فصیح + حکمت بالغ بخواند چون مسیح
از کُه کہ یافت ازان می خوش لبے + صد غزل آموخت داؤد نبی + جملہ مرغان ترک کردہ جیک جیک + ہمزبان و
یار داؤد ملیک + چہ عجب گر مرغ گرد دست او + چون شنید آہن صداے دست او + صرصرے بر عاد قتالی شده +
مرسلیمان راچو حمالے شده + صرصرے میبرد بر سر تخت شاہ + ہر صباح و ہر مسا یکسالہ راہ + ہم شده حمال وہم
جاسوس او + گفت غائب را کنان محسوس او + باد چون گفتار غائب یافتی + سوے گوش آن ملک بشتافتی +
کہ فلانے این چنین گفت آن زمان + اے سلیمان شہ صاحبقران + این سخن پایان ندارد گفت موش + چغز را
روزے کہ اے فخرِ وحوش + المعنی پھر بتائید سابق فرمایا کہ حضرت آدم کی زبان اُس شے کو دیکھکر اُس شے کی
خاصیت وماہیت ونام فاش وظاہر کردیتی تھی اور ایسا نام اشیا کا جو اُسکے لایق ومناسب ہو نہ ایسا کہ خیر کو شر
کہدیں ایسے ہی نوح کہ نوسے برس صراط مستقیم مین اُنکی نصیحت وپند ہر روز نئی تھی لب اُنکے ہر وقت یا قوت قلب
سے تازہ رہتے تھے یعنے قوت روحانی سے کہ نہ کوئی رسالہ پڑھا تھا نہ کوئی یا قوتی دل کی کھائی تھی جیسے قوت دل
کے لیے یا قوتی کھاتے ہین نہ وعظ کو شرح سے سیکھا بلکہ چشمہ کشوف اور شرح روح سے اور اُس شراب سے کہ جب
وہ شراب جوش کھاتی ہی تو آب نطق کا گونگے سے جوش مارتا ہی اور طفل نوزادہ دانا وفصیح ہو جاتا ہی اور مسیح
کی طرح حکمت بالغ پڑھتا ہی جیسے مسیح نے پیدا ہوتے ہی کہا تھا انی عبد اللہ آتانی الکتاب وجعلنی مبارکا وجعلنی
نبیا بیشک مین بندہ اللہ کا ہون دی اُسنے مجھکو کتاب اور کیا اُسنے مجھکو برکت والا اور کیا اُسنے مجھکو نبی آخر
آیت تک اور اُس پہاڑ سے جسنے اُس مے سے خوش لبی پائی سیکڑون غزلین داؤد نبی نے سیکھین غزلون سے
مراد خوش الحانیان تمام پرند اپنی جیک جیک چھوڑ کے ہمزبان ویار داؤد بادشاہ کے ہوے اب داؤد ع کی
آواز پر اگر مرغ مست ہو جائین تو کیا عجب جبکہ آہن نے صدا اُنکے ہاتھ کی سنی اور موم ہو گیا اس سبب سے
کہ آہن تو بظاہر محض بیجان ہی اور مرغ تو پھر بھی جاندار اُنکی مستی کا کیا تعجب صدا دست کہنے سے یہ معلوم ہوتا ہی
کہ شاید زرہ سازی کے وقت کچھ خوش الحانی کرتے ہونگے جیسے کہ اکثر عادت کاریگرون کی ہوتی ہو صرصر قوم عاد پر
قتال ہوئی اور سلیمان ع کے لیے حمال ہوئی کہ اپنے سر پر تخت اُٹھا کر ہر صبح سو برس کی راہ سے لاتی تھی اور ہر شام
سو برس کی راہ پر لیجاتی تھی اور یہی صرصر جو حمال تھی جاسوس بھی تھی کہ غائب کی بات کو انپر محسوس
کردیتی تھی کہ گویا خود سنی ہی یہ ہوا جہان کہین کوئی بات غائب پاتی تھی فوراً ان بادشاہ کے کان کیطرف
دوڑتی تھی اور کان مین کہدیتی تھی کہ اے سلیمان صاحبقران فلان نے فلان وقت ایسا کہا ہی آپ
فرماتے ہین اُس سخن کی تو پایان نہین مگر ایک دن چوہے نے مینڈک سے کہا کہ اے فخر

تدبیر موش کی چغز کے ساتھ کہ ہم مین تم مین کوئی وسیلہ ہو کہ وقت حاجت کے تجھسے بات کہ سکون

قولہ دتنہا خواہم کہ گویم با تو راز + تو دردن آب داری ترکتاز + برلب جو من ترا نعرہ زنان + نشنوی در آب از عاشق فغان + من بدین وقت معین اے دلیر + می نگردم از ملاقات تو سیر + پنج وقت آمد نماز اے رہنمون عاشقان را نے صلوٰۃ دائمون + نے بہ پنج آرام گیرد آن خمار + کاندرین سرہاست نے پانصد ہزار + نیست زرغبا طریق عاشقان + سخت مستسقی ست جان صادقان + نیست زرغبا طریق ماہیان + زانکہ بے دریا ندارد انس وجان + آب این دریا کہ ہائل بقعہ ایست + باخمار ماہیان یک جرعہ ایست + یکدم ہجران برعاشق چو سال + وصل سالے متصل پیشش خیال + عشق مستسقے ست مستسقی طلب + در پے ہم این وآن چون روز وشب + روز بر شب عاشق ست ومضطرست + چون بہ بینی شب بران عاشق ترست + نیست شان از گفتگو پروا ایست + از پے ہم شان یکے دم ایست نیست + این گرفتہ پاے آن آن گوش این + این بران مدہوش آن بیہوش این + دردل معشوق جملہ عاشق ست + دردل عذرا ہمیشہ وامق ست + دردل عاشق بجز معشوق نیست + درمیان شان فارق ومفروق نیست + ہر یکے اشتر بود این دو درا + پس چہ زرغبا بگنجد این دو را + ہیچکس باخویش زرغبا نمود + ہیچکس باخود بنوبت یار بود + آن یکے نہ کہ عقلش فہم کرد + فہم این موقوف شد بر مرگ مرد + جز مگر مردے کہ پیش مرگ مرد + رخت ہستی را بسوے یار برد + ور بعقل ادراک این ممکن بدی + قہر نفس از بہر چہ واجب شدی + با چنان رحمت کہ دارد شاہ ہش + بیضرورت چون بگوید نفس کش اللغات وامق نام عاشق عذرا نام معشوق المعنی ایک دن چوہے نے مینڈک سے یہ کہا کہ سواے وقت معین کے مین چاہتا ہون کہ وقتاً فوقتاً تو مجھکو ملے لیکن تو پانی مین ترکتاز رکھتا ہو میرا راز دل کا دلمین رہجاتا ہو کس سے کہون مین نہر کنارہ تجھکو پکارتا ہون تو پانی مین آواز اپنے عاشق کی نہین سنتا میرا اسوقت معین کی ملاقات پر تجھسے دل نہین بھرتا ہو اب مقولے اُنکے ہین عوام کے لیے پانچ وقت کی نماز مقرر ہوئی ہو مگر عاشقون کے لیے نہین اُنکے لیے صلوٰۃ دائمون ہو یعنے ہمیشہ نماز مین اُنکا نشہ اور خمار پانچ وقت مین آرام نہین لیتا ہو کسواسطے کہ اُنکے سرون مین وہ خمار ہو کہ پانچ وقت کیا پانسو بھی نہین بلکہ ہزار مین بھی نہ آرام لے یہ جو حدیث شریف ہو زرغبا تزدد حبا یعنے ایک دن بیچ کرکے ملاقات کر کہ اُس سے محبت بڑھتی ہو یہ طریق عاشقون کا نہین ہو ظاہر د: لون کا ہو جو عاشق صادق ہین اُنکی جان تو نہایت مستسقی ہو جسکو پانی سے صبر ہی نہین ہو ایسے ہی مچھلیون کے لیے بھی زرغبا نہین اُنکا بھی یہ طریق نہین ہو سکتا پس اس سبب سے کہ سوا دریا کے اُنکو کسی سے اُنس ہو نہ اُنکی کسی سے زندگی اور آب اس دریا کا جو ہولناک ایک جگہ ہو اُن ماہیون کے

خمار کے سامنے ایک گھونٹ ہی کچھ حقیقت ہی نہین ایک دم جدائی کا عاشق پر ایسا ہی جیسے ایک برس اور سال بھر وصل متصل کا جسمین فصل نہ پڑے اُسکے سامنے ایک خیال عشق مستسقے ہی اور مستسقی کا طالب دونون ایک دوسرے کے پیچھے ایسے ہین جیسے دن رات دن رات پر عاشق ہی اور اُسکے لیے مضطر کیسا تمنائے وصل مین بھاگا بھاگ رکھتا ہی اور جو غور کرو تو رات دن پر دن سے زیادہ عاشق ہی دونون کو کیسی گفتگو کی ایسی پروا نہین ہی کہ ذرا بھی ٹھہرین ایسے ایک دوسرے کے پیچھے روان ہین کہ ایکدم کی الست بھی نیست ہی اُسنے تو اسکا پاؤن پکڑا ہی اور اُسنے اسکا کان یہ اسپر مدہوش ہی وہ اسپر بیہوش معشوق کے دل مین تو بالکل عاشق بھرا ہی جیسے عذرا کے دل مین وامق اور عاشق کے دل مین سوا معشوق کے نہین ان دونون مین نہ کوئی فارق ہی نہ یہ مفروق ہین دونون واصل وموصول ایک ہی اونٹ کے یہ دونون گھٹنے ہین پھر زرغبا کی ان دونون مین سمائی کیسے ہو کسی نے اپنے ساتھ زرغبا ظاہر کیا کوئی اپنے واسطے باری کا یار ہوا اسکو بکی جانا لیکن یہ بکی نہین ہی کسواسطے کہ یہ بکی تو عقل کی سمجھی ہوئی ہی اور بکی کا سمجھنا موقوف ہی مرگ مرد پر اسکو تو سوا اُسکے جو پہلے مرنے سے مرگیا اور رخت ہستی کا یار کی طرف لیگیا اور کوئی نہین سمجھتا یعنے اپنی ہستی کو یار کی ہستی مین مٹا دیا اور اگر عقل سے ادراک اُسکا ممکن ہوتا تو قہر کرنا نفس کا یعنی نفس کشی کیون واجب ہوتی ایسی عام رحمت

بادشاہ ہوش کی ہی اگر ضرورت نہوتی تو وہ کیسے کہتا کہ نفس کو مار

مبالغہ کرنا موش کا اور خوشامد وزاری وصلت کی

قولہ گفت اے یار عزیز مہر کار + من ندارم بے رخت یکدم قرار + روز نور ومکسب ومایہ تو ئی + شب قرار وسلوت خوابم توئی + از مروت باشد ار شادم کنی + وقت بیوقت از کرم یادم کنی + در شبا روزے وظیفہ چاشتگاہ + راتبہ کردے وصال اے نیکخواہ + من بدین یکبار قانع نیستم + در ہوایت طرفہ ایشانیستم + پانصد استسقاستم اندر جگر + با ہر استسقا قرین جوع البقر + بے نیازی از غم من اے امیر + دہ زکوٰۃ جاہ وبنگر در فقیر + این فقیر بے ادب نادر خورست + لیک لطف عام تو زان برترست + مے نجوید لطف عام تو سند + آفتابے بر حدثہا مے زند + نور او ر از ان زیانے نامدہ + آن حدث از خشکی ہیزم شدہ + تا حدث در گلخنے شد نور یافت + بر در ودیوار حمامے بتافت + بود آلایش شد آرایش کنون + چون برو بر خواند خورشید آن فسون + شمس ہم معدہ زمین را گرم کرد + تا زمین باقی حدثہا را بخورد + جزو خاکی گشت ورست از وے نبات + ہکذا یمحو الالہ السیئات + جزو خاکی گشت وشد او پر ز نور + ہکذا یغفر لمن یعطی الغفور + با حدث کان بدترینست این کند + کش نبات ونرگس ونسرین کند + تا بنسرین مناسک در وفا + حق چہ بخشد در جزا ودر عطا + چون خبیثان را چنین خلعت دہد + طیبین را تا چہ بخشد در رشد + آن دہد حق شان کہ لا عین

روز من روشن کن از خلق حسن + منکر رات + کان نگنجد در زبان و در لغت + ماکه ایم این را بیان کن یار من + چون شوم گل چون مرا از اندر زشتی و مکروہیم + کز پر زہرے چو مارکوہیم + ایکه من زشت و خصالم نیز زشت + لطف تو در فضل خار گشت + نوبہار حسن گل دہ خار را + زینت طاوس دہ این ار ار ا + در کمال زشتیم من منتہی + گریست + از کرم در فن منتہی + حاجت این منتہی زان منتہی + تو بر آرائے غیرت سرو سہی + چون بمیرم فضل تو خواہد گریست + نوحہ گرچہ زحاجت او برلیست + بر سر گور م بسے خواہی نشست + خواہد از چشم لطیفت اشک جست + خواہی کرد بر محرومیم + چشم خواہی بست از مظلومیم + اندکے زان لطفہا اکنون بکن + حلقہ در گوش من کن زین سخن + انچہ خواہی گفت تو با خاک من + بر فشان بر درک غمناک من + دستگیرم در چنین بیچارگی + شاد گرد ا از و این غمخوارگی +

اللغات سلوت بروزن رحمت خوشی و آرام حدث نجاست مناسک خداپرستی **المعنی** موش نے کہا اے یار عزیز مہرکار مجھکو تیری صورت بغیر دم بھر قرار نہین ہی دن مین تو میرا نور اور کسب کا موقع اور میرے کشود کا دروازہ تو ہی ہی اور رات مین میرے خواب کا آرام و چین بھی تو ہی ہی تیری مروت ہی کی بات ہی کہ تو مجھکو شاد کرے اور وقت بیوقت مجھکو یاد کرے تو نے رات دن مین صرف چاشت کے وقت آ نیکو اوقات میرا اپنے خوان وصال سے مقرر کیا ہی مین اس ایک دفعہ پر قانع نہین ہون مین تیرے شوق محبت مین اے شاہ عجب ہی نیست ہو رہا ہون پانسو استسقا میرے جگر مین ہین اور پھر استسقا کے ساتھ جوع البقر بھی یعنے ایسا پیاسا بھوکا تیرے وصل کا ہون استسقا وہ مرض جسمین پیاس نہین بجھتی اور جوع البقر وہ مرض کہ تمام اعضا بھوکے ہو جاتے ہین کتنا ہی کھائے سیر نہین ہوتا تو اے امیر میرے غم سے بے نیاز ہی تو اپنی جاہ کی زکوۃ دے اور اس فقیر کی طرف التفات کر اگرچہ یہ فقیر بے ادب نالائق ہی لیکن تیرا لطف عام تو نہایت بڑھ کے ہی وہ تو محتاج لیاقت کا نہین تیرا لطف عام کسی سے سند لیاقت کی نہین مانگتا وہ ایک آفتاب ہی کہ نجاست پر بھی پڑتا ہی اسلیے کہ آفتاب کے نور کو نجاست سے کچھ زیان نہین پہونچتا اور نجاست اسکی خشکی سے ہیزم ہو جاتی ہی اور ہیزم ہو کے وہی حدث گلخن مین جا کے نور پاتا ہی اور در و دیوار حمام پر چمکتا ہی دیکھو دراصل آلائش تھا اب آرایش اور کا ہو گیا جبکہ آفتاب نے اسپر افسون اپنا پڑھ دیا اور آفتاب ہی نے معدہ زمین کو گرم کر دیا تو زمین نے باقی نجاستون کو کھا لیا آخر وہی نجاست جزو خاک کی ہو گئی اور اس سے نبات جمی ایسے ہی اللہ تعالے سئیات کو محو کرتا ہی پھر فرماتے ہین جب وہ نجاست جزو خاک ہو گئی تو نور سے بھر گئی ایسے ہی بخشش دیتا ہی جسپر عطا کرتا ہی غفور بس ہر گاہ کہ حدث کے ساتھ جو ایک بدتر چیز ہی ایسا کرتا ہی کہ اسکو سبزہ اور نرگس و نسرین بناتا ہی تو ان نسرین کی جزا مین کہ جنکا خداپرستی مین وفا کے ساتھ پوری پوری ہین خیال کرو کیسی عطا و بخشش کریگا ظاہر ہی

خبیثون کو ایسے خلعت دیتا ہی تو طیبون کو انکے رشد مین کیا کیا کچھ بخشیگا اب فرماتے ہین کہ اسکی جزا مین وہ دیگا جو کسی نے آنکھ سے نہ دیکھا ہو کہ اُسکا بیان نہ کسی زبان مین سماتا ہی نہ کسی لغت مین اور ہم نہین جانتے کہ ہم کون ہین بس اے یار میرے تو ہی اُسکو بتا اور میرے دن کو اپنے خلق حسن سے روشن کردے تو میری زشتی و کڑواہی کو مت دیکھ کہ مین مار کوہ کے مثل زہر سے بھرا ہون اے فلان مین زشت ہون اور میری خصلتین بھی زشت ہین مگر میرا کیا قصور جبکہ مجھکو خار سے پیدا کیا ہی تو گل کیسے ہو جاؤن مگر ہان اے نوبہار تو ہی اُس خار کو حسن گل کا دے اور اس مار کو زینت طاؤس کی عطا کر جیسا مین کمال زشتی مین منتہی ہون ایسا ہی تیرا لطف اپنے فضل و ہنر مین منتہی ہی بس اے غیرت سرو سہی حاجت اس منتہی زشتی کی اُس منتہی سے جو تیرا لطف ہی پوری کر جب مین مرونگا تو ضرور فضل تیرا مجھپر روئیگا بمقتضاے کرم کے اگرچہ فضل تیرا حاجت سے بری ہی اور میری گور پر بہت دنون بیٹھیگا اور کچھ اشک بھی تیری آنکھون سے نکلینگے اور میری محرومی کو بیان کر کر کے روئیگا اور مین ایسا مظلوم ہونگا کہ میری مظلومی کو دیکھ نہین سکیگا آنکھین میچ لیگا بس یہ لطف جو اسوقت کریگا اُسمین سے تھوڑا سا تو اسوقت بھی کر اور اس بات سے مجھکو حلقہ در گوش اور غلام بنا اُسوقت مین جو کچھ تو میری خاک سے کہیگا اسوقت مین اُسکو میری مدرکہ پر نثار کر بس ایسی بیچارگی سے میری دستگیری کر اور اُس غمخوارگی مین مجھکو خوش و خرم فرما

خوشامد کرنا موش کا چغز سے کہ بہانہ مت کر اور میرے کام کو تاخیر مین مت ڈال کہ فی التاخیر آفات

قولہ صوفیے را گفت خواجہ سیم پاش + کاے قدمہاے ترا جانم فراش + یکدرم خواہی تو امروز اے شہم + یا کہ فردا چاشتگاہے سہ درم + گفت من بروز ہمے راضی ترم + کہ دہی امروز فردا صد درم + سیلے نقد از عطاے نسیہ بہ + نک قفا پیشت کشیدم نقد دہ + خاصہ آن سیلی کہ از دست توست + ہم قفا ہم سیلیش مست توست + ہین بیا اے شادی جان جہان + خوش غنیمت دار نقد این زمان + در مدونان روے ماہ از خیروان + سرمکش زین جوے اے آب روان + تا لب جو خندد از ماء معین + وز لب جو سر برآرد یاسمین + چون ببینی بر لب جو سبزہ مست + پس بدان از دور کانجا آب ہست + گفت سیماہم وجوہ کردگار + کہ بود غماز باران سبزہ زار + گر ببارد شب نہ بیند ہیچکس + کہ بود در خواب ہر نفس و نفس + تازگی ہر گلستان جمیل + ہست بر باران پنہانے دلیل + المعنی ایک صوفی سے کسی خواجہ سیم پاش اے سخی نے کہا کہ اے فلان مین تیرے قدمون تلے اپنی جان فرش کردون تو مجھسے آج ایکدرم چاہتا ہی اے میرے بادشاہ یا کل کو

چاشت کے وقت تین درم کیا تجھکو پسند ہو کہا مین اس سے کہ کل تو مجھکو سو درم دے اور آج ایک دے ایک
پر راضی زیادہ ہون سیلی نقد اچھی اور عطا ادھار اچھی نہین لے مین قفا تیرے سامنے کرتا ہون سیلی مار لے نقد
دیدے اور خاص وہ سیلی کہ تیرے ہاتھ سے ہو کہ وہ سیلی و قفا دونون خوش ہین اور تیرے ست کہ تو مار
اب مقولات اُنکے ہین ہان آ اے شادی جان وجہان کی اور خوب غنیمت جان اس نقد موجود کو جو یہ زمانہ ہو
تو اپنی صورت ہچو ماہ کو رات کے چلنے والون سے چرائے چھپائے مت اور اس نہر سے اے آب رفان رکھو
مت کر تو لب جو کے مسار معین سے نہین یعنے پانی کنارون سے باہر نکلجائے اور لب نہر سے یاسمین جے
اگر لب جو پر سبزہ مست یعنے لٹ پٹ پڑا دیکھے تو دور سے دیکھتے ہی جان لے کہ یہان پانی ہو اسواسطے کہ
حق تعالے نے بھی سیماہم نے وجوہہم فرمایا ہو یعنے اُنکی علامتین اُنکی صورتون مین ہین کہ سبزہ زار غماز باران
ہوتا ہو اگر باران رات مین برستا ہو اور اسکو کوئی نہین دیکھتا کسواسطے کہ رات مین نفس آدمی اور نیز سانس
دونون سوتے ہین مگر گلستان جمیل کی تازگی اس باران نہانی کی دلیل ہوتی ہو اور بتاتی ہو کہ رات مین بر
ہو جب تو گلستان تازہ ہو

رجوع بحکایت چغز و موش

قوله اے اخی من خاکیم تو آبیے + لیک شاہ رحمت وہابیے + آنچنان کن از عطا و از قسم + کہ گہ و بیگہ بخدمت آیم
بر لب جو من بجان می خواندمت + من نہ یابم از اجابت مرحمت + آمدن بر آب بر من بستہ شد + زانکہ ترکیبم ز خاکی رستہ
شد + یا رسولے یا نشانے کن مدد + تا ترا از بانگ من آگہ کند + بحث کردند اندرین کار آن دو یار + آخرین بحث
آن آمد قرار + کہ بدست آرند یکرشتہ دراز + تا ز جذب رشتہ گردد کشف راز + یکسری بر پاے این بندہ دو تو
باشد دیگرے بر پاے تو + تا بہم آئیم زین فن ما دو تن + اندر آمیزیم چون جان تا بدن + ہست تن چون ریسمان
بر پاے جان + می کشاند بر زمینش از آسمان + چغز جان در آب خواب بیہشی + رستہ از موش تن آمد در خوشی + موش
تن را ز ریسمان بازش کشید + چند تلخی زین کشش جان می چشید + گر نبودی جذب موش گندہ مغز + عیشہا کردے
در درون آب چغز + باقیش چون روز برخیزی ز خواب + بشنوی از نور بخش آفتاب + یکسر رشتہ اگر بر پاے بر
زان سر دیگر تو بر پا عقدہ زن + تا توانم من درین خشکی کشید + مر ترا آنک شد سر رشتہ پدید + المعنی موش کہتا ہو
اے اخی مین خاکی ہون تو آبی ہو لیکن بادشاہ رحمت وہاب کا ہو رحمت وہاب باران جس مین
مینڈک ظاہر ہوتے ہین تو اپنی عطا و بخشش سے میرا حصہ ایسا کر کہ وقت بے وقت یا صبح شا
تیری خدمت مین پہونچتا رہون مین نہر کنارے دل سے تجھکو پکارتا ہون مگر تیری اجابت سے حم
نہین پاتا اور میرا پانی پر آنا غیر ممکن میرے لیے یہ راہ بند ہو اسواسطے کہ میری ترکیب خاک سے

پس یا تو کوئی قاصد ہو یا کوئی ایسا نشان مددگار ہو کہ مجھکو میری آواز سے خبردار کردیا کرے غرض اس معاملہ مین ان دونون یارون کے بہت بحث رہی آخر یہ بحث اسپر ٹھری کہ ایک دوڑہ لنبا سا لائین تا ڈورے کی کشش سے راز کھلجایا کرے ایک سرا اُس ڈورے کا اس بندہ کے پاؤن مین باندھا جاے دوہرا اور دوسرا تیرے پاؤن مین تو اس ہنر سے ہم تم دونون تن جمع ہوجائین اور ایسے آمیختہ ہون جیسے جان بدن کے ساتھ اب مقولات مولانا رح کے ہین کہ یہ تن جان کے پاؤن کی رسی ہو کہ آسمان سے زمین پر اُسکو کھینچ کے لائی ہو جسوقت مین کہ چغز جان کا اب خواب بیہوشی مین تھا تو موش تن سے چھوٹا ہوا خوش بخوش تھا اُس موش تن نے اسی رسی سے اُسکو کھینچ لیا کہ اس کشش سے جان کیسی تلخیان چکھ رہی ہو اگر کشش اس موش گندہ مغز کی نہوتی تو یہ چغز جان اس آب مین کیسی عیش کرتی یہ مقولے تو اُنکے ضمناً ہوے اب فرماتے ہین باقی اُس ذکر کا یہ ہو جو شروع تھا کہ موش نے کہا کہ جب دن ہوے اور تو سوکے اُٹھے اور سنے کہ نور سے آفتاب کو حصہ ملا تو ایک سرا رشتہ کا میرے پاؤن پر بندھا ہوگا اور ایک تیرے پاؤن پر عقدہ زن ہوگا پس اس ذریعہ سے مین تجھے خشکی مین کھینچ سکونگا اور یہ لے سر رشتہ کا جو گم ہوگیا تھا وہ ملگیا یعنے وہ تدبیر جو نہین سوچتے تھے سمجھ مین آگئی **قولہ** تلخ آمد بر دل چغز این حدیث + کہ سرا در عقدہ آرد این خبیث + ہر کراہت در دل مرد بہی + چون درآید زافتی نبود تہی + وحی حق دان آن فراست را تو ہم + نور دل از لوح کل کردہ است فہم + امتناع پیل از سیران بیت + با جدان پیلبان و بانگ ہیت + جانب کعبہ نرفتی پاے پیل + با ہمہ لت نے کثیر و نے قلیل + گفتی کہ خشک شد پاہاے او + یا بمرد آنجان ہول افزاے او + پیل را حق جان آگہ میکند + وان خسارہ گول را گرہ میکند + چونکہ کردندے سرش سوے یمن + پیل رو صد اسپہ گشتی کام زن + حس پیل از زجر غیب آگاہ بود + چون بود حس دلی با ودود + نے کہ یعقوب نبی گفت آن زمان + کہ از وجستند یوسف را کمان + از پدر چون خواستند آن دادران + تا برندش سوے صحرا یک زمان + جملہ گفتندش میندیش از ضرر + یک دو روزے مہلتش دہ اے پدر + تو چرا ما را امیداری امین + یوسف خود نسپری با حافظین + تا ہم در مرجہا بازی کنیم + ما درین دعوت امین و محسنیم + گفت میدانم کہ نقلش از برم + میفروزد در دلم درد و سقم + این دلم ہرگز نمیگوید دروغ + کہ ز نور عرش دل دارد فروغ + آن دلیل قاطعی بد بر فساد + وز قضا آنرا نکرد او اعتداد + **اللغات** بیت مراد بیت اللہ سے ہیت بمعنی بشتاب و بیا دا و ز برادر دوست **المعنی** چغز کو یہ بات موش کی تلخ معلوم ہوئی کہ یہ خبیث مجھکو گرہ مین پھانسنا چاہتا ہو آب مولانا فرماتے ہین کہ جو کراہت مرد خوب و نیک بخت کے دل پر آتی ہو وہ آفت سے خالی نہین ہوتی اُسکو وحی حق کی جان وہم مت سمجھ یہ نور دل نے لوح محفوظ سے ظہور کیا ہو جو یہ فراست پیدا ہوئی ہو جسوقت مین کہ لشکر ابرہہ کا دا سطے انہدام کعبہ کے

روانہ ہوا تھا تو باوصف کوشش پیلبان اور آوازہیت کے جو شتاب روی پیل کی کرتے ہین کعبہ کی طرف اُسکا
پاؤن نہین اُٹھتا تھا کتنی ہی لاتین قلیل وکثیر مارتے تھے گویا اسطرف جانے کو اُسکے پاؤن سوکھ گئے تھے یا
اُسکی جان ہول اخراہی نہین رہی مرگیا دیکھو قدرت حق کی کہ پیل کو تو ایسا آگاہ جان کرتا ہو اور اُن ناچیزونکو
جو انہدام کے لیے آئے تھے کیسا احمق وگمراہ کرتا ہو جب اُس پیل کا کعبہ کی طرف سے پھر کے یمن کی جانب کرتے
تھے تو ایسا بھاگتا تھا کہ جیسے سو گھوڑون کی قوت پائی ہو جس پیل کی سنگساری غیب سے آگاہ تھی پھر بتاؤ
اُس دل کی جو باد و دہا ہو اے دوست خدا کا کیسی ہوگی کیا یعقوب نبی نے اسوقت مین کہ یعقوب سے یوسف
و وہ کثر لوگ یعنے بھائی انکے چاہتے تھے نہین کہا تھا یعنے جب بھائی اُنکے باپ کے پاس گئے اور چاہا کہ تھوڑی
دیر کی مہلت اسکو دو تو ہم جنگل کو لیجائین اور سب نے کہا اے پدر ڈرے مت کسی ضرر کا اندیشہ نکر ایک دو
دن کی مہلت اسکو دیدے تم ہکو امین کیون نہین جانتے ہو اور اپنے یوسف کو ہمارے سپرد کیون نہین
کرتے کہ ہم حافظین ہین تا ہم سب ملکے چراگاہ ہون مین کھیلین اور ہم دعوت مین امین و محسن ہین کہا مین جانتا
ہون کہ اُسکا میرے پاس سے جانا میرے دلمین درد بیماری کو بھڑکا رہا اور یہ بات میرا دل ہرگز مجھسے جھوٹ
نہین کہتا ہو اسواسطے کہ دل میرا نور عرش سے فروغ رکھتا ہو اور بیشک وہ دلیل قاطع تھی جو فساد کو چاہتی
تھی مگر حکم الہی یون ہی تھا شدنی ناشدنی کیسے ہو انھون نے اسپر اعتبار نہ کیا نہ اسکو شمار مین لائے
قولہ درگذشت ازوے نشانے آنچنان + کہ قضا در فلسفہ بود آن زمان + این عجب نبود کہ کور افتد
بچاہ + بوالعجب افتادن بیناے راہ + کاین قضا را گونہ گون تصریفہاست + چشم بندش یفعل اللہ مایشاست +
ہم بداند ہم نداند دل فتش + موم گردد بہرآن مہر انیش + گوئیا دل گویدی کہ میل او + چون درین شد
ہرچہ باشد باشش کو + خویش را ہم زین مغفل میکند + در عقالش جان معقل میکند + گر شود مات
اندرین آن بوالعلا + آن نباشد مات باشد ابتلا + یک بلا از صد بلالیش واخرد + یک ہبوطش بر معارجہا
برد + خام شوخی کہ رہانیدش مدام + از خمار صدہزاران زشت خام + عاقبت او پختہ و استاد شد + جست
از رق جہان و آزاد شد + از شراب لایزالی گشت مست + شد ممیز وز خلایق باز رست + اعتقاد سست
بر تقلید شان + وز خیالے دیدۂ بے دیدشان + اے عجب چہ فن برد اور اکشان + پیش جزر و مد بحرے
بے نشان + زان بیابان آن عمار تہا رسید + ملک و شاہی و وزارتہا رسید + زان بیابان عدم مستان
شوق + میرسد اندر شہادت جوق جوق + کاروان در کاروان زین بادیہ + میرسد در ہر مساو غادیہ + آید و
گیرد و تاق ما گرو + کہ رسیدم نوبت ماشد تورو + چون پسر چشم خرد را بر کشاد + زود بابا رخت بر گردون نہاد +
جادۂ شاہست [illegible] رودان + وان از انسو صادران و واردان + نیک بنگر بالشستہ میرویم + می نہ بینے

قاصد جاے نویم + بہر مالے می نگیری راس مال + بلکہ از بہر غرضہا در مآل + اللغات فلسفہ حکمت و دانشمندی عقال بکسر و د رسی جس سے زانو شتر کا باندھین یا پاؤن اور چار پایہ کا معقل بضم وہ اونٹ جسکا پاؤن رسی سے بندھا ہو بوالعلا کنیت احمق کہ حماقت مین ضرب المثل تھا اور کنیت ایک اولیاے کبار کی ابتلا آزمانا بلا مین پڑنا ہبوط فرود آمدن معارج بلند بیارق بکسر غلامی و بندگی جوق بالفتح فوج و لشکر غادیہ بامداد وثاق بکسر و بضم خانہ راس المال سرمایۂ تجارت المعنی یعنے وہ نشان یعقوب کے دل مین گذرا بھی اور فوراً جاتا رہا کسواسطے کہ قضا اسوقت اپنی حکمت و دانشمندی کر رہی تھی جیسا کہ حال یعقوب کا برسون یوسف کی مفارقت مین ہوا مولانا فرماتے ہین کہ اندھا اگر کنوین مین گر پڑے تو اس سے کیا عجب عجب تو یہ ہو کہ بینا گرے جیسے حضرت یعقوب گرے اسواسطے کہ قضا کی گونہ گونہ تصریفات کہ ایک حال سے دوسرے حال پر کردینا اور تغیرات ہین اور چشم بند اُسکا یفعل اللہ ما یشاء یعنے کرتا ہی اللہ جو کچھ چاہتا ہو بس یہی فعل خدا کا آنکھین بند کردیتا ہی دل اُسکے فن وہنر کو جانتا بھی ہو اور نہین بھی جانتا بہر حال کیسا ہی سخت و آہن ہو مگر اُسکی مہر تلے موم ہی ہو جاتا ہی اپنا نقش خاطر خواہ جما لیتا ہو اگر کوئی دل ایسا سخت ہو جیسے پہاڑ اور یہ قضا اُسکی طرف جھکے اور میل کرے تو وہ دل ہرچہ باشد باش ہی کہنے لگتا ہو یعنے ہو سو ہو اور اُسی کو اختیار کرلیتا ہو اور آپ کو اس سے غافل کرتا ہی اور اُسکی رسی مین جان کو رسن بستہ کردیتا ہو اور اگر دہ احمق اسمین مات ہوگیا تو اُسکو مات مت سمجھو بلکہ یہ آزمایش ہو کہ یہ ایک بلا سو بلا سے اُسکو چھڑاتی ہو اور ایک پستی اُسکی بلندیون پر اُسکو پہنچاتی ہو یعنے تھوڑے رنج مین بہت سی خوشی بس وہ خام شوخ کہ جسکو اُسنے ہمیشہ لاکھون خمار زشت خام سے بچایا انجام کو وہی پختہ اور استاد ہو گیا اور جہان کی غلامی سے آزاد ہو گیا اور اس سے نکل گیا اور شراب لایزالی سے مست ہوا اور تمیز والا ہو کے خلایق سے نجات پا گیا جسکا اعتقاد سست تقلید پر ہو اور خیال مین گرفتار جس سے دیدے اُنکے بے دید ہو گئے اصل کو نہین دیکھتے کہ تحقیق کیا ہو انسے بھی چھوٹ گیا آب تعجب آتا ہی کہ کونسا فن و ہنر ہو کہ اُس مقلد کو کھینچتا ہوا سامنے جزر و مد ور یا سے بے نشان کے لیجاے یہ نہین دیکھتا کہ آبادیان اس بیابان سے یہان چلی آتی ہین ملک و شاہی اور وزارتین سب وہین سے آتی ہین اُسی بیابان عدم سے سارے مست شوق کے فوج فوج شہادت مین داخل ہوتے ہین اور قافلے کے قافلے اس جنگل سے شام صبح وہان پہونچتے ہین ایک آتا ہو اور ہمارا گھر گھر دین لیتا ہو کہ تو اس گھر مین بہت رہا اب جا مین آیا میری باری ہو جیسے جب بیٹا عاقل بالغ ہوتا ہو اور چشم خرد اُسکی کھلجاتی ہو باپ فوراً آسمان پر چلا جاتا ہو اسواسطے کہ بعد مرگ مرجع روح کا عالم بالا ہی کو ہوتا ہو یہ شاہی راہ اسطرف سے بھی جانے والے چلے جاتے ہین اور اسطرف سے بھی جاری کہ آنے والے چلے آتے ہین اور اگر

غور کرے تو ہین ہم بیٹھے ہوے اور چلے جاتے ہین اور نہین جانتا کہ نئے ملک کے قاصد ہین جو کہ روانگی عمر
سانسون پر ہو لہذا بیٹھے ہوے اور چلنا ثابت ہو تو اس مال دنیا پر ایسا غش ہو کہ اسکے پیچھے راس المال
جو سبکا سردار وسرمایہ تجارت عقبےٰ ہو چھوڑے بیٹھا ہو اسکو نہین لیتا کہ یہ مال اسوقت جو انجام کار ہین
نہین ہٹ ہنگی اُمین کار آمد ہو گا قولہ پس مسافر آن بود اے رہ پرست + کہ مسیر و روش در مستقبلست +
چنان کز پردہ دل بے کلال + دمبدم در میرسد خیل خیال + گر نہ تصویرات از یک مغرسند + در پے ہم سوے
ان چون میرسند + جوق جوق اسپاہ تصویرات ما + سوے چشمہ دل شتابان از ظما + جرہا پر میکنند و میروند +
انہا پیدا و نہان میشوند + فکر ہا از اختران چرخ دان + دائر اندر چرخ دیگر آسمان + سعد دیدی شکر کن ایثار ہم
نحس دیدی صدقہ و استغفار ہم + ما کیم این را بیا اے یار من + طالعم مقبل کن و چرخے بزن + روح را تابان
ن از انوار ماہ + زانکہ ز آسیب ذنب شد دل سیاہ + از خیال و وہم وظن بازش رہان + از چہ و جور رسن
زش رہان + تاز دلداری خوب تو دلے + پر بر آرد بر پر وزاب وگلے + اے عزیز مصر جانم دستگیر + عذر
ین زندانی خود در پذیر + اے عزیز مصر جانم آن تست + یوسف مظلوم در زندان تست + در خلاص او
یکے خوابے ببین + زود کان اللہ یحب المحسنین + ہفت گاو لاغر پر از گزند + ہفت گاو فربہش رامی خورند +
ہفت خوشہ زشت خشک ناپسند + سنبلات تازہ اش رامی چرند + قحط از مصرش بر آمد اے عزیز + این
مباش اے شاہ این را مستجیز + یوسفم در حبس تو اے شہ نشان + ہین ز دستان زنانم وارہان + از سوے
رشے کہ بود م مرلبطا او + شہوت مادر فگندہ کاہبطو + پس فتادم زان کمال مستتم + از فن زنانی بزندان رحم + اللغات
سیر جاے سیر مغرس بالفتح باغ و تھا ظما بالفتحتین تشنگی جر بالفتح سبو ہا مربط بالفتح جاے بستن خصوصاً جاے
بستن حیوانات مستتم بالضم تمامی کنندہ المعنی پس اے راہ پرست کہ کسیوقت راہ چلنے سے فارغ
نہین ہو مسافر وہ ہو کہ ہر وقت مستقبل مین سیر کرے یعنے آیندہ کا سامان کرے اور اُسی طرف متوجہ رہے
جیسے لشکر خیال کے پردہ دل سے بے رنج و دقت پہونچتے رہتے ہین اب معلوم ہوا کہ جان و خیالات کے
تصویرات دونون ایک ہی باغ کے پودے ہین جب تو آگے پیچھے جان کے پاس برابر چلے آتے ہین فوج فوج سپاہ
ہمارے تصویرات کی یعنے اسکی کہ جسکی ہمنے صورت بنائی اسواسطے کہ یہ مصدر بمعنی مفعول کے ہو تشنہ ہو کے
چشمہ دل کی طرف دوڑتی ہو اور اُسمین اپنے گھڑے بھرتے ہین اور چلے جاتے ہین ہمیشہ ظاہر بھی ہوتے ہین
اور چھپ بھی جاتے ہین دنیا مین جتنی فکرین ہین اُنکو ستارون کی گردش سے جان جو آسمان پر گردش کرتے
ہین مگر یہ آسمان نہین وہ دوسرا آسمان ہو جسکے چرخ مین انکا دورہ ہو منقول ہو کہ چرخ نہم جو عرش اعظم ہو
اسی کی جوف مین طبق در طبق اور آسمان ہین پس اُنہی کی گردش سے اُنکی گردش ہو تو گویا ستارے تابع

جو

وش کے ہین نہ آسمان کے اگر ان ستارون کو سعد دیکھے تو شکر کر اور کچھ بخشش بھی اور جو نحس دیکھے صدقہ دے
اور استغفار بھی کر اور کہہ کہ مین اُسکے لایق کب ہون اے میرے یار آ اور میرے طالع کو خوش نصیب کر کے گردشین الا
میری روح کو انوار ماہ سے روشن کر یعنے ایمان سے اس نسبت سے کہ آسیب ذنب سے دل سیاہ ہوگیا جیسے
ماہ سیاہ ہوجاتا ہو ذنب عبارت ذنب سے اے گناہ خیال و وہم وگمان سے اُسکو بچا کنوین اور جور رسن سے چھڑا جیسے
حضرت یوسف کو بھائیون نے بالونکی رسی مین ننگے بدن باندھ کے کنوین مین ڈالا تھا تا تیری دلداری خوب سی
دن پر نکالے اور اس آب وگل سے اُڑ نکلے اے عزیز میرے مصر جان کی دستگیری کر اور عذر اس اپنے قیدی کا
مان اے عزیز یہ مصر میری جان کا تیری ملک اور تیرا ہی ملک ہو اور میرا یوسف مظلوم تیرے زندان مین ہو اُسکے
خلاص کے لیے تو ایک خواب دیکھ لے جیسے عزیز ملک مصر نے دیکھی تھی اور سبب خلاص حضرت یوسف کی ہوئی
تھی کسواسطے کہ ان اللہ یحب المحسنین یعنے بیشک اللہ دوست رکھتا ہو احسان کرنیوالونکو سات گائین لاغر گزند
کہ مراد ہفت آسمان سے ہو اُنکی سات گایون فربہ کو کھائے جاتی ہین اور یہ سات گائین عبارت ہفت
اعضا سے جو دماغ و دل و جگر و سپرز و شش و زہرہ و معدہ ہو اور سات خوشے زشت و ناپسند اُسکے سنبلات
تازہ چرے لیتے ہین اس سے بھی وہی ہفت فلک مراد ہین چنانچہ سورۂ یوسف مین مذکور ہو جو بادشاہ مصر نے
خواب دیکھی تھی وقال الملک انی اری سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف وسبع سنبلات خضر وآخر یابسات
کہا بادشاہ نے مین دیکھتا ہون سات گائین موٹی کہ کھاتی ہین اُنکو سات گائین دبلی اور سات خوشے سبز اور
سات خوشے خشک اے عزیز اُسکے مصر یعنے وجود مین قحط پڑ گیا خبردار ہو اے شاہ اس بات کو جائز در واست
رکھ یوسف میرا تیری قید مین بس اے شاہ نشان خبردار ہو اسکو مکر و فریب عورتون سے چھڑا اس عرش سے
کہ جسکا مین مربط تھا یعنے جہان میرے بند ھنے کی جگہ تھی میری اہی شہوت نے مجھکو یہان ڈالا جو فرمایا اہبطوا یعنے
اُتر جاؤ جیسا کہ حضرت آدم کو بعد گندم کھانے کے حکم ہوا تھا بس مین اُس پورے کمال سے اس زال دنیا کے فن سے
رحم مین آپڑا اور مربط عرش سے جدا ہوا قولہ روح را از عرش آرد در حطیم + لاجرم کید زنان باشد عظیم + اول وآخر
ہبوط من ز دن + چونکہ بودم روح وچون ہستم بدن + بشنو این زاری یوسف در عثار + یا بر آن یعقوب بیدل رحم آر
نالہ از اخوان کنم یا از زنان + کہ فگندند م چو آدم از جنان + زان مثال برگ دے پژمردہ ام + کز بہشت وصل
گندم خوردہ ام + چون بدیدم لطف واکرام ترا + وان سلام وسلم وپیغام ترا + من سپند چشم بد کردم پدید + در سپندم
تیر چشم بد رسید + دافع ہر چشم بد از پیش وپس + چشمہاے پر خمار تست وبس + چشم بد را چشم نیکویت شہا + مات
مستاصل کند نعم الدوا + بل ز چشمت کیمیا ہا میرسد + چشم بد را چشم نیکو میکند + چشم شہ بر چشم باز دل زدہ است +
چشم باز ش سخت باہمت شدہ است + تا زبس ہمت کہ یابید از نظر + می نگیرد باز شہ جز شیر نر + شیر چہ کان شاہباز

مثنوی + ہم شکارت نست ہم صید شہ توئی + شد صفیر باز جان در مرج دین + نعرہاے لا احب الآفلین + باز دل را
کز پے توے پر بد + از عطاے بجدت چشمی رسید + یافت بینی بوے گوش از تو سماع + ہر حدیرا قسمتے آرد مشاع +
ہر حسے را چون دہی رو سوے غیب + نبود آنحس را فتور و مکر و شیب + مالک الملکے بحس چیزے دہی + تا کہ بر حسہا
آن حس شہی اللغات حطیم بروزن نسیم شکستہ و سنگ کعبہ مابین رکن و زمزم و دیوار بیرون کعبہ کہ وہان پرنالہ کعبہ کا
عثار بکسر لبسر در آمدن سلم بالکسر و بالفتح لوح اطفال و آشتی مستاصل بالضم از بیخ برکندہ مرج چراگاہ مشاع بالضم سہم
مشترک غیر منقسم المعنی حق جل و علی نے فرمایا ہی ان کیدکن عظیم بیشک مکر عورتون کا بہت بڑا ہی اور کیسا مکر کہ روح
عرش اعظم سے حطیم مین لایا یعنے پستی مین اس سے زیادہ اور کیا ہوگا اول مین بھی اور آخر مین بھی مجھکو ہبوط
زن ہی سے ہوا اول مین یہ کہ حضرت حوا ہی کے مبالغہ اور اصرار سے حضرت آدم نے گندم کھایا کہ ہبوط جنت
ہوا اور آخر مین بھی بسبب ولادت کے مادر سے کہ روح پاک سے جسم ناپاک ہوگیا یہ زاری یوسف کی
اوندھے گرنے مین سے نجات دے یا یعقوب بیدل پر رحم کرکے نجات دے مین اخوان سے نالہ کرون
عورتون سے جنھون نے مجھکو آدم کی طرح جنت سے دور پھینکا مین اس سبب سے مثل برگ دیکے زرد و
ہون کہ بہشت وصل سے مین نے گندم کھایا ہی اب اسکی مفارقت سے پژمردہ ہون جب مین نے تیر لطف و
دیکھا اور سلام و آشتی و پیغام تو مین نے سپند چشم بد کا ظاہر کیا تاہم مجھکو اس سپند مین بھی چشم بد پہونچی مگر دفع چشم
کی پیش و پس ہر طرف سے تیر کی ہی چشم پرخمار ہی اور بس کیسی ہی چشم بد ہو لیکن اے شاہ تیری چشم نیک اسکے
مات اور بیخ و بن سے کھود ڈالنے والی ہی اور کیا ہی خوب دوا ہی بلکہ تیری چشم سے ایسی کیمیائین پہونچتی ہین
چشم بد کو چشم خوب سے قلب کردیتی جیسے کیمیا مس کو سونا بنادیتی ہی دیکھو چشم شاہ کی چشم باز دل پر پڑی ہی
چشم باز کی نہایت باہمت ہوگئی ہی یہانتک کہ از بس ہمت جو تیری نظر سے پائی ہی اس سبب سے اب
بادشاہی سواے شیر نر کے اور کچھ نہین پکڑتا ایسا عالی ہمت ہوگیا ہی اب فرماتے ہین شیر کیا بلا ہی وہ جو شہ
معنوی ہین وہ سب تیرے شکار ہین اور تو بھی انھین کا شکار باز جانکے صفیر چراگاہ جان مین ہی
لا احب الآفلین مین ڈوبنے والونکو دوست نہین رکھتا اس باز دل کو کہ تیری ہوا مین اڑتا تھا ایسی عطا
تیری پہونچی کہ اسکو نظر ہوگئی جو کمال شے پر ہوتی ہی بینی نے بو تجھسے پائی اور گوش نے سماع ایسی ہی اس
جسم مین ہر حس کی قسمت ہی کہ اپنا اپنا کام دیتے ہین لیکن جس حس کو غیب کی طرف متوجہ کریگا اس حس مین
کوئی سستی و مکر و فریب و ضعف نہین ہوگا تو مالک ملک کا ہی اس حس کو ایسی چیز دیدیگا کہ وہ اور
حسون کی بادشاہی کریگی

حکایت سلطان محمود غزنوی در رفاقت دزدان

قوله شب چو شه محمود برمی گشت فرد + با گروہے وزد شب رو باز خورد + پس بگفتندش کہ اے بوالوفا + گفت شہ من ہم یکے ام از شما + آن یکے گفت اے گروہ مکرکیش + ہین بگوئید از فن و فرہنگ خویش + تا بگوید با حریفان در سمر + کو چہ دارد در جبلت از ہنر + آن یکے گفت اے گروہ فن فروش + ہست خاصیت مرا اندر دو گوش + کہ بدانم سگ چہ میگوید ببانگ + قوم گفتندش زدینارے دو دانگ + آن دگر گفت اے گروہ زر پرست + جملہ خاصیت مرا چشم اندرست + ہر کرا شب بینم اندر قیروان + روز بشناسم مرا و را بیگمان + گفت یک خاصیتم در بازدست + کہ زنم من نقبہا با زور دست + گفت یک خاصیتم در بینی ست + کار من در خاکہا بو بینی ست + سر الناس معادن وارد ست + کہ رسول آنرا پئے چہ گفتہ ست + من ز خاک تن بدانم کاندران + چند نقدست و چہ دارد او ز کان + در یکے کان زر بے اندازہ درج + وان دگر دخلش بود کمتر ز خرج + ہمچو مجنون بو کنم ہر خاک را + خاک لیلی را بیابم بے خطا + بو کنم دانم ز ہر پیراہنے + گر بود یوسف دگر آہرمنے + ہمچو احمد کو برد بو از یمن + زان نصیبے یافت این بینی من + کہ کدامین خاک ہمسایہ زرست + یا کدامین خاک صفر و ابترست + گفت یک خاصیت در پنجہ ام + کہ کمندے افگنم طول علم + قصر اگرچہ چند باشد بس بلند + کنگرش در سخت گردانم کمند + **اللغات** باز خورد اے ملاقی شد کہ اے کیستی سمر افسانہ و قصہ دانگ چھ رتی و حصہ و بخش قیروان نام شہر مغرب و معرب کاروان آہرمن دیو صفر بالکسر خالی علم کوہ و نشان لشکر **المعنی** سلطان محمود کی عادت تھی کہ رات کو اکیلا پھرتا تھا ایک رات ایک گروہ دزد شب روسے ملاقی ہوا اس سے پوچھا کہ اے بوالوفا تو کون ہی پادشاہ نے کہا مین بھی ایک تمھین سے ہون اب انمین سے ایک نے کہا کہ اے گروہ مکر کیش اپنے اپنے فن و فرہنگ ہر ایک بیان کرے اور بتائے کہ ہم پیشون مین وہ اپنی جبلت مین کیا ہنر رکھتا ہی اسکی بات کہے یہ سنکے ایک نے اُنسے کہا کہ اے گروہ فن فروش میری خاصیت میرے دونون کانون مین ہی کہ مین کتے کی آواز پہچانتا ہون اور جان جاتا ہون کہ یہ کتہ یہ کہتا ہی قوم نے اس سے کہا کہ تیرے ایک دینار مین دو حصے دوسرے نے کہا اے گروہ زر پرست میری خاصیت جو کچھ ہی سب میری آنکھ مین ہی مین راتمین جسکو قیروان مین دیکھلون دن مین بیشک اسکو پہچان لونگا ایک نے کہا میری خاصیت میرے بازو مین ہی کہ مین اپنے ہاتھ کے زور سے نقب لگا سکتا ہون ایک نے کہا کہ میری خاصیت میری ناک مین ہی میرا کام خاک مین بو کا دیکھنا ہی مجھکو بھید اس حدیث کا حاصل ہی کہ الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ آدمی کہان ہین مثل کہان سونے چاندی کے کہ رسول مقبول نے آدمی کو کہان اس سبب کہا ہی کہ مین خاک تنسے جان لیتا ہون کہ اسمین کتنا نقد ہی اور اسکے پاس کہانسے کیا ہی یعنے کتنی زر کی کان ہی تو بعض کہان ایسی ہی کہ اسمین زر بے اندازہ داخل ہی اور بعض ایسی کہ اسکی آمدنی خرج سے نہایت ہی کم ہی مین مجنون کی طرح ہر خاک کو سونگھتا ہون اور بیخطا لیلی کی خاک کو معلوم کرلیتا ہون ہر پیراہن کو سونگھ کے

جان لیتا ہون کہ یہ یوسف کا ہی یہ آہرمن کا جیسے حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم یمن سے بو رحمن کی پاتے تھے چنانچہ فرمایا انی لاجد ریح الرحمن من الیمن یمن پاتا ہون بو رحمن کی یمن سے میرے بنی سنے بھی اسی سے حصہ پایا ہی یہ جان لیتی ہی کہ خزانہ کی یہاں یہ کونسی خاک ہی اور خالی و ابتر کونسی ایک نے کہا کہ میرے پنجہ مین ایک خاصیت ہی کہ مین کمند پہاڑ کے طول پر پھینکتا ہون اور قصر تو کتنا ہی بلند ہو مین اُسکے کنگرہ مین کمند کو سخت و مضبوط کر ہی دیتا ہون **قولہ** ہمچو احمد کہ کمند انداخت سخت + کہ کمندش برد سوے تخت و بخت + ہمچو احمد کہ کمند انداخت جانش + تا کمندش برد سوے آسمانش + گفت حقش اے کمند انداز بیت + آن ز من دان مارمیت اذ رمیت + پس بپرسیدند ز انشہ کاے سند + مر ترا خاصیت اندر چہ بود + گفت در ریشم بود خاصیتم + کہ رہانم مجرمان را از ستم + مجرمان را چون بجلادان دہند + چون بجنبد ریش من ایشان رہند + چون بجنبانم برحمت ریش را + طے کنند آن قتل و آن تشویش را + قوم گفتندش کہ قطب ما توئی + چون خلاص روز محنتہا توئے + بعد ازان جملہ بہم بیرون شدند + سوے قصر آن شہ میمون شدند + چون سگے بانگے بزد از دست راست + گفت میگوید کہ سلطان با شماست + خاک بو کرد آن دگر از ربوہ + گفت کین ہست از وثاق بیوہ + پس کمند انداخت استاد کمند + تا شدند آن سوے دیوار بلند + جاے دیگر خاک را چون بوے کرد + گفت خاک مخزن شاہیست فرد + نقب زن زد نقب و در مخزن رسید + ہر یکے از مخزن اسبابے کشید + پس زر و زربفت و گوہرہاے زفت + قوم بردند و نہان کردند تفت + شہ معین دید منزلگاہ شان + حیلہ و نام و پناہ و راہ شان + خویش را دزدید از ایشان بازگشت + روز در دیوان بگفت آن سرگذشت + **اللغات** رَیوہ پشتہ **المعنی** یعنے کسی نے احمد مجتبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سے کمند سخت و مستحکم ڈالی کہ کمند انکی اُس کمند انداز کو بے تکلف تخت و بخت کی طرف لیگئی ہو اور اُنکی جان کی طرح کسکی جان نے کمند افگنی کی تو کمند نے اسکی اسکو آسمان پر پہونچایا ہو حق تعالے نے فرمایا کہ اے کمند انداز بیت یعنے بیت خدا کے کشش مجھسے جان جیسے وہ مارمیت اذ رمیت تھا کہ تو نے نہین تیر پھینکا تھا جبکہ پھینکا تھا مگر ہمنے پھینکا تھا پھر اُن چورون نے شاہ سے پوچھا کہ اے تکیہ گاہ تیری خاصیت کس بات مین اور کس شے مین ہو خاصیت طبیعت و اثر کہا میری ریش مین یہ خاصیت ہی کہ مین مجرمون کو ستم سے چھڑاتا ہون مجرمون کو جب جلادون کے حوالے کردیتے ہین جسوقت میری ریش ہلتی ہی سب صاف رہا ہو جاتے ہین یعنے جسوقت مین اپنی ریش رحمت سے ہلاتا ہون مجرمون کی راہ قتل و تشویش کی طے ہو جاتی ہی قوم نے کہا کہ بس قطب و سردار ہمارا تو ہی ہی اسواسطے کہ محنتون کے دن مین خلاص تجھسے ہی بعد اُسکے سب اکٹھے باہر نکلے اور قصر مبارک پادشاہ میمون کیطرف چلے ہین ایک کتہ سیدھے ہاتھ کی طرف سے چلا اٹھا بانگ سگ شناس نے کہا یہ کہتا ہی کہ پادشاہ تمھارے ساتھ ہی

دوسرے نے ایک ٹیلہ کی خاک سونگھ کے کہا کہ یہ کسی بیوہ کے گھر کی ہو پھر جو استاد کمند باز تھا اُسنے کمند محل پر ڈالی سب اسپر ہو کے دیوار پر چڑھگئے دوسری جگہ جا کے جب اُسنے خاک سونگھی کہا یہ خاک مخزن شاہی کی ہو تب اس نقب زن نے نقب لگایا اور مخزن مین پہونچا اور ہر ایک نے مخزن سے اسباب نکالا زر و زربفت بھی اور بڑے بڑے موتی جسکو یہ سب لیگئے اور اچھی طرح چھپا دیا پادشاہ نے اس اثنا مین انکا ٹھکانا مقرری دیکھ لیا تھا اور پناہ وراہ اور حیلہ یعنے پیشہ انکا جو ظاہر کرتے تھے سب دیکھ لیا تھا آپکو انسے چرا چھپا کے لوٹ پڑا جب دن ہوا تو کچہری مین یہ سرگذشت بیان کی **قولہ** پس روان گشتند سرہنگان مست + تاکہ ہر سرہنگ دزدی را ببست + دست بستہ سوے دیوان آمدند + وز نہیب جان ہمہ لرزان شدند + چونکہ استادند پیش تخت شاہ + یار شان شب بود آن شاہے چو ماہ + آنکہ شب بر ہر کہ چشم انداختی + روز دیدی بیشکش بشناختی + شاہ را بر تخت دید و گفت این + بود با ما دوش شب گرد و قرین + آنکہ چندین خاصیت در ریش اوست + این گرفت ما ہم از تفتیش اوست + عارف شہ بود چشمش لاجرم + برکشاد از معرفت لب با حشم + گفت و ہو معکم این شاہ بود + فعل ما دید و سر ما می شنود + چشم من رہ برد شب شہ را شناخت + جملہ شب با روے ماہش عشق باخت + امت خود را بخواہم من از و + کو نگردانَد ز عارف ہیچ رو + چشم عارف دان امان ہر دو کون + کہ بدو یابید ہر بہرام عون + زان محمد شافع ہر داغ بود + کہ ز چشم شہ چشم او مازاغ بود + در شب دنیا کہ محجوب است شید + ناظر حق بود و زو بود ش امید + از الم نشرح دو چشمش سرمہ یافت + دید آنچہ جبرئیل آن بر نتافت + مر یتیمی را کہ حق سرمہ کشد + گردد او در یتیم بار شد + نور او بر روز ہا غالب شود + آنچنان مطلوب را طالب شود + در نظر بودش مقامات العباد + لاجرم نامش خدا شاہد نہاد + آلت شاہد زبان و چشم تیز + کز شب خیزش ندارد شب گریز + گر ہزاران مدعی سر بر زند + گوش قاضی جانب شاہد کند + **المعنی** حکم ہوتے ہی سرہنگ مست بے پروا بیہوش روانہ ہوے یہانتک کہ ہر سرہنگ نے ہاتھ انکے باندھے اور دست بستہ یہ چور کچہری کو آئے کہ خوف جان سے کانپتے تھے جب سامنے تخت شاہ کے کھڑے ہوے تو یہ بادشاہ جو شب کو رات مین انکا یار تو ہوا ہی تھا بس اُسنے جو رات میں جس کسی کو دیکھ لیتا تھا بیشک دن میں اُسکو پہچان لیتا تھا شاہ کو تخت پر دیکھتے ہی بولا جو رات ہمارے ساتھ شب گرد اور ساتھی تھا اور وہ شخص جسکی ڈاڑھی مین چند خاصیت ہین وہ جستجو ہماری گرفتاری مین بھی ایکی ہو آنکھ اسکی شاہ کو پہچانتی تھی لاجرم اُسنے لب اپنے حشم کے سامنے معرفت کے ساتھ کھولے اور کہا کہ وہ جو رات تمھارے ساتھ تھا یہی بادشاہ تھا کہ ہمارے فعل دیکھتا تھا اور بھید ہمارا سنتا تھا میری آنکھ نے پتا لگا لیا اور شاہ کو پہچان لیا اسواسطے کہ میری آنکھ نے تمام شب اسکی چاند کی صورت کے ساتھ عشقبازی کی ہو اور اسکو کہتا ہو مین اپنی امت کا اس سے خواستگار ہونگا یقین ہو کہ اسواسطے کہ پہچاننے والے سے کوئی منھ پھیر نہین سکتا ہو اب مقولے انکے ہین کہ چشم عارف کی امان دونون جہان کی ہو

جس سے ہر بہام یعنے شاہ نے مدد پائی ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی شافع ہر داغ یعنے گناہ کے بخشے کر
عارف تھے اور ایسے عارف کہ سوے شاہ کے چشم اُنکی مازاغ تھی یعنے مازاغ البصر وما طغے یعنے دیدار الٰہی کیوقت
اُنکی آنکھ نے نہ کمی کی نہ زیادتی جو حق دیکھنے کا تھا وہ دیکھا شب دنیا مین کہ آفتاب محجوب ہو وہ ناظر حق کے تھے
اور اُسی سے امیدوار اُنکی آنکھون نے سرمۂ الم نشرح سے سرمہ پایا تھا اُس سبب سے جو کچھ اُنھون نے دیکھ
اور متحمل ہوے اُسکو جبریل نہ اُٹھا سکے اسلیے کہ انکا سینہ حق تعالے نے فراخ سمائی والا کر دیا تھا جیسا کہ فرما
الم نشرح لک صدرک کیا نہین فراخ کیا ہمنے تیرے واسطے تیرا سینہ الحق جس یتیم کے کہ خدا سرمہ لگادے
اسکو در یتیم بار شد کر دیتا ہو نور اُسکا دن کے نور و نیر غالب ہوتا ہو وہ طالب اپنے مطلوب کا ایسا نورانی ہوجا
اُنکی نظر مین سب بندونکے مقامات ظاہر تھے لاجرم خدا تعالے نے نام انکا شاہد رکھا تھا جیسا کہ قرآن مین ہو
انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا اور آلہ شاہد کا زبان و چشم تیز ہو کہ اُسکی شب خیزی سے شب بھی گریز نہیں
کر سکتی اگر ہزارون مدعی سر اُٹھائین کسواسطے قاضی کے کان شاہد ہی کیطرف ہوتے ہین قولہ قاضیان ا
در حکومت این فنست + شاہد ایشانرا دو چشم روشنست + گفت شاہد زان بجاے دیدہ است + کو بدید
بیغرض سر دیدہ است + مدعی دیدہ است اما باغرض + پردہ باشد دیدہ و دل را غرض + حق ہمیخواہد کہ تو زاہ
شوی + تا غرض بگذاری و شاہد شوی + حق ہمیگوید غرض را ترک کن + تا قبول افتد ترا با ما سخن + کین غرض
پردۂ دیدہ شود + بر نظر چون پردہ پوشیدہ شود + پس نہ بیند جملہ را با طم ورم + حبک الاشیاء یعمی ویصم
در دلش خورشید چون نورے فشاند + پیش اختر را مقادیرے نماند + پس بدید او بے حجاب اسرار را
سیر روح مومن و کفار را + در زمین حق را و در چرخ سمی + نیست بنیا تر ز روح آدمی + باز کرد از حق دو چشم
خویشتن + آنکہ صاحب رفعت آمد در سنن + باز کرد از رطب و یابس حق نورد + روح را من امر ربی مہر کرد پس
چو دید آن روح را چشم عزیز + پس برو پنہان نماند ہیچ چیز + شاہد مطلق بود در ہر نزاع + بشکند گفتش خمار صد
صداع + نام حق عدلست و شاہد آن اوست + شاہد عدلست زین رو چشم دوست + منظر حق دل بود در دو سرا
کہ نظر بر شاہد آید شاہ را + عشق حق و عشق شاہد بازیش + بود مایہ جملہ پردہ سازیش + پس ازان لولاک گفت
اندر لقا + در شب معراج شاہد باز ما + این قضا بر نیک و بد حاکم بود + بر قضا شاہد نہ حاکم میشود + شد اسیر
آن قضا میر قضا + شاد باش اے چشم تیز مرتضے + عارف از معروف پس درخواست کرد + کاے رقیب
ما تو اندر گرم و سرد + اے مشیر ما تو اندر خیر و شر + از اشارتہات دل ما بیخبر + اے یرانا لا نراہ روز و شب + چشم
ما شدہ دید و سبب + چشم من از چشمہا بگزیدہ شد + تا کہ در شب آفتابم دیدہ شد + المعنی قاضیون کے لیے
حکومت مین یہ فن و ہنر ہو کہ شاہد اے گواہ اُنکی دو چشم روشن ہو جس سے حق ناحق اُنکو سوجھتا ہو شاہد کی بات

نکو ایسی ہوتی ہو جیسے اپنی آنکھ سے دیکھا کسواسطے کہ اُسنے دیدہ بیغرض سے وہ بھید دیکھا ہو گو مدعی نے دیکھا ہو
مگر اسنے غرض کے ساتھ دیکھا ہو اور غرض دیدہ اور دل دونون کی پردہ ہو جاتی ہو حق کو نہین دیکھنے جاننے
دیتی حق تو یہ چاہتا ہو کہ تو زاہد ہو جاے تا غرض کو چھوڑ دے اور شاہد ہو جاے حق یہی کہتا ہو کہ غرض کو ترک
کر تو تیری بات ہمارے سامنے قبول ہو کسواسطے کہ یہ غرضین ہی آنکھون کی پردہ ہو جاتی ہین اور نظر پر پردہ
ایسی آڑ بنجاتی ہو اور جب بیغرض ہو تو پھر وہ کسیکی قدر و شوکت نہین دیکھتا اسواسطے کہ محبت اشیا کی تجھکو
اندھا بہرا کر دیتی ہو پھر نہ تجھکو خود سوجھتا ہو نہ کسیکی تو سنتا ہو اور ظاہر ہو جسکے دل مین خورشید نے نور اپنا
ڈالا تو اُسکے سامنے اختر کی کچھ قدر و مقدرت نہین رہتی بس اُسنے سارے اسرار عجاب دیکھ لیے اور مومن و
کفار دونون کی روح کی سیر کرلی زمین مین اور آسمان بلند مین روح آدمی سے بیناتر حقیقی کوئی شی نہین ہو اسنے
اپنی دونون آنکھین حق سے کھولی ہین اور یہ وہ ہو کہ سب طریقون مین صاحب رفعت ہو اللہ تعالے نے
جو رطب یا بس یعنے اچھے بُرے کو ظاہر کیا روح پر امر ربی سے مہر کی جیسا کہ فرمایا یسئلونک عن الروح قل
الروح من امر ربی پوچھتے ہین تجھکو روح سے کہہ روح میرے رب کے حکم سے ہو تب اُس روح کو جب ایسی
چشم عزیز نے دیکھا ہو تو اُس سے کیسے کوئی چیز چھپی رہیگی وہ ہر نزاع مین شاہد مطلق ہو اسکی بات سیکڑون خمار کے
درد سر کی توڑنے والی ہو نام حق کا عدل ہو اور شاہد اُس عدل کا آن یعنے ادا و انداز اُسکا بس شاہد عدل کا اسی
سبب سے چشم دوست ہو کہ چشم دید کو مانتا ہو منظر حق کا جسپر نظر حق کی پڑتی ہو دونون جہان مین سواے دل کے کوئی
نہین ہو اسواسطے کہ شاہ کی نظر شاہد ہی پر پڑتی ہو پھر دل سا شاہد کون عشق حق ہو اور شاہد باز بس یہی دونون
یعنے عشق و شاہد بازی ما یہ جملہ پردہ سازی کے ہین انھین سے جملہ پردے ہین عشق حق بموجب کنت کنزا مخفیا
فاحببت کے اور عشق شاہد عشق آنحضرت جسکے سبب سے سب کچھ پیدا ہوا اسی سبب سے جسوقت کہ
شب معراج مین دیدار ہوا تو ہمارے شاہد باز نے جو حق تعالے ہو آنحضرت سے لولاک کہا یہ قضا ایسی زبردست
ہو کہ ہر نیک و بد پر حاکم ہو مگر شاہد پر قضا حاکم نہین ہوتی بس اے چشم تیز پسندیدہ خوب خوش ہو کہ جو کوئی اسیر
اس قضا کا ہوا امیر قضا کا ہوا عارف نے معروف سے بہت درخواست کی کہ اے نگہبان ہمارے گرم
و سرد مین اور اے مشیر ہمارے خیر و شر مین تیرے اشارون سے دل ہمارا بیخبر اور اے یرانا لانراہ یعنے وہ
ایسا ہو کہ ہمکو دکھلاتا ہو رات دن اپنی ذات کو اور ہم نہین دیکھتے یہ قصور ہمارا ہو اور ہماری دید و سبب کا
ہو کہ چشم بند ہو رہی ہو آپ فرماتے ہین کہ میری آنکھ سب آنکھون مین گزیدہ اور چیدہ ہو گئی جیسے کہ
رات مین آفتاب کو مین نے دیکھا ہو قولہ لطف معروف تو بود آن بہی + پس کمال البر فی اتمامہ ارب
اتمم نورنا بالساہرہ + وانجنا من مفضحات القاہرہ + یار شب را روز مہجوری مدہ + جان قربت دیدہ را دورے

مده + بعد تو در دیست از فکر و نکال + خاصه بعدے کان بود بعد از وصال + آنکه دید ستت مکن نادیدہ اش
آب زن بر سبزۂ بالیدہ اش + من نکردم لاابالی در طریق + تو مکن ہم لاابالی اے شفیق + این مران از روے
خود او را بعید + آنکه او یکبار روے تو بدید + دید روے جز تو شد غل گلو + کل شے ما خلا اللہ باطلو + باطلند بینا
رشد + زانکه باطل باطلانرا میکشد + ذرہ ذرہ کاندرین ارض و سماست + جنس خود را ہمچو کاہ کہرباست + معد
ہا نرا میکشد تا مستقر + میکشد مر آب را تف جگر + چشم جذاب بتان زین کو ہاست + مغز جویان از گلستان بو ہاست
زانکه حس چشم آمد رنگ کش + مغز و بینی میکشد بوہاے خوش + زین کششہا اے خداے رازدان + تو بجذب
لطف خود مان دہ امان + غالبے بر جاذبان اے مشتری + شاید از در ماندگانرا واخری + رو بشب آورد چون تشنہ
آنکه بود اندر شب قدر او چو بدر + چون لسان و جان او بود آن او + آن او با او بود گستاخ کو + گفت ما گشتیم
چون جان بند طین + آفتاب جان توئی در روز دین + وقت آن شد اے شہ مکتوم سیر + کز کرم ریشے بجنبانی
بخیر + ہر یکے خاصیت خود وا نمود + آن ہنر ہا جملہ بدبختی فزود + آن ہنر ہا گردن ما را ببست + زان مناصب
سرنگون سازیم و پست + آن ہنر ہمچو جید ہا حبل مسد + روز مردن نیست زین فنہا مدد + جز ہمان خاصیت آن
خوش حواس + کہ بشب بد چشم او سلطان شناس + آن ہنر ہا جملہ غول راہ بود + غیر چشمے کو ز شاہ آگاہ بود + شاہ را
شرم آید از وے روز بار + کہ بشب بر روے شہ بودش نظار + سگ چو بیدار یست شب چون پاسبان + بخبر بود
ز شبخیز شہان + ہین ز بدنامان نباید ننگ داشت + ہوش بر اسرار شان باید گماشت + ہر کہ او یکبار خود بدنام شد
خود نباید نام جست و خام شد + اے بسا زر کہ سیہ تابش کنند + تا شود ایمن ز تاراج و گزند + ہر کسے چون پے برد
سر ما + باز کن دو چشم و سوے من بیا + **اللغات** بہی عربی مین روشن و تابان فارسی مین خوب و زیبا ساز
روے زمین ہموار **المعنی** لطف معروف تیرا کہ وہ بہی ہی یعنے سراسر خوبی پس کمال نیکی و احسان اُسکے پورا کرنے پر
ہو لاجرم اے پروردگار میرے پورا کر ہمارے نور کو روے زمین پر اور نجات دے ہمکو فضیحت والی چیز والے
غالب سے جو یار شبکا ہی اُسکو مہجوری کا دن مت دکھا اور جس جان نے تیرا قرب پایا ہی اُسکو دور مت کر
بعد فکر و نکال کا ایک درد عظیم ہی خصوص وہ بعد جو بعد وصال کے ہو جسنے تجھکو دیکھا ہی اُسکو نادید مت کر بلکہ
اُسکے سبزۂ بالیدہ پر پانی چھڑک تا اور تر و تازہ ہو جاے مین اپنے طریق مین لاابالی نہین ہوا ڈرتا ہی ر
تو بھی اے میرے شفیق بے پروائی مت کر رحم فرما خبردار ہو اُسکو جسنے تیری صورت ایک دفعہ دیکھ لی ا
اپنی صورت سے دور ست ہانکے کسواسطے کہ تیرے سوا اور کی صورت کی دید طوق گلو ہی اسواسطے کہ جو شی سوا اللہ
کے ہو باطل ہی اور عجب حال ہین تو یہ سب باطل بکرد کھا رہی مین اپنا رشد اس سبب سے کہ باطل
باطلون ہی کو کھینچتا ہی دیکھو ذرہ ذرہ جو کچھ اُس زمین و آسمان مین ہی اپنی جنس کیواسطے مثل کاہ و کہربا کے ہی جیسے معد

روٹی کو اپنی قرار گاہ تک کھینچتا ہی اور گرمی جگر کی پانی کو کھینچتی ہی آنکھین اس کل سے معشوقون کو کھینچتی ہین اور مغز گلستان سے بو ڈھونڈھتا ہی اسلیے کہ حس چشم کی رنگ کش ہی اور مغز وبینی بوکش ہین آبس ان کششونسے اے خدا رازدان تو اپنے لطف سے ہمکو امان دے تو سارے کشندونپر اے مشتری غالب و زبردست ہی بس ہوسکتا ہی کہ عاجزونکو انسے خریدے اور چھڑادے آب استیناف ہی طرف حکایت چورون کے کہ وہ چپ جو امین شناسندہ تھا شاہ کی طرف ایسا متوجہ ہوا جیسے پیاسا ابر کی طرف اور وہ شاہ جو اسکی شب قدر کا بدر تھا اس سے کہا جو کہ زبان وجان شاہ کی اسکی ملک تھی یعنے رات مین باہم ہمزبان وہمجان رہی تھی اس سببسے یہ ملکیت شاہ کے ساتھ گستاخ گو ہوئی کہ جب ہم مثل جان کے قید طین مین پھنسگئے تو روز قیامت کے آفتاب ہماری جان کا تو ہی ہی اب اے شاہ پوشیدہ سرہ وقت آیا کہ بمقتضاے کرم تو اپنی ڈاڑھی ہلائے خیر کے ساتھ جیسے تو ہرایک نے اپنے اپنے ہنر ظاہر کیے کہ اُن سب نے بدبختی بڑھائی کہ ہماری گردنین انھین نے باندھین اور اُن منصبونسے ازبس سرنگون اور پست ہوے وہ ہنر فی جیدہا حبل من مسد ہو گئے یعنے ہمارے گلے کی پھانسی کہ مرنے کے دن ان فنون سے کچھ مدد نہین ملتی سوا خاصیت اُس خوش حواس کے کہ رات مین سلطان شناس تھا وہ ہنر سب غول راہ تھے سوا اُس آنکھ کے کہ وہ شاہ سے آگاہ تھی پس شاہ کو دربار کے دن اُسی سے شرم آئیگی کہ جسکی نظرین رات کو شاہ پر رہی ہین کما جورات کو مثل پاسبان کے بیدار رہتا ہی یہی بات ہی کہ پادشاہ کی شبخیزی سے آگاہ ہی ایسا نہو مجھکو سوتا پائے خبردار بدنامو نسے ننگ مت رکھے بلکہ ہوش اُنکے اسرار پر تعین کر اور سوچ جو کوئی کہ ایک دفعہ خود بدنام ہوا اُسنے خونہین بد کے ساتھ نام ڈھونڈھا ہی اور خام ہوا ہی بہت ایسا ہوتا ہی کہ زر سرخ کو سیہ تاب کر لیتے ہین تا لوٹ دگزد سے بچا رہے اسکی بدنامی بھی ایسی ہی آپ فرماتے ہین جو کوئی ہمارے بھید کا کھوج لگانا چاہے اُس سے کہدو کہ دونون آنکھین کھولے اور ہمارے پاس آئے

قصہ گاؤ بحری کا شب کو نور شب چراغ مین اور مٹی ڈال دینا سوداگر کا اُسپر

قولہ گاؤ آبی گوہر از آب آورد + بنہد اندر مرج وگردش میچرد + در شعاع نور گوہر گاو آب + میچرد از سنبل و سوسن شتاب + زان فگندہ گاو آبی عنبرست + کہ غذا ایش نرگس ونیلوفرست + ہر کہ باشد قوت او نور جلال + چون نزاید از لبش سحر حلال + ہر کہ چون زنبور وحیتش نقل + چون نباشد خانۂ او پر عسل + می چرد در نور گوہر آن بقر + ناگہان گردوز گوہر دور تر + تاجرے بر گل زند وحل سیاہ + تا شود تاریک مرج و سبزہ گاہ + پس گریزد مرد تاجر بر درخت + گاو جویان مرد را با شاخ سخت + چند بار آن گاو تازد گرد مرج + تا کند آن مرد را در شاخ درج + چون از و نومید گردد گاو نر + آید آنجا کہ نہادہ بد گہر + وحل بیند فوق درشاہوار + پس ز طین بگریزد او

ابلیس وار + کان بلیس از تن طین کور وکرست + گاو کے داند کہ در گل گوہرست + اہبطوا افگند جانرا در حضیض + از نمازش کرد محروم آن محیض + اے رفیقان زینہار از این مقال + اتقوا ان الہوے حیض الرجال + اہبطوا افگند جانرا در بدن + تا بگل نہان بود در عدن + تاجرش داند ولیکن گاو نے + اہل دل دانند ہر گل گاو نے + ہر گلے کاندر دل او گوہر نیست + گوہرش غماز طین دیگرست + وان گلے کز رش حق نورے نیافت + صحبت گلہاے پر در بر نتافت + این سخن پایان ندارد موش ما + ہست بر لبہا چو در در گوش ما + اللغات نقل الفہم گزک شراب وحل بالفتح کیچڑ مرج چراگاہ تن پشت وسخت واستوار وعبارت کتاب جسکے معنی کرین محیض حالت حیض حیض الرجال غیبت وکلام بیفائدہ کاو کاویدن سے بمعنی کندیدن المعنی مشہور ہے کہ گاو دریائی ایک گوہر دریا سے لاتی ہے اور چراگاہ مین اسکو رکھ کے گرد اسکے چرتی ہے اور اس گوہر کی شعاع نور مین سنبل وسوسن جلدی جلدی کھاتی ہے اور اسی گاؤ آبی کا فگندہ یعنے گوبر عنبر ہے اسلیے کہ اسکی غذا نرگس اور نیلوفر ہے اب انکا مقولہ ہے کہ جسکا قوت نور جلال سے ہو پھر اسکے لب سے سحر حلال اے سخن فصیح وبلیغ جو بمنزلہ سحر کے ہو کیون نہ پیدا ہووا جسکی گزک زنبور کی طرح وحی سے ہو جیسا کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل وحی کی تیرے پروردگار نے طرف نحل کے پھر اسکا گھر پر عسل کیون نہووے الغرض وہ بقر اس گوہر کے نور مین چرتی ہے اور چرتے ہی چرتے جب دور جاتی ہے تب کوئی تاجر اس گل پر کالی کیچڑ ڈال دیتا ہے جس سے وہ چراگاہ وسبزہ زار تاریک ہو جاتا ہے بس یہ تاجر بھاگ کے درخت پر چڑھجاتا ہے وہ گاو اسکو جو مع شاخ سخت کے ہوتی ہے ڈھونڈھتی پھرتی ہے اور چند بار اس چراگاہ کے گرد پھرتی ہے کہ تا اس آدمی کو شاخ مین پرولون جب اس سے نومید ہو جاتی تو پھر وہان آتی ہے جہان وہ گوہر رکھا تھا اور اس کیچڑ کو اس گوہر شاہوار پر دیکھے اس مٹی سے ایسی بھاگتی جیسے ابلیس آدم کی مٹی سے بھاگا تھا خلقتنی من نار وخلقتہ من طین کہکے سجدہ نہ کیا پیدا کیا تونے مجھکو آگ سے اور پیدا کیا تونے اسکو مٹی سے اسواسطے کہ وہ بلیس تن طین سے اندھا بہرا ہے وہ کیا جانے کہ اس تن میں کیا معنے رکھے ہین اور گاو کیا جانے کہ اس گل مین گوہر ہے بس اسی ابلیس کی بدولت اہبطوا نازل ہوا جان کو پستی مین ڈالا اور اسکو اس حالت حیض نے کہ عبارت غرور سے ہے نماز سے جو مراد عجز وفروتنی سے ہے محروم کیا بس فرماتے ہین اے رفیقو خبردار ہو جاؤ اس قسم کی گفتگو سے جو ابلیس پر غرور نے کی اس بچہ حرص سے بیشک حرص حیض مردون کا ہے یعنے مرد حرص کو نہایت نجس جانتے ہین اور اسی اہبطوا نے جان کو بدن مین ڈالا تا گل مین در عدن چھپ جاے اسبات کو کہ در عدن گل مین چھپا ہے تاجر جانتا ہے گاو کیا جانے اور اہل دل اسکو جانین کہ مٹی مین گوہر ہے لیکن ہر مٹی کو ریزہ نیوالا کیا جانے اور جو گل ایسی ہے کہ اسکے دل مین گوہر ہے اسکا گوہر غماز دوسرے طین کا ہے کہ اسکے دل مین یہ ہے اور اسکے دل مین وہ ہے اور جس گل

برگہ ابر رحمت حق نہ برسا اوراس جکیدگی سے اُسنے نور نہ پایا اُسنے صحبت ان گلونکی جو پردہ رہین نہین اُٹھائی اب فرماتے ہین یہ سخن توبے پایان ہی مگر موش ہمارا اب ہمارے بون پرہی جیسے اُسکے در ہمارے کان مین ہین یعنے اسکا سناہوا ذکر بیان کرتے ہین

رجوع بقصۂ موش و چغزکہ دونون کوکوّا لیگیا

قولہ آن سرشتہ عشق رشتہ میکشد + برامید وصل چغز بارشد + می تند بر رشتۂ دل دمبدم + کہ سررشتہ بدست آوردہ ام + ہمچو تاری شد دل وجان در شہود + تاسر رشتہ بمن روے نمود + چون غراب البین آمد ناگہان + در شکار موش و بروش ز انمکان + چون برآمد بر ہوا موش از غراب + منسحب شد چغز نیز از قعر آب + موش در منقار زاغ و چغز ہم + در ہوا آویختہ پا در رتم + خلق میگفتند زاغ از مکر و کید + چغز آبی را چگونہ کرد صید + چون شد اندر آب و چونش در ربود + چغز آبی کے شکار زاغ بود + چغز میگفت این سزاے آن کسے + کو چو بے آبان شود جفت خسے + اے فغان از یار ناجنس اے فغان + ہمنشین نیک جوئید اے مہان + عقل را افغان ز نفس پرعیوب + ہمچو بینی بدی بر روے خوب + عقل میگفتش کہ جنسیت یقین + از رہ معنیست نے از ماوطین + ہین مشو صورت پرست واین مگو + جنسیت بصورت درمجو + صورت آمد چون جماد و چون حجر + نیست جامد را زجنسیت خبر + جان چو مور و تن چو دانہ گندمی + میکشاند سولبسویش ہردمے + مور داند کان حبوب مرتہن + مستحیل و جنس من خواہد شدن + آن یکے مورے گرفت از راہ جو + مور دیگر گندمے بگرفت دود + جو سوے گندم نمیتازد و لے + مور سوے مور می آید بلے + رفتن جو سوے گندم تابعست + مور را بین کو بجنسش راجعست + تو مگو گندم چرا شد سوے جو + چشم را برخصم نہ نے برگرو + مور اسود بر سر لبد سیاہ + مور پنہان دانہ پیدا پیش راہ + عقل گوید چشم را نیکو نگر + دانہ ہرگز کے دود بے دانہ بر + زین سبب آمد سوے اصحاب کلب + ہست صورتہا حبوب و مور قلب + زان شود عیسے سوے پاکان چرخ + بد قفسہا مختلف یک جنس فرخ + این قفس پیدا و آن فرخش نہان + بے قفس کش کے قفس باشد روان + اے خنک چشمے کہ عقلستش امیر + عاقبت بین باشد و حبر و قدیر + فعل زشت و نیک از عقل آورید + نے زچشمے کہ سیہ گفت و سپید + چشم غرہ شد بخضراو دمن + عقل گوید برمحک ماش زن + آفت مرغست چشم کام بین + مخلص مرغست چشم دام بین + دام دیگر بد کہ عقلش در نیافت + وحی غائب بین بدان روسو شتافت + جنس و ناجنس از خرد تانے شناخت + سوے صورتہا نشاید زود تاخت + نیست جنسیت بصورت لے و لک + عیسے آمد در بشر جنس ملک + برکشیدش فوق این نیلی حصار + مرغ گردونے چو چغزش زاغ وار + **اللغات** منسحب بالضم کشندہ شوندہ رتم بفتحتین وہ رشتہ کہ واسطے یادداشت کے انگلی مین باندھین اُسکو فارسی مین رشتۂ یاد آور کہتے ہین لبد بضم لام مال بسیار و پرنہادہ و جوال خرد

فرخ چوزہ مرغ و بچہ ہر مرغ جیر بالکسر دانشمند خضراے دمن ہندی گھوڑیکا سبزہ المعنی یعنے جب دونون سے
رشتہ پاؤن پر باندھ لیا جیسا کہ مذکور ہو چکا تو اب وہ سررشتہ عشق کا رشتہ کھینچتا ہو اس امید پر کہ جیر با رغد
واصل ہو اس رشتہ پر جو دل سے اُسنے نکالا ہو پھولا جاتا ہو کہ مین نے ایسا ایک سررشتہ پایا ہو جس سے کامیاب
ہون میرے بھی جان ودل دونون اس عالم شہود مین مثل تار کے باریک ولاغر ہو گئے تو سررشتہ کا مجھپر ظاہر ہوا
اور میرا کام چلا ناگہان جنگلی کوا آیا موش کے شکار کو اور اُسکو اس مکان سے اٹھا لیگیا جب اُس کوے کے
سبب سے موش ہوا پر پہونچا تو مینڈک بھی اس رشتہ کے سبب قعر آب سے کھنچ گیا اب موش بھی کوے کی
چونچ مین ہو اور جیر بھی ہوا مین لٹکا ہوا ہو اور پاؤن مین ڈورا بندھا ہو مخلوق دیکھ دیکھ کے کہتی تھی کہ
کوے نے اپنے کید و مکر سے مینڈک کو جو آبی جانور ہو کیسے شکار کر لیا یہ کیسے پانی مین گھس گیا اور کیسے
اُسکو لے اڑا یہ مینڈک آبی اُسکا شکار کب تھا جیر کہتا تھا یہ سزا اُسکی ہو جو بے آبرویون کی طرح جفت کمینونکا
بنے آپ مقولات اُنکے ہین فرماتے ہین اے فلان فریاد ہو یار ناجنس سے پھر فریاد تو ہمنشین نیک ڈھونڈھ
اے بزرگ عقل کی فریاد ہو نفس پر عیوب سے کہ ان دونون کی ہمنشینی ایسی ہو جیسے صورت کسی کی اچھی ہو اور
ناک بری ہو کہ وہ صورت کو بھی لے ڈوبتی ہو عقل اُسکو کہتی تھی کہ یقیناً ان مین جنسیت معنی کی راہ سے ہو
نہ صورت کی راہ سے اسلیے کہ جان سبکی ایک ہو گر جسم جدا جدا ہو تو بھی خبردار ہو صورت پرست مت بن
اور یہ مت کہہ کہ جنسیت صورت مین ہو اور اس بھید کو صورت مین مت ڈھونڈھ معنی مین ڈھونڈھ
صورت تو ایسی ہو جیسے جمادی اور پتھر پھر جامد کو جنسیت سے کیا خبر مثلاً تن ایسا ہو جیسے ایک دانہ گندم
کا اور جان ایسی جیسے مور کہ اُسکو ہر دم سو بسو کھینچے پھرتی ہو وہ جانتی ہو کہ یہ دانہ جو میری گرد مین دیا گیا
ہو مستحیل یعنے اس حال سے دوسرے حال پر ہو کے میری جنس سے ہو جائیگا اسواسطے کہ غذا سے
تولید جان کی ہوتی ہو ایک مور نے تو راہ مین سے جو لیا اور دوسری گندم لیکر دوڑی تو اُسکو
مت جانو کہ جو و گندم ایک جنس ہین جنس کی طرف دوڑتی ہی نہین وہ جو گندم کی طرف نہین دوڑ
بلکہ مور مور کی طرف آتی ہو یہ بات ضرور ہو اور دونون مین جنسیت معنوی جانا جو کا گندم کی طرف
تابع مور کا ہو تو مور کو دیکھ کہ وہ اپنی جنس کی طرف راجع ہو تو یہ مت کہہ کہ گندم جو کی طرف کیون گیا
نظر مالک پر رکھ نہ گرو پر جو عارضی ہو اور جیسے مور سیاہ ہو اور جو ال بھی سیاہ اس صورت مین
مور تو چھپی ہوئی ہو اور دانہ پیش راہ ہو لہذا عقل چشم سے کہتی ہو کہ اچھی طرح غور کر دانہ بھی کہین
بے دانہ بر کے چلتا ہو اور اُسی سبب سے کتا اصحاب کیطرف آتا ہو کہ صورتین مثل دانہ کے ہین اور قلب
مثل مور کے دانہ کش اور اُسی سبب سے عیسے طرف پاکان چرخ کے گئے کہ قفص مختلف تھے اور فر

ایک جنس کے فرخ چوزے مرغ کے کیسی ٹھنڈی وہ آنکھ ہو جسکی حاکم عقل ہو اور عقل بھی وہ جو عاقبت بین اور دانا و قادر ہو فعل اچھا برا جو کچھ کرو عقل سے کرو نہ آنکھ سے کہ وہ سپید و سیاہ بتاتی رہتی ہو یعنے جو بات کرو عقل سے سوچ کے کرو نہ فقط دیکھ کے چشم تو گھورہ کے سبزہ پر بھی فریفتہ ہو جاتی ہو مگر عقل یہ کہتی ہو کہ اسکو میری کسوٹی پر بھی لگا لے جو چشم کہ کام بین ہو اے خود مطلب وہ مرغ کے لیے آفت ہو اور جو چشم دام بین ہو وہ مرغ کی دوست با اخلاص ہو ایک دام اور تھا جسکو عقل نے بنایا اسکو وحی غائب بین نے جانا اور اسکی طرف دوڑا جنس و ناجنس کو تو خرد سے پہچان سکتا ہو پس صورتون کی طرف جلدی نہین دوڑنا چاہیے جنسیت نہین ہو جو بظاہر لے لک ہین یعنے یہ میری جنس ہین وہ تیری جنس ہین حضرت عیسی بظاہر جسم بشر مین ہوے اور تھے جنس ملک سے آخر انکو مرغ گردونی نے اس نیلی حصار کے فوق پر ایسا کھینچ لیا جیسے چغز کو زاغ نے کھینچ لیا تھا نیلی حصار یہ پہلا آسمان اور فوق اسکا چہارم آسمان جہان حضرت عیسے ہین

لیجانا پریون کا عبد الغوث کو ایک مدت اپنے درمیان مین پھر شہر مین آنا اپنے اہل وعیال مین اور پھر چلا جانا

قولہ بود عبد الغوث ہم جنس پری + چون پری نہ سال در پنہان پری + شد زنش را نسل از شوے دگر + وان یتیمانش ز مرگش در سمر + مدتے بگذشت ز و نامد خبر + رو طمع ببرید ہم زن ہم پسر + کہ مر او را گرگ زد یا رہزنے + یا فتاد اندر چہے یا مکمنے + جملہ فرزندانش در اشغال مست + خود نگفتندے کہ بابا ے بدست + بعد نہ سال آمد آن ہم عاریہ + گشت پیدا باز شد متواریہ + یک مہے فرزند و زن را دید باز + گشت پنہان کس ندیدش باز راز + یک مہے مہمان فرزندان خویش + بود و زان پس کس ندیدش رنگ بیش + بود جھپٹے پریانش چنان + کہ ربا ید روح را زخم سنان + چون بہشتی جز و جنت آمد است + ہم ز جنسیت شود یزدان پرست + نے نبی فرمود جود و محمدہ + شاخ جنت دان بدنیا آمدہ + مہر ہا را جملہ جنس مہر خوان + قہر ہا را جملہ جنس قہر دان + لا ابالے لا ابالی آورد + زانکہ ہمجنسند ایشان در خرد + بود جنسیت در ادریس از نجوم + ہشت سال او باز حل شد ہم رقوم + در مشارق در مغارب یار او + ہم حدیث و محرم اسرار او + بعد غیبت چونکہ آورد او قدوم + بر زمین میگفت او درس نجوم + پیش او استارگان خوش صف زدہ + اختران در درس او حاضر شدہ + آن چنانکہ خلق آواز نجوم + می شنیدند از خصوص و از عموم + المعنی فرماتے ہین عبد الغوث بھی جنس پری سے تھا لہذا شکل پری کے نو برس پنہان پری مین رہا یعنے چھپا ہوا اڑتا رہا تھے کہ اسکی عورت کے دوسرے خاوند سے نسل ہوئی اور اسکے جو یتیم تھے اسکی موت کے قصہ مین تھے کہ کہین مرگیا ایک مدت گذر گئی کچھ خبر اسکی نہ آئی بس اس سے زن و فرزند سب نے امید قطع کی کہ اسکو گرگ نے مار لیا یا کسی راہ مار نے یا کسی کنوین مین

گر پڑا یا کسی مکمن مین مثل غار و غیرہ کے تبس جملہ فرزند اُسکے اپنے اپنے شغل مین خوش تھے یہ بھی کوئی نہین کہتا
تھا کہ ہمارا بابا بھی کوئی تھا الغصہ بعد نوبرس کے وہ آیا سو بھی عاریتا نہ ہمیشہ کو بس چندروز کو ظاہر ہوا پھر
چھپ گیا ایک مہینہ زن و فرزند کو دیکھا پھر ایسا چھپ گیا کہ کسی نے اُسکا بھید نہ دیکھا ایک مہینہ اپنے فرزندونمین
مین مہمان رہا اُسکے بعد کسی نے زیادہ اُسکا رنگ یعنے نفع نہ دیکھا اُسکو پریون کی ہمجنسی ایسی تھی جیسے زخم سنان
کہ روح زخم پہونچتے ہی معا پرواز کرجاتی ہو اور ہمجنس کے مقابل کسی کی پروا نہین رہتی دیکھو بہشتی آدمی جو
جزو جنت کا ہوتا ہو اسی جنسیت سے وہ یزدان پرست ہوتا ہو چنانچہ حضرت نے نہین فرمایا ہو کہ جود و محبت
یعنے اچھے صفات کو ایسا جانو کہ یہ ایک شاخ جنت کی دنیا مین آئی ہو جتنی محبتین ہین سب کو محبت کی جنس
سے جان اور جتنے قہر ہین وہ قہر کی جنس سے ہین لاابالی کو لاابالی لاتی ہو اسواسطے کہ خرد مین یہ ہمجنس ہین
دیکھو حضرت ادریس مین جنسیت نجوم کی تھی اس سبب سے آٹھ برس یہ زحل کے ہم رقم ہے کہ مشارق
و مغارب سب جگہون مین وہ انکا یار تھا اور ہم حدیث و محرم اسرار بعد غیبت کے جب وہ زمین پر آئے تو
زمین پر وہ نجوم کو سبق پڑھاتے تھے سارے ستارے اُنکے سامنے صف زن ہوتے تھے اور جملہ اختر
اُنکے درس مین حاضر ہوتے تھے اور ایسے کہ مخلوق آواز نجوم کی خاص و عام سب سنتے تھے قولہ جذب
جنسیت کشیدہ تا زمین + اختران پیش او کشتہ مبین + ہر یکے نام خود و احوال خود + باز گفتہ پیش او شرح رصد
چیست جنسیت یکے نام نظر + کہ بدان یابند رہ در یکدگر + آن نظر کہ کرد حق در وے نہان + چون نہد در تو گردد
جنس آن + ہر طرف چہ میکشد تن را نظر + بے خبر را کہ کشاند با خبر + حق چو اندر مرد خوی زن نہد + او مخنث گردد و کو
میدہد + چون نہد در زن خدا خوے نرے + طالب زن گردد او چون سعترے + چون نہد در تو صفات جبرئیل
ہمچو فرخے در ہوا جوے سبیل + منتظر نہادہ دیدہ بر ہوا + از زمین بیگانہ عاشق بر سما + چون نہد در تو صفتہاے
خری + صد پرت گرہست در آخر پری + اسے پے صورت نیامد موش خوار + از خبیثے شد زبون موش خوار
طعمہ جو و خائن و ظلمت پرست + از پنیر و جوز و از دوشاب مست + باز اشہب را چو باشد خوے موش
ننگ موشان باشد و عار و حوش + خوے آن ہاروت و ماروت اے پسر + چون بگشت و داد شان خور
بشر + در فتادند از لنحن الصافون + در چہ بابل فتادہ سرنگون + لوح محفوظ از نظرشان دور شد + لوح
ایشان ساحر و مسحور شد + سرمان ہیکل ہامان و پرہامان + موسے بر عرش فرعونے مہان + در پے خو باش
با خوشخو نشین + خو پذیرے گل و روغن بہ بین + خاک گو راز مردہ ہم یابد شرف + تا نہد بر گور او دل رو
وکف + خاک از ہمسایگی جسم پاک + چون مشرف آمد و اقبال ناک + پس تو ہم الجار ثم الدار گو + گر دلے دارے
برو دلدار جو + خاک تو ہم سیرت جان میشود + سرمہ چشم عزیزان میشود + اے بسا در گور خفتہ خاک وار

بر صد زنده بہ نفع وا بشار • سایہ بودہ او وخاکش سایہ مند • صد ہزاران زندہ در سایہ وئید • اللغات • بین آشکار وظاہر رصد بفتحتین چشم داشتن ونظر کنندگان سغری وہ عورت جوآلت چرمی سے عورت کے ساتھ جماع کرے مجازاً شوخ وبدکار المعنی یعنے ادریس مین جو جنسیت اختر کی تھی اُسنے اُنکو زمین پر اُنکے سامنے کھینچا کہ وہ آشکار وظاہر ہوے ہر ایک نے نام اپنا بتایا اور احوال کہا اور شرح رصد کی بیان کی یعنے گردش کی آب فرماتے ہین جنسیت کیا ہو ایک نظر کا نام ہو جسکے سبب سے ایک دوسرے مین دخل پاتے ہین اور اُس نظر کو جو حق تعالے نے اسمین چھپایا ہو جب تجھ مین رکھدیتا ہو تو بھی اُسکی جنس ہوجاتا ہو جسم کو ہر طرف کون کھینچتا ہو یہی نظر کھینچتی ہو ظاہر ہو کہ تن ایک جماد بیخبر ہو پھر بیخبر کو سواے باخبر کے کون کھینچے حق تعالی جب مرد مین خو زن کی رکھدیتا ہو وہ مخنث ہوجاتا ہو اور کون دیتا ہو اور جو خدا عورت مین خو نری کی رکھدیتا ہو تو طالب زن کی ہوتی ہو مثل سغری کے کہ آلت چرمی سے عورت کے ساتھ جماع کرتی ہو اگر تجھ مین صفات جبرئیل رکھدے تو تو مثل بچہ مرغ کے ہوا ہی مین راہ ڈھونڈھیگا آنکھین ہوا پر لگائے رہیگا اور منتظر ہوگا زمین کو بیگانہ جانیگا آسمان پر عاشق ہوگا اور جو صفت گدھے پن کی تجھ مین رکھدے تو اگر تیرے سو پر ہونگے جب بھی آخر ہی مین اڑیگا اُسی پر نظر رہیگی موش اپنی صورت کے سبب سے خوار نہین ہوا بلکہ اپنی خبیثی کے سبب سے موشخوار کا زبون ہوا اور خبیثی یہ کہ اچھے اچھے کھانے ڈھونڈھے اور خیانت کی اور ظلمت پرست ہوا اور پنیر وجوز اور دوشاب پی پی کے مست اور خوب موٹا ہوا اگر باز سفید ہو اور اسکی عادت موش کی سی ہو اُس سے موشون کو بھی ننگ آتی ہو اور وحشیون کو بھی عار ہوتی ہو مثلاً ہاروت وماروت کی عادت اے پسر جب بدل گئی اور اُنکو عادت بشر کی دکھی تو تحت الصافون سے جو ملایک کی صفات تھی گرادیے گئے اور چاہ بابل مین اوندھے لٹکے لوح محفوظ جسکو ہر وقت دیکھتے تھے انکی نظر سے دور ہوگئی اور لوح اُنکی ساحر ومسحور بنی یعنے یا تو اُس لوح کو پڑھتے تھے یا اس سحر کی لوح سے پڑھنے لگے سر ہی جنبہ وہی گویا ایک موسے لیکن تخت فرعونی پر بیٹھکے ذلیل وخوار ہوے تو اچھی خو کے پیچھے چل اور خوشخو کا ہمنشین ہو دیکھ تو گل کے ساتھ روغن کیسا خوبند یر ہوجاتا ہو کہ گل کی بو دیتا ہو خاک گور کی کیا چیز ہو لیکن مردہ باشرف سے ایسا شرف باتی ہو کہ اُسکی گور پر دل منھ بھی رکھتا ہو اور ہاتھ بھی رکھ کے التجا کرتا ہو پھر کہتے ہین کہ خاک جب ہمسایگی جسم پاک سے مشرف وپر اقبال ہوئی بس تو بھی انکا ہمسایہ ہو اور شرف واقبال مین گرا ور اگر دل رکھتا ہو تو دلدار کی جستجو کر کہ اُسکی طفیل تیری خاک ہم سیرت جان کی ہوجائیگی اور چشم عزیزون کی سرمہ بنیگی اے فلان بہت ایسے ہین کہ گور مین خاک کی طرح سوتے ہین اور نفع وبشارت مین سیکڑون زندون سے بہتر ہین وہ سایہ خدا کے تھے اور خود ایسے سایہ والے کہ لاکھون زندے اُنکے سایہ مین ہین

داستان ایک مرد وظیفہ دار کی محتسب تبریز سے کہ امید وظیفہ پر قرض کیا تھا

قولہ آن یکے درویش ز اطراف دیار + جانب تبریز آمد دام دار + نہ ہزارش وام بود از زر مگر + بود در تبریز بدرالدین عمر + محتسب بود او بیکے بحر آمدہ + ہر سر مویش یکے حاتم کدہ + حاتم ار بودی گدائے او شدی + سر نہادی خاکپاے او شدی + گر بدادی تشنہ را بحر زلال + در کرم شرمندہ بودے زان نوال + ور بکردی ذرہ را مشرقے + بودی آن در ہمتش نالایقے + بر امید او بیامد آن غریب + کہ غریبان را بدی خویش و قریب + بر درش بود آن غریب آموختہ + وام بیحد از عطایش توختہ + ہم بپشتی آن کریم او وام کرد + چون بہ بخششہاش واثق بود مرد + لاابالی گشتہ بود وام جو + بر امید قلزم اکرام او + وام داران زو ترش او شادکام + ہمچو گل خندان ازان روض الکرام + گرم شد پشتش ز خورشید عرب + غمستش از سبال بولہب + چونکہ دارد عہد و پیوند سحاب + کے دریغ آید ز سقایان آب + ساحران واقف از دست خدا + کے نہند این دست و پا را دست و پا + روبہی کہ ہست او را شیر پشت + بشکند مغز پلنگان را بمشت المعنی ایک فقیر اطراف دیار سے تبریز کی طرف آیا اور قرضدار تھا اور نو ہزار اسپر قرض تھے مگر تبریز میں ایک بدرالدین عمر نامے محتسب تھا اور محتسب کیا ایک دریا تھا کہ ہر سر مو اسکا حاتم کدہ تھا مطلب یہ کہ حاتم تو ایک ہی گذرا ہی اسکا بال بال حاتم تھا اگر اسکے وقت میں حاتم ہوتا تو ضرور سخاوت عطا میں اسکا گدا بنتا اور اسکے سامنے سر ٹیکتا اور اسکا خاکپا ہوتا ایسا سخی کہ اگر کسی تشنہ کو بحر زلال بخش دیتا تو اس بخشش سے اپنے کرم میں شرمندہ ہوتا کہ میرا کرم تو اتنی سی بخشش کے قابل نہ تھا اور اگر کسی ذرہ کو مشرق کر دیتا جہان سے خورشید نکلتا ہی جس سے زر و جواہر پیدا ہوتا ہی اسکی ہمت مین لایق ہمت کے نہوتا بس اسکی امید پر وہ درویش مسافر بھی آیا کسواسطے کہ یہ مسافرون کا خویش و قریب تھا ایسی غمخواری و دلداری کرتا تھا اور یہ غریب اسکے دروازہ کا آموختہ یعنے گدھا ہوا تھا اسکی عطا سے وام بیحد اسنے جمع کیے تھے اسی کی پشتی پر اس غریب نے قرض کیا تھا کہ اسکی بخششون پر اسکو مضبوطی و اعتقاد تھا یہ لاابالی ہوگیا تھا اور بیدھڑک ہوکے قرض کیا تھا جانتا تھا کہ جب سمندر اکرام کا اسکے موجود ہی تو کیا غم ہی وام دار تو اس سے ترش ہوتے تھے اور یہ شادکام تھا اور گل ساخندان اسی روضہ کرام سے کہ وہ کریمون کا باغ تھا اور واقعی ہی بھی یہ کہ جسکی پشت خورشید عرب سے گرم ہوئی جو آنحضرت ہین یعنے جسنے انسے مدد پائی وہ ابولہب کی مونچھونکا کیا غم کریگا اور جب کہ قول و میل بادل سے رکھتا ہی تو اگر سقا لوگ اسکا پانی لین تو اسکو کیب دریغ ہوگا دیکھو حضرت موسے کے وقت مین جو ساحر ایمان لائے اور خدا کے ہاتھ سے واقف ہوے وہ کب ان ہاتھ پاؤن کو ہاتھ پاؤن جانتے تھے گو فرعون کاٹ ڈالے جس روباہ کا پشت و مددگار شیر ہی اسکو پلنگون کے مغز توڑ دینے مین گھونسے سے کیا تامل یہ سب مثالین اس غریب کے بھروسہ پر ہین

اُس محتسب سے رکھنا تھا فرمائی ہین

جانا جعفر رضؓ کا تنہا واسطے قلعہ لینے کے اور مشورت کرنا اُس بادشاہ کا وزیر سے اور کہنا وزیر کا کہ خبردار ملک اسکے سپرد کردے کہ مؤید ہے

قوله چونکہ جعفر رفت سوے قلعۂ + قلعہ نزد گام خنگش جرعۂ + یکسوارہ تاخت تا قلعہ بکر + تا در قلعہ بہ بستند از حذر + زہرہ نے کس را کہ پیش آید بجنگ + اہل کشتی را چہ زہرہ با نہنگ + روے آورد آن ملک سوے وزیر + کہ چہ چارہ است اندرین وقت اے مشیر + گفت آنکہ ترک گوئی مکر وفن + پیش او آئی بشمشیر و کفن + گفت آخر نے کہ او مردیست فرد + گفت منگر خوار در فردے مرد + چشم بکشا قلعہ را بنگر نکو + ہمچو سیماب است لرزان پیش او + بر سر زین آن چنان محکم پے ست + گوئیا شرقے و غربے با ویست + چند کس ہمچون فداے تاختند + خویشتن را پیش او انداختند + ہر یکے را او بگرزے می فگند + سرنگونسار اندر اقدام سمند + دادہ بودش صنع حق جمعیتے + کہ ہمی زد یک تنہ بر امتے + چشم من چون دید روے آن قباد + کثرت اعداد از چشمم فتاد + اختران بسیار و خورشید ار یکیست + پیش او بنیاد ایشان مندکیست + گر ہزاران موش پیش آرند سر + گربہ را نے ترس باشد نے ضرر + گر بہ پیش آید موشان اے فلان + نیست جمعیت درون جان شان + ہست جمعیت بصورت در فشار + جمع معنی خواہ ہین از کردگار + نیست جمعیت بہ بسیاری جسم + جسم را بر باد قائم دان چو اسم + در دل موشے بدے جمعیتے + جمع گشتی چند موش از حمیتے + بر زندے خویش را بر گربۂ + ہر یکے بردے زوندے حربۂ + بر زدندے چون فداے حملۂ + خویش را بر گربۂ بے مہلۂ + آن یکے چشمش بکندے از ضراب + وانگر گوشش دریدے ہم بناب + وانگر سوراخ کردی پہلوش + از جماعت گم شدی بیرون شوش + لیک جمعیت ندارد جان موش + بجہد از جانش زبیم گربہ ہوش + گربۂ را اعداد موشان صد ہزار + خشک گردد از یکے گربۂ نزار + از گلہ انبہ چہ غم قصاب را + انبہی ہش چہ بندد خواب را +

المعنی جبکہ جعفر طیار ایک قلعہ کی طرف گئے کہ وہ اُنکے خنگ کے قدم کے نزدیک ایک جرعہ تھا تنہا ایک سوار در قلعہ بکر تک حملہ کرکے گئے قلعہ والون نے خوف سے دروازہ بند کرلیا کسی کی یہ طاقت نہین جو لڑائی کے لیے پیش آئے اور فی الحقیقت کشتی والون کو نہنگ کے سامنے مجال مقابلہ کب ہے اُس قلعہ کے بادشاہ نے وزیر سے متوجہ ہو کے کہا کہ اے مشیر اسوقت مین کیا تدبیر ہے کہا یہی کہ سارے حیلے حوالے ترک کر اور اُسکے سامنے شمشیر و کفن لیکے جا یعنے اپنی جان اُسکے حوالے کردے کہا نہین آخر وہ ایک اکیلا ہی آدمی تو ہے کہا اسکے فرد ہونے کو خوار مت سمجھے وہ مرد ہے اگرچہ فرد ہے ذرا آنکھین کھولکے قلعہ کو تو خوب غور سے دیکھو اس ایک فرد کے مارے کیسا سیماب سا لرز رہا ہے کیسا زین پر محکم ہوا بیٹھا ہے جسکو کچھ خوف و لغزش

ہی نہین ہو گویا ایک شرق وغرب اسکے ہمراہ ہو ایسا مستقل ہو چند آدمی ایسے اسکے سامنے گئے جیسے فدائی خنجر
بھینٹ چڑھانے لیجاتے ہین اور مقابل اسکے پڑے وہ ہر ایک کو گرز سے اوندھا اپنے گھوڑے کے قدمون
مین گراتا تھا حق تعالے نے جمعیت دل کی اسکو ایسی دی تھی کہ ایک تن ایک گروہ پر حملہ کرتا تھا اور پریشان
ضنع نہین ہوتا تھا مین نے جیسے صورت اس بادشاہ کی دیکھی ہو میری آنکھ سے کثرت شمار کی گرگئی کہ اگر گنتی
گنتی کو بہت سی ہوئی تو کیا ستارے بہت ہین اور خورشید ایک ہی ہو مگر اُسکے سامنے اُنکی کچھ اصل وبنیاد
نہین ہو اگر ہزارون موش سر نکالین بلی نہ اُنسے ڈریگی نہ کچھ ضرر اُسکو پہونچیگا اور اگر موش گربہ کے پیش
بھی آئین تب کیا ہوتا ہو اسلیے کہ انکی جان مین جمعیت ہی نہین ہو ٹھہر ہی نہین سکتے جو جمعیت ظاہر کی ہو
کہ ہزارون جمع ہو گئے یہ فشار مین ہو یعنے پلپلی چیز ہو ہر شے اُسکو دبا لیتی ہو مثلاً یہی خیال کہ یہ ہزارون ہین تو
خبردار ہو کر دگار سے جمعیت ملنے کی مانگ کہ دل مستقل رہے بہت سے جسم جمع ہو جانا یہ جمعیت نہین ہو جسم
مثل اسم کے ہوا پر قائم جان پھر بادہوائی کا کیا اعتبار اگرچہ ہون کے دل مین جمعیت ہوتی تو ضرور چند
موش از راہ غیرت وحمیت جمع ہو جاتے اور کسی بلی پر جا پڑتے ہر ایک اپنا حربہ اُسپر چلاتا اور فدائیون کی
طرح اسپر حملہ کرتا بے مہلت کے یعنے اُسکو مہلت حملہ کی نہ دیتا کوئی اسکی آنکھین ناخن سے نکالتا کوئی اُسکے
کان دانتون سے پھاڑتا کوئی اُسکے پہلو مین سوراخ کرتا بس جماعت سے باہر نکل جانا نہین ہو سکتا تھا
لیکن یہ ہو کیسے موش کی جان مین جمعیت تو نہین ہو اُسکی جان سے تو بلی کے خوف کے مارے ہوش نکلے بھاگتے
ہین اگر گنتی کے لاکھ چوہے ہونگے ایک بلی کی ہیبت سے سب خشک وزار ہو کے رہجائینگے اگر گلے کا انبوہ
ہو تو قصاب کو کیا غم کیسے ہی انبوہی ہوش کی ہو کہین خواب کی راہ بند ہو سکتی ہو وہ سب ہوشون کو فنا
کر دیتی ہو **قولہ** مالک ملکست جمعیت دہد + شیر را تا بر گلہ گوران جہد + در زمانے شان لبہازد ترت مرت
کس نبارد گفتنش از راہ پرت + صد ہزاران گوردہ شاخہ دلیر + چون عدم باشد بہ پیش صول شیر + مالک الملک
بدہد ملک حسن + یوسفے را تا بود چون ماہ مزن + در رخے نہد شعاع اخترے + تا شود شاہے غلام دخترے
بنہد اندر روے دیگر نور خود + کہ بہ بیند نیم شب بر نیک وبد + یوسف وموسے زحق پرند نور + در ید در خبا
در ذات الصدور + روے موسے بارقے انگیختہ + پیش رو او توبرہ آویختہ + نور رویش آنچنان بردی بصر
کہ زمرد از دو چشم مار کر + او زحق در خواستہ تا توبرہ + گرد آن نور قوی را ساترہ + توبرہ گفت از کلیم
سازہین + کان لباس عارفے آمد یقین + کان کسا بر نور صبرے یافتہ است + نور جان بر پود وتارش تافتہ آ
جز چنین خرقہ نخواہد شد صوان + نور بار ابر تا بد غیر آن + کوہ قاف از پیش آید بہر سد + ہمچو کوہ طور نورش
بر درد + از کمال قدرت ابدان رجال + یافت اندر نور بیچون احتمال + آنکہ طورش بر نتابد ذرۂ + قدرتش

جاسازد از قارورۀ + آنچه طورش برنتابد اے کیا + ذرۀ اندر زجاجی ساخت جا + گشت مشکوٰۃ زجاجی جاے
نور + کہ ہمی در روز نورش قاف و طور + چشم شان مشکوٰۃ وان جان شان زجاج + تافتہ بر عرش و افلاک این
سراج + نور شان حیران این نور آمدہ + چون ستارہ زین ضحے فانی شدہ + زین حکایت کرد آن ختم رسل +
از ملیک لایزال لم یزل + کہ نگنجیدم در افلاک وخلا + در عقول و در نفوس باہدی + در دل مومن بگنجیدم چو ضیف +
بے ز چون بیچگون و بے ز کیف + تا بدلا لی آن دل فوق و تحت + یابد از من پادشاہیہا و تخت + بے چنین
آئینہ این خوبی من + بر نتابد ہم زمین و ہم زمن + بر دو کون اسپ ترحم تاختیم + بس عریض آئینہ بر ساختیم +
ہر دمے زین آئینہ پنجاہ عرس + بشنو آئینہ و لے شرحش مپرس + اللغات ترت مرت بالفتح زیر و زبر پرت
بالضم پرواز راہ یکسو شو وصول حملہ کرنا مزن بالضم باران و ابر ذات الصدور دانائے اسرار دل کہ کاف
عربی نام نہر کسا بکسر گلیم صوان نگہبان قارورہ شیشہ زجاج قندیل آبگینہ سفید و شفاف مشکوٰۃ طاق فراخ
جسمین قندیل رکھیں عقول جمع بمعنے دانش اور عقول عشرہ کہ وہ دس فرشتے ہین بقول حکما ایک دوسرے کے
پیدا کیے ہوے نفوس جانہا در دہا عرس بالضم مجلس نکاح و طعام فاتحۂ بزرگان و عروسی المعنی وہ مالک
ملک کا ہی چاہے جسکو جمعیت بخشے دیکھو شیر کو کیسی جمعیت دی ہو کہ وہ گلہ گورخرون پر جھپٹتا ہو اُنکی کثرت
کی پروا نہین کرتا دم بھر مین اُنکو زیر و زبر کر ڈالتا ہو کوئی اس سے نہین کہہ سکتا کہ ایک طرف ہو جا لاکھون
گورخر بڑے بڑے اور بہت سی شاخون والے دلیر شیر کے حملہ سے مثل عدم کے اُسکے سامنے ہوتے
ہین اور وہی مالک الملک ہو چاہے جسکو ملک حسن کا دیدے یا کسی یوسف کو تا وہ بادل کا چاند ہو جاے
کسی کی صورت مین ایسی شعاع اختر کی سی رکھدے کہ پادشاہ عظیم القدر غلام کسی دختر کا ہو جاے اور
کسی کی صورت مین اپنا نور رکھدے کہ وہ نیم شب مین جو وقت تاریکی شب کے کمال کا ہو ہر نیک و بد
کو دیکھے جیسے کہ حضرت یوسف اور حضرت موسے دونون نے اُس سے نور پایا اور ہر قسم کا نور نور ید جو بیضا
تھا مخصوص بموسے اور نور رخسار اور نور ذات الصدور یعنے اسرار دل کہ دونون ان دونون مین مشترک تھے
حضرت یوسف کا حسن و نور تو مشہور ہی ہو موسے کی صورت نے بھی ایسی چمک دمک اٹھائی تھی کہ اُنکی صورت کے
سامنے ایک توبرہ بطور پردہ کے لٹکا رہتا تھا اُنکی صورت کا نور بیننده کی بصر ایسی اوچک لیتا تھا جیسے زمرد
مار کے چشم سے نور لیجاتا ہو کہتے ہین اس مار کی نظر سے آدمی مرجاتا ہو لیکن زمرد اسکو اندھا کر دیتا ہو موسیٰ
نے حق تعالے سے توبرہ چاہا تھا اس نور قوی کو چھپائے حق تعالے نے فرمایا کہ یہ توبرہ تو اپنی گلیم سے
بنا اور خبردار رہو کہ یہ لباس عارفی ہو یقیناً عارف کو چھپاتا ہو کسواسطے کہ اس گلیم نے نور پر صبر عظیم بن دیا ہو
نور کو اس سے صبر ہو جاتا ہو نور جان کا اسکے تار و پود پر دوڑا ہو تب سوا ایسے خرقہ کے کوئی نگہبان نور کا نہین

ہو سکتا ہمارے نور کو اسکے سوا کوئی نہین اٹھا سکتا ورنہ اگر کوہ قاف اسکے سامنے آئے تا مانع اور سدا سکا بنے
تو یہ نور کوہ طور کی طرح اسکو پھاڑ ڈالے اور ابدان رجال نے جو اسکے نور مین احتمال وتحمل پایا ہی یعنے ابدان جو اسکو
اٹھا لیتے ہین یہ بھی کمال قدرت اس نور ہی کا ہی اسلیے کہ وہ نور ایسا ہی جسکا ایک ذرہ طور نہ اٹھا سکے اور قدرت
اسکی چاہے تو ایک قندیل زجاج مین اپنی جگہ کرلے اے دانا وہ نور جسکو طور نہ اٹھا سکے آخر ذرہ بھر سے پاش
پاش ہو ہی گیا اسنے ایک قندیل مین اپنی جگہ کرلی اب دیکھو وہ نور جس سے قاف وکوہ طور پارہ پارہ ہوتا ہی اس
نور کی جگہ ایک مشکات زجاج ہوا اسمین سما گیا انکی آنکھون کو تو مشکاۃ جان اور انکی جان کو زجاج سمجھ کہ جس سے
عرش وافلاک پر یہ چراغ چمکا ہی اور انکا نور جنکی جان مین یہ نور چمکا ہی اس نور سے حیران ہو گیا اور مثل ستارون
روشنی خورشید صبحی سے فانی ہو گیا اور اسی نور سے حکایت کی ہی ختم رسل یعنے آنحضرت نے بادشاہ لایزال
لم یزل سے کہ مین نہ افلاک مین سمایا نہ خلا مین جو مابین زمین وآسمان کے ہی نہ عقلون نہ روحون باہدایت
مین مگر مومن کے دل مین مثل مہمان کے سما گیا کہ نہ چون کو اسمین دخل ہی نہ چگون کو نہ کیف کو کہ کیسے اور کیونکر
سما گیا تو اسکی دلالی سے فوق وتحت مین دل مجھسے پادشاہیان اور تخت پائے گر بے ایسے آئینہ کے
یہ خوبیان میری زمین بھی اور زمن بھی کوئی نہین اٹھا سکتے ہمنے دونون جہان پر رحمت کا گھوڑا دوڑایا یعنے
رحمت کی اور ایک چوڑا چکلا آئینہ بنایا کہ اس آئینہ سے ہر دم بکثرت خوشی وشادیان ہین آپ فرماتے ہین:
ہمنے کہا آئینہ بنایا اسکو سنلے مگر شرح اسکی مت پوچھ یہ بات صرف سن لینے کی ہی نہ شرح کرنے کی **قولہ** حاکم
آن کز لبس خویشش پردہ یافت + کہ نفوذ او قمر را بشگافت + گر بدی پردہ ز غیر لبس او + پارہ گشتی در بدی کہ
دو تو + زانچنین دیوار ہا تا فد شدی + تو برہ با نور حق چہ فن زدی + گشتہ بود آن آئینہ صاحب نفی + بود د
سوز خرقہ عارفے + گشتہ بود آن آئینہ ستار نور + زانکہ بود از خرقہ یک با حضور + زان شود آتش رہین سوختہ
کوست با آتش زپیش آموختہ + در ہوای عشق آن نور رشاد + خود صفورا ہر دو دیدہ باز داد + او لا بر بست
یک چشم و بدید + نور روے او و یک چشمش پرید + بعد ازان صبرش نماند و آن دگر + بر کشاد و کرد چرخ آن
قمر + ہمچنان مرد مجاہد نان دہد + چون بر وزد نور طاعت جان دہد + پس زنے گفتش کہ چشم عبہرے + چون ز دستت
رفت حسرت میخورے + گفت حسرت میخورم کم صد ہزار + دیدہ بودے کہ ہی کردم نثار + روزن چشمم زمہ ویران
شدہ است + لیک مہ چون گنج در ویران نشست + کے گذارد گنج کین ویرانہ ام + یاد آرد الرو ثاق خانہ
حق شنید این دو چشمش باز داد + دید موسے راز نورش ساز داد + از نظر این نور ز و نہمان نشد + از خدا
خاص بد ویران نشد + نور روے یوسفے وقت عبور + در فتادے در شباک ہر قصور + پس بگفتندے
درون خانہ در + یوسف ست این سو بسیران در گذر + زانکہ بر دیوار دیدندے شعاع + فہم کردندی اصحاب

بقاع - خانہ راکش دریچہ است آن طرف + دارد از سیران یوسف این شرف + ہین دریچہ سوے یوسف باز کن
وز شگافش فرجہ آغاز کن + عشق ورزی آن دریچہ کردنست + کز جمال دوست دیدہ روشن ست + پس ہمیشہ
روے معشوقہ نگر + این بدست تست بشنو اے پسر + راہ کن در اندرونہا خویش را + دور کن ادراک دور اندیش
را + کیمیا دارے دواے پوست کن + دشمنان را زین صناعت دوست کن + چون شدی زیبا بدان زیبا
رسی + کورہاند روح را از بیکسی + پرورش مرباغ جانہا زان نمش + زندہ کردہ مردۂ غم را دمش + نے ہمہ
ملک جہان دون دہند + صد ہزاران ملک گوناگون دہند + بر سر ملک جمالش داد حق + ملکت تعبیرے درس
سبق + ملکت حسنش سوے زندان کشید + ملکت علمش سوے کیوان کشید + شہ غلام او شد از علم و ہنر + ملک علم
از ملک حسن آسودہ تر + **اللغات** نفوذ درگذشتن و اثر کردن صفورا نام دختر شعیب علیہ السلام زوجہ
حضرت موسے مجاہد کافرون سے لڑنے والا عبہر نرگس حصین زردی ہو شباک سوراخ ملبس بالضم پوشیدن
بالکسر لباس پوشیدن فی المعنی حاصل اشعار صدر کا یہ کہ اُسنے اپنے ہی لباس سے پردہ پایا کسواسطے
کہ اثر اس نور کا قمر کو پھاڑتا گو قمر لباس کتانی پھاڑتا ہو ورنہ اگر پردہ اُسکے لباس سے غیر کا لباس ہوتا اور
بالفرض کوہ دو تو ہوتا تا ہم پارہ پارہ ہو جاتا اور اگر دیوار آہنین ہوتی تو اسکے بھی پار ہو جاتا پھر تو برہ نور حق
کے ساتھ کیا فن و ہنر کرتا یہ آئینہ تو اس سبب سے متحمل ہوا کہ یہ صاحب لعنی پہلے سے ہو گیا تھا اور ایک وقت
مین خرقہ سوز عارفی کا ہو چکا ہو کہ اسوقت مین ستار نور کا تھا اور ایک خرقہ با حضور سے تھا بس ایسا حال
تھا جیسے سوختہ کے پہلے ہی سے آتش مرہون ہوتی ہو یعنے پہلے ہی سے آتش کا آموختہ اور سیکھا ہوا عادت
پذیر ہو رہا ہو فوراً آگ لے لیتا ہو یہ وہ نور رشاد کا ہو جسکی ہوا سے عشق مین صفورا جو بی بی حضرت موسے کی
تھین خود انھین نے اپنی دونون آنکھین دیدین پہلے تو ایک آنکھ بند کر کے اُنکی طرف دیکھا کہ اُنکی صورت کا
نور دیکھتے ہی ایک آنکھ تو فوراً اڑ گئی پھر اُنکو صبر نہین ہوا دوسری بھی کھولی اُسکو بھی اس قمر پہ خرچ کر دیا یعنے
دونون جاتی رہین جیسے کوئی مرد مجاہد راہ خدا کا اول تو نان و طعام دیتا ہو اور جب نور طاعت کا اسپر پڑتا ہی
تو جان دیدیتا ہو بس ایک عورت نے اُنسے کہا کہ تیری چشم نرگسی جو تیرے ہاتھ سے جاتی رہین تو تو ضرور حسرت
کھاتی ہوگی کہا البتہ حسرت کھاتی ہون مگر آنکھین جاتی رہنے کی نہین ہان اس بات کی حسرت ہو کہ میری
آنکھین لاکھ سے کم کیون ہوئین اگر ہوتین تو سبکو نثار کر دیتی روزن میری چشم کا ماہ نے ویران کیا تو کیا ہوا ماہ
تو گنج کی طرح اس ویرانہ مین جانشین ہوا اب یہ ویرانہ میرا اپنے محل و خانہ کو یاد کر کے اس گنج کو کب
چھوڑیگا گر د نثار وخانہ ہوا تو حق تعالی نے یہ بات صفورا کی سنی اور دونون آنکھین اُنکی پھر لوٹ کے مین
اور موسے کے نور دیکھنے کا انھین سامان کر دیا پھر یہ نور اُنکی آنکھون سے نہ چھپا اسلیے کہ یہ نور خزانۂ خاص سے

تھا نہ آنکھ سے پھر کیسے ویران ہوئے نور صورت حضرت یوسف کا جو ونت کہ وہ کسی طرف ہو کے نکلتے تھے
محلون کی جالیون سے اندر گھرون کے پہونچتا تھا بس گھر والے اپنے گھرون مین کہتے تھے کہ یوسف ادھر سے
جاتے ہین اُس سبب سے کہ دیوارون پر اُسکی شعاع پڑتی تھی اُس سے گھر والے سمجھ لیتے تھے بس جس گھر کا
کہ دریچہ اُس طرف ہو وہ سیر یوسف سے شرف پاتا ہو تو خبردار ہو تو بھی اپنے گھر کا دریچہ اپنے یوسف کیطرف
کو کھول اور اُسکے شگاف سے کشود و فرجہ شروع کر اور دریچہ کرنا کیا ہو عشق اختیار کرنا کہ جمال دوست سے
آنکھین روشن ہین بس جب تو نے دریچہ ادھر کو کھول لیا تو ہمیشہ جمال معشوقہ یعنے اسکی تجلی وشعاع کا
دیکھا کر اور یہ بات اے پسر تیرے اختیار مین ہو یعنے دریچہ کرنا لاجرم اپنی راہ لوگون کے دلون مین کر
اور اس ادراک دوراندیش کو دور کر تیرے پاس کیمیا ہو یعنے خاکساری جو خاک اکسیر سے کم نہین اس سے
دوا اپنے پوست کی کر اس کاریگری سے دشمنون کو دوست بنا جب تو زیبا ہو جائیگا تو زیبا کو پہونچیگا پھر روح
تیری بیکس نہین رہیگی وہی کس تیرا ہوگا اسواسطے کہ باغ جانون کی پرورش اُسی کے نم سے ہو اور اُسکے دم سے
مردے غم کے زندہ ہوے یہ نہین ہو کہ وہ تجھکو ملک اس جہان دون ناچیز کا دے بلکہ لاکھون ملک قسم قسم کے
دیگا دیکھو حضرت یوسف کو ملک جمال کا دیا اور اُسکے ساتھ مملکت تعبیر خواب کی دی جسکو کسی سے پڑھا نہ کسی سے
اُسکا سبق لیا ملک حسن کا اُنکو زندان کی طرف لیگیا کہ زلیخا نے مصلحتاً بھیجدیا تھا اور مملکت علم نے کیوان کو پہونچا
کہ ہفتم فلک پر ہو اور بادشاہ مصر نے بھی سات گائین اور سات خوشے خواب مین دیکھے تھے
جسکی تعبیر بتانے سے اول مین یہ وزیر ہوے پھر بادشاہ مصر کے ہوے بس علم و ہنر کے سبب سے بادشاہ اُنکا غلام ہوگیا
لہذا ملک حسن سے ملک علم کا آسودہ تر ہو کہ حسن کی بدولت قید ہوے اور علم کی بدولت بادشاہ ہوے

رجوع بحکایت مرد وام دار اور تبریز مین آنا اُسکا اور خبر فوت محتسب کی سننا

قولہ آن غریب ممتحن از بیم وام + اندر آمد سوے آن دار السلام + شد سوے تبریز و کوے گلستان + خفتہ
امیدش فراز گلستان + روز دار الملک تبریز سنی + بر امیدش روشنی در روشنی + جانش خندان شد
آن روضہ رجال + از نسیم یوسف مصر خیال + گفت یا حادی انخ لی ناقتی + جاء اسعادی و طارت فاقتی
ابرکی یا ناقتی طاب الامور + ان تبریزاً مناجات الصدور + اسرحی یا ناقتی حول الریاض + ان تبریز الن
نعم المفاض + سار بانا بار بکشا ز اشتران + شہر تبریز ست و کوے گلستان + فر فردوسیست این پالیز
شعشعۂ عرشیست مر تبریز را + ہر زمانے موج روح انگیز جان + از فراز عرش بر تبریزیان + چون وثاق محتسب
جست آن غریب + خلق گفتندش کہ بگذشت آن حبیب + او پریر از دار دنیا نقل کرد + مرد و زن
در واقعہ او روے زرد + رفت آن طاوس عرشی سوے عرش + چون رسید از ہاتفانش بوے عرش

سایہ اش گرچہ پناہ خلق بود + در نوردیدآفتابش زود زود + رانداوکشتی ازین ساحل پریر + گشتہ بود آن خواجہ زین خمخانہ سیر + نعرۂ زد مرد و بیہوش اوفتاد + گوئیا اونیز در پے جان بداد + بس گلاب وآب بررویش زدند + ہمرہان برحالتش گریان شدند + تا لشب بیہوش بود و بعد ازان + نیم مردہ بازگشت ازغیب جان + المعنی وہ غریب ممتحن آزمایش کا مارا ہوا قرض کے خوف سے اُس دارالسلام یعنے جنت مین جو تبریز ہو داخل ہوا اور وہ دارالسلام جسکی طرف گیا تبریز ہو کہ گویا ایک گلستان ہو جہان امید اسکے گلون مین آرام سے پاؤن پھیلا کے چت پڑی سوتی تھی یعنے یہانکی امید پر وام داری سے بخنت تھا پھر تبریز کی صفت ہو کہ یہ تبریز ایسی جگہ ہو کہ تو اس سے گذر کر اور اسمین جا کہ جان کی بڑی روشن جگہ ہو اور اسکے پاس امید روشنی در روشنی کی لیجا تا تجھکو حاصل ہو جان اسکی جان کے اُس روضہ مردون سے بطفیل نسیم اُس یوسف کے جو اُسکے خیال کا بادشاہ تھا لمل گئی معانی اشعار عربیہ کہا اے حدی کرنے والے جولان مین لا میرے واسطے میرے ناقہ کو کہ سعادت آئی اور فاقہ و پریشانی گئی آور روان ہوا اے ناقہ میرے کہ سب کام خوب خوش ہو گئے بیشک تبریز مقام سینون کے راز لینے کا ہو اور چرا اے ناقہ میرے گرد باغون کے بیشک تبریز ہمارے لیے محل فیض ہو اب فارسی مین فرماتے ہین کہ اے ساربان اونٹون کے گٹھے کھولدے یہ شہر تبریز ہو اور گویا گلستان اس پالیز کو شان وشوکت فردوسی ہو اور روشنی عرش کی ہو اس تبریز مین ہر دم ایک موج تازگی انگیز جان کی فراز عرش سے تبریزیون پر نازل ہو یہ سب اشعار صفات تبریز مین ہین بدین نظر کہ حضرت شمس تبریز یہین کے ہین اور مولانا رح کو اُنسے تعلق بقول بعض ہو اور بقول بعض معتقد علیہ اُنکے آپ فرماتے ہین کہ جب اُس وام دار غریب نے محل محتسب کا تلاش کیا تو معلوم ہوا مخلوق سے کہ وہ پیارا حبیب مر گیا اُسنے پرسون دار دنیا سے نقل کی اور دار آخرت کو گیا کہ اسکی مرگ مین تمام مرد وزن غم کے مارے زرد ہو رہے ہین وہ ایک طاؤس عرش سے آیا تھا سو عرش کی طرف چلا گیا اس سبب سے کہ ہاتف سے اسکو بو عرش کی پہونچی سایہ اُسکا اگرچہ مخلوق کی پناہ تھا لیکن آفتاب نے اسکو جلدی جلدی لپیٹ ڈالا یعنے روز عمر کا اسکی جلدی گذر گیا اُسنے پرسون اس کنارہ سے کشتی ہانک دی کہ وہ خواجہ اس خمخانہ سے سیر ہو گیا تھا اُسنے سنتے ہی ایک نعرہ مارا اور بیہوش ہو کے گر گیا ایسا معلوم ہوا کہ اُسنے بھی اُسکے پیچھے جان دیدی لوگون نے آب وگلاب اُسکے منھ پر چھڑکا اور ساتھ ہی اُسکے اسپر رونے لگے رات تک تو ایسے ہی بیہوش رہا بعد اُسکے جان اسکی ادھ مری ہو کے غیب سے لوٹی

استغفار اس غریب مخلوق پر اعتماد کرنے سے اور یاد کرنا نعمتون خالق کا اور دعا کرنا ثم الذین کفروا بربہم یعدلون

قولہ چون بہوش آمد بگفت اے کردگار + مجرمم بودم بخلق امیدوار + گرچہ خواجہ بس سخاوت کرد و جود + ہیچ

از کفو عطاے تو نبود + او کلہ بخشید و تو سر پر خرد + او قبا بخشید تو بالا و قد + او زرم داد و تو دست زر شمار
او ستورم داد و تو عقل سوار + خواجہ شمع داد و تو چشم قریر + خواجہ نقلم داد و تو طعمہ پذیر + او وظیفہ داد تو عمر و حیات
وعدہ اش زر وعدۂ تو طیبات + ، و وثاقم داد تو چرخ و زمین + در وثاقت او و صد چون او رہین + انچہ داد
اے ملک ہم از تو داد + کہ دل و دست وراکردی تو راد + زر از ان تست او زر نافرید + نان از آن تست
نانش از تو رسید + آن سخا و رحم ہم تو دادیش + کز سخاوت می فزودی شادیش + من چہ می گویم ہمہ تو بیا
با ینت بر کسے کے می نہی + من مراد را قبلۂ خود ساختم + قبلہ ساز اصل را نشناختم + تا کجا بودیم کین دیان دیز
عقل می کارید اندر ما و طین + چون ہمیکرد از عدم گردون پدید + وین بساط خاک را می گسترید + ز اختران میساخت
او مصباح ہا + در طبایع قفل با مفتاح ہا + اے بسا بنیا رہا پنہان و فاش + مضمر این سقف کردی وین فراش
آدم اصطرلاب گردون علوست + وصف آدم مظہر آیات اوست + ہرچہ در وے می نماید وصف اوست
ہمچو عکس ماہ اندر آب جوست + بر صطرلابش نقوش عنکبوت + بہر اوصاف ازل دارد ثبوت + تا ز چرخ غیب
ز خورشید روح + عنکبوتش درس گوید با شروح + عنکبوت این صطرلاب رشاد + بے منجم در کف عام افتاد

اللغات قریر خنکی چشم و خنک چشم شادمان و دیان پاداش دہندہ و قہر کنندہ و مالک روز حساب اصطرلاب
ایک آلہ ہی پیتل کا بصورت قرص اور اسکے اندر چند ورق پیتل کے ہوتے ہین اُنمین دائرے اور خطوط ہوتے
ہین جس سے ارتفاع آفتاب و ستارون کا حال معلوم ہوتا ہی اور بلندی ہر چیز کی عنکبوت نام کرم و طبقہ
مشبک از طبقہاے اصطرلاب کہ احکام اصطرلاب کے اسی پر ہین علو بضمتین و تشدید واو و بضمتین و تخفیف
واو نیز **المعنی** جب رات کو ہوش آیا کہا اے کردگار مین مجرم ہون کہ تجھکو چھوڑ کے خلق سے امیدوار ہوا
اگرچہ خواجہ نے نہایت سخاوت کی اور بڑا جود کیا تیری جو عطا ہی اُسکے کفو سے ذرا بھی نتھی اُسنے کلاہ بخشی
تو نے سر پر خرد بخشا اُسنے قبا بخشی تو نے بالا و قد اُسنے زر مجھکو دیا تو نے ہاتھ دیا جس سے زر گنتا ہون کم
بیشی جانتا ہون اُسنے ستور مجھکو دیا کہ مین اسپر سوار ہوا وہ میرا مغلوب بنا تو نے عقل مجھکو دی کہ وہ مجھ پر سوار
اور غالب ہوئی خواجہ نے مجھکو شمع دی تو نے چشم خنک اور خنکی چشم کی جس سے خود شمع کو دیکھتا ہون خواجہ
نے مجھکو نقل دیا اے بطور گزک کہ مراد خوردنی قلیل سے ہی اور تو نے مجھکو من مانتا طعمہ دیا اُسنے وظیفہ
تو نے عمر دی اور حیات دی اسکا وعدہ زر کا تھا تیرا وعدہ ستھری پاکیزہ چیزون کا اُسنے گھر دیا تو نے
زمین و آسمان میرے لیے بنایا کہ تیرے اس محل مین وہ اور اس جیسے سیکڑون گرد ہی ہین اور بکھے
ہوے اُسنے اے بادشاہ جو کچھ دیا تجھسے پاکے دیا تو ہی نے دل و دست کو اُسکے سخی و جوانمرد کردیا
تیری ہی ملک ہی اُسنے زر پیدا نہین کیا تو نے کیا نان تیری ہی ملکیت ہی خود اُسکو نان تجھسے ملی اور جو کچھ

سخا ورحم اسمین تھا سب تیرا ہی دیا ہوا تھا اور یہ بات کہ سخاوت سے وہ نہایت خوش ہوتا تھا یہ بھی تیری ہی
عطیات سے تھی اب مین کہانتک کہون سب کچھ تو ہی دیتا ہو اور بے منت کسی پر بار احسان نہین رکھتا
مین نے اسکو اپنا قبلہ بنایا اور دراصل جسنے اُسکو قبلہ بنایا تھا اسکو نہین پہچانا ہم بھلا کہان تھے جسوقت مین کہ
یہ دیان یعنے بدلا دینے والا اور حساب کرنے والا روز حساب کا آب وگل مین عقل بو رہا تھا اور جسوقت کہ
اس گردون کو پیدا کرتا تھا اور بچھونا خاک کا بچھاتا تھا اور ستارون سے چراغ بناتا تھا اور طبیعتون مین
امانتین رکھکے قفل لگاتا تھا مع کنجیون کے اے فلان بہت بنیادین پوشیدہ وظاہر اس سقف آسمان
وفرش زمین مین مضمر ہین اوران مضمرات کے سوا آدم کو دیکھ کہ یہ آسمان علو وبلند لیکا اصطرلاب ہی بخلاف
اس اصطرلاب حکما کے کہ اس آسمان کی ہو اور وصف آدم کا بھی کہ مظہر اسکی آیات کا ہو جو کچھ اس آدم مین
معلوم ہوتا ہو سب اُسکے وصف ہین ایسے جیسے عکس ماہ کا نہر مین اور اس اصطرلاب پر جو نقش عنکبوت ہو
جیسے احکام اصطرلاب کے ہوتے ہین وہ اسکے اوصاف ازل کے ثبوت ہین یعنے اوصاف اُسکے ازلی ہین تو
چرخ غیب سے خورشید روح کا طلوع کرے اور عنکبوت اُسکو سبق پڑھائے مع شرحون کے اور دیکھو ایسی
تو یہ عنکبوت اصطرلاب ہدایت وارشاد کی اور کیسے بے منجم کے ہر عام وخاص کے ہاتھ آئی ہو بس اصطرلاب
تن آدمی کا جسمین گھڑی کے سے بیسیون کیل پڑے ہین عنکبوت عقل آفتاب روح **قولہ** انبیا رادادحق تنجیم
این اغیب را چشمے ببایدغیب بین ، در چہ دنیا فتادن این فرودن ، عکس خود را دید ہریک چہ درون ،
عکس در چہ دید واز بیرون ندید ، ہمچو شیر گول اندر چہ دوید ، از برون دان ہرچہ در چاہت نمود ، ورنہ آن
شیرے کہ در چہ شد فرود ، برد خرگوشیش ازرہ کاے فلان ، در تگ چاہست آن شیر ژیان ، در رو
اندر چاہ وکین ازوے بکش ، چون ازو غالب ترے سر برکنش ، آن مقلد سخرۂ خرگوش شد ، وز خیال
خویشتن پرجوش شد ، او نگفت این نقش داد آب نیست ، این بجز تقلیب آن وہاب نیست ، تو ہم از
دشمن چہ کینے می کشی ، اے زبون ششش غلط در ہر ششے ، آن عداوت اندرو عکس حق ست ، کز صفات
قہر آنجا مشتق ست ، وان گنہ در وے ز عکس جرم تست ، باید آن خو را ز طبع خویش شست ، خلق
زشت اندر ان روے نمود ، مر ترا او صفحۂ آئینہ بود ، چونکہ قبح خویش دیدے اے حسن ، اندر آئینہ بر آئینہ
مزن ، مینزند بر آب استارہ سنی ، خاک تو بر عکس اختر مینزنی ، کین ستارہ نحس در آب آمدہ است ، تا کند
مر سعد ما را زیر دست ، خاک از استیلا بریزی بر سرش ، چونکہ پنداری ز شبہ اخترش ، عکس پنہان گشت و
سوے غیب راند ، تو گمان بردی کہ آن اختر نماند ، آن ستارہ نحس ہست اندر سما ، ہم بدانسو بایدش کردن
ولا ، بلکہ باید دل سوے بیسوے بست ، عکس اینسو عکس نحس آنسوست ، داد داد حق شناس و

بخشش شش + عکس آن داد ست اندر پنج و شش + **اللغات** قرون بضمتین جمع قرن زمانہاے دراز تنجیم
ستارہ شناسی موافق قواعد نجوم اور سعد و نحس ساعتین پہچاننا کنہ بضم کاف عربی وقت کار حقیقت چیز
المعنی اس اصطرلاب کی تنجیم یعنے ستارہ شناسی اور ساعت سعد و نحس جاننا حق تعالے نے انبیا کو دی
اسواسطے کہ اس اصطرلاب مین غیبی اور پوشیدہ باتین ہین اور غیب کو چشم غیب بین ہی دیکھتی ہی یہ قرون
اے اہل قرون جنکو صدیان گذرین اپنا عکس دیکھ کے چاہ دنیا مین گرے یہ نجانا کہ اصل ہماری اور ہی یہ اُ
عکس ہو چنانچہ منقول ہو کہ اصل صورت مخلوق کی عالم مثال مین ہو دنیا مین اُسکا عکس ہو جیسے وہ شیر احمق
جسنے عکس اپنا کنوین مین دیکھا اور عکس پر دوڑا اور باہر نہ دیکھا کہ یہ کون ہی جو کچھ تجھکو چاہ مین معلوم ہو
ہو اسکو باہر جان ورنہ وہ شیر کنوین مین کیسے اُترگیا اُسکو ایک خرگوش نے بہکا دیا کہ اے فلان یہ جو قعر
چاہ مین معلوم ہوتا ہو یہ وہی شیر مست ہو جسنے مجھکو روکا تھا چنانچہ قصہ اُسکا دفتر اول مین لکھا ہو اُس
کنوین مین گھس جا اور کینہ اپنا اس سے لے اور جو زبردست ہو تو سر اُسکا توڑ ڈال وہ مقلد پیرو اُس
خرگوش کا ہوا اور مسخرہ اسکا بنا اور اپنے خیال سے جوش مین آگیا یہ اُسنے نہ کہا کہ یہ نقش پانی کا دیا ہو
نہین ہو یہ تقلیب وہاب کی ہو جسنے اُس نقش کو الٹا کر دیا جو عکس نظر آتا ہو سوا اُسکے کچھ نہین ہی پانی عکس
دکھا رہا ہو نہ اصل نقش ہو اب تو جو اپنے دشمن سے کین کشی کرتا ہو یہ کیا کرتا ہو تو تو اے فلان اس شش جہت
کا دیا ہوا اور ہر شش مین اُسکے غلط ہو اسلیے کہ وہ عداوت جو دشمن مین ہو عکس حق کا ہو کہ اُسکی
صفات قہر سے دشمن کے دل مین یہ کلی پھوٹی ہو اور وہ کنہ یعنے وقت جو دشمن مین ہو وہ عکس
تیرے جرم کا ہو تجھکو چاہیے کہ اُس خو کو اپنی طبیعت سے دھو ڈال تیرے ہی خلق بد نے اسمین ظہور کیا
وہ تیرے واسطے خاص ایک صفحہ آئینہ کا ہو پھر جب تو نے اے حسن اپنی قبح کو اُس آئینہ مین دیکھا تو اس آئینہ
کو مت توڑ کہ اُس سے تو تجھکو نفع پہونچا ہو تیرا وہ حال کہ ستارہ تو اپنی چمک پانی پر ڈالتا ہو اور تو اُس ستارہ
کے عکس پر خاک ڈالتا ہو کہ یہ ستارہ نحس ہو جو پانی مین آیا ہو تا ہمارے سعد کو دبانے زیر دست کرے
خاک اُسپر اسی خیال کے استیلا سے ڈالتا ہو کہ تو نے اُسکو شبہ اختر کا جانا ہو جب وہ اختر چھپ گیا اور
غیب مین چلا گیا عکس بھی نہ رہا تو تجھے یہ گمان ہوا کہ وہ ستارہ نہ رہا یہ نہین ہو بلکہ وہ ستارہ نحس آسمان پر موجود
ہو اب جو کچھ تجھسے ہو سکے تو اسطرف اُسکے علاج کر اور وہ یہ کہ دل اُسکی طرف لگا جو بے طرف ہو اسلیے
کہ اسواسطے کہ اسی طرف کا عکس ہو جو عکس نحس اسطرف کا ہو اور کچھ نہین ہو جو کچھ کسیکو دیا ہو وہ داد خدا ہی او
اُسی کا بخشا ہوا ہو پنج حس مین بھی اور شش جہت مین بھی سب اُسکی داد کا عکس ہو **قوله** گر بود دا
خسان افزون ز ریگ + تو بمیری وان بماند مردہ ریگ + عکس آخرچند باید در نظر + اصل بینی پیشہ کن

اے کژنگر + حق چو بخشش کرد بر اہل نیاز + با عطا بخشید شان عمرے دراز + خالدین شد نعمت منعم علیہ + محیی الموتی ست فاجتبار والیہ + داد حق با تو در آمیزد چو جان + آنچنانکہ آن تو باشی و تو آن + گر نماند اشتہاے نان و آب + بدہدت بے این دو قوت مستطاب + فربہی گر رفت حق در لاغری + فربہی پنہانت بخشد آن سری + چون پری را قوت از بو میدہد + ہر ملک را قوت جان او میدہد + جان چہ باشد تا تو سازی آن سند + حق بعشق خویش زندہ ات میکند + رو حیات عشق خواہ و جان مخواہ + تو از آن رزق خواہ و نان مخواہ + خلق را چون آب دان صاف و زلال + اندرو تابان صفات ذوالجلال + علم شان و عدل شان و لطف شان + چون ستارہ چرخ بر آب روان + پادشاہے زیبد آن خلاق را + پادشاہے جملگان عاجز ورا + پادشاہان مظہر شاہی حق + فاضلان مرآت آگاہی حق + قرنہا بگذشت و این قرن نوی ست + ماہ آن ماہ ست آب آن آب نیست + عدل آن عدلست فضل آن فضل ہم + لیک مستبدل شد آن قرن و امم + قرنہا بر قرنہا رفت اے ہمام + وین معانی برقرار و بر دوام + آب مبدل شد درین جو چند بار + عکس آن خورشید دائم برقرار + پس بنایش نیست بر آب روان + بلکہ بر اقطار عرض آسمان + این صفتہا چون نجوم معنویست + دان کہ بر چرخ معانی مستویست + خوبرویان آئینہ خوبی او + عشق ایشان عکس مطلوبی او + ہم باصل خود رود این خد و خال + دائما در آب کے ماند خیال + جملہ تصویرات عکس آب جوست + چون بمالی چشم خود خود جملہ اوست + باز عقلش گفت بگذر زین حول + خل دوشابست و دوشابست خل + **اللغات** مردہ ریگ میراث و شی حقیر قطار بالفتح کنارہا حول بفتحتین کج بین ہونا اور احول ہونا خل سرکہ دوشاب شیرۂ انگور و شیرۂ خرما کہ اسکو ایک دو روز رکھین تا ترش ہو جائے **المعنی** یعنے اگر داد و عطا ان دنیا کے خسونکی ریگ صحرا سے افزون ہو تب کیا تو مرجائیگا اور یہ مردہ ریگ رہجائیگا یعنے میراث یا ناچیز چیز یہ عکس انکی داد کا ہو اور عکس کہانتک نظر مین ٹھہرتا ہو پس اے کج نگر اصل بینی اپنا پیشہ کر اصل کو دیکھ جو پایدار ہو حق تعالے نے جو اہل نیاز کے ساتھ بخشش کی تو اس بخشش کے ساتھ عمر دراز بھی اُنکو دی جیسا کہ شعر عربیہ مین یعنے وہ نعمت اُس منعم کی اُنپر خالدین ہوئی اے ہمیشہ ہمیشہ کو اور زندہ کرنے والی مردہ کی لاجرم ضرور ہو کہ اُسی سے پناہ چاہو داد حق کی تیرے ساتھ ایسی آمیختہ ہو جاتی ہو جیسے جان کہ رونگٹے رونگٹے مین بھری ہوئی ہو اور ایسی کہ وہ تو ہو اور تو وہ ہو اگر تجھکو اشتہا آب و نان کی نرہے تو کچھ پروا نہین وہ بے ان دونون کے پاکیزہ قوت تجھکو دیگا ڈرے مت کہ لاغر ہو جاویگا وہ اس لاغری مین تجھکو فربہی دیگا کہ وہ پوشیدہ فربہی ہو پلے سرے کی دیکھو تو پریون کا قوت آب و نان کب ہو صرف بو ہو [illegible] کیسا فرشتون کو قوت جان دیتا ہو کہ نہ آب ہو نہ نان نہ بو جان تیری کیا چیز ہو جسکی تو سند [illegible] کہ مین اس سے زندہ ہون نہین حق تعالے اپنے عشق سے تجھکو

زندہ کرتا ہو بس جو حیات عشق کا خواہان ہو جان کا خواستگار مت ہو اور اسی رزق کا جو بے آب و نان
کے ہو طالب ہو نہ نان کا مخلوق کو ایسا جان جیسے آب زلال صاف شفاف اور اس آب مین صفات
ذو الجلال کی تابان ہین علم انکا عدل انکا اور لطف انکا سب ایسا ہو جیسے کہ ستارے چرخ کے آب واند
پر ہین جیسے کہ ہشتم فلک تک کے ستارے آسمان اول مین نظر آتے ہین اسی سبب سے آسمان کو اب
گردندہ بھی کہتے ہین پادشاہی اسی خلاق کو زیبا ہو کہ سب کی پادشاہی اسکے سامنے عاجز ہو پادشاہ تو مظہ
شاہی حق کے ہین کہ یہ شاہی اسی کی شاہی کا نمونہ ہو اور فاضل لوگ اسکے آئینہ آگاہی حق کے کہ انکی آگاہ
کی صورت اس مرآت سے مرئی ہو بہت سی صدیان گذر گئین اب یہ تیسری صدی ہو بس ماہ تو وہی ماہ
جیسا تھا لیکن پانی وہ پانی صاف و زلال نہین جسمین عکس ماہ کا نظر آئے عدل بھی اسکا وہی عدل ہو او
فضل بھی وہی فضل لیکن وہ صدیان اور وہ لوگ سب بدل گئے اب اور ہی لوگ ہین اور اور ہی زما
قرن بر قرن اے سردار گذر گئے مگر وہ جو معانی ہو وہ بحال خود ویسے ہی برقرار و بر دوام ہو اسمین کچھ تغی
نہین اس نہر دنیا کا کتنی ہی دفعہ پانی بدل بدل گیا مگر عکس اس خورشید کا ہمیشہ برقرار رہا ہو بس انکو
بنا اس آب روان پر نہین ہو جو آسمان ہو بلکہ اس آسمان کے عرض کی جو انتہا ہو اور کنارہ وہان
کہ وہ لامکان ہو یہ صفتین جو نجوم معنوی کی ہین بس جان لے کہ وہ چرخ معانی پر ہمیشہ برابر و یکسان
ہو بخلاف اس آفتاب ظاہر کے کہ یہ اپنے استوا پر برابر و یکسان نہین نجوم جمع کے ساتھ باعتبار جامع
جمع صفات ہونے کے کہا ہو سارے خوبرو آئینہ اسکے خوبی کے ہین کہ اسکی خوبی کو جتا رہے ہین عشق
انکا عکس اسکی مطلوبی کا ہو یعنے اصل مطلوب وہ ہو اور یہ مطلوب اس مطلوب حقیقی کے عکس بس طالبون
عشق بحقیقت عکس مطلوب حقیقی پر ہی ہو سو اس صورت مطلوب مین یہ خد و خال جو دلربائی کر رہا ہو اپنی اص
کو چلا جائیگا اسلیے کہ پانی کا خیال ہمیشہ نہین رہتا یہ جملہ صورتین اور خیال اسکے ہی نہر کے ہین تو ذرا آنکھ
ملکے تو دیکھ کہ جملہ خود وہی ہو کہا انکا عکس کیسا خیال پھر فرماتے ہین کہ عقل بار بار یہی کہتی ہو کہ اس دو بینی
کج بینی کو چھوڑ کے یک بین ہو جا اسواسطے کہ سرکہ دوشاب ہو اور دوشاب سرکہ ہو دونون ایک ہین جو
سرکہ ترش ہو ویسا ہی دوشاب ترش ہو **قولہ** خواجہ را از چشم ابلیس لعین ۞ منگر و نسبت مکن او را بطین
خواجہ را جان بین مبین جسم گران ۞ مغز را بین مبینش استخوان ۞ خواجہ را چون غیر گفتی در غرور ۞ شرم دار ا
احول از شاہ غیور ۞ خواجہ را کو در گذشت ست از اثیر ۞ جنس این موشان تاریکی مگیر ۞ ہمرہ خورشید را شب پر مخوا
آنکہ او مسجود شد ساجد مدان ۞ عکسہا را ماند و این عکس نیست ۞ در مثال عکس خود بنمود نیست ۞ آفتابے در پنج جامد نما
روغن گل روغن کنجد نماند ۞ چون مبدل گشتہ اند ابدال حق ۞ نیستند از خلق برگردان ورق ۞ قبلہ وحدانیت دو چون نا

خاک مسجود ملایک چون شود + چون درین جو دید عکس سیب مرد + دامنش را دید آن پر سیب کرد + آنچہ در جو دید
کے باشد خیال + چونکہ شد از دید نقش پر صد جوال + عکسہا را ماند و این نیست عکس + در مثال عکس حق بنمی ست
عکس + تن مبین و جان مکن کن کم و صم + کذبوا بالحق لما جاءہم + مارمیت اذ رمیت احمد بدہ است + دیدن او
دیدن خالق شدہ است + حق مراو را برگزید از انس و جان + رحمۃ للعالمینش خواندہ اند + خدمت او خدمت
حق کردن ست + روز دیدن دیدن این روزنست + خاصہ این روزن درخشان از خودست + نے ودیعہ
آفتاب دگر قدست + ہم از ان خورشید رو بر روزنے + لیک از راہ و سوے معہودنے + المعنی جو خواجہ ہی
اور وزیر بادشاہ حقیقی کا اُسکو ابلیس لعین کی آنکھ سے مت دیکھ جیسے آدم کو کہ خلیفۃ اللہ تھے بموجب انی
جاعل فی الارض خلیفۃ کے ابلیس نے دیکھا اور نسبت اُنکی طین سے مت کر جیسے اُسنے کہا خلقتنی من نار
وخلقتہ من طین مین کرنے والا ہون زمین مین خلیفہ دوسری آیت کے معنی پیدا کیا تونے مجھکو آگ سے
اور پیدا کیا تونے اُسکو مٹی سے خواجہ کو بالکل جان سمجھ لطیف و پاکیزہ نہ جسم جو ثقیل و ناپاک ہو اور اُسکو مغز
ہی مغز جان نہ استخوان تونے خواجہ کو اپنے غرور مین اگر غیر اُسکا کہا تو اے احول اس شاہ غیور سے ڈرتا
نہین کہ یہ دو بینی تیری اُسکو کب پسند ہوگی اس خواجہ کو جو اثیر سے نکلگیا ہو اور فلک پر پہونچا ہو اُسکو
ان اندھیرے کے چہ ہون کے برابر مت سمجھ جو بھرا ہی خورشید کا ہو اُسکو شیر مت کہہ اور جو خود مسجود ہوا
یعنے آدم اُسکو ساجد مت جان ہر تو اور عکسون کے مشابہ مگر عکس نہین ہو صورت عکس مین خود
نیست نمود ہوا ہو جیسے یخ نے جہان آفتاب دیکھا وہ جامد نہ رہا اور جب روغن گل سے ملجاتا ہو تو
روغن گل ہوتا ہو نہ روغن کنجد ہر گاہ کہ ابدال حق کے اپنی کیفیت سے تبدیل ہوگئے ہین تو وہ مخلوق ت
نہین ہین تو اس ورق کو لوٹ دے اور مخلوق سے اُنکو مت جان جو قبلہ وحدانیت کا ہو وہ دیکھے
ہوگا اگر آدم وحدانیت سے جدا ہوتے تو خاک مسجود ملایک کی کیسے ہوتی جب کسی مرد نے دیکھا کہ اس
جو مین لے درخت سیب کا لگایا تو اُس دیکھنے نے اُسکے دامن کو پر سیب کر دیا پس جو کچھ اُسنے
اس جو مین دیکھا وہ خیال کب ہو سکتا ہو ہر گاہ کہ اُسکے دیکھنے سے سیکڑون گونین اُسکی بھرگئین یہ شخص
مشابہ عکس کے تو ہو مگر عکس نہین ہو وہ صورت و تشبیہ جو عکس حق کی ہو اُس عکس کا یہ معنی ہوا اُسکو تن مت
دیکھ اور اپنی جان مت مار پھر اُسکو لنگا ہو جا اور اُسپر غور کر فقد کذبوا بالحق لما جاءہم فسوف یاتیہم انباء
ما کانوا بہ یستہزءون یعنے تکذیب کی اُنھون نے حق کی ہر گاہ کہ اُنکے پاس آیا سو قریب آئیگی اُنکو آگاہی
اُس چیز کی جسپر ٹھٹھا مارتے تھے مارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمے حضرت احمد صلے اللہ علیہ وسلم ایسے
ہوئے ہین جنکا دیکھنا خدا کا دیکھنا ہو چنانچہ حدیث شریف ہو من رانی فقد رای اللہ جسنے مجھکو دیکھا

اُسنے خدا کو دیکھا حق تعالے نے اُنکو انس و جان سب سے برگزیدہ کیا ہو آپ سب سے رحمۃ للعالمین فرمایا
ہو اُنکی اطاعت خدا کی اطاعت کرنا ہو جیساکہ قرآن مجید مین فرمایا من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جسنے اطاعت
کی رسول کی اُسنے اطاعت اللہ کی کی اور جا دیکھنے سے دیکھنا اس روزن کا ہو خاص یہ روزن کہ از خود
درخشان ہو بے ذریعہ آفتاب و فرقد کے اُسی خورشید حقیقی سے روشنی اس روزن پر پڑی ہو لیکن اس
روشنی کی کوئی راہ اور کوئی جانب معینی نہین ہو بس اُسکی راہ و جانب منجانب اللہ ہو **قولہ** درمیان شمس
واین روزن رہی + ہست و روزن را نشد زان آگہی + تا اگر ابرے برآمد چرخ پوش + اندرین روزن بود
نورش بجوش + غیر این راہ و ہوائے شش جہت + درمیان روزن و خور الفت + مدحت و تسبیح او
تسبیح حق + میوہ میروید زعین این طبق + سیب رویدزین طبق خوش لخت لخت + عیب نبود گر نہے
نامش درخت + این سبد را تو درخت سیب خوان + کز میان ہر دو رہ آمد نہان + انچہ روید از درخت
بارور + زین سبد روید ہمان نوعے ثمر + پس سبد را تو درخت بخت بین + زیر سایہ این سبد خوش نشین
نان چو اطلاق آورد اے مہربان + نان چرا میخوانیش محمودہ خوان + خاک رہ چون چشم روشن کرد جان
خاک رہ را سرمہ بین و سرمہ دان + چون زروے این زمین تابد شروق + من چرا بالا کنم رو در عیوق +
شد فنا ہستش مخوان اے چشم شوخ + در چنین جو خشک کے ماند کلوخ + پیش این خورشید کے تابد ہلال
با چنین رستم چہ ماند زور زال + طالب ست و غالب ست آن کردگار + تا ز ہستیہا بر آرد او دمار + دو مگو و
دو مخوان و دو مدان + بندہ را در خواجۂ خود محو دان + خواجہ ہم در نور خواجہ آفرین + فانیست و مردہ و مات
و دفین + چون جدا بینی ز حق این خواجہ را + گم کنی ہم متن و ہم دیباچہ را + چشم دل را ہین گذارہ کن ز طین
آن یکے قبلہ ست دو قبلہ مبین + چون دو دیدے ماندی از ہر دو طرف + آتشے در خف فتا و رفت خف + گر گم
نامی تو اندر شہر کاش + کس نبفرد شد بصد دانگت لواش **اللغات** مالفت دوستی محمودہ سقمونیا
دوائے تلخ مسہل صفرا و بلغم شروق ظہور و روشنی و بر آمدن خورشید عیوق نام ستارہ روشن سرخ رنگ
خف بضم موزہ و بفتح سوختہ چقماق لواش بفتح نان تنک گندم **المعنی** یعنے درمیان شمس اور اس روزن کے
ایک راہ ایسی ہو کہ روزن کو اُس سے کچھ خبر نہین یہانتک کہ اگر ابر اس روزن مین ایسا آجاے کہ سارے
آسمان کو ڈھانپ لے اسکا نور ویسا ہی پُر جوش رہیگا سوا اس راہ و ہوا شش جہت کے درمیان روزن و
آفتاب کے الفت ہو دونون باہم مالوف ہین تعریف و تسبیح اسکی تسبیح حق کی ہو اور اس طبق کی عین و ذات سے
میوہ پیدا ہوتا ہو اور اس طبق سے سیب خوش بہت بہت پیدا ہوتے ہین پس اگر اس طبق کا نام تو درخت
رکھے تو کچھ عیب نہین ہو اُس سبد کو تو درخت سیب کا کہ کہ دونون راہون پوشیدہ سے یہ پیدا ہوا ہو اسیا

کہ جو کچھ درخت بارور سے پیدا ہوتا ہو اس سبد سے بھی اسی قسم کا ثمر پیدا ہوتا ہو پس اس سبد کو تو اپنے بخت درخت جان اور اسی سبد کے سایہ تلے خوش بیٹھا کر مثلاً اگر نان اطلاق پیدا کرے یعنے دست لائے تو اسکا نان کیون کہتا ہو سقمونیا کہ کہ مسہل بلغم و صفرا کی ہو جس خاک راہ نے کہ چشم وجان کو روشن کیا اس خاک را کو سرمہ جان جب اس زمین کی صورت سے روشنیان اور نور چمکین تو پھر مین اوپر کو منہ معشوق کی طرف بامہ روشنی کے کیون کردن جب وہ فنا ہو گیا تو اے شوخ چشم اسکا دہست مت کہ ایسی نہرین اور سو کھاؤ جیا ایسے خورشید کے سامنے ہلال کب چمک سکتا ہو اور ایسے رستم سے زال کیا زور کر سکتا ہو وہی کردگار طالب بھی ہو اور غالب بھی کہ جملہ ہستیون سے ہلاکت اٹھادی اور نیست کردی تو نہ دو کہہ نہ دو پڑھ نہ دو جان بسر بندہ کو اپنے خواجہ مین محو و مٹا ہوا سمجھ خواجہ بھی نور خواجہ آفرین مین فانی ہو اور مردہ اور مات و دفین آو تو حق سے اس خواجہ کو جدا دیکھیگا تو جان لے کہ تو نے اپنی کتاب کا دیباچہ اور متن سب کھو دیے خبر ہو چشم دل کو اس طین سے نکالدے یعنے آب و گل کا معتقد مت ہو کہ جسم کو دیکھ کے دو قبلہ بنائے تھے ایک ہی قبلہ ہو دو نہین ہین جب تو نے دو دیکھے تو دونون طرف سے گیا نہ ادھر کا ہوا نہ ادھر کا گویا ایک شخ مین آگ لگ گئی اور وہ گیا گذرا ہو گیا یہ ایسا ہو کہ اگر تیرا نام عمر ہو تو شہر کاش مین سوداگر کو بھی تیرے

ہاتھ ایک روٹی چپاتی کوئی نہین بیچیگا

مثل دو بین کی ایسی ہو جیسے مسافر کاشان کا جسکا عمر نام تھا کہ نان پز نے اس نام کے سبب سے دوسری دکان کو بھیجا اور وہ نہ سمجھا کہ سب دکانین ایک ہین

قولہ چون بیک دکان بگفتی عمرم + این عمر را نان فروشید از کرم + او بگوید رو بدین دیگر دکان + زین سے نان بہ گزین پنجاہ نان + گر نبودی احول او اندر نظر + او بگفتی نیست دکان دگر + پس زدے اشراق را احولے + بر دل کاشی شدی عمر علی + این ازینجا گوید آن خباز را + این عمر را نان فروش اے نانوا + چون شنید او ہم عمر از احولے + در کشید آن نان کہ ہست آن علے + پس فرستادش بدکان بعید + نان زپیش او اندر کشید + کہ عمر را نان دہ اے انباز من + راز یعنے فہم کن زاواز من + او ہمت حوالت میکن این عمر آمد کہ تا بر نان زند + چون بیک دکان عمر بودے برو + در ہمہ کاشان ز نان محروم شو + ور بیک دکان علی گفتے بگیر + نان ازانجا بیجوا کہ بے زحیر + احولے دو بین چو بے برشد ز نوش + احولے ہمہ بین اے مادر فروش + اندران کاشان خاک ا احولے + چون عمر میکرد چون نبوی علی + ہست احول را درین ویرانہ دیر + گونہ گونہ نقل نوکش خیر + **اللغات** عمر کو فارسی والے بضرورت شعر بہ تشدید میم استعمال کرتے ہین خباز بروزن جبار نان پز و نان فروش نانو مبدل نانبا و با مخفف ابا بمعنے شو

ں نانبا روٹی مجھو بھیجئے والا زجہ تیش نان نوش بود مجہول جسم وقوت وتوانائی تم بالفتح وتشدید میم آنجا
ر بالفتح عبادت خانہ وعبادت خانۂ ترسایان المعنی شہر کاش کی یہ کیفیت ہو کہ جب تو ایک دکان پر گیا
ر تونے کہا کہ مین عمر ہون مجھ عمر کے ہاتھ روٹی بیچو اور مجھپر کرم کرو تو وہ کہتا ہو یہ دوسری دکان ہو اسپر جا
ان کی ایک روٹی سے بڑھکے پاس روٹیان لیلے مگر یہ خریدار پنی نظر مین احول دو بین تھا اگر احول ہوتا
ہتا کوئی اور دکان ہی نہین ہو کس سے لون بس اس ناحولی دیک بینی کی روشنی ایسی اس کاشی کے
ل پر پڑتی کہ وہ عمر اسکو علی ہو جاتا یہ اب یہان سے اس دوسری خباز کو کہتا ہو کہ اے نانبا اس عمر
ے ہاتھ روٹی بیچ جب اُسنے نام عمر کا سنا اُسنے بھی احولی سے روٹی اس سے چھین لی کہ یہ علی کی ملک
اور اسکو دور ایک دکان پر بھیجا اور روٹی اُسکے سامنے سے کھینچ لی اور کہا کہ عمر کو اے میرے شریک
وٹی دے اور اس بھید کو میری آواز سے سمجھ جا کہ یہ عمر ہو جسکو روٹی دینا تشنیع سے بعید ہو وہ بھی ایک طرف
ے دوسری طرف تجھکو بھیجتا ہو کہ خبردار ہو جاؤ عمر آیا ایسا نہو روٹی پر گرے الغرض جب ایک دکان پر تو عمر
وگیا تو جا تمام کاشان مین نان سے محروم ہو پھر کوئی تجھکو نہین دیگا اور جو ایک دکان پر تونے کہدیا کہ مین
ں ہون تو پھر کیا ہو وہین سے حسب دلخواہ لیلے نہ وہ اور کے پاس بھیجیگا نہ اسکو کسی پیچ تاب مین ڈالیگا
ب فرماتے ہین کہ ایک احول دو بین تیرے پاس اپنے جسم وبدن کے نوش سے بے بہرہ اسکو نہ دیا
اے مادر فروش اپنی خبر تو لے کہ صد بین ہو اس کاشان مین کہ احولی کی خاک ہو یعنے احولی اُسی کی
ک سے پیدا ہو عمر کی طرح پھر تا رہ اگر تو علی نہین ہو آب مقولات اُنکے ہین کہ اس ویرانہ دیر دنیا مین احول
و واسطے قسم قسم کی نقل ہو قیام نہین یہی خیال کرتا رہتا ہو کہ وہان خبز ہو جب وہان پہونچا تو علی تھا اور جگہ
ں اسی مین رہتا ہو **قولہ** ورنہ دو چشم حق شناس آمد ترا + دوست ترین عرصۂ ہر دو سرا + دار ہمیدے از
الہ جا بجا + اندرین کاشان پر خوف ورجا + اندرین چو غنچہ دیدی باشجر + مثل ہر چہ تو خیالش ظن مبر
ترا از عین این عکس ونقوش + حق حقیقت کرد دو بینی تو روش + چشم از ان آب از حول حرمی شود +
س لی مبیند سبد پر میشود + پس بمعنی باغ باشد این نہ آب + پس مشو عریان چو بلقیس از حباب + بار
ناگونست بر پشت خران + این بیک چوب این خران را تو مران + بر یکے خربار لعل و گوہر ست + بر یکے خربار
نک مدرست + بر ہمہ چو ہا تو این حکمت مران + اندرین جو ماہ بین عکسش مخوان + آب خضرست این نہ
م وود + ہر چہ اندر وے نماید حق بود + زین تنک چو ماہ گو بد من مہم + من نہ عکسش ہم حدیثم ہمرہم + اندرین
ہر چہ بالا ست ہست + خواہ بالا خواہ پروے وار دست + از دگر جو ہا مگیر این جوے را + ماہ دان این پرتو
ردے ما + اندرین جو ہر چہ مینخواہی ببین + از نعیم وتاج وتخت وہم زدین + اندرین جو ہر چہ داری

تو مراد ۂ بازبین وشکر کن بہر زیاد ۂ جملہ مطلوبات خلق سہر دو کون ۂ گشت ستجمع اندر رو ہے بعد و بون ۂ این سخن پایان ندار د آن غریب ۂ گریہ کرد اندر رہ آن مرد لبیب ۂ اللغات روش بواو مجہول مخفف روشن بحذف نون بون بالضم جدائی ۂ فرق المعنی یعنے اگر تیری دونون آنکھین حق شناس بین تو تیرا کوئی دشمن نہین ہو دونون جہان کے میدان کو اپنا نہایت دوست سمجھے رہ کہ اس کاشان پر نخوت و رجا و نیا مین جا بجا کے حوالے سے چھٹگیا جیسے اس مسافر کو جا بجا کے حوالون سے کام پڑا تھا اس جو مین جو تو نے غنچہ دیکھا یا شجر جو مراد قلیل کثیر سے ہو اور جو آنحضرت تو اس جو کے خیال کو مثل ہر جو کے گمان مت کر کسواسطے کہ اس عکس کی ذات ونقوش سے حق تعالے نے حقیقت و دو بینی کی تجھپر روشن کردی ہو اس جو کی آب سے آنکھ نور و روشنی پاکے دو بینی سے آزاد ہو جاتی ہو اور اس عکس کو دیکھتے ہی سبد اسکی یک بینی سے بھر جاتے پس بہنے جو آب کہا آب نہین ہو بلکہ معنًا باغ ہو لہذا تو بلقیس کی طرح حباب دیکھکے برہنہ مت ہو آب مت جانے اور عریانی بلقیس کی جیسے کہ قرآن سے ظاہر ہو وہو ہذا قیل ادخلی الصرح فلما رأتہ حسبتہ لجۃ وکشفت عن ساقیہا قال انہ صرح ممرد من قواریر کہا گیا بلقیس سے کہ داخل ہو تو قصر عالی مین پھر ہر گاہ کہ دیکھا بلقیس نے اس قصر کو جانا اسکو آب عمیق سو کھولدیا بلقیس نے اپنی دونون ساقونکو کہا کہنے والے نے کہ بیشک یہ قصر درخشان شیشہ سے ہو پانی نہین ہو بس عریانی ہونے سے بھی ساقون کا کھولدینا ہو اور حباب مراد قصر درخشان لاجرم تو بھی اُس باغ کو آب مت جان مثلاً گدھون پر بار قسم قسم کا لدا ہوتا ہو تو سب کو ایک لکڑی سے ہانکنا نہین چاہیے یعنے ہر معاملہ کو یکسان مت سمجھے کسی گدھے پر لعل وگوہر لدے ہین اور کسی پر سنگ مرمر لدا ہو پھر یہ دونون ایک لب ہین تو ہر جو پر اس حکمت کو مت جاوے گر یہ وہ جو ہو کہ اسمین خود ماہ نظر آتا ہو بخلاف دوسری نہرون کے کہ ان مین عکس ماہ کا ہو بس جو با مراد اور انبیا سے اور جو سے خاص آنحضرت یہ جو تو نہر آب حیات کی ہو اور اور نہرین آب دام دودکی اس سے زندہ جاودان ہوتا ہو اور اور ون سے براے چند روز جو حیات ظاہری ہو اس جو مین جو نظر آتا ہو وہی حق ہو اس جو کی گہرائی سے خود ماہ کہتا ہو کہ مین ماہ ہون عکس نہین ہون حدیث بھی ہوت ۔ وہ بھی ہون اس جو مین جو چیز کہ اوپر ہو یعنے ظاہر وہی ہست ہو اور علی العموم خواہ اوپر اور بالا ہو جب خواہ بالا سے اسپر اترا ہو جب سب ہست ہو کہ مراد ربانی قول اور وحی سے ہو تو منجملہ اور نہرون کے اس نہر کو مت جان اس جو کا جو ماہ ہو وہ خاص پر تو اس ماہ رو کا ہو یہ وہ نہر ہو کہ اسمین جو چاہے وہ دیکھلے سب موجود ہو خواہ نعیم خواہ تاج وتخت خواہ دین الغرض جو کچھ تیری مراد ہو اسمین دیکھلے اور زیادہ ہونے کے لیے شکر بجالا جیسا کہ فرمایا ہو لئن شکرتم لازیدنکم واگر تم شکر نعمت کا کروگے تو ہم تمھاری نعمت بڑھاینگے سارے مطلوبات دونون جہانی مخلوق کے اسمین موجود ہین ذرا بعد وفرق نہین ہو آب فرماتے ہین اس بات کی

تو یایان نہین مگر وہ غریب اس دانا محتسب کے لیے بہت رویا ہی اُسکا ذکر کر

توضیع کرنا پامرد کا تمام شہر تبریز مین اور قدرے جمع ہو جانا غریب کا گور محتسب پر

قولہ و قصۂ آن وام او مشہور شد + پامرد از درد او رنجور شد + از پے توزیع گرد شہر گشت + وز طمع میگفت ہر جا سرگذشت

ہیچ نا ورد از رہ کدیہ بدست + غیر صد دینار آن کدیہ پرست + پامرد آمد بدو دستش گرفت + شد بگور آن کریم بس شگفت + گفت چون توفیق یابد بندۂ + کو کند مہمانی فرخندۂ + مال خود ایثار راہ او کند + جان خود ایثار جاہ او کند + شکر او شکر خدا باشد یقین + چون باحسان کرد توفیقش قرین + ترک شکرش ترک شکر حق بود + حق او لاشک بحق ملحق شود + شکر میکن مر خدارا در نعم + نیز مے کن ذکر و شکر خواجہ ہم + رحمت مادر اگر چہ از خداست + خدمت او ہم فریضہ است و سزاست + زین سبب فرمود حق صلوا علیہ + کہ محمد بود محتاج الیہ + در قیامت بندہ را گوید خدا + ہین چہ کردی انچہ من دادم ترا + گوید اے رب شکر تو کردم بجان + چون ز تو دیدم آن روزی و نان + گویدش حق نے نکردی شکر من + چون نہ کردی شکر آن اکرام و فن + بر کریمی کرد ظلمے و ستم + نے ز دست او رسید این نعم

اللغات توزیع پراگندہ کرنا اور تقسیم کرنا پامرد کسی کے کام مین مدد دینے والا

المعنی فرماتے ہین کہ جب حال اسکے دام کا مشہور ہوا تو ایک پامرد جو مردانہ ہر کسی کے کام مین مدد دیتا تھا اُسکے درد سے رنجور ہوا یعنے نہایت ہی اسکو رنج ہوا اور لوگون کی عطا و بخشش کے لیے شہر کے گرد پھرا اور جس سے مراد چندہ ہو اور لالچ کے مارے ہر جگہ اس سرگذشت کو بیان کرتا تھا تا لوگ رحم کرین اور دین مگر اس گدائی کی راہ سے سوائے سو دینار کے یہ گدیہ پرست اور کچھ نہین لایا اور یہ غریب قرضدار تو سو کا نہین بس وہی پامرد اسکے پاس آیا اور اسکا ہاتھ پکڑا کہ وہ اس کریم عجیب کی گور پر گیا اور کہا کیسی توفیق پائے وہ جو کہ مہمانی کسی فرخندہ کی کرے مال اپنا اسکی راہ مین خرچ کرے اور جان اپنی اُسکے جاہ پر نثار کرے تب اس فرخندہ کا شکر ادا کرنا یقینا خدا کا شکر ہو اسواسطے کہ یہ توفیق احسان کی اُسی نے اُسکی مصاحب کر دی ہو اور اسکے شکر کو ترک کریگا اُسنے گویا خدا کا شکر ترک کیا اسواسطے کہ بیشک حق اُسکا حق کے حق سے ملحق ہو جیسا فرمایا من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ جو شکر آدمی کا نہین کریگا اللہ کا بھی نہین کریگا پس جب خدا تجھکو نعمت عطا کرے تو اسکا شکر گزار ہو اور اسکا بھی جس خواجہ سے تو نے بظاہر یہ نعمت پائی ہو دیکھ تو مادر مہربان کی رحمت خدا کی دی ہوئی ہو تاہم خدمت اُسکی فرض و لائق ہو اسی سبب سے حق تعالی نے یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما فرمایا ہی یعنے اے ایمان والو درود بھیجو اُسپر اور سلام جیسا کہ سلام و درود بھیجنا چاہیے کہ محمد اس درود و سلام کے محتاج تھے یعنے محتاج نہ تھے بلکہ یہ شکر اُسکا ہی کہ ہماری ساری نعمتین تمنے اُسی کے سبب سے پائی ہین جیسا کہ قیامت کے دن بندہ سے خدا کہیگا کہ بتا مین نے جو کچھ تجھکو دیا تو نے اُسکا کیا بدلا دیا

وہ کہیگا اے میرے رب مین نے شکر اُسکا بجان و دل کیا اسواسطے کہ اصل اُس نان ورزی کی تجھی سے تھی
اللہ تعالے فرمائیگا نہین تونے میرا شکر نہین کیا اس سبب سے کہ تونے شکر اُس اکرام وفن کا جس سے حاصل
ہوتا نہین کیا تونے اُس کریم پر توحیف وستم کیا جس سے یہ نعمتین تجھکو پہونچی تھین پھر میرا شکر کیا کیا **قولہ** چون
بگور آن ولی نعمت رسید + گشت گریان زار و آمد در نشید + گفت اے پشت و پناہ ہر نبیل + مرتجا و غوث ابناء سبیل
اے غم ارزاق ما بر خاطرت + اے چو رزق عام احسان و برت + اے فقیران را عشیر و والدین + در خراج و خرج
در ایفائے دین + اے چو بحر از بحر نزدیکان گہر + وادہ تحفہ مرسوے دوران مطر + پشت ما گرم از تو بود اے
آفتاب + رونق ہر قصر و ہر گنج خراب + اے ندیدہ کس در ابرو یت گرہ + اے چو میکائیل راد و رزق دہ +
اے دلت پیوستہ با دریائے غیب + اے بقاف مکرمت عنقائے غیب + یاد ناوردہ کہ از مالم چہ رفت +
سقف قصر ہمت ہرگز نکفت + اے من و صد ہمچو من در ماہ و سال + مر ترا چون نسل تو گشتہ عیال + نقد ما و جنس
ما ورخت ما + نام ما و فخر ما و بخت ما + تو نمردی لیک بخت ما بمرد + عیش ما و رزق مستوفی ببرد + این ہمہ از حق
بد و تو واسطہ + درمیان ما و حق تو رابطہ + واحد کالالف در بزم کرم + صد چو حاتم گاہ ایثار نعم + حاتم ار مردہ
بمردہ میدہد + گردگانہائے شمردہ میدہد + تو حیاتے میدہی در ہر نفس + کز نفیسی می نگنجد در نفس + تو حیاتے
میدہی بس پایدار + نقد زرے بے کساد و بیشمار + وارثے نابودہ یک خوے ترا + اے فلک سجدہ کنان
کوے ترا + خلق را از گرگ غم لطف شبان + چون کلیم اللہ شبان مہربان + **اللغات** نشید بالفتح و یاے
معروف آواز بلند کرنا اور شعر پڑھنا نبیل بزرگ و دانا و نیکو مرتجا بالضم امید داشتہ غوث فریاد رس ابناء سبیل
مسافران بر بالکسر احسان و نکوئی عشیر کفقیر رشتہ دار و قریب راد سخی نکفت بالفتح اے نشگافت مستوفی
پورا پورا **المعنی** بعد بیان شکر کے جو ضمناً فرمایا کہتے ہین کہ جب یہ غریب اس ولی نعمت کی گور پر پہونچا
تو زار زار رونے لگا اور چلا چلا کے شعر پڑھتا تھا کہ اے پشت و پناہ ہر بزرگ و نیک کے اور امید داشتہ
اور فریاد رس مسافرون کے اے تو وہ شخص ہو کہ ہمارے رزقون کی فکر تیری خاطر مین رہتی تھی اور جیسا
تیرا رزق عام تھا ایسا ہی احسان و نیکی بھی عام تھی اے تو فقیرون کا رشتہ دار اور مان باپ تھا بنظر
انکے خراج و خرچ اور ادا کرنے دین کے کہ یہ سب تیرے ذمہ تھا اے تو مثل دریا کے نزدیک والون کو
گہر تھا اور دور والون کو تحفہ باران و مطر کا یعنے دور و نزدیک والے سب تجھسے فیضیاب تھے اور
باران اس سبب سے کہ ابر دریا ہی سے نم اٹھا کے برستا ہے اور اُسی کے بخارات سے پیدا ہوتا ہے اے
آفتاب ہماری پشت تجھسے گرم تھی اے قوی اور تو رونق ہر قصر اور ہر گنج خراب کا تھا یعنے ہر آسودہ اور
خوار کا کہ سب تجھسے بہرہ ور تھے اے شخص انبوہ سائلون سے کسی نے تیرے ابرو مین کبھی گرہ نہ دیکھی

تو گویا میکائیل تھا جو رزق دینے والا ہے تو وہ دریا دل ہو کہ دل تیرا دریائے غیب سے ملا ہوا ہو اور کہ
داد و بخشش کے وقت مین عطا ضبط ہو تو نے کبھی اس بات کو کہ میرے مال سے کیا خرچ ہو گیا بھول کے بھی
یاد نہ کیا اور کیسا ہی خرچ ہوا مگر تیری قصر ہمت کی سقف مین کبھی درز نہ پڑی اے فلان مین اور مجھ سے سیکڑوں
مہینوں برسوں تیرے لیے ایسے ہو گئے جیسے کسی کی نسل و عیال کہ جنکی پرورش اپنے ذمہ واجب جانتا ہو
ہمارا نقد و جنس درخت اور نام و فخر و بخت سب تجھی سے تھا تو نہین مرا ہمارا نصیب مر گیا کہ ہمارا عیش اور
پورا پورا رزق لیگیا اگرچہ سب باتین ہماری منجانب اللہ تھین مگر درمیانی واسطہ تو تھا اور ہمارے اور
حق کے بیچ مین رابطہ تو گیا بزم کرم مین ایسا تھا جیسے ہزار کرم والے بلکہ لفظ الف اپر اد فرمایا ہو جس
اطلاق زبان عرب مین لاکھ کرور وغیرہم پر بھی ہو اور وقت عطا نعمتوں کے ایسا جیسے سیکڑوں حاتم
ہر دم مین ایک حیات دیتا ہو اور وہ ایسی نفیس جو نفس مین نہین آتی یعنے کبھی نہین جاتی پھر کہتے ہین
وہ حیات بخشتا ہو جو دوام و پائدار ہو اور ایسی جیسے زر نقد مسکوک نہ کساد نہ جسکا شمار تیری وہ خونرالی تھی جب
کوئی وارث نہ ہوا کہ تیرے بعد اسکو پہونچا ہو اور تو وہ عالی رتبہ ہو کہ آسمان تیری گلی کو اپنا قبلہ جان
سجدہ کرتا ہو تو مخلوق کے لیے گرگ غم سے بچانے کو لطف شبان کا تھا اور شبان بھی وہ کہ حضرت موسیٰ
کلیم اللہ کی طرح مہربان

بھاگنا گوسفند کا موسیٰ علیہ السلام سے

قولہ گوسفندے از کلیم اللہ گریخت + پائے موسیٰ آبلہ شد نعل ریخت + در پے او تا بشب در جستجو + وازمہ
غائب شدہ از چشم او + گوسفند از ماندگی شد سست و ماند + پس کلیم اللہ گرد از وے فشاند + کف ہمی ما
بر دوش و سرش + می نوازش کرد ہمچون مادرش + نیم ذرہ تیرگی و خشم نے + غیر مہر و رحم و آب چشم نے
گفت گیرم بر منت رحمے نبود + طبع تو بر خود چرا استم نمود + با ملایک گفت یزدان آن زمان + کہ نبوت
ہمینر بید فلان + مصطفیٰ فرمود کہ خود ہر نبی + کرد چوپانی چہ برنا چہ صبی + بے شبانے کردن و آن امتحان
حق ندادش پیشوائی جہان + تا شود پیدا وقار و صبر شان + کردشان پیش از نبوت حق شبان + گفت
سائل کہ تو ہم اے پہلوان + گفت من ہم بودہ ام دیرے شبان + ہر امیرے کو شبانی بشر را + آن چنان آر
کہ باشد موتمر + حلم موسیٰ وار اندر رعی خود + او بجا آرد بتدبیر و خرد + لاجرم حقش دہد چوپانئے + بر فراز چرخ
مہ روحانئے + آن چنانکہ انبیا را زین رعا + بر کشید و داد رعی اصفیا + خواجہ تو بارے درین چوپانیت
کردی انچہ کور گردد منانیت + دانم آن نجا و درمکافات ایزدت + سروری جاودانہ بخشدت + بر امید کف
چون دریائے تو + وز وظیفہ دادن و ینیائے تو + وام کردم نہ ہزار از زرگزافت + تو کجائی تا شود این د

صاف + تو کجائی تا بصد چندان کرم + با من خستہ بجا آری نعم + تو کجائی تا دو صد لطف و عطا + با غریب خستہ دل آری بجا + تو کجائی تا کہ چندان چون چمن + گوئیم بستان دو صد چندان زمن + تو کجائی تا مرا خندان کنی + لطف و احسان چون خداوندان کنی + تو کجائی تا بری در مخزنم + تا کنی از دام و فاقہ ایمنم **اللغات** تعل ریختن دوڑنا اور رفتار سے عاجز ہونا موتمر بالضم فرمانبردار و مشورت کنندہ رعا شبانی شانی دشمن **المعنی** ایک گوسفند حضرت موسےٰ سے بھاگی جسکے پیچھے دوا دوش سے پانون موسے کے آبلے ہو گئے اور چلنے سے عاجز ہوے اُسکے پیچھے رات تک جستجو مین رہے کہ وہ گلہ اُنکی نظر سے غائب ہو گیا اتنی دور گئے آخر وہ گوسفند تھک کے سست ہو گئی حضرت موسےٰ نے شفقت سے گرد اسکی جھاڑی اور اُسکی پشت و سر پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ایسی نوازش اُسپر کرتے تھے جیسے مان کرتی ہو بچہ پر آدھے ذرہ بھر بھی خفگی و غصہ نہین سوا محبت و رحم اور آنسو بہانے کے اور کچھ نہین اور کہتے تھے مین نے مانا مجھپر تجھکو رحم نہ سہی مگر تیری طبیعت نے تجھپر کیون ایسا ستم کیا اس حال کو یزدان پاک نے دیکھکر ملایک سے کہا کہ فلان یعنے موسے نبوت کے لیے سزاوار ہو اور زیبا اور حضرت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ ہر نبی نے خود چوپانی کی ہو چاہے جوان ہو اجب چاہے لڑکا ہو اجب بدون شبانی کرنے اور بغیر اس امتحان کے حق تعالے نے پیشوائی جہان کی کسی کو نہین دی ہو اور حکمت اسمین یہ ہو تا صبر و وقار پیدا ہوے اسلیے نبوت سے پہلے انکو شبان کیا ہو سائل نے آن حضرت سے پوچھا اے بادشاہ تم بھی شبان ہوے ہو کہا مین بھی بہت دنون شبان رہا ہون جو امیر چاہے کہ شبانی بشر کی دل سے بجا لاوے ایسے کہ موتمر ہو یعنے بموجب حکم خدا کے اس سے کہدو کہ رعایت حلم موسے کی اپنی شبانی مین مرعی کر تو وہ اپنی تدبیر و خرد مین موتمر بجا لائیگا اور حق تعالے ضرور اُسکو چوپانی روحانی آسمان و ماہ کی بلندی پر دیگا ایسی جیسی کہ انبیا کو اُسنے اس چوپانی سے سرفرازی دی اور چوپانی اصفیا کی بخشی اے خواجہ تو نے بھی اپنی چوپانی کے بارے مین وہ کام کیا کہ دشمن دیکھکے رشک سے کور ہو گئے مین خوب جانتا ہون کہ اسکے بدلے مین تجھکو ایزد نے سروری جاودانی بخشی ہو گی مین نے بامید جاگ تجھے دریا کے اور تیرے وظیفہ دینے اور الغا پر نو ہزار اشرفیان بیہودگی سے قرض کرلی ہین اب تو کہان ہو جو یہ گاد صاف ہوے تو کہان ہو کہ سیکڑون کرم کے ساتھ مجھ دل خستہ سے کہے کہ ہان ہم دینگے تو کہان ہو کہ سیکڑون لطف و عطا اس غریب دل خستہ کے ساتھ بجا لائے تو کہان ہو کہ چمن کی طرح خندان و شگفتہ ہو کے مجھسے کہے کہ یہ کیا ہین دوسو گونہ اس سے زیادہ مجھسے لے تو کہان ہو کہ مجھ گریان کو خندان کرے اور خداوندون کا سا احسان مجھپر فرمائے تو کہان ہو کہ مخزن مین مجھکو لیجائے اور قرض و فاقہ سے نجنت کردے **قولہ** من ہمی گویم

لبس و تو منفصلم + گفتہ کاین ہم گیر از بہر لم + چون ہمی گنجد جہانے زیر طین + چون نگنجد آسمانے در زمین + حاش لله تو برونی زین جہان + ہم بوقت زندگی ہم این زمان + در ہواے غیب مرغے می پرد + سایۂ او بر زمین می گسترد + جسم سایہ سایۂ سایہ دلست + جسم کے اندر خور پایہ دلست + مرد خفتہ روح او چون آفتاب + در فلک تابان و تن در جامہ خواب + جان نہان اندر خلا ہمچون سجاف + تن تقلب میکند زیر لحاف + روح چون من امر ربی مختفیست + ہر مثالے کہ بگویم منتفیست + اے عجب کو لعل شکربار تو + وان جوابات خوش و اسرار تو + اے عجب کو از عقیق لعل خا + آن کلید قفل مشکلہاے ما + اے عجب کو آن دم چون ذوالفقار + آنکہ کردی عقلہا را بیقرار + چند گوئے فاختہ سان اے عمو + کو و کو و کو و کو و کو و کو + کو ہم آنجا کہ دل و اندیشہ اش + دائم آنجا بد چو شیر و بیشہ اش + کو ہم آنجا کہ صفات رحمت ست + قدرت ست و نزہت ست و فطنت ست + کو ہم آنجا کہ امید مرد و زن + میرود در وقت اندوہ و حزن + کو ہم آنجا کہ بوقت علتے + جسم دارد ہر امید صحتے + آن طرف کہ بہر دفع زشتیے + باد جوئے بہر کشت و کشتیے + آن طرف کہ دل اشارت می کند + چون زبان یا ہو عبارت می کند + او مع اللہ ست بے کو کو ہمی + کاش جولاہا نہ ماکو گفتمی + عقل ماکو تا ببیند غرب و شرق + روحہا را میزند صد گونہ برق + جز رمد ش بد بجرے در زبد منتفی شد جزر و باقی ماند مد + نہ ہزارم دام و مرید سترس + ہست صد دنیا زمین تو زیع و بس + حق کشید ت ماندہ ام در کشمکش + میروم من باد بر تو خاک خوش + اللغات منفصل بضم میم و سکون فا نکولی کنندہ و افزون کنندہ سجاف بکسر سجف کی جمع بمعنی پر تقلب لبیار گرویدن و گردش زبد ہندی جھاگ دریا کی ماکو ہندی نال جولاہون کا جس سے بنتے ہیں المعنی یعنے جب تو مخزن مین مجھکو لیجاتا تھا اور مین دل بھر کے لے لیتا تھا اور کہتا تھا بس تو کہتا تھا مین منفصل ہون یہ میری خاطر سے پیلے اور میری تمنا پر افزون کرتا تھا تو تو ایک جہان تھا مین حیران ہون نہین جانتا زمین کے نیچے کیسے سما گیا جبکہ آسمان زمین مین نہین سماتا پھر تو کیسے سما گیا پھر اس قول سے آپکو بچا کے کہا ہو حاشا للہ زمین تو اس جہان مین ہی لیکن تو اس جہان مین تھا ہی کب نہ زندگی مین نہ اب دونون وقت مین اس سے جدا تھا اور یہ ایسا ہی جیسے کوئی مرغ ہوا مین اڑتا ہو اور سایہ اُسکا زمین پر پڑتا ہو جسم سایہ کا سایہ سایۂ دل کا ہو بس جسم کب لائق مرتبہ دل کے ہو آدمی سوتا ہوتا ہو اور روح اسکی مثل آفتاب کے فلک پر تابان ہوتی ہو اور تن لحاف تو شک مین پڑا ہوتا ہو جا نین تو خلا یعنے ما بین آسمان و زمین کے جو مثل پردہ کے ہی چھپی ہوئی ہین اور جسم لحاف کے نیچے لوٹ پوٹ کرتا ہو بس ہر گاہ کہ روح کی نسبت فرمایا ہو قل الروح من امر ربی یعنے کہو اے محمد روح میرے رب کے امر سے ہو لاجرم رب کی طرح پوشیدہ ہو پھر اسکی مثال مین مین جو کچھ کہونگا نیست و منتفی ہی ہوگا اے عجب تیرے لعل

اے لب شکربار کہان ہین اور وہ تیرے جوابات خوش اور تیرے اسرار کیا ہوے اور اے عجب کہان ہین تیرے عقیق لعل خاکہ یہ بھی لب ہین کہ وہ کنجی ہماری مشکلون کی قفل کے تھے جو فوراً ایسے اور ہماری سب مشکلین حل ہوگئین اور اے عجب وہ دم تیز چون ذوالفقار کہان ہی جسکے سامنے عقلین بیقرار ہو جاتی تھین کچھ اُنکو نہین بن پڑتا تھا اب کہتا ہی اے عمو یہ کوکو بار بار فاختہ کی طرح کہانتک کریگا وہ شیر تو اس بیشہ کو جہان اُسکا بیشہ تھا اور ہمیشہ دل و اندیشہ اُسکا وہین رہتا تھا اور اُسکا گھر تھا گیا پھر تیری کوکو اور وہ جگہ یعنی محل بات ہی اور یہ کوکو اس موقع پر کیا ہی جہان صفات اور رحمت الٰہی ہی اور قدرت اور نزہت وہ سلطنت اُسکی ہو وہ بھی وہین ہو اور اُس محل پر جہان امیدین مردوزن کی وقت اندوہ وحزن کے جاتی ہین وہین وہ بھی گیا یعنے حضور حق تعالے مین اور وہان جہان جسم اپنی علت کے وقت امید ہر صحت کی رکھتا ہی اور اسطرف کہ واسطے دفع برائی کے تو اپنی کشت و کشتی کے لیے ہوا ڈھونڈھتا ہو اور اُدھر جدھر کو دل اشارہ کرتا ہی اور مانند زبان یاہو کے بیان و تعبیر کرتا ہی یاہو ایک قسم کبوتر کہ یاہو کہتا ہی یاہو کے معنی پکارتا ہون مین اسکو کہ وہی ہی اسکے سوا کوئی نہین وہ تو اسد کے ساتھ ہی وہان کوکو کہان کاش مین بھی کوکو نہ کہتا جولاہون کی طرح ماکو کہتا یعنے وہ تو یعنی نال کے کہتے ہین اور مین اس معنی مین کہ ہم کہان ہین ہماری ایسی عقل کہان کہ وہ غرب و شرق کو دیکھے اسلیے کہ اُسکی تجلی تو سیکڑون طرح کی برق سی روح پر پڑتی ہی پھر عقل کیسے غرب و شرق کو سمجھے چوکہ کو و کجا کو دخل سلے اب فرماتے ہین کہ اُس دام وار غریب کو اس دریا کی صفات مین جو مخنسب تھا بڑا اتار چڑھاو تھا بہت کچھ کہتا رہا اور یہ جزر و مد واسطے کف یعنے جھاگ کے تھا کہ وہی نہ ہزار زر ہی لہذا اب جزر تو نہ رہا مد رہگیا یعنے اصل مطلب چنانچہ کہتا ہی کہ نو ہزار تو مجھپر قرض اور مین بمقدور اور اس چندہ مین فقط سو دینار جمع ہوے ہین اور بس اللہ نے مجھکو تو اپنی طرف کھینچ لیا اور مجھکو اس کھینچ تان مین چھوڑ دیا لے مین تو اب جاتا ہون اسد تعالے اس تناک کو تجھپر خوش کردے گویا ترجمہ طاب ثراہ کا ہی **قولہ** یعنے میداربا پر حسرت + اے ہمایون بست و زرد ہمت + آمدم بر چشمۂ اصل عیون + یافتم دروے بجاے آب خون + چرخ آن چرخ ست آن مہتاب نیست + جو ہمان جوست آب آن آب نیست + محسنان ہستند کو آن مستطاب + اختران بسیار کو آن آفتاب + تو شدی سوے خدا اے محترم + پس بسوے حق روم من ہم وزم + مجمع دریاے علم مادی الفرون + ہست حق کل لدینا محضرون + نقشہا گر بیخبر گر باخبر + در کف نقاش باشد مختصر + دمبدم در صفحۂ اندیشہ شان + ثبت و محوے میکند آن بے نشان + خشم مے آرد رضا را می برد + بخل می آرد سخا را می برد + گہ بر د حقد و صفا آرد ہمی + بدرود عجز و عطا کار دہمی + نیم لحظہ مدرکاتم شام و غدو + ہیچ خالے

بیت دریں اثبات و محو کوزہ گر باکوزہ ہا شد کارساز کوزہ از خود کے بود پہن و دراز + چوب در دست درو گر معتکف ورنہ چون گرد و بریدہ مو تلف + جامہ اندر دست خیاطی بود ورنہ آن خود چون بدوزد یا درو مشک با سقا بود اے منتہے + ورنہ آن خود کے بود پر یا تہی + ہر دمے پر میشوی اے تہی میشوی + پس بدان کاندر کف صنع وئے چشم بند از چشم دوز آگہ بود + صنع از صانع چسان پیدا شود + چشم دارے تو بچشم خود نگر + منگر از چشم سفید بیخبر + گوش دارے تو بگوش خود شنو + گوش کو لا نرا چرا باشی گرو + بے ز تقلید نظر را پیشہ کن + ہم برائے عقل خود اندیشہ کن + بشنو از من یک حکایت در نظیر + تا شوے از سر گفتن خبیر + المعنی یعنے بعد دعا کے کہا کہ کچھ توجہ اس اپنی پر حسرت کی طرف رکھے رہو اے مغفور کیسا تیرا مبارک ہاتھ تھا اور کیسی ہمایون صورت تیری ہمت و توجہ کی مین تو اس چشمہ پر آیا تھا جو فیض بخشی مین اصل سب چشمون کی تھا لیکن جب اسپر پہونچا تو انمین بجائے آب کے خون پایا چرخ وہی چرخ ہو اگرچہ مہتاب مہتاب نہین ہو نہر وہی نہر لیکن آب وہ آب نہین ہو چنانچہ محسن تو بہت ہین لیکن چیدہ برگزیدہ کہان ستارے بیشمار مگر وہ آفتاب کہان تو تو خدا کی طرف گیا رحمت کے ساتھ اور مین بدبخت بھی اسکی طرف جاؤنگا اسوقت مین مجمع ہو گا اور نیچے علم کے کھڑے ہونگے جو ٹھکانا کھڑے رہنے کا ہو قرون یعنے قرنون کھڑے رہینگے اور یہ سب حق ہو جیسا کہ فرمایا وان کل لما جمیع لدینا محضرون نہین ہو کوئی مخلوق سے مگر سب ہمارے پاس حاضر کیے جاوینگے یہ نقوش موجودہ اگر اس سے بیخبر ہین یا باخبر نقاش کے ہاتھ مین سب قلیل و مختصر ہین و ہردم انکے صفحہ اندیشہ مین وہ محو و اثبات کرتا ہو کسی اندیشہ کو وہ بے نشان محو کرتا ہو کسی کو ثابت رکھتا ہو جیسا کہ فرمایا یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت مٹاتا ہو اللہ جو کچھ چاہتا ہو اور ثابت رکھتا ہو جو چاہتا ہو کبھی غصہ مسلط کرتا ہو خوشنودی کھو دیتا ہو کبھی بخل جمتا ہو سخا نہین رہتی کبھی حسد دور کر کے صفا لاتا ہو کبھی تبر کو کاٹ سے عطا ہوتا ہو ذرا دیر کو بھی ہماری مدرکات صبح و شام کوئی خالی اس اثبات و محو سے نہین ہین اور اس محو و اثبات مین جو حکمت ہو اسکو وہی جانتا ہو اسلیے کہ کوزہ کا کوزہ گر ہی کارساز ہوتا ہو کوزہ آپ سے لنبا چوڑا کب ہو جاتا ہو وہی ٹھونک ٹھونک کے سیدھا کرتا ہو ایسی ہی لکڑی ہاتھ مین درودگر معتکف کے ہوتی ہی نہین تو کیسے بریدہ ہو کے کسی سے وصل و پیوستہ ہو کپڑا درزی کے ہاتھ مین ہوتا ہو ورنہ وہ کیسے سلے اور کیسے قطع ہو مشک سقا کے پاس ہوتی ہو اے منتہی جب ہی تو خالی ہوتی ہو اور بھرتی ہو ایسے آہی تو بھی ہر دم بھرتا خالی ہوتا ہو بس جان لے کہ کسی حکیم کی کف صنع مین تو بھی ہو چشم بند کرنے والا چشم بند کرنے والے سے آگاہ ہوتا ہو جیسے صنع صانع سے پیدا ہوتی ہو تجھکو اللہ تعالے نے آنکھین دی ہین تو اپنی آنکھ سے ہر شے کو دیکھ اور جو احمق بے خبر ہو

اسکی آنکھ سے مت دیکھ ایسے ہی تجھکو کان دیے ہین اپنے کانون سے سن تو نادانون کے کانون کا کیون
مقید ہوتا ہو اور اُنکے شنے کہے پر کیون عمل کرتا ہو تقلید کسی کی مت کر بے تقلید کے فکر کا پیشہ کر خود غور و فکر کر اور
اپنی راے اور عقل سے سوچ اور اسی کی نظیر مین مجھسے ایک حکایت سن لے تو میرے کلام کے بھید سے
خبردار ہوگا کہ مین کیا کہتا ہون

دیکھنا خوارزم شاہ کا اپنی سیر کے وقت اردلی مین ایک گھوڑا اور تعلق ہوجانا اسکا اس اسپ سے اور سرد کرنا عماد الملک کا اسکو پادشاہ کے دل سے اور مانگ لینا چنانچہ بیت حکیم سنائی بیت + چون زبان حسد شود نخاس + نشناسند یوسف از کرباس +

قولہ بد امیرے را یکے اسپ گزین + در گلہ سلطان نبودش ہم قرین + او سوارہ گشت در موکب پگاہ + ناگہان دید اسپ را خوارزم شاہ + چشم شہ را فر و رنگ او ربود + تا برجعت چشم شہ با اسپ بود + بر ہران عضوے کہ افگندے نظر + ہر یکے خوشتر نمودے زان دگر + غیر چستی و کشی در وحنت + حق مرا و را دادہ بد نادر صفت + پس تجسس کرد عقل پادشاہ + کین چہ باشد کو زند بر عقل راہ + چشم من سیر ست و پر ست و غنی + از دو صد خورشید دارد روشنی + اے رخ شاہان بر من بیدقے + نیم اسپم در ربایدنا حقے + جادوے کردہ است جادو آفرین + جذبہ باشد آن نہ خاصیات این + فاتحہ خواند و بسے لاحول کرد + فاتحہ اش در سینہ می افزود درد + زانکہ او را فاتحہ خود می کشید + فاتحہ در جر و در فع آمد وحید + گر نماید غیر ہم تمویہ اوست + در رود غیر از نظر تنبیہ اوست + پس یقین گشتش کہ جذب آن سریست + کار حق ہر لحظہ نادر آوریست + اسپ سنگین گاو سنگین ز ابتلا + میشود مسجود از مکر خدا + پیش کافر نیست بت را ثانیے + نیست در بت را فزون روحانیے + چیست آن جاذب نہان اندر نہان + در جہان تابندہ از دیگر جہان + عقل محجوبست و جان ہم زین کمین + من نمی بینم تو میتانی ببین اللغات کوکب بالفتح لشکر اردلی کش بالفتح خوب وخوش رفتار وحید یکتا تمویہ بروزن تنقیہ زراندود کرنا اور آرایش دمکر و فریب ابتلا در آنا بلا مین پڑنا المعنے ایک امیر کا ایک گھوڑا نہایت پسندیدہ تھا کہ پادشاہ کے سارے گلہ مین اُسکا ساتھی نہ تھا وہ امیر صبح کو بادشاہ کی اردلی مین سوار ہوا ناگہان گھوڑے کو خوارزم شاہ نے دیکھا دیکھتے ہی چشم شاہ کی اُسکی شان و رنگ پر فریفتہ ہوگئی حتے کہ جبتک لوٹے آنکھ پادشاہ کی گھوڑے ہی پر لگی رہی جس عضو پر نظر ڈالتا تھا ہر ایک ایک دوسرے سے خوشتر معلوم ہوتا تھا سوا ے چستی و خوش رفتاری و روحانیت کے کہ یہ تو سب ہین تھی ہین اللہ تعالے نے اُسکو ایک نادر صفت دی تھی یعنے نادر ہی نادر تھا پادشاہ نے ایسی فریفتگی پنی سوچکر اپنی عقل مین جستجو کی کہ یہ کیا چیز ہو جو میری عقل کی راہ مار رہی ہو میری آنکھ تو سیر اور بھری پڑی بے پروا ہو اور سیکڑون خورشید سے روشنی پائے ہوے اے فلان مین وہ شخص ہون کہ پادشاہ ہوگئے

رخ میرے سامنے بیدق ہین اے پیادے یعنے بڑے بڑے غالب میرے سامنے نہایت عاجز ومغلوب
ہین یہ ذراسا گھوڑا مجھکو ناحق ازخود رفتہ کرے دیتا ہو گیا جادو آفرین نے مجھپر جادو کر دیا ہو جسکا یہ جذبہ ہو
نہ اس گھوڑے کی خاصیات سے ہو فاتحہ پڑھی اور بہت لاحول کری لیکن فاتحہ اسکے سینہ مین اور درد بڑھاتی تھی
اس سبب سے کہ فاتحہ خود اسکو اسکی طرف کھینچتی تھی بدینوجہ کہ فاتحہ کشش ورنج مین خود دیکھتا ہو یعنے کسی کو
کسی کی طرف کھینچنے اٹھانے مین اگر غیر کو سوا ذات کے دکھائے تو یہ بھی ملمع کاری اسکی ہو اور جو غیر نظر سے
رفع ہوجاے اور جاتا رہے یہ بھی آگاہی اُسکی ہو بس اسکو یقین ہوا کہ یہ جذب اس طرف سے ہی اسد تعالی
کا یہی کام ہو کہ ہر لحظہ نادر شے لاتا ہو اسپ رنگین اور گاو رنگین آزمائش وامتحان کی راہ سے مسجود ہو جاتے
ہین ایسی رنگینی وزیبائی دیتا ہو جیسے کہ حضرت نوح کے وقت مین یعوق نامے بت بصورت گھوڑے
کے تھا اور حضرت موسے کے وقت مین بچھڑا اسامری کا یہ مکر خدا کا ہو امتحان کے واسطے کافر کے سامنے
بت کا ثانی کوئی نہین ہو اور بت مین خود اسی سے زیادہ روحانی نہین پھر کیا بات ہو مگر وہی جاذب جو نہاں
اندر نہان ہو اسکو کھینچتا ہو کہ وہ اس جہان مین دوسرے جہان سے چمک رہا ہو عقل اس سے محجوب ہو
اور جان بھی اس کمین سے جدا لہذا مین اسکو دیکھ سکتا ہون کہ وہ جاذب کون ہو اگر تو دیکھ سکتا ہو تو
دیکھ **قولہ** چونکہ شاہنشہ ز سیران بازگشت + با خواص مملکت ہمراز گشت پس بسرہنگان بفرمود آن زمان + تا
بیارند اسپ را از ان خاندان + ہمچو آتش در رسیدند آن گروہ + ہمچو پشتی گشتہ امیر ہمچو کوہ + جانش از
درد وحزن برلب رسید + جز عماد الملک زنہارے ندید + کہ عماد الملک بد پاے علم + بہر ہر مقتول دہر مظلوم
ہم + محترم تر زو نبد خود سرورے + پیش سلطان بود چون پیغمبرے + بے طمع بود واصیل و پارسا + رائض
شبخیز وحاتم در سخا + بس ہمایون راے وباتدبیر وراد + آزمودہ راے او در ہر مراد + ہم بذل جان سخی وہم
بمال + طالب خورشید غیب او چون ہلال ، در امیرے او غریب ومحتبس + در صفات فقر وخلت ملتبس
بود ہر محتاج را ہمچون پدر + پیش سلطان شافع ودفع ضرر + مر بدانرا ستر چون حلم خدا + خلق او بر عکس
خلقان وجدا + بارہا میشد بسوے کوہ فرد + شاہ با صد لابہ اور امنع کرد + ہر دم از صد جرم را شافع بدے
چشم سلطانرا از و شرم آمدے + رفت او پیش عماد الملک راد + سر برہنہ کرد و در پایش فتاد + کہ خسا
ما ہر چہ دارم گو بگیر + تا نگیرد حاصل من ہر مغیر + آن یکے اسپ ست جانم رہن اوست + گر برد مردم یقین اے
خیر دوست + گر برد این اسپ را از دست من + من یقین دانم نخواہم زیستن + چون خدا پیوستہ
دادہ است + بر سرم مال اے مسیحا زود دست + از زروزن وزعقارم صبر ہست + این تکلف نیست
بے تزویر است + اندرین گرمی نداری باورم + امتحان من امتحان گفت فرم اللغات + رائض ریاضت

کنندہ ملتبس پوشیدہ نرم بالضم وتخفیف راشا دمان بغیر الضم وبائے معروف غارت کنندہ عقار ملک ورزعیت
درقریہ المعنی جب پادشاہ سیر سے لوٹا اور خواص سلطنت سے ہمراز ہوا بس فورًا سپاہیون کو حکم دیا تا گھوڑے
کو اُس خاندان سے جنمین وہ ہو لائین وہ گروہ گرما گرم مثل آتش تیز کے پہونچے امیر خوف شاہی سے
کو مثل کوہ کے سخت تھا ایسا نرم ہو گیا جیسے پشم اور مارے درد وغم کے جان اسکی لب پر آگئی بس سوائے
عماد الملک کے کہین پناہ نہ دیکھی کسواسطے کہ عماد الملک پا علم ہر مقتول ومظلوم کا تھا اے پناہ ہر کوئی
اُسکے علم کے نیچے بھاگتا تھا اس سے بڑھکے کوئی سردار حرمت عزت والا نہ تھا یہ پادشاہ کے سامنے
ایسا تھا جیسے پیغمبر خدا کے سامنے سب سے مکرم ہین اور تھا بھی یہ بے طمع اور اصیل پارسا اور ریاضت والا
اور تنجز ادر سخاوت مین حاتم نہایت ہی ہمایون رائے اور بڑا باتدبیر وجوانمرد تھا اور رائے صائب
اسکی ہر مراد مین امتحان کی گئی تھی جان دینے مین بھی سخی اور مال مین بھی طالب خورشید حقیقی کا اور
باطن اسکا عشق سے لاغر مثل ہلال کے امیری مین وہ غریب ومقید تھا نہ مطلق العنان صفات فقر وخلت
سے ملتبس یعنے اسکا لباس پہنے ہوئے ہر محتاج پر ایسا شفیق جیسے پدر پسر پر پادشاہ کے سامنے ہر کسیکا
شفیع اور دافع اُسکے ضرر کا بدون کا عیب پوش جیسے حلم خدا کا اسکی عادت ہی مخلوق کی عادت سے
جدا تھی بارہا تنہا پہاڑ کی طرف واسطے تخلیہ عبادت کے چلا چلا گیا لیکن پادشاہ نے اُسکو بڑی خوشامد
منت سے روک رکھا تھا چاہے کوئی سیکڑون جرم کرے وہ اُسکا ہر وقت مین شفیع تھا اور جب وہ شفیع
ہوتا تھا پادشاہ کی آنکھ اس سے شرما جاتی تھی آخر بخش ہی دیتا تھا لا جرم یہ امیر گھوڑے والا بھی
عماد الملک کے پاس گیا اور ننگا سر کرکے اُسکے پاؤن پر گرا کہ جو میرے پاس ہو بادشاہ سے کہدے
سب لے مین خوش ہون تا کوئی لٹیرا نہ لیجائے بہتر ہو کہ وہی لے لے مگر ایک گھوڑا ہو جسکے عشق
مین میری جان پھنسی ہوئی ہو اگر یہ اُسنے لے لیا تو اے خیر دوست یقین مان کہ بس مین مرگیا اگر میرے
پاس سے اُسنے یہ گھوڑا لے لیا تو مجھکو یقین ہو کہ ہرگز نہ جیونگا خدا نے مجھکو اُس سے ایسی پیوستگی دیدی ہو
اب تو مسیحا کی طرح میرے سر پہ ہاتھ پھیر یعنے دلاسا دے تا مرتا ہوا زندہ ہو جاؤن اگر میرا زر وزن اور
ملک وگانون سب جاتا رہے تو مجھکو صبر ہو اور یہ میری بناوٹ نہین ہو بے فکر وبناوٹ کے کہتا ہون
اگر تو اسکا یقین نہین کرتا ہو تو امتحان کرلے پھر کہتا ہون امتحان کرلے اور میری بات اور میرے فرکو
دیکھ لے۔ قولہ آنعماد الملک گریان چشم مال ٭ پیش سلطان درد وید آشفتہ حال ٭ لب ببست او پیش
سلطان ایستاد ٭ راز گویان با خدا رب العباد ٭ ایستادہ راز سلطان مے شنید ٭ وندران اندیشہ اش
آن می تپید ٭ کاے خدا گر آنجوان کژ رفت راہ ٭ کس نشاید ساختن جز تو پناہ ٭ تو از آن خود کن ٭

بروے گیر + گرچہ او خواہد خلاص از ہر اسیر + زانکہ محتاجند این خفقان ہمہ + از گدا ے گیر تا سلطان ہمہ + با حضور
آفتاب باکمال + رہنماے جستن از شمع وذبال + در حضور آفتاب خوش مساغ + رہنمائی جستن از نور چراغ +
بیگمان ترک ادب باشد زما + کفر نعمت باشد وفعل ہوا + لیک اغلب ہوشہا در افتکار + ہمچو خفاشند ظلمت
دوستدار + در شب ار خفاش کرمی میخورد + کرم را خورشید ہم می پرورد + در شب ار خفاش از کرمست
مست + کرم از خورشید جنبیدہ شدہ است + آفتابے کہ ضیا زو می زہد + دشمن خود را نوالہ میدہد
نے کہ خفاشے کہ او رہ گم کند + آخر از خورشید ہم یابد سند + لیک شہبازیکہ او خفاش نیست + چشم باز ش
شاہ بین و روشنیست + گر بشب جوید چو خفاش او نمود + در ادب خورشید مالد گوش او + گویدش
گیرم کہ آن خفاش لد + علتے دارد ترا باری چہ شد + مالشت بدہم بزجر و اکتیاب + تا نتابی سر تو دیگر
ز آفتاب + اللغات ذبال بضم فتیلہ مساغ جاے روانی کسی چیز کی اور روانی لد جمع الد گمراہ ترو
ستیزندہ ترا کتیاب دردمند وائد وگمین المعنی وہ عماد الملک روتا آنکھین ملتا پریشان حال پادشاہ
کے پاس دوڑتا گیا لب بندکر کے خاموش سامنے بادشاہ کے کھڑا ہوا اور خدا رب العبادت اپنا
بھید کہ رہا تھا اور راز سلطان کا سنتا تھا اور اسی حال مین اندیشہ اسکا اسبات کو پورتا تھا کہ اے
خدا اگر وہ جوان ٹیڑھی راہ چلا ہو تو کوئی اُسکی پناہ تیرے سوا نہین کر سکتا تو اُسکو اپنی ملک کرلے او
اس سے مواخذہ مت کر اگرچہ وہ خلاص اپنے ہر اسیر سے چاہے اسیر مراد اہل دنیا اس سبب سے
کہ یہ ساری مخلوق اُسکے محتاج ہین فقیر سے لیکر بادشاہ تک پھر باوجود موجود ہونے اُس آفتاب کے
جو باکمال نہ ایسا جیسا کہ آفتاب نقص وزوال والا رہنمائی شمع اور فتیلہ سے ڈھونڈھتا اور نیز ایسے
آفتاب خوش مساغ کے ہوتے نور چراغ سے ہدایت چاہنا بیشک ہماری بے ادبی ہی اور کفر نعمت
اور فعل بیہودہ لیکن کیا کیجیے یہ ضرور ہوتا ہی کہ اکثر ہوش جب فکر مین پڑ جاتے ہین تو خفاش کی طرح
ظلمت کے دوستدار ہو جاتے ہین اور اُسکی طرف رجوع کرتے ہین اور آفتاب کا یہ حال کہ شب میں
خفاش جو کیڑے وغیرہ کھاتا ہی یہ خورشید ہی کے پالے ہوتے ہین اور جو شب مین کرم سے مست
ہوتا ہی وہ کرم خورشید ہی سے جنبیدہ و متحرک ہوا ہی دیکھو وہ آفتاب کہ جس سے ضیا پیدا ہوتی ہی وہ اپنے
دشمن کو بھی نوالہ دیتا ہی پھر وہ خفاش جو فقط راہ بھول جائے وہ کیسے خورشید سے سند پائے آخر ضرور
پائیگا مگر ہان وہ شہباز جو خفاش نہین ہی اور چشم باز اسکی شاہ بین اور خوب روشن ہی اگر وہ شب ظلمت
سے اپنی نمو کو ڈھونڈھے تو اُسکے ادب کے لیے خورشید اُسکے کان ملتا ہی اور کہتا ہی ہمنے مانا خفاش
سرکش تھا وہ تو علیل و مریض تھا بھلا تجھکو تو کوئی علت نہین ہی تو ایسا کیون ہو گیا الغرض اتجھ

سزا اور دوانده ده سے دون تا تو پھر سر تابی آفتاب سے نہ کرے

مواخذہ یوسف صدیق کا قید بضع سنین سے بسبب یاری چاہنے کے غیر سے کہ واذکرنی عند ربک

قولہ آنچنانکہ یوسف از زندانیے + بانیازے خاضعی سعدانیے + خواست یاری گفت بیرون چون روے + پیش شہ در کار گردے مستوے + یاد من کن پیش تخت آن عزیز + تا مرا او واخرد زین حبس نیز + کے دہد زندانے در اقتناص + مرد زندانی دیگر را خلاص + اہل دنیا جملگی زندانیند + انتظار مرگ دار فانیند + جز مگر نادر یکے فردانیے + تن بزندان جان او کیوانیے + پس جزاے آنکہ دید او را معین + ماند یوسف حبس در بضع سنین + یاد یوسف دیو از عقلش سترد + وز دلش و یو آن سخن از یاد برد + زان خطاے کامد از نیکو خصال + ماند در زندان ز داور ہفت سال + گرچہ تقصیر آمد از خورشید داد + تا تو چون خفاش رفتی در سواد + این چہ تقصیر آمد از بحر و سحاب + تا تو یاری جوئے از ریگ و سراب + عام گر خفاش طبعند و مجاز + یوسفا آخر تو داری چشم باز + گر خفاشے رفت در کور و کبود + باز سلطان دیدہ را بارے چہ بود + پس ادب کردش بدین جرم اوستاد + کہ مساز از چوب پوسیدہ عماد + لیک یوسف را بخود مشغول کرد + تا نیاید در دلش زان حبس درد + آن چنانش انس و مستی داد حق + کہ نہ زندان یادش آمد نہ غسق + نیست زندانی وحش تر از رحم + ناخوش و تاریک و پر خون و وخم + چو کشادت حق دریچہ سوے خویش + در رحم اندر فزاید تنت بیش + اندران زندان ز ذوق بیقیاس + بشگفد چون گل ز غرس تن حواس + **اللغات** خاضع فروتنی کنندہ و متواضع سعدان نام موضع از شروان اقتناص صید کرنا اور کسب کرنا غسق بفتحتین تاریکی اول شب وحش بفتح واؤ و کسر حا زشت وخم بفتح دا و و کسر خا ناگوار و ناسازگار غرس درخت لگایا ہوا **المعنی** فرماتے ہین جیسے حضرت یوسف کی کیفیت ہوئی کہ ایک زندانی با نیاز فروتن سعدانی سے مدد چاہی تھی کہ جب تو یہان سے نکلے اور پادشاہ کے سامنے اپنے کام پر قائم ہوے اور تخت شاہی کے سامنے کھڑا ہوئے تو مجھکو یاد کرنا یعنے پادشاہ سے میرا ذکر کرنا تو مجھکو بھی اس قید سے وہ چھڑا دے اب مقولہ انکا ہی بھلا ایسا کب ہوتا ہی کہ کوئی زندانی قید کا پھنسا ہوا دوسرے زندانی کو رہائی دے کہ یہ چھوٹ جائے بس اہل دنیا سب زندانی ہین اور منتظر کیا بلکہ خود انتظار مرگ اس دار فانی کے مگر البتہ سوا اس نادر اور یکتا زندانی کے جسکا تن تو اس زندان مین محبوس ہی اور جان اوج کیوان پر جو سیارہ فلک ہفتم کا ہی بس اسبات کا بدلا کہ یوسف نے اس زندانی کو اپنا مددگار جانا یہ ہوا کہ حضرت یوسف زندان مین سات برس قید رہے جیسا کہ تنزیل مجید مین ہی وقال للذی ظن انہ ناج منہما اذکرنی عند ربک فانسٰہ الشیطان ذکر ربہ فلبث فی السجن بضع سنین کہا یوسف نے اس شخص سے جسکو گمان کیا کہ یہ ان دونون سے رہائی پانیوالا

ہوکر جب تو رہائی پائے تو میرا حال اپنے پادشاہ سے کہنا بس شیطان نے پادشاہ سے انکا حال کہنا اُسکو
بھلا دیا کہ وہ انکا ذکر کرے لہذا وہ زندان مین سات برس رہے اسواسطے کہ بضع کا استعمال کلام عرب
مین تین سے نو تک ہوتا ہی اور مفصل حال اُسکا یہ ہی کہ دو شخص قید ہوئے تھے ایک نے یہ خواب دیکھا
کہ میرے سر پر خوان روٹیون کا ہی اور پرندے ہمین سے روٹی لیجاتے ہین دوسرے نے یہ کہ مین شراب
بناتا ہون انھون نے تعبیر مین خوان والے سے کہا کہ تجھکو سولی ہوگی تیرا گوشت پرند کھائینگے اور شراب
والے کی تعبیر مین کہا کہ تو مقرب پادشاہ کا ہوگا بس اسی شخص سے کہا تھا کہ میرا ذکر بھی پادشاہ کے سامنے
کرنا اور وہ بھول گیا اور شیطان نے اُنکی یاد اسکے دل سے چھیل ڈالی اور اسکی عقل سے اُس سخن کو اڑا دیا
بس یہ خطا جو اُن نیک خصال سے ہوئی اُسکے سبب سے سات برس قید خانہ مین رہے کہ بتا آفتاب
داد کی طرف سے تیرے حق مین کیا کوتاہی ہوئی کہ تو خفاش کی طرح تاریکی مین دوڑا اور بتا دریا وابر
کیا کمی داد توسع مین آئی جو تو ریگ و سراب سے طالب یاری کا ہوا عام اگر خفاش طبع ہین اور مجاز سے
حقیقت نہ دیکھنے والے تو اے یوسف تیری آنکھین تو کھلی ہین اگر کوئی خفاش کور و کبود مین پڑا تو پڑا تو تو با
سلطان دیدہ تھا تجھکو کیا ہوا بس اسمین اُنکو استاد نے ادب کیا کہ تو کیون گھنی لکڑی کا ستون بناتا ہی جسکا
پائداری نہین مگر یہ ادب بھی اس طریق پر کیا کہ سات برس تک یوسف کو اپنی طرف ایسا مشغول کیا
کہ اُنکے دل پر اُس قید سے درد نہ آنے پائے ایسے ذوق و شوق مین رکھا ایسا عشق اور ایسی مستی اُ
حق نے دی کہ نہ اُنکو قید خانہ یاد ہوا نہ وہان کی تاریکی اب فرماتے ہین خیال تو کرو کہ کوئی زندان رحم ما
سے زیادہ زشت و بُرا نہین ہی نہ ایسا ناخوش و تاریک نہ پُر خون اور نہ ایسا وخم و ناگوار اور جب حق تعا
اس رحم کا دریچہ اپنی طرف تیرے لیے کھولدیتا ہی تو اسی رحم مین کیسا تیرا تن بڑھتا ہی اور پرورش و بالید گی
پاتا ہی اور اسی زندان مین بوجہ ذوق بقیاس سکے تیرے درخت تن سے گل کے مثل حواس کھلتے ہین تا
زان رحم بیرون شدن آید درشت + می گریزد از زہار اد سوے لپشت + راہ لذت ہر درون دان تر برا
البھی وان جستن از قصر و حصون + آن یکے در کنج مسجد مست و شاد + وان دگر در باغ ترسر
بیمراد + قصر چیزے نیست ویران کن بدن + گنج در ویرانہ است اے میر من + آن نمی بینی کہ در بزم
شراب + مست آنگہ خوش شود کو شد خراب + گرچہ پُر نقش ست خانہ بر کنش + گنج جو و از گنج آباداں کنش
خانۂ پُر نقش و تصویر و خیال + وین صور چون پردہ بر گنج وصال + تابش گنج ست و پر تو ہا
زر + کاندرین سینہ ہمچو شد صور + ہم ز لطف و جوش جان باشن + پردہ بر روے جان شد شخص تن
ہم ز لطف و عکس آب باشرف + پردہ شد بر روے اب اجزاے کف بس مثل بشنو کہ در افواہ خاست

انچہ ما مبرد و آنہم زماست + زین حجاب این تشنگان کف پرست + زاب صافی اوفتادہ دور دست +
فتابا با چو تو قبلہ و امیم + شب پرستی و خفاشی می کنیم + سوے خود کن این خفاشان را مطار + زین خفاشے
شان بخرامے مستجار + این جوان زان جرم ضالست و مغیر + کو مرا بگرفت تو در ا بگیر + در عماد الملک این اندیشہا
نفتہ چون غان چون اسد در بیشہا + ایستادہ پیش سلطان ظاہرش + در ریاض قدس جان چون طایرش +
چون ملایک او باقلیم الست + ہر دمے می بند بشرب تازہ مست + اللغات زنہار بکسر فرج زن وذکر
ر دھون جمع حصن بمعنی قلعہ ضر آب وہ مست کہ از خود رفتہ ہو ثمن بالفتحتین قیمت امیم امالہ امام مستجار وہ
جس سے امن مانگین المعنی اور وہ اُس رحم سے ایسا مایوس ہو جاتا ہو کہ اُس سے اُسکو نکلنا سخت
دشوار معلوم ہوتا ہو زنہار چھوٹے کے پشت کی طرف بھاگتا ہو لیکن وہ راہ لذت کی اور ہی ہو نہ اندر سے
ہو نہ باہر سے جو رحم مین تھی بس خوب جان لے کہ محل و قلعے ڈھونڈھنا بڑی حماقت ہو ایک تو گوشہ مسجد
مین جو خانۂ خدا ہو مست و شاد بیٹھا ہو اور ایک باغ مین تو ہو لیکن خوف و ترس کے ساتھ ہو اور بیمار
ہو کہ موت کا ڈر لگا ہو جس سے بیمار رہجائیگا قصر کچھ چیز نہین ہو ایسے ہی تیرا بدن اسکو ویران کر اسلیے
کہ اے میرے سردار گنج ویرانہ مین ہوتا ہو تو یہ نہین دیکھتا کہ بزم شراب مین مست اُسیوقت خوش
ہوتا ہو جب وہ خراب ہوتا ہو خراب کا لفظ کیسا خوب ہو کہ ویرانہ اور مست لا یعقل دونون کو کہتے ہین
اگرچہ خانہ تیرا پر نقش ہو کچھ خیال نقش کا مت کر ویران ہی کر اور خزانہ ڈھونڈھ کے اُس سے آباد کر تو خود
ایک خانہ پر منقش و تصویر و خیال ہو اور جو وصال اُنسے تجھکو نہین ہو سو اس گنج کی بھی صورتین پردہ
ہو رہی ہین جو ظاہر کے نقش و نگار ہین کہ تو اُنسے مشغول ہو اُسی گنج کی تابش ہو اور اسی زر کے پرتو
اور اس سینہ مین جنکی صورتین جوش مارتی ہین اور اُسی جان قیمتی کے لطف و جوش سے جس جان کے
تو پر یہ شخص تن پردہ ہو رہا ہو اور اسی دریا باشرف کے لطف و عکس سے ہو جسکے روے آب پر
جزا کف کے پردہ ہو رہے ہین بس وہ مثل ہو جو مخلوق کے منھ سے پیدا ہوئی ہو کہ جو کچھ ہمپر گذری
وہ ہمین سے ہو لہذا اس حجاب سے یہ پیاسے کف پرست آب صاف سے دور پڑتے ہین اور محروم
رہتے ہین اب فرماتے ہین کہ اے آفتاب باوجود تجھسے قبلہ اور امام کے ہم کیسی شب پرستی و خفاشی
کر رہے ہین تو آن خفاشون کو اپنی طرف بلا اور اپنی ہی طرف انکا مطار کر اور اے امن دہندہ
اس خفاشی سے چھڑا پھر استیناف طرف اصل حکایت کے کہ یہ جوان اس جرم سے کہ اُسنے مجھکو
پکڑا مجھکو نہ پکڑا گمراہ و متغیر ہو اب تو اُسکو با خود مست کر بس عماد الملک مین اس قسم کے اندیشے ایسے
جوش مین تھے جیسے جنگل مین شیر ڈکراتے ہین گویا یہ شیر بیشۂ قرب کا تھا ظاہر اُسکا تو بادشاہ کے سامنے

کھڑا تھا اور ریاض قدس مین جان اسکی مثل پرندکے اڑ رہی تھی وہ ملایک کی طرح اقلیم الست مین بردم
شرب تازہ سے مست تھا یعنے جیسے الست کے جواب مین قالوا بلیٰ کہا تھا اُس اقرار مین تازہ بتازہ
خوش تھا قولہ اندرون پر شور و بیرون پر غمے + در تن ہمچون لحد خوش عالمے + واندرین حیرت بدا و در انتظا
تا چہ پیدا آید از غیب و سرار + اسپ را اندر کشید ند آن زمان + در برخوارزم شاہ اسپہان + اسپ اندر زیر
این چرخ کبود + آنچنان اسپے بقد رونگ نبود + سیر بودے رنگ او ہر دیدہ را + مرحبا آن برق مہ زائیدہ را
ہمچو ماہ و چون عطارد تیز رو + گوئیا صرصر علف بودش بجو + ماہ عرصہ آسمان را در شبے + می برد اندر مسیر
مذہبے + چون بیک شب مہ بُرد ابراج را + از چہ منکر میشوی معراج را + صد چو ماہست آن عجب در تیم
کہ بیک ایماے او شد مہ دو نیم + آن عجب کو در شگاف مہ نمود + ہم بقدر فہم حسن خلق بود + کار و بار انبیا
مرسلون + ہست از افلاک واختر ہا برون + تو برون شو ہم ز افلاک و دوار + وانگہی نظارہ کن این
کار و بار + درمیان بیضۂ چون فرخہا + نشنوی تسبیح مرغان ہوا + معجزات اینجا نخواہد شرح گشت + ذکر اسپ
وسلطان گوے وحال وسرگذشت + آفتاب لطف حق بر ہرچہ تافت + از سگ واز اسپ فرہمت
یافت + تاب لطفش را تو یکسان ہم مدان + سنگ را و لعل را داد او نشان + لعل را زان ہست نور مقتبس
سنگ را گرمی و تابانی و بس + انکہ بر دیوار افتد آفتاب + آنچنان نبود کہ آب بے اضطراب + اللغات منہ
بالفتح جاے سیر ابراج بالفتح جمع برج فرخ بچہ مرغ مقتبس اقتباس سے نور چیدن المعنی اندرون تو عماد الملک
کا پر شور تھا وجد سے اور ظاہر پر غم فکر اسپ سے اور تن ہمچون لحد مین خوش ایک عالم اور اسی حیرت ا
انتظار مین تھا کہ دیکھون پردہ غیب و پوشیدہ سے کیا ظاہر ہوتا ہے اسی حال مین گھوڑا سامنے خوارزم شاہ
کے لگا یا آپ فرماتے ہین کہ حق یہی ہے کہ اس آسمان کے نیچے زمین کے اوپر ایسا گھوڑا اس قدو قد
کا کوئی نہین تھا رنگ اسکا ہر دیدہ کے واسطے سیر تھا لفظ مرحبا اُسی برق ماہ زائیدہ کے لیے مخصوص
تھا کہ جو دیکھتا تھا مرحبا مرحبا کہتا تھا ماہ زائیدہ بھی باعتبار سریع السیری ماہ کے تیز روی مین ایسے
جیسے ماہ وعطارد گویا بجاے دانہ کے صرصر اسکی علف تھی ہر مذہب و مسیر مین یہ ٹھہرا ہوا ہے کہ ما
ایک رات مین میدان آسمان کو قطع کر جاتا ہے جب ماہ آسمان کے ایک رات مین سب برجون
قطع کر جاتا ہے پھر تو منکر معراج کا کیون ہوتا ہے اسواسطے کہ وہ در تیم یعنے آنحضرت سیکڑون ماہ کیطر
ہین جنکے ایک اشارہ سے ماہ دو ٹکڑے ہوگیا اور وہ عجب جو انھون نے شگاف ماہ سے دکھا
یہ بھی موافق اندازہ حسن فہم خلق کا تھا ورنہ معاملات انبیا و مرسلون کے وسعت و شمار مین افلا
و افلاک سے باہر ہین تو اگر چاہتا ہے کہ مین ان معاملات کو دیکھون تو تو بھی ان افلاک اور اُنکے دوروں

باہر جا پھر اس کاروبار کو دیکھ اور جبتک اُنکے درمیان مین ہو تنگ ایسا ہو جیسے انڈے مین مرغ کا بچہ گرد
تسبیح ان پرندون کی جو ہوا مین کرتے ہین کب سنتا ہو آپ فرماتے ہین معجزات یہان بیان نہین ہو سکے
تو گھوڑے اور بادشاہ اور انکے حال و سرگذشت کا حال کہ بس یہی کہتا ہو کہ آفتاب لطف حق کا جسپر چمکا جا ہے
سنگ ہو چاہے گھوڑا اسکو فرکمت کا حاصل ہوتا ہو جس سے آفتاب بھی کترا تا ہو چنانچہ فرمایا ہو تیز او عین کنفم
یعنے کترا تا ہو اُنکے نثار سے مگر اس لطف کی چمک بھی یکسان مت جان اُسنے سنگ و لعل دونون کو ایک
نشان دیا ہو لعل کا یہ نشان اُس لطف سے ہو کہ وہ نور مقتبس رکھتا ہو سنگ مین گرمی و تابانی فقط جیسے
دیوار پر بھی آفتاب پڑتا ہو اور پانی مین بھی یہ جو دیوار مین پڑتا ہو یہ اضطراب مین ایسا نہین ہوتا
جیسا پانی والا ہوتا ہو

رجوع بحکایت سلطان واسپ

قولہ چون دمے حیران شد از وے شاہ فرد + روے تا سوے عماد الملک کرد + کاے اخی بس خوب اسپ
ہست این + از بہشت ست این نگر نے از زمین + پس عماد الملک گفتش اے خدیو + چون فرشتہ گردد
از میل تو دیو + در نظر انچہ آورے گردید نیک + بس کش در عناست این مرکب ولیک + ہست ناقص این
سر اندر پیکرش + چون سر گاو ست گوئی آن سرش + در دل خوارزم شہ این کار کرد + اسپ را در منظرش
خوار کرد + چون غرض گردد دلال و اصفی + از سہ گز کرباس یابی یوسفی + چون کہ ہنگام فراق جان شود
دیو و لالہ درا یمان شود + پس فروشد ابلہ ایمان را شتاب + اندران تنگی بیک ابریق آب + وان
خیالے باشد و ابریق نے + قصد آند لالہ جز تخریق نے + این زمان کہ تو صحیح و فربہی + صدق را بہر خیالی
میدہی + می فروشی ہر زمانے زر کان + می ستانی ہمچو طفلان گردگان + پس دران رنجوری روز اجل
نیست نادر گر بود اینست عمل + در خیال صورتے جوشیدۂ + ہمچو جوزے وقت دق پوسیدۂ + ہست
از آغاز چون بدر آن خیال + لیک آخر میشود ہمچون ہلال + المعنی جب وہ شاہ یکتا تھوڑی دیر گھوڑے
کو دیکھکے حیران ہوا تو عماد الملک کی طرف متوجہ ہو کے کہا کہ اے اخی یہ نہایت ہی خوب گھوڑا ہو شاید یہ
بہشتی ہو زمینی نہین ہو تب عماد الملک نے کہا کہ اے پادشاہ تو وہ ہو کہ جسپر تیری رغبت ہوا در میل خاطر ہو
اگر وہ دیو ہو تو فرشتہ ہو جاے تیری نظر مین جو کچھ آوے کیسا ہی بد ہو اسیوقت نیک ہو گیا یہ گھوڑا نہایت
ہی خوش اور رعنا ہو لیکن اُسکے جسم مین سر اُسکا ناقص ہو گویا اسکا نہین ہو گاؤ کا سر ہو یہ بات اُسکی
خوارزم شاہ کے دل مین اثر کر گئی اور گھوڑے کو اسکی نظر مین ذلیل کر دیا اب مقولات اُنکے ہین جبکہ
غرض دلال و واصف کسی شئے کی ہوتی ہو تو تین گز کرباس سے تو یوسف کو پاتا ہو یعنے حقیر جامہ سے یوسف

نظر آتا ہو اور کر پاس جامہ سفید کتانی یا پنبئی اور حضرت یوسف بھی چاہ سے صرف ایک ٹھیکا کہنہ پہنے نکلے تھے
اور اُسوقت مین کہ فراق تن وجان کا ہوگا دیو دلالہ در ایمان کا ہنیگا بس احمق اُس تنگ وقت مین فوراً
ایک ڈولچی آب کے بدلے اپنے ایمان کو بیچ ڈالیگا سو وہ بھی ایک خیال ہوگا نہ درحقیقت پانی کی ڈولچی تا یہ احمق
بے ایمان ہوجاے اور تحریق مین پڑے یعنے دوزخ مین جلے یہ قصداس دیو دلالہ کا ہوگا اب فرماتے ہین کیسی
مشکل بات ہو کہ اسوقت مین تو توصحیح سالم موٹا تازہ ہو کیسا اپنے صدق کو ادنے سے خیال پر دے رہا ہو اور ہر وقت
اپنے کان کا ر بیچتا ہو اور زر کے بدلے لڑکون کی طرح اخروٹ لیتا ہو پھر اُس رنجوری روز اجل مین کہ کیسی سختی جانکنی
کی ہوگی کوئی عجب بات نہین ہو جو اُس دلالہ کے ساتھ تیرا یہ عمل ہو تو کسی صورت مرغوب کے خیال مین جو تو نے
کھایا ہوا ہو اور مانند اُس جوز کے ہو جو توڑنے کے وقت گلا ہوا نکلے اگرچہ وہ خیال صورت کا ابتدا مین تجھکو
معلوم ہوتا ہو جو اُسپر تو فریفتہ ہو مگر آخر مین وہ ہلال ہو جیسے بدر گھٹ گھٹ کے ہلال ہو جاتا ہو قولہ گر تو اول بنگری
در آخرش + فارغ آئی از فریب فاترش + جوز پوسیدہ است دنیا اے امین + امتحانش کم کن از دورش ببین + شاہ
دید آن اسپ را با چشم حال + وان عماد الملک با چشم مآل + چشم شہ دو گز ہمید از نظر + چشم آن پایان نگر پنجاہ گز
تا چہ سرمہ است آنکہ یزدان می کشد + کز پس صد پردہ بیند جان رشد + چشم سید چون بہ آخر بود جفت + پس
بدان دیدہ جہان را جیفہ گفت + آن یکے عیبش کہ بشنید او حسب + پس فسرد اندر دل او مہر اسپ + چشم خود
بگذاشت چشم او گزید + ہوش خود بگذاشت قول او شنید + این بہانہ بود کان دیان فرد + از نیاز آن بر دل شہ
سرد کرد + در ببست از حسن او پیش نظر + این سخن بد در میان چون بانگ در + پردہ کرد آن نکتہ را بر چشم شہ
کز از ان پردہ نماید مہ سیہ + پاک سبحانی کہ برسازد حصون + در جہان غیب از گفت و فسون + بانگ در دراز
گفت ما از قصر راز + یا کہ بانگ واشدست آن با فراز + بانگ در محسوس و در از حس برون + تنصرون این نیم
در لا تبصرون + چنگ حکمت چونکہ خوش آواز شد + تا چہ دمار روز جنت باز شد + بانگ گفت بد چو در دامی شود
از سقر تا خود چہ در دامی شود + بانگ در بشنو چہ دوری از درش + اے خنک ادراکہ واشد منظرش + چون تو
می بینی کہ نیکی می کنی + بر حیات و راحتے بر میتنے + چون کہ تقصیر و فسادے میرود + آن حیات و ذوق پنہان از
میشود + دید خود مگذار از دید خسان + کہ بمردارت کشند این کرکسان + اللغات فاتر سست و زبون نغز
سوراخ + موغ دشتی کہ پچپار ہوتا ہو اور پچپار ہونے کے سبب سے پھیلی چپٹیان کو کہتے ہین حسب بالفتح
مثل و موافق و کافی و بس بخودن المعنی تمائیصد فرماتے ہین کہ اگر تو اس صورت کے آخر کو کہ یہ انجام اسکا ہے
پہلے ہی سے دیکھ لے تو اُسکے فریب زبون سے فارغ ہو جاے اے امین یہ دنیا ایک جوز پوسیدہ ہو اسکا امتحان
بھی مت کر نہ اسکو دور سے دیکھ دیکھ تو شاہ نے اُس گھوڑے کو چشم حال سے دیکھا اور عماد الملک نے

چشم مآل سے بس چشم شاہ کی ایسی پیچیدہ چیز کو دوہی گز دیکھتی تھی اور چشم اُس عاقبت بین کی پچاس گز سے مین حیران ہون اس سبب سے کہ یہ کیسا سرمہ ہو جو پاک یزدان لگا دیتا ہو کہ سو پردون سے جان کو رشد و رہنمائی سوجھ جاتی ہو چشم سید یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جو آخر کے ساتھ جفت تھی اسی سبب سے فرمایا کہ الدنیا جیفۃ دنیا مردار ہو وہ ایک عیب اُسکا جو شاہ نے سنا موافق اسکے دل مین جو عشق اسپ کا گرم ہورہا تھا سرد ہوگیا بس اپنی آنکھ تو چھوڑ دے اُنکی آنکھ اختیار کرلے اپنا ہوش تو چھوڑ دیا اُنکی بات سن لی یہ ایک بہانہ تھا کہ دیان فردنے جو خدا تعالے ہو عماد الملک کے عجز و نیاز سے شاہ کا دل اُس سے سرد کیا اور اس اسپ کے حسن کا دروازہ اُسپر بند کردیا کہ اب حسن نہین نظر آتا عیب دیکھتا ہو بس یہ سخن ان دونون کے درمیان مین ایسا تھا جیسے دروازہ کی آواز کہ کھولنے بند کرنے کے وقت ہوتی ہو کہ اس نکتہ سے جو عماد الملک نے کہا شاہ کی آنکھون پر ایسا پردہ ڈالدیا کہ جس سے ماہ تابان اُسپر سیاہ ہوگیا کیسا پاک بنّاء معمار ہو کہ جہان غیب مین جو نظر نہین آتا گفت وفسون سے قلعے بناتا ہو یعنے اُن گفت وفسون کو دوسری شی کے لیئے قلعہ کردیتا ہو اور وہ جو قصر راز کا اس بنّاء نے بنایا ہو اس گوئندہ کی گفت کو اُسکے دروازہ کی بانگ سمجھ کر یا تو وہ دروازہ کھلنے کی ہو یا بند ہونے کی ہو اور عجب یہ کہ بانگ در کی تو محسوس ہو اور دروازہ حس سے باہر کہ وہ محسوس نہین اسکا یہ حال کہ بانگ در کو تو دیکھتے ہو اور دروازہ کو نہین دیکھتے ہو بس جسوقت مین چنگ حکمت کا خوش آواز ہوا تو کیسا دروازہ روضہ جنت سے کھلجاتا ہو اور جو گفت بد کی بانگ دروازہ ہوتی ہو تو کیسا دروازہ سقر سے کھلجاتا ہو جس سے رنج مین پڑتا ہو لاجرم اگر تو اُسکے دروازہ سے دور رہو تو آواز در کی سن الحمد اللہ کیسا ٹھنڈا اور خوش وہ شخص ہو جسکی آنکھین کھل گئین اور اُسکی صورت یہ ہو کہ جب تو دیکھے کہ نیکی کرتا ہو تو جانلے کہ حیات و راحت پر چلتا ہون اور جو کچھ نیکی مین کوتاہی اور فساد ہو تو سمجھ لے کہ وہ حیات و ذوق تجھسے چھپ گیا بہرحال اپنی دید کو بسبب دید خسون کے مت چھوڑ اسلیے کہ یہ کرگس تجھکو مرداری کی طرف کھینچینگے قولہ چشم چون نرگس فرو بندی چنین + کہ عصائم کش کہ کورم اے امین + اے عصاکش کہ گزیدی در سفر + باز بین کو ہست از تو کور تر + دست کورانہ بحبل اللہ زن + جز بر امر و نہی یزدانی متن + چیست حبل اللہ رہا کردن ہوا + کین ہوا شد صرصرے مر عاد را + خلق در زندان نشستہ از ہواست + مرغ را پر ہا بہ بستہ از ہواست + ماہی اندر تابہ گرم از ہواست + رفتہ از مستوریان شرم از ہواست + خشم شحنہ و شعلۂ نار از ہواست + چار میخ و ہیبت دار از ہواست + شحنۂ اجسام دیدے بر زمین + شحنۂ احکام جائز ہم ببین + روح را در غیب خود اشکنجہاست + لیک تا نجہی شکنجہ در خفاست + چون رہیدے بینی اشکنجہ و دمار + زانکہ ضد از ضد گردد آشکار + آنکہ در چہ زاد و در آب سیاہ + او چہ دانم

لطف دشت و رنج چاہ + چون رہا کردی ہوا از بیم حق + در رسد سغراق از تسنیم حق + لا تطرق نفے ہوا کے
سلسبیل ہمن جناب اللہ نحو السلسبیل + لا تکن طوع الہوی مثل الحشیش + ان ظل العرش اولی من عریش
اللغات و ما رہا کی آب سیاہ آب عمیق سغراق بالضم قدح بزرگ پہلے سلسبیل مین سل صیغہ امر کا جدا ہی
اور سبیل جدا عریش کارہ و کلبہ و ہو وج المعنی یعنے اپنی دید کو مت چھوڑ اور اگر دید چھوڑ کے نرگس کی طرح
آنکھین بند کرلین یہی کہ اے امین میری لاٹھی پکڑ کہ مین اندھا ہون اور تونے اپنے سفر مین کسی عصا کش کا
اختیار کیا حال آنکہ جو غور کرے تو تجھسے وہ زیادہ کور ہی بس تو اندھون کی طرح ادھر ادھر ہاتھ مارکے
حبل اللہ کو جو مراد قرآن مجید سے ہی پکڑ لے اور سوا امر ونہی یزدانی کے اور کچھ مت کرے آپ فرماتے ہین حبل سے
کیا ہی ہوا اور حرص کا ترک کرنا اسلیے کہ یہی ہوا قوم عاد کے حق مین صرصر ہلاکت ہوئی تھی اور علاوہ اسکے مخلوق ہوا ہی
کے سبب سے اس زندان مین بیٹھی ہوئی ہی اور مرغ کے پا سی ہوا سے باندھے جاتے ہین مچھلی جلتے توے پر
ہی سے بھونی جاتی ہی اور جو پردہ نشین ہین انکی شرم یہ ہوا ہی کھوتی ہی حاکم کا غصہ اور شعلہ آگ کا بھی ہوا سے
اور جا رنج جو ایک قسم عذاب سے ہی اور ہیبت سولی کی یہ بھی ہوا سے ہی یہانتک تو تونے شکنجے اجسام کے جو ظاہر
پر ہوتے ہین دیکھے اب جو شکنجے احکام جان کے ہین انکو بھی دیکھ کر روح کو عالم غیب مین خود شکنجے ہین لیکن جبتک
کہ تو اس تن سے نہین الگ ہوتا وہ شکنجے چھپے ہوے ہین جب اس تن سے خلاص ہوگا تو اس شکنجہ ہلاکت
کو دیکھیگا اس سبب سے کہ ضد ضد سے ظاہر ہوتی ہی مثلا کوئی چاہ یا آب عمیق مین پیدا ہوا وہ جنگل کے لطف
اور چاہ کے رنج کو کیا جانے ہان جب تو خدا کے ڈر سے ہوا کو چھوڑ دیگا تو تسنیم حق سے جو چشمہ بہشتی ہی ایک
بڑا قدح آب کا تجھکو ملیگا معنی اشعار عربیہ کے مت راہ کر تو اپنی ہوا مین اور خدا سے راہ راست مانگ اے
جانب سلسبیل کا جناب خدا سے سائل ہو اور مت ہو مطیع ہوا کا مثل گیاہ کے کہ جیسے یہ چلتی ہی ویسے ہی
وہ ہلتی ہی بیشک سایہ عرش کا سایہ عریش سے بہتر ہی اے سایۂ ہو وج سے **قولہ** گفت سلطان اسپ
واپس بریدہ + زود تر زین مظلمہ بازم خرید + بادل خود شہ بفرمود این قدر + خیر را مفریب زین راس البقر
پلے گاو اندر میان آری زواؤ + روند و زد حق براپسے شاخ گاؤ + پس مناسب صنعت ست این شہرہ
کے نہد بر جسم اسپ او عضو گاو + زاہوا بد از تناسب ساختہ است + قصر ہائے منتقل پرداختہ است + درمیان
قصرہا تحریہا + از سوے بیسوے این صہریجہا + در درون شان عالمی بے منتہا + درمیان خرگہے چندین فضا
گہ چو کابوسی نماید ماہ را + گر نماید روضہ قعر چاہ را + قبض و بسط چشم و دل از ذو الجلال + دمبدم چون میکند
سحر حلال + زین سبب درخواست از حق مصطفے + زشتہا را زشت و حق را حق نما + تا بآخر چون بگرداند
ورق + از پشیمانی نیفتم در قلق + مکر کہ کرد آن غماز الملک فرد + مالک الملکش بدان ارشاد کرد + حیلہ محمود این

دلیک + تو ممیز باش مر بد را ز نیک + مکر حق سرچشمۂ این مکرہاست + قلب بین الاصبعین کبریاست + آنکہ سازد در دلت مکر و قیاس + آتشے تا اندر زد اندر آن پلاس + بے نہایت آمد آن خوش سرگذشت + چون غریب از گور خواجہ بازگشت اللغات منتقل بالضم از جاے بجاے رونده تخریج بیرون آمدن واب واودن برنگی صہریج آواز آب اور وہ حوض جسمین پانی جمع ہو کابوس وہ حالت جو سوتے آدمی پر ہوتی ہو کہ ڈرتا ہو اور بیحس و حرکت ہوجاتا ہو زاد بفتح در آخر واو بنیاد و بنا و معمار و قوی و پرزور المعنی الغرض بادشاہ نے گھوڑے سے بیزار ہوکے کہا کہ اسکو لوٹا لیجاؤ اور جلدی اس مظلمہ سے مجھکو چھڑاؤ ہرچند دید اسکی عماد الملک کے کہنے سے پھر گئی تھی مگر اتنا پھر بھی اپنے دل سے جو بہت فریفتہ ہو رہا تھا کہا کہ مین غیر ہون مجھکو اس راس البقر کنے سے فریب مت دے تو واؤ سے واسطہ گاؤ کا اس معاملہ مین کرتا ہو چا اپنا کام کر حق تعالی کسی گھوڑے کے سر پر شاخ گاؤ کی نہین لگادیگا کیسی مناسب مثل مشہور ہو کہ خدا تعالے گھوڑے کے جسم پر کوئی اعضا گاؤ کا نہین لگاتا ہو اُسنے پیدایش بدنون کی مناسب اُنکے کی ہو اور قصر اپنے اپنے جدا جدا بنائے ہین اوران قصرون کے درمیان مین تخریجین ہین یعنے نکلنے کی چیزین اور نیز اسکی طرف سے جو طرف سے پاک ہو صہریجین یعنے حوض آب جمع شدہ مطلب یہ کہ بڑے بڑے جمع و خرج ہین اور انھین قصر ابدان کے درمیان مین ایک عالم بے منتہا ہو چنانچہ انسان کو عالم صغیر کہا ہو اور انھین خرگاہون کے اندر کتنی ہی فضائین کبھی تو ماہ کو جو ایسا اوج و عروج والا ہو کابوس بناکے دکھاتا ہو اور کبھی قعر چاہ کو جو نہایت پستی ہو پاک کر دیتا ہو ماہ مراد اعلے درجے کے پہونچے ہوون اور چاہ پستی کے افتادون سے ہو اب اسمین قبض و بسط جو چشم و دل کا ہو کہ کبھی آنکھین کھل گئین کبھی بند ہوگئین یہ سحر حلال حضرت ذوالجلال کی طرف سے ہو جو دمبدم ہوتا رہتا ہو اسی سحر حلال کے سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ بار خدایا ہر چیز کو جیسی وہ ہو ویسی ہمکو دکھا زشت کو زشت حق کو حق تا آخر مین جب تو ہمارا ورق لوٹ دے تو جا کو بیجا بیجا کو جا سمجھنے سے ہم رنج و قلق مین نہ پڑین دیکھو وہ مکر جو عماد الملک فرد نے کہ اپنی ذات مین یکتا تھا کیا بحقیقت وہ اسکا تھا بلکہ مالک الملک نے اسکو ارشاد کیا اور اُسکی راہ بتائی اور اسکو حیلۂ محمود کہتے ہین لیکن تو نیک و بد کا ممیز بھی ہو دونون مین تمیز کرتا رہ کہ محمود کون ہو اور مذموم کون بس مکر حق کا سرچشمہ ان مکرون کا ہو جس سے سب نکلے ہین جیسا کہ واللہ خیر الماکرین فرمایا ہے اسواسطے کہ قلب المومن بین الاصبعین وارد ہو یعنے دل مومن کا انگلی دو انگلیون مین ہو مگر یہ بھی ہو کہ جب وہ ایسے مکر و قیاس تیرے دل مین پیدا کر سکتا ہو تو وہی اُس پلاس مین آگ بھی لگا سکتا ہو کہ سبکو جلا دے آپ فرماتے ہین کہ وہ غریب جو گور خواجہ سے لوٹا ہو وہ سرگذشت نہایت ہی خوش ہو

اُسکو بیان کر

لوٹنا طرف حکایت غریب کے اور خواب مین دیکھنا خواجہ کا

قولہ پائمردش سوے خانہ خویش برد ٭ وجہ صد دینار را با او سپرد ٭ لوتش آورد و حکایتہاش گفت ٭ کز امید اندر دلش صد گل شگفت ٭ انچہ بعد العسر یسرا او دیدہ بود ٭ با غریب از قصۂ آن لب کشود ٭ نیم شب بگذشت افسانہ کنان ٭ خواب شان انداخت در مرعاے جان ٭ دید پامرد آن ہمایون خواجہ را ٭ اندران شب خواب در صدر سرا ٭ خواجہ گفت اے پائمرد با نمک ٭ انچہ میگفتی شنیدم یک بیک ٭ لیک پاسخ دادنم فرمان نبود ٭ بے اشارت لب میتانستم کشود ٭ ماچو واقف گشتہ ایم از چون و چند ٭ مہر بر لبہاے ما بنہادہ اند ٭ تا نگردد رازہاے غیب فاش ٭ تا نگردد منہدم نظم معاش ٭ تا نگردد ہیچکس واقف بران ٭ تا نسوزد پردۂ دعوے دران ٭ تا ندرد پردۂ غفلت تمام ٭ تا نماند دیگ حکمت نیم خام ٭ بر نیفتد از طبق سرپوش غیب ٭ تا نہ بنبد دیدلی را عین ریب ٭ ما ہمہ گوشیم کر شد نقش گوش ٭ ما ہمہ نطقیم اما لب خموش ٭ ما ہمہ عینیم گر شد نقش عین ٭ بل ہمہ عینیم اے بیغ و غین ٭ غرق دریائیم گرچہ قطرہ ایم ٭ جملگی شمسیم گرچہ ذرہ ایم ٭ بے حجاب در دگل آییم صاف ٭ در جہان جاودان گشتہ معاف ٭ ہرچہ مادادیم دیدیم این زبان ٭ کاین جہان عنیمست وشین ست آن جہان ٭ ردۂ کشتن روز پنہان کردن ست ٭ تخم در خاکی پریشان کردن ست ٭ وقت بدرودن گہ منجل زدن ٭ وقت اظہار آمد و پیدا شدن ٭ اللغات وجہ وہ چیز جس سے گذران کیجاے لوت طعام مرعی چراگاہ عین بالفتح ابر شین بالفتح عیب منجل ہندی درانتی المعنی وہی پامرد جو گور پر لیگیا تھا اب اسکو گھر کی طرف لیگیا اور وہ جو معاش اسکی جو صد دینار جمع ہوے تھے وہ اسکو دیدیے کھانا عمدہ اسکے واسطے لایا اور نقلین حکایتین اُسکے سامنے ایسی بیان کین کہ امید کے سیکڑون پھول اسکے دل مین پھولے اور اسنے جو کچھ تنگیون کے بعد فراخیان دیکھی تھین وہ بیان کین اور سب قصے اس غریب کو سنائے آدھی رات تو قصہ گوئی مین گذری پھر خواب نے اسکو چراگاہ جان مین ڈالدیا یعنے سوگیا اور روح نفسانی سیر کو نکل گئی پس اس پامرد نے خواجہ کو خواب مین دیکھا کہ صدر سرا مین ہوا اور کہتا ہو کہ اے پامرد با نمک اے نمکین سخن لذت ذوق شوق والے جو کچھ تونے کہا ایک ایک بات مین نے تیری سنی لیکن جواب دینے کا مجھکو حکم نہ تھا اور جبتک اشارت جواب کی نہو تی کچھ کہہ نہین سکتا تھا اب اس حال مین جو ہم ساری کیفیت وکمیت سے واقف ہوگئے ہین لہذا مہر لب پر ہمارے لگادی ہو تا راز غیب کے فاش نہون اور بندوبست معاش وگذران دنیا کا نہ گرجاے اور اسواسطے کہ کوئی شخص اسپر واقف نہو اور دعوے والون کا جو میرا تیرا کررہے ہین پردہ نجلجاے اور اسواسطے کہ پردہ غفلت کا نہ تمام ہوجاے تا یہ دیگ حکمت کی خام نہ رہجائے حکمت کی دیگ یہی جو دنیا مین حکمت جاری ہوا اور یہ سرپوش غیب کا جو اس طبق

لکھا ہوا ہو نہ گر جائے اور آنکھ شک کی کہ جیسین بالفعل پڑے ہوئے ہین ان چیزون کو جو دیدنی ہین آنکھ سے نہ دیکھے اب ہم بالکل گوش ہین اگرچہ نقش گوش کی نہ رہے اور ہمہ تن نطق ہین لیکن لب خاموش ہو گئے ہم بالکل چشم ہین ہرچند نشان چشم کے نہین ہین بلکہ بالکل عین ہین ہمارا ابر سیاہ اور جو کچھ آسمان کو چھپا لے کوئی مانع نہین ہم اس سے الگ ہو گئے ہین اگرچہ ہم ایک قطرہ ہین لیکن اب دریا مین ڈوبے ہوئے ہین اور اگرچہ ذرہ ہین مگر بالکل شمس ہو گئے اب وہ گاد گل کے جو ہم مین تھے اور حجاب ہو رہے تھے بالکل جاتے رہے آب صاف ہو گئے اور وہ جہان جو جاودان ہو اسمین ہین اور معاف کوئی تکلیف شرعی نہین نہ مواخذہ اور اس جہان مین مکلف تھے جنے جو کچھ دیا تھا اسکو اسوقت دیکھ رہے ہین اسواسطے کہ یہ جہان عین وذات ہو اور وہ جہان عیب وزشتی وہ دن اس جہان کا بونے اور بیج چھپانے اور خاک مین بکھیرنے کا ہو اب یہ وقت اسکے کاٹنے اور درو کرنے اور چھپے ہوئے کے ظاہر و پیدا ہونے کا ہے

کہنا خواجہ کا جواب پامرد کو وجوہ قرض اس دوست کا اور پیغام دینا وارثون کو کہ اس سے کچھ نہ لین

قولہ بشنو اکنون راز مہمان جدید + من ہمیدیدم کہ او خواہد رسید + ہم شنیدہ بودم از دانش خبر + بستہ بہر او دو سہ پارہ گہر + کہ وفاے وام او ہست آن وبیش + تا کہ ضیفم بر نگردد سینہ ریش + وام دارد از ذہب او نہ ہزار + وام را از بعض او گو واگزار + فضلہ ماند زان بسے کو خرچ کن + در دعاے گوئی مرا ہم درج کن + خواستم آن تا بدست خود دہم + در فلان دفتر نوشتہ است آن رقم + خود اجل مہلت ندادم تا کہ من + خفیہ بسپارم بدو در عدن + لعل و یاقوت ست بہر وام او + در خنورے و نوشتہ نام او + در فلان طاقش دفون کردہ ام + من غم آن یار پیشین خوردہ ام + قیمت آن می نداند جز ملوک + فاجتہد بالبیع ان لم یخدعوک + در بیوع آن کن تو از خوف غرار + کہ رسول آموخت سہ روز اختیار + از کساد آن مترس دور سپفت + کہ رواج آن نخواہد ہیچ جفت + وارثانم را سلام من بگوے + وین وصیت را بیان کن مو بموے + تا ز بسیارے آن زر نشکہند + بے گرانی پیش آن مہمان نہند + ور بگوید او نخواہم من فرہ + گو بگیر و ہر کرا خواہی بدہ + زانچہ دادم باز نستانم نقیر + سوے پستان باز ناید ہیچ شیر + گشتہ باشد چون سگے قے را اکول + مستردصد قہ از قول رسول + ہر او بنہادہ ام آن از دو سال + کردہ ام من نذرہا با ذوالجلال + **اللغات** خنور ظرف وکاسہ وکند وغرار بکسر کمی ونقصان در ہر چیز نشکہند شکوہیدن سے عظمت ظاہر کرنا اور ڈرنا فرہ بروزن گرہ زیادتی وافزونی نقیر بمعنی حقیر وناچیز **المعنی** وہ خواجہ بعد بیان اپنی کیفیت اور حال عالم آخرت کے کہتا ہے کہ اب حال اس مہمان جدید کا سن مین دیکھتا تھا کہ وہ آئیگا اور اسکے قرض کی بھی خبر تھی مین نے اسکے لیے دو تین گہرے

و؛ ہر کے باندھ رکھے تھے کہ اتنے مین اُسکا قرض ادا ہو جائیگا بلکہ بچ رہیگا تامہمان میرا سینہ ریش نہ لوٹ کے
ہالے اُسپر نو ہزار دینار قرض ہین اُس سے کہ کہ بعض سے اس قرض کو ادا کر اور جو بچ رہے اُس سے اپنا
رچ کر اور دعا مین مجھکو بھی داخل فرما مین نے چاہا تھا کہ اپنے ہاتھ سے اسکو دون اور فلان دفتر مین یہ رقم
ھی ہوئی ہو خود اجل نے مجھکو مہلت اتنی نہ دی تا مین خفیہ اُسکو دیدیتا اور وہ در عدن اُسکے سپرد کرنا اسمین
لعل و یاقوت ہین وہ تو اُسکے قرض کے لیے ہین جو ایک پیالہ مین ہین اور اسپر اسکا نام لکھا ہو آور فلان
ق مین مین نے اُسکو گاڑ دیا ہو مین نے پہلے ہی سے صورت اُسکی غمخواری کی کر رکھی ہو قیمت اُنکے سوا ملوک
کوئی نہین جانتا ہو بس ہی کر اُسکے بیچنے مین تا کوئی تجھکو دھوکا نہ دیدے بیون یعنے خرید فروخت اشیا
ں بسبب خوف کمی و نقصان کے وہ بات کر جو رسول مقبول نے تجھکو سکھاوی ہو یعنے تین دن کا اختیار
پس دینے اور واپس لینے مین اور جب تین دن کا اختیار کر لیا تو اُسکے کساد سے مت ڈرے اور عاجز نہ
ت ہو اُس تین دن مین تو اُسکو دکھلا بھلا کے ٹھیک کر لے کساد کے رواج کا کوئی جفت نہو گا اور میرے وارثون
پر اسلام کہا اور اس وصیت کو ہو بہو اُنسے بیان کرتا بسیاری زر سے نذرین اور اُسکی عظمت خیال مین نہ لائین بگرانی
رناگواری کے اُس مہمان کی نذر کرین آور جو وہ کہے کہ مین اپنے قرض سے زیادہ نہین لیتا تو اس سے کہ تو سب لیلے
پھر جسکو چاہے دیدے مین نے جو کچھ دیدیا ہو اُس ناچیز کو لوٹ کے نہین لونگا کہین شیر پستان سے گیا ہو ابھی
ٹ کے پستان مین آتا ہو حضرت رسول مقبول نے فرمایا ہو جسنے اپنے صدقہ کو کسی سے پھیرا تو وہ مستر د
یسا ہو جیسے کتہ کی قے کہ آپ ہی کرتا ہو آپ ہی کھاتا ہو مین نے دو برس سے اُسی کے واسطے یہ مال رکھا ہی
حضرت ذوالجلال سے نذرین کی ہین کہ یہ تیری ہی نذر کا ہو **قولہ** در بہ بند و ور نباید آن زرش + کو برزند
عطا سا بر سرش + ہر کہ آنجا گفند و زر میبرد + نیست ہدیہ مصلحا نرا مسترد + ہدہ وا دارند چیزے زان ستد +
بت چندان خود زبان شان میرسد + گر روان من نخی ولا نند زود + صد در محنت برایشان برگشود + از خدا
بہ دارم من لبق + کہ رساند حق را با مستحق + دو قضیہ دیگر اورا دست داد + لب بندگرا و نخواہم بر کشاد + تا بماند
خفیہ سر دراز + ہم نگردد مثنوی چندین دراز + برجہید از خواب انگشتک زنان + گہ غزلخوانان و گہ نوحہ کنان
ت مہمان در چہ سودا ہاستے + پا گر داست و خوش بر خاستے + تا چہ دیدی دوش خواب اے بو العلا +
ن گنجی تو در شہر و فلا + خواب دیدہ فیل تو ہند وستان + کہ رمیدستی ز حلقہ دوستان + گفت
دانا ک خوابے دیدہ ام + در دل شب آفتابے دیدہ ام + خواب دیدم خواجۂ بیدار ما + آن سپردہ
ن ہیے بیدار را + خواجہ را دیدم بخواب اے بو العلا + آن سپردہ جان براہ کبریا + خواب دیدم خواجہ
ب المبنی + واحد کا لالف از امر خدا + مست و بجود این چنین برمی شمرد + تا کہ مستی عقل و ہوشش را بر برد

درمیان خانہ افتاد او درازہ خلق انبہ گرد آن آمد فراز + اللغات آتپ دلانیدن پریشان کرنا بتق بفتح اول وکسر ثانی زیرک وچرب زبان فلا بفتح فا بیابان المعنی یعنے اگر وہ جواہر بیچنا نہ چاہے جیسا کہ اوپر احتیاط بیع مین مذکور ہوا اور چاہے کہ اون ورہی کو باندھون اُسکی قیمت نلون تو گوہر ہی اُسکے سر پر نثار کرین جو کوئی وہان جاتا ہو زر لیجاتا ہو اور وہان ہدیہ نیکو کارون اور صلاح والونکا مسترد نہین ہوتا اور اگر یہ روا رکھینگے کہ امین سے کچھ لیلین اُنکو بیس گونہ نقصان پہونچیگا اگر میری جان کو پریشان کرینگے تو جان لین کہ فوراً سکے این وردازے محنت کے اوپر کھلگئے مین بتق چپ نے ہان اپنے خدا سے امید رکھتا ہون کہ یہ حق جس حقدار کا ہو اُسکو پہونچادے آپ مولانا فرماتے ہین کہ اُسکے سوا دو قضیے اے مقدمے اور بھی اُسکو حاصل ہوے کہ مین اُنکے ذکر مین خاموشی کرتا ہون تا وہ دونون قضیہ راز کی طرح پوشیدہ رہین اور مثنوی بھی اس سے دراز ہوجاے بس وہ بامرد یہ خواب دیکھ کے چونک پڑا اور چٹکیان بجانے لگا کبھی غزلین پڑھتا تھا وجد سے کبھی نوحہ کرتا تھا اسکو یاد کرکے مہمان نے کہا خیر ہی کیسے قسم قسم کے سودا مین تو پڑا ہو اے بامرد کیا ہو جو تو ایسا خوش مست اُٹھا ہو کیا خواب مین تونے اے ابوالعلا دیکھا ہو کہ تو نہ شہر مین سماتا ہو نہ بیابان مین آیا تیرے فیل نے ہندوستان خواب مین دیکھ لیا جو دیوانہ ہوکے دوستون کے حلقہ سے جدا ہوا کہا بڑے سودا کی بھری خواب مین نے دیکھی ہو کہ آدھی رات کو آفتاب دیکھا ہو مین نے خواب مین خواجہ بیدار کو دیکھا ہو جسنے جان اپنی واسطے دیدار خدا کے دیدی ہین سنے اے ابوالعلا خواجہ کو خواب مین دیکھا ہو جسنے اپنی جان راہ خدا مین دی ہو مین نے اپنے خواب مین خواجہ معطی المنی یعنے بخشنیوالے آرزو دیون کو دیکھا ہو اور اسکو جو امر الٰہی سے اپنی صفت مین مثل اللہ کے یکتا ہو غرض مست و بیخود ایسے ہی بیان کرتا تھا جسے کہ مستی اسکی عقل وہوش کو لیگئی اور اندر گھر کے بیہوش ہوکر لیٹنا لیٹنا پڑگیا ایک مخلوق انبوہ اُسکے پاس جمع ہوگئی قولہ باخود آمد گفت اے بحر خوشی + اے نہادہ ہوش ہا در بیہوشی + خواب در نہادہ بیدار یے + بستہ در بیدلی دلدار یے + منعمی پنہان کنی درظل فقر + طوق دولت بندی اندر غل فقر + ضد اندر ضد پنہان مندرج + آتش اندر آب سوزان مندمج + روضہ در آتش نمرود درج + دخلہا رویان شدہ از بذل وخرج + تا بگفتہ مصطفے صاحب نجاح + السماح یا اولی النعماء رباح + ما نقص مال من الصدقات قط + انما الصدقات نعم المرتبط + جوشش افزونے زر در زکوٰۃ عصمت از فحشاء ومنکر در صلوٰۃ + آن زکاتت کیسہ ات را پاسبان + وان صلاتت ہم ز گرگان شد شبان + میوۂ شیرین نہان در شاخ وبرگ + زندگی جاودان در زیر مرگ + زبل گشتہ قوت خاک از شیوہا + زان غذا زادہ زمین را میوۂ + در عدم پنہان شدہ موجود نے + در سرشت ساجدے مسجود نے + آہن وسنگ از برونش مظلمی + وز درون نورے وشمع عالمے + درج در خوفے ہزاران ایمنے + در سواد چشم چندین روشنی

اندرون گاؤ تن شہزادۂ گنج زر دیرانۂ بنہادہ + تا خرے پیری گریزد زان نفیس + گاو بیند شاہ نے پیچے بلیس

اللغات غل بالضم طوق آہنی سند مج بالضم داخل شوندہ زبل بالکسر سرگین اسپ مظلم بالضم تاریک المعنی

پھر وہ پامرد بیخودی سے خودی مین آیا اور کہا اے دریا خوشی کے اور اے تو وہ ہو کہ بیہوشی مین ہوش

رکھتا ہو جیسا کہ حالت خواب مین خواب مین تو نے بیداری رکھی ہو اور بیدلی کے ساتھ دلداری لگائی ا

فقر کے سایہ مین منعمی ہو اور طوق دولت کا طوق فقر مین لگایا ہو یعنے بظاہر فقر کیا ہو اور بحقیقت مین منع

بظاہر طوق فقر کا پہنایا ہو اور باطن مین وہ طوق دولت ہو جیسا کہ پادشاہ پہنتے ہین بس پوشیدہ ضد

مین ضد گھسی ہوئی ہو جیسے آب سوزان مین آگ ملی ہوئی ہو آتش نمرود مین روضہ گھسا ہوا کہ آخر و

آگ گلزار ہوگئی اور آمدنیان پیدا ہوتی ہین بخشش وخرچ سے چنانچہ مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے

جو صاحب نجاح تھے فرمایا ہو جیسا کہ دوسرا مصرعہ عربیہ ہو جسکا ترجمہ سخاوت مین اے مال والو نفع ہو

شعر عربیہ مال مین صدقات سے ہرگز نقصان نہین ہوتا بیشک صدقات نعمتون سے مرتبط ہین یعنے

صدقات کے ساتھ نعمتین لگی ہوئی ہین زکوۃ مین جوشش وافزونی زر کی ہو کہ خود بخود زر ابلتا ہو ا

عصمت فحش وبد چیزون سے صلوۃ مین کما قال اللہ ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر نماز باز رکھتی ہ

فحش وبرائیون سے زکوۃ تو تیرے کیسہ کی پاسبان ہو اور نماز تیری بھیڑیہ سے تیری رکھوالی و شبان ز

کی شاخ وبرگ مین میوہ شیرین چھپا ہو اور صلوۃ سے زندگانی جاودانی زیر مرگ کی ہو دیکھ تو خاک کا قو

جب زبل ہوتا ہو جیسا کہ زمین کو گھورا دینا معتاد ہو تو اُس غذا کے ملنے سے کیسا میوہ دیتی ہو کیسی موجود

عدم مین چھپی ہوئی ہو اور سرشت ساجد مین مسجودی کہ عدم ہی سے وجود پاکر موجود ہوتے ہین اور شاہ

مسجود ملایک تھا جیسے کہ حضرت ابو البشر وہی مسجود ساجد کی سرشت پاکر بیان آیا آہن وسنگ اگرچہ ظا

انکا رنگ تاریک وسیاہ ہو مگر باطن کے روسے نور ہین اور شمع عالم کی چنانچہ پتھر ہیرا وغیرہ کیسے روشن

وتابان ہوتے ہین اور آہن جلا پانے سے کیسا منجلی ہو جاتا ہو خوف مین ہزارون بیخوفیان ہین دیکھو آنکھ

کی سیاہی مین کیسی روشنیان ہین یہ جسم جو مثل بیل کے ہو کہ سوا کھانے کے کچھ نہین جانتا اسمین ایک

شہزادہ ہو کہ وہ روح ہو اور یہ جسم جو ایک ویرانہ ہو جسمین گنج رکھا ہوا ہو تو بظاہر خراب وحقیر دیکھکر گدھ

پرانا بوڑھا بھاگے اور گاؤ ہی کو دیکھے شاہ کو نہ دیکھے سو وہ خر پیر کون ہو ابلیس جو آدم مین ظاہر مٹی

دیکھا اور وہ جو انکے باطن مین مسجود الملایک تھا انکو نہ دیکھا اب سب شعرون مین وہی ضد اندر

نہان کا بیان ہو

حکایت بادشاہ کی کہ جسکے تین بیٹے تھے تینون کو وصیت کی کہ اس سفر مین میرے

ملکون سے فلان جگہ یہ ترتیب کرنا فلان جگہ اسطور پر لیکن اللہ اللہ فلان قلعہ کو مت جانا

قولہ پادشاہے بود او را سہ پسر + ہر سہ صاحب فطنت و صاحب نظر + ہر یکے از دیگرے آسودہ تر + در سخا و
در وغا و کر و فر + پیش شہ شہزادگان استادہ جمع + قرۃ العینان شہ ہمچون سہ شمع + از رہ پنہان ز عینین پسر +
می کشید آبے نخیل آن پدر + تا ز فرزند آب این چشمہ شتاب + میرود سوے ریاض ام و باب + تازہ میباشد
ریاض والدین + گشتہ جاری عین شان زین ہر دو عین + چون شود چشمہ ز بیماری علیل + خشک گردد برگ و
شاخ آن نخیل + خشکی نخلش ہمیگوید پدید + کز فرزند آن شجر نم میکشید + اے بسا کاریز پنہان ہمچنین +
متصل با جان تان یا غافلین + اے کشیدہ ز آسمان و از زمین + مایہ ہا تا گشتہ جسم تو سمین + تن ز اجزاے
زمین دزدیدہ + پایہ پایہ زیر آن ببریدہ + از زمین و آفتاب آسمان + پار ہا بر دوختے بر جسم و جان +
تا تو پنداری کہ بردے رائگان + باز نستانند از تو این و آن + کالہ وزدیدہ بنو و پایدار + لیک آرد
وزد را تا پاے دار + عاریہ ست این کم ہمی باید فشارد + کانچہ بگرفتی ہمہ باید گزارد + جز نفخت کان
ز وہاب آمدہ است + روح را باش آن دگرہا بیہدہ است + بیہدہ نسبت بجان میگویمش + نے بنسبت
با صنع محکمش + اللغات کاریزوہ نہر جو ایسی زمین کے نیچے کھودتے ہین کہ پانی اُسکا زمین پر روان ہوئے
اور وہ چھپی ہوئی ہو سمین فربہ المعنی ایک پادشاہ تھا اُسکے تین بیٹے تھے تینون دانا اور صاحب نظر
اے صاحب فکر ہر ایک دوسرے سے زیادہ تر ستودہ سخاوت و شجاعت و شان شوکت مین جب
باپ کے سامنے یہ سب شاہزادے کھڑے ہوتے تھے تو تینون اُسکی آنکھ کی روشنی پر مثل تین شمع
کے ہوتے تھے اور براہ پوشیدہ ان بیٹون کے چشمون سے نخل وجود باپ کا پانی جذب کرتا تھا جس سے
وہ نخل تازہ و شاداب تھا اور اسی پر کیا موقوف ہے بھی یون ہی کہ جبتک فرزند کے چشمہ سے آب
جلدی جلدی ریاض مان باپ مین جاتا رہتا ہو تب تک انکا ریاض تازہ و سیراب رہتا ہو اور حال یہ کہ
فرزندون کے جو وہ چشمے جاری ہوے ہین انھین دونون چشمون والدین سے جاری ہوے ہین جب اُس
چشمے مین کسی بیماری سے علت پیدا ہو جاتی ہو تو نخل وجود پدر کے بھی شاخ و برگ خشک ہو جاتے ہین
پس خشکی اس نخل کی اس بات کو ظاہر کر رہی ہو کہ یہ شجر اُس فرزند سے نم جذب کرتا تھا اب مقولات
انکے ہین کہ اے فلان ایسی بہت نہرین چھپی ہوئی ہین اور تمھاری جانون سے اے غافلو متصل اور
لگی ہوئین نہین جانتے ہو تمھارے جسمون نے کیسے کیسے مائے اور سرمائے آسمان و زمین سے کھینچے اور
جذب کیے ہین جب یہ جسم تمھارے موٹے ہوے ہین تو نے تن کو اجزاے زمین سے چرایا ہو جو غلہ و میوہ
وغیرہ ہو اور تھوڑا تھوڑا اسکی تحت سے قطع کیا ہو طفلی مین اور جوانی مین اور پیری مین اور زمین سے آفتاب

آسمان تک ٹکڑے لے لیکے تو نے اس جسم جان پر سیے ہین اور تو یہ جانتا ہو کہ مین مفت ہی مین لایا ہون یہ زمین سے آفتاب تک جو اینٹ وان ہین جنسے تو نے یہ ٹکڑے جمع کیے ہین وہ کیا تجھسے پھر نہین لین گے خوب جانتا ہو کہ چوری کے مال کو قیام نہین پایدار نہین لیکن چور کو پاے دار تک ضرور لاتا ہو یہ سب عاریت ہو اُسکے فشار مین بہت مت پڑ کسواسطے کہ جو کچھ تو نے لیا ہو سب چھوڑ دینا پڑیگا سوائے نفخت فیہ من روحی کے کہ یہ روح موہبت وہاب سے ہو کسی سے غرض مت رکھ بس اسی کا ہو رہ اور سب بیہودہ ہو مگر یہ بھی جان لے کہ مین جسم کو بیہودہ جان کے نسبت و مقابلہ مین کہتا ہون خاص جسم کو کیسے کہون کہ صنعت محکم ایک بڑے صانع کی ہو پھر بیہودہ کیسے ہو

بیان استمداد عارف کا سرچشمۂ حیات ابدی سے و مستغنی ہونا انجذاب چشمون بیوفا سے کہ علامۃ ذٰلک التجافی عن دار الغرور کہ آدمی جب ان چشمون کی مدد پر اعتماد کریگا طلب چشمہ دائم مین سست ہوگا جیساکہ حکیم نے کہا ہو رباعی کاریز درون جان تو می باید ✦ کز عاریہا ترا درے بکشاید ✦ یک چشمۂ آب از درون خانہ ✦ بہ زان جوئیکہ از برون می آید

قولہ چند ازین کاریز اصل چیزہا ✦ فارغت آرد ازین کاریزہا ✦ تو ز صد ینبوع شربت میکشی ✦ ہرچہ زان صد کم شود کاید خوشی ✦ چون بروید از درون چشمہ سنی ✦ ز استراق چشمہا گردو غنی ✦ چشمۂ آبے درون خانہ ✦ بہ ز رودے کان ندر کاشانہ ✦ قرۃ العینت چو زاب و گل بود ✦ راتبہ این قرہ در دل بود ✦ قلعہ را چون آب آید از برون ✦ در زمان امن باشد بر فزون ✦ چونکہ دشمن گرد آن حلقہ کند ✦ تاکہ اندر خون شان غرقہ کند ✦ آب برون را بہ بندند آن سپاہ ✦ تا نباشد قلعہ را ز انہا پناہ ✦ آن زمان یک چاہ شورے از درون ✦ بہ زصد جیحون شیرین از برون ✦ قاطع الاسباب لشکرہاے مرگ ✦ ہمچو دے آمد بقطع شاخ و برگ ✦ در جہان نبود مدد شان از بہار ✦ جز نگر در جان بہار روے یار ✦ زان لقب شد خاک را دار الغرور ✦ کہ کشد پا را سپس یوم العبور ✦ پیش ازان از راست و زچپ میدوید ✦ کہ بچینم درد تو چیزے بچید ✦ او بگفتی مر ترا وقت عنان ✦ دور از تو رنج دہ کہ در میان ✦ چون سپاہ رنج آمد بست دم ✦ خود نمیگوید ز امن دیدہ ہی ✦ ہے شیطان بد نیسان زو مثل ✦ کہ ترا در رزم آرد با حیل ✦ کہ ترا گوید کہ من پشتم ترا ✦ در جفا و در بلا و در عنا ✦ مر ترا یاری دہم من باتوام ✦ در خطرہا پیش تو من میدوم ✦ اسپرت باشم گہ تیر خدنگ ✦ مخلصت باشم اندر وقت جنگ المعنی فرماتے ہین کیسی اچھی وہ نہر پوشیدہ ہو جو خبر سب چیزون کی ہو اور یہ وہی نفخت فیہ من روحی ہو کہ اور سب کاریزون سے تجھکو فارغ کردیگی تو سو چشمون سے شربت پیتا

اگر انمین سے ایک کم ہو جاے تو تیری خوشی کم ہو جاے اور ہرگاہ تیرے ہی درون سے کوئی چشمہ بزرگ و روشن
پیدا ہو تو اور چشمون کی چوری سے تجھکو بے پروا کردے پس اگر چشمہ آب کا گھر کے اندر ہو تو اس سے بہتر ہو
جو دور ہو اور گھر مین نہین ہو اگر قرۃ العین تیرا اور آنکھون کی روشنی تیری آب وگل سے ہو جو اکل و شرب
ہو تو راتب اس قرہ کا درد دل ہوگا جس سے فوراً مرجاتا ہو مثلاً قلعہ کو پانی باہر سے آتا ہو تو اسوقت مین
کہ امن ہو کمی بافراط ہوگا اور جب دشمن قلعہ کے گرد گھیر لیگا تاکہ قلعہ والون کو خون مین ڈبودے تو اسکی
سپاہ باہر کے پانی کو بند کردیگی تاقلعہ کو انسے پناہ نہ ملے تو بس اسوقت مین یہ ہو یا نہین کہ اگر ایک کھاری بھی
کنوان قلعے کے اندر ہوتا تو باہر کے سیکڑون جیحون شیرین سے بہتر ہوتا ایسے ہی لشکر مرگ کے تیرے قطع
اسباب ہین اور دے کی طرح جو ماہ خزان ہو تیرے برگ و شاخ کے کاٹنے والے انکی مدد کو جہان مین
بہار سے کسی کو نہین پائیگا سوا اسکے کہ جان مین بہار روے یار کی ہو اس خاک یعنے دنیا کا نام دارالغرور
اسی سبب سے تو ہوا ہو اے گھر فریب ودھوکے کا کہ جب اس سے گذرنے کا دن ہوگا تو مجھے ہٹ کے
الگ جا کھڑی ہوگی اور قبل یوم القبور سے کیسے ادھر ادھر سے دوڑ دوڑ کے آتی تھی کہ مین تیرا اب
درد چنے لیتی ہون اور رنجا کچھ بھی نہین وہ وقت غم کے کیسی غمخواری کے ساتھ تجھسے کہتی تھی کہ تجھسے رنج
اتنا دور رہو کہ تیرے اور رنج کے درمیان مین دس کوہ کی دوری ہو اور جب سپاہ غم آئی کیسے
دم بخود ہو کے رہگئی کہ سانس بھی نہ لی اب اتنا بھی نہین کہتی کہ مین نے تجھکو دیکھا ہو ایسی نا آشنا
ایسے ہی حق تعالے نے شیطان کے حق مین مثل کہی ہو کہ تجھکو حیلے کرکر کے لڑائی مین لاتا ہو کبھی کہتا ہو کہ
مین تیرا پشت و مددگار ہون چاہے کیسی جفا اور بلا اور رنج ہو مین تیرا یار رہون اور تیرے ساتھ ہون
جہان موقعے خطرا ور اندیشہ کے ہونگے تیرے سامنے دوڑونگا جہان تیر و خدنگ چلتے ہونگے تیری
سپر ہونگا اور لڑائی کے وقت تیرا مخلص ہونگا اے جائے خلاص قولہ جان فداے توکنم در امتحان ش
رستے غیرے ہلا مردانہ باش + سوے کفرش آورد زین عشوہا + آنجوال خدعہ و مکر و دغا + چون
قدم بنہاد و در خندق فتاد + او بخندہ قہقہہ لب را کشاد + ہین بیا این طمعہا دارم ز تو + گو بدش رو رد
کہ بیزارم ز تو + تو نترسیدی ز عدل کردگار + من ہمی ترسم تو دست از من بدار + گفت حق او خود جدا گشت
از بہی + تو بدین جزو بہا باہم کے رہی + فاعل و مفعول در روز شمار + روسیاہند و حریف و سنگسار +
رہزدہ و رہزن یقین در حکم و داو + در چہ بعد ند و در بئس المہاد + کول را در غول را کور افریفت + از خلاص
فوز مبادہ شگفت + ہم خر و خر گیر انجا در گلند + غافلند اینجا و آنجا آگلند + جز کسانے را کہ واکرد ندان +
در بہار فصل آید از خزان + توبہ آرند و خدا توبہ پذیر + امر او گیرند و او نعم الامیر + چون برآرند از پشیمانی

شین + عرش لرزان از انین المذنبین + آنچنان لرزد که مادر بر ولد + دست شان گیرد بالا می کشد +
اے خدا تان واخریده از غرور + نک ریاض فضل نک رب غفور + بعد ازین تان برگ و رزق جاودان
ز هوائے خود بود ترناودان + چونکہ دریا بر وسائط رشک کرد + تشنہ چون ماہیے تبرک مشک کرد + قصۂ
شہزادگان آور بہ پیش + کاین حدیث از حد امکانست بیش اللغات انتعاش بلندی و برخاستن فارسی
والے عیش و عشرت کے معنے مین استعمال کرتے ہین آفل فرو رونده حنین واںین ہردو بمعنی نالہ ناودان
پرنالہ وسائط جمع واسطہ بمعنی وسیلہ المعنی یعنے وہی شیطان کہتا ہو مین تیرے عیش و عشرت مین اپنی
جان قربان کرونگا تو رستم ہو شیر ہو خبردار ہو مردانہ بن بس ایسے دھوکے دیکے یہ جوال فریب و مکرو دغا
اسکو کفر کی طرف رجوع کرتا ہو جب اسنے اس کفر مین قدم رکھا اور خندق مین گرا تو شیطان ٹھٹھا
مارکے ہنسا اور اس خندق کے پڑے ہوے نے جب کہا کہ تجھسے یہ یہ امیدین رکھتا ہون فدامیرے
پاس تو آ تو اُسوقت کہتا ہو جا جا مین تجھسے بیزار ہون تو اسد کے عدل سے نہ ڈرا مین ڈرتا ہون تو
برا اچھا چھوڑا اسد تعالے نے کہا وہ تو تیرے مکر سے بہتری وبھلائی سے جدا ہوا لیکن تو بھی ان مکرون سے
بچ جا رہیگا ضرور انکا نتیجہ پائیگا خوب جان لے کہ قیامت کے دن فاعل و مفعول دونون روسیاہ
ہین اور حریف اور معذب یہ رہزدہ اور رہزن یقیناً دونون اُسکے حکم داد مین ہونگے اے جاہمیق آتش
در بئس المہاد مین بیٹنے بُرے بچھونے بستر مین جس احمق اور غول کو اُسنے دھوکا دیا اُسکی نجات اور
نکی مراد پر پہونچنے سے صبر کرنا چاہیے یہان خر اور خرگیر دونون اندھے ہوے ہین یہان تو غافل
ہین اور وہان ڈوبنے والے سوا ان لوگون کے جنکو آزاد کیا ہو وہ اس خزان سے نکلکے بہار مین داخل
ونگے وہ توبہ کرینگے اور خدا توبہ پذیر ہو یہ اسکا حکم مانتے ہین اور وہ اچھا حاکم ہو وہ لوگ جب پشیان ہوکے
نالہ کرتے ہین تو عرش بھی ان گنہگارون کے نالہ سے لرزتا ہو اور ایسا لرزتا ہو جیسے ماں بیٹے پر اور اُنکا
ہاتھ پکڑکے اوپر کھینچ لیتا ہو اور کہتا ہو کہ اے خدا تو نے اُنکو غرور سے تو نجات دی اسی وجہ سے نالہ
زاری کرتے ہین اب موجود ہین اور تیرا فضل بھی موجود اور تو رب غفور بھی موجود تبس جب
بات تمکو حاصل ہوئی تو پھر سامان ورزق جاودانکا حاصل ہو اور یہ رزق بھی تمھاری چاؤ اور خواہش
ہوگا نہ پرنالہ کا کہ پانی برسے اور پرنالے چلین اور غلہ پیدا ہو تو رزق ملے جب کہ دریا نے وسایط
وسلیون پر رشک کیا کہ میرے ہوتے اور سے کیون سیراب ہون تو پیاسے نے ماہی کی طرح تبرک
سنگ مین کیا یعنے تبرک گا اتنا پایا جتنا کہ ماہی نے پایا ہو کہ سارے دریا پر مختار ہو اب فرماتے ہین کہ
ان شہزادون کا قصہ پیش کر اس حدیث کو چھوڑ کر حد امکان سے زیادہ ہو کب بیان ہوسکیگی

روان ہونا شہزادون کا ممالک پدر مین اور اعادہ کرنا شاہ کا وصیت کو بعد وداع

قولہ عزم رہ کردند آن ہر سہ پسر + سوے املاک پدر رسم سفر + در طواف شہرہا و قلعہاش + از رہ تدبیر دیوان معاش + خواستند از شہ اجازت گاہ عزم + داد اجازت شان چو نیت دید جزم + دست بوس شاہ کردند و وداع + پس باینشان گفت آن شاہ مطاع + ہر کجا دل تان کشد عازم شوید + فے امان اللہ دست افشان روید + غیر آن قلعہ کہ نامش ہش ربا + تنگ آرد بر قلعہ داران قبا + اللہ اللہ زان دز ذات الصور دور باشید و بترسید از خطر + روے پشت برجہاش و سقف و پست + جملہ تمثال و نگار و صورت ست + ہمچو آن حجرہ زلیخا پر صور + تا کند یوسف بناگاہش نظر + چونکہ یوسف سوے او نمی‌نگرید + خانہ را پر نقش خود کرد آن پلید + تا بہر سو بنگرد آن خوش عذار + روے او را بیند او بے اختیار + بہر دیدہ روشنان یزدان فرد + شش جہت را مظہر آیات کرد + تا بہر حیوان و نامے کہ نگرند + از ریاض حسن ربانی چرند + بہر آن فرمود با آن اسپہ او + حیث ولیتم فثم وجہہ + از قدح گر در عطش آبے خورند + در درون آب حق را ناظرند + آنکہ عاشق نیست او در آب در + صورت خود بیند اے صاحب نظر + صورت عاشق چو فانی شد درو + پس درآب اکنون کرا بیند بگو + حسن حق بینند اندر روے حور + ہمچو مہ در آب از صنع غیور +

المعنی فرماتے ہین اس پادشاہ کے تینون بیٹون نے باپ کے ملکون کی طرف بطور مسافرت کے ارادہ سفر و غربت کا کیا کہ ہم اُسکے شہرون اور قلعون مین پھرین موافق تدبیر دیوان معاش اے تقدیر کے بس وقت قصد کے شاہ سے اجازت چاہی شاہ نے جو اُنکی نیت استوار دیکھی اجازت دی من بعد انھون نے باپ سے دست بوسی کی اور الوداع کہا بس انسے اس شاہ مطاع نے کہا کہ جہان تمھارا دل چاہے اُدھر کو جا نے امان اللہ بشوق و رغبت جانا مگر سوا اُس قلعہ کے جسکا نام ہوشربا ہی کہ قلعہ دارون و شاہون پر قبا تنگ کرتا ہی یعنے وہ اپنے کپڑے پھاڑتے ہین اللہ اللہ اس قلعہ ذات الصور سے دور رہیو اور ڈریو کہ وہان بڑا خطر ہی اللہ اللہ واسطے تحذیر کے ہی کسواسطے کہ اسکے برجون کی چھت اور اوپر اور نیچے جملگی تمثال و تصویر و صورت ہین جیسے حجرہ زلیخا کا صورتون سے بھرا تھا تا یوسف ناگہان اسکی طرف نگاہ کرین اسلیے کہ یوسف تو اسکی طرف دیکھتے نہین تھے لہذا اس مکارہ نے گھر کو اپنے نقش سے بھر دیا تا جسطرف وہ خوش عذار دیکھین تو بے اختیار اُسی کو دیکھین ایسے ہی جو لوگ کہ روشن دیدہ ہین اُنکے واسطے خدا فرد واحد نے شش جہت کو مظہر اپنی آیات کا کیا ہی کہ ہر طرف سے وہ اُسکو دیکھتے ہین تا جس حیوان و نامی کو کہ دیکھین باغ حسن ربانی سے غذا پائین نامی مراد نباتات سے اسی واسطے اُسنے اس سپاہ یعنے انسان سے اینما تولوا فثم

جہ اللہ فرمایا ہے یعنے جدھر منھ پھیروگے اُدھر ذات خدا کی ہے یہ لوگ پیاس مین پیالہ سے اگر پانی پیتے ہین
د پانی کے اندر حق کو دیکھتے ہین اور جو عاشق نہین ہے وہ پانی مین اپنی صورت دیکھتا ہے لیکن صورت
اشق کی جو اسمین خالی ہوگئی پھر بتا اب پانی مین وہ کسکو دیکھتا ہے وہ اگر حور کو دیکھتے ہین جب بھی
سن حق کو اور اس غیور کی صنعت کو دیکھتے ہین نہ حسن حور کو ایسا جیسے پانی مین ماہ معلوم ہوتا ہے

قولہ غیرتش بر عاشقے وصادقیست + غیرتش بر دیو و بر استور نیست + دیو اگر عاشق شود ہم گوے برد +
جبرئیلے گشت وآن دیوے بمرد + اسلم الشیطان درانجا شد پدید + کہ یزیدے شد زفضلش بایزید +
این سخن پایان ندارد اے گروہ + ہین نگہدارید زان قلعہ وجوہ + ہین مبادا کہ ہوستان رہ زند +
کہ فتید اندر شقاوت تا ابد + از خطر پرہیز آمد مفترض + بشنوید از من حدیث بیغرض + در فرح جوئی بہ
سرتیز بہ + از کمینگاہ بلا پرہیز بہ + گر نمیگفت این سخن را آن پدر + ور نمی فرمود زان قلعہ حذر + خود بدان
قلعہ نمی شد خیل شان + خود نمی افتاد آن سو میل شان + کان نبد معروف بس مہجور بود + از قلاع و
از مناہج دور بود + چونکہ کرد او منع دل شان زان مثال + در ہوس افتاد و در کوے خیال + رستے
زان منع در دل شان برست + کہ بباید سر آن را باز جست + کیست کز ممنوع گردد ممتنع + چونکہ الانسان
حریص ما منع + نہی بر اہل تقی تبغیض شد + نہی بر اہل ہوا تحریض شد + پس ازین یغوے بہ قوم کثیر +
ہم ازین یہدے بہ قلب خبیر + **اللغات** مفترض فرض کردہ شدہ تقی بروزن فعیل ترسندہ از خدا
تبغیض دشمن کرنا تحریض کسیکو لڑائی پر آمادہ کرنا **المعنی** اور جو اوپر ہمنے کہا ہے کہ خدا تعالے غیور ہے
تو یہ غیرت اسکی عاشق و صادق پر ہے دیو و ستور پر نہین ہے ہان دیو اگر عاشق ہو تو وہ بازی لیجاے اور
تو جان لے کہ جبرئیل ہوگیا دیو پن اسکا مرگیا چنانچہ اسلمت شیطانی یعنے مسلمان کیا مین نے اپنے شیطان کو
اسی موقع پر ظاہر ہوا ہے کہ یزید اُسکے فضل سے بایزید ہوا آپ فرماتے ہین اے گروہ یہ سخن تو بے پایان
ہے خبردار ہو اُس قلعہ کی وجہین سنو کہ کیون منع کیا تھا چنانچہ شاہ کہتا ہے خبردار ایسا نہو کہ تمھاری ہوس
اودھر لیجاکے تمھاری راہ مارے کہ ابد تک شقاوت مین پڑے رہو جس بات مین خطر ہو اُس سے بچنا
فرض ہے تم اس بیغرض بات کو میری کان لگا کے سنو فرح جوئی مین تو سر تیزی اچھی اور بلا کی
گھاتون سے بچنا اچھا اب فرماتے ہین اگر یہ بات انسے باپ نہ کہتا اور جو قلعہ سے بچنے کو نہ فرماتا
تو اس قلعہ مین از خود گھوڑے اُنکے نجاتے اور آپ سے اُنکو رغبت اس قلعہ کی نہ پیدا ہوتی کسواسطے
کہ وہ بہت مشہور نہ تھا اور راہ سے جدا اور اور قلعون اور راہون سے دور تھا لیکن جو کہ باپ نے
منع کیا اس سبب سے اُنکے دل مین ہوس پیدا ہوئی کہ اس مثال کو دیکھین اور کوے خیال مین بھی

ڈرجانے وہ کیسا عجیب وغریب ہو اس منع کرنے ہی سے نہایت رغبت اُنکے دل مین پیدا ہوئی کہ اس بھید کو ڈھونڈھنا چاہیے فرماتے ہین اگر انکو رغبت پیدا ہوئی تو کیا عجب ایسا کون ہو کہ منع کرنے سے منع ہو جاے جیسا کہ آنحضرت نے فرمایا ہو الانسان حریص فیما منع انسان کی حرص اسی مین زیادہ ہوتی ہو جس سے منع کیا جاتا ہو ہان جو اہل تقی یعنے خدا سے ڈرنے والے ہین انکو تو نہی اُس شے کی دشمنی مین ڈالدیتی ہو اس نہی کے دشمن ہو جاتے ہین جو اہل ہوس ہین انکو تحریض ہوتی ہو یعنے انکے دل مین ارمان پیدا ہوتی کہ ضرور اس بات کو کرون بس اسی منع سے اکثر قوم تو غاوی وگمراہ ہو جاتی ہین اور اسی سے جو قلب آگاہ ہین ہدایت پاتے ہین قولہ کے رمہ ازنے جام آشنا + بل رمہ از نے حوات ہوا + پس بشہ گفتند خد مہا کنیم + بر سمعنا و اطعنا با زنیم + رو نگردانیم از فرمان تو + کفر باشد غفلت از احسان تو + لیک استثنا و تسبیح خدا + ز اعتماد خود از ایشان بد جدا + ذکر استثنا و جزم ملتوی + گفتہ شد در ابتدا ے مثنوی + صد کتاب ار ہست جز یکباب نیست + صد جہت را قصد جز محراب نیست + آن طرق را منتہی یک خانہ است + وین ہزاران سنبلہ یک دانہ است + گونہ گونہ خوردنیہا صد ہزار + جملہ یک چیز ست اندر اعتبار + از یکے چون سیر گشتی تو تمام + سرد شد اندر دلت پنجہ طعام + در مجاعت پس تو احول دیدۂ + کہ یکے را صد ہزاران دیدۂ + گفتہ بودیم از سقام آن کنیز + وز طبیبان کژی تدبیر نیز + کان طبیبان ہمچو اسپ بے فسار + غافل و بے بہرہ بودند از سوار + کام شان پر زہر از قرع لگام + سم شان مجروح از تحویل کام + ناشدہ واقف کہ نک بر پشت ما + رایضے چست ست استادی نما + نیست سرگردانی ما زین لجام + جز تصریف سوار دو سنکام ماپے گل سوے بستانہا شدہ + گل نمودہ لیک آن خارے بدہ + ہیچ شان این نے کہ گویند از خرد + بر گلو ما کرمی کو بد لکد + آن طبیبان جنگلی بندہ سبب + گشتہ اندر مکر یزدان محتجب + اللغات حام بالفتح کبوتر حرم وہ حرم جس سے نہ پھرے ملتوی بالضم پیچیدہ و پیچ در پیچ مجاعت بالفتح گرسنگی فسار تحتہٗ اسپ جو اُسکے منھ پر لگاتے ہین قرع بالفتح کوفتن وزدن رائض چابک سوار محتجب بالضم نہان و پوشیدہ استثنا انشاء اللہ کہنا المعنی بتائید صدر فرمایا جو کبوتر کہ نے سے آشنا ہو وہ اُس سے نہین بھاگتا بلکہ کبوتر ہوائی اسے جنگلی بھاگتے ہین بعد استماع اس کلام کے سب نے شاہ سے کہا ہم اطاعت کرینگے اور سمعنا و اطعنا کی راہ پر چلینگے یعنے سنا ہمنے اور مانا ہمنے ہرگز تیرے فرمان سے روگردانی نہ کرینگے تو نے ہدایت کی احسان کیا ہم اگر اُس سے غفلت کرین تو کفران نعمت ہو لیکن ایسا اپنے اوپر بھروسا کیا کہ انشاء اللہ کہنا و خدا کو پاکی سے یاد کرنا اُنکے اپنے اعتماد سے جدا رہا یعنے انشاء اللہ تعالے نہ کہا اب فرماتے ہین کہ ذکر استثنا اور ارادہ قطعی پیچ در پیچ کا ابتدا مثنوی مین کیا گیا ہو کہ اگر سیکڑون کتابین ہین مگر باب سبکا ایک ہی ہو

اور اگر سیکڑون جہت مین مگر سبکے سر جھکانے کی وہی ایک محراب ہی جتنی راہین ہین سبکی انتہا اُسی ایک گھر
ہو اور ہزارون بالیان ہین مگر ہو دہی ایکدانہ جیسے طرح طرح کی خورشین ہین لیکن ازروے اعتبار کے
ہو وہ ایک ہی چیز مثلاً اگر ایک چیز سے تو پورا پورا سیر ہو گیا اور اگر اور کھانے پچاس قسم کے موجود ہین
تو سب سے تیرا دل سرد ہو جائیگا مطلق اُنکی رغبت نرہیگی مگر بھوک کے وقت مین تو وہ احول دیدہ ہو
کہ ایک کو تونے ہزارون کرکے دیکھا اور احول تو دو ہی دیکھتا ہو ہمنے ابتدا مین اُس کنیز کی بیماری اور
طبیبون کی بھی تدبیر کا بھی بیان کیا ہو کہ وہ طبیب سب اسپ بے رسن یعنے بے باگڈور کے گھوڑے
تھے اور سوار سے غافل و بے بہرہ حلق اُنکے تلخ و پرزہر ضربات لگام سے اور سُم اُنکے زخمی قدم
سپاری سے اُس سے واقف نہین کہ ہماری پشت پر ایک چابک سوار سوار ہو وہ اپنی اُستادی
دکھارہا ہو ہمکو اُسکی لگام سے سر پھیرنے کی مجال نہین ہو سوا اُسکے کہ وہ سوار اپنے مطلب کا دوست ہو
جدھر کو پھیرے اکثر ایسا ہوتا ہو کہ ہم گل کی خاطر باغون کو گئے اور گل بھی ہمکو معلوم ہوا مگر درا‌صل وہ خا
تھا یہ کچھ اُنکو خبر نہین کہ اپنی عقل سے بتا سکین کہ ہمارے گلے پر کون لات مار رہا ہو اور کچلتا ہو تبس و
جملہ طبیب بندے سبب کے مکر یزدان مین مخفی و محتجب رہے **قولہ** گر بہ بندی بر صطبلے گاو نر + بازیا
در مقام گاو خر + از خرے باشد تغافل خفتہ وار + کہ بجوئی تا کیست این خفیہ کار + خود نہ گفتہ کاین
مبدل تا کیست + نیست پیدا او مگر افلاکیست + تیر سوے راست پرانیدۂ + سوے چپ رفتہ است
تیرت دیدۂ + سوے آہوے بصیدے تاختے + خویش را تو صید خوکے ساختے + در پے سودے دوید
ہر کسے + تا رسیدہ سود افتادہ بحبس + چاہہا کندہ براے دیگران + خویش را دیدہ فتادہ اندران
در سبب چون بیمرادت کرد رب + پس چرا بدظن نگردی در سبب + بس کسے از مکسبی خاقان شدہ
دیگران زان مکسبہ عریان غدہ + بس کس از عقد زنان قارون شدہ + دیگرے از عقد زن مدیون شدہ
بس سبب گردان چو دم خر بود + تکیہ بر وے کم کنی بہتر بود + در سبب گیرے نگردے ہم دلیر + کہ بسر
آفتہاش نہانست زیر + بہر استنشاست این حزم و حذر + زانکہ خر را بز نماید این قدر + مشرکان را درد
چشم اہل بدر + کم نمود ہ تا ندارند ایچ قدر + آنکہ چشمش بست گرچہ گربزست + زاحولے اندر دو چشمش خربزست
او بگرداند دل و افکار را + چون مقلب حق بود ابصار را + چاہ را تو خانۂ بینی شریف + دام را تو دا
بینی لطیف + این تسفسط نیست تقلیب خداست + می نماید کہ حقیقتہا کجاست + آنکہ انکار حقائق میکند
جملگی او بر خیالے مے تند + او ہمی گوید کہ حسبان خیال + ہم خیالے باشدت چشمے بمال + این سخن پایاں
ندارد آن قولنج + برگرفتند از پے آن و شرطرنج + پروردخت گندم منہی زدند + از طویلہ مخلصان بیرون شدند

اللغات کبس بالفتح بخاک انباشتن وبالکسرہ خاک جس سے کنوان پاٹین اچ بروزن دعنی ہیچ تسفسط سوفسطائی ہونا کہ منکر حقایق اشیا کے ہین حسبان بالضم شمار کرنا و اندازہ کرنا المعنی پھر تمثیلاً فرمایا کہ اگر کسی اصطبل مین تو گاو نر باندھ دے گو اصطبل بھی جگہ گاو نر کی نہین اور پھر گاو کی جگہ گدھا پائے تو یہ بڑا گدھاپن ہو اور سوتے کا سا تغافل جو اس بات کی تو جستجو نہ کرے کہ یہ خفیہ کار کون ہو جنے گاو کو خر کر دیا خود تو نے یہ نہین کہا کہ یہ ہمارے کام کا تبدیل کرنے والا کون ہی ہم جانتے ہین کہ یہ کوئی ظاہر کا نہین ہو گھ آسمانی ہو اکثر تو نے دیکھا ہو کہ تیر تو نے جانب راست چلایا اور وہ جانب چپ گیا ہو یعنے تدبیر تیری الٹی پڑی ہو تو تو ہرن کے شکار کی طرف دوڑا اور خود شکار کسی خوک کا ہو گیا تو کسی فائدہ کی طرف کہ بہت سا اس فائدے سے پھر لون پاٹ لون دوڑا ہنوز اس سود کو پہونچنے نہین پایا کہ قید مین پڑ گیا اور بہت ایسے ہین کہ اورون کے لیے کنوین کھودے ہین اور آخر آپ انہین گرے ہین کیا نہین دیکھا کہ تیرے ہی سبب مین رب نے تجھکو بے مراد کر دیا پھر سبب سے تو بدظن کیون نہین ہوتا بہت ایسے ہین کہ سبب سے خاقان ہو گئے اور اسی سبب سے اور لوگ عریان ہو گئے کہ تن پر کپڑا بھی نرہا بہت ایسے ہین کہ عورتون سے نکاح کر کے انکی بدولت قارون جیسے زردار ہو گئے اور بہت ایسے کہ عورتون کے سبب سے قرضدار ہو گئے بس سبب کو ایسا جان کہ ایک دم خر ہی بیہودہ بے اعتبار اسپر بھروسا نہ کرنا ہی بہتر ہو اور بہت سا سبب گیری مین دلیر بھی مت ہو کہ اسکے پیچھے بہت آفتین چھپی ہوئین ہین بس خرم و حذر کا جو حکم بے استغنا ہی کیواسطے ہو کہ ڈرین اور ہوشیار ہو کے اسکو اس کام مین شامل کرین اس سبب سے کہ یہ قدر اکثر خر ہوتا ہی اور خر کو کارگزار اسکے بصورت بزکے دکھلاتی ہو دیکھو مشرکون کو اہل بدر کی نظرون مین یعنے مسلمانون کی کم دکھایا کہ ہم بہت ہین یہ تھوڑے ہین تا انکے سامنے انکی کچھ قدر نہو تب جنکی آنکھین کہ قدر نے باندھ دین اگرچہ کیسے ہی مکار حیلہ گر کہ جھڑ بنکے بھیڑیہ کا کام کرین انکی دونون آنکھون مین احولی سے خر بز ہو وہی خر کو بز دیکھتے ہین وہی چشم بند دل اور فکرون کو ہر کسی کے پھیر دیتا ہو جسوقت کہ اللہ تعالے بینائیون کو پھیر دیتا ہو کنوان تجھکو اسوقت خانہ شریف معلوم ہوتا ہو اور دام کو تو دانہ لطیف دیکھتا ہو یہ تسفسط یعنے سوفسطائی ہونا اور حقایق اشیا کو نماننا اسکو تسفسط مت جان یہ تقلیب خدا کی ہو جو سوفسطائی جتاتا ہو کہ حقایق کہان ہین اور منکر حقایق کا ہو وہ سوفسطائی جو انکار حقایق کا کرتا ہو بالکل ایک خیال پیدا کر کے اسپر پورتا ہو کہ خیال بے اصل شے ہو وہ بھی تو کہتا ہو جو کچھ نظر آتا ہو بحقیقت کچھ نہین ہو ہمارا خیال ہو جسکو جیسا خیال کرین وہ ویسا ہی ہو دوسرا مصرعہ جواب ہو کہ تیری آنکھین مچی ہین ذرا آنکھین ملکے تو دیکھ یہ جو تو کہ رہا ہو یہ بھی تو ایک خیال

بے اصل ہو جو بے اصل پر کیون جما ہوا ہو القصہ اس بات کی تو پایان نہین اُس فریق نے راہ اُسی قلعہ کی اختیار کی جیسے آدم درخت گندم منہی عنہ پر گئے اور خدا تعالے کی نہی سے غافل ہوے اور طویلہ مخلصون سے نکل گئے

جانا شہزادون کا طرف قلعہ ممنوعہ عنہا کے بحکم الانسان حریص فیما منع کے اور وصیت باپ کی بھول جانا اور بلا مین پڑنا اور نفس لوامہ کا انسے کہنا کہ الم یاتکم نذیر آیا نہین آیا تمھارے پاس نذیر اسے ڈرانے والا اور کہنا انکا جواب مین لو کنا نسمع او نعقل ماکنا فی اصحاب السعیر اگر ہم سنتے اور جانتے تو اصحاب سعیر سے کیون ہوتے شعر

ما بندگی خویش نمودیم ولیکن + خوے بد تو بندہ نیارست خریدن

قولہ چون شدند از منع و نہیش گرم تر + سوے آن قلعہ بر آوردند سر + بر ستیز قول شاہ مجتبے + تا بقلعہ صبر سوزِ ہش ربا + آمدند از رغم عقل پند توز + در شب تاریک برگشتہ ز روز + اندران قلعہ خوش ذات الصور پنج در در بحر و پنج از سوے بر + پنج ازان چون حس ظاہر رنگ و بو + پنج ازان چون حس باطن ... زان ہزاران صورت نقش و نگار + میشدند از سو بسو بس بیقرار + زین قدحہاے صور کم باش مست تا نہ گردی بت تراش و بت پرست + از قدحہاے صور بگذر مایست + بادہ در جامست لیک از جام نیست + سوے بادہ بخش بکشا پہن گوش + تا ز آنسو بنگرے بانگ و خروش + چون رسد بادہ نیاید جام کم + گو شدار آوازت آید دمبدم + آدما معنی دلبندم بجوے + ترک قشر صورت گندم بگوے چونکہ ریگے آرد شد بہر خلیل + دانکہ معزولست گندم اے نبیل + صورت از بیصورت آمد در وجود ہمچنان کز آتشے زادست دود + کمترین عیبے مصور در خیال + چون پیاپے بینیش آرد ملال + حیرت محض آردت بے صورتے + زادہ صدگون آلت از بے آلتے + بے ز دستے دستہا بافد ہمی + جان جان سازد مصور آدمی + آن چنان کاندر دل از ہجر و وصال + میشود بافیدہ گوناگون خیال ہیچ ماند این موثر با اثر + ہیچ ماند بانگ نوحہ با ضرر + نوحہ را صورت ضرر بے صورتست + دست خا از ضرر کش نیست رست + این مثل نالایق ست اے مستدل + حیلت تفہیم اے جہد المقل + صنع بے صورت نباید صورتے + تن نگار د با حواس و آلتے + تا چہ صورت باشد آن بر وفق خود + اندر آرد جسم را در نیک و بد + صورت نعمت بود شاکر شود + صورت مہلت بود صابر شود + صورت غم بود نالان شود + صورت رحمے بود بالان شود اللغات قشر بالکسر بھوسی و پوست نبیل بزرگ دانا جہد المقل سعی اندک المعنی جب یہ شہزادے باپ کی منع و نہی سے جیسے کہ کیفیت منع و نہی کی

اوپر بیان فرمائی ہو گرم تر ہوگئے تو اُسی قلعہ کی طرف متوجہ ہوے اور برخلاف قول شنو برگزیدہ کے قلعہ
صبر سوز ہوش ربا تک آئے برخلاف عقل پند توڑ کے یعنے عقل نصیحت جمع کرنے والی کے گویا ڈن تو چھوڑ کے
رات مین گھسے یعنے راحت چھوڑ کے رنج مین پڑے وہ ایک قلعہ ذات الصور تھا اے تصویرون والا
اسمین پانچ دروازے تو دریا مین تھے اور پانچ دروازے بیابان کی طرف پانچ تو ایسے جیسے پنج حس ظاہر
رنگ وبو سے یعنے باغ و بوستان اور پانچ ایسے جیسے پنج حس باطن کے راز جو اور اُنمین ہزارون صورتین
اور نقش نگار یہ اُنمین ہر طرف ان صورتون کی خوبی سے بیقرار پھرتے تھے اب مقولات اُنکے ہین یہ
پیالے صورتون کے جو شراب حسن کے بھرے ہوے ہین انسے بہت مست نہو تا تو بت تراش
و بت پرست نہ ٹھہرے ان صورتون کے پیالون سے جلدی گذر جا اُنکے پاس توقف دور نگ مت کر
یہ شراب اگرچہ جام مین ہو لیکن جام سے نہین ہو وہ جو بادہ بخش ہو جسنے یہ شراب ان جامون مین بھری
ہو اُسکی طرف کان پھیلا تو اُسطرف سے بانگ و خروش دیکھے تلاش ہو جب یہ شراب بھی آتی ہو تو اسمین
مین کمی نہین ہوتی تو بھی جب بادہ بخش تک پہونچیگا تو جامون کی کیا کمی ہوگی تو کان تو لگا پھر دیکھ
کیسی آواز دمبدم تیرے کان مین پہونچتی ہو کہ اے آدم میرے معنی دلبند کا طالب ہو بس بھوسی اور
گندم کو ترک کر جبکہ خلیل کے واسطے ریگ آرد ہوگیا تو اے دانا جان لے کہ یہ گندم بیکار ہین یہ صورت
اس سے ظہور وجود مین آئی ہو جو خود بے صورت ہو جیسے آگ سے دھوان پیدا ہوا ہو تیرے خیال
مین جو مصور ہو رہا ہو ادنے عیب اسکا یہ ہو جب اُسکو تو پے در پے دیکھے تو اس سے دل بھر جاتا ہو
اور پھر ملال آتا ہو اور وہ جو بے صورتی ہو اُس سے تجھکو حیرت محض حاصل ہوگی جسکو حیرت محمودہ کہتے
ہین کہ وہی معرفت ہو اور اُسکی بے آلتی سے سیکڑون آلات پائیگا اُسکے گو دست نہین ہین مگر سارے
دست اُسکے بنائے ہوے ہین اور جان کی جان بناتا ہو جس سے آدمی مصور ہوتا ہو یعنے صورت
پکڑتا ہو جیسے کہ دل مین ہجر و وصال سے قسم قسم کے خیال بنائے جاتے ہین آخر کوئی بھی اُنمین سے موثر
یا اثر رہتا ہو یا بانگ نوحہ یا ضرر کی رہتی ہو آب اسمین نوحہ کی تو صورت ہو اور ضرر اُسکا بے صورت
ہو بس ضرر سے ہاتھ چابو افسوس کرو کہ اس سے خلاصی نہین فرماتے ہین یہ مثل یعنے جو اہل استدلال
ڈھونڈھنے والی کی لائق نہین ہو یہ تو ایک حیلہ اُنکے سمجھانے کا ہو جو جامد العقل ہین اے کم سعی و کم فہم
ورنہ ہو یہ کہ وہ جو بے صورت ہو اُسکی صنعت صورتین لکھتی ہو اور تن بھی وہی بناتی ہو جسمین حواس و آلہ
ہین تو جیسی صورت ہوتی ہو وہ اُسی کے موافق جسم بناتی ہو خواہ وہ صورت نیک ہو خواہ بد اگر وہ
نعمت کی ہو تو شاکر ہوگا اور صورت مہلت کی ہو تو صابر ہوگا اگر صورت کسی زخم کی ہوگی نالان

ہوگا اور جو کسی رحم کی ہوگی بالان ہوگا اے بالندہ **قولہ** صورت سیرے بود گیرد سفر + صورت تیرے
بود گیرد سپر + صورت خوبان بود عشرت کند + صورت غیبی بود خلوت کند + صورت خوبی بود ناز آورد +
صورت چنگے بود ساز آورد + صورت محتاجی آرد سوے کسب + صورت بازووری آرد بغضب + اینہ
زحد واندازہ ہا باشد برون + داعی فعل از خیال گونہ گون + بینہایت کیشہا و پیشہا + جملہ ظل صورت اندیشہا
برلب بام ایستادہ قوم خوش + ہر یکے را بر زمین بین سایہ اش + صورت فکرست بربام مشید
وان عمل چون سایہ برارکان پدید + فعل پرارکان و فکرت مکتتم + لیک در تاثیر وصلت دو بہم + آن صو
در بزم گر جام خوشی ست + فائدہ آن بیخودے و بیہشی ست + صورت مرد و زن و لعب و جماع + فائد
اش بیہوشی وقت وقاع + صورت نان و نمک کان نعمت ست + فائدہ آن صورت بیصورت ست
در مصاف الصورت تیغ و سپر + فائدہ اش بیصورتے یعنے ظفر + مدرسہ تعلیم و صورتہاے وے + چون
بدانش متصل خدگشت طے + این صور چون صورت بیصورتند + پس چرا در نفی صاحب نعمتند + پیش ا
روئید و در نفی او فتند + پس صور بانبدۂ بیصورتند + این صور دارد زبیصورت وجود + چیست پس
بر موجد خویشش جحود + خود ازو یابد ظہور آن کار او + نیست غیر عکس خود این کار او + **اللغات** مشید
بفتح استوار و محکم مکتتم بالضم نہان و پوشیدہ وقاع بکسر جماع جحود جان کے انکار کرنا **المعنی** اگر صورت
سیر کی ہو سفر اختیار کریگا اور جو صورت تیر کی ہو سپر پکڑیگا اور جو صورت خوبون کی ہو عشرت کریگا او
اگر صورت کسی غیب کی ہو خلوت کریگا اگر صورت خوبی کی ہو ناز لائیگا اور اگر صورت چنگی کی ہو ساز
لائیگا اور جو صورت محتاجی کی ہو کسب کریگا اور اگر صورت بازو وری کی غضب کریگا یعنے ہر کسی سے ہر
چھینیگا غرض یہ سب صورتین حد و اندازون سے سوا ہین جو فعل کی طرف خیال گوناگون سے
بلاتی ہین یعنے جس خیال سے پیدا ہوئی ہین اسی خیال کی طرف لاتی ہین غرض بے نہایت کیش
اور بے نہایت پیشے ہین کہ یہ سب سایہ انھین اندیشون کی صورتون کے ہین یہ ایسا ہو جیسے لب بام
پر ایک قوم خوش بخوشی کھڑی ہو اور سایہ ہر ایک کا زمین پر پڑا ہو بس وہ جو صورت فکر کی
وہ تو بام محکم اسے آسمان پر ہو اور وہ عمل مثل سایہ کے ہو جو ارکان پر پڑا ہو کہ وہ ہاتھ وغیرہ جسم
اسی طرح فعل ارکان پر ظاہر ہو اور فکر پوشیدہ ہو لیکن تاثیر اور وصلت مین دونون بہم ہین
ایک دوسرے سے جدا نہین بس وہ صورتین اگر اس بزم دنیا مین جام خوشی کی ہین تو انکا فائدہ
بیخودی و بیہوشی ہو جیسے **صورت** مرد و زن کی اور انکا لعب و جماع اُسکا فائدہ یہی کہ وقت جماع
کے بیہوشی ہوتی ہو اور صورت نان و نمک کی کہ وہ نعمت ہو اُسکا فائدہ وہی صورت بیصورت

ہو جنے جان جسکی تولید نعمت و نان نمک سے ہو لڑائی مین اگر تیغ و تبر ہو تو اُسکا فائدہ ظفر جو بیصورت ہو درست تعلیم کے اور انکی صورتین انکا فائدہ دانش کہ جہان دانش ان صورتون سے متصل ہوئی بس ملے ہو گئے اب زمانے مین یہ صورتین جو بیان ہوئین ہرگاہ کہ صورت بیصورت کی ہین پھر یہ لوگ کیون منکر صاحب نعمت کے ہین اُسی سے یہ بیجتے اگتے ہین اور اسی سے نفی و نیست ہوتے ہین بس معلوم ہوا کہ جملہ صورتین بندے بیصورت کی ہین ساری صورتین اسی بیصورت سے وجود پائے ہوے ہین پھر اُسی صورت کو اپنے موجد پر انکار کیا ہو اور یہ انکار بھی اُسکا اسی سے ظہور پاتا ہو سواے اپنے عکس کے اور کا یہ کام نہین ہو **قولہ** صورت دیوار و سقف ہر مکان + سایۂ اندیشۂ معمار دان + گرچہ خود اندر محل افکار + نیست سنگ و چوب خشتی آشکار + فاعل مطلق یقین بیصورت ست + صورت اندر دست او چون آلت ست + گہ گہ آن بیصورت از کتم عدم + مرصور را رو نماید از کرم + تا مدد گیرد ازو ہر صورتے + از کمال و از جمال و قدرتے + باز بیصورت چو پنہان کرد رو + آمد از بہر کد در رنگ و بو + صورتے از صورت دیگر کمال + گر بجوید باشد آن عین ضلال + جز مگر آن صورتے کان میر زاد + بابت ارشاد گردش از وداد + پس چہ عرضہ می کنی اے بے ہنر + احتیاج خود بمحتاج دگر + چون صور بندست بر یزدان مگو + ظن مبر صورت بتشبیہش مجو + در تضرع جو و در افناے خویش + کز تفکر جز صور ناید بپیش + ور زغیرت صورتت نبود فرہ + صورتے کان بے تو زاید در تو بہ + صورت شہرے کہ آنجا میروے + ذوق بیصورت کشیدت اے روی + پس بمعنی میروی تا لامکان + کہ خوشی غیر مکان ست و زمان + صورت یاری کہ نزد او شوے + از براے مونسے اش میروے + پس بمعنی سوے بیصورت شدی + گرچہ زان مقصود غافل آمدی + در حقیقت حق بود معبود کل + کز پے ذوق ست سیران سبل + لیک روے خود سوے دم کردہ اند + گرچہ سر اصلست پے گم کردہ اند + لیک سر و رمیش این ضالان گم ہمیہ داد سرے از راہ دم + آن ز سر می یابد آن و این ز دم + قوم دیگر پا و سر کردند گم + چونکہ گم شد جملہ جملہ یافتند + از کم آمد سوے کل بشتافتند + این سخن پایان ندارد آن گروہ + صورتے دیدند با فر و شکوہ المعنی پھر فرماتے ہین کہ یہ جو دیوار و سقف ہر مکان کی ہو اسکو سایہ اندیشہ معمار کا جان کہ اُس سے پیدا ہوئین اگرچہ فکر کرنے کے محل مین سنگ و چوب و خشت جو سامان سقف و دیوار کا ہو نہین ہو خوب یقین سے جان لے کہ فاعل مطلق بیصورت ہو اور صورت اُسکے قبضہ مین مثل آلہ کے ہو جس کبھی کبھی وہ بیصورت پردۂ عدم سے بمقتضاے کرم صورتون کو اپنی صورت دکھاتا ہو تا ہر صورت اس سے مدد پالے کمال و جمال و قدرت سے پھر جب بیصورت نے اپنی صورت چھپالی تو یہ رنگ بوکی

کوشش مین پڑے اُسکے خواہان ہوے اگر کوئی صورت سوا اُسکے دوسری صورت سے کمال کی ڈھونڈ
تو عین گمراہی ہو مگر سوا اُس صورت کے کہ اس پادشاہ نے پیدا کی کہ وہ انبیا علیہم السلام ہین اور بمقتضاے
محبت و دوستی اُسکو لائق ارشاد کے ٹھرایا وہ ضلال نہین ہو پھر سوچ تو اے بے ہنر کہ اُسکو یا اُس
لایق ارشاد کو چھوڑکے اپنی احتیاج کو دوسرے محتاج کے سامنے کیا پیش کرتا ہو ہرگاہ کہ صورت ایک
قید ہو اور وہ مطلق تو صورت کا اطلاق یزدان پرست کر اور بیہودہ گمان سے کوئی صورت اُسکی تشبیہ
کے لیے مت ڈھونڈھ ہان تضرع اور اپنے فنا کرنے مین ڈھونڈھ اسواسطے کہ فکر کرنے سے صورت
پیش آتی ہو اور کچھ نہین اسیواسطے کہا ہو تفکروا فی آلائہ ولا تفکروا فی ذاتہ یعنے فکر کرو اُسکی نعمتون مین
اور مت فکر کرو اُسکی ذات مین اور جو بوجہ غیرت کے صورت تیری اس سے شادمان نہوئی کہ جسکو اُسنے
لایق ارشاد کے ٹھرایا ہو تو بس یہ صورت تیری بہتر نہین ہو بہتر صورت تیری تجھ مین یہی ہو کہ بے تو کے
ہو یعنے تو ئی نہو صورت اس شہر کی کہ جہان کو تو جاتا ہو کہ وہ شہر آخرت ہو یہ کہ بے ذوق بے صورت کے
تجھکو اے روی نے کھینچا ہو اب معنی کی روسے تو لامکان تک جاتا ہو کسواسطے کہ جیسے لامکان جہت
مکان سے جدا ہو خوشی سے بھی مکان و زمان علیحدہ ہو ذوق کے معنے نشاط و خوشی کے بھی ہین
اور روی وہ رسی جس سے گھٹنے اونٹ کے باندھین مجازاً وہ حرف جسپر بنا قافیہ کی ہو حاصل یہ
گویا اس ذوق کی رسی مین بندھا ہو اور صورت اس یار کی جسکے پاس جاتا ہو تو اُسکی مولنی کی سبب
جاتا ہو اس حال مین بھی تو بے صورت کی طرف گیا اگرچہ تو اس مقصود سے غافل ہو کہ مولنی بے صورت ہو
بس حقیقت مین معبود کل حق تعالے ہو کہ اُسی کے ذوق وغیرہ کیواسطے جملہ راہو کا سیران ہو سبکی اُدھر ہی
کو سیر و رفتار ہو مگر یہ ضرور ہی کہ سر چھوڑکے منہ دم کی طرف کئے الٹی سواری پر سوار ہین اگرچہ بھید تو
اصل ہو مگر یہ بے گم کردہ ہین اُنکو کھوج راستے والون کے نہین ملے لیکن وہ سران گمراہون گم کے ساتھ
وا دسری کی دم سے دیتا ہو یعنے جو سر والے سمجھتے ہین اُسی کو یہ دم والے سمجھے ہوے ہین کہ راستی
نہین ہین وہ سر سے طرز و انداز پاتا ہو اور یہ دم سے اور دوسری قوم ایسی ہو جنھون نے سر پاؤن
دونون کو گم کیا کہ وہ عاشق ہین اور جبکہ یہ جملہ گم ہو گئے تو وہ جو جملہ ہو اُسکو پالیا اُنکا گم ہو جانا اُسکی
ذات مین فنا ہو جانا ہو اُنکو گم ہونے سے یہ ہوا کہ طرف کل کے دوڑے کل وجملہ اُسکی ذات پاک
اب کہتے ہین یہ سخن تو بے پایان ہو اُس گروہ یعنے شہزادون نے وہان ایک صورت با فر و شکوہ دیکھی

دیکھنا تینون شاہزادونکا قصر قلعہ ذات الصور مین نقش صورت دختر شاہ چین کا اور بیہوش
ہونا تینون کا اور آفت مین پڑنا اور جستجو کرنا کہ یہ صورت کسکی ہے

قوله خوب تر زان دیده بودند آن فریق + لیک زین رفتند در بحر عمیق + زانکه افیون شان ازین کاسه رسید
کاسها محسوس و افیون ناپدید + کرد کار خویش قلعه هش ربا + هر سه را انداخت در چاه بلا + تیر غمزه دوخت دل
رایگان + الامان یا ذو الامان زین بے امان + قرنها را صورت سنگین بسوخت + آتشے در دین و دل
شان بر فروخت + چونکه روحانی بود خود چون بود + فتنه اش هر لحظه دیگرگون بود + عشق صورت در دل شهزادگان
چون خلش می کرد مانند سنان + اشک می بارید هر یک همچو میغ + دست می خائید و می گفت اے دریغ +
اکنون دیدیم شه زاغاز دید + چند مان سوگند داد آن بے ندید + انبیا را حق بسیارست ازان + که خبر کردند
ز پایان مان + کانکه می کارے نروید غیر خار + وین طرف پری نیابے زد مطار + تخم از من گیر تا ریعے دهد
پر من پر که تیر آنسو جهد + تو ندانی واجبے آن وهست + هم تو گوئے آخر آن واجب پرست + او تو است
اندا این تو که تنست + آن توئی که بر تر از ما دنست + این توئی ظاهر که پنداری توئی + هست اندر سوے
راز پیهوسے + بر صدف زان چرائی اے گهر + تو ے خود را بے مدان میدان شکر + تو ے بیگانه
ست با تو این توئی + توئی خود را یاب و بگذر از دوئی + توئی آخر سوے توئی اولت + آمده است
ز بهر تنبیه وصلت + توئی تو در دیگرے آمد دفین + من غلام مرد خود بین چنین + اللغات مطار
باے پریدن ریع حاصل زراعت صلت پیوستگی و آمیزش المعنی یعنے ان شاهزادون نے اس
قلعه مین ایک صورت با فر و شکوه دیکھی اگرچه اُس سے زیاده اچھی اچھی دیکھی تھین لیکن اسکو دیکھکے دریاے
عشق مین ڈوب گئے اس سبب سے که انکی افیون اسی پیالے سے تھی اور یه وه پیالے هین که پہلے تو
محسوس اور افیون پوشیده ناپدید افیون اسواسطے کها که وه زهر بھی هو اور نشے بھی اُس قلعه نے جو
اسمی هوش ربا اور اسم بامسمی تھا خوب اپنا کام کیا که تینون کو چاه بلا مین ڈالا تیر غمزه سے بیشک
انکے دل کو چھیدا اور کیسا تیر که بے امان الله امان والا اس سے امان دے اب فرماتے هین که قرنون
تک یون پتھر کی صورتون نے لوگون کو جلایا جو بیجان تھین اور اُنکے دین و دل مین آگ لگائی پھر
خیال کرو که جب صورت جاندار هو تو اسکا کیا حال اسکا فتنه تو لحظه بلحظه ایک نئے هی قسم کا هوگا
عشق اس صورت کا بھی شهزادون کے دل مین جب سنان کی طرح خلش کرتا تھا تو مثل ابر کے رونے
اشک برساتے تھے اور ہاتھ حسرت سے کاٹتے تھے اور کہتے تھے افسوس همنے تو یه نادیدنی
دیکھی مگر شاه نے ابتدا هی سے دیکھ لی تھی اسی سبب سے اُس بے مثل نے همکو قسمین دی تھین
اس قلعه کو مت جانا اب مقولات انکے هین که انبیا کا حق همارے ذمه بهت هی بهت هے که همکو همارے
انجام کار سے خبر کر دیا هے که یه جو تو بو رها هے اس سے سوا خار کے اور کچھ نهین جمیگا اور اگر سعادت اُڑ کے گا

تو اس طرف سے مطار نہین پائیگا یعنے خدا تعالے کی طرف اڑنے کا ٹھکانا نہین ملیگا بس تخم ہمسے لے ہمارے
قول پر عمل کرتا اپنی زراعت کا حاصل پائے اور میرے پرون سے اڑتا تیرا تیر اسطرف پہونچے بالفعل
تو اسکا جو ہم کہتے ہین واجب ہونا نہین جانتا حال آنکہ وہی واجب ہو لیکن آخرین تو ہی کہیگا کہ ا بنیا جو
کہتے تھے وہی واجب تھا تو اپنے حال سے کچھ خبر ہو یعنے تو وہی ہو جو وہ ہو اور توئی والا گر یہ توئی نہین
ہو جو تیرا تن ہو کہ یہ غیر ہو ہان وہ توئی جو ما و من سے جدا ہو جسمین مین کا دخل نہین ہو اور یہ توئی
ظاہر جسکو تو جان رہا ہو کہ تو ہو یہ تیری طرف ہو اُسی سے جو بیہوا اور بیطرف ہو تو تو گہر ہو اور تن تیرا
صدف پھر اس صدف پر کیون ایسا لرزتا مرتا ہو اس توئی کو اپنی خالی نے مت جان شکر جانے ر
تو توئی لو ہو لیکن یہ توئی ظاہر کی تیرے ساتھ بیگانہ ہو تو اپنی اُسی توئی کو حاصل کر اور اس دوئی سے گذر
تجھ مین دو توئی ہین ایک تو آخر کی جو تن ہو اور ایک اول کی کہ روح ہو بس یہ اخیر کی تیری طرف اسو
آئی ہو تا اس سے تجھکو آگاہی ہو اور ان دونون مین پیوستگی وصلت ہو جاے تیری توئی کو خزانہ کی طرح
دوسری مین دفن کیا ہو بس مردہ ہو جو خود بین ہو آپکو دیکھنے سمجھنے والا اور مین ایسے ہی مرد خود بین
غلام ہون خود بین اے عارف بخود چنانچہ فرمایا من عرف نفسہ فقد عرف ربہ **قولہ** آنچہ اندر آئینہ بیند
جوان + پیر اندر خشت بیند بیش ازان + ز امر شاہ خویش بیرون آمدیم + با عنایات پدر باغی شدہ
سہل دانستیم قول شاہ را + وان عنایتہاے بے اشباہ را + تک در افتادیم در خندق ہمہ + خستہ و کشتہ
بلاے ملحمہ + تکیہ بر عقل خود و فرہنگ خویش + بودمان تا این بلا آمد بہ پیش + بے مرض دیدیم خود را بیرزق
آنچنان کہ خویش را بیمار دق + علت پنہان کنون شد آشکار + بعد ازان کہ بند گشتیم و شکار + سایۂ رہ
بہست از ذکر حق + یک قناعت بہ ز صد لوت و طبق + در قناعت خواندہ باشی اے حسن + ذکر ذکر
و ذکر بوالحسن + چشم بینا بہتر از سی صد عصا + چشم بشناسد گہر را از حصا + در تفحص آمدند اندر زمان صد
کہ بو و عجب اندر زمان + بعد بسیاری تفحص در مسیر + کشف کرد آن راز را یعنے بصیر + نز طریق گوش بل ا
وحی ہوش + راز ہا بد بیش از بے روے پوش + گفت نقش رشک پروین ست این + صورت شہزادہ چینی
این + دخترے دارد شہ چین بیمثال + در بہا و در جمال و در کمال + ہمچو جان و چون پری پنہانست او + و
پردۂ ایوانست او + سوے او نے مرد رہ دارد نہ زن + شاہ پنہان کردہ او را از فتن + غیرتے دارد ملک
بر نام او + کہ نپرد مرغ ہم بر بام او + واے آن دل کش چنین سودا فتاد + ہیچکس را این چنین سودا مباد
این سزاے آنکہ تخم جہل کاشت + وان نصیحت را کساد و سہل داشت + اعتمادے کرد بر تدبیر خویش
کہ برم من کار خود با عقل پیش + نیم ذرہ زان عنایت بہ بود + کہ ز تدبیر خرد پانصد رشد + ترک مکر خویشتن

گر ز اسے امیر پاکش پیش عنایات وے بہیر + این بقدر حیلۂ معدود نیست + زین حیل تا تو نمیری سود نیست +
تا نمیری سود کے خواہی. بود + رو بمیر و بہرہ بردار از وجود + اللغات خمر جنگ وکارزار رق کسر بندگی حصا
بفتح سنگریزہ تمیر جاے سیر المعنی پھر استیناف ہو طرف ذکر شہزادون کے کہتے ہین جو کچھ آئینہ مین جوان
دیکھتا ہو پیر اس سے زیادہ خشت تا چیز مین دیکھتا ہو ہمنے اپنے شاہ کے حکم کو نمانا اور اُس سے عدول کیا
اور باپ کی عنایتون سے باغی ہوے ہمنے شاہ کی بات کو سہل جانا کر دیسے ہی کہد یا ہو اور اُسکی عنایتون
جلیل کو کچھ نہ سمجھا اب دیکھو کیسے خندق مین گرے او خستہ و کشتہ بلا کے بے جنگ وکارزار ہوے ہمکو اپنی
تعقل و فرہنگ پر بھروسا تھا جب تو یہ بلا ہمارے سامنے آئی ہمنے آپکو بے مرض و بے غدی و دنیہ کیا
کے دیکھا جیسے دق کا مریض آپکو دنون تک مریض نہین جانتا آخر وہ علت چھپی ہوئی اب ظاہر ہوئی کہ جیسے
ہم پھنس گئے اور شکار ہو گئے اسیواسطے سایہ رہبر کا ذکر حق سے بہتر ہوتا ہو کہ وہ راہ سے واقف ہو اور
ایک قناعت سیکڑون نعمت اور طبق سے اچھی قناعت کے معاملہ مین تونے اے حسن پڑھا ہی ہوگا
جو کچھ ذکر ذکر حق کا اور ذکر ابوالحسن کا لکھا ہو ابوالحسن کنیت حضرت علی شیر خدا کی ہو اگر چشم بینا نہین تو سیکڑون
عصا کس کام کے اسلیے کہ چشم ہی گوہر اور کنکر کو پہچانتی ہو الغرض اب یہ اس جستجو مین پڑے کہ یہ صورت
عجیب اس زمانہ مین کسکی ہو آخر بڑی جستجو سے اُسی سیرگاہ مین یہ بھید انپر کھل گیا یعنے خدا تعالے نے
جو سمیع و بصیر ہو انپر کھولدیا اور یہ کھلجانا کان کی راہ سے نتھا بلکہ وحی ہوش سے کسواسطے کہ جلد راز اُسکے
سامنے کھلم کھلا بے روپوش کے ہین کہا یہ نقش رشک پردین صورت چین کے شہزادی کی ہو شاہ چین
کی ایک لڑکی بے مثال ہو کیا نور و روشنی مین کیا حسن و جمال وکمال مین وہ لڑکی خلق جان
و پری کے چھپی ہوئی ہو اور پردہ ایوان کی در مکتوم اسے پوشیدہ اُسکے پاس نہ کوئی مرد جا سکتا ہے
نہ کوئی عورت پادشاہ نے اُسکو سبکے فتنون سے بچایا ہو پادشاہ کو اُسکے نام پر بھی تو غیرت ہو اگر کوئی اسکا
نام لیتا ہو اور کوئی مرغ بھی تو اسکے بام پر نہین اڑ سکتا بس بڑا افسوس آتا ہو اس دل پر جسکو یہ سودا ہو
خدا تعالے ایسا سودا کسیکو نہ دے اب یہ سزا تمھاری ہو کہ تمنے تخم جہالت کا بویا اور باپ نے نصیحت کی
تھی اسکو کھوٹا اور سہل سمجھا تمنے اپنی تدبیر پر بھروسا کیا عقل کی بات نہ سنی چاہا کہ ہم عقل سے بڑھکے کام
کرلین وہ عنایت جو اسکی تھی وہ نیم ذرہ بھی بہتر تھی اُن لاکھون تدبیرون سے جو تمھاری خرد سے ہوتی ہین اے
امیر اپنے مکر کو ترک کر اور اُسکی عنایتون کے سامنے قدم بڑھا اور انھین مین مرجا یہ مکر جو تو کرتا ہے کچھ نہین ہے
حیلہ ہین جبتک ان حیلون سے تو نمر جائیگا یعنے انکو نیست و نابود نہ کریگا کچھ فائدہ نہین ہو جب مرجائیگا
تب ہی سود حاصل کریگا بس جا اور مرجا اور بہرہ اپنے وجود سے پا اور یہ مرنا وہی ہو جسکو موتوا قبل

ان تحو توا فسر ماياهم

حکایت صدر جہان کی بخارا مین اور اسکے کرم کی کہ اگر کوئی زبان سے سوال کرتا تھا کچھ نہین دیتا تھا

قولہ در بخارا خوے آن صدر اجل + بود با خواہندگان حسن عمل + داد بسیار او عطاے بیشمار + تا بشب بودے زجودش زر نثار + زر بکاغذ پارہا پیچیدہ بود + تا وجودش بودی افشاندی جود + ہمچو خورشید و چو ماہ پاکباز + انچہ گیرند از ضیا بدہند باز + خاک را زر بخش کہ بود آفتاب + زر از و در کان و گنج اندر خراب + ہر صباحے فرقہ را راتبہ + تا نماند امتے زو خائبہ + مبتلایان را بدی روزے عطا + روز دیگر بیوگان را آن سخا + روز دیگر بر علویان مقل + با فقیہان روز دیگر مشتغل + روز دیگر بر تہیدستان عام + روز دیگر بر گرفتاران دام + روز دیگر بر یتیمان صغیر + روز دیگر بر ضعیفان اسیر + روز دیگر بہر ابناء السبیل + روز دیگر مر مکاتب را کفیل + شرط آن بد کہ کسے زو با زبان + زر نخواہد ہیچ و نکشاید دہان + لیک خامش بر حوالی رہش + ایستادہ مفلسان دیوار وش + ہر کہ کردی ناگہان سہوا سوال + زو نبردی زین گنہ یک حبہ مال + من صمت منکم نجا بد ما یہ اش + بر ہمہ اہل بخارا سایہ اش + پر خموشی داشت عشق و تا سہ اش + خامشان را بود کیسہ کاسہ اش + تا درا روزے یکے پیرے بگفت + دہ زکاتم کہ منم با جوع جفت + منع کرد از پیر و پیرش جد گرفت + ماند خلق از جد پیر اندر شگفت + گفت بس بے شرم پیرے اے پدر + پیر گفت از من توئے بے شرم تر + کان جہان خوردے و نخواہی بطمع + کان جہان با این جہان گیرے بجمع + خندہ اش آمد مال دادا آن پیر را + پیر تنہا برد آن توفیر را + غیر ازین پیر ایچ خواہندہ ازو + نیم حبہ زر ندید و یک تسو الفاظ خائبہ ناامیدہ مایوس مقل بضم و کسر قاف درویش و فقیر علو بضمتین و تخفیف کہ نوعے تفریس سے ہے بلندی مکاتب بضم وہ غلام کہ مالک کی رضامندی سے اپنی قیمت کا متکفل ہو کہ جب ادا کردے آزاد ہو جاے کفیل ذمہ دار تاسہ اندوہ وملال و بیقراری ایچ بمعنی ہیچ المعنی بخارا کے بادشاہ کی عادت سائلون سے بہت اچھے عمل کے ساتھ تھی بیشمار عطا سے اُسنے داد و دہش کی اور سائلون کو دیا صبح شام زر لٹتا و خیرات ہوتا رہتا تھا ایسا جود اُسکا جاری تھا کاغذ کے ٹکڑون مین زر لپٹتا رہتا تھا غرض جبتک وہ عالم وجود مین رہا جود ہی کرتا رہا جیسے خورشید و ماہ دونون پاکباز ہین کہ جیسے ضوء ضیا حاصل کرتے رہتے ہین ویسے پھیر دیتے ہین چنانچہ ماہ آفتاب سے آفتاب خدا تعالے سے ایسی ہی جیسا خدا اسکو دیتا رہتا تھا یہ اسکی راہ مین پھیرتا رہتا تھا بلکہ آفتاب زر بخش ہو جیسا کہ زر کانون مین بھرا ہے تمام نہین ہوتا لیکن اس سے زر آفتاب کان و گنج دونون مین خراب تھا یعنے کان و گنج دونون

اجڑتے تھے ہر صبح ہر فرقہ کو راتبہ ملتا تھا تاکوئی گروہ اس سے مایوس و بے بہرہ نہ رہجائے جو بلا
مین پڑے ہوتے تھے ایک دن اُنکے دینے کا مقرر تھا دوسرے دن بیوون کے واسطے وہی تھا
دوسرے دن اونچے اونچے فقیر پھر اُنکے بعد دوسرے اور فقیہون سے مشغول ہوتا پھر ایک دن عام
مفلسون سے من بعد ایک دن اُنسے جو قرض مین پھنسے ہوتے پھر چھوٹے چھوٹے بچے یتیم اُنکے بعد
دوسرے ضعیفون اسیر پر بعدہ ابناء السبیل اسے مسافر پھر مکاتب غلام انکا ذمہ دار ہوتا مگر شرط یہ تھی
کہ کوئی اس سے نہ زبان سے زر مانگے نہ سوال مین دہن کھولے لیکن جو راہ کہ اُسکی آمد رفت کی تھی
بہت مفلس خاموش دیوار کی طرح کھڑے رہتے تھے دیوار سے تشبیہ کثرت و خموشی دونون باتون
مین ہو اگر انمین سے ناگہانی کوئی بھول کے سوال کر اُٹھتا تو بسبب اس گناہ کے اُس سے ایک حبہ
مال نہین پاتا پس من صمت منکم نجا کی کیفیت تھی یعنے جو کوئی خاموش ہوا نجات پائی یہی اُسکا مایہ تھا
اسی سے خواہندہ پاتا تھا اور سارا انجار اُسکے سایہ مین تھا خموشی کا عاشق تھا اور اُسکے لیے بیقرار خاموشون
کے لیے اسکا کیسہ اور اُسکا کاسہ تھا یعنے نقد و طعام خاموشون کو دیتا تھا تو ایک دن مین ایک بوڑھے نے
کہا کہ مجھکو زکاۃ دے کہ مین بھوکا ہون اور بھوک کا جفت ہو رہا ہون اُسنے اُس بوڑھے کو منع کیا بوڑھا
کہنے مین اور زیادہ کوشش کرنے لگا مخلوق اُسکی تکرار وجد سے حیران تھی کہا اے پدر تو بڑا بیشرم بوڑھا
ہو جو مانگے جاتا ہی بوڑھے نے کہا تو مجھسے زیادہ بیشرم ہو کہ یہ جہان تو کھا رہا ہو اور طمع ایسی کہ چاہتا ہو
اس جہان اور اس جہان دونون کو جمع کردن یعنے یہ تو کیا ہو وہ بھی کون اس بات سے بادشاہ کو ہنسی
آئی اور اُسکو مال دیا بوڑھا اکیلا اس توفیر کو لیگیا یعنے بہت سا مال لیگیا غرض سواے بوڑھے کے
کوئی سوال کرنے والا اُس سے ایک حبہ اور ایک تسو نہ لے گیا حبہ رتی تسو دو رتی **قولہ** نوبت روز فقیہان
ناگہان یک فقیہ از حرص آمد در فغان + کرد زاریہا بسے چارہ نمود + گفت ہر نوعے نبودش ہیچ سود +
روز دیگر بار کو پیچیدہ پا + پا کش اندر صف قوم مبتلا + تختہا بر ساق بست از چپ و راست + تا بروان
شہ گمان کاشکستہ پاست + دیدش و بشناختش چیزے نداد + روز دیگر رو بپوشید از لباد + تا گمان آید
کہ نابیناست او + وز میان اعمیان برخاست او + پس بدید او و ندادش ہیچ چیز + از گناہ و جرم گفتن
آن عزیز + چونکہ عاجز شد ز صد گونہ کمید + چون زنان او چادرے بر سر کشید + در میان بیوگان رفت و نشست
سر فرو افگند پنہان کرد دست + ہم شناسید و ندادش صدقہ + در دلش آمد ز حرمان حرقہ +
رفت پس پیش کفن خواہی بگاہ + کہ بپیچم در نمد نہ پیش راہ + ہیچ مگشا لب نشین و می نگر + تا کند
صدر جہان اینجا گذر + بو کہ بیند مردہ پندارد بظن + زر در اندازد پے وجہ کفن + ہرچہ بدہد نیمہ بدہم بتو +

ن کرد آن فقیر گدیہ جو + در نمد پیچید و در راہش نہاد + معبر صدر جہان آنجا فتاد + چند زر انداخت بر وی
دست بیرون کرد از تعجیل خود + تا نگیرد آن کفن خواہ آن صلہ + تا نہان نکند از و آن دہ دلہ + مرد از زیر
ر دوست + سر برون کرد از پے دست او زپیت + گفت با صدر جہان چون بستدم + اے بہ بستہ
ن ابواب کرم + گفت لیکن تا نمردی اے عنود + از جناب ما نبردی ہیچ سود + سر موتوا قبل موت این
ز پے مردن غنیمتہا رسد + غیر مردن ہیچ فرہنگے دگر + در نگیرد با خدا اے حیلہ گر + یک عنایت بہ ز صد
ن اجتہاد + جہد را خوف ست از صد گون فساد + وان عنایت ہست موقوف ممات + تجربہ کردند این
ثقات + بلکہ مرگش بے عنایت نیز نیست + بے عنایت ہان وہان جائے مایست + آن زمرد باشد
ن افعی پیر + بے زمرد کے بود افعی ضریر + اللغات ہر کو بضمتین لتہ و جامۂ کہنہ لباد و بفتح جامہ بارانی ماند
لید کنندہ و کید خرقہ سوزش دہ دلہ متردد و پریشان خاطر ضریر نابینا المعنی یعنے جس دن کہ باری فقیہون
تی ایک فقیہ حریص ناگہان چلانے لگا بہت خوشامد و زاری شاہ کے سامنے کی کوئی بن نہ پڑی
ہر طرح کہا کچھ فائدہ نہوا دوسرے دن چیتھڑے اپنے پانوں مین لپیٹے اور پانون کڑہیرتا ایسے
دن کی صف مین بیٹھا اور پچرین ہر طرف سے ساق پر باندھین تا شاہ جانے کہ اسکا پانون ٹوٹا ہوا ہے
ہ نے دیکھا اور پہچانا اور کچھ نہ دیا دوسرے دن منہ نمد سے چھپایا تا گمان کرے کہ اندھا ہو اور
ہون ہی مین سے اٹھا بس شاہ نے اسکو دیکھا اور کچھ نہ دیا اس گناہ و جرم مین کہ اُس ذلیل خوار
مانگا تھا عزیز بمعنی ذلیل کے بھی ہو اور لغات اضداد سے ہو جب یہ سیکڑون طرح کے داؤ کرکے
لیا تو عورتون کے مثل چادر سر سے اوڑھی اور بیوون مین جاکے بیٹھا سر جھکا لیا اور ہاتھ چھپا لیے جب
اُسنے پہچان لیا اور صدقہ سے کچھ نہ دیا اب اسکے دل مین محرومی سے سوزو آگ پڑگئی بعد اسکے صبح کو
کفن خواہ کے پاس جو سائل کفن کا تھا گیا کہ مجھکو نمد مین لپیٹ کے راہ کے سامنے رکھدے اور
موش ہوکے بیٹھ جا اور منتظر رہ جتے کہ صدر جہان ادہر ہوکے نکلے شاید وہ مجھکو دیکھکر مردہ گمان کرے
ر کچھ زر وجہ کفن مین ڈالدے بس جو کچھ وہ دیگا آدھا اُس سے مین تجھکو دونگا اس فقیر گداگر نے
یسا ہی کیا کہ اسکو نمد مین لپیٹ کے راہ مین رکھدیا اتفاقاً صدر جہان کا گذر بھی ادہر ہوا چند زر روے
ر پڑ اے اُسنے اپنے جلدی سے ہاتھ باہر نکالدیے تا ایسا نہو کہ یہ صلہ اور بخشش و کفن خواہ لے
ر دہ دہ دلہ متردد و چھپا ڈالے مرد نے نمد کے نیچے سے ہاتھ نکالا اور اسی نمد کے نیچے سے واسطے نفع کے
ر نکالا دست بمعنی نفع اور فائدہ کے بھی ہو اور صدر جہانسے کہا دیکھ کیسا زمین نے تجھسے لیا کہ تو نے
جھپر دروازے کرم کے بند کیے تھے کہا ہان لیکن اے سرکش جبتک مرا نہین تب تک ہماری جناب سے

سود مند نہوا آپ مقولات اسکے ہین دیکھا تونے موتوا قبل موت کا بھید یہی ہی کہ بعد مرنے کے نعمتین حاصل
ہوتی ہین سوا مرنے کے اور کوئی فرہنگ اے حیلہ گر خدا کو مقبول نہین ہی نہ اثر کرتی ہو آور یہ بھی جان لے
کہ اسکی ایک عنایت تیرے سیکڑون قسم کے اجتہاد سے بہتر ہو اسلیئے کہ جہد مین سیکڑون فساد کا خوف
ہو اور وہ عنایت جسکو ہم کہتے ہین موقوف ممات پر ہو اس راہ کو تمام ثقات نے تجربہ کیا ہو بلکہ یہ مرنا
بھی بے اسکی عنایت کے نہین ہو خبردار خبردار بے اسکی عنایت کے قرار مت پکڑ اور کہین مت کھڑا ہو
وہ عنایت اسکی زمرد ہو اور یہ نفس پرانا افعی پھر افعی بے زمرد کے اندھا کب ہو گا

حکایت امرد و کوسہ کی خانقاہ مین لوطی کے ساتھ

قولہ امردے وکوسہ در انجمن + آمدند وجمعی بد در وطن مشتغل مانند قوم منتخب + روز رفت وشد زمان
ثلث شب + زان طرب خانہ نرفتند آن دو کس + ہم نخفتند آنسو از ترس عسس + کوسہ را بد بر زنخدان چار مو
لیک ہمچون ماہ بدرش بود رو + کودک امرد بصورت بود زشت + ہم نہاد اندر پس خود بست خشت +
لوطی دب بر وشب از گرہے + خشتہا را نقل کرد آن مشتہی + دست بر کودک زد او از جا بجست +
گفت ہی تو کیستی اے سگ پرست + گفت این سی خشت چون برداشتی گفت توسی خشت چون
انباشتی + گفت اے سفی الناز خرس مردہ ریگ + ابلہ وبے خاصیت مانند ریگ + کودکے بیمارم
از ضعف خود + کردم اینجا احتیاط مرتقد + گفت اگر داری ز رنجورے تفی + چون نہ رفتی جانب
دار الشفی + یا بخانہ یک طبیبے مشفقی + کو کشادے در سقامت مغلقی + گفت آخر من کجا یارم شدن +
کہ بہر جا میروم من ممتحن + چون تو زندیقے پلیدے ملحدے + می برآرد سر بہیئم چون ددے + خانقاہے
کو بود بہتر مکان + من ندیدم یک زمان در وے امان + رو بمن آرند مشتی خر خوار + چشمہا پر نطفہ کف
خایہ فشار + وانکہ ناموسیست خو دراز یر زیر + غمزہ ورزد میدہد مالش بکیر + یار با ناموس را غیر نظر +
نیست لیکن زین نظر دین پر خطر + خانقہ چون این بود بازار عام + چون بود خر گلہ دیوان خام +
خر کجا ناموس وتقوے از کجا + خر چہ داند خشیت وخوف ورجا + اللغات طرب بفتحتین خوشی وشادی
وستی قب بالفتح لواطت واغلام اور نرم چلنا منتقد بالضم نقد ستانندہ وبفتح قاف سرہ کردہ شدہ
وپاک مرتقد بالضم وفتح قاف خوابگاہ تف بالفتح گرمی وحرارت شفی اشفا مغلق بالضم دربستہ شدہ
اور وہ کلام جسکے معنی پانا مشکل ہو ممتحن بالضم وفتح حا آزمودہ شدہ خشیت خوف المعنی ایک وطن
مین ایک مجمع تھا وہان ایک امرد یعنے لڑکا اور ایک کوسہ بیریشہ ایک مجلس مین آئے جو لوگ کہ
نجیب وشریف تھے اپنے اپنے حال مین مشغول رہے یہانتک کہ دن گذر گیا اور وقت ثلث

شب کا ہوگا اور تو سب گئے یہ دونون حزب یعنے بیزن والے گھر کو نہ گئے کوتوال کے خوف سے وہین سوے
کو سر کی ٹھوڑی پر چار بال تو تھے لیکن صورت اسکی ایسی تھی جیسے چودھوین کا چاند اور وہ لڑکا بے ریش
کو بدصورت تھا تاہم اسنے اپنی پشت کے پیچھے بہت سی اینٹین بھی رکھ لین لیکن ایک لوطی خرس نے رات
اینٹون کے اٹھانے مین گذاری کہ ایک جگہ سے یعنے اُسکے پس پشت سے دوسری جگہ لے گیا ایسا مشتہی
ہو رہا تھا پھر ہاتھ اس لڑکے پر مارا وہ چونک پڑا اور کہا ہین تو کون ہو اے سگ پرست اور کہ
یہ اینٹین تونے کیون اٹھائین کہا تونے یہ کیون پاٹی تھین سی سے مراد کثرت ہو نہ عدد معین کہا اے
دوزخی ریچھ ناچیز احمق وبے خاصیت مثل ریت کے کہ پانی تو جذب کرلے اور اثر و خاصیت اُسکی کچھ
ظہور مین نہ آئے مین ایک لڑکا بیمار ہون اور ضعیف اپنے ضعف کے سبب سے مین نے یہان احتیاط
اپنی خوابگاہ کی کی تھی کہا اگر تجھکو بیماری سے کچھ گرمی وحرارت تھی تو تو شفاخانہ کو کیون نہ گیا یا کسی طبیب
مشفق کے پاس کہ تیری بیماری کا دروازہ جو بند ہو کھولدیتا کہا آخر مین کہان جا سکتا ہون جہان جاتا ہوا
وہان آزمایا جاتا ہون تجھسے زندیق پلید ملحد ہر جگہ میرے سامنے درندہ کی طرح سر اُٹھاتے ہین خانقا
کہ اس سے بہتر کون مکان ہو مین نے دم بھر اسمین بھی امان نہ دیکھی تہبت خمر خوار شراب پی پی کے
میری طرف متوجہ ہوتے ہین آنکھون مین نطفہ بھرا ہوا ہاتھ سے خائے ملتے ہوے اور جو کہ شرع وا
اور وہ آپ ہی کو تلے ہی تلے غمزے کرتا ہو اور رکیر کو ملتا ہو البتہ جو یار با ناموس ہو اسکو سواے نظا
کے اور غرض نہین ہو لیکن تاہم نظر سے دین سے بڑا خطرہ ہو بس خانقاہ جب ایسی بازار عام ہو بھ
جو دیو خام ہین اُنکے خرگلہ کا کیا حال ہوگا اسواسطے کہ کہان خر اور کہان شرع اور پرہیزگاری
خر کیا جانے خوف رب کا جیسا کہ فرمایا ذٰلک لمن خشی ربہ یہ اسکے لیے ہی جو اپنے رب سے ڈرا ا
خوف رجا کیا خر جیسا کہ حدیث مین ہو الایمان منعقد بین الخوف والرجاء یعنے ایمان بستہ ہو درمیان
خوف وامید کے گدھے ان باتون کو کیا سمجھتے ہین **قولہ** عقل باشد ایمنی وعدل جو + بر زن وبر مرد اما عقل
دیگر نیم من روم سوے زنان + ہمچو یوسف افتم اندر امتحان + یوسف از زن یافت زندان وفشا
من شوم تو زیع بر پنجاہ دار + آن زنان از جاہلے بر من تنند + اولیاشان قصد جان من کنند + ـ
ز مردان چارہ دارم نز زنان + چون کنم چون نے از نیم نے ازان + بعد ازان کودک بکوسہ بنگریست
گفت او با این دو مو از غم بریست + فارغ ست از خشت واز پیکار خشت + درچہ تو مادر فروش ودنگ
زشت + بر زنخدان چار مو بہر نمون + بہتر از سی خشت پیرامون کون + ذرہ سایہ عنایت بہتر ست
از ہزاران کوشش طاعت پرست + زانکہ شیطان خشت طاعت بر کند + گر دو صد خشت ست خود اہتر کا

با عنایت او ندارد ہرہ ٭ تا بسازد خویشتن را بہرۂ ٭ خشت اگر بسیار بنہادہ تو است ٭ وان دو سہ موز عطاے
اوست ٭ در حقیقت ہر یک ازان موکیست ٭ کان امان نامہ وصلہ شاہنشہیست ٭ تو اگر صد قفل سنجے
بردرے ٭ بر کند آن جملہ را خیرہ سرے ٭ شحنۂ از موم اگر مہرے نہد ٭ پہلوانان را ازان دل بشکند ٭ آن دو سہ
تار عنایت ہمچو کوہ ٭ سد شدہ چون فرسیا در وجوہ ٭ خشت را بگذار اے نیکو سرشت ٭ لیک ہم ایمن مجنب
از دیو زشت ٭ رو دوتا مو آن کرم در دست آر ٭ وانگہان ایمن بخسپ و غم ندار ٭ نوم عالم از عبادت بہ بود ٭
آن چنان علمے کہ مستنبہ بود ٭ آن سکون سابح اندر آشنا ٭ بہ ز جہد اعجمی با دست و پا ٭ دست و پا ساکن بآب
اندر سباح ٭ بہ بود از اعجمے با انتطاح ٭ میرود سباح ساکن چون عمد ٭ اعجمے زد دست و پا و غرق شد ٭
علم دریائیست بیحد و کنار ٭ طالب علم ست غواص بحار ٭ گر ہزاران سال باشد عمر او ٭ می نگردد سیر او از جستجو ٭
اللغات انتشان بالکسر بد و تافتنہ مین ڈالنا اور فتنہ اٹھانا توزیع پراگندہ کرنا اور حصہ کرنا گنگ فربہ و
قوی و بیجیا اسمین کاف دوسرا عجمی ہو سابح تشنا ور اعجمے مراد از نادان و غیر فصیح انتطاح ٹکر مارنا
بیل یا بز کا سباح شناور المعنی یہ بھی قول اسی کودک کا ہو کہ عقل ہی ایمنی و عدل کو ڈھونڈھتی
ہو مرد و زن دونون کے نزدیک سو عقل ہی کہان ہو اگر مین ان لوگون سے بھاگون اور عورتون مین جالون
تو یوسف کی طرح فتنہ مین پڑون بلکہ یوسف نے تو زن سے زندان و فشار ہی دیکھا مین تو بچاس
سولیون پر بانٹا جاؤنگا بوٹی بوٹی میری پراگندہ ہوگی وہ عورتین تو جاہلی سے مجھپر لپٹینگی اور ولی اُنکے
سب مارنیکا قصد کرینگے تبس مجھکو نہ کچھ مردون سے بن آتی ہو نہ کچھ عورتون سے اب کیا کرون کہ نہین ہے
ہون نہ انمین سے بعد اُسکے لڑکے نے کوسہ کی طرف دیکھکر کہا کہ وہ اچھا ان دو بالون کی بدولت ایسے
غمون سے پاک ہوگیا اور انھین کے سبب سے اینٹین جمع کرنی یا اینٹون کی لڑائی کہ کیکے اینٹین مارے
دونون سے فارغ ہوا اور تجھ جیسے مادر فروش بے حیا و بد سے بھی بچنت ہوا یہ ٹھوڑی کے چار بال
بھی دکھانے کے لیے بہت اینٹون سے جو اپنے گرد کون کی حفاظت کو جمع کیجائین بہتر ہین آب معقولات
انکے این اسکی عنایت سے ذرہ بھر سایہ ہزارون کوشش و طاعت پرست سے بہتر ہو بد نوجہ کر
شیطان خشت طاعت کو اُکھیڑ ڈالتا ہو اور اگر دو سو اینٹین ہون تو سکو ابتر کر ڈالے لیکن اُسکی عنایت
کے مقابلہ مین ایسا زہرہ اسکا کہان کہ اپنے لیے کوئی حصہ درست کرلے اور بہرہ ور ہوے اسواسطے
اگر بہت سی اینٹین ہین تو تیری جمع کی ہوئی ہین اور یہ جو تین بال ہین یہ اسطرف کے عطا شدہ
ہین کہ بحقیقت انمین سے ہر ایک بال ایک پہاڑ ہو کہ وہ نامہ امان و انعام بڑے ایک شاہنشاہ
کا ہو ایسا ہو مثلاً اگر تو سو قفل کسی در پر لگا دے تو اُسکو ایک ادنے خیرہ سر توڑ سکتا ہو اور بادشاہ

لون اُسکے توڑنے مین دلیری نہین کرسکتا لہذا یہ دو تین بال عنایت سے مثل پہاڑ کے سد ہو جاتے ہین جیسے دبدبہ پیشانی کا مور تون مین اینٹیین جو اپنی محافظ سمجھی ہین اے نیک سیرت اُنکو چھوڑ لیکن یو زشت سے بے غم ہو کے بھی مت سوجا وعدو بال اُسکے کرم سے حاصل کر پھر بے غم ہو کے سو اور کچھ پروا کرے جیسے نوم عالم کی عبادت سے اچھی مگر ایسا عالم جو متنبہ ہو یعنے آگاہی یا بندہ جیسا شناور کا ٹھہرنا ناواقف کی کوشش اور ہاتھ پانون مارنے سے اچھا ہوتا ہو اُسکے گو ہاتھ پانون ساکن ہین مگر ہو شناوری مین اور یہ اُس سے ناواقف ٹکرین مارنے والا کیسے اچھا ہو جائیگا یہ شناور ساکن تو ایسا بہتا چلا جاتا ہو جیسے ستون اور ابھی ناواقف نے ہاتھ پانون بھی مارے اور غرق بھی ہوا علم ایک دریا بیحد و کنار ہو اور طالب علم ایسا غواص ان دریاؤن کا کہ اگر ہزارون برس کی عمر پائے تب بھی جستجو سے سیر نہ ہو

اس حدیث کے بیان مین کہ منہومان لایشبعان طالب العلم و طالب الدنیا

قولہ کان رسول حق بگفت اندر بیان + اینکہ منہومان ہما لایشبعان + طالب الدنیا و توفیراتہا + طالب العلم و تدبیراتہا + پس درین قسمت چو بگشادی نظر + غیر این دنیا بود علم اے پدر + غیر دنیا پس چہ باشد آخرت + کت کند زینجا و گردد رہبرت + غیر دنیا آخرت باشد یقین + کان برد زینجات آنجا اے امین + اللغات منہوم حریص و گرسنہ المعنی یعنے یہ جو ہمنے کہا کہ طالب علم طلب سے سیر نہین ہوتا موافق قول رسول حق کے ہو کہ فرمایا منہومان لایشبعان طالب العلم و طالب الدنیا یعنے دو بھوکے ایسے ہین کہ وہ سیر نہین ہوتے ایک طالب علم کا دوسرا طالب دنیا کا چنانچہ خود بھی اُنکی تفسیر کی ہو کہ طالب دنیا اور اُسکے توفیرونکا اور طالب علم اور اُسکی پایانی کا بس اس تقسیم مین جو تو غور کرے تو اے پدر وہ علم جس سے مقصود ہو سوے علم دنیا کے ہو اور غیر دنیا کیا ہو آخرت ہو کہ وہ تجھکو یہان سے اکھیڑ دیگی اور دوسری طرف تیری رہبر ہوگی لہذا اے امین بے یقین جان لے کہ وہ آخرت ہی ہو کہ تجھکو یہانسے وہان لیجائے

بحث شہزادون کی آپسمین اور قضیہ و مقالہ برادر بزرگ

قولہ زد بہم کردند ہر سہ مفتتن + ہر سہ را یک رنج و یک درد و حزن + ہر سہ در یک فکر و یک سودا ندیم + ہر سہ از یک رنج و یک علت سقیم + در خموشی ہر سہ را خطرت یکے + در سخن ہم ہر سہ را حجت یکے + یکزمان اشک ریزان ہر سہ شان + بر سر خوان مصیبت خون فشان + یک زمان از آتش دل ہر سہ کس + بر زبان سوز چون مجمر نفس + آن بزرگین گفت کاے اخوان خیر + ما نہ نر بودیم اندر نصح غیر + از حشم ہر کہ بمن کردی گلہ + از بلا و خوف و فقر و زلزلہ + ما ہمی گفتیم کم نال از حرج + صبر کن کہ صبر مفتاح الفرج + آن گلہ

صبرہا اکنون چہ شد + اے عجب منسوخ شد قانون چہ شد + مائی گفتیم کاندر کشاکش + آتش اندر اچو زر خندیم خوش + ہر سپہ را وقت تنگا تنگ جنگ + گفتہ ماکہ ہین مگردانید رنگ + آن زمان کہ بود اسپان را وطا + جملہ سرہا بریدہ زیر پا + ما سپاہ خویش را ہے ہے کنان + کہ بہ پیش آئید قاہر چون سنان + جملہ عالم را نشان داده بصبر + زانکہ صبر آمد چراغ و نور صدر + نوبت ماشد کہ خیرہ سر شدیم + چون زنان زشت در چادر شدیم + اے دلے کہ جملہ را کردے توگرم + گرم کن خودرا و از خود دار شرم + اے زبان کہ جملہ را ناصح بدے + نوبت تو گشت از چہ تن زدے + اے خرد گو بند شکر خائیتو + دور تست این دم چہ شد ہیہاے تو + اے زدہا بردہ صد تشویش را + نوبت تو شد بجنبان ریش را + از عزے ریش ارکنون وز دیدۂ + پیش ازین بر ریش خود خندیدۂ + چون بدرد دیگران درمان بدے + درد مہمان تو شد چون تن زدے + قبیت پند دیگرانے ہاے ہاے + در غم خود چون زنانے واے واے + بانگ بر لشکر زدن بد ساز تو + بانگ برزن چہ گرفت آواز تو + انچہ پنجہ سال بافیدے بہوش + زان نسیج خود بغلطاقے بپوش + از نوایت بانگ یاران بود خوش + دست بیرون آر گوش خود بکش + سر بدے پیوستہ خود را ہم کن + پا و دست و ریش و سبلت کم کمن + بازے آن تست بر روے بساط + خویش را در طبع آر در نشاط + این حکایت گوش کن اے باخرد + تا بدانی اندرین معنی سند + اللغات تفتن بالضم و فتنہ انداختہ شدہ خطرت و شواری و دقت واندیشۂ ضرر وطا بالفتح چلنا و پامال کرنا ہے بالفتح کلمۂ تنبیہ خیرہ سر دیوانہ دل گرم کردن مدد و دلیر کرنا تن زدن خاموش ہونا نسیج بافیدن و بافتہ بغلطاق بفتحتین قبا و جامہ بلبند المعنی یعنے یہ تینون شہزادے کہ فتنہ مین پڑے ہوے تھے اور تینون کا ایک ہی رنج اور ایک ہی درد اور ایک ہی غم ایک ہی فکر اور ایک ہی سودا کے تینون ہمنشین اور ہر ایک ایک ہی علت ایک ہی رنج کے بیمار خموشی مین تینون کو ایک ہی سوچ و فکر اور گفتگو مین ایک ہی حجت وکلام ایک وقت مین تینون اشک ریزان ہوتے تھے اور ایک خوان مصیبت پر تینون خون فشان کسی وقت آتش دل سے تینون مجمر کی طرح گرم و پرسوز سانسین لیتے تھے انمین سے جو بڑا تھا اسنے کہا کہ اے اخوان خیر ہم غیر کی نصیحت مین کیسے مردانے تھے لشکر والون سے جو کوئی ہمارے پاس کچھ گلہ شکوہ لاتا تھا کسی بلا و خوف و زلزلہ سے تو ہم نہین کہتے تھے کہ تنگی کی شکایت مت کر اور انکار و ندامت رو صبر کر کہ صبر کنجی کشود کی ہو اب حیران ہین کہ وہ کنجیان صبر کی کیا ہوئین جو اور ونکو بتاتے تھے تعجب ہو کیا وہ قانون منسوخ ہوگیا یا کیا ہوا ہم نہین کہتے تھے کہ کیسی ہی کشمکش ہو ہم زر در آتش کے مثل خرم و خندان ہی رہینگے جسوقت کہ بڑی بڑی تنگیان جنگ کی ہوتی

تحقیق اسوقت مین ہمنے نہین کہا کہ جر دار ڈر کے مارے زرد ہوئے جاؤ اسوقت مین کہ گھوڑون کی دوڑ ہوتی تھی اور تمام سر کٹے ہوئے پامال ہوتے تھے تو ہمنے اپنی سپاہ سے تنبیہًا یہ کہا کہ ان مقتولون مین مت جاؤ دشمن کے سامنے مثل سنان کے آؤ ہمنے تمام جہان کو صبر بتایا کہ صبر چراغ و نور سینہ کا ہو اب جو ہماری باری صبر کی آئی تو ہم کیسے دیوانے ہوگئے اور عورتون کے مثل چادر مین گھس رہے اب مردانہ نہ بنے اے دل تو تو سرد و نامردون کو گرم و دلیر کرتا تھا اب کیا ہوا جو آپکو گرم نہین کرتا ذرا تو شرما اور اے زبان تو اورون کی تو بڑی ناصح تھی اب جو تیری اپنی باری آئی تو کیسی چپ ہو رہی وہ نصیحت کیا ہوئی اے خرد تیری وہ نصیحت شیرین شکرخا کیا ہوئی اب جو تیرا اپنا دور آیا تو وہ یہانسب جاتی رہی کیا ہوگئی اے تو نے دلون سے لوگون کے سیکڑون تشویشین کھو دین اب تو تیری اپنی نوبت پہونچی ذرا تو ریش کو ہلا ریش ہلانیکا اشارہ اس بات سے ہی جو اوپر چورون اور محمود غزنوی کی حکایت مین گذرا کہ چورون نے اپنی اپنی آنکھ کان وغیرہ کے ہنر بیان کیے تھے اور محمود نے کہا تھا کہ میری ڈاڑھی کا یہ ہنر ہو کہ جب ذرا ہلا دیتا ہون تو سیکڑون بندے بند سے آزاد ہوتے ہین اب مصیبت سے اگرچہ ریش اپنی اے خرد تو نے خندہ سے بجائی چرائی لیکن اس سے پہلے تو ریش پر ہنسی ہو اور خوش ہوئی ہو اسکا تو خیال کر تو تو اورون کے درد کی درمان بنی ہی اب تو درد خود تیرا مہمان ہوا پھر کیون چپ ہوگئی اور بس کرکے بیٹھ رہی آورون کی نصیحت کے وقت کیسی تیری ہاے ہاے ہوتی تھی اب اپنے غم مین عورتون کی طرح کیون واے واے کرتی ہو لشکر کو للکارنا نعرے مارنا یہ تیرا ساز تھا اب کیون نہین آواز نکالتی کیا آواز تیری مارگئی جو کچھ پچاس برس سے تو نے ہوش کے ساتھ بنا ہو یعنے عقل و تجربے جمع کیے ہین اُن بنے ہوؤن سے ایک قبا بنا کے کیون نہین پہنتی تیری نوا سے تو آوازیارون کی خوش تھی ہاتھ نکال اور اپنے کان خوب کھینچ تو ہمیشہ سرہو کے رہی ہو اب آپکو دم مت بنا کے دے اپنے ہاتھ پاؤن اور ڈاڑھی مونچھ کو بھولے مت جا بالفعل روے بساط پر بازی تیری ہی ملک ہو رہی ہو یقین کہ تو ہی بازی لیجائے اپنے آپ مین آ اور نشاط و سرور مین آپکو ڈال یہ سب مخاطبات خرد سے ہین پھر کہتا ہو کہ یہ حکایت

سن تو اس معنی مین تو اسکو سند جان کہ ہان ٹھیک ہی

مجلس مین پکڑ بلانا ایک بادشاہ کا ایک فقیہ کو

قولہ پادشاہے مست اندر بزم خوش + می گذشت آن یک فقیہی بر درش + کرد اشارت کش درین مجلس کشید + وز شراب لعل در خوردش دہید + چون کشیدندش بشہ بے اختیار + شست در مجلس ترش چون زہر مار + عرضہ کردندش نہ پذرفت او ز خشم + از شہ و ساقی بگردانید چشم + کہ بعمر خود نخوردست

شراب. خوشتر آید زین شراب زہر ناب + این بجاے می مرا زہرے دہید + تا من از خویش و شما زین وا رہید + می نخوردہ عربدہ آغاز کرد + گشت در مجلس گران چون مرگ و درد + ہمچو اہل نفس و اہل آب و گل + در جہان بنشست با اصحاب دل + حق ندارد خاصگان را در گمون + از می ابرار جز در شیشہ گون + عرضہ میدارند بر محجوب جام + حس نمی یابد از و غیر از کلام + رو ہمیگردانداز ارشادشان + کہ نمی بیند بدیدہ دادشان + گر گلو و ششش بحلقش رہ بدے + سر نصح اندر درونش در شدے + چون ہمہ نار ست جانش نیست نور + کہ فگند در نار سوزان چون قشور + مغز بیرون ماند و قشرش گفت و رفت + کے شود از قشر معدہ گرم و زفت +

یعنی ایک بادشاہ اپنی بزم خوش مین مست تھا اور اُسکے دروازہ پر ہوکے ایک فقیہ جاتا تھا بادشاہ نے اشارہ کیا کہ اُسکو مجلس مین کھینچ لاؤ اور شراب لعل پلاؤ جب اُسکو بے اختیار بادشاہ کے پاس کھینچ لائے ناچار مجلس مین زہر مار کی طرح تلخ ہوکے بیٹھا آخر شراب اُسکے سامنے کی اُسنے قبول نہین کی اور شاہ و ساقی دونون سے آنکھ پھیرکے کہا کہ مین نے اپنی عمر بھر شراب نہین پی ہو مجکو اس شراب کے پینے سے زہر خالص کا پینا بہت اچھا معلوم ہوتا ہو خبردار ہو بجاے اس مے کے مجکو زہر دیدو تا مین آپ سے اور تم میرے اس جھگڑے سے چھوٹ جاؤ القصہ شراب نہ پینے اور لڑائی شروع کرنے سے مجلس پر ایسا ناگوار ہوگیا جیسے مرگ و درد ناگوار ہین اور جیسے کوئی اہل نفس یعنے نفس کا مطیع اور اہل آب و گل اے تن پرور دنیادار جہان مین کسی اہل دل کے پاس بیٹھے اور ناگوار و گران ہو آب مقولات اسکے ہین کہ حق تعالے اپنے خاصون کو شراب ابرار سے پردہ اور پوشیدگی مین نہین رکھتا سواے اسکے کہ شیشون مین رہین یعنے ہمیشہ پیتے رہین جیسا کہ فرمایا عینا یشرب بہا المقربون وہ تسنیم ایک چشمہ ہو جس سے پیتے ہین قربت والے اور جو بموجب کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون کے محجوب ہین حقا کہ بیشک وہ لوگ اپنے رب سے اُسکے دن ہر آئینہ محجوب ہین بس اس محجوب پر جب جام عرض کرتے ہین کہ یہ جام لے اور اسکی حس سواے کلام کے جام کو پاتی نہین تو اُنکے ارشاد سے یہ منھ پھیر لیتا ہو اسلیے کہ اپنی آنکھ سے اس داد و عطا کو دیکھتا نہین ہو اُسکے تو کان سے حلق تک راہ ہی نہین ہو تا بھید نصیحت کا کان سے حلق کی راہ ہوکر دلمین گھس جاتا اور وجہ اسکی یہ کہ جب جان اُسکی بالکل نار ہو نور نہین ہو اور نار اسواسطے ہو کہ اُسکو نار سوزان مین مثل بھوسی لکل کے ڈالے جب مغز نصیحت کا باہر رہگیا اور پوست چیر پھاڑ معدہ مین گیا پھر معدہ قشر سے کیا گرم و فربہ ہوے **قولہ** نار دوزخ جز کہ قشر افشار نیست + نار را با ہیچ مغزے کار نیست + ور بود بر مغز نارے شعلہ زن + بہر پختن دان نہ بہر سوختن + تا کہ باشد حق حکیم این قاعدہ + مستمر دان در گذشتہ و آمدہ + مغز نغز و قشرہا مغفور ازو + مغز را

پس چون لبوز دو دراز و + از عنایت گرکبوبد بر سرش + اشتہا آرد شراب احمرش + ور نگو بد
ماند او بستہ دہان + چون فقیہ از شرب بزم این شہان + شاہ با ساقی بگفت اے نیک پے + چہ خموشے
و بطبعش آر ہے + ہست پنہان حاکمے بر ہر خرد + ہر کرا خواہد بفن از خود برد + آفتاب مشرق و تنویر او +
چون اسیران بستہ در زنجیر او + چرخ را چرخ اندر آرد در زمن + چون بخواند در دماغش نیم فن عقل کو
دگر را مسخرہ کرد + مہرہ زد آرد و بست اُستاد نرد + چند سیلی بر سرش زد گفت گیر + در کشید از بیم سیلے
آن زحیر + مست گشت و شاد و خندان ہمچو باغ + در ندیمے و مضاحک رفت ولاغ + شیر گیر و خوش شد
انگشتک بزد + سوے مبرز رفت تا مبرز کند + یک کنیزک دید در مبرز چو ماہ + سخت زیبا رخ زفرنا قان
شاہ + چون بدید او را دہانش باز ماند + عقل رفت و تن ستم پرداز ماند + عمرہا بودہ عزب مشتاق دست
بر کنیزک در زمان بردہ دو دست + اللغات آزحیر پیچش مضاحک جمع مضحک خوش طبعی واستہز
لاغ بازی قرناق و قزلق بالفتم خدمتگار و کنیزک عزب مرد بیزن وزن بے خوہر المعنی نار دوزخ کو
قشر ہی کو دبا تی بجلاتی ہو سوائے قشر کے اسکو مغز سے کچھ کام نہین ہو اور اگر کسی مغز پر کوئی نار شعلہ زن
ہو تو وہ اسکی پختگی کے لیے ہو تا خامی نرہے نہ جلانیکو پس جبتک کہ حق تعالے حکیم یعنے دانا جمیع حکمتون کا
کہ ازلی وابدی ہو یہ قاعدہ جانے رہ کہ ہمیشہ اور دوامی ہو چاہے گذشتہ ہو چاہے آمدہ جو مغز کہ نغز ہین
قشر بھی اُنکے سبب سے مغفور ہین پھر نار مغز کو کیسے جلا سکتی یہ بات اس سے دور ہو وہ اپنی عنایت
جب اُسکے سر کو کوٹتا ہو تو اُسکو خواہش شراب احمر کی ہوتی ہو اور جو نہ کوٹے تو ویسا ہی دہان بستہ رہتا
جیسے فقیہ شرب بزم اس شاہ سے بستہ دہان ہو پس شاہ نے ساقی سے کہا کہ اے نیک پے تو کیو
خاموش ہو اسکو شراب دے اور کیون نہین اسکو شراب کی طبیعت مین لاتا یعنے کیون نہین مست کر
پھر مقولے اُنکے ہین کہ ہر خرد پر پوشیدہ ایک حاکم موکل ہو جسکو وہ چاہتا ہو اپنے فن و ہنر سے از خود رفت
کر دیتا ہو خرد کی اُس سے کچھ نہین چل سکتی آفتاب مشرق کا جس سے سارا جہان روشن ہوتا ہو اور نور اُسکا
ور وشنی اُسکی اسیرون کی طرح اُسکی زنجیر مین بستہ ہو چرخ کو اس زمانہ مین وہی اپنے ارادے فن سے
چرخ مین ڈالتا ہو اور چکر کراتا ہو جسوقت کہ اُسکے دماغ مین ذرا سا فن پھونک دیتا ہو وہ عقل جنے ا
عقلون کو اپنا بیگاری و مسخرہ بنایا ہو اُسنے اُسی سے مہرہ حاصل کیا ہو وہی اس نرد وبازی کا استاد ہو کہ
استیناف ہو کہ ساقی نے بجبر و حکم شاہ کے چند سیلیان فقیہ کے سر پر مارین کہ بے لبس سیلی کے خوف
سے اُس پیچاپ ورا فتادہ نے اُس جام کو چڑھا لیا چڑھاتے ہی مست ہوگیا اور شاد و خندان مثل
باغ کے اب مصاحبون کی طرح مضحکون اور بازی مین پڑگیا جیسے ندیم شاہی کرتے ہین اور شیر گیر و خو

گیا چٹکیان بجانے لگا اسمین بضرورت پیشاب پاخانہ کی طرف گیا تا پیشاب کرے پاخانہ مین ایک چھوکری
ماہ نہایت ہی زیبا کہ پادشاہی چھوکریون سے تھی دبکی جسوقت اُسنے اُسکو دیکھا منھ پھیلا کے رہگیا
ل جاتی رہی تن ستم پرداز رہگیا ایک عمر ہوئی تھی کہ جوروا کا ندیدہ اور مشتاق وست ہورہا تھا فوراً
رک پر دونون ہاتھ ڈالدیے قولہ پس طپید آن دختر و نعرہ فراشت + بر نیابد بادے وسودے
اشت + زن بدست مرد در وقت لقا + چون خمیر آمد بدست نانوا + بسرشد گاہیش نرم وگہ درشت +
برآرد چاق و چاقے زیر مشت + گاہ پہنش واکشد بر تختہ + درہمش آرد گہے یک لختہ گاہ دروی ریزد آب
نمک + از تنور آتشش سازد محک + این چنین پیچند مطلوب و طلوب + اندرین لعبند مغلوب و غلوب
ن لعب تنہا نشو را باز ن ست + ہر عشیق و عاشقی را این فن ست + از قدیم و حادث و عین عرض + پیچشے
ن ویس ورامین مفترض + لیک لعب ہر یکے رنگے دگر + پیچشے ہر یک ز فرہنگے دگر + شو وزن را گفتہ شد
ثیل + کہ مکن اے شوے زن را بد گسیل + آن شب گردک نہ نیکا دست او + خوش امانت داوش
ردست تو + کانچہ تو با او کنی اے معتمد + از بد و نیکی خدا با تو کند + این زن دنیا کہ ہست او دست تو +
امانت داوش اندر دست تو + حاصل آنجا آن فقیہ از بیخودے + نے عفیفی ماندش و نی زاہدے
ن فقیہ افتاد بر آن حور زاد + آتشش اندر زان پنبہ فتاد + جان بجان پیوست و قالبہا بجید + چو ان
مرغ سر بریدہ مے طپید + چہ شراب و چہ ملک چہ ارسلان + چہ حیا چہ دین چہ خوف و بیم جان + چشم
ن افتاد اندر عین عین + مے حسن پیدا شد آنجا مے حسین + یافت ہر یک شان انسان و یگر مراد + طبع
یک خرم و دل گشت شاد + شد دراز و کوطرق بازگشت + انتظار شاہ ہم از حد گذشت + اللغات
بفتح جماع طلوب بفتح طالب ایسے ہی غلوب بمعنی غالب عین ذات قائم بخود عرض قائم بغیر ویس و
مین ہر دو نام عاشق و معشوق گسیل بضم کاف فارسی دفع کرنا گردک بضم کاف فارسی و کاف ثانی
ں حجلہ عروس نیکا بالفتح زن برادر و زن عم و مشاطہ ارسلان شیر و غلام المعنی جب فقیہ نے اسپر دونون
ڈ مارے اور دبوچا تو وہ پھڑپھڑانے اور چلانے لگی لیکن اُس سے نہین برآئی اور کچھ فائدہ نہوا آب
ولات مولانا رح کے ہین کہ عورت مرد کے قبضہ مین جماع کے وقت ایسی ہے جیسے نانوائی کے ہاتھ
ن خمیر کہ کبھی اُسکو نرم کرکے گوندھتا ہے کبھی سخت اور اپنی مٹھی تلے اُسکو خوب ٹھیک اور درست کرتا ہے
ں اُسکو پھیلا کے تختہ پر ڈالدیتا ہے کبھی اُسکو سمیٹ کے اکٹھا ایک لوئی کر لیتا ہے کبھی اُسمین نمک ڈالتا
بھی پانی کبھی اُسکی آگ تنور سے آزمائش کرتا ہے الحاصل مطلوب و طالب اسطرح باہم لپٹتے ہین اور
یسے ہی کھیل مین غالب مغلوب پڑتے ہین اور یہ کھیل فقط شوہر ہی کو زن کے ساتھ نہین ہے ہر معشوق

و معشوق کا یہ فن ہو چنانچہ اُسکا یہ بیان ہو کہ چاہے قدیم ہو چاہے حادث چاہے ذات اسے جوہر چاہے
غرض ان سب کے لیے پیچ و لیس ورامین کی سی غرض ہو لیکن یہ مقرر ہو کہ لعب ہر ایک کی اپنے اپنے
رنگ پر جدا جدا ہو اور ہر ایک کی پیچش اپنے اپنے فرہنگ پر پہنچنے سمجھو وزن کو واسطے مثال کے کہا
ہو اسواسطے اے شوزن کو بدی کے ساتھ دفع مت کر اُسکا وہی رنگ و فرہنگ ہو اُسکو خیال
نہین کرتا کہ شب حجلہ مشاطہ نے اُسکا ہاتھ اچھی امانت کی طرح تیرے ہاتھ مین دیا ہو یہ سمجھے کہ جو کچھ
اے معتمد تو اسکے ساتھ کریگا ویسی ہی بدی و نیکی خدا تیرے ساتھ کریگا بس یہ زن دنیا ہو
جو تجھپر مست ہو رہی ہو حق تعالے نے یہ امانت تیرے ہاتھ مین دی ہو آپ فرماتے ہین کہ حال
یہ ہو کہ وہان وہ فقیہ ایسا بیخود تھا کہ اُسکو اپنی عفیفی اور زاہدی کی کچھ خبر نہ تھی یہ فقیہ تو اسسر
حور نزاد پر پڑا اور اُسکی آگ اُسکی روئی مین لگی جان جان سے ملگئی اور ایک دوسرے نے ایک دوسر
کو لذت و خوشی جماع سے اپنی طرف کھینچ لیا اور دونون مثل مرغ سر بریدہ کے پھڑکتے تھے اب
کہان کی شراب اور کہان کا بادشاہ اور کہان کے غلام اور کہان کی حیا و دین اور کہان کا خوف جان
آنکھین اُنکی آنکھون مین آنکھین ڈالے ہوے تھین اب اُنکی آنکھ مین نہ کوئی بڑا سماتا تھا نہ کوئی چھوٹا
ہر ایک نے ایک دوسرے سے مراد اپنی پائی ہر ایک کی طبیعت خوش ہوئی اور دل شاد ہوا فقیہ ذہن
لنبا لنبا پڑ گیا لوٹنے کی کوئی راہ نہ تھی اور یہان انتظار بادشاہ کا حد سے گذرا **قولہ** شاہ آمد تا بہ بینـ
واقعہ + یافت آنجا زلزلہ والقارعہ + آن فقیہ از جائے برجست و برفت + سوے مجلس جام می بر بو
گفت + شہ چو دوزخ پر شرار و پر نکال + تشنہ خون دو جفت بد فعال + چون فقیہش دید پر از خشم و قہر
تلخ و خونے گشتہ ہمچون جام زہر + بانگ زد بر ساقیش کاے گرم کار + چہ نشستی خیز ہین در طبعش آر
خندہ آمد شاہ را گفت اے کیا + آمدم با طبع آن دختر ترا + پادشاہم کار من عدلست و داد + زانہ
خورم کہ یار را جودم بداد + آنچہ آن را می خورم از ترش و خوشش + من دہم در خورد یاران
پنج و ششش + آنچہ آن را می نتوشم ہمچو نوشش + کے دہم آن را بخورد یار و تویش + زان خوران
من غلامان را کہ من + بر خورم بر خوان خاص خویشتن + زان خورانم بندگان را از طعام + کہ خورم من خ
ر پختہ یا کہ خام + من چو پوشم از خز و اطلس لباس + زان بپوشانم حشم را نے پلاس + شرم دارم
از نبی ذو فنون + البسوا ہم گفت مما تلبسون + مصطفی کرد این وصیت با بنون + اطعموا الارباب م
تاکلون + شد فقیہ و برد با خود جفت خوب + از عطاے خاص کشاف الکروب + دیگران را البس بطبع آورد
در صبوری چست و راغب کردہ + ہم بطبع آور بمردی خویش را + پیشوا کن عقل دور اندیش را

چون قلاوز صبرت پر شود ÷ جان باوج عرش و کرسی بر شود ÷ مصطفےٰ بین چونکہ صبرش شد براق ÷ برکشانیدش بہ بالاے طباق ÷ چون صبوری پیشہ کرد ایوبؑ را ÷ وا ز بلا او را در رفعت گشاد ÷ صبر صدر آمد بہر حالت کہ ہست ÷ صبر وا مگذار تا بتوان ز دست ÷ صبر مفتاح الفرج نشنیدۂ ÷ کاندرین تعجیل در پیچیدۂ ÷ صبر آرد عاشقان را کام دل ÷ بیدلان را صبر شد آرام دل ÷ حد ندارد این سخن کوتاہ کن ÷ وز حدیث عاشقان بر گو سخن ÷ باز گرد اے عاشق وز دلبران ÷ کانتظارست آن شہزادگان ÷ اللغات توش سینہ و جسم و قوت توانائی خز پارچۂ ریشمی پلاس ہندی ٹاٹ تبون بالضم جمع بن یعنی پسران قلاوز رہبری طباق جمع طبق را د جوانمرد المعنی یعنے بادشاہ بعد بہت انتظار کے آیا تا اس واقعہ کو دیکھے وہان ایک زلزلہ اور قیامت برپا پائی واقعہ اور قارعہ دونون نام قیامت کے ہین وہ فقیہ جلدی جگہ سے اٹھا اور مجلس کی طرف جاکے ایک جام تیزی کے ساتھ لیکر پی گیا بادشاہ کا مارے غصہ کے یہ حال کہ آتش غضب سے گویا دوزخ پرشرار و پرنکال بنگیا تھا اوران دونون حیفت بد فعال کے خون کا پیاسا جب فقیہ نے اسکو ایسا پرخشم و قہر دیکھا کہ نہایت ہی تلخ خو ہو گیا گویا جام زہر ہو رہا ہی ساقی سے للکار کے کہا کہ اے گرم کار کیا بیٹھا ہو اٹھ اور خبردار ہو اسکو اپنی طبیعت یعنے مزہ مین لا جیسے بادشاہ نے اسکے شراب پلانے کے وقت کہا تخلع چہ خوشی و لطیعش آرہی ÷ بادشاہ اس لطیفہ سے ہنس پڑا اور کہا اے دانا لے مین اپنی طبیعت مین آگیا اور وہ دختر کنیزک تجھکو دی اسواسطے کہ مین بادشاہ ہون میرا کام عدل و داد ہی اور عدل کے یہ معنی کہ جو کچھ اپنے لیے پسند کرے وہی اور کے لیے پسند کرے بس مین وہی کھاؤن جو یار کو میری جود نے دیا ہی جو کچھ مین کھاتا ہون خواہ اچھا یا برا وہی اپنے یار کو خورش مین دون پنج و شش سے پنج پنج حس یعنے ہوش کے ساتھ دون شش شش جہت یعنے جہان سے آئے اور جس چیز کو مین نوش کیطرح نہ کھاؤن اسکو یار کے کھانے اور جسم و قوت کیواسطے کیون دون مجھکو لازم ہی کہ اپنے غلامون کو وہ کھلاؤن جو مین اپنے خوان خاص پہ بیٹھ کے کھاؤن اور وہ طعام اپنے غلامون کو دون جو مین کھاؤن خواہ پختہ خواہ خام مین اگر خز و اطلس پہنون وہی انکو پہناؤن نہ پلاس اسے ناچیز لباس مجھکو چاہیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جو بڑے ذوفنون تھے شرماؤن کہ فرمایا البسوہم مما تلبسون یعنے پہناؤ انکو جو کچھ تم پہنتے ہو اور آنحضرت یعنے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہی اطعموا الارباب مما تاکلون کھلاؤ تم ارباب کو جو کچھ تم کھاتے ہو بس فقیہ گیا اور ایک حیفت خوب اپنے ساتھ لیگیا دیکھ یہ عطا اسکی ہی جو سختیون کا سہل کرنے والا ہی پھر رجوع فرمایا طرف اس بڑے شاہزادے کے تینون شاہزادون سے کہتا ہی اورون کو تو تو بھی بہت اپنی طبیعت مین لایا ہی اور صبوری پہ خوب چست و راغب کر دیا ہی آپ مرد بن اور اپنے آپکو اپنی طبیعت

لا اور عقل دور اندیش کو پیشوا کر جب رہبری و مددگاری صبر کی تجھکو خوب حاصل ہو جائیگی تو وہی تجھکو
ن و کرسی پر لیجائیگی مصطفےٰ کو دیکھ کہ جب صبر انکا براق بنا تو اُنکو ان طباق آسمان پر کھینچ لیگیا اور دیکھ
ت ایوبؑ جوانمرد کو کہ اُس بلا مین صبوری پیشہ کیا تو اُسی بلا سے انپر دروازہ رفعت کا کھلا صبر ہر شے
بالا نشین ہے جس حالت مین ہو اور جبتک ہو سکے صبر کو ہاتھ سے مت چھوڑ تو نے کیا نہین سنا کہ
فتاح الفرج ہے اے کنجی کشود و فتوح کی پھر کیون اس جلدی مین لپٹا ہوا ہے صبر ہی عاشقون کے
مدول کو پورا کرتا ہے اور جو بیدل ہین اُنکے دل کا آرام ہوتا ہے آپ فرماتے ہین اس سخن کی حد نہین ہے
ں اسکو تو کوتاہ کر لہذا عاشقون کے ذکر کی باتین کر لوٹ اے عاشق اور بہت جلدی اُدھر کو چل کہ وہ

شہزادے تیرے انتظار مین ہین

ن شہزادون کا بعد اتمام اس ماجرا کے چین کی طرف تو جہانتک ہو سکے مقصود
سے نزدیک تر ہو جائین اگر راہ وصل کی مسدود ہے بقدر امکان نزدیک ہو جانا محمود ہے

ہ ہر سہ شہزادہ چو کار افتاد شان + عشق درخور گوشمالی داد شان + این بگفتند و روان گشتند زود + ہر چہ
وا اے یار من آن لحظہ بود + صبر بگزیدند و صدیقین شدند + بعد از ان سوے بلاد چین شدند +
لدین و ملک را بگذاشتند + راہ معشوق نہان برداشتند + ہمچو ابراہیم ادہم از سریر + عشق شان
، پا دمسر کرد و حقیر + یا چو ابراہیم مرسل کز خوشی + خویش افگندند اندر آتشے + یا چو اسماعیل صبار مجید ہین
نق و خنجر بش حلقے کشید + المعنی تینون شہزادے جب اُنکو عشق سے کام پڑا اور از بس مضطر و پریشان
دے تو عشق نے ایک گوشمال لایق اُنکو دی تا متنبہ ہو گئے اوپر جو صبر کی نسبت مذکور ہوا اُنھون نے
ا اور جلدی سے روانہ ہوئے بس جو کچھ اضطراب و اضطرار اُنکا تھا اُسی وقت تک تھا پھر صبر اختیار
یا اور صدیقین سے ہوئے من بعد بلاد چین کو گئے و الدین و ملک سبکو چھوڑ دیا اور راہ معشوق
ہان کی اُٹھائی جیسے ابراہیم ادہم کہ بادشاہ و صاحب تخت تھے عشق نے اُس بادشاہت و تخت سے
لوا تار کے کیسا بیسر و پا و حقیر کر دیا یا جیسے ابراہیم پیغمبر کہ خوشی سے آپکو آتش عظیم مین ڈالا یا جیسے
سمعیلؑ کہ صبار مجید تھے یعنے نہایت صبر کرنے والے کیسا عشق اور اُسکے خنجر کے سامنے اپنا گلا رکھدیا

حکایت امرؤ القیس کہ بادشاہ عرب کا تھا با جمال و کمال اور عورتین عرب کی زلیخا
اسیر شیفتہ تھین مگر جانا کہ یہ سب تمثال صورت کے ہین طالب معنی کا ہونا چاہیے

قولہ امرؤ القیس از ممالک خشک لب + ہم کشیدش عشق از خطہ عرب + بود نازک طبع و ہم صاحب جمال
شاعر و صاحب اصول اندر کمال + چونکہ زد عشق حقیقی بر دلش + سرد شد ملک و عیال و منزلش نیم شب

دلقے بپوشید و برفت + از میان مملکت بگریخت تفت + تا بباید خست میزود در تبوک + با ملک گفتند شاہے از ملوک + امرؤ القیس آمد است اینجا بکد + شد شکار عشق و خشتے میزند + آن ملک برخاست آمد پیش او + گفت با او اے ملیک نیکخو + یوسف وقتے و ملکت شد کمال + مر ترا رام از بلاد و از جمال + گشتہ مردان بندگان از تیغ تو + وان زنان ملک مہ بے میغ تو + پیش ما باشی تو بخت ما بود + جان ما از وصل تو صد جان شود + ہم من و ہم ملک من مملوک تو + اے بہمت ملکہا متروک تو + فلسفہ گفتش بسے وا و خموش + ناگہان واکرد از سر روے پوش + تا چہ گفتش او بگوش از عشق و درد + ہمچو خود در حال سرگردانش کرد + دست او بگرفت و با او یار شد + او ہم از تاج و کمر بیزار شد + تا بلاد دور رفتند آن دو شہ + عشق یک کرت نکردہ است این گنہ + بر بزرگان شہد و طفلانست شیر + او بہر کشتی بود من الاخیر + کہ چو در کشتی شود غرقش کند + تا لقعر از پاے تا فرقش کند + قصۂ کیخسرو آن شاہ زمان ہست شہرہ در میان انس و جان + غیر این او بس ملوک بیشمار + عشق شان بر بود از ملک و تبار + اللغات تبوک تقدیم تا بر بانام موضعے در ناحیت شام فلسفہ حکمت من الاخیر وہ بوجھ جو کشتی پر بار رکھین تو کشتی ڈوب جائے المعنی امرؤ القیس کہ ممالک سے خشک لب تھا یعنے ملک گیری سے سیراب نہین ہوتا تھا با وصف اُسکے اسکو بھی عشق نے مثل ان شہزادون کے خطۂ عرب سے نکالا یہ امرؤ القیس بڑا نازک طبع تھا اور صاحب جمال بھی اور شاعر اور صاحب اصول ہر کمال مین کہ اُنکے اصول سے واقف تھا یا ہر کمال کے اصول پیدا کرتا تھا جسوقت کہ عشق حقیقی اُسکے دل پر حملہ آور ہوا تو ملک و عیال اور گھر بار سب سے اُسکا دل سرد ہوگیا آدھی رات کو ایک گدڑی پہن لی اور نکلگیا اور تیز تیز اپنی سلطنت سے بھاگ گیا اور تبوک مین آکر اینٹین پاتھنے لگا وہان ایک بادشاہ تھا بادشاہون سے لوگون نے اُس سے یہ حال کہا کہ امرؤ القیس یہان آیا ہے اور شکار عشق کا ہوگیا ہے بڑی جد و کد سے اینٹین پاتھتا ہے بادشاہ فوراً اٹھا اور اُسکے پاس آیا اور اُس سے کہا کہ اے بادشاہ نیکخو تو یوسف وقت کا ہے اور ملک تیرا کمال کو پہونچا تیرے مطیع اہل بلاد بھی ہین اور اہل جمال بھی تیری تیغ سے مرد لوگ تیرے بندے ہوے اور تیرے حسن سے عورتین تیرے ماہ بے میغ کی ملک ہوئین تو اگر ہمارے پاس رہے تو ایسا ہے کہ گویا ہمارا بخت ہمارے سامنے اور پاس آگیا اور جان ہماری بسبب تیرے وصل کے ایک جا نہیں سو جان ہو جائے مین بھی اور میرا ملک بھی سب تیرے مملوک اور غلام ہین تو وہ ہے کہ تیری ہمت نے ملک جیسے چیز کو ترک کیا الحاصل بہت سی حکمتین اُسکے سامنے بیان کین وہ خاموش سنتا رہا من بعد ناگہان سر سے رو پوش کھولا اور نہ معلوم کونسی بات عشق و درد کی اُسکے کان مین کہدی کہ مثل اپنی طرح اُسکو

سرگردان کردیا بس اس بادشاہ نے بھی اسکا ہاتھ پکڑا اور تاج وکمر سے بیزار ہوکے اسکا یار ہوگیا آدھ
دو ملکون کو وہ دونون شاہ چلے گئے آب مقولے اُنکے ہین کہ عشق نے ان دونون بادشاہون کی یہ کیفیت
کی اور یہ گناہ کچھ اسی دفعہ اس سے نہین ہوا یہ عشق بزرگون پر شہد ہی اور بچون پر شیر ہی کہ بچون کو شیر کا
عشق ہوتا ہی الغرض یہ جس کشتی مین ہو من اخیر ہی جس سے کشتی ڈوب جاتی ہی اور جس کشتی مین یہ من اخیر ہوتا
ہی جو اس کشتی مین ہوتا ہی اُنکو ڈبو دیتا ہی اور قعر مین سر سے پاؤن تک اسکو لیجاتا ہی تو نے قصہ کیخسرو شاہ
زمان کا سنا ہی ہی جو انس وجان مین مشہور ہی آن دونون کے سوا اور بہت بادشاہ ایسے ہوئے ہین
جنکو اس عشق نے اپنی ملک وکنبہ سے کھویا ہی اور نکالا ہی قولہ جان این سہ بچہ ہم گرد چین + ہمچو مرغان
گشتہ ہر سو دانہ چین + زہرہ نے تا لب کشایند از ضمیر + زانکہ رازی با خطر بود وخطیر + صد ہزاران سر بیک جو
آن زمان + عشق خشم آلودہ زہ کردہ کمان + عشق خود نے خشم در وقت خوشی + خوے دارد دمبدم خیرہ کشی +
این بود آن لحظہ کو خوشنود شد + من چہ گویم چونکہ خشم آلود شد + لیک مرج جان فداے سیر او + کش کشد
این عشق واین شمشیر او + کشتنش بہ از ہزاران زندگی + سلطنتہا مردۂ آن بندگی + باکنایت راز با یکدگر
پست گفتندے لعبد خوف وخطر + راز را غیر از خدا محرم نبود + آہ را جز آسمان ہمدم نبود + اصطلاحاتے
میان ہمدگر + داشتند از بہر ایراد خبر + زین لسان الطیر عام آموختند + طمطراق سروری اندوختند
صورت آواز مرغست این کلام + غافلست از حال مرغان مرد عام + کو سلیمانے کہ داند لحن طیر
دیو اگرچہ ملک گیر وہست غیر + دیو بر شبہ سلیمان کردہ ایست + علم مکرش ہست علمناش نیست + چون سلیمان
از خدا بشاش بود + منطق الطیرے زعلمناش بود + تو از ان مرغ ہواے فہم کن + کہ ندیدستی طیور من
لدن + جاے سیمرغان بود آن سوے قاف + ہر خیالے را نباشد دست باف + بر خیالے را کہ د
آن اتفاق + آن گہش بعد العیان افتد فراق + نے فراق قطع بہر مصلحت + کایمن ست از ہر فراق آن منقبت
بہر استبقاے آن جسم چو جان + لحظۂ در ابر خور گردد نہان + بہر استبقاے آن روحی جسد + آفتاب ا
برف یکدم در کشد + بہر جان خویش جز ایشان صلاح + این مروز از حرف ایشان اصطلاح + اللغات
بشاش خوش وتازہ رو دست باف کنایہ از آسان استبقا باقی داشتن وباقی گذاشتن المعنی
یعنے جیسے عشق نے اورون کو ملک وتبار سے کھویا ہی ایسے ہی ان تینون بچون کی جان بھی گرد چین
ہر طرف مثل مرغ کے دانہ چین ہوئی یہ مجال کہان کہ اپنا راز کچھ منھ سے نکالین اس سبب سے
یہ راز با خطر تھا اور خطیر اے بزرگ پھر اُسکے مقولے ہین کہ یہ عشق وہ شے ہی جو لاکھون سر اسکے نزدیک
ایک جو ہین یہ سب برباد ہون مگر عشق اسوقت بھی ویسے ہی خشم آلودہ اور زہ در کمان اسے مستد

بقتل رہے عشق کا یہ حال ہو کہ غصہ تو درکنار جب خوش ہوا اور غصہ مین ہو تو جب قتل کرتا ہو اسکی عادت ہو
خبر کشی یعنے بوجہ مار ڈالنے کی پڑی ہوئی ہو بس ہرگاہ خوشنودی کے وقت یہ حال ہو تو مین اسوقت کا کیا بیان
کرون جبکہ یہ خشم آلودہ ہوئے لیکن باانیہمہ مرغزار جان کی اسکے سر پر فدا ہو کر وہ عشق کو اپنی طرف کھینچتی ہو اور
واہی اسکی تلوار الحاق ہو آور ہو بھی یہ کہ اسکا مار ڈالنا ہزارون زندگی سے بہتر ہو یہ وہ چیز ہو کہ سلطنتین
بھی اسپر مرتی جان دیتی ہین پھر رجوع ہو طرف ذکر شہزادون کے کہ اپنے راز اپنے آپس مین کنایونکے
ساتھ آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے ڈرتے ڈرتے کہتے تھے سواے خدا کے اُنکے راز کا کوئی محرم
نہ تھا اور آہ کا انکی بجز آسمان کے کوئی ہمدم نہ تھا اپنے آپس مین کچھ اصطلاحین ٹھہرالی تھین کہ اس سے
ایک دوسرے کو خبر دیتے تھے پھر مقولے اسکے ہین کہ انھون نے جیسی اپنی اصطلاحین مقرر کرلی تھین
ایسے ہی لسان طیر ہو یعنے پرندون کی زبان کہ اُسکو بھی کوئی نہین سمجھتا اور یہ جو لسان طیر عام نے سیکھ لی
ہو جس سے طمطراق سرداری کا جمع کیا ہو یعنے اسی نطق کے سبب سے اشرف المخلوقات ہوے ہین
یہ کلام بھی صورت آواز ایک مرغ کی ہو جن مرغون کی جان سے مرد عام غافل ہو وہ انکو نہین جانتا لہذا
کلام لسان الطیر ہو آب سلیمان کہان ہو کہ لحن طیر کو جانے دیو ملک لے لینے سے سلیمان نہین ہوجاتا
جیسے صخرہ جنی بجاے سلیمان کے بیٹھ گیا تھا پس دیو اگر ملک لیلے تب بھی غیر ہو اگر دیو اپنی شبیہ سلیمان
کی شبیہ پر کیے ہوے ہو جیسے کہ صخرہ جنی نے کرلی تھی تاہم علم اسکا مکر ہو علمناہ منطق الطیر سے نہین یعنے
سکھایا ہمنے سلیمان کو علم گویائی پرندون کا سلیمان ع تو خدا تعالے سے بشاش و تازہ رو تھے اُنکو
منطق الطیر اسکے علمنا سے تھا تیرا جو گذر طیور من لدن تک نہین ہو تو نے اُنکو نہین دیکھا تو ایسا سمجھ لے
جیسے مرغ ہوائی دیکھو تمام مرغ بطور عام جہان مین اُڑتے پھرتے رہتے بستے ہین مگر خاص سیمرغون
کی جگہ جو سب پرندون مین بزرگ ہین کوہ قاف کے اُس پار ہو پس ہر خیال کا دست باف نہین
ہوتا یہ خیال من لدن کے اور ہین جس خیال کو کہ اُسنے اتفاق سے دیکھا اور بعد عیان ہونے کے پھر
اس سے فراق ہو گیا مگر یہ فراق قطعی نہین ہوتا مصلحتاً ہوتا ہو کسواسطے کہ یہ صفات حمیدہ فراق سے اُنمین
ہو لہذا یہ فراق واسطے باقی رکھنے اس جسم کے جو مثل جان کے ہو ہوتا ہو اور ایک لحظہ کو آفتاب ابر مین
چھپ جاتا ہو اور واسطے باقی رکھنے جسم روحی کے ہوتا ہو کہ آفتاب برف سے دم بھر کو الگ ہو جاتا ہو
ورنہ وہ جسد روحی برف کی طرح پگھل جائے پس انھین طیور من لدن سے اپنی جان کی صـ
ڈھونڈھ اور اُنکی باتون سے اپنی اصطلاح کو مت چرائے چھپائے قولہ آن زلیخا از سپند ان
تا بعود نام جملہ چیز یوسف کردہ بود نام او در نامہا مکتوم کرد محرم آنرا سر آن معلوم کرد چون بگفتی

دم ز آتش نرم شد + این بدی کان یار با ما گرم شد + ور بگفتی مہ برآمد بنگرید + ور بگفتی سبز شد آن شاخ بید + ور بگفتی آبہا خوش می طپند + ور بگفتی خوش ہمی سوزد سپند + ور بگفتی برگہا خوش می تپند + دست باہم رقص و مستی می کنند + ور بگفتی گل بہ بلبل راز گفت + ور بگفتی سر شہ شہباز گفت + ور بگفتے پر ہمایونست بخت + ور بگفتی کہ برافشانید رخت + ور بگفتی کہ سقا آورد آب + ور بگفتی ہین برآمد آفتاب + ور بگفتی دوش دیگے پختہ اند + یا حوائج از در ش یک لخت اند + ور بگفتی ہست نانہا بے نمک + ور بگفتی عکس میگردد فلک + ور بگفتی کہ بدرد آمد سرم + ور بگفتی درد سر شد خوشترم + محرمان رازان خبر بد کہ چہ گفت + گہ مخالف با موافق گشت جفت + گر ستودے اعتناق او بدے + ور نکوہیدے فراق او بدے + صد ہزاران نام اگر برہم زدے + قصد او و خواہ او یوسف بدے + گرسنہ بودے چو گفتی نام او + میشدی سرمست و سیر از جام او + تشنگیش از نام او ساکن شدے + نام یوسف شربت باطن شدے + ور بدے درویش زان نام بلند + درد او در حال گشتی سودمند + المعنی دیکھو وہ زلیخا جو معلوم ہو اُسنے اسپند سے جو نظر بد کے لیے جلاتے ہین عود نمک جو خوشبو کو سلگاتے ہین سب چیز کا نام یوسف کیا تھا اور اُن چیزون کے نامون مین اُنکے نام کو چھپایا تھا جو محرم اُسکے تھے وہ بھید اسکا معلوم کر لیتے تھے جب کہتی تھی موم آگ سے نرم ہو گیا تو یہ مطلب ہوتا تھا کہ وہ یار ہمسے گرم ہوا اور جو کہتی تھی چاند نکلا دیکھو اور جو کہتی تھی سبز ہوئی وہ شاخ بید کی اور جو کہتی تھی دریا کیسے اچھے تڑپ رہے ہین اور جو کہتی تھی سپند کیا ہی خوب جل رہا ہو اور جو کہتی تھی برگ کیسے تلے اوپر پڑے ہین ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھ مین دیے کیسے ناچ رہے ہین اور کیسی مستی جتاتے ہین اور جو کہتی تھی گل نے بلبل سے بھید کہا اور جو کہتی بھید شاہ کا شہباز نے کہا اور جو کہتی کیسا نصیب مبارک ہو اور جو کہتی کسنے بستر کو جھاڑا اور جو کہتی کہ سقا آب لایا اور جو کہتی خبردار ہو آفتاب نکلا اور جو کہتی رات دیگ پکائی ہو یا حاجتین اُنکی دروازہ کی ایک لخت ہو رہی ہین یعنے دروازہ سے لگی ہوئی ہین اور جو کہتی نان بے نمک ہو اور جو کہتی فلک الٹی گردش کرتا ہو اور جو کہتی میرا سر درد کرتا ہو اور جو کہتی میرا درد سر جاتا رہا مین اچھی ہون ان سب باتون سے محرم لوگ خبردار تھے کہ کیا کہا اور سمجھتے تھے کبھی مخالف کو موافق سے جفت کرتی اگر کسیکی تعریف کرتی تو انکا اعتناق یعنے بغلگیری مقصود ہوتی اور جو برا کہتی اس سے فراق وجدائی جانی جاتی الحاصل اگر لاکھون نام دن بھر مین لوٹ پوٹ کرتی مقصود اسکا اور خواہش اُنکی یوسف ہی تھی بھوکی ہوتی تو انکا نام لیتی تھی سرمست و سیر اُس نام کے جام سے ہو جاتی تھی ایسی ہی پیاس بھی اُنکی اُسکے نام سے دب جاتی تھی اور انکا نام اُسکے

باطن کے لیے شربت ہو جاتا اور اگر اُسکو درد ہوتا تو وہ بھی اُنکے نام بلند سے جاتا رہتا اور فوراً درد اُسکا
سودمند ہو جاتا یعنے اُس درد سے اُسکو اور نفع پہونچتا **قولہ** وقت سرما بودے اورا پوستین + این کند
درعشق نام دوست این + عام میخوانند ہردم نام پاک + این عمل نبود چو نبود عشق پاک + انچہ عیسے
کردہ بود از نام ہو + میشدے پیدا ورا از نام او + چونکہ باحق متصل گردید جان + ذکر آن اینست ذکر نیست
آن + خالی از خود بود و پُر از عشق دوست + پس زکوزہ آن تراود کاندر دست + خندہ بودے
زعفران وصل داد + گریہ بوہا ے پیاز آن بعاد + ہر سرے را ہست در دل صد مراد + این نباشد مذہب
عشق و وداد + باز آمد عشق را روز آفتاب + آفتاب آن روے را ہمچون نقاب + آنکہ نشناسد نقاب
از روے یار + عابد الشمس ست دست از وے بدار + روز او و روزے عاشق ہم او + دل ہمو دل سوزے
عاشق ہم او + ماہیان را نقد شد از عین آب + نان و آب و جامہ و دارو و خواب + ہمچو طفلست او ز پستان
شیر گیر + می نداند در دو عالم غیر شیر + طفل واند ہم نداند شیر را + راہ نبود این طرف تدبیر را + گنج کرد این
گنج نامہ روح را + تا بیاید فاتح و مفتوح را + گنج نبود در روش ملکہ اندر و + حائش ویا بودنے
سیل جو + چون بیاید او کہ باید گم شود + ہمچو سیلے غرقہ قلزم شود + دانہ چون گم گردد انگہ طین شود + انگہ دی زد
دادم این بود + **اللغات** گنج بکاف فارسی وجیم عربی و یاے مجہول پریشان و پراگندہ مغزی معنی
اور جاڑے کے وقت میں نام انکا اسکو پوستین ہو جاتا تھا بس دیکھو عشق کے ساتھ جو نام دوست کا
ہوتا ہو تو ایسی ایسی حاجت روائیاں کرتا ہو یہ عام لوگ ہر دم اُسکے نام پاک کو پڑھتے ہیں لیکن جو عشق سے
صاف ہوا ہے عشق تو یہ عمل و اثر اُس پڑھنے میں نہو گا جو کچھ حضرت عیسے نے نام خدا تعالے
سے کیا تھا زلیخا کو حضرت یوسف کے نام سے پیدا ہوتا تھا جبکہ جان کسکی حق سے متصل و وصل
ہو گئی تو اسکا ذکر ایسا ہی ہوتا ہو اور یہ ذکر اُسیکا ہو جو جنے کیا جسکی جان متصل بحق ہو خالی آپ سے بھی
اور عشق دوست سے بھری ہوئی بس کوزہ سے وہی ٹپکتا ہو جو اُسمین بھرا ہوتا ہو خندہ جو ہوتا تھا
وہ داد زعفران وصل سے تھا اور گریہ بوے پیاز دوری و نکار زعفران خندہ اور ہوا اور پیاز تھا وہ آب چشم
بہانے والی اور وہ جنکے دل میں سیکڑوں مرادیں بھری ہیں تو یہ مذہب عشق و دوستی کا نہیں ہو
عشق میں بے مرادی اصل ہو عشق اس آفتاب سے ہر چند پر نور و ضیا ہو منحہ چھپے ہے ہو
اسکے نزدیک معشوق کی صورت کا یہ نقاب پس جو کوئی نقاب اور روے یار کو نہیں سمجھتا اور
دونوں میں تفرقہ تمیز نہیں کرتا وہ شمس پرست ہو اس سے کنارہ کر جو عاشق کا روز و روزی و دل
اور دلسوزی سب معشوق ہی ہوتا ہو کوئی غیر نہیں ہوتا جیسے مچھلیاں اونکا آنکا جو کچھ نقد ہو پس عین

ب سے ہو خواہ نان خواہ آب خواہ دارو خواہ خواب خواہ لباس آور جیسے لڑکا کہ وہ پستان سے شیر پاتا ہو
دونون جہان مین سوا ے شیر کے کچھ نہین جانتا آور یہ طفل جانتا ہو اور نہین بھی جانتا ہو یعنے پہلے سے
بتدائً نہین جانتا تھا نہ کسی کی تعلیم تدبیر کی اس طرف راہ تھی جس سے سیکھا ہو خود بخود شیر کی طرف
رجوع ہوا اس سبب سے کہ اُسنے اس گنجنامہ کو روح کیواسطے پراگندہ و پریشان کر رکھا ہو تا خود بخود
ادھر کو رجوع ہوے اور فاتح و مفتوح کو ادراک کرے کہ اُسکا کھولنے والا کون ہو اور کھولا کیسا ہو
اسکے واسطے آور یہ پریشانی اس گنجنامہ کے طرز و روش مین نہین بلکہ ہر روح مین داخل ہو اور حال
اسکا ایک دریا ہو نہ اہلا نہر کا کہ وہ دریا سب کو پہونچ رہا ہو اور جب طفل وہ پانے لگا جو پانا چاہیے
یعنے ناج کھانے لگا تو یہ شیر گم ہو جاتا ہو ایسا جیسے اہلا قلزم مین غرق ہو جاتا ہو آور جب دانہ کم ہو جاتا
ہو یعنے رزق کا تو خاک ہو جاتا ہو جسمین زر پیدا ہوتا ہو بس تا نمردی زر ندادم یہ ہو یہ مصرعہ بیان
صدر جہان بخارا کا ہو جسکا ذکر اوپر گذرا کہ ایک فقیہ نے مردہ بنکے اس سے زر لیا تھا

بیطاقت ہونا بڑے بھائی کا بعد ایک مدت سے اور متواتر ہونا بلاد چین شہر تختگاہ مین اور کہنا کہ بادشاہ چین کے پاس چلا الوداع شعر یا پاے رساندم بمقصود مرا + یا سر نہم ہمچو از دست انجا

آن بزرگین گفت کاے اخوان من + ز انتظار آمد بلب این جان من + لاابالی گشتہ ام صبرم نماند + مر مرا این صبر در آتش نشاند + طاقت من زین صبوری طاق شد + واقعہ من عبرت عشاق شد + من بجان سیر آمدم اندر فراق + زندہ بودن در فراق آمد نفاق + چند درد فرقتش بکشد مرا + سر ببر تا عشق بخشد سر مرا + دین من از عشق زندہ بودنست + زندگی زین جان و سر ننگ منست + تیغ ہست از جان عاشق گرد روب + زانکہ سیف افتاد محار الذنوب + چون غبار تن بشد ماہم بتافت + ماہ جان من ہواے صاف یافت + عمرہا بر چنگ عشقت اے صنم + ان فی موتے حیاتے میزنم + دعوے مرغابی کردہ است جان + کے ز طوفان بلا آرد امان + لیک از اشکستن کشتے چہ غم + کشتیم شد پر آب بس باشد قدم + زندہ زین دعوے بود جان و تنم + من ازین دعوے چگونہ تن زنم + خواب می بینم ولیکن خواب نے + مدعی ہستم ولے کذاب نے + گر مرا صدبار تو گردن زنے + ہمچو شمعم بر فروزم روشنی + آتش از خرمن بگیرد پیش و پس + خرمن را خرمن آن ماہ بس + کردہ یوسف را نہان و مجتبے + حیلت اخوان ز یعقوب نبی + خفیہ کردندش ز حیلت سازیے + کرد آخر پیرہن غمازیے + آن دو گفتندش نصیحت در سمر + کہ مکن ز اخطار خود را بیخبر + ہین منہ بر زخمہاے ما نمک + ہین مخور این زہر از جلدے و شک + المعنی اُن تینون شہزادون نے

بڑے نے کہا کہ اے میرے اخوان مین تو انتظار سے جان بلب ہو گیا مجھکو اب صبر نرہا مین بیباک ہو گیا
مجھکو تو اس صبر نے آگ پر بٹھا دیا جو مجھکو چین نہین طاقت میری صبر کرتے کرتے مجھسے طاق و جدا ہو گئی اور
میرا واقعہ عشاق کے لیے عبرت ہو گیا کہ اُسکو دیکھ کے عشق کا نام نہ لین تین اس فراق مین جان سے سیر ہو گیا
اور فراق مین زندہ رہنا نفاق سے ہی یعنے خلاف اخلاص کے کہانتک درد اُسکی فرقت کا مجھکو ماریگا
اس سے بہتر یہ ہی کہ میرا یہ سر کاٹ ڈال تو عشق دوسرا سر مجھکو بخشے میرا مذہب و دین عشق سے زندہ
ہوتا ہی اور اس جان سر کی جو زندگی ہی اس سے مجھکو ننگ آتی ہی تیرے ہاتھ مین تیغ ہی پھر اس گردن کو
جسمین جان آلودہ ہو رہی ہی کیون نہین صاف کر دیتا جیسا کہ کہا ہی السیف محاء الذنوب تلوار میٹنے والی
گناہون کی ہی اسلیے کہ جہان غبار تن کا ہٹا ماہ میرا چمکا کہ وہ ماہ میری جان ہی اور ہوا صاف اُسکو ملگئی جیسے
ہوا جو جوف فلک ہی صاف ہونے سے ماہ چمک آتا ہی مدتین ہوئین کہ اے صنم تیرے چنگ عشق کو
بجاتا ہون اور یہی راگ گاتا ہون ان فی موتی حیاتی بیشک میرے مرنے مین میری زندگی ہی میری جان نے
دعوے کیا ہی کہ مین مرغابی ہون پھر یہ مرغابی طوفان بلا سے کب امان مانگے گی بط کو کشتی ٹوٹنے کا کیسے
کیا غم جب اُسکی کشتی کا آب پر قدم ہی کشتی مراد تن بط سے میری جان و تن اسی دعوے سے زندہ ہی پھر مین ملک
دعوے سے کیسے بس کرون خواب تو دیکھ رہا ہون لیکن خواب نہین ہی دعوے تو کر رہا ہون لیکن اپنے
دعوے مین سچا ہون نہ کذاب جو میری تو سو دفعہ گردن ماریگا تو شمع کی طرح مجھ مین روشنی ہی بڑھیگی
جیسے شمع کے گل کاٹنے سے روشنی بڑھتی ہی آگ اگر خرمن کو آگے پیچھے سے گھیرے تو کیا جو شب رو
ہین انکو خرمن اپنے ماہ کا ہی کافی ہی وہ اس خرمن کی روشنی کو کیا کرتے ہین بھائیون کے حیا نے حضرت
یعقوب نبی سے چھپایا اور نہان کیا گو حیلت سازی سے چھپایا تو کیا ہوا پیرہن نے کیسی غمازی کر دی
یہ سنکے اُن دونون بھائیون نے کہا کہ یہ نصیحت قصون مین چلی آتی ہی اور مشہور ہی کہ آدمی خطرون سے
بیخبر و غافل نہوئے تو خطرون مین جان کی پڑتا ہی اور ہمارے زخمون پر نمک کیون لگاتا ہی اور تجھ دا ہیو
یہ زہر ایسی جلدی و شتاب سے کیون کھانے لیتا ہی قوله جز بتدبیر یکے شیخے بصیر + چون روی چون نیست
قلب البصیر + واے آن مرغیکہ ناروئیدہ پر + بر پرد بر اوج افتد در خطر + عقل باشد مرد را بال و پری
چون ندارد عقل باشد ابتری + یا مظفر یا مظفر جوے باش + یا نظر ور یا نظر ور جوے باش بے مفتاح
خرد این قرع باب + از ہوا باشد نہ از رو سے صواب + عالمے در دام مے بین از ہوا + وز جراحتہاے
ہمرنگ دوا + ایستادہ مار بر سینہ چو مرگ + در دہانش بہر صید اشگرف برگ + در حشایش چون حشیشے
او بپاست + مرغ پندارد کہ آن شاخ گیاست + چون نشیند بہر خور بر روے برگ + پس فتد اندر دہان

مار مرگ ✦ کردہ منساوے دہان خویش باز ✦ کردہ دندانہاش کرمان دراز ✦ ازبقیہ خورکہ دردندانش ماند ✦ زمہار و ئیدو بر دندان فشاند ✦ مرغکان بینند کرم و قوت را ✦ مرج پندارند آن تابوت را ✦ چون دہان پر شد زمرغ اوناگہان ✦ درکشد شان و فروبند دہان ✦ این جہان پر زنقل و پر زنان ✦ چون دہان باز آن تمساح دان ✦ بہر کرم طعمہ اے روزے نزاش ✦ ازفن تمساح دہر ایمن مباش ✦ روبہ افتدپہن اندر زیر خاک ✦ برسر خاکش حبوب گرد ناک ✦ تا بیاید زاغ غافل سوے آن ✦ پاے اوگیرد بمکر آن مکردان ✦ صدہزاران مکردر حیوان چوہست ✦ چون بود مکر بشر چون مہترست ✦ مصحفی برکف چو زین العابدین ✦ خنجر پرزہر اندر آستین ✦ گویدت خندان کہ اے مولاے من ✦ در دل او بابلے پر سحر و فن ✦ **اللغات** تمساح بالکسر نہنگ کرمان جمع کرم بالکسر **المعنی** یہ اشعار بھی تحت قول ان دونون بھائیون مین ہین کہ سواے تدبیر کسی شیخ کبیر کے کیسے جا ئیگا جب کہ قلب تیرا بینا نہین ہو بڑی خرابی ہو اُس مرغ کو کہ ابھی پر جمے نہین آسمان کی طرف اُڑے اور خطر مین پڑے عقل آدمی کیواسطے بال و پر ہی ہو جب عقل نہو تو پھر ابتری ہو اے مظفر جو مظفر ہی کے ساتھ رہ اور اے صاحب نظر کے طالب نظر والے ہی کے ساتھ رہ یعنے مظفر و نظر والا کا طالب بھی ہو اور اسکا ساتھی بھی بن تنبیہ دونون امر کی ہو بدون کنجی خرد کے اس دروازہ کا بجانا ہوس سے بجانا ہو نہ راہ صواب سے قرع بالفتح کوفتن وزدن ایک عالم کو دیکھ کہ ہوس سے جال مین پھنسے ہوے اور ان زخمون مین گرفتار ہین جو ہمرنگ دوا کے ہین یعنے تو اُنکو اپنی دوا جانتا ہو اور وہ بحقیقت زخم ہین ایک ایسا مار تیرے سینہ پر کھڑا ہوا ہو جیسے مرگ اور اُسکے منھ مین ایک برگ عجیب ہو جس سے وہ ہر قسم کی گھاسون مین شکار کرتا ہو سو یہ بھی پتہ منھ مین دبائے کھڑا ہو اور مرغ جانتے ہین کہ یہ بھی کسی گھاس کی شاخ ہو جب یہ مرغ اُسکو شاخ سمجھ کے روے برگ پر بیٹھتا ہو بس اس ماربرگ کے دہن مین جا پڑتا ہو پھر اُسنے اپنے دہن کو برابر کرلیا اور اُسکے دہن کے گرد لنبے لنبے کیڑے ہوتے ہین اُس بقیہ خورش سے جو اُسکے دانتون مین رہجاتی ہو اس سے کیڑے پیدا ہوکے دانتون پر بیٹھ جاتے ہین تو مرغک ان کیڑون کو دیکھتے ہین اور قوت سمجھتے ہین اور اس تابوت کو جو انکے لیے طیار ہو چراگاہ جانتے ہین جب انکا دہن ان مرغون سے بھر گیا تب ہی انکو نگلگیا اور پھر منھ بند کرلیا بس اس جہان کو جو نقل ونان سے بھرا ہوا ہو اب جان جیسے منھ کھلا ہوا اُس نہنگ کا تو واسطے کرم طعمہ کے اے روزی کے لالچی اس تمساح اے نہنگ دہر سے نچنت مت ہو دوسری تمثیل ہو کہ روباہ خاک کے نیچے ہاتھ پاؤن پھیلاکے پڑجاتی ہو اور اس خاک پر دانے گرد کے بھرے پڑے ہوے ہین تاکہ اُن دانون کی لالچ سے غافل ہوئے اُسکی طرف آئین بس وہ مکردان کوے کا پاؤن پکڑلیتی ہو آب

خیال کرو جب حیوان مین ایسے لاکھون مکر بھرے ہین تو بشر کہ سب کا سردار ہو اسکے مکر کیسے ہونگے بشر کا حال
سنو کہ ہاتھ مین تو حضرت زین العابدین کی طرح قرآن ہو اور آستین مین خنجر پر زہر دیا ہو تجھ سے تو
ہنس ہنس کے کہتا ہو کہ اے میرے مولا میرے صاحب اور دل سحر و فن سے اسکا ایک بابل ہو رہا ہو
قولہ زہر قاتل صورتش شہدست و شیر + ہین مرو بے صحبت پیر خبیر + جملہ لذات ہوا مکرست و زرق +
سوز و تاریکیست گرد نور برق + برق نور کوتہ و کذب و مجاز + گرد او ظلمات و راہ تو دراز + نے بنورش نامہ
تانی خواندن + نے بمنزل اسپ تانی راندن + لیک جرم آن کہ باشی رہن برق + از تو رو اندر کشند
انوار شرق + خشم گیرد بر ذلت آن آفتاب + کہ تو جوئے از عطارد نور و تاب + می کشاند مکر برقت
بیدلیل + در مغارہ مظلمے شب میل میل + بر کہ افتے گاہ بر جو او فتی + گہ بدآنسو گہ بدینسو او فتی + خود نہ بینی
تو دلیل اے راہ جو + ور بہ بینی رو بگردانی کہ کو + من سفر کردم درین رہ شصت میل + مر مرا گمراہ گوید آن
دلیل + گو نہم من گوش سوے آن شگفت + راہ او را ہم ز سر باید گرفت + ہین درین رہ عمر خود کردم
گرو + ہر چہ باداباد اے خواجہ برو + راہ کردی لیک در ظنی چو برق + عشر آن رہ کن پے وحی چو شرق +
ظن لا یغنے من الحق خواندہ + وز چنان برقے ز شرقے ماندہ + ہین در آدر کشتی ما اے نژند + یا کہ آن کشتی
بایں کشتی بہ بند + گوید او چون ترک گیرم گیر و دار + چون روم من در طفیلت طفل وار + کور با سہ بہ از تنہا
یقین + زان یکے ننگست و صد ننگست زین + میگریزی از پشہ در کژدمے + از نمی تو می گریزی در یمے
می گریزی از جفاہاے پدر + در میان لوطیان شور و شر + می گریزی ہمچو یوسف زاندہی + تا ز ترع تلعب
فتی در چہے + زین تفرج در چہ افتی ہمچو او + مر ترا لیک آن عنایت یار کو + گر نبودی آن بدستوری پدر +
بر نیاوردی ز چہ تا حشر سر + آن پدر بہر دلش اوذن داد + گفت چون اینست میلت خیر باد + اللغات
مغارہ وہ غار جو پہاڑ مین ہوئے نژند بدبخت تفرج سیر المعنی تبائید صمد فرمایا کہ ہو تو زہر قاتل مگر ظاہر
شہد و شیرین ہو بس خبردار ہو بے صحبت پیر کے جو خبردار ہو مت جا اسکا ساتھ مت چھوڑ ساری لذتین
ہوا و ہوس کی مکر و زرق ہین انسے ہی حاصل ہوتے ہین جیسے نور برق کے گرد سوز و تاریکی ہو ایسے ہی
ان لذتون کے گرد مکر زرق ہین برق ایک نور کوتاہ و آناً فاناً اور کذب و مجاز یعنے غیر حقیقی چیزین گرد
اسکے ظلمات اور راہ تیری دراز لاجرم سوچنے اور غور کرنے کی بات ہو اسکا آنا نور بھی تو نہین جسکے نور
مین تو خط پڑھ لے نہ اتنا کہ منزل تک اپنا گھوڑا ہانک لے لیکن اس گناہ مین کہ تو انوار شرق کو چھوڑ کے
در برق مین پھنسا ہو تجھسے انوار شرق کے منھ چھپاتے ہین تیرے سامنے نہین ہوتے اسی سبب سے
وہ آفتاب تیرے دل پر غصہ ہوتا ہو کہ تو آفتاب کو چھوڑ کے عطارد سے کہ یہ ستارہ نہایت ہی کم نور و ضعیف

ہو جسے رات کو بھی بوقت جاتا ہو نور و تاب ڈھونڈھتا ہو یہ کہ کی برق تجھکو بے دلیل کے ایک غار تاریک مین جہان میل در میل شب ہو تجھکو کھینچ لیجائیگی کہ کبھی تو پہاڑ پر گریگا کبھی نہر پر کبھی ادھر گریگا کبھی ادھر گریگا تو خود اپنی دلیل کو نہین دیکھتا اور جو دیکھتا بھی ہو تو منھ پھیر کے کہتا ہو کہ کہان ہو مین نے تو اس راہ مین ساٹھ میل تک سفر کیا اور وہ دلیل مجھکو تا ہم گمراہ ہی بتاتا ہو مجھکو تعجب معلوم ہوتا ہو بس مین اگر اُسکے تعجب پر کان لگاؤن تو اُسکے حکم کے موافق مجھکو پھر سرے سے راہ اختیار کرنا چاہیے لاجرم خبردار ہو کہ اس راہ مین ساری عمر پھنسے رہے اور یون ہی گذری لہذا مین تیری نہین سنتا ہر چہ بادا باد تو اے خواجہ جا آپ فرماتے ہین راہ تو تو نے لی لیکنے راہ مین تو چلا لیکن ایسے ظن مین چلا جو مثل برق کے تھا آنًا فآنًا تو جس راہ مین تو جتنا چلا ہو اُسکا دسوان حصہ چل لیکن وحی کے پیچھے جو مثل شرق کے روشن ہو تو نے قرآن مین ان الظن لا یغنی من الحق شیئا بیشک گمان نہین بے پروا کرتا ہو حق سے کسی چیز کو پڑھا ہو پھر ایسی ادنے ابرق کے سبب سے کیسے بڑے شرق سے بچا ہوا ہو خبردار اے بدبخت ہماری کشتی مین آ بیٹھ جیسے حضرت نوح نے کنعان سے کہا تھا یا بنی ارکب معنا اے میرے بیٹے میرے ساتھ کشتی مین سوار ہو یا تیری کوئی کشتی ہو تو اس کشتی سے باندھ لے وہ کہتا ہو مین اپنی حکومت کیسے چھوڑون اور بچون کی طرح تیرا طفیلی بنکے کیون چلون یہ تو یقین ہو کہ اندھا اکیلا ہونے سے رہبر کے ساتھ اچھا ہوتا ہو اسلیے کہ رہبر کے ساتھ تو ایک ہی ننگ ہو رہبر کے ہونگی اور تنہائی مین لاکھون تنگ مین جانے کہان کہان گرے پڑیگا اور ٹھوکرین کھائیگا تیری وہ مثل ہو کہ مچھر سے جو بھاگتا ہو تو کژدم مین بھاگتا ہو اور نم سے یم کی طرف گریزان ہوتا ہو تو باپ کی خفگیون اور ظلم سے لوطیون اور شور و شر مین بھاگتا ہو تو یوسف کے مثل گاؤن بستی سے بھاگتا ہو تا نرتع و نلعب سے چاہ مین گرون تو بھی اس سیر سے مثل یوسف کے چاہ مین گرا مگر جیسی عنایت ایزدی یوسف کی یار تھی ایسی تیری کہان ہو اگر وہ سیر یوسف کی بدون اجازت باپ کے ہوتی تو حشر تک کنوین سے سر نکالنے نہین پاتے خیر یہ تھی کہ باپ نے انکی دل کی خوشی کے واسطے اذن دیدیا تھا کہ اگر ایسی ہی تیری رغبت ہو جا خدا تعالے خیر کرے قولہ ہر ضریرے کز مسیحی سرکشد + او جہودانہ بماند از رشد + قابل ضو بود گرچہ کور بود + شد ازین اعراض او کور و کبود + گویدش عیسے بزن بر من تو دست + اے عمے کحل غریبے بافتست + از من ار کورے بیابے روشنی + تجتیص یوسف جان برزنے + کار و باری کت سد لید شکست + اندران اقبال و منہاج رہست + کار و باری کہ ندارد پا و سر + ترک گیر اے پیر خر + کار و بارے کان ندارد پا و دست + ترک گیر اے بو الفضول گیج مست +

غیر پیرا ستاد و سرلشکر مباد + پیر گردون نے ولے پیر رشاد + در زمان گر پیر را شد زیردست + روشنائی
دید و از ظلمت برست + شرط تسلیم ست نے کار دراز + سود نبود در ضلالت ترکتاز + من نگویم زین
سپس راہ اثیر + پیر جویم پیر جویم پیر پیر + پیر باشد نردبان آسمان + تیر پران از کہ گردد از کمان + نے ز ابراہیم
نمرود گران + کرد با کرگس سفر بر آسمان + از ہوا شد سوے بالا او بسے + لیک بر گردون نپرد کرگسے + گفتش
ابراہیم کاے مرد سفر + کرگست من باشم اینک خوب تر + چون ز من سازی ببالا نردبان + بے پریدن
بر شوی بر آسمان + آن چنان کہ میرود تا غرب شرق + بے ز زاد و راحلہ این دل چو برق + آنچنانکہ میرود
شب ز اغتراب + حس مردم شہرہا در وقت خواب + آنچنانکہ عارف از راہ نہان + خوش نشستہ میرود در
صد جہان + گر ندادستش چنین رفتار دست + این خبرہا زان ولایت از کہ است + این خبرہا وان روایات
محق + صد ہزاران پیر بروے متفق + یک خلافے نہ میان این قرون + آنچنانکہ ہست در علم ظنون + آن
تحرے آمد اندر لیل تار + وین حضور کعبہ و وسط نہار المعنی جو اندھا کہ مسیح سے سرکشی کرے وہ مثل
یہودیون کے ہدایت و رشد سے محروم رہجاتا ہو اگرچہ وہ اندھا تھا لیکن قابل نور وضو کے تھا جب مسیح
سے اُسنے روگردانی کی تو اس روگردانی کے سبب سے کور کبود ہوگیا یعنے پٹ اندھا کہ وہ قابلیت بھی
نرہی عیسٰے اس سے کہتے ہین کہ تو مجھپر ہاتھ مار اور مجھکو مضبوط ہوکے پکڑ اے اعمی میرے پاس انجن نمر کی
نابینائی کا ہو میرے سبب سے یہ کوری تیری جاتی رہیگی روشنی حاصل ہوگی اور یوسف کی ہان قمیص سے
نور پائیگا جو کاروبار اے اعمال و افعال کہ بعد شکست و خرابی کے حاصل ہوئے ہین قبال ہوا وہ
راہ راست کشادہ آور جس کاروبار کا سر پاؤن نہین ہو اسکو اے پیر خر ترک کر تکرار بنظر مزید مبالغہ آور
جس کاروبار کے کہ ہاتھ و پاؤن نہین ہین اُسکو اے بو الفضل احمق مت چھوڑ دے آپ دعائیہ فرماتے
ہین خدا تعالے سوا پیر کے کسیکو استاد و سردار لشکر مرید و نکا نہ کرے پیر سے مراد ہماری پیر گردون نہین ہو
یعنے جسکو فلک نے گردشین کر کے بڑا معمر کیا ہو بلکہ وہ پیر جو صاحب ہدایت و رشاد ہو جسکا زیر دست
ہوتے یعنے بیعت کرتے ہی روشنی دیکھی اور ظلمت سے چھوٹ گیا یہ دید درست صیغے ماضی کے شعر
اسبات پر ہین کہ فوراً یہ وصف ہوجاتا ہو اور یہ کوئی بڑا لمبا چوڑا کام نہین ہو فقط اتنی ہی شرط ہو کہ آپکو
بہمہ وجوہ اسکے سپرد کردے بیعت سے یہی مقصود ہو اور بغیر ایسے پیر کے ضلالت مین ترکتاز کرنا ہو
کیا کرے مین بھی بعد اُسکے راہ اثیر جو کنایہ آسمان سے ہو نہین ڈھونڈھونگا بس پیر ہی ڈھونڈھونگا
تکرار پیر واسطے مزید تاکید کے ہو پیر ہی نردبان آسمان کی ہو دیکھو تیر کس سے بھاگتا ہو کمان ہی سے نہ ابراہیم
نمرود گراں نے گدھون کے ساتھ سفر آسمان کا کیا نہ حضرت ابراہیم کے ساتھ اسلام [illegible]

بہت اوپر چلا گیا لیکن آسمان پر تو گدھ اوڑ ہی نہین سکتا آسمان تک بھی نہ پہونچا حضرت ابراہیم نے اس سے کہا کہ اے سفر کرنے والے اگر مجھکو اپنا گدھ بناکے اوڑے تو بہت ہی اچھا ہو اگر آسمان کی نردبان مجھے بنائے تو بے اوڑے آسمان پر چڑھ جائے۔ جیسے بے توشہ و سواری کے میرا دل غرب سے شرق تک مثل برق کے جاتا ہو اور جیسے رات کو خواب مین حس تمام شہرون کے لوگون کی ساکن چلی جاتی ہین اور کہان کہان پہونچتی ہو اور جیسے کہ عارف خوش بیٹھا ہوا پوشیدہ راہ سے سیکڑون جہان مین پھرتا ہو اور سب جانتے ہین بیٹھا ہو اگر اسکو ایسی خفیف رفتار حاصل نہین ہوئی ہو تو یہ خبرین کہ اس ولایت کی وہ دیتا ہو کیسے دیتا ہو بس ان خبرون کو نور وایتین ثابت شدہ اور حق جہان کہ لاکھون پیرو رہنما اپر متفق ہین صدیان گذر گئین کہ یہ اتفاق چلا آتا ہو کوئی خلاف نہین جیسا کہ علم اور گمانون مین ہو یہ نہین جانتے کہ تحری اندھیری رات مین ہو یعنے جدھر کو تیرا دل خوب گواہی دے کہ یہ رخ کعبہ کا ہو ادھر کو نماز کرا اور جب کہ کعبہ سامنے ہو اور دن دوپہر ہی پھر تحری کا کیا کام **قوله** خیز اے نمرود پر جو از کسان + نردبانے نایدت زین کرگسان + عقل جزوے کرگس آمد اے مقل + پر او با جیفہ خواری متصل + عقل ابدالان چو پر جبرئیل + می پرد تا ظل سدرہ میل میل + بازم سلطانم گشتم نیکو پیم + فارغ از مردارم و کرگس نیم + ترک کرگس کن کہ من باشم کست + یک پر من بہتر از صد کرگست + چند بر عمیا دوانی اسپ را + باید استا پیشہ را و کسب را + خویش را رسوا مکن در شہر چین + عاقلے جو خویش را ازوے مبین + آنچہ گوید اے فلاطون زمان + ہین ہوا بگذار و رو بر وفق آن + جملہ میگویند اندر چین بجد + بہر شاہ خویشتن کہ لم یلد + شاہ ما خود ہیچ فرزندے نزاد + بلکہ سوے خویش زن را رہ نداد + ہر کہ از شاہان بدین نوعش نگفت + گردنش با تیغ بران گشت جفت + شاہ گر چونکہ گفتی این مقال + زود ثابت کن کہ من دارم عیال + مر مرا دختر اگر ثابت کنی + یافتی از تیغ تیزم ایمنی + ورنہ بیشک من ببرم حلق تو + بر کشم از صوفی جان دلق تو + سر نخواہی برد ہیچ از تیغ تو اے بگفتہ لاف کذب آمیغ تو + بنگر اے از جہل گفتہ نا حقے + پر ز سرہاے بریدہ خندقے + خندقے از قعر خندق تا بحلق + پر ز سرہاے بریدہ از غلو + جملہ اندر کار این دعوے شدہ + گردن خود را بدین دعوے زدہ ہین ببین آخر بچشم اعتبار + این چنین دعوے میندیش و میار + تلخ خواہی کرد بر ما عمر ما + گر بدین میدارد اے داور ترا + گر رود صد سال آن آگاہ نیست + بر عمی آن از حساب راہ نیست + بے سلاحے در مرو در معرکہ + ہمچو بیباکان مجہ در تہلکہ **المعنی** مستعد ہوا اے نمرود اور پرون کا طالب آدمیون سے تو تیری نردبانی ان گدھون سے نہین ہوگی ایسی ہی عقل جزوی بھی مثل کرگس کے ہو اور اسکے پر

مردار خواری سے متصل ہین اسی مردار خواری کے ہین ہان ابدالون کے پر ایسے ہین جیسے جبرئیل کے پر
کہ بسل ومیل سایہ سدرہ تک پہونچتے ہین مین باز سلطانی ہون اور خوب وخوش اور نیک پے
مردار وکرگس دونون سے فارغ اسلیے کہ کرگس نہین ہون تو کرگس کو ترک کرکہ مین تیرا کرگس بنون اے
رفیق میرا ایک پر سیکڑون کرگس سے تیرے بہتر ہو پھر رجوع ہو طرف ذکر شہزادون کے چنانچہ وہ
دونون چھوٹے بھائی بڑے بھائی سے کہتے ہین کہ تو بھی عمیا یعنے پوشیدہ چیز پر گھوڑا کہا نیک دوڑیگا
ہر کسب وہر پیشہ کا استاد ضرور ہو تو آپکو اس شہر چین مین رسوا مت کر کوئی عاقل ڈھونڈھ اور اُس سے
آپکو مت بچائے وہ اے افلاطون زمان جو کچھ کہے اُسکے کہنے کے موافق کرانی ہوا وشوق کو چھوڑ دے
تمام لوگ چین مین بجد کہتے ہین اپنے شاہ کے حق مین کہ وہ لم یلد ہو یعنے کسیکو جنا نہین کوئی فرزند
ہمارے شاہ نے خود نہین جنا بلکہ کسی عورت کو اپنے پاس نہین آنے دیا تب جس کسی نے پادشاہ سے
اس قسم کی بات نہ کہی اُسکی گردن کو اُسنے تیغ سے جفت کیا پادشاہ یہ حجت کرتا ہو کہ تونے جب
یہ بات کہی تو جلدی اُسکو ثابت کردے کہ میرے زن ہو اور عیال ہین اگر خاص میری دختر ثابت
کردیگا تو میری تیغ تیز سے ایمن ہو گیا نہین تو بیشک تیرا حلق کاٹونگا کیون ایسی بات حلق سے نکالی اور
تیری صوفی جان سے یہ تن کی گودڑی اتار لونگا تو کبھی میری تیغ تیز سے سر نہین بچا لیجائیگا کہ تونے
لاف کذب آمیز کہا آمیغ مبدل آمیز علے ہذا تیغ مبدل تیز دیکھ لے اے فلان جنہون نے جہل سے
کذب ناحق کہا یہ خندق اُنکے سرون سے جو کاٹے گئے بھرا ہوا ہو اور ایسا خندق ہو کہ اپنے قعر سے
گلے تک سرہاے بریدہ سے بھرا ہو غلو کے ساتھ یعنے حد سے گذرا ہوا کہ وہ سب اُس دعوے کے کام
مین پڑے اور اُس دعوے مین اپنی گردنین ماری بس خبردار ہو اور چشم عبرت سے دیکھ اور ایسا دعوے
مت سوچ اور نہ زبان پر لا اگر تیرا بھی یہ حال ہوا تو ہماری عمر کو بھی تلخ کردیگا اگر اسی پر تلا ہے اور آمادہ
رہا اگر کوئی سو برس اندھے پن پر راہ چلے تو اس سبب سے کہ وہ راہ سے آگاہ نہین ہو وہ سو برس
بحقیقت حساب راہ مین نہین ہین گویا وہ چلا ہی نہین اگر معرکہ مین جائے تو ضرور ہو کہ ہتھیار
لیکے جائے اور بیباکون کی طرح تہلکہ مین نہ کود پڑے جیسا کہ فرمایا ہو ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ
مت ڈالو ہاتھ اپنے ہلاکت مین قولہ این ہمہ گفتند وگفت آن ناصبور * کہ مرا زین نصیحتہا آید
نفور * سینہ پر آتش مرا چون منقلست * کامل آمد گشت وقت مقبلست * صبر را صبرے بباید کز آن
آن نماند * بر مقام صبر عشق آتش فشاند * صبر من مرد آن شبے کہ عشق زاد * درگذشت او حاضران را
عمر باد * اے محدث از خطاب و از خطوب * درگذشتم آہنے سر مے کوب * سرنگونم ہین رہا کن

پاے من - فہم کن در جملۂ اجزاے من + اشتری ام تاتوانم میکشم - چون فتادم زار با کشتن خوشم + بر سر مقطوع اگر صد خندق ست + پیش درد من مزاج مطلق ست + من نخواہم زد دگر از خوف و بیم این چنین طبل ہوا زیر کلیم + من علم اکنون بصحرا میزنم + یا سراندازی و یا روے صنم + حلق کان نبود سزاے آن شراب + آن بریدہ بہ زشمشیر و ضراب + دیدہ کان نبود ز وصلش در فرہ + آن چنان دیدہ سفید و کور بہ + گوش کان نبود سزاے راز او + برکنش کہ نبود آن بر سر نکو + اندران دستی کہ نبود آن نصاب + آن شکستہ بہ بسا طور قصاب + آن چنان پائیکہ از رفتار او + جان نہ پیوند دبنرگس زار او + آنچنان پا در حدید اولے ترست + آن چنان پا عاقبت درد سرست اللغات منقل ہندی انگیٹھی منجل بکسر در انتی محدث سخن گوئندہ ضراب کسیکے تلوار مارنا نصاب مال و زر و سرمایہ ساطور کارد بزرگ و خنجر المعنی ان دونون بھائیون نے یہ سب باتین بڑے بھائی سے کہین اُس ناصبور نے سنکر کہا کہ مجھسے مت کہو مجھکو ان باتون سے نفرت آتی ہی میرا سینہ انگیٹھی کی طرح آگ سے بھرا ہی میرا کھیت کامل ہوگیا اب وقت درو اور درانتی کا ہی سینہ کو میرے صبر تھا وہ اب نرہا اور صبر کی جگہ عشق نے آگ پھیلا دی جس سے بیقرار ہون صبر تو میرا اُسی رات مرگیا جس رات عشق پیدا ہوا وہ تو گذر گیا اب حاضرون کی خدا عمر کرے جیسے ماتم دار ماتم پرسی مین کہتے ہین آے باتین کرنیوالے مین تو خطاب و خطبون سب سے گذر گیا نہ فہمایش کی گنجایش ہی نہ نصیحت کی پھر تو سرد آہ کیون کھینچتا ہی اور بیہودگی مین کیون پڑا ہی مین سرنگون پڑا ہون میرا پانؤن چھوڑدے اور میرے اجزا کو غور کرا ور سمجھ کہ کیا حال ہو رہا ہی مین اشتر بردار ہون جبتک بار اُٹھ سکا اٹھایا اب جو زار نزار ہو کے گر گیا تو مارے جانے پر خوش ہون اور جو خندق سے تم کہتے ہو خیال کرو جسکا سر کٹ گیا اگر اُسکے سر پر سو خندق ہون تو اُسکے درد کے سامنے سبکا ایک ہی مزاج ہی لئے جیسے ایک ویسی ہی سو آب مین خوف اور ڈر کے مارے طبل اپنا زیر کلیم نہ بجاؤنگا مین میدان مین برملا جھنڈا گاڑونگا بس یا تو سراندازی ہی یا روے صنم ہی کسکام کا وہ حلق ہی جو لائق اس شراب کے نہین ہی وہ حلق شمشیر و تیغ سے کٹا ہوا اچھا اور کسکام کی وہ آنکھین جو اُسکے وصل سے لطف و مزہ نہ پائین ایسی آنکھین سفید اور اندھی بہتر اور جو کان کہ قابل سننے اُسکے راز کے نہون انکو اُکھیڑ ڈال انکا سر پر رکھنا اچھا نہین اور جن ہاتھون مین کہ کچھ سرمایہ اس سے نہو وہ ہاتھ قصاب کی چھری سے ٹوٹے اچھے اور وہ پانؤن جنکی رفتار سے جان کو اُسکے نرگس زار تک نہ جاسکے ایسے پانؤن زنجیر کے پڑے اچھے کیونکہ آخر وہ پانؤن درد سر ہی ہین

بیان مجاہد کا کہ ہاتھ مجاہدہ سے نہ روکے اگرچہ جانے کہ کشود عطا حق کی کہ مقصود ہر دوسری طرف یا دوسرے عمل سے پہونچیگی جو اُسکے وہم مین نہو وہ اُسی امید مین اسی دروازہ کو بجائے جائے شاید حق تعالے اس روزی کو اور دروازہ سے پہونچائے کہ اُسنے وہ تدبیر نہ کی ہو ویرزقہ من حیث لایحتسب العبد یدبر واللہ یقدر اور ایسا ہوتا ہی کہ بندہ کو وہم بندگی کا ہوتا ہی کہ مجھکو سوا اُس دروازہ کے پہونچائے اگرچہ حلقہ اُسی در کا بجائے اللہ تعالے اُسی دروازہ سے اُسکو یہ روزی پہونچائے حاصل کلام جملہ دروازون کا ایک سر ہی

قولہ یا درین رہ می بیابم کام من + یا چو باز آیم زرہ سوے وطن + بوکہ موقوف ست کامم بر سفر + چون سفر کردم بیابم در حضر + یار را چندان بجویم جد و جہد + تا بدانم کہ نمی بایست جست + این معیت کے رود از گوش من + تا نگردم گرد دوران زمن + کے کنم من از معیت فہم راز + جزکہ از بعد سفرہاے دراز + حق معیت گفت و دل را مہر کرد + تا کہ عکس آن بگوش آید نہ طرد + چون سفرہا کرد دل را داد داد + بعد ازان مہر از دل او بر کشاد + چون خطاہین آن صفات با صفا + گرد وشش روشن ز بعد دو خطا + بعد ازان گوید اگر دانستمے + این معیت را کے او را جستمے + دانش آن بود موقوف سفر + نایدآن دانش بہ تیزی فکر + آن چنانکہ وجہ دام شیخ بود + بستہ و موقوف گریہ آن عنود + کودک حلواے بگریست زار + توختہ شد دام آن شیخ کبار + گفتہ شد آن داستان معنوی + پیش ازین اندر بیان مثنوی + در دلت خوف افگند از موضعے + تا نباشد غیر آنت مطمعے + در طمع خود فائدہ دیگر نہد + وان مراد از کسے دیگر دہد + اے طمع بربستہ بر یکجاے سخت + کایدم میوہ ازین عالی درخت + آن طمع زینجا نخواہد شد وفا + بل ز جاے دیگر آید آن عطا + آن طمع را پس چرا در تو نہاد + چون نبودش نیت کرادہ داد + از براے حکمتے و صنعتے + نیز تا باشد دلش در حیرتے + تا دلت حیران بود اے مستفید + کاین مرادم از کجا خواہد رسید + تا بدانی عجز خویش و جہل خویش + تا شود ایقان تو در غیب بیش + ہم دلت حیران شود در منتج + کہ چہ رویاند مصرف زین طمع + طمع داری روزیے در دوزیے + تا ز خیاطی بری نان تا زیے + رزق تو در زرگری آید پدید + کہ ز وہمت بود آن مکسب بعید + پس طمع در دوزیے بہر چہ بود + چون ترا در جاے دیگر در کشود + بہر نادر حکمتے در علم حق + کہ نوشت آن حکمتے در ما سبق + نیز تا حیران شوند اندیشہ ات + مالہ حیرانی بود کل پیشہ ات + یا وصال یار زین سعیم رسد + یا ز راہ خارج از سعی جسد + من نگویم زین طریق آید مرد + می طپم

تا از کجا خواہد کشاد - سر بریدہ مرغ ہر سو می طپید + تا کدامی سو ز ہد جان از جسد + یا مراد من برآید زین خروج + یا ز برجے دیگر از ذات البروج + اللغات حضر ضد سفر خانہ باشی وشہر آمدن طرد بالفتح موافق مطمع جاے طمع منتج نیکو کار و جا لگاہ آب و گیاہ توختہ جمع کردہ المعنی وہی برادر بزرگ کہتا ہی کہ یا تو اس راہ مین مین اپنے مقصود کو پہونچونگا یا مثل باز کے اس راہ سے لوٹ کے وطن کو آونگا شاید میرا مقصود سفر پر موقوف نہو کہ سفر سے حاصل ہو پھر جب سفر کرکے اُسکو حاصل کرونگا تو خانہ نشینی مین اسکو گھر بیٹھے موجود پاؤنگا بس ایسا ہو جیسے یار کو ڈھونڈھون کہ جان لون کہ اب نہین ڈھونڈھنا چاہیے حد ہو گئی یہ معیت یعنے اللہ معکم اینما کنتم اللہ تمھارے ساتھ ہو جہان کہین تم ہو جو میرے کان مین پہونچگئی ہو میرے کان سے کیسے نکلے جبتک مین زمانہ کے گرد نہ پھرلون تب تک معیت کا راز کیسے سمجھون بجز اسکے کہ دور دراز سفرون کی دوریسے حق تعالے نے معیت اپنی تو بتائی مگر دل پر مہر کردی تا دل اسکے برعکس بات سنے نہ موافق اسکے اگر موافق سنے تو خوف ہی کیا ہو اب جو سفر کیے اور دل کو سفرون مین ڈالا جسکو سفر کہا ہو تب مہر اسکی دل سے کھلی بس جیسے خطائین کہ بعد دخطا کے روشن ہو جاتی ہین ایسے ہی وہ صفات باصفا اسکو بعد سفر سے روشن ہو جاتے ہین تعبد روشن ہو جانے اُن صفات کے کہتا ہو کہ اگر مین اس معیت کو جانتا کہ وہ میرے ساتھ ہو تو کب اُسکو ڈھونڈھتا بس جاننا اُسکا سفر پر موقوف تھا اور یہ جاننا تیری فکر سے نہین حاصل ہوتا ہو بلکہ موقوف علیہ سے جیسے کہ صورت قرض شیخ کی متعلق و موقوف اُس لڑکے کے گریہ پر تھی اور وہ ایک حلوائی کا لڑکا جسکا حلوا ایک شیخ نے لیکر دام نہین دیے تھے اپنے داموں کے لیے زار زار رویا جسکے سبب سے اتنا زر جمع ہو گیا کہ سارا قرض شیخ کیا رکا ادا ہو گیا چنانچہ خود فرماتے ہین کہ ہمنے اس داستان معنوی کو قبل اس سے اس مثنوی مین بیان کیا ہو ایسا بھی ہوتا ہو کہ کسی موضع سے تیرے دلمین خوف ڈالدیتا ہو اس سبب سے کہ تیرا سواے اُسکے کوئی مطمع یعنے تیری طمع کا ٹھکانا نرہے اُسی سے طمع رکھے اور طمع مین اور فائدہ تیرا ٹھہراتا ہو اور وہ جو تیری مراد ہوتی ہو اُسکو اور کیسے ذریعہ سے دیتا ہو اے فلان تونے اپنی طمع ایک جگہ پر خوب مضبوط کرکے جمائی ہو کہ اسی عالی درخت سے میوہ مجھکو حاصل ہوئے تو یہ طمع تیری یہان سے نہین پوری ہوگی دوسری جگہ سے وہ عطا تیرے واسطے ضرور آئیگی اسلیے کہ وہ طمع جو اُسنے تجھ مین رکھی ہو خاص اسی نیت سے ہو کہ تیرے ساتھ اکرام و عطا کرے ورنہ وہ طمع ہی تجھ مین کیون وضع کرتا اور رکھتا اُسمین اسکی حکمت و صنعت ہو اور یہ بھی کہ تیرا دل حیرت مین پڑجاے کہ جہانسے امید نتھی وہان سے کیسے ملا اور اے مستفید تیرا دل حیران ہو کہ یہ مراد میری کہانسے مجھکو ملجائیگی اور ملجائے تا تو اپنے عجز

اور اپنے جہل کو جاننے اور غیب پر تیرا یقین بڑھے کہ غیب سے ایسے سامان ہو جاتے ہین یہ حکمت
و صنعت ہو اور نیز تیرا دل اپنے آب و گیاہ کی جگہ مین حیران ہو کہ دیکھون اس آب و گیاہ سے کیسے
مصرف کیا جاتا ہو مصرف تصریف سے از حالے بحالے گردانیدن مثلاً تو تو طمع اپنی روزی کی درزی پن
مین رکھتا ہو تا خیاطی سے جبتک زندہ رہے روٹی پاے اور رزق تیرا زرگری مین پیدا ہوا کہ اس
کسب کا ٹھکانا تیرے وہم سے بعید تھا پھر اب یہ بتا کہ طمع تیری درزی پن مین کیون تھی جبکہ تیرے
لیے دوسری جگہ دروازہ کھولا گیا یہ واسطے ایک نادر حکمت کے ہو جو علم حق مین ہو جیسا کہ ماسبق
مین ہمنے اسکو بیان کیا کہ وہ عجز و جہل کا اپنے جاننا اور غیب پر یقین بڑھنا ہو اور نیز تا اندیشہ تیرا حیران
ہو اور کل پیشہ تیرا حیرانی ہو جائے جو اصل معرفت ہو آب وصال یار کی دو صورتین ہین یا تو میری اس
سعی سے مجھکو حاصل ہو یا خارج راہ سے یعنے کوشش جسمانی سے مگر مین یہ نہین کہ سکتا کہ کون سی
طریق سے مراد حاصل ہوگی لیکن حصول مراد کی آرزو مین تڑپ رہا ہون دیکھون کدھر سے کشاد
ہوگی جیسے مرغ سر بریدہ ہر طرف تڑپتا ہو تو کسی طرف سے تو ایسا ہو کہ جان جسم سے چھوٹ جاے
ایسے ہی یا تو مراد میری اس خروج سے نکل آئیگی یا آسمان ذات البروج کے کسی اور برج سے

حکایت مرد میراث یافتہ کہ اسراف کرکے مفلس ہوا

قولہ بود زر میراث یکے را بیشمار + جملہ را خورد و بماند او زار زار + مال میراثی ندارد خود وفا + چون بناکام از
گذشتہ شد جدا + او ندانند قدر ہم کار زان بیافت + کہ بکد و کسب و رنجش کم شتافت + قدر
جان زان می ندانی اے فلان + کہ بداد حق بخشش رایگان + نقد رفت و جنس رفت و خانہا
ماند چون چغدان درین ویرانہا + گفت یارب برگ دادی رفت برگ + یا بدہ برگے و یا بفرست
مرگ + چون تہی شد یاد حق آغاز کرد + یارب و یارب اجرنے ساز کرد + چون پیمبر گفت مومن
مزہرست + در زمان خالیئے نالہ گرست + چون شود پر مطربش بنہد زدست + پر مشو کاسیب
دست او خوش است + خالی او باش بین الاصبعین + کز مے لا این سرمست این + رفت
طغیان آب از چشمش کشاد + ابر چشمش زرع دین را آب داد + در دعا و لابہ در زد ہر دو دست +
زر طلب شد بے تعب آن زر پرست المعنی ایک میراثی تھا اسکے پاس زر بیشمار تھا کہ میراث
سے پایا تھا سب کھا گیا اب زار زار رہگیا فرماتے ہین میراثی مال خود بیوفا ہوتا ہو اسلیے کہ
گذشتہ سے جسکے پاس تھا کیسی ناکامی سے جدا ہوتا ہو اب جسکو ملا وہ اسکی قدر نہین جانتا
کہ مفت پالیا ہو نہ کوشش کی نہ کد کیا نہ کچھ رنجش اٹھائی ایسے ہی اے فلان تو قدر جان کی

نہین جانتا کہ اللہ تعالے نے اپنی بخشش سے تجکو مفت دیدی ہو پھر اُس میراثی کا بیان ہو کہ نہ نقد رہا نہ جنس نہ مکانات خود اُلووں کی طرح ان ویرانون مین رہگیا کہا اے رب میرے تونے جو برگ و سامان دیا تھا وہ سب جاتا رہا اب یا تو برگ دے یا مرگ بھیج غرض جب خالی ہو گیا تو یا حق شروع کی یارب یارب اجڑنے کا ساز بنا جیسے کہ پیمبر نے فرمایا ہو کہ مومن ایک مزمار ہو کہ جب خالی ہوتی ہو تو نالہ کرتی ہو اور جب پُر ہوتی ہو مطرب اُسکو خود ہاتھ مین نہین لیتا لہذا پُر مت ہو خالی رہ کہ خود بھی آسیب اُسکے نفع وظفر کا ہو کما قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم المومن کالمزمار لا یحسن صوتہ الا بخلاء بطنہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن مثل بانسلی کے ہے نہین اچھی ہوتی ہو آواز اُسکی مگر وقت خالی ہونے اُسکے بطن کے لاجرم پُر ہونا بطن کا صورت آسیب نفع کی ہو خالی ہو اور خدا تعالے کی دو انگلیون مین رہ پھر دیکھ حسن اس آواز کا کہ گرمی شراب نفی سے کہان سرہوتا ہو اور کسان مست پھر فرماتے ہین وہ میراثی جو طغیان مین پڑگیا تھا وہ سب جاتا رہا آب چشم جاری ہوگیا جسنے کشت دین کو پانی دیا تھے کہ دعا وخوشامد کو اُسنے دونون ہاتھون سے پکڑا اور بے رنج وتعب کے وہ زر پرست زر طلب ہوا

اس بیان مین کہ اجابت دعا مومن مین اس سبب سے تاخیر ہوتی ہو

قولہ اے بسا مخلص کہ نالد در دعا + تا شود دود خلوصش بر سما + تا شود بالاے این سقف برین + بوے مجمر انین مذنبین + پس ملایک با خدا نالند زار + کاے مجیب ہر دعا وے مستجار + بندہ مومن تضرع می کند + او نمیداند بجز تو مستند + صلها بیگانگان را میدہی + از تو دارد آرزو ہر مشتری + حق بفرماید کہ نز خواری اوست + عین تاخیر عطا یاری اوست + نالہ مومن ہمیداریم دوست + کو تضرع کن کہ این اعزاز اوست + حاجت آورد ش زغفلت سوے من + آن کشیدش موکشان در کوے من + گر برآرم حاجتش او وا رود + ہم دران بازیچہ مستغرق شود + گرچہ می نالد بجان او سوگوار + دل شکستہ سینہ خستہ گو بزار + خوش ہمی آید مرا آواز او + وان خدایا گفتن وآن راز او + وانکہ اندر لابہ و در ناجرا + می فریبانند ہر نوعے مرا + طوطیان و بلبلان را از پسند + از خوش آوازی قفس در می کنند + زاغ را و جغد را اندر قفس + کے کنند این خود نیامد در قصص + پیش شاہد باز چون آید دو تن + آن یکے کمپیر و آن یک خوش ذقن + ہر دو نان خواہند او زود تر فطیر + ارد و کمپیر را گوید کہ گیر + وان دگر را کہ خوشستش قد و خد + کے دہد نان بل بتاخیر افگند + گویدش بنشین زمانے بے گزند + کہ بخانہ نان تازہ می پزند + چونکہ آرد آن نان تازہ گرمش بعد کد + گویدش بنشین کہ حلوا میرسد +

ہم بدین فن دار دار سش میکند + وزرہ پنہان شکارش میکند + کہ مرا کاریست باتو یکزمان + منتظر میباش
اے خوب جہان + تابدین حیلت فریباند ورا + تا مطیع ورام گرداند ورا + مثل آن کم پیرو آن بیگانگان
شاہدش خوش روے مثل مومنان + ہمرادے مومنان از نیک وبد + تو یقین میدان کہ بہراین
بود + این جہان زندان مومن زین بود + کافران راجنت عالی شود + اللغات آئین نالہ ستجار
بالضم وہ جس سے پناہ چاہین صلہا انعامہا کمپیر زال فطیر آرد سرشتہ ضد خمیر المعنی آے مخاطب اکثر
اخلاص والے جب دعائین گریہ ونالہ کرتے ہین تا دعوان انکے اخلاص کا جو آہ ہو آسمان پر جاتے
اور بوانگیٹھی سینہ کی جسمین دل کباب ہو رہا ہو نالہ گنہگارون سے سقف برین پر پہونچے تو ملائک
خدا کے سامنے زار زار نالہ کرکے کہتے ہین کہ اے قبول کرنے والے ہر دعا کے اور اے جاے پناہ
یہ بندہ مومن زاری کر رہا ہو اور وہ تیرے سوا کوئی بھروسہ کی جگہ نہین جانتا تو انعام اکرام بیگانون کو
جو کافر ہین دیتا ہو اور تجھسے ہر مشتری آرزو رکھتا ہو اشتراکے معنے بھی مثل بیع کے خرید و فروخت
دونون کے بس یہ فروشندے عجز و نیاز کے ہین اُسوقت حق تعالے فرماتا ہو کہ یہ جو ہم عطا مین تاخیر
کرتے ہین یہ اُسکی ذلت وخواری سے مت جانو بلکہ عین یاری ومددگاری اسکی ہو نالہ مومن کو ہم ہمیشہ
دوست رکھتے ہین ہمکو خوش آتا ہو اُس سے کہدو کہ تضرع کرے جا تضرع ہی مین اُسکا اعزاز ہو یا تو
مجھسے غافل تھا اب جو حاجت پڑی تو وہی اُسکو بال پکڑکے میری گلی مین کھینچ لائی ہو اگر مین اُسکی حاجت
پوری کردون تو آپ ہی جائیگا اور اُسی غفلت کے کھلونے سے کھیلیگا اور اُسمین ڈوب جائیگا اور اگرچہ وہ
سوگوار جان ودل سے نالہ کرتا ہو کہ دل بھی شکستہ ہو اور سینہ خستہ کو پیٹتا بھی ہو اور زار و نزار ہو مگر ہمکو
اُسکی آواز خوش آتی ہو اور وہ خدایا کہنا اور راز کہنا اُسکا پسند ہو وہ جو خوشامد اپنے معاملہ مین کرتا
ہو اور خوشامد کرکے ہمکو ہر طرح لبھاتا ہو نہایت خوش آتا ہو دیکھو بلبلون اور طوطیون کو انکی آواز
جو پسند آتی ہو اُس خوش آوازی کے سبب سے اُنکو پنجرے مین کرتے ہین اور آواز سنتے رہتے ہین
ہمین بھی قصون حکایتون مین سُنا کہ کسی نے کوے اور اُلو کو پنجرہ مین کیا ہو اگر کسی شاہباز کے پاس
دو شخص جائین کہ ایک اُسمین کمپیر ہو اور ایک خوش ذقن اور دونون روٹی مانگین تو وہ جلدی سے
جاکے آٹا ہی گوندھا ہوا لاکے کمپیر کو دیدیگا کہ یہ لے اور جا روادار اُسکے ٹھہرنے کا نہ ہوگا اور
دوسرا جسکا قد وخد اُسکی نظر مین خوش ہو اُسکو روٹی جلدی کب دیگا بلکہ دیر لگا ئیگا اور
کہیگا کہ تھوڑی دیر بیٹھ کہ کچھ نقصان نہین ہو میری کنیز تازی روٹی پکا رہی ہو جب وہ گرم گرم
روٹی کلید و کوشش پک جائیگی تو اُس سے کہیگا بیٹھا رہ حلوا بھی آتا ہو بس اسی حیلے سے اُسکو دا دمادم

کرتا ہو یعنے رہجا رہجا اور ایسی پوشیدہ راہ سے اُسکو شکار کرتا ہو کہ مجھے تجھسے کچھ کام ہو تھوڑی دیر
اے خوب جہان کے منتظر رہ پھر کہونگا تا اُس حیلہ سے اُسکو لبھاے اور اپنا مطیع و فرمانبردار کرلے تبر
بیگانے تو ایسے ہین جیسے کمپیرا اور مومن جیسے شاہد خوش رو لہذا مومن جو نیک و بد سے بیزار و رہتے
ہین اُنکی بیزاری کا یقین جان یہ سبب ہو اسیواسطے اس جہان کو الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر
کہا ہو یعنے دنیا قید خانہ مومن کا ہو اور جنت واسطے کافر کے

دیکھنا میراثی کا خواب مین کہ مصر کے فلان موضع مین خزانہ ہو اور جانا اُسکا مصر کو

قولہ خواجہ چون میراث خورد و شد فقیر + آمد اندر یارب وگریہ نفیر + خود کہ کوبد این در رحمت نثار
کہ نیابد در اجابت صد بہار + خواب دید و ہاتفے گفت و شنید + کہ غنائے تو بمصر آمد پدید + رو بمطلب
شو دکار تو راست + کردہ گریہ ات را قبول او مرتجاست + در فلان موضع یکے گنجیست زفت
در پے آن بایدت تا مصر رفت + در فلان کوے فلان موضع دفین + ہست گنجے سخت نادر بس ثمین
بے درنگے ہین ز بغداد اے پسر + رو بسوے مصر و منبت گاہ زر + چون ز بغداد آمد او تا سوے
مصر + گرم شد پشتش چو دید او روے مصر + بر امید وعدۂ ہاتف کہ گنج + یابد اندر مصر بہر دفع رنج
لیک از نفقہ در آچیزے نماند + خواست گدیہ بر عوام الناس راند + لیک خرم و ہمتش دامن گرفت
خویش را بر صبر افشردن گرفت + باز نفسش از مجاعت بر طپید + از گدائے کردن او چارہ ندید
گفت شب بیرون روم من نرم نرم + تا ز ظلمت نایدم از گدیہ شرم + ہمچو شب کوکے کنم من
ذکر و بانگ + تا رسد از بامہایم نیم دانگ + اندرین اندیشہ بیرون شد بکو + واندرین فکرت ہمی شد
سو بسو + یک زمان مانع ہمی شد شرم و جاہ + یک زمانے جوع می گفتش بخواہ + پاے پیش و پاے
پس تا ثلث شب + کہ بخواہم یا بخسپم خشک لب + اللغات مرتجی بالضم رجا کردہ شدہ ثبت جائے
روئیدن مجاعت گرسنگی شب کوک وہ فقیر جو رات کو درخت پر چڑھکے اہل محلہ کو دعا کرے یا
وغیرہ المعنی خواجہ نے میراث جو پائی تھی کھالی اور فقیر ہو گیا تو آہ و گریہ اور فریاد و فغان مین پڑا
اب بتاؤ کون ایسا ہو جو اس دروازہ کو جس سے نثار رحمت کا پانے مین بجاے اور سیکڑون
بہارین اجابت کی نہ پائے اُسنے خواب دیکھی اور ہاتف نے جو کہا اُسکو سُنا کہ تیری آسودگی مصر
ظاہر ہوگی تو مصر کو جا تیرا کام وہان درست ہوگا اللہ تعالے نے تیرے گریہ کو قبول کیا کہ امیدوار
وہ مرتجی ہو اے امید کردہ شدہ فلان جگہ ایک خزانہ کثیر ہو اُسکے لیے تجھکو مصر تک جانا چاہیے فلان
گلی مین فلان جگہ ایک گنج نادر نہایت قیمت والا مدفون ہو تو اے پسر دیر مت کر اور خبردار

بغداد سے مصر کو اور اُس نسبت گاہ زر کی طرف جا موافق اسکے بغداد سے وہ مصر کی طرف آیا جب بہت
مصر کی صورت دیکھی نہایت پشت اُسکی گرم ہو گئی اور قوت پائی پشت گرم اس سبب سے کہ وعدہ
ہاتف کا تھا کہ تو وہان خزانہ پائیگا اُسی خیال سے یہان آیا کہ گنج پاؤنگا رنج جائیگا لیکن نفقہ اور
خرچ اُسکے پاس نرہا چاہا کہ عوام الناس سے گدائی کرون مگر شرم وہمت نے دامن اُسکا پکڑا ناچار
آپکو صبر کے افشار اور دبوچ مین ڈالا پھر نفس اُسکا بھوک کے مارے تڑپنے لگا تب تو بجز گدائی کے
کوئی علاج نہ دیکھا دلمین کہا کہ رات کو ہلکے ہلکے باہر نکلون اور گدائی کرون تا ظلمت شب مین کسی سے
شرم نہ معلوم ہوئے اور مثل شب کوک کے ذکر و بانگ سوال کرون تو مجھکو چھتون سے نیم دانگ پہونچے
غرض اُسی سوچ مین گھر سے نکلکے باہر گلی مین گیا اور اسی فکر مین ادھر اُدھر پھرتا تھا کسیوقت تو شرم
وجاہ مانع سوال کی ہوتی تھی اور کبھی بھوک اس سے کہتی تھی نہین مانگ اُسی حال مین کہ ایک قدم
بڑھاتا تھا اور ایک قدم ہٹاتا تھا تہائی رات گذر گئی کبھی کہتا تھا مانگون کبھی کہتا تھا سو رہون اُسین
خشک لب ہو رہا تھا

پہونچنا اس شخص کا مصر کو اور باہر آنا گلی مین رات کو واسطے شبکوکی اور گدائی کے اور پکڑنا کوتوال کا اُسکو اور مراد اُسکی حاصل ہونا بعد رنج کے وعسے ان تکرہوا شیًا وہو خیر لکم انّ مع العسر یسرا قریب ہی کہ مکروہ جانو تم کسی چیز کو حال یہ کہ وہ بہتر ہی تمھارے واسطے بیشک ساتھ سختی کے آسانی ہی

قولہ ناگہانی خود عسس اورا گرفت + مشت و چوبش زد ز صفرا ناشگفت + اتفاقا اندر آن شبہاے
تار + دیدہ بد مردم ز شب دزدان ضرار + بود شبہاے مخوف ممتحن + پس بجد می جست دزد از عسس
تا خلیفہ گفتہ کہ ببرید دست + ہر کہ شب گردد وگر خویش منست + بر عسس کردہ ملک تہدید و بیم +
کہ چرا باشید بر دزدان رحیم + عشوہ شان را چرا باور کنید + یا چرا از ایشان قبول زر کنید +
رحم بر دزدان وہر منحوس دست + بر ضعیفان زحمت و بے رحمیست + ہین ز رنج خاص
مگسل انتقام + رنج او کم بین بگر در رنج عام + اصبع ملدوغ بر در دفع شر + در تعدی وہلاک تن
نگر + اتفاقا اندر آن ایام دزد + گشتہ بود انبوہ پختہ و خام دزد + در چنین وقتش بدید و سخت زد +
چوبہا و زخمہاے بے عدد + نعرہ و فریاد از آن درویش خاست + کہ مزن تا من بگویم حال راست +
گفت اینک دادمت مہلت بگو + تا بشب چون آمدی بیرون بگو + تو نہ زینجا غریب و منکرے +

راست گوتا تو بچہ مکر اندرے + اہل دیوان برعسس طعنہ زوند + کہ چرا دزدان کنون انبہ شدند + انبہی از
تست داریاران تست + وانمایاران زشتت راانخست + ورنہ کین جملہ راز تو کشم + تا شود این زخم
ہر محتشم + اللغات اصبع انگشت ملدوغ گزیدہ شدہ تعدی حد سے تجاوز کرنا ظلم وستم المعنی یعنے
یہ تواسی فکر مین تھا کہ سورہون یا گدائی کرون کہ ناگہان خود کو توال نے اُسکو پکڑ لیا اور غصہ بے صبری کے
سبب سے خوب گھونسے اور ڈنڈے اُسکے مارے اتفاقاً وہ اندھیری راتون کے دن تھے اُن اندھیری
کے سبب سے لوگون نے چورون سے بہت ضرر دیکھے تھے جو کہ اندھیری راتین منحوس تھین اسواسطے
بڑی کوشش کے ساتھ کوتوال چورون کو ڈھونڈھتا تھا یہانتک کہ خلیفہ نے کہدیا تھا کہ جو کوئی رات کا
پھرے اُسکے ہاتھ کاٹ ڈالو اگرچہ میرا خویش ہی کیون نہو اور بڑی تہدید و بیم پادشاہ نے کوتوال پر کی
تھی کہ کیون چورون پر رحم کرتا ہو اُنکے دھوکے کس سبب سے یقین کر لیتے ہو یا اُنسے زر کیون لیتے
ہو جیسے اکثر لوگ سرکاری چورون سے اپنا حصہ مقرر کرکے پھر اُنسے چشم پوشی کرتے ہین چورون اور
ہر منحوس دست پر رحم کرنا ضعیفون کو تکلیف دینا اور اُنکے ساتھ بیرحمی کرنا ہو خبردار ہو رنج خاص
یعنے جرم ایک شخص کا خیال کرکے بدلا اُس سے مت چھوڑے اُس ایک کے رنج پر نظر مت کر
اس سے جو رنج عام کو ہو اُسپر غور کر اگر انگلی مین سانپ کاٹ کھائے تو انگلی کو کاٹ ڈال تا شرا
دفع ہو بس انگلی کو مت دیکھ تن کی ہلاک و تعدی پر کہ کچھ سے کچھ ہوا جاتا ہو نظر کر اتفاقاً اس ایا
مین جو ایام چورون کے تھے بہت چور پکے کچے مار ڈالے تھے بس کوتوال نے ایسے وقت مین
اسکو دیکھا نہایت ہی مارا ایسے ڈنڈے مارے جنسے بیشمار زخم ہو گئے یہ فقیر بیچارہ چلانے ا
نوحے مارنے لگا کہ مجھکو مارے مت تو مین سچا سچا حال تجھسے کہدون کہا لے مین نے تجھکو مہلت
دی بتا کہ تو رات مین نکلکے گلی مین کیون آیا تو یہا کا رہنے والا نہین ہو مسافر اور غیر پہچان آدمی
اب سچ بتا کہ تو کیا مکر پھیلانے کو آیا ہو اور کس مکر مین ہو کچہری کے لوگ کوتوال پر طعنے کرتے ہ
کہ کیا وجہ ہو جو چور بہت انبوہ ہو گئے ہین تب معلوم ہوا کہ یہ انبوہی تجھسے اور تیرے یارون
ہو اب پہلے تو اپنے یارون زشت کو بتا ورنہ سبکا کینہ تجھسے نکالونگا تو شہر کے آسودہ لوگ
ہر شر سے بچنت ہو جائین

دربیان حدیث الصدق طمانینۃ والکذب ریبۃ یہ صدق تسلی ہی اور کذب شک و شبہ

قولہ گفت او از بعد سوگندان پر + کہ نیم من خانہ سوز و کیسہ بر + من نہ مرد دزدی و بیدادیم + من غریب
مصرم و بغدادیم + قصہ آن خواب و گنج زر بگفت + پس ز صدق او دل آنکس شگفت + بو

بوے صدقش آمد از سوگند او + سوز او پیدا شد از اسپند او + دل بیارامد ز گفتار صواب + آنچنانکه تشنه آرامد ز آب + جز نگر مجبوب کورا علتی ست + از نبی اش تا غبی تمییز نیست + ورنه آن پیغام کز موضع بود + بر سر اربرزد فشگافیده شود + مه شگافد وان دل مجوب نے + زانکه مردودست او محبوب نے + چشمه شد چشم عسس ز اشک مبل + نے ز گفت خشک بل از بوے دل + یک سخن از دوزخ آید سوے لب + یک سخن از شهر جان در کوے لب + بحر جان افزا و بحر پر حرج + در میان هر دو بحر این لب مرج + بحر جان افزا و بحر عمر کاه + هر دو آن بر لب گذر دارند و راه + چون ینیلو در میان شهرها + از نواحی آمد آنجا بهرها + کاله معیوب و قلب کیسه بر + کاله پر سود و مستشرف چو در + زان ینیلو هر که بازرگان ترست + بر سره بر قلبها دیده ورست + شد ینیلو مر ورا دار الرباح + وانگرا از عمی ذات الجناح + بر یکے ز اجزاے عالم یک بیک + بر غبی بندست و بر استاد فک + بر یکے قندست و بر دیگر چو زهر + بر یکے لطف ست و بر دیگر چو قهر + بر یکے دیوست بر دیگر چو حور + بر یکے نارست بر دیگر چو نور + **اللغات** مبل بضم میم وکسر با تر کننده و اشکبار مرج بفتحتین آشفته ہونا کام وفساد و تباہی ینیلو بفتح یا و فتح نون قافلہ وہ بازار جہان ہر طرف سے اجناس لاکے بیچین مستشرف بلند قدر فک بفتح وتشدید جدا کرنا دو چیز کا جو ایک دوسری مین گھسی ہوئی ہون **المعنی** درویش نے بہت سی قسمین شدید کھاکے کہا کہ نہ مین آگ لگانے والا ہون نہ چور گرہ کٹ نہ مین مرد دزدی و بیدادی کا ہون مین ایک مسافر وارد مصر کا رہنے والا بغداد کا ہون تب اُسکے قصہ خواب دگنج زر کا بیان کیا جسکے صدق سے دل کوتوال کا گل سا کھلگیا بو صدق کی اُسکی سوگند سے اُسکے مشام جان مین پہونچی اور اُسکے اسپند سے اُسکے دل مین سوز پیدا ہوا یعنے اُسکے دل جلانے سے اُسکا دل جلا آیندہ مقولے اُنکے ہین معمول ہی جو گفتار صدق وصواب کے ساتھ ہوتی ہی اُس سے دل چین پا جاتا ہی جیسے پیاسے کو پانی سے چین ہو جاتا ہی البتہ مجوب جسپر پردہ پڑا ہوا ہی اُسکو ایک علت ضرور لگی ہوئی ہی اُسکو نبی وغبی مین تمیز نہین ہی بس یہ بے تمیزی ہی علت ہی ورنہ وہ پیغام نبی کا ایسا ٹھکانے سے ہی کہ اگر ماہ پر پڑے تو شگافتہ ہو جاے جیسے کہ ایک وقت مین شق القمر ہو چکا ہی آب جو ماہ شگافتہ ہو جاتا ہی اور مجوب کا دل نہین ہوتا اُسکا سبب یہ ہی کہ مجوب کا دل مردود ہی محبوب نہین ہی جیسے کوتوال کی آنکھین اشک تر سے چشمہ بن گئین کہ وہ باتین اُسکی خشک نتھین بلکہ بوے دل سے تھین ایک بات تو دوزخ یعنے ہواے نفس سے لب کی طرف آتی ہی اور ایک ایسی ہی کہ شہر جان سے لب کے کوچہ مین آتی ہی بس ایک تو بحر جان افزا ہی اور ایک بحر پر حرج اے سختی وتنگی اور ان دونون دریاؤن کے

ہیچمین لب مرج ہین یعنے جگہ روانی دریاؤن کی چنانچہ خود فرمایا کہ بحر جان افزا اور بحر عمر کاہ دونون کا
گذر اور دونون کی راہ لب پر ہو بس ایسا حال ہو جیسے شہرون مین بازار کہ وہان ہر طرف سے ہر قسم کے
حصے جو مراد ہر قسم اجناس سے ہو آتے ہین کہ بعض اسباب تو معیوب و کھوٹا خریدار کی گرہ کاٹنے والا ہو
ہو اور بعض بلند قدر موتی جیسا بس اُس بازار مین جو کوئی بڑا سوداگر ہو وہ کھرے کھوٹے کا پہچاننے وا
ہو لہذا یہ بازار مرد کے واسطے جو دیدہ ور ہو دار الرباح ہو یعنے سوداگر کا گھر اور وہ جو دوسرا ا
اسکے لیے اندھے پن سے ذات الجناح و جناح بضم گناہ کہ عبارت نقصان سے ہو اے صاحب نقصا
لاجرم اجزاے عالم سے ایک ایک کو غبی پر گرفتاری ہو استاد پر آزادی چنانچہ ایک پر قند ہو دوسرے
ایسا جیسے زہر ایک پر لطف ہو دوسرے پر قہر ایک پر دیو ہو دوسرے پر حور ایک پر نار ہو دوسرے
نور قولہ بر یکے گنج ست بر دیگر چو مار + بر یکے ورد ست بر دیگر چو خار + بر یکے شیرین و بر دیگر ترش + بر یک
مبہوت و بر دیگر چو ہش + بر یکے پنہان و بر دیگر عیان + بر یکے سود ست بر دیگر زیان + بر یکے
بند ست و بر دیگر کشاد + بر یکے قید ست بر دیگر مراد + بر یکے نوش ست بر دیگر چو نیش + بر یکے بیگا
بر دیگر چو خویش + بر یکے روز ست بر دیگر چو شب + بر یکے عیش ست و بر دیگر تعب + بر یکے محبو
بر دیگر عدو + بر یکے رحمت با دیگر کدو + بر یکے آب ست و بر دیگر چو خون + بر یکے اعجاز و بر دیگ
فسون + بر یکے حلوا و بر دیگر چو سم + بر یکے سنگ ست و بر دیگر صنم + بر یکے جسمست و بر دیگر چو روح + بر یک
جنس ست و بر دیگر فتوح + بر یکے تیر ست و بر دیگر کمان + بر یکے نان ست و بر دیگر سنان + بر یکے نقص ست
بر دیگر کمال + بر یکے ہجر ست بر دیگر وصال + ہر جمادی با نبی افسانہ گو + کعبہ با حاجی گواہ و نطق جو + بر مصلے مسج
ہم گواہ + کو ہمی آمد من از دور راہ + بر خلیل آتش گل و ریحان بود + باز بر نمرود آتشدان بود + بارہا گفتیم این
اے حسن + می نگردم از بیانش سیر من + بارہا خوردی تو نان فرغ ذبول + این ہمان نان ست چون
گشتی ملول + در تو جوعے میرسد نور اعتدال + کہ ہمی سوزد ازو تخمہ و ملال + اللغات مبہوت حیرا
ذبول بالفتح لاغر و پژمردہ و بضم لاغری و پژمردگی المعنی تبا ئید صدر کہتے ہین ایک پہ گنج ہو ایک پر ما
ایک پہ گلاب ہو ایک پر خار ایک پہ شیرین دوسرے پر ترش و ناگوار ایک پر حیرانی دوسرے پر ہا
ہوش کی ایک پر پوشیدہ ہو دوسرے پر ظاہر ایک پر فائدہ ہو دوسرے پر نقصان ایک پر بند ا
دوسرے پر کشاد ایک پر قید ہو دوسرے پر مراد ایک پر مثل نیش کے ہو دوسرے پر نوش ایک پر بیگا
دوسرے پر جیسے یگانہ ایک پر روز ہو دوسرے پر جیسے رات ایک پر عیش ہو دوسرے پر رنج ایک پر دو
ہو دوسرے پر دشمن ایک پر شراب ہو دوسرے کے ساتھ کدو ایک پر پانی ہو دوسرے پر مثل خون ـ

ـیسے نیل کا حال تھا سبطیون اور قبطیون کے ساتھ ایک پر معجزہ ایک پر جادو ایک پر حلوا ہو دوسرے
ـیسا جیسے زہر ایک پر سنگ ہو دوسرے پر صنم ایک پر جسم ہو دوسرے پر ایسا جیسے روح ایک پر قید ہو
ـسرے پر فتوح اے کشادہ وآزادی ایک پر تیر ہو دوسرے پر کمان ایک پر نان ہو دوسرے پر سنان
ـے پر نقص ہو دوسرے پر کمال ایک پر ہجر ہو دوسرے پر وصال ہر جمادی بجان پیغمبرون سے باتین
ـہو کعبہ حاجیون کا گواہ ہو اور نطق جو کہ ایسے مجھسے باتین کرین مسجد کا ہر مصلے گواہ ہو کہ میرے پاس اتنی
ـسے آتا تھا خلیل پر آگ گل وریحان ہوئی اور وہی آگ لوٹ کے نمرود پر آتشدان ہوئی آب عذر
ـس بات کا جو اوپر بار بار اضداد کو بیان کیا ہو کہ ایک پر ایسا ہوا ایک پر ویسا ہوا لہذا فرماتے ہین
ـے حسن ہمنے بار بار اسکو کہا لیکن کیا کرون مین اُسکے بیان سے سیر ہی نہین ہوتا اور تعجب
ـا تونے بھی تو بارہا روٹی واسطے دفع لاغری کے کھائی اور سیر نہین ہوتا یہ بھی تو وہی روٹی ہو اس سے
ـیسے ملول ہوا یہ حسن کوئی شخص مخاطب و معترض انکا ہو تیرے درون مین بھی تو بسبب اعتدال
ـج کے نئی بھوک پیدا ہوتی ہو جس سے بدہضمی و ملال سب جلکے بھسم ہو جاتی ہو اور خواہان نان کا
ـہو قولہ ہر کرا درد مجاعت نقد شد + نو شدن با جزو جزوش عقد شد + لذت از جوعست نے از نقل نو
ـعت از شکر بہ نان جو + پس ز بیجوعیست وز تخمہ مدام + این ملالت نے ز تکرار کلام + چون ز دکان
ـسس وقیل وقال + وز فریب مردمت ناید ملال + چون ز غیبت واکل لحم مردمان +
ـت سالہ سیرے نا مد از ان + مدحہا در صید شاہ گفتہ تو + بے ملالت ہمچو گل بشگفتہ تو + باز آخر
ـن سوزان وچست + گرم تر صد بار از بار نخست + درد داروے کہن را نو کند + درد ہر شاخے
ـ خو کند + کیمیاے نو کنندہ درد ہاست + کو ملولے آن طرف کہ درد خاست + ہین مزن تو از
ـ آہ سرد + درد جو و درد جو ہین درد درد + خادع درد اند درمانہاے ژاژ + رہزنند و زر ستانان
ـز + آب شورے نیست درمان عطش + وقت خوردن گو ناید سرد و خوش + لیک خادع
ـ و مانع شد ز جست + ز آب شیرینی کزو صد سبزہ رست + ہمچنین ہر زر قلبی مانع ست +
ـشناس نقد کان ہر جا کہ ہست + بال و پرت را بتزویرے برید + کہ مراد تو منم گیر اے مرید +
ـ دردت چنیم و خود درد بود + خار بود ار چہ بصورت ورد بود + روز درمان درد غین می گریز +
ـ دردت مطیب مشک بیز + اللغات مکاس توقف کرنا اسباب والے کا
ـ قُلہ بالضم و تشدید لام فرج زن ولہٗ حیض خو بالفتح گیاہ خرد جو کھیتون مین جمتی ہو اور
ـبا نتا خادع فریب دہندہ وزر بکسر بار دبار برداشتن مجاز اگناہ باز باج وخراج

المعنی یہ مجاعت اے گرسنگی ایسی چیز ہو کہ جسکو اُسکا درد نقد ہوگیا اُسکے جزو جزو کے ساتھ تو ہونیکا
عقد ہوگیا یعنے جزو جزو اُسکا تازہ اور نیا ہو جاتا ہو تو جانتا ہو کہ نقل لذیذ چیز ہو نہین بھوک لذیذ چیز ہو
ساری لذت اسی سے ہو جب بھوک ہوتی ہو تو اُسکے مقابلہ مین جو کی روٹی شکر ہو جاتی ہو بس
تجھکو بھی بھوک نہین ہو اور ہمیشہ سے بدہضمی و تخمہ اس سبب سے تجھکو یہ ملال ہو تکرار کلام سے نہین
ہو کیسے دکان اور بائع اشیا کے توقف و تکرار و قیل و قال سے تجھکو ملال نہین ہوتا کیسا فریب
لوگ تجھکو دیتے ہین اسکی تکرار سے تجھکو ملال نہین ہوتا ہو کیسی غیبت اور آدمیون کا گوشت کھانے
کھاتے ساٹھ برس ہو گئین اور تو سیر نہین ہوا اس سے کیسے سیر ہوگیا جیسے کہ فرمایا ہو لا یغتب بعضکم
بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا چاہیے کہ غیبت نکرے کوئی تمسے کسیکی کیا اُسکو اچھا معلوم
ہوتا ہو اپنے مرے بھائی کا گوشت کھانا تونے عورتون کی کیسی کیسی مدحین کین اور کچھ ملال تجھکو
نہوا بلکہ گل سا شگفتہ ہوا اور ہر دفعہ ایک دوسرے سے زیادہ تر جلے بھنے اور پہلی دفعہ سے سیکڑون
مرتبہ گرم و تیز تر درد پرانی دوا کو جسمین اثر نہین رہتا نیا کر دیتا ہو اے موثر مطلب یہ کہ درد ہی مین
دارو پیدا ہو جاتی ہو اور درد ہر شاخ ملول کو قطع کرتا ہو یہ درد ایک کیمیا ہو کہ پرانون کو نیا کرنیوالا
ہو اگرچہ تو ملول ہو اُدھر سے جدھر سے درد پیدا ہوا ہو خبردار ہو درد سے ٹھنڈی ٹھنڈی آہین
مت کر تو وجود درد مین درد ہی درد ڈھونڈھ یعنے ز دفرد یہ جتنے درمان ہین سب ثر اثر اور فریب
دہندہ ہین یہ وہ حال ہو کہ رہزن ہین اور وہی تحصیلنے والے رسم محصول کے کھاری پانی علا
پیاس کا نہین ہوتا گو پینے وقت سرد و خوش معلوم ہوئے یہ دوسری مثال تھی لیکن فریب
دینے والا ہو اور مانع جستجو آب شیرین کا ہو جس سے صدہا قسم کا سبزہ جمتا ہو ایسے ہی ہر زر قلب
مانع ہو شناخت نقد کا کہ جہان کہین ہو اُسنے اپنے فریب سے تیرے پر و بازو کتر دیے ا
کہدیا کہ بس تیری مراد مین ہی ہون سو لے اے مرید بس اور کے ڈھونڈھنے سے تو رہ گیا کہتا
مین تیرا سار اور دچن لونگا حال آنکہ خود ہی درد تھا اور خار تھا اگرچہ بصورت گلاب کے تھا تو جا

ان جھوٹے درمان سے بھاگتا ہی رہ تو تیرا درد خوشبو والا اور رشک عنبر ہو جاے

اپنی خواب بیان کرنا کوتوال کا غریب سے اور پتہ گنج کا اُسکے گھر مین بتا

قولہ گفت نے دزدے تو و نے فاسقے + مرد نیکے لیک گول و احمقی + بر خیال و خواب چند
رہ کنی + نیست عقلت را تسوے روشنی + بر خیالے این چنین راہ دراز + پیش گیرے ا
جہل و زآز + بارہا من خواب دیدم مستمر + کہ بہ بغداد است گنجے مستتر + در فلان کو در فلان مو

دفین + بود آن خود نام کوے آن حزین + ہست درخانہ فلانے رو بجو + نام خانہ گفت و نام کوے او
دیدہ ام این خواب را من بارہا + کہ برو آنجا کہ یابی گنج را + ہیچ من ازجان نرفتم زین خیال + تو بیک
خوابے بیائی بے ملال + خواب احمق لایق عقل ویست + ہمچو او بے قیمت ست ولاشے ست
خواب زن کمتر زخواب مردوان + از پے نقصان عقل وضعف جان + خواب ناقص عقل وگول
آمد کساد + پس ز بے عقلی چہ باشد خواب یاد + گفت باخود گنج درخانہ من ست + پس مرا آنجا چہ فقر و
شیون ست + بر سر گنج از گدائی مردہ ام + زانکہ اندر غفلت و در پردہ ام + زین بشارت مست
شد دردش نماند + صد ہزار الحمد بے لب او بخواند + گفت بد موقوف این لت لوت من + آب حیوان
بود در حانوت من + رو کہ برلوت شگرفے بر زدم + کوری آن وہم کہ مفلس بدم + خواہ احمق گیر خواہی
عاقلم + یافتم من آنچہ می خواہد دلم + من مرا خویش دیدم بیگیان + ہرچہ خواہی گو مرا اے بد دہان +
تو مرا پر درد گو اے محتشم + پیش تو پر درد و پیش خود خوشم + واے گر برعکس بودے این مطار پیش تو
گلزار و پیش خویش خار + با فقیرے گفت روزے یک خسے + کہ ترا اینجا نمیداند کسے + گفت
و گر می نداند عامیم + خویش را من نیک میدانم کیم + واے اگر برعکس بودے درد و ریش +
او بدی بینائے من من کور خویش + احمقم گیر احمقم من نیک بخت + بخت بہتر از لجاج روے سخت
این سخن بر وفق ظنت می جہد + ورنہ بختم داد عقلم میدہد + اللغات تسو مقدار دو جو المعنی کوتوال
نے خواب اسکی سنکے کہا کہ نہ چور ہو نہ بدکار نیک آدمی ہو لیکن بیوقوف و احمق ہو تونے خیال و
خواب پر اتنا سفر کیا تیری عقل مین تسو بھر بھی روشنی نہین ہو تونے خیال پر ایسی لغی [illegible] بمقتضاے
حرص و بیدانشی کے چلے کی مین نے ہمیشہ بارہا خواب دیکھی کہ بغداد مین ایک خزانہ چھپا ہو
فلانی گلی مین فلانی جگہ مدفون ہو اور وہ نام خود اسی حزین کی گلی کا تھا اور فلان گھر مین ہو
جا اسکو ڈھونڈھ گھر کا اور گلی کا دونون کا نام بتا دیا اور کہا کہ مین نے بارہا یہ خواب دیکھی ہو
جا وہان خزانہ پائیگا مین کبھی وہان نہین گیا تو ایک ہی خواب سے بے ملال چلا آیا آپ کہتے
ہین خواب احمق کی اسکی عقل ہی کے لایق ہوتی ہو اور اسی کیطرح بے قدر ولاشے آپسے ہی
عورت کے خواب کو مرد کے خواب سے کمتر جان اسواسطے کہ وہ ناقص عقل ہوتی ہو اور ضعیف
جان پس خواب ناقص عقل و احمق کی کھوٹی ہوتی ہو لہذا بے عقل کی خواب ہی کیا ایک باد ہو
بیہودہ یہ سنکے اس فقیر نے کہا کہ عجب بات ہو کہ خزانہ جب میرے گھر مین ہو پھر مجھکو کیا محتاجی
اور کیا غم ہو میرا عجیب حال ہو کہ ہون تو بر سر گنج اور گدائی سے مرا جاتا ہون اس سبب سے کہ غفلت

اور پردہ مین ہون لبس یہ بشارت اُسنے کوتوال سے سنی مست ہوگیا درد وغیرہ کچھ نرہا لاکھون شکر ب
لب کے دل سے بجالایا اور کہا کہ یہ لانین میری نعمت پر موقوف تھین کہ لاتین کھالون تو نعمت پاؤن
آب حیوان تو خود میرے گھرمین تھا ا بتو جاکر مین نعمت عجیب کی طرف جاتا ہون اور اس وہم کو کور ب
خدا دے جسکے سبب سے کہتا تھا کہ مین مفلس ہون بس چاہے تو مجھکو احمق کہ چاہے عاقل مین سے
جو کچھ میرا دل چاہتا ہو وہ پالیا مین نے بیشک اپنی مراد دیکھ لی اب تو اے بد دہان جو چاہے وہ مجھکو
تو مجھکو اے محتشم پر درد کہا کر تیرے نزدیک پر درد ہون مگر اپنے سامنے خوش ہون افسوس کی بات
تو وہ تھی کہ یہ اڑان کی جگہ میرے برعکس ہوتی کہ تیرے سامنے گلزار ہوتی اور میرے سامنے خار ج
تو مجھکو کیا کے خوش ہوتا اور مین پکڑے جانے سے ملول جیسے ایک فقیر سے ایک ناچیز آدمی نے کہا
تجھکو یہان کوئی نہین جانتا ہو اُسنے کہا اگر عامی لوگ مجھکو نہین جانتے تو کیا افسوس مین تو اپ
آپ کو خوب جانتا ہون جیسا ہون افسوس جب تھا کہ یہ درد ریش الٹا ہوتا کہ وہ مجھکو پہچانتے ا
مین اپنے پہچاننے سے اندھا ہوتا آپکو نہ پہچانتا ایسے ہی تو مجھکو بالکل نرا احمق جان لے گر مین
ہون نیکبخت تیرے احمق جاننے سے میرا کیا بگڑتا ہو بخت اچھا ہونا چاہیے اور ستیزہ سے منہ سخ
کرنا اچھا نہین اور یہ بات بھی تیرے گمان کے موافق میرے دل سے نکلتی ہو یعنے تو احمق مجھ
کہتا ہو مین بھی کہتا ہون ایسے ہی سہی ورنہ میرا نصیب تو میری عقل کی داد دے رہا ہو اور تعریف
کرتا ہے

لوٹ جانا غریب کا مصر سے بغداد کو اور اپنے گھرمین خزانہ پانا

قولہ بازگشت از مصر تا بغداد او + ساجد و راکع ثناگو شکرگو + جملہ رہ حیران و مست اوزین عجب از نعا
روزی و زراہ طلب + کز کجا امید وارم کردہ بود + وز کجا افشاند بر من سیم وجود + این چہ حکمت ب
کان کان مراد + کردم از خانہ برون گمراہ و شاد + تا شتابان در ضلالت میشدم + ہر دم از مط
جدا تر می بدم + باز آن عین ضلالت را بجود + حق وسیلت کرد اندر رشد و سود + گرہ ہے
منہج ایمان کند + کژ روی را مقصد عرفان کند + تا نباشد ہیچ محسن بے وجا + تا نماند ہیچ خا
بے رجا + اندرون زہر تریاک آن حفی + کرد تا گویند ذو اللطف الخفی + نیست مخفی در نما
آن مکرمت + در گنہ خلعت نہد از مغفرت + منکران را قصد اذلال ثقات + ذل شدہ عز و ظہور معجزا
قصد شان ز انکار ذل دین بدہ + عین ذل عز رسولان آمدہ + گر نہ انکار آمدی از ہر بدے
معجزہ و برہان چرا نازل شدی + خصم منکر تا نشد مصداق جاہ + کے کند قاضی تقاضاے گوا

معجزہ ہمچون گواہ آمد زکی + بہر صدق مدعی در بیکی + طعنہ چون می آمد از ہر ناشناخت + معجزہ میداد
حق وی می نواخت + مکر آن فرعون سیصد تو شدہ + جملہ ذل او و قمع او شدہ + ساحران آوردہ حاضر
نیک و بد + تا کہ جرح معجزہ موسے کند + تا عصا را باطل و رسوا کند + اعتبار از دلہا برکند + عین آن
مکر آیت موسے شدہ + اعتبار آن عصا بالا شدہ + لشکر آرد بے عدد تا حول نیل + تا زند بر موسے و
دشمن سبیل + اللغات وجع بفتح ترس واندوہ حنی مہربان حول گرد المعنی وہ غریب بعد اس
واقعہ کے مصر سے بغداد کو لوٹ کے آیا سجدے اور رکوع کرتا اور خدا کی ثنا و شکر کہتا آور راہ بھر
حیران و بیہوش اس تعجب سے کہ یہ روزی میری کیسی منعکس ہوئی اور راہ طلب کی الٹی پڑی کہ تجایا
مصر مین اور روزی تھی بغداد مین کہان مجھکو امیدوار کیا تھا اور کہان مجھپر سیم و جود افشانی کی یہ کیا
حکمت تھی کہ اُس کان مراد نے جو خدا تعالے ہو مجھکو گھر سے نکالا اور بھٹکا یا پھر شاد کیا تو مین
گمراہی مین دوڑتا رہا اور ہر وقت مطلوب سے جدا و علیحدہ پھرا اُس عین ضلالت مین اپنے
وجود سے حق نے وسیلہ رہنمائی و سود کا کر دیا عجب شان ہو اُسکی کہ گمراہی کو راہ راست ایمان
کی بنا دیتا ہو اور کجروی کو مقصد عرفان کا کر دیتا ہو تا کوئی محسن بے خوف ہونے پائے اور اپنے
احسان پر نازان نہو اور کوئی خائن نا امید نہو زہر کے اندر تریاک اُس مہربان نے رکھا ہو تا کہ یہ
وہ پوشیدہ لطف والا ہو تا زمین بخشش و کرمت اُسکی السلام علیکم و رحمت اللہ ... بر
ہر گناہ مین خلعت لیغفر الذنوب جمیعا کا موجود منکرون کو یہ قصد کہ ثقات کو ذلیل کرین وہ ذلت
اُنکے واسطے عزت ہوئی اور ظہور معجزات کا اُنسے ہوا اُنکا قصد انکار سے ذلت دین کا تھا
لیکن عین ذل رسولون کے واسطے عز ہو گئی اسلیے کہ اگر ہر یہ شریر انکار نہ کرتا تو یہ معجزے اور
برہان کیون نازل ہوتے برہان کتب سماوی کہ وہ بھی معجزات ہین خصم جبتک منکر نہو اموافق
اپنے رتبہ کے تقاضی خواہش گواہون کی کب کرتا ہو پس معجزہ مثل گواہ کے ہو واسطے سچے ہونے
مدعی کے کہ یہ دعوے کرنے والا اپنے دعوے مین سچا ہو اور اُسکے دعوے مین شک نہین ہو
اور وجہ نزول معجزہ کی کہ یہ ہر ناشناختہ جیون پر طعنہ کرتا تھا کہ اگر آپ الا بشر مثلنا
سمجھتے ہین ہم تمکو مگر بشر مثل اپنے اسواسطے حق تعالے اُنکو معجزہ دیتا تھا اور نوازش کرتا تھا
اور دیکھو فرعون کو اُسکے مکر پر صدہا تہین چڑھا کے کیسا مضبوط کیا لیکن وہ سب اُسکے
واسطے ذلت ہوا اور اُسی سے اُسکا قلع قمع کیا گیا کیسے ساحر نیک و بد جمع کیے تا معجزہ درست
ننگی سختی کرین اور عصا کو باطل و رسوا کرے، اور اسکا اعتبار دلون سے اکھڑ دے تعین وہی

مگر اسکا موسے کیواسطے معجزہ ہوگیا اور اعتبار اُس عصا کا بالا ہوا ایک لشکر بیشمار گردنیل کے لایا
تا موسے او اُنکی قوم کی راہ مارے **قولہ** ایمنی امت موسیٰ شود + کو بہ تحت الارض ہامون وررود +
گر بمہر اندر بدے ونا مدے + وہم از سبطی کجا زائل شدی + آمدہ در سبط افگند او کراز + تا بدانی کامن
در خوف ست راز + این بود لطف خفی کو را صمد + نار بنماید و لے نوری بود + نیست مخفی مزد دادن
در تقا + ساحران را اجر بین بعد از خطا + نیست پنہان وصل اندر پرورش + ساحران را وصل داد
اندر برش + نیست مخفی سیر با پاے رواں + ساحران را سیر بین در قطع پا + عارفان زانند دائم آمنون +
کہ گذر کردند از دریاے خون + امن شان از عین خوف آمد پدید + لاجرم باشند ہر دم در مزید + امن
دیدی گشتہ در خوفے خفے + خوف بین ہم در امیدے اے صفی + آن امیر از مکر بر عیسے تند + عیسے
اندر خانہ رو پنہان کند + اندر آید تا شود او تاجدار + خود زشبہ عیسے آمد تاجدار + ہی میاویزید من
عیسے نیم + من امیرم بر جہودان خوش بیم + زود تر شان بردار آویزید کو + عیسے ست از دست
ما تخلیص جو + چند لشکر میرود تا بر خورد + برگ او بے گردد و بر سر خورد + چند بازرگان رود بر بو
سود + عید پندارد بسوزد ہمچو عود + چند در عالم بود بر عکس این + زہر پندارد بود این انگبین
بس سپہ بنہاد دل بر مرگ خویش + روشنیہا ظفر آمد بہ پیش + ابرہہ با پیل بہر ذل بیت + آمدہ
تا افگند حی را چو میت + تا حریم کعبہ را ویران کند + جملہ را زانجاے سرگردان کند + تا ہمہ زوار
گرد او تنند + کعبہ او را ہمہ قبلہ کنند + وز عرب کینہ کشد اندر گزند + کہ چرا در کعبہ ام آتش زنند
عین سعیش عزت کعبہ شدہ + موجب اعزاز آن بیت آمدہ + مکیان را عز یکے صد صد شدہ +
تا قیامت عزشان ممتد شدہ + او و کعبہ اش میشود مخسوف تر + از چہ است این از عنایات قدر
از جہاز ابرہہ بچون دہ + آن فقیران عرب منعم شدہ + او گمان بردہ کہ لشکر میکشد + بہر اہل بیت خود
زر میکشد + اندرین فسخ عزایم وان ہمم + در تماشا بود در رہ ہر قدم + خانہ آمد گنج زر را باز یافت +
بار ش از لطف خداے ساز یافت + تا بدانی حکمت او قدیم + اَمنہا می نہد در خوف و بیم + باد م
آمد قصہ شہزادگان + گوش ہوش آور بمن بشنو بیان + **اللغات** سبطی یعنی اسرائیل قوم موسے
کراز ظرف نازبرش قماش خریزہ وغیرہ اور حاصل مصدر پریدن ابرہہ نام نائب بادشاہ حبشہ کا
جسنے ایک بتخانہ یمن مین بنایا تھا جسکا نام اقلیس تھا ہر چند چاہتا تھا کعبہ کے مثل اُسکی پرستش ہو
نہین ہوتی تھی اس سبب سے انہدام کعبہ کو آیا تھا اللہ تعالےٰ نے ابابیلوں کی کنکریوں سے
اُسکو ہلاک کیا چنانچہ ذکر اُسکا سورۂ الم ترکیف مین ہے ممتد یا لضم دراز جہاز بکسر اسباب میت و

عرس و سافر عزائم افسون و آیات قرآن مجید کے واسطے حاضر ہونے جنون یا شفا بیمار کے پڑ
المعنی یعنی فرعون تو بدین خیال کہ موسے اور انکی قوم کی راہ مارون لشکر گرد نیل کے لاے
اس سے اپنی امت موسے کو حاصل ہو کہ وہ مع لشکر زیر زمین کے جنگل مین گھس جاے منقو
کہ زمین کے نیچے دوزخ ہو اور دوزخ مین جنگل و پہاڑ اور دریاے آتشین سب چیزین ہین
اگر مصر مین رہتا اور سبطیون پر حملہ آور بھی ہوتا تاہم وہم سبطیون کا اس سے نجاتا لہذا بالکل
نجنت کر دیا آب وہ سبطیون مین آیا بھی اور رفتار ناز سے چلا پھرا بھی اور غارت کیا تا تو جا
خوف مین امن کا راز ہو یعنے امن چھپی ہوئی ہو اور اسیکا نام لطف خفی ہو کہ اسکو صمد پاک نا
دکھاتا ہو لیکن ہوتا ہو وہ نور پرہیزگاری و تقوے کی مزدوری تو ظاہر ہو چھپی نہین سبکو ملیگی
ساحرون کو بعد خطا کے کیسا اجر دیا کہ فرعون جب سولی دیتا تھا تو کہتے تھے لا ضیر انا الی ربنا
منقلبون کچھ ڈر نہین ہو ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹے جاتے ہین پرورش کے وقت مین
اسکا ظاہر ہی ہو ساحرون کو جو مسلمان ہوے سجے جیسا کہ فرمایا ہو والقی السحرۃ ساجدین قالوا آمنا
برب العالمین اور ڈالے گئے ساحر در انحالیکہ ساجد تھے اور کہا انھون نے ایمان لاے ہم
پر اور اس ایمان لانے پر فرعون نے انکے ہاتھ پاؤن کاٹے تھے انکو اس قطع مین اپنا
جیسا کہ قرآن مجید مین ہو لاقطعن ایدیکم ثم لاصلبنکم اجمعین ضرور ضرور کاٹونگا مین ہاتھ پاؤن تمھا
پھر تم سبکو سولی دونگا اور یہ لطف ظاہر کہ سب کی چال تو پاؤن سے ہو جو چلتے پھرتے ہین
ساحرون کی سیر قطع پا مین تھی عارف لوگ جو ہمیشہ امنون مین داخل ہین یہی وہ لوگ ہو کہ وہ
پر خوف خون سے جسمین مارا ہی جاے ہرگز نہ بچے گذر چکے ہین اور یقین خوف سے انکو
ظاہر ہوئی ہو لاجرم ہر وقت انکی امن مزید ہوتی ہو کما قال اللہ تعالے الا ان اولیاء اللہ لا خوف
علیہم ولا ہم یحزنون خبردار ہو بیشک اولیاء اللہ کے نہ کوئی خوف ہو انپر نہ وہ غمگین ہوتے ہین
لوٹ امن کو تو خوف مین چھپی کشتہ دیکھا ہے ای الصفی خوف کو امید مین خفی نشستہ دیکھ کہ
خوف چھپا ہوتا ہو بعد معاملہ فرعون کے حضرت عیسے ہوے خدا کی شان اسوقت مین کیا ہو کہ
ایک یہودی کو بقضا سے کر کے حضرت عیسے کے پکڑنے پر آمادہ ہوتا ہو یہ اسکے سبب سے
چھپ جاتے ہین وہ یہودی بدین طمع کہ انکو پکڑ لیجاؤنگا تو تاجدار ہو جاؤنگا اسے ساحت
اس گھر مین گھستا ہو اور شبیہ عیسے کا ہو کے تاج سولی کا بنتا ہو اور حضرت عیسے کو اللہ
اپنی طرف اٹھا لیتا ہو چنانچہ فرمایا ہے انی متوفیک ورافعک الی اے عیسے مین پورا کرنے

واسطے تیرے اور اٹھلنے والا ہون مجھکو اپنی طرف جب وہ شبیہ عیسے کا ہوگیا توسب یہود اسکو پ
پڑتے ہین وہ کہتا ہو کہ مین ہمین عیسے نہین ہون خبردار مجھکومت لپٹو مین امیر جہود دونکا ہون اور خو
قدم ہون لینے تمہر مبارک آب کون سنتا ہو اور کہتے ہین جلدی اسکو سولی پر لٹکا دو یہ عیسے ہو ہمارے
ہاتھ سے رہائی کے لیے یہ مکر کرتا ہو چنانچہ نہ سنا اور سولی اسکو دیدی اور جاتا یہ کہ عیسے کو سولی دید
بلکہ عیسائی بھی سولی دینے کے معتقد ہین لیکن خدا تعالے فرماتا ہو وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم ا
نہین قتل کیا انھون نے اسکو نہ سولی دی انھون نے اسکو لیکن شبہ کیا گیا واسطے اُنکے بس عیسے
خوف مین امید اور اُس امیر کو امید مین خوف پیدا ہوا کتنے لشکر ایسے ہوے کہ اپنی مراد دل مین ٹھا
جاتے ہین تا اُس مراد سے برخوردار ہون اُس مراد کے سامان کی کونچین مار دیجاتی ہین کہ اُ
وہ لشکر سر پر کھاتا ہو اے مہلکہ مین پڑتا ہو کتنے سوداگر ایسے ہوے کہ بوے سود پر گئے اور اُس
عید جانا آخر مثل عود کے جلے ایسے بہت معاملے جنکو زہر سمجھو برعکس اُسکے وہ شہد ہوگئے کتنے
اس جہان مین ہوتے آئے ہین اکثر سپاہ نے دل ہلاک پر رکھا اور جان لیا کہ اب ہلاک ہو
اور اُسی مین روشنیان اور ظفر اُنکے سامنے آئین دیکھو ابرہہ بہت سے فیل لیکر بیت اللہ کی
کیواسطے آیا تا زندون کو مردون کی طرح گرادے حریم کعبہ کو ویران کرے اور سب کو وہان سے
سرگردان و پریشان کردے توسب زوار اُسکے گرد جمع ہون اور اُسنے جو کعبہ بنایا ہو جسکا نام قلیس
اسکو اپنا قبلہ بنائین عرب سے اپنا کینہ نکالین کہ تونے کیون میرے کعبہ کو خراب کر رکھا ہو کہ تمھارے
کعبہ کے سبب سے وہان کوئی نہین جاتا بس یہ عین سعی اُسکی عزت کعبہ کی ہوئی اور موجب اعز
اس خانہ خدا کی مکہ والون کی اگر ایک حصہ عزت تھی سو حصے ہوگئی اور قیامت تک اُنکی عزت
ہمیشہ اور پائدار ہوئی اور ابرہہ اور کعبہ اُسکا گو پہلے سے مخسوف تھے اے تاریک جیسے خسوف
ماہ بعد خرابی لشکر ابرہہ کے جو اونے پرندون سے ہوئی دونون مخسوف تر ہوگئے آخر یہ عنایات
خدا کے حکم سے ہوئی کچھ سامان سفر ابرہہ سے تھا کہ وہ مثل رو کے تھا اُس سے فقیر عرب کے
دولتمند ہوگئے اُسکو تو یہ گمان تھا کہ مین لشکر کشی کعبہ پر کر رہا ہون بحقیقت وہ لشکر کشی نہ تھی عرب
کے لیے زر کشی تھی جو اہلبیت خدا کے تھے اس معاملہ مین فسخ اُنکے عزمون اور ارادون
اُنکی راہ مین ہر قدم پر تماشا دیکھتا تھا کہ دیکھون کیا ہوتا ہو جب خانہ کعبہ مین آیا اُسے
گنج زر کو اُس سے پھیر لیا اسلیے کہ جسکا یہ گھر تھا اُسی کا دیا ہوا وہ زر تھا اور کام اس خانہ کا لطف
خدا سے درست ہوگیا تا تو جانے کہ حکمت اُس مرد قدیم کی کیسی ایمنیان خوف و بیم مین رکھتی ہ

اب فرماتے ہین کہ پھر مجھکو قصہ اُن شہزادون کا یاد آیا تو ہوش کے کان کھول کے بیان ہمارا ئ

مکرر نصیحت کرنا بھائیون کا بڑے بھائی کو اور قبول نہ کرنا اُسکا اور بیتاب پاس شاہ چین کے جانا

قولہ آن دو گفتندش کہ اندر جان ما ہست پاسخہا چون نجم اندر سما گر نگوییم آن نمی‌آید راست [illegible] ور بگوییم آن دلت آید بدرد ہمچو چغزیم اندر آب از گفت الم وز خموشی اختناق ست و سا گر نگوییم آتشے را نور نیست ور بگوییم این سخن دستور نیست در زمان بر جست کاے یاران و دا نما الدنیا وما فیہا متاع پس برون جست او چو تیرے از کمان کہ مجال گفت کم بود آن زمان اندر آمد مست پیش شاہ چین زود مستانہ بوسید او زمین شاہ را مکشوف یک یک حال شان اول و آخر غم و زوال شان ہیش مشغول ست در مرعاے خویش لیک چوپان واقف ست از حال میش کلکم راع بداند از ان رمہ کہ علف خوار ست کہ در ملحمہ گرچہ در صورت از ان صف د بود لیک چون وقف در میان سوز بود واقف از سوز و لہیب آن وقود مصلحت آن بد کہ خشک آوردہ بود در میان جان شان بد آن ہمی لیک خود را کردہ قاصد اعجمے صورت آتش بود با دیگ معنی آتش بود در جان دیگ صورتش بیرون و معنی اندرون معنی معشوق جان در رگ چو خون شاہزادہ نزد شہ زانو زدہ دہ معرف شاہد حالش شدہ گرچہ شہ عارف بد از کل پیش پیش لیک میکرد او معرف کار خویش در درون یکذرہ نور عارفے بہ بود از صد معرف اے صفی گوش را رہن معرف داشتن آیت محجوبیست و حزر و ظن [illegible] اللغات [illegible] مینڈک مرے چراگاہ ملحمہ جنگ المعنی آن دونون بھائیون نے کہا اُس بڑے بھائی سے کہ ہماری جان مین تیری باتون کے ایسے جواب پر فروغ ہین جیسے آسمان پر تارے اگر اُنکو ہم نہ کہین تو زرد ٹھیک نہین رہتی ماری جاتی ہے اور جو کہتے ہین تو تیرے دل کو دکھ پہونچتا ہے ہم مثل چغز اندر آب کے ہین اگر بولتے ہین تو ہمارے بولنے سے الم ہے جیسے چغز کا بولنا خوش نہین آتا اور جو خاموش [illegible] ہے خود ہمارا گلا گھٹتا ہے اور اسمین ستم ہے اور جیسے ایک آگ ہو سوز ندہ [illegible] نور نہ کہون تو یہ صحیح نہین ہے اور جو نور کہون تو اس بات کی اجازت نہین یعنی دل گوارا نہین کرتا اس لیے کہ تیری مضرت ہے تیری آتش عشق کو ترقی ہوگی نہ تنزل جو مقصود ہے جبس وہ بڑا بھائی یہ سنکے فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا اے یارو بس اب رخصت ہوتا ہون یہ دنیا اور جو کچھ اسمین ہے سوا متاع کے نہین ہے اور اس متاع کی نسبت حکم ہے قل متاع الدنیا قلیل کہ اے محمد

متاع دنیا کی قلیل ہو اور ایسا نکلگیا جیسے تیر کمان سے نکلجاتا ہو کہ پھر مجال گفت کی کسیکو نہ رہی مثنوی وار
پاس شاہ چین کے آیا اور ستون کی طرح اسکی زمین بوسی کی شاہ پر تو انکا ذرا ذرا حال کھلا ہوا تھا
اور انکا غم اور انکی جنبش کی ابتدا و انتہا سب ظاہر تھی وہ مثل تھی کہ میش تو اپنی چراگاہ مین چر رہی ہو
اسکو کچھ خبر نہین اور چرواہا اسکے سارے حال سے واقف حدیث شریف ہو کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ
کل تمسے چرواہے ہین پوچھے جاینگے اپنی رعیت سے کہ انکو کیسا رکھا ہو خوش یا ناخوش غرض اُس
راعی کو اپنے گلہ کی کیفیت سے واقف ہونا چاہیے کہ وہ چراگاہ مین ہین یا کسی لڑائی مین اگرچہ یہ بادشاہ
بظاہر انکی صفت سے دور تھا لیکن مثل دف کے تھا درمیان شادی عروسی کے کہ دور و نزدیک والے
سب اُسکو سنتے ہین اُسکو بھی انکی دوری نزدیکی یکسان تھی ان چیونٹیون کی سوز و لپٹ سے خوب واقف تھا
لیکن مصلحتاً خشک بنا ہوا تھا اے انجان یہ بادشاہ انکی جانون مین تو ایسا پھیلا ہوا تھا جیسے کوئی زہر
پھیلجاتا ہو لیکن قصداً آپ کو انجم بنایا جس سے معلوم ہو کہ انکی بات نہین سمجھتا آپ فرماتے ہین
کہ صورت آتش کی تو پایان دیگ ہو یعنے جبتک وہ پک نجائے تبتک صورت آتش کی اسکو
گھیرے ہوئے ہو جب پک گئی تو معنی آتش کی جان دیگ مین ہوتی ہو کہ اُسی کی پکائی ہوئی ہو پس
صورت تو اسکی باہر ہو اور معنی اُسکے درون مین ایسے ہی معنی معشوق جان کی رگ رگ مین مثل خون کے
ہوتے ہین چنانچہ شاہزادہ بظاہر بادشاہ کے پاس بزانوے ادب بیٹھا تھا اور دس معرف جو مراد کثرت سے
ہو شاہ پر اُسکے حال کے تھے یعنے بیسیون باتین اُسکے حال و ہیئت سے ایسی ظاہر تھین کہ وہ خود اسکی تعریف
کر رہی تھین اور پہچنوا رہی تھین جیسے معرف بادشاہ کے سامنے تعریف کرکے ہر شخص کو پہچنواتا ہو اگرچہ بادشاہ
پہلے ہی سے اُنکے حال کا عارف و شناسندہ تھا لیکن معرف کا جو کام ہو وہ بھی اپنا کام کہ تعریف ہو
کر رہا تھا اور ہو یہ کہ اگر دلمین ایک ذرہ نور بھی عارفی سے ہو تو اے صفی وہ سیکڑون معرف سے بہتر ہو
جو بیا یہ پہچانیگا وہ کب پہچنوا سکتا ہو پس اپنے کان کو معرف کے قید مین رکھنا کہ جب وہ کہے اور تعریف
کرے تب پہچانے یہ نشان محجوبی کا ہو کہ ابھی اُسپر پردہ پڑا ہو اور حزر یعنے انداز و ظن کا **قولہ** آنکہ او را
چشم دل شد دیدہ بان + دید خواہد چشم او عین العیان + با تواتر نیست قانع جان او + بل ز چشم دل
رسد ایقان او + پس معرف نزد شاہ منتجب + در بیان حال او بکشو لب + گفت شاہا صید احسان
توست + پادشاہی کن کہ او آن توست + دست در فتراک این دولت زدہ است + بر سر سر مست او
میمال دست + گفت شہ ہر منصبے و ملکتے + کالتماسش ہست یابد آن فتی + ہست چندان ملک کو شد
زان بری بخششش اینجا و با خود بر سرے + گفت تا شاہیت در وے مہر کاشت + جز ہواے تو ہواے کی

رافت ، بندگیتیش چنان در خور شد ، گرمی اندر دل او سرد شد ، شاہی وشہزادگی دربافت ، از پی تو
رغربی تاخت ، صوفی کانداخت خرقہ وجد در ، کے رود او بر سر خرقہ دگر ، میل سوے خرقہ دادہ ندم آنچنان
شد کہ من مغبون شدم ، بازدہ آن خرقہ این سوے قرین ، کہ نمی ارزید آن لیکی بدین ، دور از عاشق کہ این
رآید ش ، ور بیاید خاک بر سر باید ش ، عشق ورزد صد چو خرقہ کالبد ، کہ حیاتے دارد و حس و خرد ، خاصہ خرقہ
ل دنیا کابترست ، پنج دانگ مستیش در دسرست ، ملک دنیا تن پرستانرا حلال ، ما غلام ملک عشق بیزوال
ل عشق ست معزولش مکن ، جز بعشق خویش مشغولش مکن ، منصبے کانش زروی محجب ست ، عین معزولیست
ش منصب ست ، موجب تاخیر اینجا آمدن ، فقد استعداد بود و ضعف تن ، بے ز استعداد بر کانے زوے ،
یکے جبہ نگردی محتوے ، ہمچو عنینے کہ بکری راخرد ، گرچہ سیمین بر بود کے برخورد ، اللغات تو اتر پے در پے ہونا مغبو ن
ن کردہ شدہ ، فقد بالضم گم شدہ کا ڈھونڈھنا عنی بکسر نون مشدد نامرد بکر بالکسر عورت دوشیزہ بشوہر
رسیدہ ، المعنی اور پر فرمایا ہو کہ معرف کی بات پر کان مقید کرنا علامت محجوبی کی ہو اُسکے موافق فرماتے ہین
بکی چشم دل کی دیدبان ہوتی ہو اے جاسوس اُنکی آنکھ عین العیان دیکھتی ہو یعنے دیکھی ہوئی چیزون کی
ت خاص کو اُنکی جان تواتر پر بس نہین کرتی کتنا ہی کوئی برابر کہے جائے بلکہ اُسکو چشم دل سے بیقین
دیکھتا ہو پس معرف نے بادشاہ نجابت والے کے سامنے شاہزادہ کے بیان حال مین لب کھولے اور
اے شاہ یہ شکار تیرے احسان کا ہو اُسکو شکار کرے تو اپنی پادشاہی کے موافق اُسکے ساتھ کام
لہ یہ تیرا مملوک ہو اُسنے شکار بند تیری دولت کا پکڑا ہو تو بھی اُسکے سر پر جو مست ہو رہا ہو ہاتھ شفقت
سے پھرا پادشاہ نے کہا جس منصب و ملک کی کہ اُسکو جستجو ہو بیان کرائے فتا کہ یہ اُسکو پائیگا جس ملک
اُسنے چھوڑا ہو اور اُس سے بیزار ہوا ہو اُس سے بیس گونہ ملک یہان اُسکو بخشونگا اور اپنے
پر سرداری اُسکو دونگا معرف نے کہا جب سے تیری شاہی نے اُسمین اپنی محبت کی کاشت کی ہو
وا تیری محبت کے اور کسیکی محبت و رغبت ہی کب چھوڑی ہو تیری بندگی کو جیسے اُسنے لائق و سزاوار
پنے جانا ہو تب سے شاہی اُسکے دل مین سرد و بیمزہ ہو گئی شاہی و شہزادگی سب ترک کرکے تیرے
پیچھے مسافرت مین پڑا ہو پس جس صوفی نے کہ حالت وجد مین خرقہ اپنا اُتار پھینکا دہ پھر دوسری بار
قہ کی طرف کب جائیگا اگر رغبت اُسکی خرقہ دادہ کی طرف ہو تو ندامت ہو اور ایسی ندامت ہوگی جیسا کہ
ین مغبون ہوا ہون اے زیان رسیدہ آور کہے کہ اے ہمنشین اُس خرقہ کو ادھر پھیر دے کہ
اس لائق نہین یعنے اُتار پھینکنے کے پس عاشق سے دور ہو کہ ایسی فکر اُسکو آئے اور جو آئے تو اُسکے
ر پر خاک پڑنا چاہیے جو کوئی عشق اختیار کرے سیکڑون کالبد مثل خرقہ کے کہ جنمین حیات بھی

ہو اور حس وخرد بھی اور خاص خرقہ ملک دنیا کا کہ ابتر ہو آج کسیکے پاس کل کسیکے پاس اُسکی ہستی سے ا
پانچ دانگ بھی ہوا ے قدر قلیل تو وہ بھی عاشق کے بیے درد سر ہو بس ملک دنیا کا تن پرستون
حلال ہو تمتو غلام ملک عشق بے زوال کے ہین بس وہ عامل عشق کا ہو اُسکو معزول مت کر اور ا
عشق کے سوا کسی اور عشق مین مشغول مت کر جو منصب کہ وہ اسکو تیری صورت سے حجاب مین ڈ
والا ہو وہی معزولی ہو اور نام اُسکا منصب یہ تو ابتک کبھی کا بیان آیا ہوتا مگر وجہ تاخیر بیان آنے ک
کہ استعداد نہ تھی اور ضعف تن اے کم سنی کسواسطے کہ اگر بے استعداد ہو مادہ نہین رکھتا بالفرض اگ
کسی کان پر بھی پہونچگیا تاہم ایک حبہ پر محیط نہو گا مثلاً اگر نامرد کوئی بکر خریدے اور اسمین استع
رجولیت کی نہین ہو تو اگرچہ وہ بکر سیم تن ہو مگر عنی اس سے کیا متمتع ہو گا **قولہ** چون چرا
بے زریت دبے فتیل ہے کثیر ستش زنور وے قلیل + در گلستان اندر آید اخشمی + کے شو
مغزش زریحان خرمی + ہمچو عنینی دلبری مہمان غر + بانگ چنگ و بربطے در پیش کر + یا چو مرغ خاک
کاید در بحار + زان چہ یابد جز ہلاک و جز خسار + یا چو بے گندم شدہ در آسیا + جز سفیدی ریش
مو نبود عطا + آسیاے چرخ بر بے گندمان + مو سفیدی بخشد و ضعف جنان + لیک با گندم ا
این آسیا + ملک بخشد آمد و ہد کار و کیا + اول استعداد جنت بایدت + تا زجنت زندگانی زا
طفل نو را از شراب واز کباب + چہ حلاوت وز قصور واز قباب + حد ندارد این مثل کم گو سخن
بر و تحصیل استعداد کن + بہر استعداد تا اکنون نشست + شوق از حد رفت وآن نامد بدست گ
استعداد ہم از شہ رسد + بے ز جان کے مستعد گردد جسد + لطفہاے فتہ نمش را در نوشت
کہ صید شہ کرد خود صید گشت + ہر کہ در اشکار چو نتو صید شد + صید را نا کردہ قید او قید شد چ
جو یا ے امیرے شد یقین + بیش ازان اندر اسیرے شد رہین + عکس میدان نقش دیبا
جہان + نام ہر بندہ جہان خواجہ جہان + اے تن کژ فکرت معکوس رو + صد ہزار آزادہ را کردہ
مدتے بگذر ازین حیلت پزی + چند دم پیش از اجل آزاد زے + ور در آزادیت چون خر
راہ نیست + ہمچو دلوت سیر جز در چاہ نیست + مدتے رو ترک جان من بگو + رو حریفے دیگرے
جز من بجو + نوبت من شد مرا آزاد کن + دیگرے را غیر من واماد کن + اے تن صد کارہ ترک
عمر من بردی کسے دیگر بجو + **اللغات** آخشم بالفتح جسکو خوشبو بدبو نہ معلوم ہو غر بالکسر مرد غافل
تا آزمودہ کار آسیا بمعنی آسیا خانہ کے بھی ہو کار و کیا خداوند کار عبارت پادشاہ سے
قباب بکسر جمع قبہ کلس وخیمہ خود المعنی پھر مثالین بے استعدادی کی ہین جیسے چرا

اگر اسمین تیل بتی نہوگی تو نہ تھوڑی روشنی دیگا نہ بہت اگر اخشم جو خوشبو بدبو نہین جانتا گلستان
ن آئے تو مغز اُسکا گلون کی بوسے کب خوش ہوگا اور جیسے کوئی دلبر جو کسی غافل ناآزمودہ
مہمان ہو تو ایسی ہو جیسے بانگ چنگ و بربط کی سامنے بہرے کے یا جیسے مرغ زمین پر
ہنے والا اگر دریا مین پڑجائے اُس سبب سے کہ استعداد پیرنے کی اُسمین نہین ہو بس سواے
ک و سواے خسارہ کے اور کیا پائیگا یا آسیا خانہ مین بے گندم کے گیا تو سفیدی ریش و مو کے
وا جو آٹا اُڑ کے پڑنے سے ہوگی اور کیا عطا ملیگی آس آسیاے چرخ ہی کو جو رات دن تیرے
ر پر چلتی ہو دیکھ لے کہ بے گندمون کو سواے مو سفیدی اور ضعف جان کے اور کیا بخشتی ہو اور جو
گندم ہین اُنکو ملک بخشتی ہو اور بادشاہت و وزارت اول تجھ مین استعداد جنت جانے کی
ہونا چاہیے تب زندگانی جنت کی تیرے لیے پیدا ہوئے طفل نو کو شراب و کباب اور حلوان
ور خیمون سے کیا مزہ ملے کہ اسمین استعداد اسکی خوبی و غیر خوبی سمجھنے کی نہین ہو پس ان شئون کی
کچھ حد نہین چاہیے جہانتک کہے جاؤ مختصر یہ ہو کہ تو جا اور استعداد حاصل کر لہذا حصول استعداد
ن کیواسطے ابتک بیٹھا رہا اب جو شوق حضور حد سے بڑھ گیا اور استعداد حاصل نہوئی تو کہنا کہ
ہنا چاہیے استعداد بھی شاہ ہی سے حاصل ہوگی اسلیے کہ بے جان کے جسم کیسے استعداد والا
وسکتا ہو سو بادشاہ کے الطاف نے سارے غم اُسکے لپیٹ ڈالے یہ تو اس خیال سے آیا تھا
، بادشاہ کو صید کر دن بس خود ہی صید ہو گیا پھر جو کوئی تجھ جیسے کے شکار کا صید ہوا اور صید کو
ید کرنے سے قبل خود ہی قید ہوا اسواسطے جو کوئی کسی امیر کا جویا ہوا تو بیقین جان لے کہ قبل
ہونچنے سے اُسکی اسیری مین پھنس گیا یہ نقش جو دیباچۂ جہان پر منقوش ہین اُنکو معکوس جانے وہ
یسے ہین تو بحقیقت بندہ جہان کے اور کہلاتے ہین صاحب جہان کے آپ فرماتے ہین اے
ن کج فکرت اُلٹے چلنے والے کہ تونے لاکھون آزادون کو پھانسا ہو اپنی اس حیلت پری سے
تھوڑی مدت تو مہلت دے اور چند دم تو مرنے سے پہلے آزاد ہو کے جی اور اگر گدھے کی طرح
تجھکو آزادی مین دخل نہین ہو تو خوب جان لے کہ ڈول کے مثل سیر تیری سواے کنوئین کی نہین ہو
ہمیشہ پستی مین پڑا رہیگا ایک مدت کو تو مجھسے الگ ہو جا اور میری جان کا پیچھا چھوڑ میرے سوا
ور کوئی حریف اپنا ڈھونڈھ لے میری باری ہو گئی اب مجھکو آزاد کر میرے سوا اور کسی کو دام
پاس لے آئے تن صد کارہ کہ تیرے ساتھ سیکڑون کام لگے ہوے ہین مجھکو چھوڑ دے میری خرمن
تونے لوٹ لی اب کسی اور کو ڈھونڈھ لے

قصہ جوحی کی عورت کا اور دھوکا دینا اُسکا قاضی کو اپنے مکر و حیلہ سے اور صندوق مین کرنا اُسکا اور شرح اُسکی

قولہ ہر زمان جوحی ز درویشے بہ فن + رو بزن کردی کہ اے دلخواہ من + چون سلاحت ہست رو صیدے بگیر + تا بدوشانیم از صید تو شیر + قوس ابرو تیر غمزہ دام کید + بہر چہ دادت خدا از بہر صید + رو پے مرغے شگرفے دام نہ + دانہ بنما لیک در خوردش مدہ + کام بنما و کن او را تلخ کام + کے خورد دانہ چو شد محبوس دام + شد زن او نزد قاضی با گلہ + کہ مرا افغان ز یار دہ دلہ + قصہ کوتہ کن کہ قاضی شد شکار + از جمال و از مقال آن نگار + گفت اندر محکمہ ست و غلغلہ + من نتانم فہم کردن این گلہ + کہ بخلوت آے اے سرو سہی + وز ستمگارے شوشرحم دہی + فہم آن بہتر کنم بد ہم سزاش + انچہ حق باشد تو زین غمگین مباش + مر مرا معلوم گردد حال تو + شوہرت را نرم سازم بے عتو + گفت خانہ تو ز ہر نیک و بدے + باشد از بہر گلہ آمد شدی + خانۂ سر جملہ پر سودا بود + صدر پر وسواس و پر غوغا بود + باقی اعضا ز فکر آسودہ اند + وان صدور از صادران فرسودہ اند + ہمچو شاخ از برگ و از میوہ کہن + کرد خالی تا رسد ا... امرکن + برگہا و میوہ ہاے نوز غیب + از پے آن کہنگی بے ہیچ ریب + در خزان و باد خوف حق گریز + آن شقائقہاے پا... رین گو بریز + کین شقائقہا ضد اشگوفہاست + کہ درخت دل براے آن نماست + خویش را در خواب کن زین افتکار + سر ز زیر خواب در یقظہ بر آر +

اللغات جوحی نام مسخرہ عتو سرکشی و ظلم صدر سینہ و جمع صدر افتکار فکر مین پڑنا یقظہ بالفتح بیداری شقائق ایک قسم لالہ کہ خوشبو دار ہوتا ہی المعنی ہر وقت جوحی محتاجی ہنر سے کہ اپنے ہنر مین محتاج رہتا تھا عورت کی طرف متوجہ ہوکے کہتا تھا کہ اے میری دلخواہ تجھکو تو خدا نے ہتھیار دیے ہین پھر کیون نہین جاتی اور کسیکو شکار نہین کرتی تا تیرے شکار سے دودھ دوہین اور نفع اُٹھائین تیرے پاس تو ابرو کی کمان اور غمزہ کا تیر اور مکر کا جال ہو یہ خدا نے تجھکو کسواسطے دیا ہو اسیواسطے تو کہ اُنسے تو شکار کرے جا کسی مرغ عجیب کے پھانسنے کو جال لگا دانہ دکھا لیکن اُسکو کھانے مت دے اُسکا مقصد تو اُسکو دکھا لیکن حصول سے اُسکے اُسکو تلخکام رکھ اور ایسا ہوتا ہو کہ جب جال مین پھنس جاتا ہو تو دانہ کب کھا پاتا ہو آخر عورت اُسکی شکایت لیکے قاضی کے پاس گئی کہ میری فریاد ہو اس یار یعنے شوہر دہ دلہ ہرجائی سے غرض قصہ کوتاہ قاضی اس نگار کا جمال دیکھ کے اور مقال سنکے شکار ہوگیا اور کہا کہ یہان محکمہ ہو اور شور و غل مین اُس شکایت کو سمجھ نہین سکتا اگر تنہائی مین اے سرو سہی تو آئے اور ظلم شوہر کا بیان کرے تو مین خوب سمجھ لونگا اور

سکو سزا دونگا جیسا کہ حق سزا کا ہی تو اس بات سے غمگین مت ہو مجھکو تیرا حال معلوم ہو جائے پھر دیکھ
ین تیرے شوہر کو کیسا نرم اور مطیع کرے دیتا ہون عورت نے کہا تنہائی کیسے ہو تیرے گھر تو ہر نیک و
ہر کی آمد شد رہتی ہی کہ اپنی اپنی شکایت و فریاد لیکے آتے ہین تو مثل سر کے ہی بس ظاہر ہی کہ خانہ سر کا
الکل سودا و خیالات سے بھرا ہی اور مثل سر کے یعنے سینہ کے کہ سینہ بھی پر وسواس و غوغا کے ہوتا ہی
پھر تیرے گھر تنہائی کہان باقی اعضا فکر سے آسودہ ہین اور وہ صدور یعنے سردار کہ سر و سینہ ہین
صادرون سے فرسودہ و مضمحل ہین اور صادر وہی سودا اور وسواس و غوغا جیسے شاخ کہ اُسنے برگ
میوہ کہن سے آپ کو خالی کیا تا امر کن سے تازہ تازہ برگ و میوے اُسکو غیب سے پہونچین بیشک
ریب بعد اس کہنگی کے اور پرانے پنکے یہ دونون شعر اور مابعد مقولات اُنکے ہین موسم خزان اور بلو
زان ہین خوف حق کی طرف بھاگ اگر پرانے گل شقائق کے گر جائین تو گر جانے دے اسواسطے کہ یہ
پرانے شقائق ضد شگوفون کے ہین جو تازہ کلی اور پھول میوہ کو کہتے ہین کسواسطے کہ تیرے دلکا
و درخت ہی اُسکے واسطے یہ خوف ہی نما ہی اسکو نمو و بالیدگی اسی سے ہوگی یہ جو تو فکرون مین پڑا ہی
نسے آپکو خواب مین ڈالدے یعنے انسے غافل ہو جا تاکہ جب تجھکو بیداری حاصل ہو تب پھر سر
واب سے اُٹھا بیداری بیداری کی اچھی قولہ ہمچو آن اصحاب کہف اے خواجہ زود + رو بایقاظا کہ
سبہم رقود + گفت قاضی اے صنم معہود چیست + گفت خانہ این کنیزک بس تہیست + خصم در
ہ رفت و حارس نیز نیست + بہر خلوت سخت مریا مسلکیست + امشب ار امکان بود آنجا بیا + کار
ب بے سمع است و بیریا + جملہ جاسوسان ز خمر خواب مست + زنگی شب جملہ را گردن زدہ است + خواہد
قاضی فسونہائے عجب + آن شکر لب وانگہانے از چہ لب + چند با آدم بلیس افسانہ کرد + چونکہ حوا
نت خور آنگاہ خورد + اولین خون در جہان ظلم و داد + در کف قابیل بہر زن فتاد + نوح تا بہ خانہ
ن پرداختی + واہلہ بر تابہ سنگ انداختی + مکر زن بر فن او چیرہ شدی + آب صافی وعظ او تیرہ شدی +
م را پیغام کردی از نہان + کہ نگہدارید دین از گمرہان + لوط را از زن ہمچنین بد کافرہ + خواندہ باغی قصہ
ن فاجرہ + یوسف از کید زلیخائے جوان + ماندہ در زندان برائے امتحان + ہر بلا کاندر جہان
ی عیان + باشد از شومی زن در ہر مکان + اللغات معہود پیمان کردہ شدہ حارس چوکیدار واہلہ
م زن نوح سمعہ وہ زہد و عبادت جو لوگون کے سنانیکو کرین اور ریاوہ عبادت جو دکھانے کو کرین
معنی یہ ہین کہ کہا کہ سر بیداری سے اُٹھا جیسے اے خواجہ اصحاب کہف جنکی نسبت فرمایا ہی وتحسبہم
ایقاظا وہم رقود اور جانیگا اُنکو بیدار اور وہ سوتے ہین تو بھی ایسی بیداری کیطرف چل آب قاضی نے

عورت سے پوچھا کہ اے صنم بتا کون بات قرار پاتی ہے عورت نے کہا کہ اس کنیز کے مثل کسیکا خانہ خالی نہیں
نہ ایسی کہین خلوت خاوند میرا سفر کو گیا اور چوکیدار بھی نہین ہے خلوت کے لیے نہایت ہی اچھی ایک راہ
اس رات اگر ممکن ہو تو وہان آ اسواسطے کہ رات کے کام مین جمعہ ہے نہ ریا خاص خاص ہوتا ہے سار
جاسوس بھی نیند کی شراب سے مست ہوتے ہین گویا زنگی شب نے سبکی گردن ماردی ہے القصہ ایسے
منتر جادو عجیب قاضی پر پڑھکر پھونکے اول تو وہ شکر لب شیرین گفتار تھی ہی کہ صرف خالی باتین اسکی
افسون تھین اور پھر ان لبون سے یہ افسون پڑھے تو کیسے موثر نہون آپ مقولات اسکے ہین دیکھو ایسے
کیسے افسانے آدم کے ساتھ کیے مگر اُسکے کہنے سے گندم نہین کھایا جب حوّا نے کہا کھاؤ تب کھایا ایسے
آخر عورت کی بات مین ہے ابتدا خون کی اس جہان ظلم ووداد مین قابیل کے قبضہ مین پڑی یعنے اول
خون اُسنے کیا وہ بھی عورت کے واسطے ہوئی یعنے اسکی ایک بہن تھی اور ہابیل جو اُسکا بھائی تھا اُسکی
بھی بہن تھی اور قاعدہ یہ تھا کہ دونون بہن بھائیون کا آپس مین نکاح ہو جاتا تھا حضرت آدم کا پیار
ہابیل پر بہت تھا اور اسکی بہن چندان خوبصورت نہتی قابیل کی بہن بہت خوبصورت تھی حضرت
آدم نے قابیل کی بہن سے ہابیل کا عقد کرنا چاہا اس رنج سے قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا بس اس خون
کی بنیاد عورت پر ہوئی جیسا کہ قرآن مجید مین ہے فطوعت لہ نفسہ قتل اخیہ فقتلہ پس راضی کیا اُسکے نفس
بھائی کے مار ڈالنے پر سو مار ڈالا اُسنے اسکو حضرت نوح اپنے گھر کا تو وہ درست کرتے تھے اور وہ
انکی بی بی پتھر مار مار کے بگاڑ دیتی تھی اُس سے یہ غرض تھی کہ اُسکی درستی مین مشغول رہین وعظ
ہدایت مین نہ مشغول ہونے پائین آخر یہ مکر اُسکا اُنکے فن پر غالب پڑتا تھا اور اُنکا آب صاف و
کدر ہوتا تھا اور پوشیدہ قوم کے لوگون سے کہلا بھیجتی تھی کہ ان گمراہون سے اپنے دین کو بچائے رکھو
آخر یہ بھی عورت ہی تھی ایسے ہی حضرت لوط کی بی بی کافرہ تھی کہ اُس فاجرہ کا قصہ تو نے سنا ہے
کہ اپنی قوم مین ملی ہوئی تھی جب دو فرشتے لڑکا بنکے اُنکے پاس آئے قوم کو خبر دی کہ لوط دو لڑکے
جمیل و شکیل کہین سے لایا ہے یہ گھبرائے فرشتون نے کہا تم مت گھبراؤ یہ ہمارا کچھ نہین کرسکے آخر قوم
کے ساتھ فی النار ہوے وہ مکارہ بھی زن تھی زلیخا جب جوان ہوئی حضرت یوسف اُسکے مکر
کہ تہمت لگائی تھی کہ بہ ارادہ بد تنہائی مین میرے پاس آئے مین جاگی یہ بھاگے مین نے دامن پھاڑا
زندان مین رہے کہ یہ امتحان خدا تعالے کا تھا الغرض جو بلا کہ جہان مین ظاہر ہوتی ہے ہر مکان
شومی زن سے ظاہر ہوتی ہے

جانا قاضی کا عورت کے گھر اور حلقہ بجانا جوحی کا غصہ سے اور گھسنا قاضی کا صندوق میں

مکر زن پایان ندارد رفت شب + قاضی زیرک سوے زن بہر دب + زن دو شمع و نقل مجلس ساز کرد + زان نوازش شاد شد قاضی فرد + چونکہ بنشستند باہم ساعتے + تا بر آسانید اندر خلوتے + چون نشست او پہلوے زن بامراد + گشت جان پرغمش زان وصل شاد + اندر آمد جوحی آمد در بکوفت + جُست قاضی مہربے تا در خزد + غیر صندوقے ندید او خلوتے + رفت در صندوق از خوف آن فتے + اندر آمد جوحی و گفت اے حریف + وے وبالم در ربیع و در خریف + من چہ دارم کہ فدایت نیست آن + تا ز من فریاد داری ہر زمان + گفت شخصے نزد قاضی رفتۂ + در حقم ناگفتنیہا گفتۂ + بر لب خشکم گشادستی زبان + گاہ مفلس خوانیم گہ قلتبان + این دو علت گر بود ایجان مرا + آن یکے از تست و آن یک از خدا + من چہ دارم غیر این صندوق کان + ہست مایہ تہمت و پایہ گمان + خلق پندارند زر دارم درون + صلہ میگیرند از من زین ظنون + صورت صندوق بس عالیست لیک + از عروض و سیم و زر خالیست نیک + چون تن زراق خوب و باوقار + وندران سلہ نیابے غیر مار + من برم صندوق را فردا بکو + پس بسوزم در میان چارسو + تا ببیند مومن و گبر و یہود + کاندرین صندوق جز لعنت نبود + گفت زن ہی درگذر اے مرد زین + خورد سوگند او کہ نکنم جز چنین + با رسن صندوق را در دم ببست + خویشتن را کردہ بد مانند مست + از پگہ حمال آورد او چو باد + زود آن صندوق بر پشتش نہاد + اندرونش قاضی از بیم نکال + بانگ میزد کاے حمال واے حمال + اللغات دب بالفتح لواطت و اغلام مہرب بالفتح گریزگاہ سلہ بالفتح و تشدید ہندی پٹارہ حمال باربردار نکال عذاب المعنی آپ فرماتے ہین کہ عورت کے مکر کی تو کچھ نہایت نہین اصل حال یہ ہو کہ رات کو قاضی دانا واسطے دب کے عورت کے گھر گیا عورت نے دو شمع روشن کر رکھی تھین اور نقل وغیرہ سے سامان مجلس کا کیا تھا اُس نوازش سے اسکی قاضی فرد کہ بے جفت تھا بہت خوش ہوا تھوڑی دیر دونون باہم بیٹھے اور قصد کیا کہ اب خلوت مین جا کے آرام کرین بس جبھی یہ عورت کے پہلو مین بامراد ہو کے بیٹھا تھا اور جان پرغم اسکی اُسکے وصل سے شاد ہوئی تھی کہ اُسی وقت جوحی نے آ کے دروازہ بجایا قاضی نے گریزگاہ ڈھونڈھی تا اُسمین گھس جائے تو ایک صندوق اُسکے گھر مین دیکھا سوا اُسکے کوئی خلوت نپائی لہذا صندوق مین اُس جوان کے خوف سے گھس گیا جوحی گھر مین آیا اور عورت سے کہا اے حریف اور میری ربیع خریف دونون کی وبال میرے پاس ایسی کونسی چیز ہو کہ تجھپر فدا نہین ہو جو تو ہر وقت میری فریاد کیا کرتی ہو مجھسے ایک شخص نے کہا کہ تو قاضی کے پاس گئی ہو اور میرے حق مین نہ کہنے کی باتین کہی ہین تو نے مجھپر کہ خود ہی لب خشک ہو رہا ہو ن پانی تک میسر نہین زبان کھولی ہو کبھی مجھکو

مفلس کہتی ہو کبھی قلتبان اگر مجھ مین مفلسی یا قلتبانی یہ دو علتین ہین تو ایک تیرے سبب سے ہوا و
ایک خدا کی طرف سے میرے پاس سوا اس صندوق کے اور کیا ہو جو مایۂ تہمت و پایۂ گمان ہو رہا
ہر کوئی گمان و تہمت کرتا ہو کہ اسکے صندوق مین مال ہو مخلوق جانتی ہو کہ اُسنے اسکے اندر زر رکھا
ان گمانون کے سبب مجھسے صلہ اور انعام چاہتے ہین صورت صندوق کی اگرچہ عالی ہو لیکن اسبا
و سیم و زر سب سے خوب ہی خالی ہو جیسے مکار کا جسم کہ خوب بوجھ وزن رکھتا ہو اور اندر اُسکے پتا رسیا
کا بھی نہین پائیگا البتہ سانپ ضرور ملیگا مین کل کو صندوق باہر لیجاؤنگا اور چوراہے مین رکھکے پھونکد
تو سب مومن اور گبر و یہود دیکھ لین کہ اس صندوق مین سوا لعنت کے اور کچھ نہتھا یہ بحر قاضی کی طر
ہو جو اس صندوق مین وہ لعنت کا مارا گھسا ہو عورت نے کہا اس بات سے درگذر خبردار اے
ایسا مت کر اُسنے جلدی سے قسم کھائی کہ سوا اسکے اور کچھ نہین کرونگا ایسا ہی کرونگا اور اُسیوقت
صندوق کو رسی سے باندھا اور آپ کو مست کے مانند تند و بدخو بنایا صبح ہی صبح ہوا سا گیا حمال کو
اور جلدی صندوق اُسکی پشت پر رکھدیا قاضی اُسکے اندر خوف عذاب سے چلاتا تھا کہ اے حما
اے حمال **قوله** کرد آن حمال از ہر سو نظر + کز چہ سو در میرسد بانگ و خبر + ہاتف ست این داعی من یعنی
یا پری ام میکند پنہان طلب + چون پیاپے گشت آن آواز بیش + گفت ہاتف نیست باز آمد بخویش +
والنت کان بانگ و فغان + بد ز صندوق و کسے در وے نہان + عاشقے کو در پئے معشوق رفت
گرچہ بیرونست در صندق رفت + عمر در صندوق بردا ز اندہان + جز کہ صندوقے نہ بیند از جہان + آ
سرے کو نیست فوق آسمان + از ہوس او را دسان صندوق وان + چون ز صندوق بدن بیرو
شود + او ز گورے سوے گورے میرود + این سخن پایان ندارد و قاضیش + گفت اے حمال وا
صندوق کش + از من آگہ کن درون محکمہ + نایبم راز ود ترباا این ہمہ + تا خرد این را بزرزین بیخرد
بستہ بخانہ با برد + اے خدا بگمار قوم رحم مند + تا ز صندوق بدن مارا خرند + خلق را از بند صندو
فسون + کہ خرد جز انبیا و مرسلون + از ہزاران کس یکے خوش منظرست + کہ بداند کو بصندوق اندرست
آنکہ داند تو نشانش آن شناش + کو ز زوج این جہان دارد ہراس + آنجہان را دیدہ باشد پیش ازا
تا بدان ضد این ضدش گردد عیان + زین سبب کہ علم ضالہ مومن ست + عارف ضا
خود ست و موقنست + آنکہ ہرگز روز نیکو را ندید + او درین ادبار کے خواہد طپید + **المعنی** اُس حما
نے ہر طرف دیکھا کہ یہ آواز اور یہ خبر کدھر سے آتی ہو اے عجب کوئی ہاتف ہو جو مجھکو بلاتا
یا کوئی جن چھپا ہوا بلاتا ہو جب وہ آواز بہت ہی پے در پے ہوئی تو جانا کہ ہاتف نہین ہو اور ہوش

ا آخر جاتا کہ یہ بانگ و فریاد صندوق سے ہو اور کوئی اسمین ہو آب مقولات اسکے ہین فرماتے ہین جو عاشق
وہ پیچھے معشوق کے گیا اگرچہ لظاہر باہر ہو لیکن بحقیقت صندوق مین ہو کہ سوا اُسکے دو سہ سے
ر کار ہی نہین اُسی صندوق مین عمر اپنی غم واندوہ سے تیر کرتا ہو بجز اُسکے اور کوئی صندوق جہان سے
ین دیکھتا اور جو سر کہ بلندی آسمان پر نہین ہو مارے ہوس کے تو اُسکو اس ہوس کے صندوق
ن جان وہ جسوقت صندوق بدن سے نکلیگا تو ایسا ہو کہ ایک گور سے نکلکے جو صندوق ہوس ہی
دسری گور مین جاتا ہو اب فرماتے ہین یہ سخن تو بے پایان ہو قاضی نے اُسکو کہا کہ اے حال سے
ندوق کش میری طرف سے جلدی محکمہ قضا مین جا اور میرے نائب کو آگاہ کر کہ جیسا صندوق بخوبسر
سکو اس بیوقوف سے مول لے لے اور زر عوض مین دیدے اور ایسے بندھا ہوا میرے گھر
اے پھر مقولات اُنکے ہین کہ اے خدا کوئی ایسی رحم والی قوم ہمپر تعین کر تا کہ صندوق بدن سے
لو خرید لے اور چھڑا دے مخلوق کو قید صندوق فسون سے سواے انبیا و مرسلین کے او ر
ن چھڑاتا ہو لاکھون آدمیون مین ایک خوش منظر ہو اب کون جان سکے کہ وہ اس صندوق بھا
ن ہو اور جو جانتا ہو تو اُسکا نشان اس طور پر جان کہ وہ اس جہان کے جفت ہونے سے ہو ہم
ن ہوا آسلیے کہ اس جہان کے دیکھنے سے قبل اُسنے اُس جہان کو دیکھا ہو کہ یہ اُسکی ضد ہی
ن ضد سے ضد کا حال اُسکو خوب معلوم ہو گیا ہو اس سبب سے فرمایا ہو
یعنے علم و دانش گم شدہ چیز مومن کی ہو کہ ہمیشہ اُسکو ڈھونڈھتا ہو اور اپنی ضالہ کو پہچانتا اور یقین
تا ہو اور جسنے کبھی روز نیک کو نہین دیکھا اور بار مین پڑا ہو وہ تو اس ادبار ہی کو جانتا ہو پھر اس سے
ب بچپن ہوگا اور انکا تو وہ دیکھا ہوا پھر کیسے ہو اس مین نمون قولہ یا لطفل درا سیرے اد فتاد +
ر اول او ز ما در بندہ زاد + ذوق آزادی ندیدہ جان او + ہست صندوق صور میدان او + دا
بوس عقلش در صور + از قفس اندر قفس آرد گذر + منفذش نے از قفس سوے علا + در قفسہا میرود
ر جا بجا + در نبی ان استطعتم تنفذوا + این سخن با انس وجد آمد ز ہو + گفت منفذ نیست
ر ز دونیان + جز بسلطان و بوحی آسمان + گر ز صندوقے بصندوقے رود + او سمائی نیست
ندوقے بود + فرجہ صندوق نو نو مسکرست + در نیابد کو بصندوق اندرست + گر نشد غرہ بدین
ندو قہا + ہمچو قاضی جوید اطلاق و رہا + آنکہ داند این شناسش زان نشان + کو نباشد بے ہمہ
ے فغان + ہمچو قاضی باشد او در ارتعاد + کے برآید یکدمے از جان شاد + مہرو
اہ + کہ برود در محکمہ قاضی چو باد + نائبش را گوے کین شد واقعہ + برسر قاضی

بگذار زود اینجا بیا + زود بجز سربستہ این صندوق را + چونکہ رہرو شد رسالت را رساند + ہر کہ زو بشنید این چہرہ بماند + بردالقصہ خبر صندوق کش + نائب قاضی حسن را از غمش + نائب آمد گفت صندوق بچند + گفت نہصد بیشتر زر میدہند + من نمی آیم فروتر از ہزار + گر خریداری کشا کیسہ شمار + گفت شرمی دار اے کوتہ نمد + قیمت صندوق خود پیدا بود + گفت بے رویت شرا خود فاسدیست + بیع ما زیر گلیم این راست نیست + برکشایم گر نمی ارزد مخر + تا نباشد بر تو حیفی اے پدر + گفت اے ستار بر مکشاے راز + سربستہ می خرم با من بساز + **اللغات** نبی بضم نون و یاے معروف قرآن فرجہ بالضم کشادگی اور فراق اندک میان دو چیز ار تعاد لرزہ و جنبش قارعہ نام قیامت شرا خرید و فروخت **المعنی** یعنے یا تو اُس جہان کو نہین دیکھا یا لڑکپن ہی سے اسیری مین پڑ گیا یا پہلے ہی سے بندہ پیدا ہوا اور زاد اُسکی جان نے آزادی کا ذوق ہی نہین پایا اُسکے لیے یہ صندوق صورتونکا یعنے دنیا ہی میدان ہی اُسکی عقل ہمیشہ ان صورتون کی مقید ہی ایک قفس کو دیکھتی ہی اُس سے گذرتی ہی دوسرے کو دیکھتی ہی اُسکو قفس سے آسمان و بلندی کی طرف راہ نہین ہی وہ جابجا قفسون ہی مین جاتی ہی حق تعالے نے قرآن شریف مین فرمایا ہی یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان اے گروہ جن و انسان کے اگر تمکو مقدور ہی کہ گذر جاؤ کنارون آسمان و زمین سے تو گذر جاؤ مگر نہین گذر سکوگے سواے مدد سلطان حقیقی کے بس یہ بات جن و انس سے اُس ذات پاک ہونے فرمائی ہی یعنے فرمایا ہی کہ گروہون سے گذر جانے کی راہ نہین ہی سواے مدد سلطان و حکم آسمانی کے اگر ایک صندوق سے دوسرے صندوق مین جاتا ہی تو وہ سمائی یعنے آسمانی نہین ہی صندوقی ہی آسمان پر نہین جا سکتا صندوق ہی مین رہیگا اور ایک صندوق سے دوسرے صندوق مین جانے کیواسطے فرجہ ہی نیا نیا یعنے تھوڑے تھوڑے فرق سے کہ یہ فرجہ بھی ایسا ہی کہ جسکو کوئی دیکھ نہین سکتا ایسا قبیح و بد مگر اُسکو وہ معلوم نہین کر سکتا کسواسطے کہ وہ صندوق مین ہی اور چوان صندوقون پہ فریفتہ نہواوہ اس قاضی کیطرح اس سے آزادی و بے قیدی چاہتا ہی کہ کب چھوٹون بس جو کوئی اس بات کو جانتا ہی اُسکو اسی نشان سے پہچان جو ہمنے بتادیا ہی کہ وہ بے ہراس و بے فغان نہوگا خوف و فریاد ہی مین رہیگا اور اُسی قاضی کی طرح لرزے کانپے گا اور اُسکی جان ایک سانس بھی خوشی کی نہین لیگی پھر رجوع ہی طرف ذکر قاضی کے کہ اس حمال نے ایک راہ چلنے سے خوش ہو کے کہا کہ دوڑتا ہوا ہوا کی طرح تنگمہ کے قاضی پاس جا اور نائب قاضی سے کہہ کہ یہ واقعہ ہوا گویا قاضی کے سر پر قیامت آگئی کام چھوڑ دے جلدی یہان آجا اور سربستہ اس صندوق کو اُس سے مول لیلے جب وہ راہ چلتا گیا اور یہ پیغام

ہونچایا جنے سنا حیران ہوکے رہگیا القصہ وہ صندوق کش خود ہی ٹہر لگیا اور قاضی جس کے نائب سے
اسکا ظاہر کیا نائب آیا اور کہا یہ صندوق تیرا کتنے کا ہی کہا اکثر لوگ نوسے اشرفیان دیتے ہین اور مین
ارسے نیچے نہین ہوتا ہون اگر تو خریدار ہی تو تھیلی کھول اور گن دے کہا اے کوتاہ ندا یسے پاؤن پھیلا تا
ذرا شرما اور موافق نمد کے پاؤن پھیلا قیمت اس صندوق کی خود ظاہر ہی کہا خرید فروخت
بدون دیکھے فاسد ہی یہ بیع جو کل مین چھپائے ہم کر رہے ہین ٹھیک نہین ہی مین اسکو کھولتا ہون
اس قیمت کا نہومت لینا تا اے پدر تجہ پر ظلم نہو کہا اے ستار چھپے بھید کو چھپا ہی رکھو
سربستہ ہی لیتا ہون مجھسے موافق وراضی ہو جا **قولہ** ستر کن تا با تو ستاری کنند تا نہ بینی ایمنی
بس مخند بس درین صندوق چہ تو ماندہ اند خویش را اندر بلا بنشاندہ اند انچہ بر خود خواہ
دن پسند بر دگر کس آن مکن از رنج و گزند انچہ تو بر خود روا داری ہمان مے بکن از نیک
نہ پسندی بجو از نفع و ضر بر کسے مپسند ہم اے بے ہنر زانکہ بر مرصاد حق اندر کمین
داش پیش از یوم دین آن عظیم العرش عرش او محیط تخت داد ش بر ہمہ جانہا بسیط
شش تجو پیوستہ است ہین مجنبان جز بدین و داد دست رو مراقب باش بر احوال خویش
ش بین درد او و بعد ظلم نیش پس ہمین جا خود جزائے نیک و بد میرسد با ہر کسے چون بگذرد
ان جزا کانجا رسد در یوم دین ہیچ آن با این نماند نیک بین گفت آرے انچہ کردم
ہم میدان کہ بارے ظلم ست گفت نائب یک بیک ما با دہیم
آن زنگی کہ بد شادان و خوش اونہ بیند غیر او بیند رخش
آن از دے خرید ہر زبان صندوقیے اے ناپسند
پردہ پوشی کر تا قضا و قدر تیری پردہ پوشی کرین اور جبتک تو اپنی بے خوفی نہ دیکھے کسی پست نفس
جیسے بہت اس صندوق میں رہے ہین اور آپ کو اس بلا مین بٹھایا ہو وہ رنج و نقصان جسکو
اپنے او پر پسند کر سکے وہی دوسرے پر پسند کر خواہ نیک ہو خواہ بد جو اپنے اوپر روا رکھے وہی
وا رکھ اور جو کچھ نفع و ضرر سے اپنے لیے نہ پسند کرے اے بے ہنر اسکو اور کسی پر بھی مت
پسند کر جان لے کہ حق تعالے کمین مین ہو اگر مرصاد یعنے راہ فراخ پر چلیگا اور غیر کا خیال نفع و
ضرر نہ کریگا تو روز قیامت سے قبل بھی وہ بدلا کرتا ہو وہ عرش عظیم والا ہو عرش اسکا
سب کو گھیرے ہوے اور جملہ جانون کو اسکے تخت نے بسیط کیا ہو اسے نہایت فراخ و کشادہ
ہوے گوشہ اسکے عرش کا ملا ہوا ہو وہ سب سے خبردار ہو خبردار ہو سوائے دین و داد کے

تم مت ہاے جانگہبان اپنے احوال کا ہن کر ظلم کرتا ہو یا داد اگر داد کرتا ہو تو تیرے واسطے نوش ہو اور اگر ظلم تو نیش ہو بس ہین بدلا نیک وبد کا ہر کسیکو ملتا ہو اگر وہ غور کرے تو جانے اور وہ بدلہ جو وہان دن قیامت کے ملیگا اُسکو اُس بدلے سے کچھ مناسبت ہی نہین وہ بہت سخت ہو جو جی نے کہا سچ ہو مین نے جو کیا ظلم ہو لیکن اُسکے بادی یعنے شروع کرنیوالے کو بھی دیکھ کہ وہ اظلم ہو تایب نے کہا اسپر کیا موقوف ہم سب ایک ایک بادی ہین اور باوجود روسیاہی کے کیسی خوشی وشادی مین جیسے وہ زنگی کہ اپنی صورت نہین دیکھتا دوسرا دیکھتا ہو جیسی ہو اور شاد وخوش ہوتا ہو الغرض وہ جو من یزید تھا یعنے قیمت صندوق کی بہت بڑھی ہوئی اسمین بہت باتین ہوئین آخر سو دینار دیے اور خرید لیا اب فرماتے ہین کہ اے ناپسند تو بھی ہر وقت صندوقی ہو رہا ہو مگر ہاتف وغیبی لوگ تجھکو چھڑا رہے ہین

بیان اس حدیث مین من کنت مولاہ فعلی مولاہ

قولہ زین سبب پیغمبر با اجتہاد * نام خود و آن علی مولا نہاد * گفت ہر کس را منم مولا و دوست * ابن عم من علی مولاے اوست * کیست مولا آنکہ آزادت کند * بند رقیت ز پایت برکند * چون بآزادی نبوت ہادیست * مومنان را ز انبیا آزادیست * اے گروہ مومنان شادی کنید * ہمچو سرو سوسن آزادی کنید * لیک میگوئید ہر دم شکر آب * بیزبان چون گلستان خوش خضاب * بیزبان گوئید سرو سبزہ زار * شکر آب وشکر عدل نوبہار * حلہا پوشیدہ و دامن کشان * مست ورقاص و خوش و عنبر فشان * جزو جزو آبستن از شاہ بہار * جسم شان چون درج پر در ثمار * مریمان بیشو می آبست از مسیح * خامشان از لاف گفتار فصیح * ماہ ما بے نطق خوش برتافتہ است * ہر زبان نطق از فر ما یافتہ است * نطق عیسے از فر مریم بود * نطق آدم پرتو آن دم بود * تا زیادت گردد از شکر اے ثقات * پس نبات دیگرست اندر نبات * عکس آن اینجاست ذل من قنع * اندرین طورست فرمن طمع * در جوال نفس خود چندین مرو * از خریدار ان خود غافل مشو * تا نمانی تو پریشان حال ازان * آنچنان فرمود اے صاحب دلان * التفات آرقیت عجز وبندگی آبست مخفف آبستن المعنی یعنے اسی سبب سے کہ انبیا واولیا بند دنیا سے آزاد کرنیوالے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ با اجتہاد تھے اپنا نام اور علی کا نام مولا رکھا شعر بالعبد تفسیر حدیث شریف کی ہو من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنے جسکا مین مولا و دوست ہون اُسکا میرا چچیرا بھائی علی بھی مولا ہو اب پوچھتے ہین تو نے جانا مولا کون ہو مولا وہ ہو جو تجھکو آزاد کردے اور رشتہ بندگی کے تیرے پاؤن سے نکالدے

پس معلوم ہوا کہ نبوت آزادی کی رہنما ہے اور مومنون کو انبیا سے آزادی ہے لہذا اے گروہ مومنون کے خوش ہوا اور سرو سوسن کی طرح آزاد ہو لیکن ہر وقت شکر اس آپ کا جو تمکو پہونچا ہے کرتے رہو بزبان اے دل سے جیسے گلستان خوشرنگ بزبان شکر کرتا ہے دیکھو سرو سبزہ زار کیسے بزبان شکر آب و شکر نو بہار کا کرتے ہین لباس سبز جنتی پہنے ہوے اور دامن اٹھائے مست و رقص میں ہین اور خوش و عنبر فشان ہین دامن اٹھانا درختون کا جیسے رقص مین رقاص اٹھاتے ہین وہ ہے تا شاخون کا تنہ سے اور خوشی تر و تازگی اور عنبر فشانی گل و ریحان سے ظاہر ہے وجز و انکا شاہ بہارت حاملہ جسم انکا میوہ سے ایسا جیسے ڈبہ موتیون سے بھرا گویا سب مریم ہیئو ہین حاملہ مسیح سے اور خاموش ہے جنکی اور گفتار انکی فصیح بے نطق کے ماہ ما یعنے ماہ آپکا جو بے نطق ہے خوب چمکا ہوا ہے کہ ہر زبان نے نطق اسکے نور سے پائی ہے آپ کو ماہ اس سبب سے کہا ہے کہ انکو انکار اور الوان گلون مین نہایت دخل و دخل ہے اسیواسطے انکو صباغ فلک کہتے ہین حضرت عیسے کی نطق تو مریم سے تھی اور آدم کی پر تو اس دم سے جو نفخت فیہ من روحی ہے اور نطق عیسے سے وہ نطق مقصود ہے جو انھون نے پیدا ہوتے ہی کہا انی عبداللہ اتانی الکتاب یعنی میں بندہ اللہ کا ہون دی اُسنے مجھکو کتاب اور کیا مجھکو نبی لا تو اے ثقات شکر کرنے سے بموجب لان شکرتم لازیدنکم اگر شکر کروگے ضرور ضرور مین اپنی نعمت تمپر زیادہ کرونگا زیادتی ہوئے جیسے نبات کے اندر سے نبات نکلتی ہے آپ بیان اسکا عکس ہو رہا ہے انحضرت نے تو فرمایا ہے عز من قنع و ذل من طمع یعنے جسنے قناعت کی عزت پائی اور جسنے طمع کی ذلیل ہوا گویا حال یہ ہے کہ ذل من قنع و عز من طمع تو اپنے نفس کی گون مین اتنا مت گھسا جا اپنے خریدارون سے غافل مت ہو اگر بہت سا نفس کی گون جو شکم ہے گھسیگا اور شکم پوری کریگا تو پریشان حال ہو جائیگا صاحبدلون نے ایسا ہی فرمایا ہے

پھر دوسرے سال اس جوڑے کا قاضی کے پاس آنا

قولہ باز سال دیگر آن جوی ترش + روی پُر از گرد زنگیت اے چست زن + آن وظیفہ یار رز عید بین پیش قاضی از گلہ من گو سخن + زن بر قاضی در آمد با زنان + مر زنے را کرد آن زن ترجمان + تا بگوید شناسد قاضیش + یاد ناید از بلاے ماضیش + ہست فتنہ غمزہ غماز زن + لیک آن صد تو شود ز آواز زن + چون نمی یارست آواز بر فراشت + غمزہ تنہا زن سود نداشت + گفت قاضی رو تو قصہ سا بیار + تا دہم کار ترا با او قرار + چون بیامد قاضیش بشناخت زود + کو بوقت لقیہ در صندوق بود + زو شنیدہ بود آواز درون + در شراے و مبیع در نقص و فزون + گفت نفقہ زن چرا ندہی تمام +

گفت کرجان شرع را ہستم غلام + لیک گر میرم ندارم من کفن + در قمارم مفلس و شش پنج زن + ز
سخن قاضی مگر بشناختش + یاد آورد آن دغل وآن باختش + از شش واز پنج عارف گشت فرد + مح
گشت ست زین شش پنج نرد + رست او زین پنج حس و شش جہت + از وراے آن ہمہ کرد اِ
شدا شارا تش اشارات ازل + جاوزا وہام طرا واعتزل + زینچہ شش گوشہ گر بیرون + چون ب
یوسفے را از درون + وارو ے بالاے چرخ بے ستن + جسم او چون دلو در چہ چاہ کن + یوسفا ن
چنگال در دلوش زدہ + رستہ از چاہ و شہ مصری شدہ + دلو ہاے دیگر از چہ آب جو + دلو او فارغ
ز چاہ اصحاب جو + دلو ہا غواص آب از بہر قوت + دلو او قوت وحیات جان حوت + المعنی ابدا با
سال کے اسی جوحی نے کہ فن فریب سے بنا ہوا تھا عورت کی طرف متوجہ ہو کے کہا کہ اے عورت
چالاک اس پارسال کے وظیفہ کو کیسا پرانا کیا ہو نیا کر قاضی کے پاس جا اور میری شکایت ا
باتین کر عورت اور عورتون مین سے ملکے قاضی پاس گئی اور ایک عورت کو اپنا ترجمان کیا یعنے درمیا
اسکی بات وہ قاضی سے کہتی تھی تا قاضی اسکو اسکی گفتگو سے نہ پہچان لے اور ایسا نہو وہ پہلا گذشت
اسکو یاد آجائے اب مقولہ انکا ہو اگرچہ غمزہ غماز عورت کا کہ عورت کی بد وضعی کی چغلی کھاتا ہو فتنہ ہو لیکن
آواز سے عورت کی یہ سو تہا ہو جاتا ہو یعنے سو گونہ قوت پاتا ہو اور ہرگاہ کہ یہ آواز بلند نہین کرسکتی تھی
لہذا غمزۂ پنہان نے کچھ فائدہ نہ دیا قاضی نے کہا جا اپنے خصم کو لا تو تیرے کام کو اس سے مقرر کروں
پس جوحی آیا قاضی نے اسکو فوراً پہچان لیا کہ جسوقت یہ صندوق مین گھسا تھا تو اسکو دیکھ لیا تھا
لقیہ ملاقات اور اسکی آواز بھی صندوق کے اندر سنی تھی جسوقت کہ صندوق کی خرید و فروخت ا
سع مین کمی بیشی کی گفتگو ہوئی تھی قاضی نے کہا عورت کو پورا نفقہ کیون نہین دیتا ہو کہا مین جان
شرع کا غلام ہون لیکن میرا حال یہ ہو کہ اگر مرجاؤن تو کفن بھی مجھکو نہ ملے مین نہایت مفلس ہوں
قمار مین البتہ پنج ہین اور شش ہین یہ خالی کہتا رہتا ہون لیکن نہ میرے پاس پنج ہین نہ شش
ہین اس بات سے قاضی نے بیشک پہچان لیا اب اسکو بازی دوغا اسکی یاد آئی اب مقولے ا
ہین سب لوگ اس شش و پنج مین گرفتار ہین مگر عارف کہ وہ شش سے بھی فرد ہو اور پنج سے
بھی نہ شش کا جفت ہو نہ پنج کا اور اس نرد دنیا سے جسمین شش پنج ہو بچا ہوا ہو وہ اسکی شش جہت
اور پنج حس سب سے چھوٹا ہوا ہو اور ان دونون کے اسپار سے تجھکو آگاہ کرتا ہو اور خبر دیتا
اسکے اشارے ازل کے ہین کہ اسوقت نہ یہ پنج تھے نہ شش تھے جہان کل اوہام نہ
پہونچ سکتے محض بیکار ہین اور چونکہ اس چاہ شش گوشہ سے خود ہی نہین نکلا ہو وہ اپنے کسی

بھائی یوسف کو کیسے اندر چاہ سے نکال پائینگا ہان وہ شخص کہ چرخ بے ستون پر ہو اور جسم اُسکا ڈول کی طرح اس چاہ مین چارہ کرنے والا ہو یعنے بیمار ضلالت کا علاج کنند و پس جو یوسف ہین لاکھون نے چنگل اُسکے دلو مین مارا چاہ سے خلاص ہوکے پادشاہ مصر کے ہوئے بہت دلو جو مراد جسم سے ہو ایسے ہین کہ چاہ سے پانی کے طالب تو ہین لیکن دلو اُنکا چاہ سے فارغ ہو جو دنیا ہو اور بحقیقہ طالب ماجد لین کے ہین بقدر ضرور پانی کے طالب ہین اور بہت دلو خاص غوص پانی کے ہین قوت کے لیے اور واسطے قوت حیات جان کی جیسے مچھلی طالب پانی کی ہوئی ہو حیات کے واسطے یعنے چاہ دنیا مین غرق ہین

قولہ دلوہا وابستۂ چرخ بلند + دلو او در اصبعین زورمند + دلو چہ یا حبل چہ یا چرخ چہ + این مثال بس رکیکست اے اچہ + از کجا آرم مثال بے شکست + کفو او بے آمد و نے آمدہ است + صد ہزاران مرد پنہان در یکے + صد کمان و تیر درج ناوکے + ما رمیت اذ رمیت فتنۂ + صد ہزاران خرمن اندر حفنۂ + آفتابے در یکے ذرہ نہان + ناگہان آن ذرہ بکشاید دہان + ذرہ ذرہ گردد افلاک و زمین پیش آن خورشید کو جست از کمین + این چنین جان نے چہ درخور د تن ست + ہین بشو ای جان ازین تن ہر دو دست + اے تن گشتہ وثاق جان بس ست + چند تاند بحر در مشکے نشست + اے ہزاران جبرئیل اندر بشر + اے مسیحا ہی نہان در جوف خر + اے کلیم اللہ نہان اندر نمد + واقف ست از خوف رست و نجیر و بد + اے حبیب اللہ نہان در غار تن + گنج ربانی نہان در مار تن + اے ہزاران کعبہ نہان در کنیس + اے غلط انداز عفریت و بلیس + سجدہ گاہ لامکانی در مکان + مر بلیسان راز تو ویران دکان + کہ چرا من سجدۂ این طین کنم + صورتے دون را لقب چون دین کنم + نیست صورت چشم را نیکو بمال + تا ببینی شعشعۂ نور جلال +

اللغات اچہ برادر کلان حفنۂ مشت گندم و جو کنیس معبد ترسایان **المعنی** سارے دلو وابستہ چرخ بلند اور اُسکی گردش کے ہین جیسے وہ گردش کرتا ہو اور چرخ کا دلو دو انگلیون مین ایک بڑے زور والے کے ہو وہ جیسا چاہتا ہو چلاتا ہو پھر کہتے ہین دلو کیا اور رسی کیا اور کنوان کیا یہ مثالین اے بھائی سب نہایت رکیک و حقیر ہین آب مین کہان سے ایسی مثال لاؤن جو بے شکست ہو اُسکا تو کوئی کفو و مثل و مانند نہوا ہو نہ ہے اُس ایک مین لاکھون جو مرد اُسکے ہین چھپے ہوے ہین سیکڑون کمان و تیر ایک ناوک مین گھسے ہوے ہین وہ جو ما رمیت اذ رمیت فرمایا ہو یہ ایک فتنہ اسکا ہو اور فتنہ بمعنے عذاب و دیوانگی و نیز بمعنے عاشق و معشوق اور لاکھون خرمن اُسکے ایک مشت گندم مین ہین وہ ایک آفتاب ہو کہ ایک ذرہ مین چھپا ہوا ہو کہ کبھی وہ ذرہ منھ کھول کے کہہ بھی اٹھتا ہو کہ مین آفتاب ہون جیسے منصور وغیرہم اب وہ مع جبل سبا ت

ہو کہ آفتاب ذرہ مین کیسے سمایا لہذا فرمایا کہ وہ آفتاب جب اپنی کمین سے جست کرتا ہو تو اُسکے
سامنے ذرہ ذرہ وسعت وفسحت مین زمین وآسمان ہو جاتا ہو بس ایسی جان جسمین وہ سماتا ہو کب
لق تن کے ہو کہ اسمین وہ گرفتار رہے لاجرم ایجان خبردار رہو اور اس تن سے دونون ہاتھ
ہوا ور ترک کرا ے مخاطب جو تن کہ محل وقصر جان کا ہو وہی کافی ہو ورنہ یہ جان ایک دریا ہو
رتن ایک مشک پھر دریا مشک مین کتنا سا آسکتا ہو یہ بشرہ وہ ہو جسمین ہزارون جبرئیل ہین اور
ن گڑھے کے جوف مین جو مراد تن سے ہو جیسے چھپا ہوا ہے روح اور اے مخاطب اس نمد
ن گلیم ال ذالذہو اندکے خوف سے خبردار نیک دیدسے چھوٹا ہوا اور اسی غارتن مین خدا کا
بیب پوشیدہ ہو اور اسی غارتن مین گنج ربانی پنہان اور اسی بتخانہ مین ہزارون کعبے چھپے ہوے
ن تو اے مخاطب اپنے غلط اندازکو دیکھ جو غلغل مین ڈال رہے ہین کہ وہ عفریت والبیس ہین تیرے
ومکان یعنے وجود مین سجدہ گاہ لامکانی موجود ہو جس سے تیرے مارے ابلیسون کی دکان ویران
جیسا کہ کہا تھا کہ مین اس مٹی کو کیون سجدہ کرون اور صورت دون کا لقب دین کیسے رکھون
اتے ہین اے اندھے تو صورت کہتا ہو یہ صورت نہین ہو ذرا آنکھین ملکے تو دیکھ کیسی روشنی
نور جلال کی چمک رہی ہو

رجوع بقصہ شاہزادہ اور ملازمت خدمت شاہ کی

رلہ شاہزادہ پیش شہ حیران این ہفت گردون دیدہ دریک مشت طین ہیچ ممکن نے ببحثے لب
بود لیک جان با جان دمے خامش نبود آمدہ در خاطرش کین بس خفی ست این ہمہ معنیست
ں صورت زچیست صورت از بیصورتی آباد کن خفتہ مر خفتہ را منقاد کن ماآن کلامت میراند
کلام وان سقامت می جاند از سقام پس سقام عشق جان صحت ست رنجہایش حسرت
ر را حست اے تن اکنون دست خوو زین جان بشو ورنمیشوئی جزاین خالی بجو المعنی شاہزادہ
سامنے شاہ کے تھا اور شاہ کو دیکھ دیکھ کے اسپر حیران تھا کہ ساتون آسمان اس ایک مشت طین
ین دیکھے ظاہر تو ممکن تھا کہ کسی بحث مین لب کشا ہو سکے لیکن باطن مین جان اُنکی جان سے دم
اموش نتھی اُسکے دل مین گذر رہا تھا کہ یہ امر نہایت خفی ہو کہ یہ شاہ تو بالکل معنی ہو پھر یہ صورت
واسطے ہو یعنے ظاہر کی شاہی اب مولانا فرماتے ہین کہ صورت کیا کر سکتی ہو تو صورت کو
بیصورت سے آباد کر اس سے الگ رہ پھر صورت ہو تو کیا غم تو خفتہ یعنے غافل ہوا اور جو خفتہ
تجھ مین ہو اسے یعنے غفلت و نفس اسکو اپنا مطیع اور تابع اپنا کر وہ کلام جو غیبی ہو وہ اس کلام سے

تجھکو چھڑا دیتا ہی اور وہ بیماری جو عشق کی ہی ہر بیماری سے تجھکو نکال دیتی ہی نہ تجھکو دقت کلام کی بڑے
ۃ تکلیف بیماری وسقام کی بس بیماری عشق کی جان صحت کی ہی اور رنج عشق کے ایسے ہین کہ ہر راحت
اُسپر حسرت کرتی ہی کہ مجھ مین ایسا لطف نہین آپ فرماتے ہین اے تن تو تو آرام طلب ہو اور جان طالب
عشق کی بس اس جان سے ہاتھ دھو اور جو ہاتھ نہین دھوتا ہی تو جا اور کوئی جان ڈھونڈھ

بیان نوازش واحترام شاہ چین کا شاہزادہ مسافر پر

قولہ حاصل آن شہ نیک اورا می نواخت ؛؛ او ازان خورشید چون مہ میگداخت + آن گدازِ عاشقان
باشد نمو + ہمچو ماہ اندر گدازش تازہ رو + جملہ رنجوران دوا دارند امید + نالد این رنجور کم افزون دہید +
جملہ رنجوران شفا جویند و این + رنج افزون جوید و درد و حنین + خوبتر زین سم ندیدم شربتے + زین مرض
خوشتر نباشد صحتے + زین گنہ بہتر نباشد طاعتے + سالہا نسبت بدین دم ساعتے + مدتے بد پیش آن
شہ زین نسق + دل کباب و جان نہادہ بر طبق + گفت شاہ از ہر کسے یکسر برید + من ازو ہر لحظہ قربانم
جدید + من فقیرم از زر و از سر غنیے + صد ہزاران سر خلف دارد آن سنے + با دو پا در عشق نتوان
تاختن + با یکے سر عشق نتوان باختن + ہر یکے را خود دو پا و یکسرست + با ہزاران پا و سر تن نادرست +
زین ہمہ ہنگامہا گم شد ہدر + ہست این ہنگامہ ہر دم گرم تر + معدن گرمیست اندر لامکان + ہفت
دوزخ از شرارش یک دخان + ز آتش دوزخ گریزان شد جحیم + زانکہ ایشانراست بہ نازِ نعیم +
لغات حنین نالہ وفریاد خلف فرزند صالح ہدر بفتحتین کسیکا خون باطل بہانا مباح ہونا اور ضایع
یا چیز ہونا المعنی حاصل یہ کہ وہ شاہ خوب مہربانی و توجہ اُسپر رکھتا تھا اور وہ اُس خورشید سے
مثل ماہ کے گھلتا تھا لیکن یہ گداز عاشقون کا گداز نہین ہی بلکہ نمو و بالیدگی ہی جیسے ماہ گدازش
مین تازہ رو رہتا ہی سارے بیمار دوا کی اُمید رکھتے ہین تا بیماری دفع ہو اسکا بیمار نالہ کرتا ہی کہ
کیون دی زیادہ دو سارے بیمار شفا کے طالب ہوتے ہین اور یہ رنج و درد و نالہ [illegible]
ڈھونڈھتا ہی یہ وہ زہر ہی کہ اس سے زیادہ اچھا کوئی شربت ہی نہین ہی نہ اس مرض سے خوشتر
کوئی صحت نہ اس گناہ سے بہتر کوئی طاعت برسون اُسکے نزدیک ایک دم ایک ساعت
ہین برسون اس مرض مین رہے اور یہ بھی نہ جانے کہ دم بھر رہا یا ساعت بھر الغرض ایک مدت
شاہ کے پاس اسی طرح رہا کہ دل تو کباب تھا اور جان طباق پر رکھی ہوئی حاضر بادشاہ کی باتون نے
ہی سے اُسکو جدا کر دیا کہتا تھا مین اُسکی ہر لحظہ ایک نئی قربانی ہون مین فقیر ہون زر و سر
دونون سے بے پروا مجھکو اُس بزرگ نے لاکھون مرا بس سر کے عوض مین خلعت دیے گویا اُس

سر کے یہ فرزند صالح ہین آن دو پاؤن سے راہ عشق مین کوئی نہین دوڑ سکتا ہی اور ایک سر سے عشقبازی نہین کرسکتا ہی کہ جسکے دو پاؤن ہین اور ایک سر ایسا تن کہان ہی جسکے ہزارون پاؤن اور ہزارون سر ہون آن کل ہنگامون سے جو دنیا کے ہین سب ناچیز و ضایع ہو گئے لیکن یہ ہنگامہ ہردم گرم تر ہی ہو رہا ہی تیر ایسے کہان لامکان مین گرم ہی جسکے شرار کے ساتون دوزخ ایک دھوان ہین جسمین سوزش نہین ہوتی جحیم آتش دوزخ کو چھوڑ بھاگی جب دیکھا کہ یہ آگ ان عاشقون پر بازنار نعیم ہی اے بہشت

بیان اس حدیث کا جز یا مومن فان نورک اطفا ناری نکلجا اے مومن جلدی آگ سے بیشک نور تیرا میری نار کو بجھائے دیتا ہی

قولہ ز آتش مومن ازین رو اے صفی + میشود دوزخ ضعیف و منطفی + گویدش بگذر سبک اے محتشم + ورنہ ز آتشہا ئے تو مرد آتشم + کفر کہ کبریت دوزخ اوست بس + ہین بہ پچسانید و را این نفس + زود کبریتیت بدین سودا سپار + تا ندوزخ بر تو نازد نے شرار + گویدش جنت گذر کن ہمچو باد + ورنہ گردد ہرچہ من دارم کساد + کہ تو صاحب خرمنی من خوشہ چین + من بتے ام تو ولایتہاے چین + ہست لرزان زو جحیم و ہم جنان + نے مر این را نے مر آن را زو امان + اللغات پچسانید پچسانیدن سے اے پژمردہ کرد کبریت گندھک اور گندھک سرخ اکسیر ہی المعنی یعنے مومن کی آگ سے اے صفی اس سبب سے دوزخ ضعیف و منطفی ہوتا ہی اور کہتا ہی کہ اے محتشم جلدی مجھسے گذر جا ورنہ تیری آگ سے اب کوئی دم مین میری آگ بجھی دیکھ تو کفر جو اکسیر دوزخ ہی کیسا اسوقت اُسنے سست و پژمردہ کیا بس تو جلدی اپنی کبریت ادھر بھیج تا نہ دوزخ تجھپر حملہ کر سکے نہ اُسکے شرار مومن کی کبریت ایمان و اسلام ہی اور جب گذر مومن کا جنت مین ہوگا جنت بھی کہیگی کہ یہان سے نکلجا ورنہ میرے یہان جو کچھ ہی وہ سب ناقص و کاسد ہو جائیگا اسلیے کہ تو صاحب خرمن ہی مین تیری خوشہ چین کہان چین کی ولایتین کہان ایک بت چین بس مومن وہ شخص ہی جس سے جحیم بھی لرزان ہی اور جنت بھی ہراسان نہ اُسکو اُس سے امان ہی نہ اُسکو اُس سے اطمینان

وفات پانا اُن تینون شاہزادون سے برادر بزرگ کا اور ملازمت کرنا منجھلے بھائی کا بادشاہ چین کی

قولہ رفت عمرش چارہ و فرصت نیافت + صبر بس سوزان بد و جان بر نتافت + مدتے دندان کنان

این مبکشید + تا رسیده عمر او آخر رسید - صورت معشوق از و شد در نهفت + رفت و شد با معنی معشوق
جفت + گفت لبسش گر ز شعر ششترست + اعتناق بے حجابش خوشترست + من شدم عریان ز تن
او از خیال + میخرامم در نهایات الوصال + این مباحث تا بدینجا گفتنی ست + هرچه آید زین سپس
بنهفتنی ست + گر بپوشی در بگوئی صد ہزار + ہست بیکار و نگردد آشکار + تا بدریا سیر اسپ و زین
بود + بعد از انت مرکب چوبین بود + مرکب چوبین بخشکی ابترست + خاص مر دریائیان را رہبرست + این
خموشی مرکب چوبین بود + بحریان را خامشی تلقین بود + ہر خموشی کان ملولت میکند + نعرہاے عشق
آن سو میزند + تو ہمیگوئی عجب خامش چراست + او ہمیگوید عجب گوشش کجاست + من ز نعرہ
کر شدم او بیخبر + تیز گوشان زین ہمہ ہستند کر + آن یکے در خواب نعرہ میزند + صد ہزاران بحث و
تلقین میکند + این نشستہ پہلوے آن بیخبر + خفتہ خود آنست و کر زان شور و شر + آن کسے کش مرکب
چوبین شکست + غرقہ شد در آب او خود ماہیست + نہ خموشست و نگویا نادریست + حال او را
در عبارت نام نیست + نے ازین دو ہر دو ہست اے بوالعجب + شرح آن گفتن برونست از ادب +
این مثال آید رکیک و بے درود + لیک در محسوس ازین بہتر نبود + اللغات ونداں کناں الحاح و
زاری کناں و ترساں ششتر نام شہر المعنی یعنے اُس بڑے شہزادے کی عمر ہو چکی اب کوئی ایسی تدبیر نہ ملی
جو موت سے مہلت پاوے صبر اُسکا نہایت ہی سوزاں تھا لہذا جان اُنکی نہ اٹھا سکی ایک مدت نالاں
و زاری کناں رہا بظاہر مقصود کو نہ پہونچا تا رسیدہ عمر اُنکی تمام ہوئی صورت تو معشوق کی اس سے
چھپ گئی کہ مر گیا مگر معنی معشوق سے جفت ہوا تو معنی نے کہا کہ اگرچہ لباس اُسکا جو عبارت ہو کفن
سے شعر ششتری ہو اور شعر حریر سیاہ کو کہتے ہیں لیکن اعتناق [illegible] بے حجاب کی اُسکو
خوشتر ہو یعنے اس شعر ششتر کی آڑ ہی درمیاں میں نہو لہذا میں تو تن سے عریاں ہوں اور وہ خیالات
سے اب بے تکلف و بے حجاب خوش خوش جو نہایتیں وصال کی ہیں اُنمیں نازو تبختر خراماں
ہونگی اور ظاہر کہ معنی بے جسم شے ہو اور جب وصال ہو گیا تو پھر خیال کہاں آپ فرماتے ہیں یہ ایسا
موقع ہو کہ یہاں تک تو اسکی بحث کرنے کی ہو اور جو اُسکے بعد ہو وہ قابل چھپانے کے ہو اسلیے کہ اگر چھپائے
جب اور لاکھوں طرح سے کہے جب دونوں صورتیں بیکار ہیں وہ ہرگز ظاہر ہونے والی شے
نہیں ہو مثلاً دریا تک خشکی میں تو سیر اسپ و زین سے ہوتی ہو پھر دریا میں مرکب تیرا چوبین ہوتا
ہو اسے کشتی وغیرہ اور مرکب چوبین خشکی میں ضایع اور ناتمام یہ مرکب چوبین خاص دریاؤں کا
رہبر ہو تب خموشی مرکب چوبین ہو خشکی کی سیر سے عاجز اور جو بحری ہیں اُنکے واسطے خموشی کی

تلقین ہو چنانچہ بحری جانور سب خموش ہین مثل مردہ کے لیکن جنکو تو خموش جانتا ہو اور اس سے ملول ہوتا ہو وہ اس طرف سے نعرے عشق کے مار رہا ہو تو کہتا ہو تعجب ہو تو خاموش کیون ہو وہ کہتا ہو تیرے کان کہان ہین مین تو نعرے مار رہا ہون خشکی والے جو اُسکے لیے نعرہ زن ہین ایسے کر جلسے مین بہرا ہوگیا جیسے کہ مردہ پر نعرہ زنی کرتے ہین تو وہ ان نعرون سے بیخبر ہو لیکن جو تیز گوش ہین وہ ان سب سے بہرے ہین اُنکو سوا اپنے کام کے اور کسی سے کام نہین مثلاً ایک شخص خواب مین نعرے مار رہا ہو اور لاکھون بحثین اور تلقین کرتا ہو اور جو اُسکے برابر بیٹھا ہو وہ اُسکے نعرون اور بحث و تلقین سے بیخبر ہو اور یہ جو خفتہ ہو وہ خود اس شور و شر سے بہرا ہو جو اُسکے پہلو مین کر رہا ہو تبس جسکا مرکب چوبین ٹوٹا اور دریا مین غرق ہوا وہ ماہی ہو کہ نہ خموش ہو نہ گویا ایک نادر چیز ہو اور اُسکے حال کا عبارت مین کچھ نام نہین ہو یعنے عبارت مین نہین آتا اسلیے کہ نہ ان دونون سے ہو نہ ان دونون سے نہین ہو یعنے خموش ہو نہ گویا ہو وہ ایک بوالعجب ہو اُسکا بیان کرنا خلاف ادب و شرع کے ہو آپ فرماتے ہین اگرچہ یہ مثال رکیک و بے درد و یعنے اس جگہ داخل کرنیکی نہ تھی لیکن محسوس اے ظاہر بین دوسری مثال اس سے بہتر بھی نہ تھی

آنا منجھلے بھائی کا جنازہ پر اور چھوٹا بھائی بستر رنجوری پر تھا اور نوازنا پادشاہ کا اُسکو لاکھون غنائم غیبی و عینی سے اور ملازم ہونا اُسکا

قولہ حاصل اُن شہزادہ از دنیا برفت + جانش پر آذر جگر پر سوز و تفت + کوچکین رنجور بود و آن وسط + بر جنازہ آن بزرگ آمد فقط + شاہ دیدش گفت تا قاصد کین کیست + کہ ازان بحرست انیہم ماہیست + پس معرف گفت پور آن پدر + این برادر زان براور خرد تر + شہ نوازیدش کہ ہستی یادگار + کرد اورا ہم بدین پرسش شکار + از نوازشہاے آن شاہ وحید + در تن خود غیر جان جان ندید + در دل خود یافت عالی عالمے + کان نیابد کس بصد خلوت ہمے + در دل خود یافت عالی غلغلہ + کہ نیابد صوفی آن در صد چلہ + عرصہ و دیوار و سنگ و کوہ تافت + پیش او چون نار خندان می شگافت + ذرہ ذرہ پیش او چون آفتاب + دمبدم میکرد صدگون فتح باب + باب گہ روزن شدی و گہ شعاع + خاک گہ گندم شدی گہ کاہ صاع + در نظرہا چرخ بس کہنہ قدید + پیش چشمش ہر دمے خلقے جدید + روح زیبا چونکہ وارست از جسد + از قضا بیشک چنان چشمش رسد + صد ہزاران غیب پیشش شد پدید + آنچہ چشم محرمان بیند بدید + آنچہ او اندر کتب برخواندہ بود + چشم را از صورت آن بر کشود + از غبار موکب آن شاہ نر + یافت او کحل عزیزے

ر بصر + بر چنین گلزار دامن میکشید + جزو جزوش نعره زن هل من مزید + گلشنے کز نقل روید یکدم ست
لشنے کز عقل روید خرم ست + گلشنے کز گل دمد گردد تباہ + گلشنے کز دل دمد وافرحتاہ + اللغات وحید
انہ صاع زمین پست قدید گوشت پارچے خشک کہ جلد خشک ہونے کے لیے انکو لمبے اور پتلے کاٹتے
ین دامن کشیدن غرور سے چلنا المعنی فرماتے ہین حاصل یہ کہ وہ شہزادہ جان پر آتش اور جگر پر سوز وگرم
یکے دنیا سے گیا چھوٹا بیمار تھا منجھلا فقط اس بڑے کے جنازہ پر گیا شاہ نے دیکھکر قصداً پوچھا یہ کون
و جان ہوگیا تھا کہ یہ بھی اُسی دریا کی ماہی ہی بس معرف نے کہا یہ لڑکا بھی اُسی باپ کا ہو جسکا وہ تھا
اسکا چھوٹا بھائی ہو پادشاہ نے اُسپر مہربانی کرکے کہا کہ یہ اُسکا نشان ہو اور اُس پرسش سے
سکو بھی شکار کیا بس شاہ یکتا کی نوازش سے اسنے اپنے تن مین سوائے جانجان کے پھر کچھ نہ دیکھا
ب اپنے دل مین اسنے ایسا ایک عالم وسیع دیکھا کہ سیکڑون خلوت کرنیوالا بھی بنا کے اور اپنے
ل مین ایسا بڑا غلغلہ پایا کہ سیکڑون چلّون مین بھی صوفی کو نہ حاصل ہوئے میدان و دیوار اور سنگ و
رہ سب اُسپر روشن ہوگئے اُسکے سامنے ایسے تھے جیسے پھٹا ہوا انار کہ ہنستا ہو اور جتاتا ہو کہ میرے
ندر یہ چھپا ہو ذرہ ذرہ اسکے سامنے مثل آفتاب کے دمبدم سیکڑون طرح کشو داب کی کرتا تھا
یعنے ذرہ ذرہ اپنی کیفیت ظاہر کر رہا تھا دروازہ کبھی اسکے سامنے روزن ہو جاتا تھا کبھی شعاع
اک کبھی گندم ہو جاتی تھی کبھی گھاس زمین کی چرخ اُسکی نظرون مین ایسا پرانا جھنجرہ جیسے سوکھا
دشت پہلا اور ہر دم اُسکے سامنے ایک نئی مخلوق پیدا تھی ظاہر ہو جبکہ روح ایسی زیبا و خوب
ہو جائے اور قید جسم سے رہائی یافتہ تو بیشک قضا سے اُسکو ایسی ہی آنکھین ملتی ہین لاکھون
چھپی چیزین اُسپر ظاہر ہوگئین جنکو کہ محرمون کی آنکھین دیکھتی ہین اپنی دید سے جو کچھ سُنے کتبونمین
پڑھا تھا اب اُسکی صورت سے اسنے اپنی آنکھین کھولین یعنے آنکھ سے دیکھ لیا غبار لشکر شہ
شاہ نر سے اسکی بینائی نے ایک کحل عزیز پایا جس سے روشن ہوگئی یہ گلزار جو دنیا کے ہین اُسے
دامن سمیٹ کے چلنے لگا اور تنفر ہوگیا اور وہ گلزار جو اُسکے دل مین تھا اُسکے واسطے نعرہ
ہل من مزید کا کرتا تھا اور ایسا نعرہ کہ جزجز اسکا چلّا رہا تھا کہ کچھ اور بڑھاؤ سچ ہو جو گلشن کہ نقل سے
پیدا ہوتا ہو نہ اصل سے وہ ایک دم کو ہو اور جو گلشن کہ دل سے جنتا ہو وہ ہر وقت تازہ بہار
ہو جو گلشن کہ گل سے کھلتا ہو تباہ وخراب ہو جاتا ہو اور جو دل سے کھلتا ہو اُسکا کیا کہنا ہو کیسی اچھی
فرحت بخشتا ہو قوله علمهاے بیہزہ دانستہ جان + زان گلستان یکدو سہ گلدستہ دان +
زان زبون این دو سہ گلدستہ ایم + کین در گلزار برخود بستہ ایم + آن چنان مفتاحہا ہر دم بنان +

میفتد اے جان وریغا از بنان + در دمے خود فارغ آرندت ز نان + کرد چادر گردے و عشوہ زنا
باز استسقات چون شد موج زن + ملک و شہرے بایدت پر نان و زن + مار بودے اژدا
گشتی مگر + یکسرت بود این زمانے ہفت سر + اژدہاے ہفت سر دوزخ بود + حرص تو دانہ اسد
دوزخ فخ بود + دام را بدران بسوزان دانہ را + باز کن درہاے نواے خانہ را + چون تو عاش
نیستی اے زگدا + ہمچو کوہے بیخبر داری صدا + کوہ را گفتار کے باشد زخود + عکس غیرست آن صدا
معتمد + گفت تو زان رو کہ عکس دیگریست + جملہ احوالت بغیر عکس نیست + خشم و ذوقت ہمہ
عکس دیگران + شادی قوادی و خشم عوان + آن عوان را آن ضعیف آخر چہ کرد + کہ دہد او
بکینہ زجر و درد + تا یکے عکس خیال لامعہ + جد کن تا گرددت این واقعہ + تا کہ گفتارت زحا
تو بود + سیر تو با پر و بال تو بود + صید گیرد تیر ہم با پر غیر + لاجرم بے بہرہ گشت از لحم طیر
باز صید آرد بخود از کوہسار + لاجرم شاہش خوراند کبک و سار + باز از پر خود آرد صید شبک
لاجرم شاہش خوراند لحم کبک + اللغات بنان یعنے سرہاے انگشتان جمع بنا
فخ دام عوان بفتح سرہنگ سلطان و زجر و خشم کنندہ سار ہندی مینا شبک دام المعنی فرما
ہین یہ علم بیہزہ جو ہمارے جانے ہوے ہین انکو ایسا جان کہ اس گلستان بے پایان۔
ایک دو یا تین گلدستے ہین اور ہم جو فریفتہ ان دو تین گلدستون کے ہو رہے ہین یہ سبب
ہی کہ اس گلزار کا دروازہ ہمنے اپنے اوپر بند کر دیا ہی حال آنکہ کنجیان اسکی ہمارے ہاتھ مین ہین
سو ایسی کنجیان غور تو کر نان کے سبب سے ایجان ہمارے ہاتھ سے ہر دم گری پڑتی ہین بڑ
افسوس کی بات ہی ظاہر ہی کہ ہاتھ کی چیز دوسری چیز ہاتھ مین لینے سے گر پڑتی ہی اور جو دم
قضا و قدر تجھے نان سے فارغ کرتے ہین یعنے نہین ملتی تو تو چادر گردی کرتا ہی او
عشوہ زن ہوتا ہی یعنے چھپاتا ہی پھر جب استسقا تیرا موجین مارنے لگا تو اسوقت مین تجھکو
ایک ملک و شہر نان و زن کا بھرا ہوا چاہیے ایسا حریص دونون کا ہو جاتا ہی اسلیے کہ پہلے
تو تو مار تھا اب ہو گیا اژدہا اسمین شک نہین پہلے تیرا ایک ہی سر تھا اب تو ہفت سر ہو گیا
بس اژدہا بھی ہوا ہفت سر بھی ہوا اور اژدہا ہفت سر دوزخ کو کہتے ہین لہذا دوزخ ہو گیا
لابد یہ حرص تیری دانہ ہی دوزخ دام ہی کہ اسی حرص کے سبب سے دوزخ مین پڑیگا
بس دام کو پھاڑ ڈال دانہ کو پھونک دے اور اس گھر کے نئے نئے دروازے کھول
اور جو تو عاشق نہین ہی تو اے نرگدا مثل پہاڑ کے ہی بیخبر بھی اور صدا والا بھی تو خوب جانتا

رکہ پہاڑ بولتا نہین ہی خود اسمین گفتار کہان وہ صدا اسمین سے آئی ہو وہ اے معتمد عکس تیری
مدا کا ہی تیری بات اُس سبب سے کہ عکس کسی دوسرے کی ہی لہذا جملہ احوال تیرے بغیر
لس کے نہین ہین یعنے اُلٹے دیکھ تو اُس ضعیف نے کسی عوان سرکش کا کیا کیا کہ وہ اسکو بسبب
بنہ کے زجر و درو دیتا ہی اب فرماتے ہین کہ تو کبتک اپنے خیال کا جو چمک جاتا ہی عکس بنیگا
جرم کوشش کر تو یہ حال تیرا بدل جائے اور گفتار تیری تیرے حال سے ہو سکیگی عکس سے
ور سیر تیری تیرے ہی بال و پر سے ہو نہ دوسرے کے بال و پر سے جو بے نفع ہو خیال تو کر
ہر کو غیر کے پرون سے اڑتا ہی لاجرم لحم طیر سے جسکی صفت قرآن مجید مین ہی
بے بہرہ رہتا ہی یعنے گوشت پرند کا جنت مین ملیگا جس پرند کے گوشت
بخلاف باز کے کہ وہ کوہسار سے خود شکار لاتا ہی اُسکو کیسا بادشاہ چکور و مینا کھلاتا ہی باز جو اپنے
پرون سے شکار لاتا ہی وہ شکار جو جال مین پھنستا ہی اسواسطے شاہ اُسکو لحم
قولہ منطقی کز وحی نبود از ہوا است + ہمچو خاکی بر ہوا بر شد ہبا است + گر نماید خواجہ را اینہم غلط +
را دل والنجم برخوان چند خط + تا کہ ما ینطق محمد از ہوے + ان ہو الا الوحی احتوی + احمدا چون نیست
ز وہم پاس + جسمیان را دہ تحرے و قیاس + تا بدانی کہ محمد از ہوا + وانگفت و گفت از وحی
مدا + کز ضرورت ہست مرداری حلال + کہ تحرے نیست در کعبہ وصال + بے تحرے و اجتہادات
رے + ہر کہ بدعت پیشہ گیر و از ہوا + ہمچو عادش بر برد باد کشد + نے سلیمانست تا تختش کشد + عاد را
باد حمال خذول + ہمچو برہ در کف مرد اکول + ہمچو فرزندش نہادہ بر کنار + مے برد تا بکشدش
قصاب وار + عادیان را باد ز استکبار بود + یار می پنداشتند اغیار بود + چون بگردانید
ناگہ پوستین + خرد شان بشکست آن بئس القرین + باد را بشکن کہ بس فتنہ است باد + پیش
زان کت بشکند او ہمچو عاد + ہود دادے پند کاے پر کبر خیل + بر کند از دست تان این باد
زیل + لشکر حق ست باد و از نفاق + چند روزے با شما کرد اعتناق + او بسر با خالق خود راست ست
چون اجل آید برآرد پا و دست + این ہمان با وست کا یمن می گذشت + بود ہمچون جان
و ہمچون مرگ گشت + دست آنکس کو بکرد این دست بوس + وقت خشم آن دست
میگردد و بوس + اللغات منطق سخن گفتن بسخن و نام علم ہبا بالفتح غبار مجازاً نا چیز و تم سخن
احتوا گھیر لینا اکول بسیار خورندہ باد غرور اعتناق ایک دوسرے کی گردن مین ہاتھ ڈالنا
و بوس گرز المعنی جو علم کہ وحی سے نہین ہی ہوا ے نفسانی ہی جیسے خاک [illegible] پر چڑھ جائے

تاہم ناچیز وحقیر ہو اگر تجھکو اے خواجہ یہ بات غلط معلوم ہو تو سورۂ نجم کے اول سے چند خط جو مراد آیتون

سے ہو پڑھ لے جیساکہ فرمایا ہو والنجم اذا ہوی ما ضل صاحبکم وما غوی ما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی قسم ہو اُس ستارہ کی جس وقت کہ ڈوبتا ہو کہ تمھارا صاحب ورفیق جو پیغمبر ہو نہ گمراہ ہو نہ بھٹکا ہوا اور نفس کی خواہش سے کوئی بات نہین کہتا ہو اور جو کچھ کہتا ہو سوا وحی کے نہین ہو جو اُسپہ القا وایہام کی جاتی ہو جب چند خط سورۂ والنجم سے پڑھ لیگا تو جانیگا کہ محمد اپنی ہوائے نفس سے بات نہین کہتے تھے وہی کہتے ہین جسکو وحی گھیرے ہوئے ہو تب اُسی وحی والے کا یہ حکم ہو کہ اے احمد اگر تجھکو وہم سے حفاظت نہین ہو تو ان جسمیون کو اجازت تحری وقیاس کی دے کہ اندھیری رات یا جنگل مین سمت قبلہ کی سمجھ مین آئے تو جدھر کو قیاس تمھارا اور دل بخوبی گواہی دے اُسکو قبلہ نماز کا بناؤ تا تو جانے کہ محمد نے اپنی ہوا سے کچھ نہین کہا ہو جو کچھ کہا ہو خدا کے حکم اور خدا کی وحی سے کہا ہو جیسے کہ ضرورت کے وقت کہ اگر بھوکھ سے مرا جاتا ہو تو مردار بھی حلال ہو ورنہ جو کعبۂ وصال مین بیٹھا ہو اُسکو تحری کی کیا حاجت بس بے تحری یعنے راہ صواب ڈھونڈھنے اور اجتہادون ہدایت کے جو کوئی نئی بات اپنی ہوا سے نکال کے اختیار کرے مثل عاد کے وہی ہوا اُسکو ہوا پر لیجا کے زمین پر مار کے مار ڈالیگی وہ سلیمان تو نہین ہو کہ جسکے لیے ہوا تخت ہنچائے اور لئے لیے پھرے یہ تو عاد ہین اور مخذول جنکی حال ہوا ہوئی تھی کہ اُسکے ہاتھ مین یہ ایسے تھے جیسے حلان کسی بسیار خوار کے ہاتھ مین جیسے مان بچہ کو بغل مین دبالیتی ہو اُسی شفقت سے گود مین لے لیکے اوپر لیجاتی تھی تا قصاب بیرحم کی طرح مار ڈالے عادیون پر وہ ہوا اُنکے استکبار سے تھی کہ آپکو پیغمبر سے بڑا جانتے تھے اور یہ اُسکو یار سمجھتے تھے اور وہ تھی اغیار یار اغیار سے یہ مراد ہو کہ اُس زمانہ مین خشک سالی تھی جب یہ ہوا مثل آندھی کے اُٹھی یہ خوش ہوئے کہ مینھ اٹھا ہو اور ہوا قہر کی تھی جسنے اُنکو ہلاک کیا اول تو بادل کے مثل اٹھی اور جب پوستین اپنا بدلا تو اُس بدمصاحب نے اُنکو چور چور کرکے توڑ ڈالا آب خطاب اُنکے ہین کہ باد نے تو عادیون کو توڑ ڈالا تو اس باد کو توڑ جو مراد غرور سے ہو کہ بڑے فتنہ کی چیز ہو قبل اس سے کہ عاد کی طرح تجھکو چور چور کرے حضرت ہود کیسی نصیحت عادیونکو کرتے تھے کہ اے گروہ یہ یہ باد کسی دن تمھارے ہاتھ سے اپنا دامن چھڑا لیگی یہ باد لشکر حق کی ہو چند روز نفاق سے تمھاری گردن مین ہاتھ ڈالے ہوئے ہو اور تم اُسکی گردن مین وہ پوشیدہ اپنے خالق کے ساتھ ٹھیک ہو جب تمھاری اجل آئے تب یہ اپنے ہاتھ پاؤن نکالیگی یہ وہی ہوا تو ہو جو بجوف

چلتی رہتی تھی اور جان اور پھر مرگ ہوگئی جیسے کوئی شخص کہ اُسکا ہاتھ تو چل رہا کرتا ہی جب اُسکو غصہ آئیگا تو وہی ہاتھ گرز ہو جائیگا قولہ باد را اندر دہان ہین رہگذر + ہر نفس آنان روان باکر و فر + حلق و دندانہا از وایمن بود + حق چو فرماید بدندان در فتد + کوہ گردد ذرہ باد و ثقیل + درد دندان داردش زار و علیل + یارب و یارب برآرد از جان + کہ برین باد را اے مستعان + اے دہان غافل بدی زین باد رد + از بن دندان در استغفار شو + چشم سختش اشکہا باران کند + منکرا نرا درد اللہ خوان کند + چون دم یزدان بنپذرفتی ز مرد + وحی حق را این پذیرا شو ز درد + باد گوید بیکم از شاہ بشر + گہ خبر خیر آورم گاہے بشر + زانکہ مامورم امیر خود نیم + من چو تو غافل ز شاہ خود کیم + گر سلیمان وار بودی حال تو + چون سلیمان گشتی حمال تو + عاریہ افتم گشتی ملک کفت + کردمی برراز خود من واقفت + لیک چو تو باغی و من مستعار + میکنم خدمت ترا روزے سہ چار + پس چو عادت سرنگونیہا دہم + زاسپہ تو باغیانہ بر جہم + تا بغیب ایمان تو محکم شود + آن زمان کایانت مایہ غم شود + آن زمان خود جملگان مومن شوند + آن زمان خود سرکشان بر سر دوند + آن زمان زاری کنند و افتقار + ہمچو دزد و راہزن در زیر دار + لیک گر در غیب گردی مستوی + مالک دارین و شحنہ خود توئی + شحنگی و پادشاہی مقیم + نے دو روزہ مستعار ست و سقیم + رستہ از بیگار و کار خود کنی + ہم تو شاہ و ہم تو طبل خود زنی + چون گلو تنگ آورد بر ما جہان + کاش خوردی خاک این خلق و دہان + لغات از بن دندان کنایہ از کمال عجز و الحاح و رغبت اور ظاہر کہ نہایت خوشامد کیوقت بن دندان ظاہر ہو جاتے ہین افتقار عجز و محتاجی المعنی آس باد کو دخل در راہ منہ کے اندر بھی ہو کہ ہر سانس اُنکی اسی سے باکر و فر روان ہی یعنے یہی ہوا خارج کی ناک و منہ کی راہ سے پیٹ مین جاتی ہو بس اسی سے آمد و رفت سانس کی ہو حلق اور دانت اس سے امین ہین مگر جب خدا کا حکم ہوتا ہو تو دانتون مین پھیل جاتی ہو اسوقت مین ایک ذرہ باد کا ایک پہاڑ و ثقیل ہو جاتا ہو اور دانتون کا درد اُسکو بیمار زار و علیل کر دیتا ہو اب یارب یارب اُسکی جان کر رہی ہو کہ اس ہوا کو اے مستعان دور کردے اور وہ کہتی ہو کہ اے دہن تو اس باد سے غافل تھا اب تو جا خوب بن دندان سے استغفار کر جسکی ہندی ہو خوب دانت گجرا گجرا کے تب آنکھین اُسکی نہایت ہی اشک برساتی ہین اب درد نے اُسکو یا تو منکر تھا یا اللہ خوان کر دیا خوب اللہ اللہ کرتا ہو تجھسے جو کسی مرد خدا نے بات خدا تعالی کی کہی تھی اُسکے کہنے سے تو نے نہ مانی سے اب وحی حق کو درد سے مان باد کہتی ہو مین قاصد اُسکی ہون جو بشر کا بادشاہ ہی کبھی خبر خیر لاتی ہون کبھی ساتھ شر کے اس سبب سے کہ مین مامور و مطیع ہون نہ خود

امیر اے حکم کرنیوالی اور تیری طرح اپنے شاہ سے غافل کب ہون اگر تیرا حال سلیمان کا سا ہوتا تو
مین تیری حمال ہوتی جیسے سلیمان کی تھی مین تو تیرے پاس عاریۃً ہون اگر تیری ملک ہوتی تو تجھکو
اپنے راز سے واقف کرتی لیکن تو باغی ہو اور مین مستعار کہ تین چار روز تیری خدمت مین ہون
بعد اُسکے عاد کی طرح تجھکو سرنگونیان دونگی اور باغیون کی طرح تیری سپاہ سے نکلجاؤنگی تو غیب
پر جو خدا اور پیغمبر اور کتابین وغیرہ ہین حسب تفصیل آمنت باللہ کے ایمان نہ لایا اب ایمان تیرا
آنکھون سے دیکھ کے مضبوط ہوا اسوقت مین کہ وہ ایمان مایہ غم ہو جیسا کہ فرمایا ہو فلم یک ینفعہم
ایمانہم لمارا و باسنا پس ہرگز نہوگا کہ نفع دے اُنکو ایمان اُنکا ہرگاہ کہ دیکھا اُنھون نے عذاب
ہمارا اسوقت مین تو سب خود بخود مومن ہو جائینگے اور جتنے سرکش ہین سر کے بل دوڑینگے اور
اُسوقت مین ایسی زاری و محتاجی جتائینگے جیسے چور اور راہ مار سولی کے نیچے زاری کرتے
ہین لیکن اگر غیب مین کہ ہنوز ایمان لانے کی چیزین چھپی ہین تو ٹھیک ہوگیا تو دونون جہان کا
تو مالک ہو اور خود پادشاہ تو ہی ہو اور وہ پادشاہی و تختگی جسکو ہمیشہ قیام ہو نہ یہ دو
روز کی جو عاریتی ہو اور پر ستم کہ اُسمین نہ لڑائی نہ جھگڑا کسی امیر وزیر کا محتاج آپ اپنا
کام کرنے والا آپ ہی پادشاہ اور آپ ہی اپنا طبل بجانے والا جب ایک دن یہ جہان
ہمارا اگلا دبائیگا اور مواخذہ خور دونوش کا ہوگا کہ کیسی نعمتین لذیذ اس حلق و دہان کو کھلائی
ہین تو ایسا کھانا کس کام کا کاش اس سے تو ہمارا حلق و دہان خاک کھاتا قولہ این دہان
خود خاک خواری آمدہ است + لیک آن خاکی کہ آن رنگین شدہ است + این کباب و این
شراب و این شکر + خاک رنگین ست و نقشین اے پسر + چونکہ خوردی و شد آنہا لحم و پوست +
رنگ لحمش داد این ہم خاک کوست + ہم زخاکی بخیہ برہم میزنند + جملہ را ہم باز خاکی می کنند +
ہندو و قبچاق رومی و حبش + جملہ یکرنگ اندر گور خوش + تا بدانی کان ہمہ نقش و نگار + جملہ
روپوشست و ملک مستعار + رنگ باقی صبغۃ اللہ ست و بس + غیر آن بربستہ دان ہمچون
جرس + رنگ صدق و رنگ تقوے و یقین + تا ابد باقی بود بر عابدین + رنگ کفران و شک و
شرک و نفاق + تا ابد باقی بود بر جان عاق + چون سیہ روئی فرعون و غا + رنگ او باقی و جسم
او فنا + برق و فر روے خوب عابدین + تن فنا شد وان بقا تا یوم دین + زشت آن زشتست
خوب آن خوب و بس + دائم این ضحاک و آن اندر عبس + خاک را رنگے و فرہنگے دہد + ہچو کودک
مابران جنگے دہد + از خمیرے اشتر و شیرے پزند + کودکان از حرص آن کف می گزند + شیر و اشتر نان

و اندر دہان + درنگیر داین سخن باکو دکان + دامن پر خاک ما چون کو دکان + رفتہ از سر جید اسباب
کان + کودک اندر جہل و پندار و شک ست + شکر باری قوت او اندکست + واے زان طفلان
پیری میکنند + لنگ مور انند و میری میکنند طفل را استیزہ و صد آفتست + شکر آن کو بے فن و
ے آلتست + واے زان پیران طفل نا ادیب + گشتہ از قوت بلاے ہر لبیب - چون سلاح جہل
ج آمد بہم - گشت فرعونے جہان سوز از ستم + **اللغات** عاق سرکش با مادر و پدر عبس
مختین ترشروئی. **المعنی** اوپر جو کہا ہو کہ کاش ہمارا حلق و دہان خاک کھاتا اب فرماتے ہین
بحقیقت خاک تو کھاتے ہی ہین لیکن وہ خاک جو رنگین ہوگئی ہو یہ کباب و شراب و شکر سب
ے پسر خاک ہی تو ہین جو اپنے اپنے رنگ و نقش پر ہو گئے ہین جبکہ تو نے اُنکو کھایا اور یہ تیرا
و پوست ہوے تو اُس خاک کے رنگ کو رنگ گوشت دیدیا ورنہ ہو وہی خاک یہ بھی
خاک گلیون کی ہو پھر قضا و قدر اسی خاک مین بخیہ لگاتے ہین یعنے راز چھپاتے ہین اور لوٹ
، سکو وہی خاک کردیتے ہین ہندو اور قبچاق اور رومی و حبش کہ منجملہ اُنکے ہندو سبز رنگ اور
اق و روم سرخ و زرد اور حبشی سیاہ رنگ ہین لیکن گور مین سب ایک رنگ ہین تا تو جانے
وہ نقش و نگار جملہ روپوش و مستعار تھے اپنے اپنے رنگون مین چھپے تھے اور مستعار
کے مالک بنے تھے مگر ہان وہ رنگ جو باقی ہو رنگ خدا تعالی کا ہو اور بس سواے اُسکے جو
ر رنگ ہین وہ ایسے ہین جیسے کسیکے کنٹھ باندھ دیا اور جب چاہے اُتار لیا اور رنگ خدا جسکی
ت ہو صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ یعنے رنگ خدا کا اور کون خوب تر ہو اللہ سے رنگ مین
ر رنگ اللہ کے یہی ہین رنگ صدق و رنگ تقوے رنگ یقین جسکی نسبت فرمایا ہو واعبد
ـحتے یاتیک الیقین پرستش کر اپنے رب کی یہانتک کہ حاصل ہو تجھکو یقین یہ رنگ گو ر
ہو وہ ابد تک باقی رہینگے جیساکہ فرمایا یوم ینفع الصادقین صدقہم قیامت کا وہ دن ہو کہ نفع
یگا صادقون کو صدق اُنکا اور جو رنگ کفران و شک و شرک و نفاق کا ہو یہ سرکش نافرمانون کے
، باقی رہیگا موافق من اساء فعلیہا کے یعنے جسنے عمل بد کیا اُسکے ذمہ ہو جیسے سیہ روئی
ن کی جو سراپا و غا تھا رنگ اس سیہ روئی کا تو باقی ہو جسم اُسکا فنا ہو گیا اور چمک
، زیبائی صورت خوب عابدون کی یوم دین اے قیامت تک باقی رہیگی اور جسم
فنا ہو جائیگا جو زشت یہان ہو وہان بھی زشت ہو اور جو یہان خوب ہو وہان بھی خوب
ب تو وہان ضحاک ہو اے خندان و شگفتہ رو اور زشت گریان و ترشروئی مین تعجب قدرت

اُسکی ہو کہ خاک کو رنگ و فرہنگ دیتا ہو اور لڑکون کی طرح ہمکو اُسپر جنگ دیتا ہو کہ ہم اُسپر لڑتے ہین
جیسے آرد خمیر سے شیر و اونٹ پکاتے ہین اور لڑکے اُنکی حرص مین ہتیلیان چاٹتے ہین ایسے ہی روٹی
منھ مین جاکے شیر و اشتر ہو جاتی ہو اے شیر سے درندہ اور شتر سے گیرندہ کہ جسکو منھ سے پکڑ لیتا ہو
پھر نہین چھوڑتا اسی سبب سے اُسکے منھ کو موذی کا چنگل کہتے ہین لیکن یہ بات لڑکے جو شیر و اشتر
کے حریص ہین اُنہین کب اثر کرتی ہو لڑکے مراد ایسے لوگون سے جنکو پیر نابالغ کہتے ہین ہمارا
دامن پُر خاک مثل کودکون کے ہو کہ وہ بھی دامن مین خاک بھرتے ہین لہذا سر جہد و کوشش
اسباب دکان سے چھوٹا ہوا ہو دامن پُر خاک عبارت جسم سے اسباب دکان سامان آخرت
سے کودک تو نادانی و گمان و شک مین پڑا ہوا ہو اُسکو قوت شکر باری کی نہین ہو وا اے
اُن طفلون پر کہ بحقیقت ہین طفل اور کام پیر کا کر رہے ہین یعنے باوجود حماقت آپ کو عاقل
جانتے ہین اور لنگڑے چیونٹے ہین مگر امیر و حاکم بنکے بیٹھے ہین طفل کو اُسکے شکر مین جو بے فن و
بے آلہ ہو بڑے جھگڑے اور سیکڑون آفتین معلوم ہوتی ہین اور وا اے اُن پیرون موصوف
بصفات طفل نادیب سے جو قوت بلا ہر دانشمند سے پھر گیا یعنے جیسے دانشمند قوت بلا
سے کرتے ہین اُسنے نہ کیا تبس اسلیے سلاح و جہل دونون جمع ہوے لہذا ستم سے ایک
فرعون جہانسوز بنگیا بس ستم ہی ستم ہو گیا جیسے اُسنے بچے معصوم حضرت موسےؑ کے گمان سے
بنی اسرائیل کے مار ڈالے تھے کما جاء فی القرآن یذبحون ابناءکم و یستحیون نساءکم ذبح کرتے
تھے وہ تمھارے لڑکون کو اور زندہ چھوڑتے تھے تمھاری لڑکیون کو نجومیون نے فرعون
سے کہدیا تھا کہ بنی اسرائیل سے ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ تجھکو غارت کریگا اسواسطے یہ
بنی اسرائیل کے لڑکون کو قتل کرتا تھا قولہ شکر کن اے مرد درویش از قصور + کہ ز فرعونے
رہیدے و ز کفور + شکر کہ مظلومی و ظالم نۂ + ایمن از فرعونے و ہر فتنۂ + خالی اشکم لاف الٰہی زدہ
کاتشش را نیست از ہیزم مدد + اشکم خالی بود زندان دیو + کش غم نان مانعست از مکر و ریو +
اشکم پر لوت دان بازار دیو + تاجران دیو را در وے غریو + تاجران ساحران لاشئے فروش +
عقلہا را تیرہ کردہ از خروش + خم روان گردہ ز سحرے چون فرس + کردہ کرپاسی ز مہتاب غلس +
چون بریشم خاک را بر می تنند + خاک بر چشم ممیز می زنند + چندلے را رنگ عودے میدہند +
بر کلوخے مان حسودے میدہند + پاک آن کو خاک را رنگے دہد + ہمچو کودک مان بران جنگے دہد +
دامن پر خاک ما چون کودکان + در نظرمان خاک ہمچو زر کان + طفل را با کودکان نبود جدال + طفل را حق

کے نشاند بار جال + میوه گر کہنہ کند ما ہست خام + پختہ نبود غورہ خوانندش بنام + گر شود صد سالہ
آن خام ترش + طفل وغورہ است او بر ہر تیز ہش + گرچہ باشد ریش و موے او سپید + ہم در ان
طفلے خوفست وامید + ماند خواہم نارسیدہ یارسم + حق کند با من غضب یا خود کرم + گر رسم یا نا رسیدہ مادرم
اے عجب بامن کند کرم آن کرم + باچنین ناقابلے و دور یے + بخشد این غورہ مرا انگور یے + نیستم
امید وار از ہیچ سو + وان کرم میگویدم لاتیاسو + دائما خاقان ما کردہ است طو + گوش مارا میکشد
لاتقنطوا + المعنی فرماتے ہین اے مرد محتاج اپنی کوتاہی کا شکر کر کر بھلا ہوا جو تیرا ہاتھ دراز نہوا تو فرعونی
و ناشکری سے بچگیا شکر کر مظلوم ہو ظالم نہین اسلیے کہ مظلوم واجب الرحم ہوتا ہو اور ظالم سزاوار قتل
پس فرعونی اور ہر فتنہ سے تو بخوف ہو کہین بھی سنا کہ بھوکے نے بیہودگی سے کہا ہو کہ مین اللہ ہون
جیسے فرعون نے کہا انا ربکم الاعلیٰ مین تمھارا پروردگار برتر ہون اسواسطے کہ اُسکی آگ کو لکڑی نے
مدد نہین ہو وہ دستگاہ و مقدور ہی نہین ہو خالی پیٹ زندان خانہ دیو کا ہو کہ اُسمین مقید
ہو جاتا ہو پھر بھوک کے سامنے سوا پیٹ بھرنے کے کچھ نہین سوجھتا سارے مکر و فریب روٹی
کے غم مین بھول جاتا ہو اور جو پیٹ کہ نعمت سے بھرا ہو بازار دیو کا ہو اور جو تاجر اس دیو کے ہین
یعنے شیطان و ذریات اُسکی اُنکا خوف انبوہ و شور اور جو تاجر ساحرون کے لاشے فروش ہین
کہ در اصل کوئی شے ہی نہین مگر لوگون کو سحر کے سبب سے دکھا دکھا کے دھوکے دیتے ہین اُنکا
خروش جس سے لوگون کی عقل تیرہ ہو جائے کسی نے جادو سے مٹکے کو گھوڑے کی طرح دوڑایا
کسی نے چاندنی اور اندھیری آخر شب کو گزی کے مثل کر دیا خاک کو مثل ریشم کے تنتے ہین تمیز
والون کی آنکھون مین خاک ڈالتے ہین جندل اے سنگ سخت کو رنگ عود کا دیتے ہین یعنے عود
کی طرح جلاتے ہین اور کلوخ کو ایسا کر دیتے ہین کہ ہمکو حسد ہوتا ہو یہ سب باتین لاشے بے بنیاد
ساحرون کی ہین مگر وہ پاک سبحان خاک کو رنگ دیتا ہو یعنے خاک کو زر کرتا ہو اور لڑکون کے مثل
ہمکو اُسپر جنگ دیتا ہو جیسے لڑکے خاک پر گرتے ہین ایسے ہی ہم اُس خاک رنگین پر گرتے ہین ہمارے
دامن مین اگر زر ہو تو لڑکون کی طرح وہ دامن بھی پر از خاک ہو گو ہماری نظر مین وہ زر کانی ہو
اسلیے کہ اصل زر کی آخر ہو تو خاک ہی معلوم ہو کہ طفل کو جو نوزاد ہو کودکون سے کہ امرد نابالغ کو
کہتے ہین کچھ لڑائی جھگڑا نہین ہوتا اور حق تعالے نے بھی طفل کو برابر رجال کے کب رکھا ہو کہ مواخذہ
اور محاسبہ سے مبرا کیا ہو نہ رجال کو کہ مراد اہل دنیا سے کسواسطے کہ میوہ اگرچہ پرانا
ہو جائے جبتک کچا ہو اور پختہ نہین ہوا اُسکا نام غورہ ہی ہوگا اگرچہ وہ خام ترش صد سالہ ہی

کیون نہوجائے لیکن تیزہوش کے نزدیک وہ طفل وغورہ ہی ہو جاہے اُنکی ڈاڑھی کے بال سـ
ہوجائین وہ ابھی اسی خوف وامید کی طفلی مین ہی پس مین اگر نارسیدہ رہجاؤن یا رسیدہ ہوجاؤ ا
اے پختہ پروردہ کامل اور حق تعالیٰ مجھپر چاہے غضب کرے چاہے کرم اُسکو اختیار ہی پھر کتے ا
اگر مین رسیدہ ہوگیا تو غم نہین اور جو مجھکو نارسیدہ چھوڑ دیا تو اُس حال مین بھی تعجب کرتا ہون
اُسکا کرم میرے ساتھ کرم کرے کرتم بالضم غم واندوہ سخت مین کیسا ہی ناقابل اور اُس سے دا
ہون مجھکو امید ہی کہ میرے غورۂ خام کو وہ انگوری اے پختگی ورسیدگی بخشنے مین سوا اُسکے کس
طرف سے امیدوار نہین ہون معہذا اُسکا کرم بھی مجھسے کہا ہی ولاتیاسوا من روح اللہ یعنے مایو
مت ہو اللہ کی روح یعنے آسایش وخنکی سے ہمیشہ ہمارے پادشاہ نے طوائے ضیافت ورزا
کی ہی پس لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ہمارے کان پکڑ کے اپنی طرف کھینچتا ہی کہ اس سے ناامید ہ
نہین چاہیے قولہ گرچہ مازین ناامیدے در گویم + چون صلاز ددست اندازان رویم + دسـ
اندازیم چون اسپان سپس + در دویدن سوے مرعاے انس + گام اندازیم آنجا گام نے
جام پردازیم آنجا جام نے + زانکہ آنجا جملہ اشیا جانیست + معنی اندر معنی وربانیست ہست
صورت سایہ معنی آفتاب + نور بے سایہ بود اندر خراب + چونکہ آنجا خشت برخشتی نماند + نور مـ
سایہ زشتے نماند + خشت اگر زرین بود برکند نیست + چون بجاے خشت وحی وروشنیست
کوہ بہر دفع سایہ مندکیست + پارہ گشتن بہر این نور اندکیست + بر برون کُہ چو زد نور صمد + پارہ شـ
تا در درونش ہم زند + گرسنہ چون بر کفش زد قرص نان + واشگافد از ہوس چشم ودہان + صـ
ہزاران پارہ گشتن ارزد این + از میان چرخ برخیز اے زمین + تا کہ نور چرخ گردد سایہ سوز شـ
زسایہ تست اے باغی روز + این مکان گاہوارہ کودکان + بالغان را تنگ میدارد مکان
بہر طفلان حق زمین را مہد خواند + شیر در گہوارہ بر طفلان فشاند + خانہ تنگ آمد ازین گہوارہا
طفلگان را زود بالغ کن شہا + ہان مکن اے گاہوارہ خانہ تنگ + تا تو اندر رفت بالغ بیدرنگ
خانہ اے گہوارہ روضیق مدار + تا تو اندر د بالغ انتشار + اللغات مرعی چراگاہ مندک بالکسـ
بمعنی از انجملہ وخرج ضیق بفتح وتشدید یا تنگ المعنی اگرچہ ہم اس ناامیدی سے گڑھے میں
پڑے ہین اور جب اُسنے صلا کی اے آواز احسان وانعام کی کہ آؤ لیو تو خوب دست اندا
ہوکے جائین اور ہاتھ مارین صلا وہی لاتیاسوا ولاتقنطوا اول تو دست انداز ہوئین بعد اُسـ
گھوڑون کی طرح چراگاہ انس کی جانب دوڑین یعنے اُسکے انس سے بہرہ یاب ہون اور اُس مرعاے

مین گام اندازی کرین مگر وہ ایسی جگہ ہو جہان گام نہین اور وہان جام پی پکی خالی کرین لیکن وہان جام بھی نہین ہو اس سبب سے کہ وہان کی جملہ اشیا جانین ہین جکا لگاؤ جان سے ہو نجسمانی سے درمعنی اور سب ربانی ہین یہانکی جو صورتین ہین مثل سایہ کے ہین اور معنی بجو آفتاب دیکھے خرابہ اور ویرانہ مین نور بیسایہ کے ہوتا ہو پس اگر نور بیسایہ ہونا چاہے تو آپ کو خرابہ بنا پھر نور ہی نور پائیگا اسیلیے جب وہان پہونچا اور یہ خشت برخشت جو قصر تن ہو نہ رہی تو بس نور ماہ کے لیے سایہ کہ زشت چیز ہو یہ کچھ نہین ہو سایہ ہی آڑ ہو جاتا ہو خشت اگر زر کی ہو تب بھی لایق کھود ڈالنے کے ہو جبکہ اس خشت کی جگہ وحی و روشنی حاصل ہوتی ہو تو خشت زر کس کام کا ہو غور تو کر کوہ طور اپنا سایہ دفع کرنے کو کیسا پھٹ گیا اور نور کے مقابلہ مین اُسنے اپنے پھٹ جانیکو کچھ چیز نجانا جسوقت کہ نور صمد کا اُسپر پڑا تو پارہ پارہ ہوگیا اس نظر سے کہ جیسے یہ نور بہا ہر سے مجھپر پڑا ہو ایسے ہی میرے پارہ پارہ مین گھس جائے معلوم ہو کہ بھوکے کے ہاتھ مین جونکیا روٹی کی آتی ہو تو ہوس کے مارے آنکھین بھی پھاڑ دیتا ہو اور منھ بھی پھیلا دیتا کوہ طور بھی اس نور کا بھوکا تھا لہذا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا پس اُس نور کے واسطے لاکھون ٹکڑے ہو جانا سزاوار و لایق ہو لہذا اے زمین تو جو چرخ کے درمیان مین حائل ہوئی ہو اُٹھ جا اور دور ہو درمیان چرخ کے بدینوجہ کہا ہو کہ آسمان بصورت بیضۂ مرغ کے ہو جتنا اوپر اُتنا ہی نیچے اور زمین درمیان مین ایسی جیسے زردی انڈے کی تا نور آسمان کا سایہ سوز ہو جائے اسیلیے کہ رات تیرا ہی سایہ ہوا ور نور روز سے باغی اسواسطے کہ رات کو ظل الارض کہا ہو یعنی آفتاب کی آڑ ہوگئی آفتاب کا نور نہین آنے دیتی اس سبب سے رات ہو جاتی ہو یہ مکان یعنے دنیا گہوارہ لڑکون کا ہو بالغون کو یہ گہوارہ تنگ آتا ہو وہ کیسے اسمین سما سکتے ہین چنانچہ بالغ و گہوارہ کی حیثیت سے ظاہر پس کودک ناقصین بالغ کاملین اُکھنین کودکون کیواسطے حق نے زمین کو مہد کہا ہو چنانچہ آیت شریف

ہو وجعلنا الارض مہادا گیا ہمنے زمین کو مہد اور اُنھین کیواسطے اس گہوارہ میں شیر ڈالا یعنے اشیاے خورد و نوش پس جو اسیر خورد و نوش و عیش و آرام کے ہین کودک ہین ہمیر تو خانہ اس گہوارون کی کثرت سے تنگ ہوگیا تو ان اطفال کو اے ہمارے پادشاہ جلدی بالغ کر تا گہوارے نہ رہین اور خانہ وسیع ہو جائے پھر کہتے ہین کہ اے گہوارہ تم بھی خانہ کو تنگ مت کرو تا بالغ بیتامل اس سے نکل جائے اور اُس تنگی مین نہ پھنس رہے جو وا دتنگی وقت مرگ سے ہو اور جس خانہ مین کہ بالغ رہیگا کہ مراد گور سے ہو جا اُس خانہ کو بھی اے گہوارہ تنگ مت رکھو

تابالغ اسمین بخوبی پھیل پھوٹ کے رہ سکے

بیان بے پروائی وغرور شاہزادہ مین اور زخم کھانا باطن شاہ سے

قولہ چون مسلم گشت بے بیع وشرے + از درون شاہ درجانش جرے + قوت میخوردی ز نور جان شاہ + ماہ جانش ہمچو از خورشید ماہ + راتبہ جانی ز شاہ بے ندید + دمبدم در جان مستش میرسید + آن نہ کش ترسا ومشرک میخورند + زان غذاے کش ملایک میچرند + اندرون خویش استغنا بدید + گشت طغیانی ز استغنا پدید + کہ نہ من ہم شاہ وہم شہزادہ ام + چون عنان خود بدین شہ دادہ ام + چون مرا ماہے برآمد بالمع + پس چرا باشم غبارے را تبع + آب در جوے منست ووقت ناز + ناز غیر از چہ کشم من بے نیاز + سر چرا بندم چو درد سر نماند + وقت روے زرد وچشم تر نماند + چون شکرلب گشتہ ام عارض قمر + باز باید کرد دکان دگر + سروقد وماہ رخسارے مراست + ہمچون شہزادہ اکنون کجاست + زین منے چون نفس زائیدن گرفت + صد ہزاران ژاژ خائیدن گرفت + صد بیابان زانسو حرص وحسد + تا بدآنجا چشم بد ہم میرسد + بحر شہ کہ مرجع ہر آب اوست + چون نداند آنچہ اندر سیل وجوست + شاہ را دل درد کرد از فکر او + ناسپاسے عطاے بکر او + گفت آخر اے خس واہے ادب + این جزاے داد من بود اے عجب + من چہ کردم با تو زین گنج نفیس + تو چہ کردی با من از خوے خسیس + من ترا ماہے نہادم در کنار + کہ غروبش نیست تا روز شمار + در جزاے آن عطاے نور پاک + تو زدے در دیدۂ من خار وخاک + من ترا بر چرخ گشتہ نردبان + تو شدہ در حرب من تیر وکمان + اللغات شرا بکسر خریدن وفروختن از لغات اضداد جری بکسر اول وظیفہ وراتبہ ندید ہمتا ومانند لمع بفتحتین روشنی واہی سست **المعنی** جب مفت بدون خرید وفروخت درون شاہ سے شہزادہ کی جانکا وظیفہ مقرر ہوگیا کہ نور شاہ سے روزمرہ روزی کھاتا تھا اور ماہ اسکی جانکا مثل ماہ آسمان کے خورشید سے نور پاتا تھا راتبہ جانکاہ شاہ بے مثل سے دمبدم اسکی جان مست کو ملتا تھا اور وہ راتبہ نہین جسکو مشرک وترسا کھاتے ہین بلکہ وہ غذا کہ جسکو ملایک چرتے ہین اُسنے اپنے باطن مین استغنا دیکھی لابد اس استغنا سے طغیانی ظاہر ہوئی کہ اپنی حد سے گذر گیا کہ کیا مین پادشاہ وشہزادہ نہین ہون جو اپنی عنان واختیار اسے حوالہ کردون جب میرے لیے ایک چاند روشن وتابان نکل آیا پھر مین کسی غبار کا پیرو کیون بنون میری نہر مین پانی ہوا اور میرے ناز کا وقت پھر بے نیاز ہو کے ناز غیر کا کیون اُٹھاؤن ہر گاہ درد سر نہ رہا تو سر کیون باندھون اب تو وقت روے زرد اور چشم تر کا نہین رہا جو علامتین عاشقونکی ہین ہین تو خود شکرلب

لب اور قمر رخسار ہو گیا لہذا دوسری دکان یعنے معشوقیکی کھولنا چاہیے سروقدی و ماہ رخساری تیرے ہی
واسطے ہے اب مجھسا شہزادہ کوئی کہاں ہے پس جب یہ منی پیدا ہوئی اور اس منی سے نفس خیالات جننے لگا
تو لاکھوں بیہودگیاں پیدا ہوئیں حرص و حسد کے سیکڑوں بیابان سے اس پار چلا گیا جسکہ وہاں چشم بد
پہونچتی تھی یعنے حرص و حسد میں ایسا کامل ہوا کہ اسکو نظر لگتی تھی بادشاہ کو معلوم ہوا اور کیسے معلوم نہوتا
کہ وہ ایک دریا تھا جسکی طرف سب پانی رجوع ہوتے ہیں پھر سیل و نہر کا حال اس سے کب مخفی رہتا کہ
انکے اندر کیا ہے لہذا شاہ کا دل انکی اس فکر سے دردمند ہوا اور اسکے عطیات بکر کی جو کیکی دید شنید تھیں
ناسپاسی کی آخر اس سے کہا کہ اے ناچیز سست ادب تعجب ہے یہی عوض میری داد و عطا کا تھا میں نے
تیرے ساتھ کیا کیا کہ یہ گنج نفیس تجھکو دیا اور تو نے میرے ساتھ اپنی خوے خسیس سے کیا کیا کہ یہ
خیالات بیہودہ باندھے میں نے تیری بغل میں دہ ماہ رکھدیا جسکو قیامت تک غروب نہیں ہے اور
قلب سے تو نے اس عطا کے بدلے میں میری آنکھوں میں خار و خاک جھونکدیے میں تیرے لیے
آسمان کی سیڑھی بنا تو مجھسے لڑنے کو تیر و کمان بنگیا قولہ درد غیرت آمد اندر شہ پدید + عکس درد شاہ اندر وے
رسید + مرغ دولت در عتابش بر طپید + پردۂ آن گوشہ گشتہ بر درید + چون درون خود بدید آن خوش پسر
از سیہ کارے خود گردہ اثر + آن وظیفہ لطف و نعمت گم شدہ + خانۂ شادی او پر غم شدہ + با خود آمد
او ز مستی عقار + زان گنہ گشتہ سرش خانہ خمار + ہر کہ خود بینی کند در راہ دوست + مغز را افگند شست
کلے دید پوست + دشمن من در جہان خود بین مباد + زانکہ از خود بین نیاید جز فساد + می از ان آمد حرام
اندر جہان + کہ خوری خود بین شوے اندر زمان + بہتر از خود در تصور نایدت + ونیمہ از نفس خود بین
زایدت + آنکہ با خود میخورد مے با خود ست + ہمچنین میخوارہ خوار و مرتدست + وانکہ با او میخورد بادش
حلال + وانکہ بے او دم زند بادش وبال + چونکہ با خود میخورد از جام ہو + چشم بکشایم بہ بینم روے او
بعد ازان از خود بکلے بگسلم + ہم ز می خوردن بود این حاصلم + اگہ میخواہی کہ از خود بگسلی + تا کے اندر بند
اے جان و دے + جان بجانان واگذار ایجان من + تا بہ بینی یار دل رنجان من + اللغات عقار
بالکسر شراب + المعنی اسکا یہ حال دیکھکر بادشاہ میں درد غیرت کا پیدا ہوا اور عکس اس درد کا
شاہزادہ کو پہونچا مرغ اسکے بخت کا اسکے عتاب کیواسطے تڑپا اور وہ پردہ جو اسکے گوشۂ دل پر
ہو گیا تھا پھاڑ ڈالا جب اس پسر خوش نے اپنے درون میں اپنی سیہ کاری کا اثر دیکھا کہ وہ وظیفہ
اسکے لطف و نعمت کا جاتا رہا اور اسکی شادی کا گھر غمسے بھر گیا تب مستی شراب سے ہوش میں آیا
اور اس گناہ سے سر اسکا خانہ خمار کا ہو گیا یعنے اتار اس شراب کا بالکل اسکے سر میں بھ گیا

اب مقولات اُنکے ہین کہ جو کوئی اپنے دوست کے ساتھ خود بینی کرتا ہو اُسنے مغز کو چھوڑ دیا بالکل
پوست ہی پوست پر نظر کی تبس فرماتے ہین کہ خدا کرے کوئی خود بین میرا دشمن نہ ہو یہ بہت برا دشمن
ہو اس سے سوا فساد کے اور کوئی بات ظہور مین نہین آتی شراب جو جہان مین حرام ہوئی ہو یہی وجہ
تو ہو کہ پیتے ہی آدمی خود بین ہو جاتا ہو یعنے آپ سے بہتر کسیکو تصور نہین کرتا اور یہ سب باتین تیرے
نفس خود بین سے پیدا ہوتی ہین جو کوئی اپنے ساتھ شراب پیتا ہو اور ہوشیار ہو مست عشق حقیقی
نہین تو ایسا میخوار خوار و مرتد ہو اور جو اُسکے ساتھ شراب پیتا ہو اُسکو خدا حلال کرے اسواسطے
کہ جو کوئی پیے اُسکے اگر دم مارے تو وہ دم اُسکو وبال ہو جائے اور جو کوئی کہ ہوشیار ہو اور
جام ہو سے شراب پیتا ہو مین آنکھین کھولکے اُسکی صورت دیکھونگا بعد دیکھنے کے بالکل خودی ست
بیخود ہوکے قطع تعلق کرونگا بس اُسکی شراب سے یہ مجھکو حاصل ہوگا اگر تو چاہتا ہو کہ میرا رشتہ تعلق
دنیا کا ٹوٹ جائے تو بہت بہتر ہو تو ایجان و دل کب تک اس بند مین پھنسا رہیگا بس اے جانمن
جان اپنی جانان کے حوالے کر تب میرے یار دل زنجان کو کہ دل رنجانی معشوقون کی صفت ہو دیکھیگا
قولہ دل بدلداری دہ و آزاد شو + تلخ زاد باش وازدے شاد شو + نفس خود بر خود مگردان چیر تو +
ز دو اور ابازگیر از شیر تو + ہر چہ ہست آن مستیئے دارد یقین + خواہ شیر و خواہ خمر و انگبین +
مستی گندم بد آن اے آدمی + کہ بکرد آن آدمی را اعجمی + خورد گندم حلہ زان بیرون شدہ + خانہ
بروے بادیہ و ہامون شدہ + دید کان شربت ورا بیمار کرد + زہر آن ما و منیہا کار کرد + جان چون
طاؤس در گلزار ناز + ہمچو جغدی شد بویرانہ مجاز + ہمچو آدم دور ماند او از بہشت + در زمین میراند
گاو بہر کشت + اشک میراند او کہ اے اُستاد زاو + شیر را کردی اسیر دم گاو + کردی اے
نفس بد بار و نفس + بے حفاظے باشہ فریاد رس + دام بگزیدی ز حرص از گندمے + بر تو شد
ہر گندم او کژدمے + در سرت آمد ہوائے ما و من + قید بین بر پائے خود پنجاہ من + نوحہ میکرد
این نمط بر جان خویش + کہ چرا گشتم ضد سلطان خویش + آمد او با خویش و استغفار کرد + با انابت
چیز دیگر یار کرد + درد کان از وحشت ایمان بود + رحم کن کان درد بید رمان بود + مر بشر را خود
مبا جامہ درست + چون رہید از صبر در حین صدر جست + مر بشر را پنجہ و ناخن مباد + کو نہ دین اندیشد
انکہ نے سداد + آدمی اندر بلا گشتہ بہ ست + نفس کافر نعمت ست و گمرہ ست + نفس کافر خود ہمی
ندہد امان + گشت طامے چونکہ فارغ شد زنان + آدمی خود مبتلا بہتر بود + زانکہ زار و عاجز مضطر
بود + اللغات ترا و بفتح واو معار و بنا و قوی و پرزور مبا مخفف مباد و طاغی از حد گذرندہ المعنی ۱۴

یعنے دل دلدار کو دے اور آزاد ہوجا اُسکا غم کھا اور اس غمخواری سے شاد ہو اپنے نفس کو اپنے اوپر غالب مست ہونے دے جلدی شیرخواری سے اُسکو چھڑا اور فقط شیر ہی کیا جو کچھ ہو خواہ شیر خواہ شراب خواہ شہد سب سے یقیناً یہ مست ہوتا ہو آے آدمی مستی گندم کو تونے نہین دیکھا تو تو آدمی کہلاتا ہو دیکھ تو اُس آدمی کو کیسا گونگا بنایا کہ خداتعالی کے سامنے جواب نہ آیا دوسرا آدمی اشارہ حضرت آدم سے ہو کہ گندم کے کھاتے ہی لباس بہشتی جسم سے اُتر پڑا اور بہشتی گھر اُنپر جنگل دامون ہوگیا دیکھا کیسا اُس شربت نے اُسکو بیمار کیا اور اُسکے زہر نے ماومنی کا اثر کیا ماومن پیدا ہوئین شربت عبارت گندم کھانے سے ہو اسواسطے کہ اصطلاح اطبا مین شربت کا پینے کھانے کی چیزون سے دونون پر اطلاق ہو آیا تو جان طاؤس کی طرح گلزار ناز مین خرامان تھی یا آپکے مثل اُس ویرانہ مجاز مین آئی جیسے آدم بہشت سے دور پڑے یہ بھی دور پڑی اور زمین مین کھیتی کیواسطے بیل ہانکتی تھی روتی تھی اور کہتی تھی کہ اے اُستاد زبردست تو نے شیر کو دم گاؤ ... سے نفس بد بار دوم کیسی جفا کی تو نے اپنے فریادرس سے کی تو نے گندم کی حرص سے خود اپنے واسطے آپ دام اختیار کرلیا جسکے سبب سے ہر گندم تجھپر ایک کژدم ہوگیا تیرے سر مین ہوا ماومن کی پیدا ہوئی اب دیکھ کیسی پچاس من کی بیڑی تیرے پاؤن مین پڑی اسی قسم کا نوحہ اپنی جان پر کرتی تھی کہ مین اپنے بادشاہ کے ضد و خلاف کیون ہوا پھر اپنے ہوش مین آئی اور ... اور دعا کے ساتھ اور دوسری چیز بھی مددگار ہوئی جو مراد ہو ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین سے کہ یہ کلمات رب العزت سے القا ہوے تھے چنانچہ فرمایا فتلقے آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ معنی پہلی آیت کے اے رب ہمارے ہمنے اپنے نفسون پر آپ ظلم کیا اور جو تو نہین مغفرت کریگا واسطے ہمارے اور جو نہین رحم کریگا تو ہم زیانکارون سے ہوجائینگے اور معنی دوسری آیت کے پس سیکھین آدم نے اپنے رب سے کچھ باتین سو اُسپہ تو بہ کی جو درد کہ وحشت ایمان سے پیدا ہوتا ہو کہ ایمان اس سے مانوس نہین ہوتا وہ درد بیدرمان ہو اسپر رحم کر کہ پوری بلا مین گرفتار ہو خدا کرے آدمی کو درست کپڑا نصیب نہو صبر ہی مین پڑا رہے جہان صبر سے چھوٹا اور جامہ درست پایا بس فوراً مسند و بالانشینی ڈھونڈھی کہ مین سب سے اعلی ہون بالانشین کیون نہون اور ماومنی اختیار کی بھکتے ہین کہ خدا بشر کو ناخن و پنجہ ندے مقدور و قدرت کہ پھر اُسوقت مین نہ دین ہو نہ دست گذاری آدمی جو بلا مین پڑا رہے یہی بہتر ہو اگر نعمت دیجاے تو نفس اسکا کافر نعمت اور گمراہ ہو وہ اپنی ہی راہ پر لگا دیگا

فر کسی وقت امان نہین دیتا ہمان نان کا سامان کر پایا بس طاغی ہوگیا یعنے حد سے نکلجانیوالا آدمی
کے حق مین یہی بہتر ہی کہ ہمیشہ بلا مین رہے اس سبب سے کہ خدا کے سامنے نالان اور عاجز
مضطر رہے خود بین نہونے پائے

خطاب کرنا حق تعالی کا عزرائیل سے کہ تجھکو کسپر زیادہ رحم آیا مخلوق سے جنکی جانین تو نے نکالین اور جواب عزرائیل کا

ولہ حق بعزرائیل میگفت اے نقیب + بر کہ رحم آمد ترا از ہر کئیب + گفت بر جملہ دلم سوزد بدرد ولیک
فرمان امر را اہمال کرد + تا بگویم کاشکے یزدان مرا + درعوض قربان کند بہر فتے + گفت بر کہ بیشتر
رحم آمدت + از کہ دل پرسوز و بریان ترشدت + گفت روزے کشتی بر موج تیز + در شکستم زام
شد ریز ریز + پس بگفتی قبض کن جان ہمہ + جز زنے با طفلکی اندر رمہ + ہر دو آن بر تختۂ در ماندند + موجہا
ان تختہ را می راندند + چون بساحل او فگند آن تختہ باد + از خلاص ہر دوم دل گشت شاد + باز گفتی
ان مادر قبض کن + طفل را بگذار تنہا زامر کن + چون زمادر بگسلیدم طفل را + خود تو میدانی چہ
تلخ آمد مرا + بس بدیدم درد ہا تمہاے زفت + تلخے آن طفل از یادم نرفت + گفت حق آن طفل
را از فضل خویش + موج را گفتم فگن در بیشہ ایش + بیشۂ پر سوسن و ریحان وگل + ہر درخت میوہ دار
ش اکل + چشمہاے آب شیرین زلال + پروریدم طفل را با صد دلال + صد ہزاران مرغ مطرب
ش صدا + اندر ان روضہ فگندہ صد نوا + بسترش کردم ز برگ نسترن + کردم او را ایمن از صدمہ
ن + گفتہ مر خورشید را کو را الگز + باد را گفتم برو آہستہ وز + ابر را گفتم برو باران مریز + برق را گفتم
و نگراے تیز + زین چمن از دے مبراز اعتدال + پنجہ اے بہمن برین روضہ مال + اللغات
ب ستودہ کئیب اندوہناک دے وبہمن دو نون نام ماہ خزان کے ہین المعنی حق تعالے
عزرائیل سے پوچھتا تھا کہ اے ستودہ بہت تیرے ہاتھ سے اندوہناک ہوے تجھکو کسپر رحم آیا
سب پر میرا دل درد سے جلتا ہی لیکن مین تیرے امر کو نہین چھوڑ سکتا ہون تو کہون کہ یزدان
مجھکو عوض اس جوان کے اگر قربان کرتا تو کیا اچھا ہوتا کہا زیادہ رحم کسپر تجھکو آیا اور زیادہ ترکس سے
را دل سوز و بریان ہوا کہا ایک دن ایک کشتی موج تیز مین تیرے حکم سے مین نے توڑی
وہ چور چور ہوگئی پھر حکم کیا کہ اس گلہ مین جو ایک عورت بچہ والی ہی سوا اُسکے سب کی
ان قبض کر بس فقط وہ دونون ایک تختہ پر رہگئے موج اُس تختہ کو چلا رہی تھی جب ہوا نے
ارہ پر اُس تختہ کو جا ڈالا ان دونون کے بچ جانے سے میرا دل شاد ہوا پھر حکم دیا کہ مادر بچہ کی جان

قبض کرا اور بچہ کو اکیلا چھوڑ دے حکم کن کا یون ہی ہو جب مین نے اور سے بچے کو ڈرایا تو خود ہی جیسا
جانتا ہو مجھکو تلخ و ناگوار ہوا بس مین نے اس واقعہ مین موٹے موٹے درد و ماتم دیکھے اور اس بچہ کی
فکر کہ جانے کس بلا مین پڑا ہوگا ہرگز نہین بھولا ہون حق تعالی نے فرمایا مین نے اس بچہ کو اپنے
فضل سے یہ کیا کہ موج کو حکم دیا اُسکو ایک جنگل مین ڈالدے کہ وہ سوسن وریحان سے بھرا تھا اور
درخت میوہ دار خوش مزہ اور چشمے آب شیرین زلال کے جاری اُس بچہ کو مین نے
مین بڑے ناز سے پالا جسمین لاکھون مرغ مثل مطرب کے خوش صدا تھے کہ اُس روضہ مین
صدہا قسم کی نوا گرہتے تھے بستر اُسکا مین نے برگ نسترن سے کیا بنے پھولون پر سُلایا اور زمانہ
کے فتنون سے امین کردیا کوئی صدمہ نہ پہونچا سکا خورشید سے کہدیا کہ اُسکو ایذا مت دے اور ہوا کو
حکم کیا کہ آہستہ آہستہ اُسپر چل ابر سے کہدیا اُسپر پانی مت بہا برق کو کہا اُسکی طرف تیز ہو کے مت
چل ہو بہمن و دے جو مہینے خزان کے ہین اُنکو حکم کیا کہ یہان ہمیشہ اعتدال رہے اور اے بہمن
تو اپنا پنجہ اس روضہ پر مت پھیر

ذکر کرامات شیبان چرواہہ کا اور بیان معجزہ ہود علیہ السلام کا

ہمچو آن شیبان کہ از گرگ عنید + وقت جمعہ بر رعا خط میکشید + تا برون نآید ازان خط گوسپند
در آید دزد و گرگ با گزند + بر مثال دائرہ تعویذ ہود + کاندران صرصر امان آل بود ہشت
روزے اندرین خط تن زنید + وز برون مثلہ تماشا می کنید + بر ہوا بردی فگندی بر حجر
دریدی لحم و عظم از ہمدگر + آن گروہ را بر ہوا بر ہم زدی + تا چو خشخاش استخوان ریزہ شدی +
سیاست را کہ لرزید آسمان + مثنوی اندر نگنجد شرح آن + گر بطبع این میکنی اے باد سرد +
خط دائرہ آن ہود گرد + در بحرص این میکند گرگ نشر ند + کو بیا در خط راعی کن گزند + اے
فوق طبع این ملک بین + یا بیا و محو کن از مصحف این + مقریان را منع کن بندی بنہ +
ظلم را بمال و خوف دہ + عاجزی دخیرہ کان عجز از کجاست + عجز تو تابی ازان روز جزاست +
داری تو در پیش اے لجوج + وقت شد پنہا نیا زانک خروج + خرم آنکہ عجز و حیرت قوت
+ در دو عالم خفتہ اندر ظل دوست + ہم در اول عجز خود را او بدید + مردہ شد دین عجائب
+ چون زلیخا یوسفے بر وے بتافت + از عجوزے در جوانی راہ یافت + زندگی در مردن
ست + آب حیوان در درون ظلمت ست + ہر بلا کین قوم را حق دادہ است + زیر او
فائدہ بنہادہ است + اللغات رعا بکسر گلہ گاؤ و گوسفند ... نامشخص ... مجمع

لام گوشش وبینی برید ن رآعی چروا ہہ مقری بالضم وکسر را قرآن پڑھانے والا وکور مقری حافظ
نابینا معلم آموزانندہ وملاح وناخدا اعجائز جمع عجوز بڑھیا المعنی جیسے شیبان راعی کہ ایک اولیا
تھے بکریان چرانے والے جب جمعہ کے وقت جامع مسجد کو جاتے تھے تو گرگ سرکش کے
سبب سے اپنے گلہ کے گرد ایک خط کھینچ دیتے تھے تا اُس خط سے باہر نہ بکری نکل پاے
نہ اُسکے اندر چور یا گرگ نقصان والا گھس سکے جیسے ہود نے ایک دائرہ پناہ کا اس طوفان
صرصر مین جو عاد پر آیا تھا اپنی آل پر کھینچ دیا تھا کہ آٹھ روز تک اُسی خط پر بس کرو اور باہر نکلے سے
سیر اور اُسکا تماشا دیکھو کیسے ناک کان کاٹے جاتے ہین کہ تو وہ صرصر اُنکو ہوا پر لیجا کے پتھر
مارتی تھی تو گوشت ہڈی سب ایک دوسرے سے پھٹ جاتا تھا اور اُس گروہ کو ہوا پر لیجا
کھوندتی کھندلتی تھی کہ خشخاش کی طرح ہڈیان ریزہ ریزہ ہوتی تھین اور ایسی سیاست و سزا وہان
ہو رہی تھی کہ آسمان کانپتا تھا اگر اُسکی شرح کرون تو مثنوی مین کب سماے آگے
فرماتے ہین اے باد خنک بمزہ اگر تو اپنی سرشت وطبیعت سے یہ زور شور دکھا رہی
تو بھلا ہود نے جو خط دایرہ کا کھینچا ہو اُسکے پاس تو پہنچکا آ رہتا اپنی حرص سے گرگ
بدبخت بکریان پھاڑتا ہو تو جب جانتے کہ راعی کے خط مین کچھ نقصان پہونچاتا سب حکم
سے تھا بس اے گرفتار طبیعت کے کہ ہر امر مین طبیعت کا دخل بتاتا ہو اُس ملک حکیم
کو دیکھ کہ فوق طبیعت سے ہو یا آ اور قرآن سے اس بات کو میٹ دے جیسا کہ قرآن
مین ہو ان ربک فعال لما یرید بیشک رب تیرا جو ارادہ کرتا ہو وہ کرتا ہو بس یا تو اُن
پڑھنے والون کو جو اس آیت کو برملا پڑھ رہے ہین اور تو گرفتار طبیعت کا پڑھنے سے
باز رکھ اور قید کر یا اُنکے معلم کو مالش کر اور ڈراتا وہ پڑھنے نہ پائین لیکن اس بات مین
عاجز اور حیران ہو کہ یہ عجز کہان سے آیا کہ منع نہین کر سکتا یہ جو عجز تیرا ایک چمک روز جزا کی
کہ وہ کیسا ہیبت کا دن ہو تو اے منکر ندے کہ جھگڑا الوہیت ہو تجھکو چاہیے بہت عجز اپنے
سامنے رکھے اب جو چھپی چیزین ہین اُنکے خروج کا وقت آپہونچا جلدی معلوم ہو جائیگا الغرض
خوش وہ شخص ہو جو عجز وحیرت یہی دونون اُسکی قوت ہین اور مایۂ حیات اور دونون جہان
مین دوست کے سایہ تلے سورہا ہو عجز والے نے اول ہی دفعہ مین عجز اپنا دیکھا بس مرد
دین بڑھیون کا اختیار کیا چنانچہ حدیث ہو علیکم بدین العجائز یعنی نگہداشت کرو دین عجائز
ایک بڑھیا نے چرخہ سامنے رکھا اور کہا یہ چرخہ ہرگز نہین چل سکتا بغیر کسی چلانے والے

پھر چرخ کا چرخہ با اینہمہ عظمت بدون کسی محرک کے کیسے گردش کرسکتا ہو جیسے زلیخا کہ جب یوسف اسپر چمکے تو عجوزی سے کیسی جوانی مین راہ پائی ہمین طبیعت کا کیا گذر ہو خوب جان لے کہ زندگی مرنے مین اور محنت مین ہو کیا نہین جانتا آبحیات کیسا تاریکی مین ہو جہان کے برابر کوئی اشد محنت نہین جو بلا کہ حق تعالے نے اس قوم یعنے عاشقون اور عارفون کو دی ہو اُسکے تحت مین سیکڑون فائدے رکھے ہین

رجوع بقصہ نمرود اور پرورش کرنا حق تعالے کا اُسکو شیر پلنگ سے

قولہ حاصل آن روضہ چو باغ عارفان + از سموم و صرصر آمد در امان + یک پلنگے بچگان نو زادہ بود + گفتم او را شیر دہ طاعت نمود + پس بدادش شیر و خدمتہاش کرد + تا کہ بالغ گشت و زفت و شیرمرد + چون فطامش شد بگفتم با پری + تا در آموزند نطق و داوری + پرورش دادم مراو را زین چمن + کہ بگفت اندر نیاید فن من + دادہ من ایوب را مہر پدر + بہر مہمانی کرمان بے ضرر + دادہ کرمان را برو مہر ولد + بر پدر من اینت قدرت اینت ید + مادران را مہر من آموختم + چون بود شمعی کہ من افروختم + صد عنایت کردم و صد رابطہ + تا بہ بیند لطف من بیواسطہ + تا نباشد از سبب درکشمکش + تا بود ہر استعانت از منش + تا خود از ہیچ عذرے نبودش + شکوہ نبود ز ہر یار بدش + این حصانت دید با صد رابطہ + کہ بپروردم ورا بیواسطہ + شکر او آن بود اے بندہ جلیل + کہ شد او نمرود سوزندہ خلیل + ہمچنین کاین شاہزادہ شکر شاہ + کرد ز استکبار روز استکثار جاہ + کہ چرا من تابع غیرے شوم + چونکہ صاحب ملک و اقبالے بوم + لطفہاے شہ کہ ذکر آن گذشت + از تبختر بر دلش پوشیدہ گشت + **اللغات** فطام بکسر شیر سے باز رکھنا بچہ کا اینت کلمہ تحسین و تعجب و بمعنی زہے حصانت بکسر استواری **المعنی** الحاصل خدا تعالے فرماتا ہو وہ روضہ تو ایسا جیسے باغ عارفون کا کہ سموم و صرصر سے امان یافتہ اور ایک پلنگ کے نئے نئے بچے ہوے تھے اُس سے مین نے کہدیا کہ اُسکو شیر دے اُسنے اطاعت کی شیر دیا اور خدمتین کین تاکہ بالغ و قوی و شیرمرد ہوا جب دودھ اُسکا چھوٹا تو ہمنے جنون سے کہدیا کہ اُسکو حکومت کی باتین اور گویائی سکھاؤ بس ایسے چمن سے ہمنے اُسکو پرورش کیا جو ہمارے فن وہنر بیان مین نہین آتی دیکھو ایوب کو ہمنے کیڑونکی مہمانی بے ضرر کیو اسطے کیسی محبت باپ کی سی دی کہ جو کیڑا اگرتا تھا اُسکو پھر اُٹھا کے رکھ لیتے تھے اور کیڑون کو محبت بیٹے کی سی دی جیسے پدر پر اُنکو ہوتی ہو ہمکو ایسی قوت اور ایسی قدرت ہو مادرون کو محبت

فرزندون کی مین ہی نے سکہائی اور خیال کرو شمع کیسی ہوگی جسکو مین نے روشن کیا سیکڑو
عنایتین مین نے اُسپر کین اور سیکڑون رابطے کہین مادہ پلنگ کہین جن وغیرہم تا میرے لطف
کو بیواسطہ دیکھے اور کسی سبب کی کشمکش مین نہ پڑے اور ہر قسم کی مدد مجھی سے اسکو ہو
توہمسے اُسکو کچھ عذر نہوے اور ہر یار بدسے شکوہ نہ کرے کہ فلان نے مجھسے یہ بدی کی یہ
مضبوطیان تو اُسنے سیکڑون رابطون کے ساتھ دیکھین کہ بیواسطہ مین نے اسکو پالا اُسکا
اے بندہ جلیل یہ ہوا کہ وہ نمرود جلانے والا خلیل کا ہوا جیسے کہ اُس شاہزادہ نے شکر شا
استکبار و استکثار جاہ سے کیا یعنے آپکو بڑا جاننے اور اپنا مرتبہ کثیر سمجھنے سے کہ مین بڑا ہو
کیون کسی غیر کا پس رو بنون جبکہ صاحب ملک اور صاحب اقبال خود ہون اور پادشاہ سے
لطف جنکا ذکر اوپر گذرا ناز و غرور سے اُسکے دلپر پوشیدہ ہوگئے قولہ ہمچنان نمرود آن الطاف
را + زیر پا بنہاد از جہل و عما + این زمان کافر شد و رہ میزند + کبر و دعوے خدائی میکند + رفت
سوے آسمان با جلال + با سہ کرگس تا کند بر من قتال + صد ہزاران طفل بے تلویم را + کشت
تا یابد ابراہیم را + کہ منجم گفت اندر حکم سال + زاد خواہد دشمنی بہر قتال + پس بکن در دفع آ
خصم احتیاط + ہر کہ میزائید میگشت از خباط + کوری او رست طفل وحی کش + ماند خونہا
دگر در گردنش + از پدر یابید آن ملک اے عجب + تا غرورش داد ظلمات نسب + دیگران ر
گر اب دام شد حجیب + او ز بابا بید گوہرہا عجیب + گرگ درندہ است نفس بد یقین + چہ بہا
می نہی بر ہر قرین + در ضلالت ہست صد کل را کلہ + نفس زشت کفرناک پر سفہ + زین سبب میگو
اے بندہ فقیر + سلسلہ از گردن سگ بر مگیر + گر معلم گشت این سگ ہم سگست + باش ذلت نفسہ کو
رگست + فرض می آری بجا گر طائفی + بر بیلی چون ادیم طائفی + تا سہیلت داخر داز ننگ پوست ہم
چون موزۂ برتاے دوست + جملہ قرآن شرح خبث نفسہاست + بنگر اندر مصحف آن چشمت کجاست + ذ
نفس عادیان کالت بیافت + در قتال انبیا مو میشگافت + قرن قرن از نفس شوم بے ادب + ناگہا
اندر جہان میزد لہب + قصہ کوتہ کن کہ راے نفس کور + برد او را بعد سالی سوے گور + اللغات تلویم ملامت
کرنا خباط بضم اول دیوانگی کل ہندی گنجا سفہ بالفتحتین سبکی عقل و نادانی طائف طوف کنندہ دنا
تا حیت از ملک حجاز اور وہ خیال جو خواب مین معلوم ہو المعنی یعنے جیسے شہزادہ نے شاہ کے
الطاف فراموش کیے ایسے ہی نمرود نے کوری و نادانی سے اُن الطاف کو پانوُں
نیچے ڈالا اور پامال کیا اور اُس وقت مین کافر ہوگیا اور اور ونکی راہ مارتا ہو یعنے خدائی کا دعو

کے لوگون سے اقرار کراتا ہو تین گدھ لیکے آسمان باجلال پر مجھسے لڑنے کو اڑا اسیکو وہ بچے بے تقصیر
ں خیال سے مارڈالے تا ابراہیم کو پائے اُس سبب سے کہ نجومیون نے اس سال کے حکام
ن یہ حکم بھی لکھا تھا کہ اس سال مین ایک دشمن تیری لڑائی کو پیدا ہوگا لہذا اُس دشمن کی دفع
ن خوب احتیاط کر اس خبط سے جو بچہ پیدا ہوتا تھا اُسکو مارڈالتا تھا اور کوری اُسکی دیکھو کہ وہ بچہ
حکم خدا کا پہونچانے والا تھا وہ تو اُسکے ہاتھ سے بچگیا اور بچونکے خون ناحق اُسکی گردن پر ہوے
ور رہے کیا باپ سے یہ ملک اُسنے پایا تھا اور باپ بادشاہ تھا جو نسب کی تاریکی ...
یدا ہوا یہ بھی تو نہین پھر ایسے غرور سے تعجب ہی تعجب ہو درحقیقت ...
ے لیے مان باپ کا پردہ ہو کہ فلان نے اپنے باپ سے ملک یا فلان چیز پائی ہو اُسکا تو یہ
ال بھی نہین اُسنے تو گو ہر اہم ای سے پائے ہین جو اُسکی جیب مین ہین تیرے یقین کر ...
ب گرگ درندہ ہو یہی تجھکو پھاڑ رہا ہو تو کسی مصاحب ہمنشین پر بہانہ کیون رکھتا ...
کا دیا عجب قدرت اُسکی ہو کہ سیکڑون گنجون کو گمراہی مین تاج بخشتا ہو حال آنکہ نفس اُنکا ...
فر سے بھرا محض بے عقل و نادان ہو اسی سبب سے اے بندہ فقیر تجھسے کہتا ہون کہ اس سگ
بد کی گردن سے زنجیر مت نکال مقید ہی رکھ اگر یہ سگ معلم ہوگیا تاہم سگ ہی ہو تو اس سگ
فس کی ذلت کے درپے رہ کہ یہ بڑا بدرگ ہو مبادا اپنی رگ ظاہر کرے معلم بصیغہ مفعول وہ کتہ
و تعلیم یافتہ ہو کہ جب شکار مارے تو بجنسہ مالک کے پاس لائے آپ ہرگز نہ کھائے بس ایسے
گ شکاری معلم کا شکار مرا ہوا بھی حلال ہو کما جاء فی القرآن یسئلونک ماذا احل لہم قل احل
م الطیبات و ما علمتم من الجوارح مکلبین تعلمونہن مما علمکم اللہ پوچھتے ہین تجھسے کیا چیز ہمکو حلال ہو کہ
تھری چیزین تمکو حلال ہین اور وہ جو تمنے شکاری جانورون کو سکھایا ہو شکار پر دوڑانے کو
سکھایا تمنے اُنکو وہ جو سکھایا تمکو اللہ نے اگر تو طواف خانہ کعبہ کا کرتا ہو تو فرض خدا کا بجالا رہا ہو
س ایسا ہو جیسے ادیم طائف کا سہیل کے سامنے جسکی شعاع سے ادیم بودار و رنگین ہوجاتا ہو تا سہیل
جھکو ننگ پوست سے چھڑا دے اور تو موصوف بصفت ادیم ہوجائے اور دوست کے پانون پر
ثل موزہ کے ہو سارا قرآن خبث نفس کی شرح مین ہو دیکھ لے مگر تیری وہ آنکھ ہی کہان ہو
یسے سوجھے مین نے جو اُس جگہ ذکر نفس کا کیا یہ وجہ ہو کہ عادیون کے نفس کا ذکر تھا جو دنیا کے
ال مین موشگافی کرتے تھے وہی ذکر میرے ذکر کا آلہ اور سبب ہوگیا اور یون تو صدیان کی صدیان
ذرین کہ اُس نفس شوم بے ادب سے یکایک جہان مین آگ لپٹین مارنے لگی ہو آپ فرماتے

ہین قصہ کوتاہ کر بعد ایک سال کے راے اسی نفس کور کی شہزادہ کو گور کی طرف لے گ

رجوع طرف قصہ شاہزادہ کے کہ زخم خاطر خوردہ خاطر شاہ سے تھا اور قبل استکمال فضائل دیگر کے مرگیا

قولہ شاہ چون از محو شد سوے وجود + خشم مریخیش آن خون کردہ بود + چون ترکش بنگریدان بنیظ
دید کم از ترکشش یک چوبہ تیر + گفت کو آن تیر وازحق بازجست + گفت اندر حلق او آن تیر تست
عفو کرد آن شاہ دریادل ولے + آمدہ بد تیر او بر مقتلے + کشتہ شد در نوحہ او میگریست + اوست
ہم کشندہ ہم ولیست + ورنہ باشد ہر دو او پس جملہ نیست + ہم کشندہ خلق وہم ماتم کنیست + ش
میگو آن شہید زرد خد + کان بزد بر جسم وبر معنی نزد + جسم ظاہر عاقبت خود رفتنی ست + تا ابد معن
بجواہد شاد زیست + آن عتاب ار رفت ہم بر پوست رفت + دوست بے آزار سوے دو
رفت + گرچہ او فتراک شاہنشہ گرفت + آخر از عین الکمال او رہ گرفت + آن سوم کاہل تر
ہر سہ بود + صورت ومعنی بکلے در ربود + دختر وملک وخلافت او گرفت + مینرو گزین نمانی در شگفت
من ز طول قصہ گشتستم ملول + من غریق بحر معنی تو عجول + آنکہے از ذلت وعجز ونیاز + یافت مقصود
کریم کارساز + المعنی یعنے شاہ جب عالم محو سے عالم وجود کی طرف گیا یعنے عالم ظاہر سے جانب عا
باطن کے تو دیکھا کہ اُسکے خشم مریخی نے وہ خون کیا تھا جب اپنے ترکش کو اُس بے نظیر نے دیکھ
تو ایک چوبہ تیر ترکش سے کم پایا پوچھا وہ تیر کہاں ہی سچ بتا اور حق کہ کہا وہ تیر تیرا اُسکے حلق میں ہ
یہ سنکے اُس شاہ دریادل نے عفو کیا لیکن وہ تیر اُسکے مقتل پر لگا تھا یعنے ایسی جگہ جس سے
مرہی جائے لہذا وہ کشتہ ہوا یہ اُسکے مرنے سے بیان کر کرکے رونے لگا اس سبب سے ک
وہ شاہ جملہ تھا کہ جملہ کار چہ کشندہ بھی ہی اور ولایت یعنے اپنے کشتہ پر ولی کی طرح رونیوا لا
بھی اور اگر یہ دونون صفتین اُسمین نہون تو وہ جملہ نہین ہی اسلیے کہ جملہ کشندہ بھی ہوتا ہی او
ماتمی بھی آور وہ شہید اپنا شاہزادہ زرد رخسار کہ زردی مرگ کی علامت مغفرت کی ہو شکرگزار
تھا اس بات کا کہ بلا سے تیر میرے جسم پر لگا معنی پر تو نہین لگا جسم ظاہر تو آخر جانیوالی ہی چیز
اور معنی ابد تک شاد زیست ہی اگر عتاب اُسکا مجھپر گذرا تو پوست ہی پر گذرا دوست تو بے رنج
آزار دوست کی طرف گیا اگرچہ اُسنے پھر فتراک شاہنشاہ کا پکڑا آخر چشم بد کے اثر سے انکی
راہ لی اب تیسرا شاہزادہ جو تھا اُن دونون سے کاہل تر تھا وہ صورت ومعنی کلی لے گیا
لڑکی بھی اُسکی لی خلافت بھی لی اور یہ بات ہوسکتی ہی اور لایق وسزاوار ہی اگر تجھکو تعجب نہ

کا اہل نے صورت و معنی کل کیسے لیلی اب فرماتے ہین مختصر کرون طول قصہ سے طول ہوتا ہے
ن بحر معنی مین غریق ہون اور اے مخاطب تو بڑا جلد باز ہے تے مین کہے دیتا ہون کہ اُسنے بعد
ذلت اور عجز و نیاز کے اپنا مقصود کریم کارساز سے پایا

وصیت کرنا اُس شخص کا جسکے تین لڑکے تھے کہ میری میراث اُسکو دینا جو سب سے زیادہ تر کاہل ہو

آن یکے شخصے بوقت مرگ خویش + گفتہ بد اندر وصیت پیش پیش + سہ پسر بودش چو سہ سرو روان
وقف ایشان کردہ او جان و روان + گفت ہر چہ کالہ و سیم و زر ست + آن بر و زان ہر سہ کو کاہل ترست
گفت با قاضی و بس اندر زکرد + بعد از ان جام شراب مرگ خورد + گفت فرزندان بقاضی کاے کریم
ما نگردیم از حکم تو ما سہ یتیم + سمع و طاعت میکنیم او راست دست + آنچہ او فرمود بر ما نافذست + ما چو
اسمعیل ز ابراہیم خود + سر نہ پیچم ار چہ قربان میکند + گفت قاضی ہر یکے با عاقلیش + تا بگوید قصہ از
کاہلیش + تا بہ بینم کاہلے ہر یکے + تا بدانم حال ہر یک بیشکے + عارفان از دو جہان کاہل ترند + زانکہ
بے شد یار خرمن میبرند + کاہلے را کردہ اند ایشان سند + کار ایشان را چو یزدان میکند + کار یزدان را
نہ بینند عام + می نیاسایند از کد صبح و شام + کار دنیا ساز کل کاہلترند + در رہ عقبے زمہ گو میبرند + این
بنید ہر کہ او با شد رشید + این کہ دنیا رفت و عقبے در رسید + مہترین را گفت قاضی باز گو + قصہ از
کاہلی اے ال جو + این زحد کاہلے گوید باز + تا بدانم حد آن از کشف راز + بیگمان خود ہر زبان پردہ
است + چون بجنبد پردہ رویت حاصل ست + پردۂ کوچک چو یک خرجہ کباب + می بپوشد
صورت صد آفتاب + گر بیان نطق کاذب نیز ہست + لیک بو از صدق و کذبش مخبر ست +

اللغات پیش بمعنی ماضی و بمعنی حضور اکثر و بمعنی مستقبل شاذ و نادر شد یار زمین کھودی ہوئی واسطے
بونے کے **شرح** بالفتح پارچہ **المعنی** ایک شخص نے اپنے مرتے وقت اپنی وصیت مین
حاضرین کے سامنے کہا تھا اور تین لڑکے اُسکے تھے جیسے تین درخت سرو روان کے جنکے واسطے
اُسنے اپنی جان و روان وقف کردی تھی کہ جو کچھ میرا اسباب و سیم و زر ہے یہ اُسکو ملے جو تینون مین
سب سے زیادہ تر کاہل و سست ہو اور قاضی کے سامنے بھی اُسکے بہت نصیحت کردی تھی بعد
اُسکے جام شراب مرگ کا پلیا بعد مر جانے کے فرزندون نے اُسکے قاضی سے کہا کہ اے کریم ہم تینون
یتیم تیرے حکم سے تجاوز نہ کرینگے جو اُسنے کہدیا ہے ہم اُسکو بسمع و طاعت قبول کرتے ہین
اختیار ہے اُسکا فرمایا اور کہا ہوا ہم مین نفوذ کرنے والا ہے ہم اسمعیل کیطرح اپنے ابراہیم سے سرتابی

ہرگز نہین کرینگے اگرچہ وہ ہمکو قربان ہی کیون نہ کرے قاضی نے کہا ہر ایک تمسے اپنی عاقلی کے سا
قصہ اپنی کاہلی کا بیان کرے تا مین ہر ایک کی کاہلی دیکھون اور بیشک و شبہہ ہر ایک کا حا
جانون آپ مقولے اُنکے ہین عارف لوگ دونون جہان سے کاہلتر ہین اُنکے برابر دوجہان مین
کوئی کاہل نہین کہ نہ کھودین نہ جوتین اور خرمن سمیٹین بٹولین انھون نے کاہلی کو اپنا بھروسہ ٹھہرا
ہو اسلیے کہ اُنکا کام خدا تعالے کرتا ہو لیکن خدا تعالے کے کام کو عوام نہین دیکھتے کہ وہ کیسے کرتا
اسی سبب سے صبح شام اپنی جدوکد سے چین نہین لیتے دنیا کے کام مین کل سے کاہلتر ہین عٰ
کے کام مین اُن سے سبقت لیے جاتے ہین گو اس سے زیادہ کوئی سیارہ سریع السیر نہین
اس بات کو وہ اختیار کرتا ہو جو رشد و راہ یافتہ ہو خوب جانتا ہو کہ دنیا چند روزہ ہو اب یہ گم
اور عقبے آئی پھر قاضی نے بڑے بیٹے سے کہا کہ اے ماہجو اپنی کاہلی کا قصہ بیان کر القص
اپنی اپنی کاہلی کی حد بیان کرو تا اُس بھید کے کھلنے سے مجھکو حد کاہلی کی معلوم ہو کہ کسکی زیادہ تر ا
اسلیے کہ ہر زبان ہر دل کی پردہ ہو اسمین کچھ شک و گمان ہی نہین اور جب پردہ جنبش کرتا ہو رو
اُس پردہ نشین کی حاصل ہو جاتی ہو چھوٹا سا پردہ مثلاً ایک پارچہ کباب کا صورت سو آفتا
کی چھپا لیتا ہو اگر بیان نطق کا ذب کا بھی ہو یعنے وہ نطق اپنے بیان مین کاذب ہو لیکن
صدق و کذب کی مخبر ہو کہ صدق و کذب چھپا نہین رہتا قولہ آن نسیمی کہ بیاید از چمن + ہست پید
از سموم گولخن + بوے صدق و بوے کذب گول گیر + ہست پیدا در نفس چون مشک و سیر
بوے اخلاص و نفاق بیمزہ + ہست ظاہر ہمچو عود و انگزہ + گر ندانی یار را از دہ دلہ + از مشام فا
خود کن گلہ + ور ندانی تو عجوز از شاہدی + بیگمان گشت ست چشمت فاسدے + ور تو نشناسی
شکر را از صبر + بیگمان شد حس ذوق تو خدر + ور یکے شد صوت بلبل با غراب + ہست بیشک حس
سمع تو خراب + ور یکے گشت سمور و خارپشت + حس لمس تو تو بنمود پشت + بانگ حیز ان
شجاعان دلیر + ہست پیدا چون فن روباہ و شیر + چارۂ کار حواس خویش کن + وان گے را
طلب در پیش کن + یا زبان ہمچو سر دیگ ست راست + چون بجنبد تو بدانی چہ اباست + ا
بخار آن بداند تیز ہش + دیگ شیرین را ز سکباج ترش + دست بر دیگے نوی چون
زد فتا + وقت بخریدن بدید اشکستہ را + آن یکے پرسید صاحب درد را + گفت در چند
شناسی مرد را + گفت دانم من ورا در حین ز پوز + ور نگوید دانمش اندر سہ روز + آن دگر گفت
ار نگوید دانمش + ور نگوید در سخن پیچانمش + گفت اگر این مکر شنیدہ بود + لب ببند د

رخموشی دررود + گفت میرو گوے تاہفتم زمین + تا ابد پوشیدہ ماند حال این + حال یکین گر ندا نم
پہ بود + وندران نقصان ونیم چہ شود + اللغات آنگزہ ہندی ہینگ دہ ولہ ملبوس بہسا در
پریشان خاطر صبر اسمین سکون وکسر دیا کا دونون روا ہین خدر بفتح وکسر ثانی سست ولے حس
س چھونا کسی چیز کا ہاتھ یا کسی عضو سے سکبا معرب اسکا سکباج نوعے از آش کر گیہون کے
لیہ اور سرکہ اور نبات وگوشت وکشمش سے طیار کرتے ہین المعنی تا باید صدر پر تشبیہ قہ...
وہ نسیم سرد خوشبو جو چمن سے آتی ہو صاف ہو اگرم وبدبو پہاڑیا گھور ے سے ظاہر ہو بو صدق کی
ور بو کذب کی جو احمق کا پکڑنے والا ہو دونون کو دم بھر مین ایسی معلوم ہو گی جیسے بو مشک
اور بو لسن کی تو اخلاص اور بو نفاق بے مزہ کی ایسی ظاہر ہو جیسے عود اور ہینگ اگر تو یا...
وہ دلہ منافق پریشان خاطر سے نجانے تو اپنے دماغ فاسد کی شکایت کر کہ اسمین فساد ہو گیا اور
اگر تو عجوز کو کسی شاہد سے تمیز نہ کرے تو بیشک تیری آنکھین فاسد ہو گئی ہین اور جو فکر اور صبر
جسکی ہندی ایلوا ہو کہ نہایت تلخ ہوتا ہو تو نہ پہچانے تو بیشک تیری حس ذائقہ مین سستی پیچی
ہو گئی اور جو بلبل اور کوے کی آواز تجھکو ایک سی ہو گئی تو بے شبہہ تیرے سمع کے حس مین
زالی آگئی اور جو تجھکو سمور جسکا پوست نہایت نرم وملائم ہوتا ہو اور خار پشت جسکی ہندی سیہی ہو
ور اسکے تمام بدن پر تکلہ کی طرح خار ہوتے ہین یکسان ہو گئی تو تیری حس لمس نے تیری طرف
سے پیٹھ پھیر لی آواز حیزون اور شجاعون دلیر کی ایسی ظاہر ہو جیسے روباہ وشیر کے داؤپیچ تب
پہلے اپنے حواس کی علاج وتدبیر کر پھر راہ طلب کی اختیار کر یا زبان ٹھیک مثل
سر پوش دیگ کے ہو جسوقت ہلی جان لیگا کہ اسمین یہ ابا ہو یعنے آش یا شوربا یہ دوسری
مثال زبان کی ہو اوپر اسکو پردہ دل کا کہا تھا اور جو تیز ہوش ہین دیگ کی بھاپ سے
جان لیتے ہین کہ یہ دیگ کسی شیرین چیز کی ہو یا ترش کی جہان خریدنے کیوقت کسی جوان نے
اٹھنی دیگ پر مارا اسیوقت اسکی آواز سے پہچان لیا کہ یہ ٹوٹی ہو یا ثابت ہو ایک نے
ایک صاحب ورد سے پوچھا کہ تو آدمی کو کتنون دلون مین پہچان سکتا ہو کہا مین اسیوقت اسکو
اسکی صورت سے پہچان سکتا ہون اور نیک وبد اسکا تین روز مین جان سکتا ہون پھر
سنے کہا اگر وہ بولے نہین خاموش رہے پھر کیسے پہچان لیگا کہا مین اسکو ہر قسم کی باتون مین
لگاؤنگا تا بولے اور حال اسکا معلوم ہو کہا اگر مکار ہو اور مگر دیدہ شنیدہ لب ہی نکھولے بند کرے اور خموشی
مین چلا جاسے کہ بات ہی نہ کرے کہا اس سے کہدے کہ ساتوین زمین تک چلا جا اور ابد تک

یہ سمال مجھپر پوشیدہ رہے تیرا کیا بگاڑ اور میرے دین کا اس سے کیا نقصان کہ مین نے ایک شخص کا حال بجانا

تمثیل

قولہ آنچنان کہ گفت مادر بچہ را + گر خیالے آیدت در شب فرا + یا بگورستان و جائے سہمگین + تو خیالے زشت بینی پر زکین + دل قوی دار و بکن حملہ برو + او بگرداند ز تو در حال رو + آنکہ بے ترسی بسویش ہر کہ رفت + آن خیال دیو دش بگریخت تفت + گفت کودک با خیال دیو وش + این چنین گر گفتہ باشد مادرش + حملہ آرد افتد اندر گردنم + ز امر مادر پس من انگہ چون کنم + تو ہمی آموزیم کہ چست ایست + وان خیال زشت را ہم مادریست + دیو و مردم را ملقن آن خداست + غالب آمد بر شہان زان گر گداست + تا کدامین سوے باشد آن پراش + اللہ اللہ رو تو ہم آنسوے باش + گفت اگر از مکر ناید در کلام + حیلہ را دانستہ باشد آن ہمام + سر او را چون شناسی راست گو + گفت من خامش نشینم پیش او + صبر را سلم کنم پیش درج + تا بر آید بر سرم بام فرج + ہست مرہم صبر را آخر ظفر + ہست روزے بعد ہر تلخی شکر + چون بجوشد در حضورش از دلم + منطقی بیرون ازین شادی و غم + من بدانم کو فرستادہ بمن + از ضمیر چون سہیل اندر یمن + در دل من زین سخن زان میمنہ است + زانکہ از دل جانب دل روزنہ است + مرد بزرگے در اگردن نہم + منتی ہم بر دل و بر تن نہم + چون فتاد از روزن دل آفتاب + ختم شد واللہ اعلم بالصواب +

اللغات ملقن تلقین کنندہ تراش بضم نہضت و کوچ سلم بضم و تشدید لام نردبان میمنہ فوج دست راست بادشاہ کی دوست راست ضد میسرہ **المعنی** جیسا کہ ایک بچہ کی مان نے بچہ سے کہا کہ اگر کوئی خیال شب مین تیرے سامنے آئے یا قبرستان مین ہو یا اور کسی خوفناک جگہ مین اور تو کوئی خیال بدصورت دیکھے کہ کینہ سے بھرا ہوا ہو تو دل مضبوط کر کے اُسپر حملہ کر کہ تیرے حملہ سے فوراً وہ تجھسے منھ پھیر لیگا اُس سبب سے کہ جو کوئی بیدھڑک ہو کے ایسے خیال کیطرف گیا فوراً ایسا دیو بڑی گرمی تیزی کے ساتھ اس سے بھاگا لڑکے نے کہا اُس خیال دیو وش سے اگر اُسکی ان نے بھی ایسا کہدیا ہو جیسا تو مجھسے کہتی ہو تو وہ ضرور اپنی مان کے حکم سے مجھپر حملہ کریگا اور میری گردن پر چڑھ بیٹھیگا تب مین کیا کرونگا تو مجھکو سکھاتی ہو کہ چست ہو کے اُسکے سامنے کھڑا ہو لیکن اُس خیال زشت کی بھی تو کوئی مادر ہو جو سکھاتی ہوگی آب مقولہ اُنکا ہو کہ دیو اور انسان دونون کا تلقین کرنے والا وہ خدا تعالی ہو اسی سبب سے اگرچہ وہ دیو گدا ہو لیکن بادشاہون پر غالب پڑتا ہو اب بتا ہمکو جب وہ تلقین کرتا ہو تو ہم کدھر کو بھاگین اور کہان کو کوچ کر جائین جو اُس سے بچین لہذا فرمایا اللہ اللہ کیسی تعجب کی بات کہی تو بھی جا اُدھر ہی کا ہو رہ جیسا کہ فرمایا ففروا الی اللہ

یعنے بجا گوتم طرف اللہ کے پھر رجوع ہوے طرف حکایت صدر کے یعنے سائل نے پوچھا اگر کوئی وہ
سے خاموش ہی لُبھے بات نہ کرے حیلہ جاتا ہوا ہو تو اے سردار اُسکا کیا علاج اُسکا بھید تو کیسے
جائیگا پچ بتا کہا مین خاموش ہوکے اُسکے سامنے بیٹھونگا اور صبر کی سیڑھی اُسکی راہ مین مین
لگاؤنگا تو بام فرج وکشود پر چڑھے آخر ہر صبر کے لیے کشود وظفر ہو جیسا کہ فرمایا ہو الصبر مفتاح الفرج
جب بہت تلخی اٹھاتا ہو تو اُسکے لیے کسی دن شکر بھی ہو جب اُسکے حضور مین میرے دل سے
کوئی نطق وگویائی جوش کریگی جو علاوہ اس شادی وغم دنیا کے ہو تو مین جان لونگا کہ اُسنے مجھکو
اپنے دل سے بھیجی وہ دل جو مثل سہیل یمن کے روشن وتابان ہو اور میرے دل مین اس سخن سے
اسی سبب سے مبارکی وسعادت ہو اسواسطے کہ حکمت حکیم جل حکمتہ نے ایک دل سے دوسرے
دل کیطرف روزن رکھا ہو جس سے ایک دوسرے کے دل کو خبر ہو جاتی ہو بس مین اُسکی بزرگی
پر گردن رکھدونگا اور احسان اُسکا دل وتن سے اٹھاؤنگا آپ فرماتے ہین وہ آفتاب جسکی شعاع
سے میرے دل کا روزن روشن ومنور تھا وہ آفتاب اس روزن سے گر گیا یعنے ہٹ گیا اب
شعاع اُسکی جسکی مدد سے یہ مثنوی لکھتا تھا اس روزن پر نہین پڑتی کیفیت ہی بدل گئی لہذا یہ مثنوی
بھی ختم ہوئی اور اللہ جو صواب ہو اُسکو خوب جانتا ہے

خاتمہ لولدہ الکامل المحقق بہاء الدین

قولہ مدتے زین مثنوی چون والدم + شد خمش گفتش ولد کاے زندہ دم + از چہ رو دیگر نمیگوئی سخن +
از چہ بربستی در علم لدن + قصۂ شہزادگان نامد بسر + ماند ناسفتہ در سوم پسر + گفت نطقم چون شتر
زین پس بخفت + نیستش با ہیچکس تا حشر گفت + ہست باقی شرح این لیکن درون + بستہ شد
دیگر نمی آید برون + ہمچو اشتر ناطقہ اینجا بخفت + او بگوید من دہان بستم ز گفت + وقت رحلت
آمد وجستن زجو + کل شیٔ ہالک الا وجہہ + باقی این گفتہ آید بے زبان + در دل آنکس کہ دارد
نور جان + گفتگو آخر رسید وعمر ہم + مژدہ کامد وقت کز تن وارہم + در جہان جان کنم جولان ہمہ +
نگذرم زین نم درآیم در یمی + زانکہ این عالم ز نم زندہ است خوش + از یمی نم یافت زان خوبست و
کش + چونکہ جان در خاک ونم زندہ بود + در جہان یم ببین تا چون شود + یم چو شہرست وجود دروازہ
است نم + نم چہ قطرہ دان وبے اندازہ یم المعنی والمعنی کشادہ وجد یعنے ایک مدت اس
مثنوی سے جو دل کشادہ اور شگفتہ میرا خاموش اور بند ہوا تو میرے ولد نے میرے دل
یعنے مجھے کہا کہ اے زندہ دم آپ کیا سبب ہو جو اور سخن نہین کہتا اور کیا وجہ ہو جو دروازہ

علم من لدن اعنی علم لدنی کا بند کر دیا ہو قصہ شہزادون کا بھی تمام نہوا کہ تیسرے لڑکے کے ذکر سے
دُرِ ناسفتہ رہگئے میری نطق نے کہا ابتک جو کہا وہ کہا اب وہ شتر جو عالم بالا سے متاع گرانما
لاتا تھا سو گیا لہذا اسکو حشر تک کیسکے ساتھ گفت وکلام نہ رہا شرح تو اُسکی ابھی باقی ہو تمام نہیں
ہوئی لیکن میا ادر وہ بند ہوگیا اُسمین سے اور کچھ باہر نہین آسکتا اور اُشتر کی طرح جو طبیعت ہو ناطق
بھی اُس موقع پر سو رہا اور کہتا ہو کہ مین نے اپنا دہن گفت سے بند کر لیا اب وقت کوچ آگیا
اور اس نہر سے کو وجانیکا اسواسطے کہ کل شئ ہالک الا وجہہ فرمایا ہو یعنے سوائے اُسکی ذات
کے ہر شئے ہلاک ہونے والی ہو باقی جو کچھ اُسمین رہا ہو وہ بے زبان کے کہا جائیگا اُسکے
دل مین جو نور جان کا رکھتا ہو آہ تو گفتگو تمام ہوئی اور عمر بھی بشارت ہو ایسا وقت آگیا
اُس تن سے خلاص ہو جاؤن جہان جان مین جولان کرون اس نم سے نکل جاؤن یم میں
داخل ہوؤن اُس سبب سے کہ یہ جہان نم سے زندہ اور تازہ ہو اُسی یم سے اُسنے نم پائی ہو اس
وجہ سے خوب وخوش ظاہر ہو کہ جان جب خاک ونم مین زندہ رہتی ہو جو یہی جسم آب وگل کا
پھر جہان نم ہو تو دیکھو وہان اُسکی کیا کیفیت ہوگی جہان یم مراد اس یم سے جو آیہ شریفہ مین ہو وکان
عرشہ علی الماء تھا تخت اُسکا پانی پر یم ایسا ہو جیسے ایک شہر اور نم اُسکا دروازہ اور نم ایسا جیسے
اور یم بے انداز و بے پایان۔ قولہ زین نمی کو ہچو جانست اندر آ + دریم جانان کہ تا یابی بقا
چونکہ نم از بحر جانست این طرف + پس زراہ جان طلب کن این شرف + تا ترا آنجا برد کو بودہ است
جستن اندر خاک ونم بیہودہ است + جزو ہر خاکے بخاکستان برد + موج بحر جان سوے جانان
برد + پس ز جان کن وصل جانان را طلب + بے لب وبیکام میگو نام رب + تا رہے از جسر
این فانی جہان + در جہان جان بمانی جاودان + تنہاے عمر را در شورہ خاک + می بکارے
تا شوی آخر ہلاک + این چنین عمر عزیز بے بہا + بے عوض ضایع کنی ہر دم چرا + غبن می ناید ترا
اے مرد کار + تا دہی گلزار وگیری خارزار + عمر کان شد صرف در دنیا نماند + خرم آن کشتہ
حق بسوے خویش خواند + عمر معدودہ شمردہ چون دہی + ور رہ حق گرد آن نا منتہی + بیشمار
بیعد وبیحد شود + عمر دہ روزہ کہ در طاعت رود + این تجارت کن درین بازار تو + صد ہزار
گل بر از یک خار تو + از یکے دانہ کہ کارے صد ہزار + دانہ برگیری ز فضل کردگار + خود شمار
آنجا بود کاخر بود + بیشمارست آن طرف کان بر بود + سوے کل خود رو اے جزو جدا + از خودی
تر ماندہ باخود آ + در تن ہچو سبو ہستی چو آب + گفتگو وصلح جنگست چون حباب + چون حباب

ن نقوش واین صور + بر سر آب درون اے نامور + یا چو کفی بر سر آب درون + تا شود تیره درون پیدا برون
یعنی اس نم سے کہ وہ مثل جان کے ہو داخل ہو یم جانان مین تا بقا پائے اور فنا سے بچ جائے اور
ن لے کہ تم بحر جان سے اسطرف ہو اور بحر جان اپنی طرف بس بحر جان کی راہ سے اس طرف کا طالب ہو
یان ہو اسی سے اسکو پائیگا تا یہ بحر جان کہ جہان رہا ہو تجھکو وہان لیجائے جہان وہ یم ہو اس خاک وتن
ن اسکا ڈھونڈھنا بیہودہ ہو اسلیے کہ ہر خاک کا جزو خاکستان کو لیجائیگا اور موج بحر جان کی طرف جانان کے
ائیگی بس جان سے وصل جانان کا ڈھونڈھ بے لب اور بے کام کے نام رب کہلے اور اسکا دھیان
د اس جہان فانی کے قید سے چھوٹ جائے اور جہان جان مین ہمیشہ رہے اچھی عمر کے تخم کیونکہ تو
ر خاک مین جو جسم ہو بو رہا ہو آخر نتیجہ اسکا یہی ہو کہ ہلاک ہو جائیگا یعنے فنا محض افسوس ایسی عمر عزیز
ے بہا کو ہر دم بے عوض کیون ضایع کر رہا ہو جو بے یاد اسکے گذری جاتی ہو تجھکو شاید یعنے عقل و
ے مرد مزارع نہین معلوم ہوتا کہ گلزار دیتا ہو اور خار زار لیتا ہو یعنے عمر غفلت میں گذرتا
آخر خار زار سے پالا پڑیگا جو عمر کہ دنیا کی طلب و تلاش مین صرف ہوئی وہ نرہی بس وہ
چکی مگر وہ کیسا خرم و خوش ہو جسکو حق نے اپنی طرف بلا لیا یہ عمر تیری معدود و شمردہ ہو
ہے گنتی کی سانسین بس اگر اسکو راہ حق مین صرف کریگا تو یہ نامنتہی ہو جائیگی نہ اسکا کچھ شمار
کچھ تعداد نہ کچھ حد یہ عمر قلیل وہ روزہ ایسی دراز ہو جائیگی مگر جب کہ طاعت حق مین صرف
لہذا خبردار ہو کیسی اچھی تجارت ہو کیون نہین یہ تجارت اس بازار مین بطوع رغبت
تا لاکھون گل ایک خار سے حاصل کرے اگر ایک دانہ بوئے تو فضل کردگار سے
کھون دانے پائے اور لاکھون کیا یہ شمار تو وہان ہوتا ہو جس شی کا آخر ہو اور جہان اسکی
شش و عطا ہو وہ طرف بیشمار ہو جسکا آخر نہین تو ایک کل کا جز ہو کہ اس سے جدا ہوا ہو بس
س کل کی طرف رجوع ہو اور اس خودی کو چھوڑ کے ذرا دیر تو آپ مین آ کیون ایسا بیخود ہو
اس تن مین جو مثل سبو کے ہو ایسا ہو جیسے سبو مین آب اور تیری گفتگو اور صلح و جنگ
یسی جیسے آب پر حباب یہ سارے نقوش و صورتین جو دیکھتا ہو یہ بھی اے نامور اسی آب
رون کے حباب ہین یا اس آب درون کے سر پایسے جیسے جھاگ تا جبرے درونکا بھید باہر ظاہر ہو
ولہ از لف واز کف واز بوے قدر + مینماید خورد نہاد در تنور + تا کہ شیرینی دیا ترشیست آن
شود ظاہر بہ پیر و جوان + ہمچنین از قول و فعل مردمان + میشود پیدا کہ چہ سانست جان + جان او
ر مرتبہ چونست وچیست + مومنست او یا کہ کافر یا ولیست + آب را اندر سبو بے یم مدار +

تا نگردد آب شیرین ناگوار + کاب ساکن بجہد ناخوش بود + رنگ و بو و طعم خوب از وے رود + گفت
احمد ہر کہ دو روزش یکیست + ہمچو مغبون و گرفتار شکیست + بے یقینی میزید در ابلہی + پر ز باد
ہمچو انبان تہی + ہر دمے پس میرود از پیش صف + میشود صافیش دروے ہمچو کف + رنج او
ہر لحظہ بدتر میشود + ہر دمے او زشت و ابتر میشود + سوے دوزخ میرود آن زود باب + بے عذاب
بحر ور بجر عذاب + پیش ازان کہ کار تو آنجا رسد + ہر دمے غفلت ترا واپس برد + رو بسوے
خود ہمچون خلیل + بگذر از استارہ و چرخ نبیل + پاے ہمت بر خور و بر ماہ نہ + سر بان ایوان و آ
درگاہ نہ + این خودی را خرج کن اندر خدا + تا نمانی ہمچو ابلیسے جدا + آب جان را ریز اندر بحر جان
تا شوی دریاے بجہد و کلان + قصہ کوتہ کن کہ رفتم در حجاب + ہین خمش و اللہ اعلم بالصواب + چو
کین نامہ بعنوانی رسید + گم نشد نقد و با خوانی رسید + نردبان آسمانست این کلام + ہر کہ ازین
بر رود آید ببام + نے ببام چرخ کان اخضر بود + بل ببامے کز فلک برتر بود + بام گردون را ازو آ
نوا + گردشش باشد ہمیشہ زان ہوا + **اللغات** قدور جمع قدر بالکسر بمعنی دیگ تو ردی بالفتح
بمعنی در ونبیل بزرگ و بلند عنوان بالضم دیباچہ و سرنامہ و اول ہر چیز اور وہ جو کسی چیز سے
سمجھا جاے **المعنی** یعنے بھاپ اور جھاگ اور پوسے حال ہانڈیون کا جب وہ تنور پر ہوتی
ہین تب ہی معلوم ہو جاتا ہو کہ اسمین یہ خوردنی ہو چاہے شیرین ہو چاہے ترش ہر ایک جوہر
کو معلوم ہو جاتا ہو ایسے ہی لوگون کے قول و فعل سے معلوم ہو جاتا ہو کہ اسکی جان اس قسم کی
ہو اور کس مرتبہ مین کیسی ہو اور کیا ہو آیا مومن ہو یا کافر ہو یا ولی ہو تو اپنے سبو کے آب کو جب
یم کے مت چھوڑ یم سے جاری رکھتا یہ آب شیرین ناگوار نہو جاے اسلیے کہ جو پانی ٹھہرا
ہوتا ہو اور اسکو مدد اوپر سے نہین ملتی وہ پانی ناخوش و بے مزہ ہوتا ہو اس سے رنگ
اور مزہ کہ یہی پانی کی خوبیان ہین اور صفات طہارت جاتا رہتا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا ہو من ساوی یوماہ فہو مغبون جسکے دو دن یکسان گذرین وہ خسارہ مین ہو بلکہ
ایک سے دوسرا دن اچھا ہونا چاہیے اور جو گرفتار شک کا ہو وہ بے یقین حماقت مین زندگی
کرتا ہو اور مثل انبان تہی کے ہو باد سے پھولا ہوا ہر دم صف پیشین سے نکلکے صف پسین
مین جا رہا ہو یعنے پیچھے ہی کو جاتا ہو آگے کو قدم نہین بڑھاتا لاجرم اسکی صافی بھی دردی
اور جھاگ ہوتی چلی جاتی ہو یعنے جو نفوس آئندہ صاف ہین دردی سے محفوظ وہ بھی درد
ہوے جاتے ہین ہر دم اسکا رنج بدتر ہوتا ہو اور وہ ہر لحظہ زشت و ابتر ہوتا ہو وہ رو باب

والبھی مین زندگی کر رہا ہی اگرچہ آپ کی طرف متوجہ ہو لیکن جاتا دوزخ کو ہو اور آپ بھی کی خوشگواری
بشیرنی سے محروم شدہ بجز عذاب وعقوبت کی طرف رجوع ہو اب جبتک کہ نوبت تیرے
حاملہ کی وہان پہونچے تجھکو ہردم غفلت تیری پیچھے ہی ہٹا رہی ہو ہوشیار ہو اور حضرت خلیل
کی طرح اپنی اصل کی طرف چل پیچھے مت رہا جا اور چرخ بلند اور ستارون سب سے اعراض کر
جیسے خلیل نے کیا تھا تو اپنی ہمت کا پاؤن ماہ و مہر کے سر پر رکھ اور اس عروج و بلندی
کو کچھ مت سمجھ تو اس ایوان اور درگاہ خاص پر سر رکھ مہر و ماہ کے سے عروج پر کیون گرا پڑتا
ہو تو اپنی خودی کو خدا مین خرچ کر اور مٹا تا خدا سے ابلیس کی طرح جدا نرہے جیسے اُسنے
خودی تو کرلی گو خدا سے جدا ہوا تو آپنے آپ جان کو بحر جان مین ڈال تا تو ایک دریا بےحد و
بیکران ہو جاوے آپ فرماتے ہین کہ بس کر اور اس قصہ کو گھٹا کہ مین حجاب مین گیا یہ عالم
محجوب ہو گیا خبردار ہو تو بھی چپ ہو جا آگے امر صواب کو اللہ ہی خوب جانتا ہو آپ فرماتے
ہین شکر خدا کا کہ یہ نامہ اپنے عنوان کو پہونچا یعنے جسکے نام معنون کیا تھا انکو ملا کہ وہ حسام الدین
ہین اور یہ نقد میرا ضایع اور گم نہوا من دامان سے اخوان کو ملگیا یہ کلام میرا ایسا ویسا نہین نردبان
و بام آسمان کا ہو بس جو کوئی اس سیڑھی پر قدم رکھیگا بام آسمان پر چڑھ جائیگا اور یہ بام چرخ کی
نہین ہی جو سبز سبز معلوم ہوتی ہو بلکہ وہ بام جو اس فلک سے نہایت برتر ہو اسے عرش معلی اور اس
گردون کے بام کو اُس سے برگ و نوا پہونچتا ہو یعنے قوت و قدرت اور انکی گردش و سیر ہمیشہ اُس
فلک برتر کی ہوا مین ہو گی الخلاف واضح ہو کہ پہلا مصرعہ پہلے شعر کا اس خاتمہ سے چار متنون
مین تو یون ہی مدتے زین مثنوی چون والدم + دوسرا دو متنون مین ایسے ہی جیسا کہ لکھا گیا اور
دو مین بجاے گفتش ولد کے گفتم ور الیکن مین نے والدم کو وادلم تبقلیب دال و واؤ کے
سمجھا اس نظر سے کہ والد انکے مصنف اسکے نہین ہین پھر شد خمش کیسے صحیح ہو گا اور کسکی طرف
اُسکی نسبت ہو گی اور دوسرا مصرعہ مین گفتش ولد کہ مرجع شین کا دل ہو اختیار کیا بلحاظ اسکے کہ
اس خاتمہ کی سرخی لکھی ہو خاتمہ لولدہ الکامل بہاء الدین اتنا تعجب مجھے ہوا ہو کہ والدم کو وادلم
بنایا ہو اب جو والدم مین معنی درست کرلین بشرط غور ہر گونہ گوشہ کے تو اُنسے امید ہو
کہ اسمین بھی بنا دین اور معنی بھی اُسکے موافق درست کردین ورنہ کتابت کی غلطیان
اور مقلدون کی تقلید تو بہت دیکھتا چلا آتا ہون وہو المستعان وعلیہ التکلان شعر

من مقید نیم من آزادم + باسر فہم خویش دل شادم

خاتمۃ الشرح

شکر ہو تیرا خدایا شکر ہو + بار الٰہا بادشاہا شکر ہو + شکر تیرا جانجان ہو اے شکور + تاب
بیجان ہو جان ناشکور + نعمتیں بے منت و طنت تیری + کیسی ہے رحمت ہیں رحمت سے بھری +
تو نے بخشا مجھکو وہ بخت سعید + جس سے پائی یہ مزیدی بر مزید + کیسی تو نے دولت توفیق سے
کھولدی قسمت مری اللہ رے + نقد سے فہم و ذکا کے جیب دل + تو نے بھر دی ورنہ تھا
اک آب و گل + چشم دل روشن کری بید ردو داغ + جس سے یہ روشن ہوا روشن چراغ +
یعنی شرح مثنوی معنوی + متن کا جسکے نہیں ہو ثانوی + متن اسکی آفتاب با شرف + نور سے
جسکے منور شش طرف + یہ ششم دفتر ہو یا چرخ ششم + متن وہ برجیس سے کہتی ہو قسم
یا ہو اک در خوشاب پر لطف + شرح میری گویا اسکی صدف + ہو لیے آغوش میں ہر شعر کو +
مہر کا جیسے طفا وہ مہر کو + ساقی وحدت سے پائے انکی بوج + جام طاہر ہر غبوق و ہر صبوح +
اے مجیب اب اختر و اکف الخضیب + لب پر آمین کا ہجوم و یا مجیب + منتظر ہیں کر دعا احسان
رکھ + انکے دلکا دل میں مت ارمان رکھ + ورنہ مجھکو ہو طفیل و واسطہ + اُنسے جو ہیں نور حق
سے رابطہ + مصطفےٰ و مرتضےٰ حضرت بتولؓ + اور حسنین جگر گوشہ رسول + نیز ابوبکر و عمر عثمان
غنی + ہو لقب انکا غنی پیش غنی + ایک ہی خورشید سے سب مستنیر + ایک ہی سلطان کے
سب میر و وزیر + واسطہ سے اُنکے اور اُنکے طفیل + کر قبول اس شرح کو مت کر سبیل +
نوش ہو احباب کو اعدا کو نیش + جسطرف جاے رضا ہو پیش پیش + حافظ آباد ہو میرا
مولد مقام + عرف ہیں جسکی بیت پیش خاص و عام + بیکس و بےبس ہوں اور بے بال و پر +
مضطرب مضطر ہوں کر مجھپر نظر + دور منزل راہ مشکل پیچ پیچ + دست خالی پاے لنگ و
زاد ہیچ + ہاں جو ہو تو وقت نزع دستگیر + شیخ نجدی کی چلے کب دار و گیر + میں کہوں کلمہ
شہادت کا دلیر + شیخ نجدی بھاگے مجھسے پیٹھ پھیر + لاف و شیخی جملہ اسکی خاک ہو + دا و
میری اس نجس سے پاک ہو + تیرہ سے بارہ صفر میں اے ہمام + ہو گیا یہ دفتر سادس تمام +

وصف حالات مولوی قدس سرہ بجز مثنوی از افکار ابکار و اشعار آبدار عمدۃ السالکین و زبدۃ العارفین قدوۃ المحققین مولانا ذوالفقار ابن مرحوم الوصال رحمۃ اللہ علیہ

چندا از این کتاب مستطاب + مخزن اسرار و قانون صواب + چند ازین نامۂ فرخندہ فال +

روشنائی بخش چشم اهل حال + نامهٔ گنجینهٔ اسرار عشق + قیامت گر ازو بازار عشق + سالکان [illegible]
روشن سراج + یافته کالاے فقر ازوے رواج + کاشف قرآن و حلال مشکل + [illegible]
حال اقطاب و رسل + بهترین قانونے از سیر و سلوک + کارگاه فقر و آداب سلوک + [illegible]
آن گشته هر جا طرفه + از جنان هر صفحهٔ او غرفه + چون نمودی غوص بحر مثنوی + شمهٔ بر خوان ز حال
مولوی + لازم آید چون شنیدی قال او + از وقار ار بشنوی احوال او + گرچه لا تنظر الی من قال
هست + لیک کلی زو گشاید داشت وست + او جلال الدین محمد داشت نام + وز بهاء الدین
نسب بودش تمام + چون پدرش از بلخ کرد آهنگ راه + کش لوا [illegible]
او بطفلے نیز عزم راه کرد + ترک بیت و عزم بیت الله کرد + هر که دارد عزم [illegible]
گام اول گفت ترک خانمان + چون به نیشاپور بگذشتند تفت + [illegible] محفل عطار رفت +
شیخ بینا بود بس بنواختش + در بطفلے جایگه بشناختش + دیدش اندر کودکے علامتے +
داد از گفتار خویشش نامهٔ + گفت زود آگین پسر غوغا کند + آتش اندر سوخته جانان زند + عزم
حج کردند و حج بگذاشتند + سوے شام آنگه علم افراشتند + پس به بیت المقدس آوردند روے +
خانه خانه جا بجا در جستجو + همچنین از خاک پاک انبیا + جسته همت بادرونے بیریا + سید ترمذ برهان
داشت نام + بود پیر عهد و الشان را امام + کرد شان پدر رو و اندر نیمه راه + داد جان بر شوق دیدار
آله + لیک چون میکرد آهنگ رحیل + شد بملک روم ایشان را دلیل + [illegible]
آرید رخت + فتحها یابید از اقبال و بخت + پس بهاء الدین ز روے اجتهید + عزم قونیه کرد
رخت آنجا کشید + بد علاء الدین سلجوقی بروم + حاکم و فرمانده آن مرز و بوم + مقدم او را غنیمت
بشمرید + مر بهاء را از دل و جان شد مرید + بعد چندے عمر او آمد بسر + مولوی بنشست بر جاے
پدر + جمله دانایان بفضلش معترف + گشته او دریاے علمش مغترف + لیک [illegible]
پسند + مرغ طبعش داشت پرواز بلند + عز و جاهش در نظر بیهوده بود + [illegible]
دلش بر بوده بود + جست از اهل فروغ و فرخی + چون صلاح [illegible]
همچنین جویان بجد از برنا و پیر + تا حسام الدین شده [illegible] دستگیر + [illegible]
انگیزی رسید + دور دور شمس تبریزی رسید + کش اشارت شد [illegible]
روم باید شد شتاب + [illegible] ملکت دل شود [illegible]
ور ظلمات حیرت پر ز سوز + خیز شمسا به وثاق او فروز [illegible]

افروختہ + آرے آرے چون وے شد دردمند + خود طبیبان در پے او میدوند + چون فرو
شمس اندر روم تافت + ہر کجا نیک اخترے زو نور یافت + دید روزے مولوی را در طریق
کو سوار و در رکاب او فریق + ہر یکے از وے بہر سو مستفید + شمس پیش آمد عنان او کشید
گفت مولانا ز دانش سود چیست + طالبان را زین ہنر مقصود چیست + گفت حل معضلات
شرع و دین + گفت نے نے نیست بہبودی درین + گر نہ علمت سوے یزدان رہبرست
جہل از آن علم صدرہ بہترست + این سخن بسرود و عزم راہ کرد + مولوی را شمۂ آگاہ کرد + روز دیگ
وقت بحث و گفتگوے + سوے بزم مولوی بنہاد روے + دید کتابے چند نزد آن ہمام + یک بہ
را دید و پرسان شد ز نام + گفت اے درویش بگذر زین سوال + نیست اینہا غیر علم قیل و قال
شمس را شد تیرہ خاطر زین جواب + نامہا را زود افگند اندر آب + مولوی زین کردہ آمد دل غمیں
گفت بیراہی چرا کردی چنین + دست برد آن نامہا را بیریان + ز آب بگرفت و نہاد اندر میان
مولوی را گشت حیرت بر مزید + گفت ہمہ تا چہ کردی اے فرید + گفت اینہا علم حالست
اے کبار + مرشمارا با چنین حالت چکار + مولوی زین کردہ آگہ شد ز حال + کاین نگر باشد
مرا ابدال رجال + دست زد دامان او بگرفت سخت + شد مرید آن شہ پیروز بخت + ترک عزت
ترک لذت ترک کام + گفت و آسود از خیال ننگ و نام + گشت از شمس حقیقت مستنیر
شد صدرے نہ بل بدر منیر + در وجود شیخ شد محو و فنا + فقر را بگزید پیش آمد غنا + مدتے
با یار در خلوت نشست + بر رخ اغیار کل در بہ بست + از شراب وصل برخوردار شد
محرم خلوت سرائے یار شد + نومریدان در فغان و در خروش + کہ کجا بود این گدائے ژندہ پوش
وز کجا آورد این مکر و دغل + کہ بزور و برد چنین صدر اجل + اے خدا اسلام شد خوار و تباہ + قبۂ
الاسلام شد گمرہ ز راہ + نیست این رہزن جز از اہل ضلال + خون او باللہ علالست و حلال
مولوی را بود پورے بے فتوح + ہمچو کنعان شقی از نسل نوح + با پدر چون شمس را دمساز دید
گفت کین خود از بن باید کشید + زانکہ این برہم زنند کار ماست + گشتہ بیرونق از و بازار ما
حال مولانا از وتژولیدہ شد + مسند عز و شرف برچیدہ شد + بعد چندین سالہ فخر
اعتبار + ویحک از نامی کہ تنگ آورد بار + کرد نیرنگی و خواند از خلوتش + شمس خود آگاہ
از نیتش + چون برون آمد ز خلوت آن فرید + تیغ کین بگرفت و پہلویش درید + ماند خونش
بر زمین و آن آفتاب + شد نہان حتے توارت بالحجاب + مولوی از اندہ او زار ماند + بے فرو

شمس روزش تار ماند بعد سلے چندترک خاک گفت + جان پاک او بجانان گشت جفت ۔ بازوان شمس حقیقت
اتصال ہمچنین شد تا نہایات الوصال + عاشقان از زندگی آمد حجاب + چون بمیرد بر فتد یکسر نقاب + دو بود پیش
از ہمنی رگے + دو نماند از میان چون شد یکے + جوے چون پر پا شد از آب عفن + نبود غیر الاکہ آب محتقن
چون تہی گردد ز آب تیرہ ناک + بحر بفر ستد بسویش آب پاک + بر طریق دیگران ہنگامہ سا + نیز گفتستند
برخوان نامہ را + آنچہ مستنبط شد از اصحاب حال + گفت شد واللہ اعلم بالمال

سبب نظم کتاب مثنوی جس طریق پر کہ کتابون سے معلوم ہوا

مثنوی را اصل و مبدا از نخست + بد حسام الدین وہم زو شد درست + مولوی را گفت روزی کاے اجل +
بس درازا گشت دیوان غزل + کاش چندے ترک این عنوان کنی + دفترے نغزے ز نو بنیان کنی + شیوۂ
از نو بنا کن اے وحید + انما الایات فی امر جدید + مولوی گفت این بخاطر داشتم + چند بیتے نیز ازان بنگاشتم
گوشۂ دستار خود را بر کشاد + نسخہ بیرون کرد وپیش او نہاد + چند شعرے ز ابتداے مثنوی + شاد شد چون خوشہ حسام
از مولوی + باہزاران نغزے وآہستگی + جست از و این نسخہ را پیوستگی + روز و شب دست معارف را قوی
او ہمی گفت و حسام الدین نوشت + تا کہ شد این نامۂ نامی تمام + از عنایات خداے ذوالانعام

خاتمة الطبع از جانب کارپردازان مطبع

رہروان بادیۂ معرفت الٰہی اور سیاحان قلزم ناپیداکنار حقائق نامتناہی خوب واقف و آگاہ ہین کہ روز
خلقت آدم تا ایندم مثنوی شریف حضرت مولوی روم قدس سرہ کا مثل و نظیر نہین ہوا اور نہ آیندہ تا قیام قیامت
ہوگا معارف و حقائق اور موشگافی اسرار مالانحل ہین یہ کتاب برکت انتساب اپنی آپ ہی نظیر ہو جسکی شان مین
یہ بیت گواہ ہو ؎ مثنوی مولوی معنوی + ہست قرآن در زبان پہلوی + یہ وہ متن متین عرفان اور حصن حصین
ایقان ہو جسکی صدہا شرحین مطول و مفصل علماے دین مبین اور دشت نوردان منازل یقین سے یادگار ہین
مگر کماہی حقیقت مطالب مثنوی شریف پر کما حقہ کوئی مطلع نہو سکا اور ہر ایک بزرگ والا مقام نے بقدر استعداد
اپنی عقل و فہم کے توضیح مطالب مین با تخار شتی زور آزمائی کی پھر آخرین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال فرمایا لطائف اسرار
مثنوی شریف ایسے سہل ممتنع ہین کہ جب فہم رسا غور کرتی ہو ایک نیا مطلب ہاتھ آتا ہو اور مبدء فیاض سے ہر ایک
شارح علام اپنا اپنا حصہ جداگانہ پاتا ہو یہی باعث ہو کہ کسی فرد بشر کو دریافت مطالب مثنوی شریف مین ہیچ چون کی
اسقدر شروح متعددہ کے سیری نہین ہوتی اور ہر ایک نئی تحقیق اور جدید تصنیف کا خواہان وجویان رہتا ہو فہم مطالب
مثنوی شریف مین علی العموم یہ امر اور بھی سنگ راہ ہو کہ فی زماننا جو شرحین موجود ہین اور اکثر ان مین سے موضع طبع
مین آکر اشاعت پذیر بھی ہوئی ہین یہ سب بزبان فارسی ہین پس ظاہر ہو کہ ایسی شرحون کا فیض عام نہین ہو سکتا

اسلیے کہ اصحاب کم استعداد کہ انھین کا طبقہ زیادہ تر ہو دریافت غوامض ابیات مثنوی شریف مین بذریعہ عبارت فا
شرح عاجز رہجاتے ہین۔ اسپر طرہ یہ کہ اکثر حضرات نے اپنی اپنی شرحون مین مقامات مشکلہ یعنے ابیات معنی بند مثنو
شریف کے حل مطالب مین نہین معلوم کس مصلحت سے طریقۂ بیان بعبارت پیچیدہ اختیار فرمایا ہو جس سے او
معانی دائرۃ الاوہام فالاوہام مین داخل ہوگیا ہو بعض شارحین باکمال نے اکثر ابیات مثنوی شریف کے کہ جنک
ہم ہیچمدان مشکل جانتے ہین اور اُنکے دریافت مطالب مین دست پاچہ رہتے ہین بمصداق المرء یقیس علی نفسہ
ان ابیات کو شاید سہل تصور فرماکے اُنکے حل مطالب کو بالکل قلم انداز کردیا ہو پس کوئی شرح ایسی نہین ہو جسمین
کسی بکسی مقام پر ہیچمدانی اعتراض نہو دریافت حقائق مثنوی شریف مین علی العموم کافی طور پر نفع بخش ہو۔ اور حق
یہ ہو کہ جس زبان مین متن ہو اُسکی شرح اُس سے کمتر زبان مین جیسی عام فہم ہوتی ہو موافق متن کی زبان مین ہو
ممکن نہین۔ اب ارباب شوق وذوق کو مژدہ ہو کہ آپ حضرات کی جملہ مشکلین رفع ہوگئین اور اعتراضات اُٹھ
اور شاہد مقصود سے سر بازار ملاقات ہوگئی یعنے ملک العلما سند الفضلا جناب مولوی عبد المجید خانصاحب
پیلی بھیت نے کمال عرق ریزی سے مثنوی شریف کی بزبان اُردو عام فہم نہایت سلیس کمال تحقیق سے شرح فرمائی
نام اسکا بوستان معرفت رکھا۔ فی الحقیقت اُس مصنف علام وفہام نے وہ کار نمایان کیا ہو کہ قابل قد
صاحبان علم دوست ہو۔ اول تو یہ شرح بالاستیعاب ہو یعنے کوئی بیت مثنوی شریف کی حل مطالب سے باقی نہین ر
دوسرے طرز اس شرح کا نہایت عمدہ ہو یعنے پہلے ابیات مثنوی شریف کے لکھے ہین بعدہ جسقدر ابیات لکھے ہین اُ
لغات کا بیان کیا پھر اُنکے مطالب کو نہایت صاف طور سے ظاہر کردیا پھر ان اشعار کا لفظی ترجمہ بتدریج لکھا ہ
اختلاف نسخ اور خلاف شارحین کو بیان کرکے راجح ومرجوح کو بیان فرمادیا پھر اپنا اجتہاد ظاہر کردیا غرضکہ صدہا ا
جنکی آج تک تحقیق پورے طور پر نہوئی تھی اور اُنکے معانی مین شبہہ باقی تھا اس نادر کے دیکھنے سے اُ
معانی اصلی آئینہ ہوگئے۔ یہ بھی واضح ہو کہ موافق مثنوی کے اس شرح کے بھی چھ دفتر ہین جو اول مرتبہ
شایع ہوچکے ہین اور اب پھر بار دوم معرض طبع مین آکر نذر ناظرین باتمکین ہوتے ہین الحمد
علی احسانہ کہ یہ **دفتر ششم بوستان معرفت** شرح مثنوی مولوی روم قدس سرہ کا باہتمام مط
ثانی گرامی مشہور نزدیک ودور جناب منشی نولکشور واقع لکھنؤ بماہ ستمبر ۱۹۱۲ء مطابق ما
شوال ۱۳۳۰ھ حلیہ طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوکر حمائل گلوے خاص وعام ہوا

اعلان

چونکہ بجانب مصنف حق تصنیف وتالیف اس شرح کا بحق مطبع منشی نولکشور محفوظ ہو۔ کوئی صاحب
چھاپنے کا ارادہ نہ فرمائین جتنی جلدین مطلوب ہون مطبع سے طلب کرین

نام کتاب	قیمت
رسالہ شرافت۔ مولفہ منشی نادر حسین عزیز نگرامی	۵ ر ب
کنز الاسرار۔ ترجمہ اردو نظم مثنوی شاہ بو علی قلندر قدس سرہ موزون مثنوی از مولوی سید غلام حیدر خان	ا ر
چشمۂ فیض۔ نظم ترجمہ اردو پند نامہ عطار کلام عارف کامل حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ۔ از مولوی عبد الغفور خان بہادر۔	ا ر ۲پ
مثنوی الکلام معروف بہ جواہر منظیر مصنفہ حضرت محمد منظیر شاہ صاحب قادری۔	عہ ر پ
کشف الاسرار۔ اردو ترجمہ بیاض پسندیدہ مترجمہ راجہ راجیسور راؤ صاحب اصغر۔	ا ر ۲پ
حدیقۃ الاخلاق۔ اردو ترجمہ بیاض پسندیدہ مترجمہ راجہ راجیسور راؤ صاحب اصغر۔	ا ر ب
مذاق العارفین۔ ترجمہ احیاء علوم الدین عربی ہر چہار جلد کامل در دو جلد کاغذ سفید ولایتی۔	سےعہ پ
ایضاً حسب مراتب مذکورہ کاغذ معمولی ہر چہار مجلد	سے ب
گلشن سروری۔ نظم میں تہذیب و اخلاق کا بیان مولفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔	۲ ر ۲پ
اکسیر ہدایت۔ ترجمہ اردو کیمیاے سعادت	
جامع شریعت و حقیقت مترجمہ مولوی فخر الدین احمد۔	ا ر ب
نصیحت نامہ۔ اسم باسمی مترجمہ دیبی پرشاد	۵ ر ب
ترجمہ رشحات مترجمہ مولانا ابو الحسن فرید آبادی۔	عہ ر ب
تہذیب احسانی مولفہ حکیم احسان علی۔	
مجموعۂ توحید۔ از شاہ عبد الصمد عرف رحمت خان شامل چہار رسالہ (۱) الف بے و جیمن (۲) بجھن (۳)	

نام کتاب	قیمت
مثنوی اللہ نام چیوڑے (۴) پریم نامہ شاہ ولی	[illegible]
تحفۃ العاشقین۔ رموز تصوف از شاہ عبد الصمد	ا ر ۳ پ
اسرار الحروف ہندی از فتح علی شاہ قادری بطور تصوف۔	۳ر
رہبر راہ حق مجموعہ فراہم کردہ حاجی زردار خان صاحب سیزدہ رسالہ (۱) رہبر راہ حق (۲) رسالہ مرغوب القلوب از حضرت شمس تبریز (۳) مثنوی شاہ بو علی قلندر (۴) مثنوی بے سر نامہ علی (۵) مثنوی چشم کشا (۶) پریم نامہ شاہ ولی (۷) مثنوی اللہ نام چیوڑے (۸) بجھن از حضرت شاہ عبد الصمد (۹) الف بے و جیمن (۱۰) تحفۃ العاشقین (۱۱) مثنوی حضرت شیخ بہلول (۱۲) رموز الحقیقت (۱۳) ترجیع بند عارف	۹ر
اردو ترجمہ ریاض رضوان شرح گلستان فارسی یہ شرح مشہور و معروف از تصنیفات مولانا ریاض علی مروج درس و تدریس طلبہ ہو کہ جسکا ترجمہ مولانا ابو الحسن صاحب فرید آبادی نے بعبارت فصیح اردو فرمایا۔	۹ر
پند نامۂ وحید مصنفہ منشی واحد علی وحید۔	۲ پائی
مجموعۂ التصوف تصنیف حقائق آگاہ شیخ برہان صاحب	۲ر
مخزن الانوار۔ ترجمہ گنج الاسرار از مولوی محمد یوسف علی	۱۰ر
بودھ پرکاش مصنفہ منشی شیو دیال سنگھ۔	۵ر
تنبیہات منظوم۔ عربی با ترجمہ اردو نثر و نظم از شیخ احمد بن علی۔	۶ر

نام کتاب	قیمت
گلدستۂ جنان اردو شرح بسیط گلستان سعدیؒ از سید رزاق بخش۔	عہ/
مثنوی برزخ۔ رموز تصوف از سید شاہ عطا حسین	۵/
پند نامہ میر حسنی۔ نصائح و اندرز از محمد حبیب علیخان	۹ پائی
مشارق الانوار معروف بگلدستۂ معجزات احمد مختار در رسول سید ابرار در زبان پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول۔	۸/
گلبن دانش۔ ترجمہ بزبان اردو کتاب بہار دانش از راجہ راجیشور راؤ۔	ار ب
کتب تصوف فارسی	
دیوان خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی رحمۃ محررہ اعجاز رقم منشی شمس الدین صاحب واضح قلم کاغذ سفید گکنہ	عہ/ب
دیوان حافظ۔ جدید الطبع کاغذ سیمی سفید و حنائی۔	۱۴/
ایضاً متوسط قلم محررہ منشی جوالا پرشاد خوشنویس کاغذ سفید گکنہ	۱۵ ار ب
ایضاً۔ کاغذ سفید و حنائی۔	۱۲/
انیس الارواح۔ از حضرت شیخ معین الدین چشتی	ار۳ما
کلمۃ الحق۔ از شاہ عبد الرحمن مع شرح نور مطلق از ظہور اللہ در بیان وحدت وجود مع دلائل و دفع شکوک	۸/
مکتوبات جوابی شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رح	۲ر۹
مکتوبات حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمہ	۱۰/
مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی۔	عہ/
مطلع الانوار۔ نظم از طوطی ہند امیر خسرو دہلوی بتحشیہ مولانا ابو الحسن فرید آبادی۔	۷/
حدیقہ حکیم سنائی معروف بالٰہی نامہ مع شرح جدید	

نام کتاب	قیمت
موسوم بمرآۃ الحدائق و حل غوامض جسکے شارح مولانا عبد اللطیف مرحوم ہیں۔ کاغذ سفید گکنہ۔	عہ/
ایضاً۔ کاغذ حنائی۔	عہ
گلشن اسرار۔ رموز تصوف از مولوی انور علی۔	ار
کیمیائے سعادت از امام غزالی معروف متداول	۴
ہدایت المومنین۔ رسالہ در بیان بیعت صالحین از ملا معین الدین صاحب۔	۱
مطالب رشیدی۔ از حضرت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ	۱۰
رسالہ معرفۃ السلوک از حضرت شاہ محمود خوش نم باخ	۲
نفحات الانس۔ مع حواشی سفید از ملا عبد الرحمن جامی۔	۴
انوار الرحمن۔ در ملفوظات از مولانا شاہ عبد الرحمن جدید الطبع۔	عہ
لمعۃ الانوار معروف بہ ہدایۃ المحامد مولفہ حضرت شاہ محمد مہدی۔	۲/
نغمۂ عشاق۔ قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے از مولوی نور اللہ مرحوم۔	۸
مصباح الہدایہ۔ ترجمہ عوارف از حضرت شاہ محمود کاشانی	۱۱/
فوائد سعدیہ۔ از قاضی ارتضیٰ علی خان تصوف	۲
پندنامۂ عطار۔ از حضرت شیخ فرید الدین۔	۱
تذکرۃ الالٰہی۔ احوال شاہ مظفر علی قدس سرہ از مولانا ابو الحسن صاحب فرید آبادی	۵